

سید احمد علی، صاحب تصنیف کے مولانا ابراہیم، مولانا محمد رفیع، مولانا محمد رفیع صاحب

# حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء

مناقب اولیاء پر مؤلف کا مقدمہ، خلفاء راشدین،  
مہاجرین، صحابہ کرام، اہل صفہ، صحابیات و طبقات اولی کے  
تالیفین سمیت ۲۰۰ صفحات کا تذکرہ۔

امام حافظ علامہ ابو نعیم ابراہیم بن عبد اللہ اسمعیلی شافعی

دارالافتاء اسلامیہ پاکستان



تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور روایات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء اردو

## طبقات الاصفیاء

حصہ اول

اولیاء کی عظمت پر مؤلف کا مقدمہ، مہاجرین صحابہ کرام اور اہل صفہ  
صحابہ کرام بشمول انبیاء صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ  
حضرت ابو بکر صدیقؓ تا حضرت ابو ہریرہؓ

مترجم

مولانا محمد اصغر مغل، محل ہمدان، ملتان

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی  
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس  
صفحات : 648

### قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

### ..... ملنے کے پتے.....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰-انارکلی لاہور  
بیت العلوم 20 نا بھدرہ ڈالا ہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
مکتبہ امدادی بی بی ہسپتال روڈ ملتان  
یونیورسٹی بک انجمنی خیر بازار پشاور  
کتاب خانہ شہید یہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار روڈ الہندہ  
مکتبہ اسلامیہ گلہ گی ۱۰۱-النبیٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
بیت القرآن اردو بازار کراچی  
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی  
بیت اہل علم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی  
بیت الکتبہ بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی  
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار فیصل آباد  
مکتبہ المعارف محلہ جگلی۔ پشاور

### انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre  
119-121, Halli Well Road  
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.  
At Continenta (London) Ltd,  
Cook's Road, London E15 2PW

### امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA  
182 SOBIESKI STREET,  
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE  
6665 BENTLIF, HOUSTON,  
TX-77074, U.S.A.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حلیۃ الاولیاء

حصہ اول و دوم

تالیف: الامام الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی رحمہ اللہ

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳	دو لوگ جن کے اعمال اکارت اور ضائع گئے		
۳۳	تصوف کے بارے میں جنید بغدادی کا کلام		
۳۵	صوفی کے کلام اور سکوت کی صفت	۱۷	مقدمہ از مولف
۳۵	تصوف کی حقیقت شبلی کی زبانی	۱۷	حمد و صلوة
۳۶	پہلے کس علم کا حصول ضروری ہے	۱۹	اولیاء اللہ کی علامات
۳۶	تصوف حقیقی کی بنیاد چار ارکان پر ہے	۱۹	خدا کے دوست اور دشمن
۳۸	صلوة التبیح	۲۰	اولیاء اللہ کی نشانیاں
۳۹	حضور ﷺ کی معاویہ بن جبل کو نصائح	۲۰	انصار کے آزاد کردہ غلام
۳۹	تین باتیں ایمان کی مشاس ہیں	۲۲	عبد اللہ بن مسعود کی کرامت
۴۱	(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲	صحابہ کا سمندری موجوں کو مسخر کرنا
۴۲	حضور ﷺ کی وفات کا واقعہ	۲۲	کافر گورنر پر مسلمانوں کی بیعت
۴۳	ابو بکر صدیق کا کھانا ہوا کھانا تے کرنا	۲۳	آخرت کے راہی جیسی کا فرمان
۴۵	ابو بکر صدیق کی سخاوت	۲۵	موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجے ہوئے خدا کی نصیحتیں
۴۵	غار ثور کا واقعہ	۲۷	ذوالنون مصری کا عارفانہ کلام
۴۷	!نجات! نجات!۔	۳۰	اللہ کے خواص بندے، اللہ رب
۴۷	حضرت ابو بکر کا خطبہ	۳۱	تصوف کی حقیقت
۵۰	(۲) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۲	ابراہیم کے نذر آتش کئے جانے سے متعلق چہا احادیث

۱۰۵	(۱۲) مصعب بن عمیر الداری	۵۱	حضرت عمرؓ کا واقعہ اسلام
۱۰۷	(۱۳) عبداللہ بن جحش	۵۵	حضرت عمرؓ کی بارگاہ نبوت میں جرات
۱۰۷	(۱۴) عامر بن فہیرہ	۵۶	عمر بن الخطاب کا اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہ کرنا
۱۰۸	(۱۵) عاصم بن ثابت	۵۶	خواب میں آپ ﷺ کا عمرؓ کو روزے کی حالت میں
۱۰۹	عاصمؓ کے سر کی من جانب اللہ حفاظت	-	بوسہ لینے سے منع فرماتا
۱۰۹	(۱۶) ضعیب بن عدی	۵۸	حضرت عمرؓ کا اپنا بیڑھیا کے کام کاج کیلئے روز جانا
۱۱۱	(۱۷) جعفر بن ابی طالب	۵۹	حضرت عمرؓ کا اپنی جان پر سختی کرنا
۱۱۱	جعفرؓ بن ابی طالب اور نجاشی کا مکالمہ	۶۳	خدا کی بارگاہ میں حضرت عمرؓ کا حساب بارہ برس تک چلنا
۱۱۳	جعفرؓ اور مساکین مسلمین	۶۶	(۳) عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱۳	(۱۸) عبداللہ بن رواحہ الانصاریؓ	۶۷	ایک نماز میں پورا قرآن پڑھنا
۱۱۶	(۱۹) انس بن نضر	۶۸	قل اور جنت کی بشارت
۱۱۷	(۲۰) عبداللہ ذوالنجا دین	۶۹	عثمان بن عفان کا دومرتبہ جنت خریدنا
۱۱۷	رشک صحابہ صحابی	۷۰	آج کے بعد عثمانؓ پر کوئی حرج نہیں
۱۱۸	مصنفؓ کی ایک تنبیہ	۷۰	امیر المؤمنین کی حالت امیری
۱۱۹	(۲۱) عبداللہ بن مسعود	۷۱	عثمانؓ کی حیا داری
۱۱۹	ابن مسعودؓ کی فضیلت	۷۲	(۴) حضرت علیؓ بن ابی طالب
۱۲۰	عبداللہؓ بن مسعود کی خصوصیت	۷۲	شیر کی فتح
۱۲۳	ابن مسعودؓ کے اقوال	۷۹	حضرت علیؓ کے پر مشقت احوال
۱۲۳	کام کاج سے فارغ انسان تا پسندیدہ ہے	۸۰	خدا کیا ہے؟ علیؓ کا بیود کو جواب
۱۲۳	قرآن سے خالی گھر ویران ہے	۸۳	حضرت علیؓ کا عارفانہ کلام
۱۲۵	ابن مسعودؓ کی ہمدردی اور خوف آخرت	۸۶	حضرت علیؓ کا زہد
۱۲۸	قتلوں کا دور	۸۷	حضرت علیؓ کی تنگ دستی کے حالات
۱۲۹	انگارہ پکڑنا کاش! کاش! کرنے سے بہتر ہے	۹۱	(۵) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ
۱۳۱	(۲۲) عمار بن یاسر	۹۲	(۶) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
۱۳۱	آل یاسر کو دنیا میں جنت کی بشارت	۹۵	(۷) سعد بن ابی وقاص
۱۳۳	حضور ﷺ کا حجرہ	۹۷	(۸) سعید بن زید
۱۳۳	حضرت عمارؓ کا رضائے الہی کی جستجو کرنا	۹۹	(۹) عبدالرحمن بن عوف
۱۳۳	(۲۳) خباب بن الارت	۱۰۱	(۱۰) ابو عبیدہؓ بن جراح
۱۳۵	حضرت خبابؓ کی تکالیف	۱۰۱	ابو عبیدہؓ کا اپنے والد کو قتل کرنا
۱۳۷	حضرت علیؓ کی حضرت خبابؓ کو خراج تحسین	۱۰۳	(۱۱) عثمان بن مظعون

۱۸۰	قلب اور جسم کی عجیب مثال	۱۳۸	(۲۳) بلال بن رباح
۱۸۱	بعد المرگ سلمانؓ کی نصیحت	۱۳۸	حضرت بلالؓ جی کا اسلام کی خاطر نکالیے اٹھانا
۱۸۱	مؤمن اور قاجر کے جتناے آزمائش ہونے میں فرق	۱۴۱	(۲۵) صیب بن سنان بن مالک
۱۸۲	حضرت سلمانؓ کا آخری وقت	۱۴۱	ہرگز وہ ہر سیر اور ہر بیت میں شریک صحابی
۱۸۳	(۳۵) ابو الدرداءؓ	۱۴۳	حضرت صیبؓ کی فضیلت
۱۸۳	ابو الدرداءؓ کا مرتبہ	۱۴۶	(۳۶) ابوذر غفاریؓ
۱۸۵	ابو الدرداءؓ کا علم اور قرآن کا نزول	۱۵۰	ابوذرؓ کی دنیا سے نفرت
۱۸۶	عقل مند اور بے وقوف کی عبادت میں فرق	۱۵۲	ہر مسئلہ کا حل
۱۸۶	ابو الدرداءؓ کی تین محبوب چیزیں	۱۵۳	ابوذرؓ کا وعظ
۱۸۷	تمام لوگ تین قسموں پر منحصر ہیں	۱۵۴	حضرت ابوذرؓ کا آخری وقت اور حضور ﷺ کا معجزہ
۱۸۸	خادم رکھنے سے ممانعت	۱۵۵	(۲۷) عقبہ بن غزو ان
۱۸۹	ابو الدرداءؓ کا خط	۱۵۶	(۲۸) مقداد بن اسود
۱۹۰	آخرت کی یاد میں چند روایات	۱۶۰	(۲۹) سالم مولیٰ ابی حذیفہ
۱۹۹	(۳۶) معاذ بن جبلؓ	۱۶۰	سالم کی ابو بکر و عمر جیسے حضرات کی امامت کرنا
۱۹۹	امت کے سب سے بڑے عالم	۱۶۱	(۳۰) عامر بن ربیعہ
۲۰۰	قرآن کے چار صحابی عالم	۱۶۳	(۳۱) ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ
۲۰۰	شہید امیر ایم علیہ السلام	۱۶۳	حضرت ثوبان اہل بیت میں سے
۲۰۱	معاذ بن جبلؓ کی فضیلت	۱۶۵	مؤمن کیلئے بہترین مال
	معاذ بن جبلؓ کے فرمودات	۱۶۵	(۳۲) مولیٰ حضور ﷺ حضرت رافع
۲۰۲	معاذ بن جبلؓ کا اپنی دو بیویوں کے ساتھ انصاف برتنا	۱۶۶	(۳۳) اسلم ابورافع
	ولذکر اللہ اکبر	۱۶۶	ابورافع کا فقر اور مالداری
۲۰۶	تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں	۱۶۷	(۳۳) سلمان فارسی
۲۰۸	علم کی فضیلت پر معاذؓ کا بلیغ خطبہ	۱۶۸	اہل و عیال اور جسم و جان سب کا تم پر حق ہے
۲۰۸	معاذ بن جبلؓ کی وفات کا وقت	۱۶۹	علم حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا
۲۰۹	چار صحابہ پر بیک وقت طاعون کا حملہ	۱۷۱	قبل از اسلام سلمان فارسیؓ کے احوال کا بیان
۲۰۹	عابد حضور ﷺ کی وصیت	۱۷۶	حضرت سلمانؓ کا تقویٰ و احتیاط
۲۱۰	محبوب صحابی کو ایک اہم دعا کی وصیت	۱۷۶	ابو الدرداءؓ اور سلمانؓ کا ایک دوسرے کے ساتھ ایثار
۲۱۲	معاذؓ کے بیٹے سے متعلق روایات کے بارے میں	۱۷۷	پابھی سلام کی اہمیت
	مصنف کی رائے گرامی	۱۷۹	کبھی کا نذرانہ
۲۱۳	(۳۷) سعید بن عامرؓ	۱۷۹	درجہ بدرجہ انسان کا کفر کی طرف اترنا

۲۵۴	دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے	۲۱۳	حضرت سعیدؓ کا سارا مال راہ خدا میں خرچ کرنے کا عمدہ واقعہ
۲۵۷	(۳۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب	۲۱۴	اسلامی عدالت میں خلیفہ کی گورنر سے باز پرس
۲۵۸	خلافت سے کوسوں دور رہنے والے	۲۱۶	(۳۸) عمیر بن سعد
۲۵۸	خدا کے محبوب بندے نہیں بن سکتے جب تک تم اپنی	۲۱۹	عمیر کا بے مثل زہد و فقر
	محبوب شعی کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو		(۳۹) حضرت ابی بن کعبؓ
۲۶۵	غلام سے محبت	۲۲۰	حضور ﷺ کو ابی بن کعب کو قرآن سنانے کا حکم الہی
۲۶۶	ابن عمرؓ کی عبادت کا حال	۲۲۲	چار عذاب اس امت پر واقع ہو کر رہیں گے
۲۶۷	ابن عمرؓ کی خشیت خداوندی	۲۲۲	حضور ﷺ کی برکات
۲۶۹	حج و عمرہ میں ابن عمرؓ کا طریقہ	۲۲۳	مومن کی خصالتیں
۲۷۱	ابن عمرؓ کی اتباع سنت اور آپؐ کے فرمودات	۲۲۴	نیکیوں کی طلب میں بخار قبول کرنا
۲۷۵	(۳۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۲۲۵	(۴۰) حضرت ایوبیؓ اشعریؓ
۲۷۷	علم و حکمت سے بھر پور	۲۳۰	روٹی والے کو یاد رکھو
۲۷۷	ابن عباسؓ کی دیگر اکابر صحابہ پر فضیلت	۲۳۱	(۴۱) حضرت شداد بن اوسؓ
۲۷۸	عدو سات کی فضیلت	۲۳۲	علم و عقل کے جامع
۲۷۹	ابن عباسؓ اور خوارج کے درمیان مناظرہ	۲۳۲	ایک زائد بات مند سے نکلنے کا رنج
۲۸۱	تین عجیب سوال اور ان کا جواب	۲۳۵	شرک خفیہ کا شدید خوف
۲۸۱	زمین و آسمان جڑے ہوئے تھے کی تفسیر	۲۳۷	(۴۲) حضرت حذیفہ بن یمانؓ
۲۸۱	علم کا بحر ذخار	۲۳۷	قنوں کی بہتات اور دلوں کا اندھا ہونا
۲۸۲	بیت ابن عباسؓ کی فضیلت	۲۳۹	قنوں میں پڑنے نہ پڑنے کی حقیقی نشانی
۲۸۲	فرمودات ابن عباسؓ	۲۴۴	موت سے ملاقات کی خواہش
۲۸۵	گناہ درجہ بدرجہ	۲۴۵	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید
۲۸۷	منکر کے تقدیر کے ساتھ کھوپڑی کا واقعہ	۲۴۶	کل اور آج کے منافق کا امتیاز
۲۸۷	مجھے ضرور پڑھو	۲۴۷	حضرت حذیفہؓ کا آخری وقت
۲۸۸	زبان کی وجہ سے انسان گھٹن کا شکار ہوگا	۲۴۹	(۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ
۲۸۸	نظمی حج بہتر ہے یا کسی بے کس کی مدد	۲۴۹	نظمی عبادت میں طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانا ممنوع ہے
۲۸۹	ابن عباسؓ کی وفات کا واقعہ	۲۵۱	عبداللہ بن عمرو کے عورت کے حقوق ادا نہ کرنے پر تنبیہ
۲۸۹	(۴۶) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ	۲۵۲	عبداللہ بن عمرو کے فضائل اور اقوال
۲۸۹	نبی ﷺ کا مبارک خون اپنے جسم میں محفوظ کرنے والے		
	ابن الزبیرؓ کا آخری وقت		

۳۲۰	(۶۶) حضرت خالد بن زید (ابو ایوب انصاریؓ)	۲۸۳	ابن زبیرؓ ثوربانوں کے عالم
۳۲۰	ابو ایوبؓ کی چند مسانید	۲۹۷	اہل صفحہ کا بیان
۳۲۱	(۶۷) حضرت خرمیم بن قانکؓ	۳۰۰	اہل صفحہ کی گزر بسر کا طریقہ
۳۲۲	(۶۸) حضرت خرمیم بن اوسؓ	۳۰۲	صحابہ صفحہ کی اہمیت
۳۲۲	(۶۹) حضرت غیب بن یسافؓ	۳۰۵	اہل صفحہ کی فضیلت
۳۲۳	(۷۰) حضرت دکین بن سعیدؓ	۳۰۶	(۳۷) اوس بن اوس ثقفیؓ
۳۲۳	معجزہ نبوت	۳۰۷	(۳۸) اسماء بن حارثہؓ
۳۲۳	حضرت عبداللہ ذوالحجاءؓ	۳۰۷	حضرت انورؓ
۳۲۳	(۷۱) حضرت رفاعہ ابولہبہؓ	۳۰۷	حضرت بلالؓ بن رباح
۳۲۳	(۷۲) حضرت ابو زینؓ	۳۰۸	دعائے رسول ﷺ کا فوری اثر
۳۲۵	(۷۳) حضرت زید بن خطابؓ	۳۰۸	(۵۰) حضرت براء بن مالکؓ
۳۲۵	خطاب کے دو فرزندوں کا شوق شہادت	۳۰۹	ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ
۳۲۶	حضرت سلمان قاریؓ	۳۰۹	(۵۱) جابر بن انصاریؓ
۳۲۶	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ	۳۱۰	(۵۲) ثابت بن ودیہ انصاریؓ
۳۲۷	سعید بن عامر بن جزمیؓ	۳۱۰	(۵۳) حضرت ثقیف بن عمروؓ
۳۲۷	(۷۴) حضرت سفینہ ابوعبدالرحمنؓ	۳۱۱	منہ کے بل الناسوت ممنوع ہے
۳۲۸	(۷۵) حضرت سعد بن مالکؓ	۳۱۱	(۵۴) حضرت جبرہ بن خویلدؓ
۳۲۹	ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالمؓ	۳۱۲	(۵۵) حضرت جھیل بن سراقہؓ
۳۳۰	(۷۶) حضرت سالم بن عبید اشجعیؓ	۳۱۲	(۵۶) حضرت جابر بن حمیلؓ
۳۳۰	(۷۷) حضرت سالم بن عمیرؓ	۳۱۲	حدیث بنیمان
۳۳۰	خدا کے برگزیدہ	۳۱۳	(۵۷) حضرت حدیث بن اسیدؓ
۳۳۱	(۷۸) حضرت سائب بن خلادؓ	۳۱۳	(۵۸) حضرت حبیب بن زیدؓ
۳۳۱	(۷۹) شقران مولیٰ رسول اللہ ﷺ	۳۱۵	(۵۹) حضرت حارث بن نعمانؓ
۳۳۱	(۸۰) حضرت شداد بن اسیدؓ	۳۱۵	(۶۰) حضرت حازم بن حرمہؓ
۳۳۲	حضرت صہیب بن سنانؓ	۳۱۶	(۶۱) حضرت حظلہ بن ابی عامرؓ
۳۳۲	(۸۱) حضرت صفوان بن بیضاءؓ	۳۱۶	(۶۲) حضرت حجاج بن عمروؓ
۳۳۲	(۸۲) حضرت طلحہ بن قیسؓ	۳۱۶	(۶۳) حضرت حکم بن عمیرؓ
۳۳۳	(۸۳) حضرت طلحہ بن عمروؓ	۳۱۷	(۶۴) حضرت حرمہ بن ایاسؓ
۳۳۳	ایک صحابی کی کھانے کی شکایت	۳۱۸	حضرت خیابؓ بن ارت
۳۳۳	(۸۴) حضرت طفاوی دوسیؓ	۳۱۹	(۶۵) حضرت حیص بن حذافہؓ



۳۵۹	عتیبہ بن عبد سلیمؓ (۱۰۵)	۳۳۳	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
۳۵۹	عتیبہ بن نذر سلیمؓ (۱۰۶)	۳۳۵	(۸۵) حضرت ابو ہریرہؓ
۳۵۹	عمرو بن حصہ سلیمؓ (۱۰۷)	۳۳۵	ابو ہریرہؓ کا نام گرامی
۳۶۰	عبادہ بن قریصؓ (۱۰۸)	۳۳۱	خدا خریدار ہے
۳۶۰	عمیاض بن حمار جعفیؓ (۱۰۹)		
۳۶۱	فضالہ بن عبید انصاریؓ (۱۱۰)		حلیۃ الاولیاء
۳۶۱	فرات بن حیان عجمیؓ (۱۱۱)		حصہ دوم
۳۶۲	ابو فراس سلیمؓ (۱۱۲)	۳۳۵	دیباچہ
۳۶۲	قرۃ بن ایاس مزنیؓ (۱۱۳)	۳۳۸	(۸۶) عبداللہ بن عبدالاسد الجعفی
۳۶۲	کنان بن حصینؓ (۱۱۴)	۳۳۸	(۸۷) عبداللہ بن حوالہ ازدی
۳۶۲	کعب بن عمروؓ (۱۱۵)	۳۳۹	(۸۸) عبداللہ بن ام مکتومؓ
۳۶۳	ابو کعبہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ (۱۱۶)	۳۳۹	(۸۹) عبداللہ بن عمرو بن حرام الانصاریؓ
۳۶۳	ابو عبادہؓ بن امیہ (۱۱۷)	۳۵۰	(۹۰) عبداللہ بن انیسؓ
۳۶۳	مسعود بن الربیع قاریؓ (۱۱۸)	۳۵۰	دشمن رسول خالد بن ولیدؓ کا قتل
۳۶۳	معاذ ابو طلحہ قاریؓ (۱۱۹)	۳۵۱	(۹۱) عبداللہ بن زید عجمیؓ
۳۶۳	واطلحہ بن الاثیرؓ (۱۲۰)	۳۵۱	(۹۲) عبداللہ بن حارث بن جزمہ بیدیؓ
۳۶۳	واصبہ بن معبد عجمیؓ (۱۲۱)	۳۵۱	(۹۳) عبداللہ بن عمر بن خطابؓ
۳۶۳	ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہؓ (۱۲۲)	۳۵۲	(۹۴) عبدالرحمن بن قرظؓ
۳۶۴	یبار ابو طلحہؓ (۱۲۳)	۳۵۲	(۹۵) عبدالرحمن بن جبر بن عمروؓ
۳۶۴	عندیہ	۳۵۳	عتیبہ بن فزوانؓ
۳۶۸	بشیر بن خصامہؓ (۱۲۴)	۳۵۳	(۹۶) عتیبہ بن عامر عجمیؓ
۳۶۸	ابو موسیٰؓ بن مولیٰ رسول اللہ ﷺ (۱۲۵)	۳۵۳	(۹۷) عباد بن خالد غفاریؓ
۳۶۹	ابو عسیب مولیٰ رسول اللہ ﷺ (۱۲۶)	۳۵۳	(۹۸) عمرو بن عوف مزنیؓ
۳۶۹	ابو ریحانہ شمعون ازدیؓ (۱۲۷)	۳۵۵	(۹۹) عمرو بن تغلبہؓ
۳۷۰	۱۲۰۸- ابو ریحانہ کاتقونیؓ	۳۵۵	(۱۰۰) حضرت عوف بن مسلم بن ساعدہ انصاریؓ
۳۷۱	ابو طلحہؓ عجمیؓ (۱۲۸)	۳۵۶	(۱۰۱) عبیدہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ
۳۷۲	ربیعہ بن کعب اساسیؓ (۱۲۹)	۳۵۷	(۱۰۲) عکاشہ بن محسن اسدیؓ
۳۷۳	ابو ہریرہؓ سلیمؓ (۱۳۰)	۳۵۷	(۱۰۳) حضرت عمر فاروقؓ بن خطابؓ
۳۷۳	معاویہ بن حکم سلیمؓ (۱۳۱)	۳۵۸	(۱۰۴) عبداللہ بن جہش عجمیؓ
۳۷۵	حضور ﷺ کے عزیز و اقارب		

۳۰۵	حضرت ام فروہؓ (۱۵۶)	۳۷۵	(۱۳۲) حسن بن علیؓ
۳۰۶	ام اسحاقؓ (۱۵۷)	۳۷۹	اہل صفہ کے ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ کا ذکر
۳۰۶	اسماء بنت عمیسؓ (۱۵۸)	۳۸۰	صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن
۳۰۸	حضرت اسماء بنت یزیدؓ (۱۵۹)	۳۸۰	(۱۳۳) قاطرہ بنت رسول اللہ ﷺ
۳۰۸	ام ہانی انصاریہؓ (۱۶۰)	۳۸۱	حضرت قاطرہ کی سختیاں
۳۰۹	سہلی بنت قیسؓ (۱۶۱)	۳۸۳	(۱۳۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ
۳۱۰	طبیبہ تابعین	۳۸۴	حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی محبت
۳۱۲	تابعین کا پہلا طبقہ	۳۸۶	حضرت عائشہؓ کی سخاوت
۳۱۲	(۱۶۲) ابویس بن عامر قرنی رحمہ اللہ	۳۸۷	حضرت عائشہؓ کا سانپ کو قتل کرنا
۳۱۸	عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ (۱۶۳)	۳۸۸	(۱۳۵) حضرت حفصہ بنت عمرؓ
۳۱۹	جنت کے حصول اور جہنم سے بچنے کا طریقہ	۳۸۹	(۱۳۶) زینب بنت جحشؓ
۳۲۰	درندوں کا عامر بن قیس سے شغف رکھنا	۳۹۱	(۱۳۷) بھیلہ زوجہ نبی کریم ﷺ
۳۲۱	دنیا کا حاصل	۳۹۱	(۱۳۸) اسماء بنت ابی بکرؓ
۳۲۲	علقہ بن قیس نخعی رحمہ اللہ (۱۶۴)	۳۹۳	(۱۳۹) رمیصاء ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۲۷	علقہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث	۳۹۶	(۱۴۰) حضرت ام حرام بنت ملحانؓ
۳۳۰	اسود بن یزید نخعی رحمہ اللہ (۱۶۵)	۳۹۸	(۱۴۱) ام وردہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۳۲	اسود رحمہ اللہ کی سند سے چند غرائب احادیث	۳۹۸	(۱۴۲) ام سلیم انصاریہؓ
۳۳۳	ابو یزید ریح بن عظیم رحمہ اللہ (۱۶۶)	۳۹۸	(۱۴۳) خولہ بنت قیسؓ
۳۳۳	ہرم بن حیان رحمہ اللہ (۱۶۷)	۳۹۹	(۱۴۴) ام ثمارہؓ
۳۳۶	ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ (۱۶۸)	۴۰۰	(۱۴۵) حولاء بنت لویتؓ
۳۳۶	دنیاء امور سے کنارہ کشی	۴۰۰	(۱۴۶) ام شریک اسدیہؓ
۳۳۷	سریرہ قوم کی حیثیت	۴۰۱	(۱۴۷) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۳۵۲	مسانید ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ	۴۰۲	(۱۴۸) لیسیرہؓ
۳۵۳	حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ (۱۶۹)	۴۰۲	(۱۴۹) زینب ثقفیہؓ
۳۵۵	حسن بصری کا عمر بن عبد العزیز کو عبرت آموز خط	۴۰۳	(۱۵۰) ماریہؓ
۳۶۰	حسن بصری کا مبلغ خطبہ	۴۰۳	(۱۵۱) عمیرہ بنت مسعود اور ان کی بیعتیں
۳۶۵	حضرت حسن بصریؒ کی گورز عراق عمر بن عبد العزیز	۴۰۳	(۱۵۲) سوادہؓ
	کو نصیحتیں	۴۰۳	(۱۵۳) انصاریہ رضی اللہ عنہا
۳۶۶	اہل اللہ کی صفات	۴۰۵	(۱۵۴) سوادہؓ
۳۷۳	چند مسانید حسن بصری رحمہ اللہ	۴۰۵	(۱۵۵) ام نجیدہ البیہیہ رضی اللہ عنہا

۳۹۷	(۱۷۴) عبید اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ	۴۷۵	طبقات اہل مدینہ
۳۹۷	عبید اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی	۴۷۵	(۱۷۰) سعید بن المسیب رحمہ اللہ
۳۹۸	مسانید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ	۴۷۶	ابن المسیب کی بے مثال نماز کی پابندی
۳۹۸	(۱۷۵) خارجہ بن زید رحمہ اللہ	۴۷۷	ابن المسیب کا تقویٰ
۳۹۹	خارجہ کی سند سے مروی احادیث	۴۷۸	ابن مسیب سے حجاج کا مرعوب رہنا
۳۹۹	قائل کیلئے سخت وعید	۴۷۸	ابن مسیب کا آخرت سے لگاؤ
۳۹۹	(۱۷۶) سلیمان بن یسار	۴۷۹	ابن المسیب کی عورتوں سے احتیاط
۳۹۹	یوسف ثانی	۴۷۹	بنی مروان کیلئے ابن مسیب کا بددعا کرنا
۳۹۹	سلیمان بن یسار کے مضبوط کردار کا ایک قصہ	۴۸۰	ابن المسیب کی بے مثال قربانی
۵۰۰	مسانید سلیمان بن یسار رحمہ اللہ	۴۸۱	ہر مشکل کے حل کی دعا
۵۰۱	(۱۷۷) سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ	۴۸۱	حدیث رسول کا ادب اور حکمرانوں سے رو بہ
۵۰۲	تیل لگانے میں سنت طریقہ	۴۸۵	سعید ابن مسیب کی سند سے چند احادیث
۵۰۲	بادشاہوں کا حال	۴۸۶	اللہ سے ڈرنے والا
۵۰۳	مسانید سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ	۴۸۷	(۱۷۱) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ
۵۰۳	اللہ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ	۴۸۷	چار لوگوں کی چار دعائیں اور ان کی قبولیت
۵۰۳	اللہ کیلئے محبت کرنے کا ادب اور اس کا صلہ	۴۸۷	امانت کے تقاضا میں عروہ کی نرمی
۵۰۵	(۱۷۸) مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ	۴۸۸	عروہ کے فرمودات
۵۰۶	مطرف بن عبد اللہ کا اپنے بیٹے کی وفات پر طرز عمل	۴۸۹	حضرت عروہ کی قوت برداشت اور وظائف
۵۰۶	خدا کا محبوب بندہ		پر کار بندی
۵۰۷	انسان ہر کام میں اللہ کا محتاج ہے	۴۹۰	دنیا کی رونق دیکھنے پر حکم خداوندی
۵۰۷	تقدیر کی تشریح	۴۹۰	عروہ کی سخاوت
۵۱۰	مطرف بن عبد اللہ کی کرامات	۴۹۱	عروہ کی سند سے مروی احادیث
۵۱۰	چائز بددعا سے مر جانے والے کا کوئی بدلہ نہیں	۴۹۳	صحابہ کرام کے خلاف جرات کرنے والوں کیلئے وعید
۵۱۱	سورہ خزعل المسجد کی برکت	۴۹۳	(۱۷۲) قاسم بن محمد بن ابی بکر
۵۱۱	مطرف کے بارگاہ خداوندی میں مناجات کے کلمات	۴۹۳	قاسم بن محمد کی عمر بن عبد العزیز کو نصیحت اور اس کا اثر
۵۱۲	بیمار سے دعا کرنا	۴۹۴	قاسم بن محمد رحمہ اللہ کی وفات
۵۱۲	جماعت کی رحمت	۴۹۴	قاسم بن محمد کی سند سے چند مروی احادیث
۵۱۳	سوال کرنے کی مذمت	۴۹۵	بابرکت عورت اور نکاح
۵۱۳	وقال شاعر ایضاً	۴۹۶	(۱۷۳) ابو بکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ
۵۱۳	مسانید مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ	۴۹۷	مسند ابو بکر بن عبد الرحمن

۵۳۳	حضور ﷺ کی خشیت کا حال	۵۱۵	یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ
۵۳۳	سلمان فارسیؓ کے آخری وقت کا حال	۵۱۵	بہت اہم حکمت کی بات
۵۳۳	صلہ بن اشم عدوی رحمہ اللہ (۱۸۳)	۵۱۶	مسانید یزید بن عبداللہ رحمہ اللہ
۵۳۳	صلہ بن اشم کی نصیحت کا اثر	۵۱۶	(۱۷۹) صفوان بن محرز رحمہ اللہ
۵۳۵	موت سے پہلے موت کی خبر	۵۱۷	جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے جسم
۵۳۶	صلہ کے صبر کی کرامت		کچکا چاتے ہیں
۵۳۶	صلہ بن اشم کے آگے شیر کارام ہونا	۵۱۷	صفوان کی کرامت
۵۳۷	دن دن کے رزق پر قناعت	۵۱۸	مسانید صفوان بن محرز رحمہ اللہ
۵۳۸	مسانید صلہ بن اشم	۵۱۸	مؤمنین کے ساتھ خدا کا پروہ پوشی کا معاملہ
۵۳۸	علاء بن زیاد رحمہ اللہ (۱۸۵)	۵۱۹	(۱۸۰) ابو عالیہ رحمہ اللہ
۵۳۸	علاء بن زیاد کا ترکیب دنیا	۵۲۱	اس کائنات میں اور جہان بھی ہیں
۵۳۹	دنیا کی اصل شکل	۵۲۱	حصولِ علم کیلئے صحیح استاد کی پہچان
۵۴۰	علاء بن زیاد کو جنت کی خوشخبری کا واقعہ	۵۲۲	طلبہ علم کی قدر
۵۴۲	مسانید علاء بن زیاد رحمہ اللہ	۵۲۳	مسانید ابو عالیہ رحمہ اللہ
۵۴۲	جنت میں مسلمانوں کی کثرت	۵۲۳	(۱۸۱) بکر بن عبداللہ مزی رحمہ اللہ
۵۴۳	ابو السوار عدوی رحمہ اللہ (۱۸۶)	۵۲۵	تقدیر کے متعلق جھگڑنے والوں کے ساتھ رویہ
۵۴۳	ابو السوار کی معاذہ عابدہ کو مسجد آنے سے ممانعت	۵۲۶	کسی کو حقیر سمجھنے کی سزا
۵۴۵	مسانید ابو السوار عدوی	۵۲۶	زندگی کی ثروت میں موت غربت میں
۵۴۵	حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ (۱۸۷)	۵۲۷	ایک بادشاہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ
۵۴۶	پازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا	۵۲۷	چغل خوری کی سزا، ایک بادشاہ کا قصہ
۵۴۶	اللہ کی کتاب میں تین عظیم چیزیں	۵۲۸	توبہ کی اہمیت، ایک گناہگار کا قصہ
۵۴۶	مسانید حمید بن ہلال رحمہ اللہ	۵۲۹	مسانید بکر بن عبداللہ مزی رحمہ اللہ
۵۴۷	(۱۸۸) اسود بن کثوم رحمہ اللہ	۵۲۹	بچوں کی وجہ سے والدین بھی خدا کی رحمت پالیتے ہیں
۵۴۷	اسود کا شوق شہادت		دو واجب کرنے والی چیزیں
۵۴۸	شولیس بن حیاش رحمہ اللہ (۱۸۹)	۵۳۰	(۱۸۲) خلید بن عبداللہ عسری رحمہ اللہ
۵۴۸	رحمت خداوندی	۵۳۱	خلید عسری رحمہ اللہ کی چند مسانید
۵۴۸	مسانید شولیس رحمہ اللہ	۵۳۱	ہر روز دو فرشتوں کا اعلان
۵۴۹	عبداللہ بن غالب رحمہ اللہ (۱۹۰)	۵۳۲	(۱۸۳) مورق مجلی رحمہ اللہ
۵۴۹	عبداللہ بن غالب کی کثرت عبادت	۵۳۲	غصہ ہمیشہ بچھتاوے کا سبب ہے
۵۵۰	عبداللہ بن غالب کی شہادت کیلئے بے تابی	۵۳۳	مسانید مورق مجلی رحمہ اللہ

۵۴۳	قرب قیامت اور حضور ﷺ کی دعا	۵۵۰	مسائید عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ
۵۴۳	مسلم بن یسار رحمہ اللہ (م ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ)	۵۵۰	(۱۹۱) زرارة بن اوفی رحمہ اللہ
۵۴۴	ابو مسلم کا استغراق فی الصلاۃ	۵۵۰	زرارة کی خشیت
۵۴۵	مسلم بن یسار کے کثرت سجود کی وجہ سے دانت ٹوٹنا	۵۵۱	(مسائید زرارة بن اوفی رحمہ اللہ)
۵۴۵	ایمان کی کیفیت کا تقاضا	۵۵۱	وساوس اور ناجز عشق کب تک معاف ہیں
۵۴۶	اللہ کیلئے محبت بے بدل ہے	۵۵۱	امت کا بر ابطقہ
۵۴۶	مسلم بن یسار کا مضبوط کردار	۵۵۲	(۱۹۲) عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ
۵۴۶	مسلم بن یسار کی ایک گناہ سے توبہ کرنے میں الحاج	۵۵۲	مسائید عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ
	وزاری	۵۵۲	خوف خدا کا ایک واقعہ
۵۴۷	مسلم بن یسار کا موت کے بعد حال	۵۵۳	(۱۹۳) ابن سیرین رحمہ اللہ
۵۴۷	خدا کی بے پایاں رحمت	۵۵۳	فتویٰ دینے میں خوف خدا
۵۴۸	ایوب علیہ السلام کی مثل ایک عورت سے مسلم بن	۵۵۶	ابن سیرین کا تقویٰ
	یسار کی ملاقات	۵۵۷	فتویٰ دینے میں ابن سیرین کی احتیاط
۵۴۸	مسائید مسلم بن یسار رحمہ اللہ	۵۵۷	امیر ابن ہبیرہ کا چار بزرگوں کی دعوت کرنا
۵۸۰	معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ (۱۹۳)	۵۵۹	چالیس سال قبل کہے ایک الفاظ کی سزا
۵۸۰	تابعین کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے بدل چکا ہے	۵۶۰	ابن سیرین کا تقویٰ و عبادت
۵۸۱	معاویہ بن قرہ کا خواب اور اس کی تصدیق میں آپ	۵۶۱	راہ سے تکلیف دہ شی پٹانے کا اجر
	کی وقات	۵۶۲	ابن سیرین کی خوش دلی اور بزدلی
۵۸۱	چند روایات اور حکمت کی باتیں	۵۶۳	خوابوں کی تعبیر (از ابن سیرین)
۵۸۲	مسائید معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ	۵۶۴	ایک خواب اور اس کی فوری تعبیر
۵۸۳	بتوں کے پجاریوں کے ساتھ شیطان کا کھیل	۵۶۵	مسائید محمد بن سیرین رحمہ اللہ
۵۸۳	(۱۹۵) ابو جہاد عطار دی	۵۶۶	خروج کرو، عرش والے سے کمی کا خوف نہ کرو
۵۸۳	آپ ﷺ کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے جنوں	۵۶۸	جناز پھونک کی اصل
	میں سے کیا کوئی باقی ہے	۵۶۸	(۱۹۳) م - عبد اللہ بن زید الجرمی (المعروف ابو قلابہ
۵۸۵	قبل الاسلام مشرکین کی حالت کا اندازہ		رحمہ اللہ
۶۸۶	مسائید ابو جہاد عطار دی رحمہ اللہ	۵۶۹	رجن اور شیطان کا مکالمہ
۵۸۷	(۱۹۶) ابومرآن عبد الملک بن حبیب جوئی رحمہ اللہ	۵۷۰	ابو قلابہ کا عہدہ حج سے فرار
۵۸۸	اپنا ایمان اللہ کے پاس امانت رکھوانا	۵۷۲	مسائید ابی قلابہ رحمہ اللہ
۵۸۹	قیامت کے دن انسانوں کو دیکھ کر جانوروں کی خوشی	۵۷۲	تمن چیزیں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہیں
۵۹۰	قیامت میں خدا کی آواز	۵۷۳	ہم سب کیلئے سردار کی دعوت

۶۱۱	بہتر ہے مسائید قتادہ بن دعامہ	۵۹۰	سیمان کا دنیا کی بادشاہت اور ایک صلح کا مرتبہ فرمانا نیت کا علم فرشتوں کو بھی نہیں
۶۱۱	دنیا لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے دم سے قائم ہے	۵۹۱	مسائید ابو عمران جوئی رحمہ اللہ
۶۱۳	چار عظیم عورتیں	۵۹۲	حضور ﷺ کی آسمانوں پر سیر
۶۱۳	(۱۹۹) محمد بن واسع رحمہ اللہ	۵۹۲	نبی ﷺ کے فرمان پر یقین
۶۱۳	محمد بن واسع کی جانفشانی	۵۹۳	قاتل و مقتول دونوں جنت میں اور آپس میں سب
۶۱۵	اللہ کیلئے کیا جانے والا عمل	۵۹۳	سے زیادہ محبت کرنے والے
۶۱۵	امت کے ابدال	(۱۹۷) ثابت بنانی رحمہ اللہ	نماز سے محبت کا عالم
۶۱۶	اللہ کیلئے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت	۵۹۳	ثابت بنانی کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا
۶۱۷	کرتا ہے	۵۹۵	کوڑھی کی دعا کی قبولیت
	اللہ کے بندے دنیا کی نظروں میں بیوقوف ہی ہوتے	۵۹۵	وہ لوگ جن کا دنیا میں جینے کا مقصد صرف عبادت ہے
۶۱۸	ہیں	۵۹۶	ثابت کا مسجد کی تعظیم کرنا
	محمد بن واسع کی عاجزی اور تربیت	۵۹۶	ثابت کی قبر سے قرآن کی آواز آنا
۶۱۸	چار اشیاء دل کو مردہ کر دیتی ہیں	۵۹۷	ثابت کی آنکھیں کشت گریہ کی وجہ سے خراب ہونا
۶۱۸	بھوک کے فوائد	۵۹۷	ایک تنگی کا دس گنا ثواب
۶۱۹	خدا کی شکرگزاری کا انداز	۵۹۸	دعا کی قبولیت کی نشانی
۶۱۹	سلطان کا قرب نقصان دہ ہے	۵۹۹	ہر چاند ارفس کے پاس ہر روز موت کا فرشتہ آتا
۶۱۹	نقدیر کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا	۶۰۰	فاجر کی دعا مومن کی نسبت جلد قبول ہوتی ہے۔
۶۲۱	مسائید محمد بن واسع رحمہ اللہ	۶۰۱	شکم سیری کے ذریعہ شیطان انبیاء پر بھگو، حملہ آور
۶۲۱	ایک لاکھ نیکیوں کا عمل	۶۰۲	ہو جاتا ہے
۶۲۲	(۲۰۰) مالک بن دینار رحمہ اللہ		مسائید ثابت بنانی رحمہ اللہ
۶۲۳	اہل دنیا جس شی سے محروم رہے	۶۰۲	مغرب سے قتل و درکعات
۶۲۳	صدق کی نشوونما کمزور پودے کی مانند ہے	۶۰۳	ایک عورت کی نبی ﷺ سے محبت کا عالم
۶۲۵	مالک کی مالک الملک سے مناجات	۶۰۳	اہل عرب سے محبت کا حکم
۶۲۶	خوف خدا سے مبہوت شخص کی آخری دعا	۶۰۳	(۱۹۸) قتادہ بن دعامہ رحمہ اللہ
۶۲۶	حسب دنیا کے ساتھ کوئی نصیحت کارگر نہیں	۶۰۵	قتادہ کا قوی حافظہ
۶۲۸	خدا کو شکست دلوں کے پاس تلاش کرو	۶۰۵	قتادہ کی نصیحت
۶۲۸	شیطان جس کے سائے سے بھی بھاگے	۶۰۶	قتادہ کے خطابات
۶۲۹	مالک بن دینار کی پر مشقت زندگی	۶۰۷	ایک باب علم کا حاصل کرنا ایک سال کی عبادت سے
۶۳۱	مالک بن دینار کا ذریعہ معاش		

- ۶۳۱ مالک بن دینار کا کل اثاثہ بیت
- ۶۳۲ حرام اور حلال کے صدقہ میں فرق
- ۶۳۳ خدا کے دوستوں کو خدا کا حکم
- ۶۳۴ اہل دنیا کی مدح و ذم دونوں برابر ہیں
- ۶۳۴ بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ
- ۶۳۴ کسی کے ہاں جاؤ تو حسن ظن سے کام لو
- ۶۳۵ ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مالک بن دینار
- ۶۳۵ کی بات چیت
- ۶۳۶ حرام سے صدقہ خیرات کرنے والوں کے ساتھ مالک
- کی ملاقات
- ۶۳۷ علماء کے ساتھ شیطان کا کھیلنا
- ۶۳۹ مالک کا عالم سے سوال
- ۶۳۹ سچے خطیب کی پہچان
- ۶۴۰ زیور کی نصیحت
- ۶۴۱ انس کی مالک وغیرہم سے محبت
- ۶۴۱ دنیا و مرتبہ اونڈھے منہ گر چکی ہے
- ۶۴۱ اللہ کی عیسیٰ کو عجیب نصیحت
- ۶۴۲ دنیا دار عابد
- ۶۴۲ ایک پر مزاح اور درد انگیز قصہ
- ۶۴۳ صدقہ کا فوری اثر
- ۶۴۳ انسان کی صحیح پہچان
- ۶۴۵ عداوت بھی نجات دیتی ہے
- ۶۴۵ مسانید مالک بن دینار رحمہ اللہ
- ختم شد



## حلیۃ الاولیاء حصہ اول

مقدمہ از مؤلف

حمد و صلوة..... حضرت شیخ مؤلف امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصقہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:  
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو کائنات اور اس کی تمام اشیاء کو جو بخشنے والا ہے۔ تمام زمانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ عقول و اجسام کا خالق ہے۔ اپنی دوستی کے لئے برگزیدہ ہستیوں کو منتخب کرنے والا ہے۔ دین برہان کے ساتھ اپنے نیک بندوں کے اسرار کو روشن کرنے والا ہے۔ شیاطین شرار کو بصیرت و یقین کے نور سے محروم کر کے تاریکی و ظلمت میں دھکیلنے والا ہے۔ نطق و لسان کو اپنی معرفت بخشنے والا ہے۔ روز قیامت تمام حجت کیلئے اور اپنی نشانوں کے اظہار کیلئے تھیلیوں اور پوروں کو زبان بخشنے والا ہے۔ تاکہ تنزیل کی بات سچی ثابت ہو اور دلیل و لسان باہم مطابق ہوں۔ پس پروردگار لوگوں پر انبیاء و مرسلین کے ذریعے حجت تام کرنے والا ہے۔ اپنے سچے راستے کو ان برگزیدہ لوگوں کے لئے روشن کرنے والا ہے، جن کو انبیاء کا خلفاء بنایا، پاکدامن لوگوں کا دوست بنایا، انہیں میں سے عالی مرتبت مقررین منتخب کئے۔ پست لوگوں کے انساب سے ان کو منزہ کیا۔ معرفت و حق کے ساتھ انکو حمایت بخشی۔ تصدیق و اتباع کے ساتھ انکو ثابت قدم کیا۔ معرفت بالائے معرفت کے ساتھ انکو اپنا مقرب بنایا۔ حق سے مفارقت کو انکے لئے سزا ٹھیرایا۔ دین کی خدمت کو سگے لگانا ان پر لازم کیا۔ اپنے رسول کی شریعت کی موافقت کرنا ان پر لازم کیا۔

حمد الہی کے بعد صلاۃ و سلام ہو اس عظیم ذات پر جس نے خدا کی طرف سے دین کا پیغام پہنچایا اور شریعت کی راہ استوار کی۔ ہر خداوندی کو لے کر کھڑا ہوا اور حق کا اعلان کیا اور اپنے متبعین کے لئے خیر و برکت کے درخت اگائے..... یعنی درود سلام ہو محمد ﷺ اور آپ کے دوسرے بھائیوں پر یعنی انبیاء و مرسلین پر، آپ کی آل اور آپ کے منتخب اصحاب پر۔

ابعد اے مخاطب! اللہ تجھے خیر کی توفیق بخشنے میں اللہ عزوجل سے مدد مانگتے ہوئے تیری فرمائش کو قبول کرتا ہوں اور یہ کتاب تالیف کرتا ہوں، جو ایک برگزیدہ جماعت کے کلام اور احوال پر مشتمل ہے۔ وہ جماعت امت کے صوفیاء اور ائمہ کی ہے۔ جن کا ذکر خیر اسکے طبقات کی ترتیب پر ہوگا، یعنی پہلے صحابہ، پھر تابعین پھر تبع تابعین اور پھر ان کے بعد آنے والے باصفا لوگوں کا ذکر خیر درجہ بدرجہ ہوگا۔



انہی لوگوں نے دلائل و حقائق کو جانا۔ حالات کا مقابلہ کیا۔ باغیہائے بہشت کے ساکن ہوئے۔ دنیوی تعلقات اور دنیوی بکھیڑوں کو خیر باد کہا۔ طعن و تشنیع کرنے والے، کھوکھلے کرنے والے، بلند و بانگ دعوے کرنے والے..... کابلوں اور حوصلہ شکنوں، محض لباس و قول کے ساتھ حلیہ بدلنے والوں اور عقیدہ و مسلک کے گمراہ لوگوں سے براءت کا اظہار کیا۔

اس کتاب کی تالیف اس وجہ سے پیش آئی کہ بہت سے فساق و فجار اور طہرین و کفار ہر سو چہا را اطراف میں اپنے طہراندہ خیالات اور اپنی ذاتی اختراعات کو بزرگوں کی طرف منسوب کر رہے تھے..... اگرچہ وہ جھوٹ اور باطل شی سے بلند رتبہ لوگوں کی شان میں کسی قباحت کو پیدا نہیں کر سکتے۔ لہذا یہ سچی محض اس بنیاد پر ہے کہ کذاب اور متکبر لوگوں سے اظہار براءت کر کے صادقین اور حق پر کمر بستہ لوگوں کو ان سے مبرا و ممتاز کیا جائے۔

اس لئے کہ ہمارے اسلاف و اکابر اپنے خاص احوال اور علم و ذکر میں اپنی الگ شان رکھتے ہیں۔ بحمد اللہ میرے دادا محمد یوسف البتار رحمہ اللہ بھی ان بزرگوں میں سے تھے جو اللہ کے ہور ہے تھے اور بہت سے لوگوں کی اصلاح کا سبب تھے، یوں بھی اولیاء اللہ کی نقص شان کو ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں جبکہ ان کے ایذا رساں اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کرنے والے ہیں، جیسا کہ فرمان نبوی ہے: (یہاں سے مصنف رحمہ اللہ احادیث ہوں یا بزرگوں کے واقعات یا ان کے اقوال جو بھی ان کو سند کے ساتھ پہنچے ہیں، ان تمام احادیث، واقعات اور اقوال وغیرہ کو سلسلہ وار نمبروں کے ساتھ بیان کرتے جائیں گے۔ اس طرح مکمل کتابیں تقریباً پندرہ ہزار سات سو نوے نمبرات ہیں جن کو ذیل کی ایک نمبر حدیث سے شروع کیا جاتا ہے بحمد اللہ و بوجہ۔ اصغر)

## اولیاء اللہ کی علامات

۱- خدا کے دوست اور دشمن ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابو سعیدہ محمد بن احمد بن مؤمل و ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق سرانج، محمد بن اسحاق بن کرمانہ، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر، عطاء کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دی، یقیناً اس کے لئے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور کوئی بندہ میرا قرب اس چیز سے زیادہ کسی اور شئی سے زیادہ حاصل نہیں کر سکتا جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ بندہ مسلسل نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پس اگر وہ بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی کام کو کرنے میں اتنا متردد نہیں ہوتا جتنا کہ مؤمن بندے کی روح قبض کرنے میں، وہ اسکو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے ناپسند کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا۔

۲- قاضی ابوالواحد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن نصر ابو محمد بن شنی، حسن بن ابی سلمہ بن ابی کبیر، ابو عامر عقیدی، عبدالواحد، عروہ کی سند سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دی پس اس سے میری جنگ حلال ہو گئی۔  
۳- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، سعید بن ابی مریم، نافع بن یزید، عیاش بن عیاش، یحییٰ بن عبدالرحمن، یزید بن مسلم عن ایبہ کی سند کے ساتھ..... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ (میرے والد ماجد) حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت معاذ بن جبل کو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر روتے ہوئے پایا۔

پوچھا: کیوں روتے ہو؟ عرض کیا: ایک چیز مجھے رلا رہی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: تمہوڑا سادکھاوا

۱- صحیح البخاری ۱۳۱/۸، السنن للبیہقی ۳/۳۶۹، ۱۰/۲۱۹، صفة الصفوة ۱/۳۹۱، مشکاة ۲۲۶۶، التحاف السادة

المتقين ۱۰/۳۰۳، کنز العمال ۲۱۳۲۷، تفسیر القرطبی ۶/۱۳۵، تلخیص الحیبر ۳/۱۱۷

۲- مجمع الزوائد ۲/۲۳۷، الاولیاء لابن ابی الدنیا ۳۵، التحاف السادة المتقين ۳/۳۷۷، تلخیص الحیبر ۳/۱۱۷

بھی شریک ہے اور جس نے اللہ کے اولیاء سے دشمنی مولیٰ یقیناً اس نے اللہ سے اعلان جنگ کر دیا۔

اولیاء اللہ کی نشانیاں..... حضرت مؤلف فرماتے ہیں: جان لے اولیاء اللہ کی کچھ ظاہری صفات ہوتی ہیں اور کچھ مشہور علامات ہوتی ہیں۔ عقلاء اور صالحین ان کی محبت اور دوستی کی وجہ سے انکے تابع فرمان ہو جاتے ہیں۔ اور انکے بلند رتبہ پر شہداء اور انبیاء بھی رشک کرتے ہیں: جیسا کہ ذیل کی حدیث میں آیا:

۳۔ محمد بن جعفر بن ابراہیم، جعفر بن محمد الصالح، مالک بن اسماعیل و عاصم بن علی، قیس بن الربیع، عمارۃ بن القحطاع، ابی زردہ، عمرو بن زبیر،..... حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء، لیکن اللہ کی طرف سے قیامت کے روز ان کو ملنے والے رتبے پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں اور انکے اعمال کیا ہیں؟ تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں۔ فرمایا وہ ایسی قوم ہیں جو محض اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھیں گے، بغیر کسی آپس کی رشتہ داری کے اور بغیر کسی مال کے لین دین کے۔ اللہ کی قسم ان کے چہرے مجسم نور ہو گئے اور وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہونگے اور جب دوسرے لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے انکو کوئی خوف نہ ہوگا، دوسرے لوگ غم و اندوہ میں مبتلا ہوں گے تو انکو کوئی غم لاحق نہ ہوگا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے تلاوت فرمائی:

أَلَا انِ اَوْلِیَاءِ اللّٰهِ لَا خَوْفَ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُونَ (نورس ۶۲)

خبردار! اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ اپنے ہم نشینوں کو ذکر کاشوق اور اس کی رغبت دلاتے ہیں اور اپنے دوستوں کو نیکی کی راہ پر لگا دیتے ہیں۔

۵۔ انصار کے آزاد کردہ غلام..... سلیمان بن احمد، احمد بن علی البار، یثیم بن خاربہ، رشید بن سعد، عبد اللہ بن الولید الخثعمی، ابی منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرو بن العجوج کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے رہتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔

۶۔ احمد بن یعقوب المعدل، الحسن بن علویہ، اسماعیل بن یحییٰ، الہیان بن بسطام، مسعود بن کدوم، بکیر بن الانض، ابو سعید سے مروی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا اللہ کے اولیاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جب انہیں دیکھا جائے تو خدا یاد آجائے۔

۷۔ جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین القاضی، یحییٰ بن عبد الحمید، داؤد الخطار، عبد اللہ بن عثمان بن عظیم، شہر بن حوشب، حضرت اسماء بنت زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں! فرمایا: وہ لوگ جب

۱۔ سنن ابن ماجہ ۳۹۸۹، التحاف السادة المتقين ۱۳۳/۳، الدر المنثور ۲۵۷/۳

۲۔ سنن النسائی ۲۷۸/۲، سنن ابی داؤد ۳۵۲۷، الدر المنثور ۳۱۰/۳، مشکاة المصابیح ۵۰۱۲، ۵۰۱۳، والتروہب والتروہب ۲۱/۳، والتحاف السادة المتقين ۱۷۵/۶

۳۔ مستد الامام أحمد بن حنبل ۳۳۰/۳، الدر المنثور ۳۱۰/۳

۴۔ مجمع الزوائد ۷۸/۱۰

انہیں دیکھا جائے تو خدا کی یاد آ جائے۔

مؤلف فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہے کہ وہ فتنوں میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اور (دنیاوی) مشقتوں

سے بچتے ہوتے ہیں۔

۸۔ ابو احمد محمد بن احمد ابن ابیہم، محمد بن القاسم بن الحاج، الحکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، مسلم بن عبید اللہ، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خواص بندے ہیں۔ جن کو وہ اپنی رحمت سے روزی دیتا ہے اور جب انکو موت دیتا ہے تو موت کے بعد اپنے سایہ عافیت میں انکو زندہ رکھتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جن پر فتنے تاریک رات کی طرح چھا جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ان سے عافیت میں رہتے ہیں۔

مؤلف فرماتے ہیں نیز انکی صفات میں سے ہے کہ وہ کھانے پینے اور لباس و اطوار میں بے حال ہوتے ہیں۔ شدت و حادثات میں اگر وہ ختم کھالیں تو خدا انکی قسمیں پوری فرماتا ہے۔

۹۔ ابو الخلق بن حنظلہ، احمد بن شعیب بن یزید، الخلق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، محمد بن عزیز، سلامتہ بن روح، عقیل، ابن شہاب، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کے کچھ بندے) کتنے ضعیف، کمزور اور مفلس حال ہوتے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ انکی قسم پوری فرمادیتے ہیں۔ انہی میں سے حضرت براءؓ بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت براءؓ بن مالک مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے۔ اس لڑائی میں مشرکین مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا چکے تھے۔ مسلمانوں نے حضرت براءؓ کو کہا: اے براءؓ! نبی ﷺ نے تجھے فرمایا ہے کہ اگر تو کسی معاملے میں اپنے رب پر قسم اٹھالے تو تیرا رب تیری قسم پوری کر دے گا۔ پس ابھی تو (مشرکین کے خلاف) کوئی قسم اٹھا۔ حضرت براءؓ نے قسم اٹھائی اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا: اے رب! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرمادے۔ پس اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ حاصل ہو گیا۔

اسی طرح جنگ سوس میں مسلمانوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ لوگوں نے براءؓ کو عرض کیا اپنے رب کو قسم دیں۔ حضرت براءؓ نے عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو ہمیں ان پر غلبہ عطا کر اور مجھے اپنے پیغمبر ﷺ کے ساتھ ملا دے۔ لہذا مسلمانوں کو کفار پر غلبہ نصیب ہوا اور حضرت براءؓ شہید ہو گئے۔

۱۰۔ محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن نصر الصالح، ابراہیم بن حنظلہ الرضوی، ابن ابی حازم، کثیر بن یزید، ولید بن رباح۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے پرانندہ حال، مفلس و نادار جن سے لوگ نظریں پھیر لیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو اللہ انکی

۱۔ مستند الامام احمد بن حنبل ۳۵۹/۶، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰۱/۳، ۱۰۱/۳، ۱۰۱/۳، وموارد الظمان ۱۹۱۹، والادب المفرد للبخاری ۳۲۳، والاولیاء لابن ابی الدنيا ۱۶، والترغیب والترہیب للمندری ۳۰۸/۳، ومجمع الزوائد ۲۳۳/۷، ۲۳۳/۸، وتفسیر ابن کثیر ۲۱۸/۸، والمطالب العالیۃ لابن حجر ۳۹۷/۳.

۲۔ المعجم الکبیر للظہیری ۳۸۵/۱۲، والاولیاء لابن ابی الدنيا ۳، ومجمع الزوائد ۲۲۵/۱۰، وکنز العمال ۱۱۲۳۲.

۳۔ المستدرک للحاکم ۲۹۱/۳، ۲۹۲، ودلائل النبوة للبیہقی ۳۶۸/۶، والکامل لابن عدی ۱۱۶۱/۳، والجامع

ختم پوری فرمادیں۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان بزرگوں کے یقین کی طاقت سے چٹانیں شق ہو جاتی ہیں اور انکے ہاتھ کے اشارے سے سمندر راستہ دیتے ہیں۔

۱۱- عبد اللہ بن مسعود کی کرامت..... بہل بن عبد اللہ الشمری، حسین بن اطلق، واؤد بن رشید، ولید بن مسلم، ابن لہیعہ، عبد اللہ بن ہبیرہ، جنس الصنعائی، عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی کے درد والے کان میں قرآن کی آیت پڑھی تو وہ صحیح ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود سے دریافت فرمایا: تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا؟ آپ نے عرض کیا میں نے:

الفحسبم انما خلقناکم عبثاً وانکم الینالاً ترجعون (آیۃ المؤمن ۱۱۵)

ختم سورت تک پڑھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص یقین کے ساتھ اس کو پہاڑ پر بھی پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔  
۱۲- صحابہ کا سمندری موجوں کو مسخر کرنا..... ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یزید الکوفی، محمد بن فضیل، ملت بن مطر، قدامت بن حماد بن اختہم بن منجاب، قدامت بن حماد بن منجاب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہم بن منجاب سے سنا: وہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت العلاء بن الحضرمی کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ ہم چلتے چلتے ایسے علاقے تک پہنچے کہ اس سے پہلے ہمارے درمیان سمندر حائل تھا۔ حضرت العلاء نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی:

یا علیم یا حلیم یا علی یا عظیم انا عبدک وفی سبیلک نقاتل عدوک اللهم فاجعل لنا الیهم سبیلاً  
اے علیم! اے حلیم! اے عالی شان! اے عظمت والے! ہم تیرے نظام اور بندے ہیں اور تیری راہ میں تیرے دشمن سے لڑنے نکلے ہیں۔ اے اللہ ان تک ہمارے پہنچنے کا راستہ بنا۔

راوی کہتے ہیں: اس دعا سے سمندر نے ہمیں راستہ دیدیا اور ہم سمندر میں گھس گئے۔ اور پانی ہمارے گھوڑوں کی زین کو نہیں پہنچ رہا تھا۔ حتیٰ کہ ہم سمندر سے نکل کر دشمنوں تک پہنچ گئے۔

۱۳- کافر گورنر مسلمانوں کی بیعت..... ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اطلق الشھمی، یعقوب بن ابراہیم الولید بن شجاع، عبد اللہ بن بکر، حاتم بن ابی صغیرہ، سہاک بن حرب، حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میں نے حضرت العلاء بن الحضرمیؓ میں تین ایسی باتیں دیکھی ہیں کہ ہر بات دوسری سے عجیب تر تھی۔ ایک مرتبہ ہم چلے جا رہے تھے کہ حتیٰ کہ ہم بحرین پہنچے اور چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچ گئے۔ حضرت العلاء نے فرمایا: چلتے رہو۔ آپ نے سمندر پر پہنچ کر اپنی سواری اس میں ڈال دی اور چل پڑے۔ ہم بھی آپ کے پیچھے ہوئے۔ سمندر ہماری سواریوں کے گھٹنوں تک نہیں پہنچ رہا تھا۔ اس حال میں ہمیں ابن مکعبہ (مشرک) نے دیکھ لیا جو اس علاقے پر کسری کا گورنر تھا۔ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور پھر وہ کشتی میں بیٹھ کر فارس کو کوچ کر گیا۔

حضرت مؤلف فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ قوموں اور زمانوں میں (عملاً) سابقین ہوتے ہیں

۱۔ المستدرک للحاکم ۲/۲۹۱، والحقاف السادة المتقین للزیہدی ۶/۷۷، وکشف الخفاء للمجلونی ۱/۲۹۲، ۲۹۳،  
وتخریج الاحیاء للعرفانی ۱/۵۱۲، وکنز العمال ۲۹۲۵، ومشکل الآثار للطحاوی ۱/۲۹۲، ۲۹۳، الجامع الصغیر  
للسیوطی ۳۳۰، وفیض القدیر ۳/۱۵۰،  
۲۔ تاریخ بغداد للخطیب ۱۲/۳۱۳، وتفسیر ابن کثیر ۵/۳۹۰، وتفسیر القرطبی ۱۲/۱۵۷، والدر المنثور ۵/۱۷۰،  
وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۶۵، والأذکار للنووی ۱۲۱، وکنز العمال ۲۶۸۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۵۰۔

اور انکے اخلاص کے سبب سے لوگوں پر بارش ہوتی ہے اور ان کے طفیل لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔

۱۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، ابن جحان، عیاض بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر زمانے میں میری امت کے اندر ساتین رہیں گے۔

ساتین سے مراد نیکیوں میں آگے بڑھنے والے اولیاء اللہ کا مخصوص طبقہ۔

۱۵- سلیمان بن احمد، محمد بن الخضر الطبرانی، سعید بن ابی زید، عبداللہ بن ہارون الصوری، الاوزاعی، الزہری، نافع، ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر زمانے میں میری امت میں پانچ سو بہترین لوگ رہیں گے، چالیس ابدال رہیں گے۔ پانچ سو میں سے کچھ کم ہوں گے اور نہ چالیس میں سے کم ہوں گے مگر (ان کی خاندان پر ہی کر دی جائے گی اس طرح کہ) ابدال میں سے جو کم ہوں گے، پانچ سو خیار میں سے اس کا خلاء پر کر دیا جائے گا۔ اور چالیس میں سے اٹکی کی کو پورا کیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں انکے اعمال بتا دیجئے۔ فرمایا:

وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے سے درگزر کریں گے اور اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے اور جو مال اللہ عزوجل نے ان کو دیا ہو گا وہ اس کے ذریعہ دوسرے لوگوں کی غم خواری کریں گے۔

۱۶- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن السری القطری، قیس بن ابراہیم بن قیس السامری، عبدالرحمن بن یحییٰ الارضی، عثمان بن عمار، معانی بن عمران، رضیان ثوری، منصور، ابراہیم، حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خلاق بن اللہ تعالیٰ نے مین سو ایسے خواص بندگان ہیں جن کے قلوب حضرت آدمؑ کے قلب جیسے نیا و جالیس ایسے خواص بندگان ہیں جن کے قلوب کی طرح جیسے پتھر اور سات ایسے برگزیدہ خواص ہیں جنکے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب جیسے ہیں۔ اور پانچ ایسے اولوالعزم خواص ہیں جن کے دل حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دل جیسے ہیں اور اللہ عزوجل کے تین ایسے خواص بندگان ہیں جنکے دل حضرت میکائیل علیہ السلام کے دل جیسے ہیں اور حقو میں ایک ایسا خاص بندہ خدا ہے جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دل کی مانند ہے۔

سو جب اس ایک کی موت آجاتی ہے تو اللہ عزوجل تین میں سے اٹکی جگہ پر فرمادیتے ہیں اور جب تین میں سے کوئی مر جاتا ہے تو پانچ میں سے اس کی جگہ پر کر دی جاتی ہے۔ اور جب پانچ میں سے کوئی مر جاتا ہے تو سات میں سے اس کی جگہ پر کر دی جاتی ہے۔ اور جب سات میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے تو چالیس میں سے اس کا خلاء پر کر دیا جاتا ہے۔ اور جب چالیس میں سے کوئی انتقال کر جاتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ آ جاتا ہے اور جب تین سو میں سے کوئی مر جاتا ہے تو عامۃ الناس میں سے کوئی اس کی جگہ پر کر دیتا ہے۔ پس انہی خاصان خدا کی بدولت اہل زمین کو خدا زندگی اور موت دیتا ہے اور انہی کی بدولت بارش ہوتی ہے اور انہی کے طفیل نباتات اگتی ہیں اور مصلحتیں شتم ہوتی ہیں۔

اس روایت میں ایک راوی محمد بن جحان ہے جس کو امام بخاری نے ضعیف شمار کیا ہے لہذا یہ روایت محل کلام ہے، فیض القدر للناوای ۲۸۸/۵ (متر)

۲- کنز العمال ۳۳۶۲۷، والحاوی للسیوطی ۳۵۲/۲، والجامع الصغیر للسیوطی ۷۴۲۷،

تجدید حدیث علامہ ابن جوزی نے موضوعات (سن گھڑت احادیث) میں ذکر کی ہے۔ (الموضوعات ۱۵۱/۳)۔ والموالد المجموعۃ للشوکانی

۲۳۵ واللائی المصنوعۃ للسیوطی ۱۷۷/۲، واحاف السادة المتقین للزبیدی ۲۹۳/۶، ۳۸۶/۸، وکنز العمال ۳۳۵۹۱،

وتذکرۃ الموضوعات الفتنی، والسلسلۃ الضعیفۃ ۹۲۵، وفیض القدر للناوای ۳۶۱/۲،

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا: انکے سبب سے زندگی و موت کیسے دی جاتی ہے؟ فرمایا: وہ اللہ عزوجل سے امت کی کثرت کا سوال کرتے ہیں پس امت کثیر ہو جاتی ہے اور وہ سرکش لوگوں کے خلاف بدعا کرتے ہیں تو انکی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بارش طلب کرتے ہیں تو بارش بر سادی جاتی ہے وہ سوال کرتے ہیں تو زمین نباتات دیتی ہے، وہ دعائیں کرتے ہیں تو بلاء و مصیبتیں دفع کر دی جاتی ہیں۔

۱۷- محمد ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن الضحاک، ابن عباس، صفوان بن عمرو..... حضرت خالد بن معدان حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے ہر گروہ میں ایک طبقہ ہوگا جو پراگندہ حال اور گرد آلود ہوگا، میں ہی ان کا مقصود نظر ہوگا، وہ میری اتباع کریں گے۔ کتاب اللہ کو قائم کریں گے۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے، خواہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہو۔

۱۸- سلیمان بن احمد، بکر بن بہل، عمرو بن ہاشم، سلیمان بن ابی کریمہ..... ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو میرے متعلق سوال کرے یا اسکو خواہش ہو کہ مجھے دیکھے تو اسے چاہیے کہ غبار آلود، بھوک سے نڈھال اور عفت دار شخص کو دیکھ لے، جس نے (مکان کی تعمیر میں) اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہوگی اور (چھت پر) سر کندان لگا دیا ہوگا (یعنی مکان و جائیداد کے جمجمت سے آزاد ہوگا)۔ اس کا کلی علم اٹھایا گیا ہے پس اس کو تلاش کرو۔ پس آج دوڑ کا میدان ہے اور کل سبقت کا دن، انجام کار جنت ہے یا جہنم۔ شیخ مؤلف فرماتے ہیں: اولیاء اللہ نے دنیا کے باطن کو دیکھا لہذا اس کو چھوڑ دیا۔ اس کی ظاہری رونق اور خوبصورتی کو بھی دیکھا چنانچہ اس کی پستی اور گھٹیا پن کو انہوں نے اچھی طرح جانچ لیا ہے۔

۱۹- آخرت کے راہی، عیسیٰ کا فرمان..... ابو بکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضبل، ابو احمد، غوث بن جابر، محمد بن داؤد

ابو داؤد، حضرت وہب بن مہر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: اے عیسیٰ! اللہ کے اولیاء کی صفات کیا ہیں جن پر قیامت کے دن خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہو گئے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے اس وقت دنیا کے باطن پر نظر رکھی جب کہ دنیا دار اس کی ظاہری فریب کاریوں کو دیکھ رہے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے دنیا کے انجام کار کو دیکھا جبکہ لوگ اس کی موجودہ رنگینیوں کو دیکھ رہے تھے..... پس انہوں نے اپنی ان خواہشات کو قتل کر دیا جو ان کے اخلاق کو عیب دار کر سکتی تھیں اور ان دنیاوی چیزوں کو چھوڑ دیا جسکے متعلق گمان تھا کہ وہ انکو چھوڑ دیں گی اور دنیا میں کثرت کے ساتھ دین پر ثابت قدمی رکھی۔ وہ لوگ دنیا کا ذرہ کفر کے ساتھ کرتے ہیں اور دنیا کے دیئے ہوئے غموں پر خوش ہوتے ہیں۔ انکے پاس دنیا کی جاہ و قسمت آئی تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور تاقی بلندی و رفعت آئی اس کو پس پشت ڈال دیا۔ انکے پاس دنیا اپنی تمام تر زینت و زینت کے ساتھ ظاہر ہوئی مگر انہوں نے کبھی اس کی پروا نہ کی حتیٰ کہ انکے آباؤ خاندان اور ان کے گھر ویران ہو گئے۔ مگر انہوں نے ان کو تیسر نہ کیا۔ انکی دنیاوی انگلیں انکے سینوں میں مرکب ہو گئیں مگر انہوں نے کبھی اسکو زندہ کرنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ انہوں نے تو از خود اپنی دنیا پر پاد کی اور اس کے عوض دارا آخر آباد کیا..... وہ لوگ دنیا کے عوض آخرت کی وہ چیزیں خریدتے رہے جو ہمیشہ ان کے لئے باقی رہیں گی۔

اسی سبب وہ خوش و خرم رہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اہل دنیا کو دیکھا لیا ہے کہ وہ دنیا پر مدہوش مرے پڑے ہیں جس کی وجہ سے

اعلامہ ابن جوزی نے اس روایت کو من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے، الصغریٰ۔ الموسوعات لابن الجوزی ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷،

مصیبتیں اور آفتیں ان پر مسلسل نازل ہو رہی ہیں، لہذا انہوں نے موت کی یاد زندہ کر لی اور زندگی کا تذکرہ ختم کر دیا۔ وہ لوگ اللہ عزوجل سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے ذکر کو محبوب رکھتے ہیں اس کے نور سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ دنیا کی غلٹوں کو روشن کرتے ہیں۔ انکے لئے عجیب خیر ہے اور عجیب خیر ہے۔ انہی کے بدولت کتاب اللہ نافذ ہے جبکہ وہ خود اس کے فضائل قائم و دائم ہیں۔ کتاب نے ان کا تذکرہ کیا اور انہوں نے کتاب کا ذکر اپنی زبان کا درو بنالیا۔ انکے ذریعہ کتاب کا علم حاصل ہوتا ہے اور وہ کتاب سے علم حاصل کرتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ لوگ کسی دینے والے کو اور نہ اس کی دین کو دیکھتے ہیں اور نہ کسی کی امان و پناہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ بلکہ صرف اللہ کی عطا اور پناہ کی آس رکھتے ہیں۔ نہ کسی سے ڈرتے ہیں سوائے اس (خدا) کے جس سے انکو ڈرایا جاتا ہے۔ (حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ دھوکے کی آنکھ کے ساتھ دنیا کو لپٹائی نظروں سے دیکھنے سے محفوظ ہوتے ہیں بلکہ دنیا میں اپنے محبوب خدا کی صنعت و کارگری کو غور و فکر اور دیدہ و عبرت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔

۲۰۔ موسیٰ کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے خدا کی نصیحتیں..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کویج، ابراہیم بن عیینہ، وقار بن یاس، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ کو ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو فرمایا: تم اس کے لباس سے رعب اور دھوکہ میں نہ آ جانا جو میں نے اس کو پہنایا ہے۔ اس کی پیشانی میرے دست قدرت میں ہے وہ کوئی بات یا اشارہ صرف میری اجازت کے ساتھ ہی کر سکتا ہے اور تم کو اس کی زیب و زینت دھوکہ میں نہ ڈال دے جس کو اپنانے سے اس کو منع کیا گیا ہے۔ اگر میں تم کو دنیا کی زیب و زینت کے ساتھ مزین کرنا چاہتا تو ایسی زینت تم کو بخش دیتا کہ فرعون بھی اس سے قطعاً عاجز ہوتا، میں ایسا کر سکتا تھا۔ اور تمہاری یہ حالت (فقیری) اس وجہ سے نہیں ہے کہ تمہاری میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے، بلکہ میں تم کو کرامت و شرافت کا وہ لباس پہنانا چاہتا ہوں جو تمہارا نصیب ہے۔ دنیا کی فانی زینت کے ساتھ تمہارا نصیب کم نہیں کرنا چاہتا۔ میں اپنے دوستوں کو دنیا سے ایسے بچاتا ہوں جیسے چرواہا اپنے اونٹ کو خارش آونٹوں کے بازو سے چماتے ہیں۔ پس میں اپنے محبوب بندوں کو دنیا کی تروتازگی سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح چرواہا اپنے اونٹ کو ہلاکت زدہ چرواہا ہوں میں جانے سے دور رکھتا ہے۔ میں چاہتا ہوں فقر و مسکنت کے ساتھ اپنے دوستوں کے مراتب بلند کروں اور انکے دلوں کو دنیا کی محبت سے پاکیزہ رکھوں۔ اسی نشانی و علامت کے ساتھ تو وہ بچانے جاتے ہیں اور اسی کے باعث وہ فخر کرتے ہیں۔

اسے موسیٰ یاد رکھ! جس نے میرے کسی ولی کو خوف زدہ کیا یا اس نے میرے ساتھ دشمنی کا اعلان کر دیا۔ اور میں کل قیامت کے دن اپنے اولیاء کا انتقام لینے والا ہوں۔

۲۱۔ احمد بن السری، حسن بن علویہ القطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اسحاق بن بشر، جوہر، ضحاک، حضرت ابن عباسؓ سے اور مصنف کے والد عبد اللہ کی مکمل سند کے ساتھ حضرت وہب بن مہر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم کو اس کی دنیاوی زیب و زینت اور منوعات دنیوی رعب اور توجہ میں نہ ڈالے دیں۔ اور ہاں تم ان چیزوں کی طرف اپنی نظریں نہ اٹھانا۔ یہ دنیا کی خوشناتی اور عیش پرستوں کی زینت ہے۔ اگر میں تم کو دنیا کی زینت کے ساتھ مزین کرنا چاہتا تو ایسا کر دیتا کہ فرعون دیکھ کر عاجز، ششدر اور حیران رہ جاتا۔ لیکن میں تم دونوں کو اس سے بچانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں اور پہلے بھی کبھی میں نے اپنے اولیاء کے لئے ان چیزوں کو اختیار نہیں کیا۔ میں انکو دنیا کی عیش و عشرت اور فریبوں سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح مہربان چرواہا اپنی



کبریوں کو ہلاکت خیز چراگا ہوں سے دور رکھتا ہے اور میں ان کو دنیا کی رنگینیوں اور عیش عشرتوں سے یوں دور رکھتا ہوں جس طرح شیش چرواہا اپنے اونٹوں کو خارش زدہ اونٹوں کے پاڑے سے دور رکھتا ہے۔

اپنے اولیاء کے ساتھ میرا یہ سلوک اس وجہ سے نہیں کہ انکی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ یہ اس لئے ہے تاکہ وہ آخرت میں میرے اکرام و اعزاز سے اپنا پورا پورا حصہ حاصل کر لیں، دنیا اور اس کی خواہشات اس میں کمی نہ کر سکیں۔

جان لے! زہد فی الدنیا سے بڑھ کر میرے نزدیک کوئی زینت نہیں جس کو بندے اختیار کرے۔ یہی مثنویوں کی زیب و زینت ہے۔ پر ہیروز گاروں پر دنیا کا ایسا لباس ہوتا ہے جس سے عاجزی اور وقار ٹپکتا ہے۔ اسکے چہروں پر جدوں کی وجہ سے ایک خاص نشانی ہوتی ہے۔ یہی میرے کپکپے دوست ہیں۔ جب تو ان سے ملے عاجزی و فروتنی سے مل، اپنے دل اور زبان کو اسکے لئے بچھا بچھا دے۔ جان لے! جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی یا اس کو خوفزدہ کیا، پس اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ و جدل کر دیا اور اپنی ذات میرے آگے پیش کر دی اور مجھے لڑائی کے لئے بلا لیا۔

میں اپنے دوستوں کی مدد کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہوں۔ پس جس نے مجھے جنگ کی دعوت دے دی ہے کیا اس کا گمان ہے کہ وہ میرے سامنے کھڑا رہ سکے گا؟ یا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ سے دشمنی مول لے کر مجھے عاجز کر دے گا؟ یا اس کا یہ خیال ہے کہ وہ مجھ سے سبقت لے جائے گا یا مجھ سے بچ جائے گا؟ ہرگز نہیں..... میں اپنے دوستوں کا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھرپور انتقام لینے والا ہوں۔ میں اپنے دوستوں کی مدد کی اور کے بھروسہ پر نہیں چھوڑتا۔

اسامیل بن یحییٰ اپنی حدیث میں یہ اضافہ کرتے ہیں: جان لے اے موسیٰ امیرے اولیاء وہ ہیں جنہوں نے اپنے دلوں میں میرا خوف بٹھالیا ہے پس خوف انکے جسموں اور کپڑوں پر عیاں ہے اور انکی وجہ سے وہ جدوجہد میں جتلا ہیں اسکے سبب وہ قیامت میں کامیاب و کامران ہوں گے۔ وہ لوگ اپنی موت کو یاد رکھتے ہیں اور اپنی نشانہوں کے سبب بچانے جاتے ہیں۔ جب تو ان سے ملے تو اپنے نفس کو انکے آگے ذلیل و پست رکھ۔

۲۲۔ ابو الحسن احمد بن محمد بن مقسم، عباس بن یوسف اشعری، محمد بن عبدالملک،..... عبداللہ الباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون المصری رحمہ اللہ سے عرض کیا مجھے ابدال کی صفات بیان فرمائیے فرمایا: تم نے مجھ سے گھورتا ریکیوں کے متعلق سوال کیا ہے۔ خیر! اے عبداللہ الباری میں تمہارے لئے ان تاریکیوں سے پردہ اٹھاؤں گا۔ سنو! وہ لوگ ایسی قوم ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر دلوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ پروردگار عزوجل کی عظمت اور اس کی بزرگی کو جانتے ہوئے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔ اللہ نے اپنی محبت کے طفیل انکو چمکدار نور سے منور کیا ہے۔ ہدایت کے علم انکے لئے بلند کئے۔ اپنی مدد کے لئے انکو بہادروں کے مقام پر کھڑا کیا۔ اپنی نافرمانی سے نیچے میں ان کو مبرقوت عطا کی۔ اپنے مراقبہ کے ساتھ انکے بدلوں کو پاکیزہ کیا۔ اچھا برتاؤ کرنے والوں کے ساتھ انکو اچھا کیا۔ اپنی محبت کے دھاگوں سے بنے جوڑے انکو پہنائے۔ اپنی خوشنودی کے تاج انکے سروں پر چکائے۔ انکے دلوں میں فییب کے خزانے رکھے۔ پس وہ اللہ سے وصل اور ملاقات کے لیے بے تاب ہیں۔ انکے رنج و غم کا محور ایک خدا ہے۔ ان کی آنکھیں اسکو پردہ سے دیکھتی ہیں۔ اللہ نے اپنے قرب کے طفیل انکو اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے جہاں سے وہ پروردگار کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ پروردگار نے انکو اہل معرفت کی اطباق کی کرسیوں پر بٹھایا اور پھر فرمایا: اگر میرے فقراء میں سے کوئی طلیل و پیتا تمہارے پاس آئے تو اس کی دوا دارو کرو۔ اگر کوئی میرے فراق کا مریض آئے تو اس کا علاج کرو۔ یا کوئی مجھ سے خود فرزدہ شخص آئے تو اسکو مجھ سے امید دلاؤ۔ اگر کوئی بے خوف شخص آئے تو اس کو مجھ سے ڈراؤ۔ اگر کوئی میرے وصل کا خواہشمند آئے تو اسکو مبارک باد دو۔ اگر کوئی مجھ سے ٹھنڈا شخص آئے تو اس کو میری طرف لوٹا دو۔ اگر کوئی میری راہ میں لڑنے سے بزدلی دکھانے والا آئے تو اسکو شجاعت و بہادری کا حوصلہ دلاؤ۔ اگر کوئی میرے فضل سے

میں شخص آئے تو اس کو میرے وعدے یاد دلاؤ۔ اگر کوئی میرے احسان کا امیدوار آئے تو اس کو خوشخبری دو۔ اگر مجھ سے اچھی امیدیں باندھ کر آئے تو اس کی ڈھارس بندھاؤ۔ اگر کوئی مجھ سے محبت کرنے والا آئے تو اس کو عزت دو۔ اگر کوئی میری تعظیم کرنے والا آئے تم بھی اس کی تعظیم کرو۔ اگر کوئی میری راہ کا متلاشی شخص آئے تو اس کی رہنمائی کرو۔ اگر کوئی احسان کے بعد برائی کرنے والا آئے تو اس کو عتاب و سرزنش کرو۔ اگر کوئی میرے لئے تم سے وصل کا خواہش مند ہو تو اس کے ساتھ میل جول کرو۔ جو تم سے غائب ہو جائے انکی خبر لو۔ اگر کوئی تم پر کسی طرح کا یو جھڑال دے اس کی مدد کرو۔ جو میرے واجب حق میں بھی کوتاہی کرے اسکو چھوڑ دو۔ جو کوئی غلطی کر بیٹھے اسکو نصیحت کرو۔ میرے دوستوں میں سے کوئی مریض ہو جائے تو اس کی عیادت کرو۔ کوئی رنج و غم میں مبتلا ہو جائے تو اس کو بشارت دو۔ اگر کوئی بے آسرا شخص تم سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو۔

اے میرے اولیاء! تمہارے لئے ہی میں کسی پر عتاب کرتا ہوں۔ تمہاری طرف ہی رغبت رکھتا ہوں۔ تم ہی وفا داری طلب کرتا ہوں۔ تمہارے لئے ہی خدمتگار چھتا ہوں۔ جبکہ تم سے اپنی خدمت چاہتا ہوں اور اسی لئے تمہارے ساتھ خصوصیت برتا ہوں۔ کیونکہ میں سرکشوں سے خدمت لینا نہیں چاہتا۔ نہ متکبرین سے وصل چاہتا ہوں، نہ خلط ملط لوگوں سے راہ و رسم رکھنا چاہتا ہوں نہ دھوکہ پسند لوگوں سے بات چیت کرنا چاہتا۔ نہ بڑائی پسند لوگوں سے قرب چاہتا ہوں، نہ باطلین سے ہم نشینی چاہتا ہوں اور نہ ہی شریک پسندوں کی دوستی چاہتا ہوں۔

اے میرے دوستو! میری طرف سے تم کو بہترین بدلہ ملنے والا ہے۔ میری عطا تمہارے لئے بہترین عطا ہوگی۔ میرا خرچ کرنا تمہارے لئے بہترین خرچ کرنا ہوگا اور میرا افضل تم پر سب سے زیادہ ہوگا۔ میں تمہارے ساتھ سب سے اچھا معاملہ کرتا ہوں تمہارے لئے میرا مطالبہ سخت ترین مطالبہ ہے۔ میں دلوں کو منتخب کرنے والا ہوں۔ میں غلام الغیوب ہوں۔ میں ہر حرکت دیکھ رہا ہوں۔ ہر لفظ کو ملاحظہ کرتا ہوں۔ دلوں کے تمام مجید جانتا ہوں۔ فکر کے میدان کا عالم ہوں۔ پس تم میری طرف جانے والے بن جاؤ۔ میرے سوا کوئی صاحب یاد شاہت تم کو گھبراہٹ اور رعب میں نہ ڈال دے۔ جو تم سے دشمنی مول لے گا میں اس کا دشمن ہوں۔ جو تم سے دوستی رکھے گا میں اس کا دوست ہوں۔ جو تم کو ایذا دے گا میں اس کو ہلاک کر دوں گا جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک رکھے گا میں اس کو اچھا بدلہ دوں گا اور جو تم کو چھوڑے گا میرے نزدیک وہ منحوس ہوگا۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ خاصان خدا خدا اور اس کی محبت میں فراق رہتے ہیں اور اس کے حکم اور وعدے کے پابند ہوتے ہیں۔

۲۳۔ سلیمان بن احمد، ابن منصور المدائنی، محمد بن اسحاق السبسی، عبد اللہ بن محمد بن الحسن بن عروۃ، ہشام بن عروۃ، عن ابیہ، حضرت عائشہؓ آپ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا اے پروردگار! مجھے بتا میری مخلوق میں تیرے نزدیک کون سب سے زیادہ پاعزت ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو میری مرضیات کی طرف اس طرح دوڑتا ہے جس طرح گدھا اپنی خواہشات کی طرف دوڑتا ہے اور وہ شخص جو میرے نیک بندوں کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے جیسے بچے کے ساتھ محبت کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص جو میری حریمات کے توڑنے پر چھتے کی طرح غضبناک ہو جاتا ہے کیونکہ چیتا جب غضب آلود ہوتا ہے تو وہ لوگوں کے کم زیادہ ہونے کی پروا نہیں کرتا۔ (بلکہ حملہ آور ہو جاتا۔) ۱۱

۲۴۔ ذوالنون مصری کا عارفانہ کلام..... ابو نعیم، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن معتزلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان الحنابلہ، ابو الفیض ذوالنون

بن ابراہیم المرمری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ لوگ اس کے صالحین یا صافبندے ہیں اور کچھ لوگ اس کے اشرار  
بندگان ہیں۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: اے ابوالفیض! انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جو راحت و آرام کو خیر باد کہہ چکے ہوں  
طاقت خداوندی میں اپنی جانوں کو صرف کر چکے ہیں۔ جاہ و مرتبے کو چھوڑ چکے ہیں۔ پھر فرمایا

منع القران بوعدہ ووعیدہ ..... مقبل العیون بلیلہا ان تہجعا

فہمواعن الملک الکریم کلامہ ..... فہماتذل لہ الرقاب وتخصعا

اس کے وعدے اور وعید کو سن کر سواری کی رسی کھینچ لی۔ آنکھوں کا آرام اچاٹ ہو گیا۔

کریم ذات کا کلام تھا کہ اس کے آگے گردنیں جھک گئیں۔

حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا: اے ابوالفیض! اللہ آپ پر رحم کرے، یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: افسوس! تو نہیں جانتا؟ یہ وہ لوگ ہیں  
جنہوں نے اپنی پیشانیوں کے لئے سواریوں کو تکیہ بنالیا۔ خاک ارض کو اپنے پہلوؤں کے لئے بچھوٹا بنالیا۔ قرآن ان لوگوں کے خون  
گوشت میں رنج بس گیا اور اس نے انکو انکی بیویوں سے دور کر دیا۔ ساری ساری رات ان کو پا بید رکھا۔ پس ان لوگوں نے قرآن  
اپنے دلوں پر رکھ لیا اور ان کے دل اس کے لئے وا ہو گئے۔ پھر انہوں نے قرآن کو اپنے سینوں ملایا تو وہ کھل گئے۔ انکی ساری پریشانیوں  
اور کفایتیں اس کی بدولت دور ہو گئیں۔ ان لوگوں نے قرآن کو اپنی تاریکیوں میں چراغ بنالیا۔ اپنی نیند کے لئے بچھوٹا بنالیا۔ اپنے راتے  
کے لئے نشان سفر بنالیا۔ اپنی صحبت کے لئے دلیل و راہ نما بنالیا۔ اور لوگ رنج و خوشی میں ہیں، سوز ہے ہیں اور جاگ رہے ہیں، کھارے  
ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں، امن اور خوف میں ہیں..... لیکن وہ بندگان خاصان خوفزدہ اور چوکنے ہیں۔ ڈرے، سہمے، مستعد اور ہر  
پیشے ہیں۔ عمل کے فوت ہو جانے کے ڈر سے برق رفتار ہیں۔

موت کو لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ آنے والے سانچہ موت کو چھوٹا نہیں سمجھتے۔ متوقع عذاب و ثواب کی وجہ سے  
قرآن کے راستوں پر گامزن ہیں۔ خالص اللہ کیلئے قربانیوں کو پیش کرنے کے ساتھ کھلس ہیں۔ رحمن کے نور سے منور ہیں۔ پس وہ  
بات کے منتظر ہیں کہ قرآن انکے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر دے، ان کو اپنے عمدہ مقام (جنت) میں سکونت بخشنے اور اپنی وعیدوں اور سزا  
سے انکو امن بخشنے۔

پس انہوں نے اس قرآن کے طفیل اپنی مرضیات کو پالیا۔ انکی بدولت ابھرے سینے والیوں کو گلے لگا لیا۔ اسکے ذریعے عذاب  
و عقاب سے مامون ہو گئے، کیونکہ انہوں نے دنیا کی رنگینوں کو غضب آلود نگاہوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ مہربان نگاہوں کے ساتھ آخرت  
کے ثواب کو دیکھ لیا۔ فنا پذیر کے بدلے ہمیشہ باقی رہنے والی شے کو خرید لیا۔ واہ! کیا ہی خوب انہوں نے تجارت کی ہے کہ دونوں جہانوں  
نفع پالیا (دین و دنیا دونوں بھلائیوں کو جمع کر لیا)۔ دونوں فضیلتوں کا شرف حاصل کر لیا۔ تھوڑے دنوں کے صبر کے بدلے وہ منزلوں  
پاگئے۔ عذاب والے دن کے ڈر سے تھوڑے سے توشے پر دنیا کے سفر کو پورا کر لیا۔ انہوں نے مہلت کے دنوں میں خمر کی طرف جلدی  
حوادث زمانہ کے خوف سے امور خیر میں سبقت کی۔ اپنے دنوں کو بوجہ میں بر باد نہیں کیا۔

باقی رہنے والی نیکیوں کے لئے سختیوں اور مشقتوں میں کھس گئے۔ اللہ کی قسم! مشقت نے انکی طاقت کو ختم کر دیا۔ تھکے  
اور مصیبت نے انکا رنگ بدل دیا۔ انہوں نے شعلوں والی آگ کو یاد رکھا۔ خمر کی طرف سبقت کی۔ خواہشات کو ختم کر لیا۔ شکر کو یاد  
اور بخش کوئی سے بری ہو گئے۔ پس وہ عمدہ کلام لئے نکلے ہیں۔ اچھی نگاہ والے اندھے ہیں۔ ان کی صفات بیان کرنے سے زبان قاصر  
وہ لوگ وہی تو ہیں جنکے طفیل عذاب مل جاتے ہیں۔ برکات کا نزول ہوتا ہے۔ زبان اور ذوق میں سب سے پیٹھے ہیں۔ عمدہ  
میں سب سے زیادہ وفا کرنے والے ہیں۔ وہ مخلوق خدا کے لئے چراغ ہیں۔ شہروں کے منارے ہیں۔ تاریکیوں میں روشنی کی قندیل

ہیں۔ رحمت کی کاٹیں ہیں۔ حکمت کے چشمے ہیں۔ امت کے ستون ہیں۔ بچھونوں سے انکے پہلو دور ہے۔ وہ لوگ معذرت کو سب سے زیادہ قبول کرنے والے ہیں۔ غمخو و گزران کا شیوہ ہے۔ جو دو سخا کی فطرت ہے۔ پس انہوں نے مشتاق دلوں کے ساتھ اللہ کے ثواب پر نظر کی۔ انکی سواریاں دنیا سے دور ہو گئیں۔ انہوں نے دنیا سے اپنی امیدوں کو ختم کر لیا۔ انکے رب کے خوف نے ان کے مالوں میں انکی کوئی خواہش اور طلب نہیں چھوڑی۔ پس اسے مخاطب اتوان کو دیکھے گا کہ وہ مالوں سے خزانے بھرا نہیں چاہتے۔ اور نہ انوں سے رشیم بنانا چاہتے۔ نہ وہ عمدہ سواریوں کے والدہ ہیں نہ پختہ محلات کے خواہشمند۔ ہاں! لیکن انہوں نے اللہ کی توفیق کے ساتھ دیکھا اور خدا نے ان پر الہام کیا چنانچہ وہ کچھ دنوں کے لئے صبر پر آمادہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے جسموں کو بحر مات میں پڑنے سے باز رکھا۔ انواع و اقسام کے کھانوں سے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ اپنی جانوں کو گناہوں سے بچا لیا۔ اور سیدھے راستے پر گامزن ہو گئے۔ رشد و ہدایت کے لئے منہمک ہو گئے۔ اہل دنیا کے ساتھ انکی آخرت سنوارنے میں شریک ہو گئے۔ مصیبتوں پر صبر کیا۔ امیدوں کا گلہ گھونٹ دیا۔ موت اور اس کی پیش آمد ہفتیوں سے ڈر گئے۔ قبر اور اس کی تنگی سے خوفزدہ ہو گئے۔ منکر تکبر کے سوال و جواب اور جزو تو بیخ سے کانپ گئے۔ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے انکے روکتے کھڑے ہو گئے۔

شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ لوگ تاریکیوں کے چراغ ہیں۔ رشد و ہدایت کے چشمے ہیں۔ مجیدوں کے مالک ہیں۔ اور بناوٹ سے پاک اخلاص کے صاف ستھرے چشمے ہیں۔

۲۵۔ عبداللہ بن محمد، ابو احمد محمد بن احمد، فضل بن اہباب، شاذ بن فیاض، ابو قحطم، ابی قلابہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر حضرت معاذ بن جبل کے پاس سے گزرے۔ دیکھا کہ حضرت معاذ رو رہے ہیں۔ دریافت کیا: اے معاذ! آپ کو کیا چیز زلزلتی ہے؟ عرض کیا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین بندے وہ گناہم اتقیاء ہیں کہ اگر غائب ہوں تو کوئی انکی تلاش کی حاجت محسوس نہ کرے اور اگر حاضر ہوں تو پہچانے نہ جائیں (اور لائق التفات نہ ہوں) پس وہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔

۲۶۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو موسیٰ اہلق بن ابراہیم البروی، ابو معاویہ عمرو بن عبد الجبار السجاری، عبیدہ بن حسان، عبد الحمید بن ثابت بن ثوبان منویٰ حضور اکرم ﷺ،..... ثوبان فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا آپ ﷺ نے فرمایا: بشارت ہو! اخلاص والوں کے لئے؟ یہ لوگ ہدایت کی روشن قدمیں ہیں، انکے فضل تمام ہمارے نئے صحیحٹ جاتے ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ لوگ حق کی رسی کو تھامنے والے، فضل خداوندی کے لئے کوشاں رہنے والے اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں۔

۲۷۔ محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اہلق، السخسینی، ابن لہیعہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جانتے ہو ساریہ خداوندی کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے

۱۔ تصحاف السادة المتقين للزبيدي ۳۸۸/۷، وميزان الاعتدال للذهبي ۹۰۸، ولسان الميزان ۵۷۹/۶، وكشف الخفاء للمجلوني ۵۳/۱.

۲۔ تصحاف السادة المتقين للزبيدي ۴۳۶/۸، والدر المنثور ۲۴۷/۲، وكنز العمال ۵۲۶۸، والجامع الصغير ۵۲۸۹، ولبعض القديري للمناوي وقال: وفيه عمرو بن عبد الجبار السجاري أوردہ في الضعفاء، قال ابن عدي، روى عن عمه من أكبر، وعبيد بن حسان أوردہ الذهبي في ذيل الضعفاء والمتروكين.

ہیں فرمایا: وہ لوگ جسکو حق دیا جائے تو وہ قبول کر لیں، جب ان سے حق مانگا جائے تو دیدیں اور لوگوں کے لئے یونہی فیصلے کریں جس طرح اپنی جانوں کے لئے کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے سبکی بن اسحاق سے بھی اس کے مثل کا نقل کیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ وہ لوگ کھلے بندوں خوش و خرم رہتے ہیں اور غلوت میں افسردہ و پڑمردہ رہتے ہیں۔ شوق ملاقات اور پاکیزہ روح ان کو خوش رکھتی ہے اور ہجر و فراق کا خوف انکو فزودہ کر دیتا ہے۔

۲۸۔ اللہ کے خواص بندے، الحدیث ..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شیبہ، ولید بن اسماعیل الحرانی، شیبان بن مہران، خالد بن المغیرہ بن قیس، عن کھول، عیاض بن غنم۔

عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ مجھے درجات علی میں ملا اعلیٰ نے بتایا ہے کہ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے رب کی رحمت و سبغ ہونے پر جہرا (اور علانیہ خوش ہوتے ہیں اور) ہنستے ہیں۔ اور اپنے رب کے عذاب کے خوف سے سرا اندر ہی اندر روتے ہیں۔ صبح و شام اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں کے ساتھ امید و ڈر کی حالت میں اس کو پکارتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو اس کے آگے پھیلا کر پستے اور بلند آواز کے ساتھ اس سے سوال کرتے ہیں۔ اپنے قلوب کے ساتھ اس کی ملاقات کے اول و آخر مشتاق ہوتے ہیں۔ انکا بوجھ لوگوں پر پکا ہے۔ لیکن اپنی جانوں پر بہت زیادہ ہے۔ وہ لوگ ننگے قدموں زمین پر چوٹی کی مثل عاجزی و فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں۔ وسیلہ کے ساتھ قرب خداوندی پاتے ہیں۔ بوسیدہ کپڑے زیب تن کرتے ہیں۔ برہان (حق) کی اتباع کرتے ہیں۔ فرقان کی تلاوت کرتے ہیں۔ قربانیاں قربان گاہ میں پیش کرتے ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے گواہی دہن اور نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ ان پر خدا کی نعمتیں ظاہر ہیں۔ وہ لوگ نور فرست سے بندوں کو جان لیتے ہیں دنیا میں غور و فکر کرتے ہیں۔ انکے جسم زمین پر ہوتے ہیں لیکن ان کی نگاہیں آسمان میں ہوتی ہیں۔ انکے قدم زمین پر ہوتے ہیں اور قلوب آسمان میں۔ انکے پاکیزہ نفوس زمین پر ہوتے ہیں اور دل عرش پر۔ اور انکی ارواح دنیا میں ہوتی ہیں اور علیین آخرت کی سوچ میں۔ پس ان کے لئے وہی ہے جو وہ چاہیں گے۔ ان کا قبریں تو دنیا میں ہیں لیکن ان کا مقام اللہ عزوجل کے پاس ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ذیل کی آیت مبارک تلاوت فرمائی:

ذالک لمن خاف مقامی و خاف و عید

یہ اس شخص کے لئے ہے جو میرے آگے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈر گیا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگ حقوق کی ادائیگی میں آج اور کل کے انتظار میں تاخیر نہیں کرتے۔ اور طاعات کو بغیر کمی کے پورا پورا بجالاتے ہیں۔

۲۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ الاطیلی، عمر بن سبکی الاطیلی، حکیم بن حزام، ابی جناب العسفی، ابی الزبیر، حضرت جابرؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے اس کے بندے پر تین واجب حقوق ہیں۔ جب وہ اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کو دیکھے تو اس کو آنے والے دنوں تک مؤخر نہ کر دے۔ اور یہ کہ وہ عمل صالح جو علی الاعلان کرنا چاہیے اسکو علی الاعلان کرے، ان لوگوں کے ظلم میں لا کر جو اس کو خفیہ کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے عمل کے ساتھ ساتھ اپنی نیک امیدوں کی بجآوری میں بھی مصروف رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے

ہاتھ مبارک سے تسنن کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ شخصیں اللہ کا ولی ہے۔

۳۰۔ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسلمہ، داؤد بن انحر، میسرہ بن عبد ربہ، حنظلہ بن وداعہ، عن ابیہ، حضرت براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے کچھ خواص بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ مرحمت فرمائیں گے اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ سب سے عقل مند کیسے ہوں گے؟ فرمایا وہ اللہ رب العزت کی طرف سبقت کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور اس کو راضی کرنے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ دنیا، اس کی جاہ و شہمت اور اس کی ناز و نعم سے اعراض برتتے ہیں۔ دنیا ان کے آگے ذلیل و حقیر ہوتی ہے۔ پس وہ لوگ تمہاری مشقت برداشت کرتے ہیں اور طویل آرام کرتے ہیں۔

### تصوف کی حقیقت

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے اولیاء اور اصفیاء کے چند مناقب اور مراتب کو ذکر کئے ہیں۔ اب تصوف کے بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں۔ تصوف اہل اشارات اور اہل عبارات کے نزدیک مفاء اور وفاء سے ماخوذ ہے۔

تصوف لغوی حقیقت کے اعتبار سے من جملہ چار چیزوں میں سے کسی ایک سے ماخوذ ہے۔

اول تصوف صوفانہ سے ماخوذ ہے۔ صوفانہ کے معنی سبزی اور گرد و غبار دونوں آتے ہیں۔ دوم تصوف صوفتہ سے ماخوذ ہے۔ صوفتہ قدیم زمانے کی ایک جماعت ہے جو حاجیوں کی دیکھ بھال اور خانہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی۔ سوم تصوف صوفتہ القضا سے ماخوذ ہے اس کے معنی گدی پر اگنے والے بال ہیں۔ چہارم تصوف صوف سے ماخوذ ہے۔ صوف بھینڑ کی اون کو کہتے ہیں۔

اگر تصوف کو صوفانہ سے ماخوذ تسلیم کیا جائے جس کے معنی سبزی کے آتے ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ پہلے برگزیدہ مسلمانوں نے اللہ عزوجل کی توحید کو تسلیم کیا تو اللہ عزوجل نے سبزی اور گھاس پات وغیرہ ایسی چیزوں کے ساتھ ان کو قناعت پر راضی کیا جس سے کسی دوسری مخلوق کو ذبح کرنے کی تکلیف دیئے بغیر شکر سیری کی حاجت پوری کر لی جائے۔ جیسے کہ اولین مہاجرین مسلمانین کے ساتھ اس کی بار بار نوبت آئی مثلاً.....

۳۱۔ محمد بن احمد بن الحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد، یزید بن ہارون، اسماعیل بن ابی خالد بن ابی قیس بن ابی حازم، سعد بن وقاص فرماتے ہیں: اللہ کی قسم میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ اس حال میں جہاد کرتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے کوئی شے میسر نہ ہوتی تھی۔ سیری کے پتے کھا کھا کر ہماری ہاتھیں ڈنچی ہو گئی تھیں حتیٰ کہ کوئی بھی ہمارا ساتھی اس طرح خشک پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری بیٹھتی کرتی ہے۔

اور اگر تصوف کو صوفتہ سے ماخوذ بنایا جائے جس سے مراد حاجیوں اور خانہ کعبہ کی خدمت کرنے والا قدیم قبیلہ ہے تو اس صورت میں صوفیاء کے لئے اس لفظ کے استعمال کی توجیہ یہ ہوگی کہ صوفی دنیا کے رنج و غم سے چھٹکارا پالیتا ہے۔ اپنے مال سے دنیا ہی میں فائدہ اٹھالیتا ہے اور اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ دنیا کے اندر رہتے ہوئے ہلاکت خیز یوں سے بچا جاتا ہے۔ بیٹے لحوں سے توش پالیتا ہے۔ اپنے اوقات کی حفاظت کر لیتا ہے۔ اور ائمہ ہدایت کی پیروی میں چل کر موت کی سختیوں سے نجات پالیتا ہے اور ہلاکتوں

سے بچ جاتا ہے۔ اس کی مثال میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۳۲- محمد بن اسحاق، حسن بن احمد بن صدوق، محمد بن عبدالنور الخزاز، احمد بن الفضل الکوئی، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، عاصم بن صمرہ، ابی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے علی: جب لوگ نیکی کے دروازوں میں اپنے خالق کا قرب حاصل کرتے ہیں تو پروردگار انکو رشید و ہدایت کی عقل دے کر اپنا قرب بخشا ہے۔ اور بلند درجات نوازتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کے نزدیک بھی بلند رتبہ دیتا ہے اور آخرت میں اپنے ہاں اعلیٰ مرتبہ نوازتا ہے۔

۳۳- محمد بن احمد بن الحسن، جعفر بن محمد الفریابی، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ الغسانی، ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ الغسانی، یحییٰ بن یحییٰ الغسانی، اور یس الخولانی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابراہیم کے صحیفوں میں کیا تھا؟ فرمایا: اس میں تمام امثال تھیں۔ اور ان میں یہ تھا کہ عمل کرنے والے پر لازم ہے کہ جب تک وہ مغلوب العقل نہ ہو اپنے اوقات کو یوں تقسیم کرے: ایک وقت میں اپنے پروردگار عزوجل سے ذکر و مناجات کرے۔ ایک وقت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ ایک وقت مخلوقات الہی میں غور و فکر کے لئے وقف کر دے۔ اور ایک وقت میں اپنے کھانے پینے کی حاجات پوری کرے۔

اور اگر لفظ تصوف صوفی (گدی کے بال) سے ماخوذ ہو تو اس کے معنی ہوں گے کہ صوفی حق کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس کے لئے مخلوق سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اسکے عوض کسی بدلے کا ارادہ کرتا ہے اور نہ حق سے بھرتا چاہتا ہے۔ اس کی مثال میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۳۳- ابراہیم کے نذر آتش کئے جانے سے متعلق چند احادیث..... قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر، عبداللہ بن العباس الطیلسی، عبدالرحیم بن محمد بن زیاد، ابوبکر بن عیاش، حمید، حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آگ والے روز ابراہیم علیہ السلام کو آگ پر چوٹن کیا گیا تو آپ نے آگ کو دیکھا اور فرمایا:

حسبنا الله ونعم الوكيل

اللہ ہم کو کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

۳۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سلیمان بن توہب، سلام بن سلیمان دمشقی، اسرائیل، ابی حصین، ابی صالح، ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

۳۶- ابو عمرو بن عثمان، حسن بن سفیان، محمد بن یزید الرفاعی، اسحاق بن سلیمان، ابو جعفر الرازی، عاصم بن بہدلتہ، ابی صالح، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا: اے اللہ! تو آسمانوں میں اکیلا ہے اور زمین پر تیری عبادت کرنے والا اکیلا ہوں۔

۱- میزان الاعتدال ۲۶۵۔ ۲- التحائف السادة المعتمدين ۳۹، ۳۹، والدر المنثور ۳۴۱/۶۔ ۳- کنز العمال ۳۲۴۸۸۔

۴- تاریخ ابن عساکر ۲/۱۳۷، (التہذیب) وتاریخ بغداد ۱۰/۳۶۶، وتفسیر ابن کثیر ۵/۳۳۵، والبدایة والنهاية ۱/۳۶۶، والدر المنثور ۳۲۴/۳، ومجمع الزوائد ۸/۲۰۱، وکنز العمال ۳۲۴۸۶، ۳۲۴۸۷، ۳۲۴۸۸، ۳۲۴۸۹، ۳۲۴۹۰، ۳۲۴۹۱۔

۳۷- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن فضیل، عبداللہ بن عمر القواریری، معاذ بن ہشام، عن ابیہ، عامر الاحول، عبدالملک بن عامر، نوف البکالی سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا:

اے پروردگار زمین میں میرے سوا کوئی تیری بندگی کرنے والا نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتے ابراہیم علیہ السلام کی تسکین قلب کے لئے نازل فرمائے اور آپ نے آگ میں تین یوم تک انکی امامت فرمائی۔

۳۸- احمد بن محمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن فضیل، شیبان ابو ہلال، بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا جانے لگا تو ساری مخلوق اللہ کی بارگاہ میں گڑ گڑائی: اے پروردگار! تیرا دوست آگ میں ڈالا جا رہا ہے، ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم اس کو بچائیں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: وہ میرا دوست ہے۔ اس کے سوا زمین پر میرا کوئی دوست نہیں۔ اور میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔ اگر وہ تم سے مدد چاہتا ہے تو تم کو اس کی مدد کرنے کی اجازت ہے ورنہ تم اسکو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ پھر بارش کا گمراہ فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا یا رب! تیرا دوست آگ کی نذر ہو رہا ہے، مجھے اجازت مرحمت ہو تو میں آگ کو بارش کے ساتھ سرگردوں؟ فرمایا: وہ میرا دوست ہے اسکے سوا زمین پر میرا کوئی دوست نہیں ہے۔ میں اس کا رب ہوں اور میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے۔ اگر وہ تجھ سے مدد چاہتا ہے تو تو اس کی مدد کر دے ورنہ چھوڑ دے۔ چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے اپنے رب ہی سے دعا کی، لہذا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا۔ چنانچہ اس دن آگ مشرق و مغرب ہر جگہ ٹھنڈی ہو گئی اور بکری کا ایک پایہ پکانے کے قابل نہ رہی۔

۳۹- احمد بن السندي، حسن بن علیہ، اسماعیل، اتحق بن بشر، مقاتل اور سعید رحمہما اللہ فرماتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کو آگ برد کرنے کے لئے لایا گیا اور آپ کے کپڑے اتار گئے رسی سے آپ کو باندھا گیا اور جنتیق میں رکھا گیا تو آسمان، زمین، پہاڑ، سورج، چاند، عرش، کرسی، پادل، ہوا اور ملکات سب ہی رو پڑے۔ سب نے کہا: اے پروردگار! ابراہیم تیرا بندہ ہے، نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ ہمیں اس کی مدد کرنے کی اجازت دیجئے۔ پروردگار عز و جل نے سب کو ارشاد فرمایا: میرے بندے نے میری ہی عبادت کی ہے اور اس کو میری محبت میں ایذا کا سامنا ہے۔ اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں اس کو جواب دوں گا لیکن اگر وہ تم سے مدد کا خواہاں ہے تو تم کو اس کی مدد کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کی طرف اچھال دیا گیا تو آپ علیہ السلام جنتیق اور آگ کے درمیان تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا السلام علیکم اے ابراہیم! میں جبرئیل ہوں کیا تم کو میری ضرورت ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری حاجت تو نہیں ہے۔ مجھے تو اللہ رب العزت کی حاجت ہے۔ پھر آپ آگ میں ڈال دیئے گئے تو آپ کے آگ میں گرنے سے قبل اسرافیل علیہ السلام آگ پر متوجہ ہوئے اور آگ کو حکم دیا اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور باعث سلامتی ہوجا۔

اللہ رب العزت آگ کو ٹھنڈی ہونے کے ساتھ ساتھ سلامتی والی ہوجانے کا حکم نہ فرماتے تو وہ تکلیف دہ حد تک ٹھنڈی ہوجاتی۔

۴۰- حسین بن محمد بن علی، یحییٰ بن محمد مولیٰ بنی ہاشم، یوسف القطان، مهران بن ابی عمر، اسماعیل بن ابی خالد، منہال بن عمرو رحمہم اللہ فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو چالیس پچاس یوم تک آپ آگ کے احاطہ میں رہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ زندگی کے ان دنوں سے اچھے رات دن مجھے کبھی میسر نہیں ہوئے۔ میری خواہش ہوئی کہ ساری زندگی ہی اس آگ کی نذر ہوجائے۔

شیخ رحمہم اللہ فرماتے ہیں اگر تصوف کو معروف لفظ صوف سے ماخوذ سمجھا جائے، جس کے معنی اون کے ہیں تو اس کا مطلب



ہوگا کہ صوفیوں کو اون کا لباس اختیار کرنے کی وجہ سے صوفیاء کہا جانے لگا۔ کیونکہ اون کی پیدائش اور نشوونما میں انسان کوئی کلفت نہیں آئی بلکہ اس کو پہن کر اپنی نخوت اور غرور کو ختم کر لیتا ہے۔ کیونکہ اون ذلت و مسکنت کا پہناوا ہے اور انسان کو قناعت کا عادی بناتا ہے۔ ”طہس صوف“ کتاب میں اس کے نتائج کا ذکر کر چکے ہیں۔

۴۱۔ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کی ظاہری زندگی کو اپناتے وہ سنی ہے یعنی سنت پر گامزن اور جو آپ ﷺ کی باطنی زندگی کو اختیار کرے وہ صوفی ہے، باطنی زندگی سے مراد آپ علیہ السلام کے پاکیزہ اخلاق اور رجوع الی فاخرت ہے۔ چنانچہ جس شخص نے رسول ﷺ کی مرغوب اشیاء میں اپنا دل لگا لیا اور آپ علیہ السلام کی کراہت فرمودہ اشیاء سے نفرت اختیار کی پس وہ تمام غلطیوں سے صاف ہو گیا اس صفائی کی بناء پر اس کو صوفی کہا جاتا ہے۔ ”فقہ صفا من الکدر یعنی صوفی ہو گیا، صاف ہو گیا، اور گندگی سے پاک ہو گیا اور اغیار سے نجات پائی“۔ اور جو شخص آپ علیہ السلام کے نشان سفر اور طریقہ زندگی سے منحرف ہو کر اور اپنے نفس کے حکم پر عمل پیرا ہو گیا، اپنے پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کا ہو کر رہ گیا تو وہ شخص درحقیقت تصوف سے خالی ہو گیا۔ اب شخص اندھیروں کا سفر اور پیش آمدہ خطرناک احوال سے غافل ہے۔

۴۲۔ وہ لوگ جن کے اعمال اکارت اور ضائع گئے..... ابو بکر بن خلد، عارث بن ابی اسلمہ، داؤد بن الحمر، نصر بن طریف منصور بن الحمر، ابو یوسف بن عہلہ فرماتے ہیں..... حضرت ابو بکرؓ ایک دن باہر نکلے، نبی کریم ﷺ سے آپ کا سامنا ہوا۔ آپ نے استفسار کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا گیا؟ فرمایا عقل کے ساتھ۔ عرض کیا: ہم کس طرح عقل کو اختیار کر سکتے ہیں فرمایا: عقل کی انتہا نہیں ہے لیکن جس شخص نے اللہ کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اس کو عاقل کہا جائے گا..... پھر وہ مزید خدا میں کوشش کرے۔ لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کرے اور مصیبتوں پر صبر کرے لیکن عقل کا سہارا نہ لے جو اس کو صحیح حکم الہی پر گامزن رکھے اور منہیات الہی سے باز رکھے تو ایسے لوگ بدترین اعمال والے ہیں جنکی دنیا میں کی گئی عبادتیں اکارت گئیں اور وہ اپنے آپ کو ایچھے عمل کرنے والے سمجھتے رہے۔

۴۳۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن الجبید، محمد بن عبدک، سلیمان بن یحییٰ، ابن جریج، عطاء، حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے عقل کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا: جس شخص میں تینوں حصے ہوں وہ کامل العقل ہے اور جس شخص میں کوئی حصہ نہ ہو اس کا عقل سے کوئی واسطہ نہیں۔ اللہ عزوجل کی معرفت۔ اللہ عزوجل کی طاعت۔ اللہ عزوجل کے حکم پر صبر۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس ایسے شخص کو تصوف کی طرف کیسے منسوب کیا جاسکتا ہے کہ جب اللہ عزوجل کی معرفت سے واسطہ پڑے تو وہ اس میں دوسری غیر مستند باتوں کو خلط ملط کر دے اور معرفت حقیقی سے اعراض کرے اور جب اس سے طاعت اللہ اور اس کے نتائج کا مطالبہ کیا جائے تو وہ جہالت کا اظہار کرے اور اس کی عقل خبط ہو جائے۔ اور جب کسی مشقت اور مصیبت کے ساتھ اس کی آزمائش کی جائے جس پر صبر واجب ہے تو وہ بجائے صبر کے بززع فزع اور ہائے واویلا کرے۔

۴۴۔ تصوف کے بارے میں جنید بغدادیؒ کا کلام..... شیخ ابونعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے لکھا کہ مجھے از دیار بن سلیمان فارسی نے بیان کیا کہ میں نے جنید بن محمد رحمہ اللہ (بغدادی) کو تصوف کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب

میں فرماتے ہوئے سنا:

تصوف دس معانی پر مشتمل نام ہے۔ پہلا یہ کہ دنیا کی ہر شے میں کثرت کے بجائے قلت پر اکتفاء کرے۔ دوسرا یہ کہ اسباب پر بھروسہ کرنے کی بجائے اللہ عزوجل پر قلب کا اعتماد رکھے۔ تیسرا یہ کہ نظمی طاعات کے ساتھ فرض پورا کرنے میں رغبت رکھے۔ چوتھا یہ کہ دنیا چھوٹ جانے پر صبر کرے اور دست سوال اور زبان شکوہ دراز نہ کرے۔ پانچواں یہ کہ قدرت کے باوجود کسی بھی شے کی حصول کے وقت (حلال حرام وغیرہ کی) تمیز رکھے۔ چھٹا یہ کہ تمام مشغولیات کے مقابلے میں اللہ کے ساتھ مشغول رکھنے کو ترجیح دے۔ ساتواں یہ کہ تمام اذکار کے مقابلے میں ذکر خفی کو فوقیت دے۔ آٹھواں یہ کہ وسوساں آنے کے باوجود اخلاص کو ثابت اور پختہ رکھے۔ نوواں یہ کہ شکر کی وجہ سے یقین کو متزلزل نہ ہونے دے۔ دسواں یہ کہ اضطراب اور وحشت کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کے ساتھ انس اور سکون حاصل کرے۔ پس جو شخص ان صفات کا حامل ہو وہ اس نام کا یعنی صوفی کہلانے کا مستحق ہے ورنہ وہ کاذب ہے۔

۲۵۔ صوفی کے کلام اور سکوت کی صفت..... شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں محمد بن احمد بن یعقوب نے عبد اللہ بن محمد بن میمون سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے صوفی کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: صوفی وہ ہے جب بولے تو اس کی زبان حقائق سے پردہ اٹھائے اور اگر سکوت اختیار کرے تو اسکے اعضاء و جوارح دنیا سے ترک تعلقات کی گواہی دیں۔  
۳۶ ابو محمد زبیر بن سلیمان، جعفر بن محمد کے واسطے سے ابو الحسن المؤمنین کا قول نقل کرتے ہیں۔ تصوف ایسی قمیص ہے جو اللہ نے لوگوں کو پہنائی ہے پس اگر لوگوں کو اس پر شکر کی توفیق ہوتی ہے تو ٹھیک ورنہ اللہ عزوجل لوگوں سے اس کے بارے میں حجت فرمائے گا۔  
۲۷۔ خواص رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا علامۃ الناس سے اس کی حقیقت اوجھل ہے سوائے اہل معرفت کے، اور وہ انتہائی قلیل ہیں۔

۳۸۔ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابو الفضل نصر بن ابی نصر الطوسی کو سنا انہوں نے ابو بکر بن المشافق سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے جنید بغدادی رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: ہر گھٹیا اخلاق سے پاک ہونا اور ہر اچھے اخلاق کو اپنانے کا نام تصوف ہے۔

۳۹۔ تصوف کی حقیقت شبلیؒ کی زبانی..... ابو الفضل الطوسی نے ابو الحسن فرغانی سے سنا، ابو الحسن فرماتے ہیں میں نے ابو بکر شبلی رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ عارف کی کیا علامات ہیں؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کا سینہ کھلا، قلب زخمی اور جسم بے حال ہوتا ہے۔ فرغانی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یہ عارف کی علامات ہوں گیں اور عارف کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: عارف وہ ہے جو اللہ عزوجل کو پہچان لے، اس کی معرفت حاصل کر لے، اللہ عزوجل کی مراد اور فشاء کی معرفت حاصل کر لے، اللہ عزوجل کے حکم پر عمل پیرا ہو جائے، اللہ عزوجل کی منہیات سے اجتناب کرے اور اللہ عزوجل کے بندوں کو اس کی راہ کی طرف بلائے۔

فرغانی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہ تو عارف ہو اور صوفی کون ہے؟ فرمایا: جس شخص کا قلب صاف ہو گیا اور اس نے نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو اپنایا، دنیا کو اپنے پیچھے پھینک دیا اور خواہشات کو مشقت کا مزہ چکھایا وہ صوفی ہے۔ فرغانی نے عرض کیا: یہ تو صوفی ہے اور تصوف کیا ہے؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: احوال کو قابو میں کرنا، دنیا سے کنارہ کرنا اور تکلف سے اعراض کرنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے مزید بہتر تصوف کیا ہے؟ فرمایا: علامۃ الصوب کی بارگاہ میں قلب معصی کا نذرانہ کرنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے اعلیٰ تصوف کیا ہے؟ شبلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی تعظیم کرنا اور اس کے بندگان کے ساتھ شفقت کا معاملہ رکھنا۔ فرغانی نے عرض کیا: اس سے بڑھ کر صوفی کی صفات کیا ہیں؟ فرمایا جو ہر گندگی سے صاف ہو گیا، ہر ذریلہ و پست اخلاق سے پاک ہو گیا، لگراہی سے بھر گیا اور اس کے نزدیک

سونا اور مٹی برابر ہو گیا وہ عظیم ترین صوفی ہے۔

۵۰۔ ابو الفضل نصر بن ابی نصر، علی بن محمد مصری سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سری سقطی رحمہ اللہ سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: تصوف ایسے اخلاق کریمانہ کا نام ہے جو اپنے حامل شخص کو کرم قوم سے ملادیں۔

۵۱۔ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابوہام عبدالرحمن بن مجیب صوفی سے صوفی کے بارے میں سوال کیا گیا تو میں نے انکو فرماتے ہوئے سنا: صوفی اپنے نفس کو ذبح کرنے والا، اپنی خواہشات کو رسوا کرنے والا، اپنے دشمن (شیطان) کو نقصان پہنچانے والا، مخلوق کو نصیحت کرنے والا، ہمیشہ خوف خدا رکھنے والا، ایسا شخص ہوتا ہے جو عمل کا مستحکم ہوتا ہے امیدوں اور آرزوؤں سے دور رہتا ہے دوسروں اور نقل اندازی سے محفوظ ہوتا ہے۔ لغزشوں کو درگزر کرتا ہے۔ نیز جان لے اس کا عذر ہی اس کا سرمایہ ہے۔ اس کا رنج اس کا ہنر ہے، اسکی عیش و عشرت قناعت میں پوشیدہ ہے۔ وہ حق کا عارف ہے۔ خدا کی چوکھٹ پر سرنگوں ہے۔ دنیا کے بگھیڑوں سے پاک ہے۔ وہ نیکی کا شکر ہے۔ محبت کا گھٹا شجر ہے۔ اور اپنے مہم دوستان کا راہی ہے۔

حضرت شیخ مؤلف فرماتے ہیں حلیۃ الاولیاء کے علاوہ ایک دوسری کتاب میں ہم نے تصوف اور اس کے بارے میں مشائخ کے کلام کو مزید تفصیل سے ذکر کیا ہے اور انکی مختلف انداز کی متنوع عبارتیں سپرد قلم کی ہیں جو درحقیقت انکے اپنے حالات کی عکاس تحریرات ہیں۔ فی الجملہ صوفیاء کا کلام تین انواع پر مشتمل ہے: توحید کی طرف اشارات۔ باطنی فیوض و مراتب کا حصول۔ مرید اور اسکے احوال پر کلام۔ پھر ہر نوع اپنے اندر بے شمار مسائل اور فروع رکھتی ہے۔ جبکہ صوفیاء کے اصول میں سے سب سے اصل عرفان حق ہے یعنی معرفت باری تعالیٰ، اسکے بعد اس کے احکام پر عمل اور پھر اس حالت پر دوام و استمرار۔

۵۲۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن ابی سفیان، لہیہ بن بسطام، یزید بن زریع، روح بن القاسم، اسماعیل بن لمیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صلی، ابی معبد، ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا تم کتاب کی حامل قوم کے پاس جا رہے ہو، لہذا سب سے اول چیز جس کی تم انکو دعوت دو اللہ عزوجل کی عبادت ہے۔ جب وہ اللہ عزوجل کو جان لیں تو انکو بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے پھر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ جب وہ اس کو مان لیں تو انکو بتاؤ کہ اللہ عزوجل نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو انکے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔

۵۳۔ پہلے کس علم کا حصول ضروری ہے..... عبدالرحمن بن العباس، ابراہیم بن اسحاق الحرابی، احمد بن یونس، زبیر بن معاویہ، خالد بن ابی کریمہ، عبداللہ بن المسور، عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نادر علوم سکھا دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اصل علم حاصل کر لیا؟ جو نادر علم کو تلاش کر رہے ہو! عرض کیا: اصل علم کیا ہے؟ فرمایا: کیا تم نے رب کی معرفت حاصل کر لی؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر تم نے اسکا کتنا حق ادا کر دیا؟ عرض کیا: جتنا اللہ نے چاہا۔ فرمایا: تم نے موت کو پہچان لیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اس کے لئے کس قدر تیاری کر لی؟ عرض کیا: جتنی اللہ نے چاہی۔ فرمایا: جاؤ پہلے ان چیزوں کو مضبوط کرو۔ پھر آ جانا میں تم کو نادر علوم سکھا دوں گا۔

تصوف حقیقی کی بنیاد چار ارکان پر ہے..... حضرت شیخ ابو نعیم فرماتے ہیں تصوف حقیقی کی بنیاد چار ارکان پر ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۴/۳۷۶، ۹/۱۲۰، صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۰۱، وسنن الدارقطنی ۴/۱۳۶، والمجمع الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۲۶، وفتح الباری ۱۳/۳۷۶۔

۲۔ تنزیہ الشریعۃ المرلوعة لابن عراقی ۱/۲۷۷۔

اول اللہ عزوجل کی معرفت، اسکے اسماء و صفات اور افعال کی معرفت، دوم نفس اور اس کے شرور کی معرفت، دشمن کے دساوس، کمزور فریب اور گمراہیوں کی معرفت۔ سوم دنیا، اس کے دھوکے، اس کی رنگینیوں اور اس کے فتنہ پر ہونے کی معرفت اور اس سے احتراز اور اجتناب کی معرفت۔ چہارم یہ کہ ان چیزوں کی معرفت کاملہ کے بعد اپنے نفس کو بچا دے اور مشقت کا دائمی عادی بنائے نیز اوقات کی حفاظت کرے۔ طاعت الہی کو تقسیم سمجھے۔ راحت و آرام اور لذت و عیش کی زندگی سے جدائی اختیار کرے۔ کرامات کے پیچھے پڑنے سے احتراز کرے۔ لیکن زندگی کے ضروری معاملات سے تامل نہ توڑے۔ نہ بے جا تاویلات اور باتوں کی طرف مائل ہو۔ تعلقات دنیوی سے اعراض کرے۔ دل کو یا خدا سے دور کرنے والی چیزوں سے اپنا دامن چھاڑ دے۔

تمام غموں کو ایک غم بنالے۔ مال و متاع کی ترقی اور اضافے کا خواہشمند نہ ہو۔ مہاجرین و انصار کی اتباع کرنا اپنا شیوہ زندگی بنالے۔ جاگیر و جائیداد سے کنارہ کرے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے اور ایثار کرنے کو ترجیح دے۔ اگر ان اوصاف کے ساتھ زمین اور اس کی آبادی اس پر تنگ ہو جائے تو پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف نکل جائے۔ اور لگا ہوں اور لگیوں کا نشانہ بننے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔ جو کہ انوار و برکات سے دوری کا باعث ہے۔ پس ان صفات سے متصف لوگ اقیانیا، انظیاء، غرباء اور کمزور لوگ ہیں۔ انکا عقیدہ اور معاملہ خدا کے ساتھ بالکل درست ہے اور انکارا ز مضر ہے۔

۵۳- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسلمہ، محمد بن عمر الواقدی، بکیر بن مسار، عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

اللہ پاک گناہ، سچی دل اور متقی بندے کو محبوب رکھتے ہیں۔

۵۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، سفیان بن کعب، عبد اللہ بن رجاء، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محبوب ترین لوگ اللہ کے نزدیک غرباء ہیں۔ دریافت کیا گیا: غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے دین کو لے کر بھاگنے والے۔ اللہ پاک ان کو روز قیامت بھیجے گا۔

۵۶- ابو قاسم اہل بن اسماعیل المقفی، الواسطی، عبد اللہ بن الحسن، اسحاق بن وہب، عبد الملک بن یزید، ابو عیوب، الامش، ابی وائل، عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اس کو اپنے لئے خاص کر چن لیتے ہیں اور بیوی بچوں میں اس کو مشغول نہیں ہونے دیتے۔ نیز فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کسی دین دار کا دین سلامت نہیں رہے گا سوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک سستی سے دوسری سستی بھاگے، ایک گھائی سے دوسری گھائی اور ایک کھوہ سے دوسری کھوہ میں بھاگے۔

۵۷- سلیمان بن احمد، عباس بن الفضل، عبد اللہ بن محمد بن عاصیہ، عبد العزیز بن مسلم القسملی، لایث، عبید اللہ بن زحر، علی بن یزید، القاسم، حضرت ابوامامہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمارے نزدیک قابل رشک مؤمن تموزے مال والا نماز روزے کا پابند شخص ہے، جو اپنے رب کی احسن طریقے سے عبادت کرے اور دل میں اس کی عظمت کا پاس رکھے، لوگوں میں یوں مل جل کر عام بندہ بنا رہے

۱- صحیح مسلم، کتاب الزہد، ۱۱، و مسند الامام احمد، ۱/۶۸، و شرح السنۃ للہیوی، ۱۵/۲۲، و مشکاة المصابیح للہیوی، ۵۲۸۳، و التحف السادۃ للمتقین، ۸/۳۱، ۳۰۸، و البدایہ و النہایہ، ۷/۲۸۳، و الترغیب و الترہیب، ۳۹، و العزلة للبستی، ۱۲، و تخریج الاحیاء للعراقی، ۲/۲۲۵، ۳/۴۳، و کشف الخفا، ۱/۲۸۷، ۲- کنز العمال، ۵۹۳۰، الزہد للامام احمد، ۱۳۹.

کہ اس کی طرف انگلیاں نہ اٹھیں۔ اس کی معیشت اور روزی گزران کے بقدر ہو اور اس پر دل سے قانع و صابر ہو جائے جلد ہی اس کا بلاوا آجائے۔ اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں اور یس ماندہ مال وراثت بھی قلیل ہوگا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ لوگوں کو شریف احوال اور عمدہ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں انکا مقام بلند اور سوال رشک آمیز ہوتا ہے۔

۵۸۔ صلوة التبلیغ..... سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن برة الصنعانی، ہشام بن ابراہیم ابو الولید الخواری، موسیٰ بن جعفر بن ابی کثیر، عبد القدوس بن حبیب، مجاہد:

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انکو فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے ایک بدیہ نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک بخشش نہ کروں؟ کیا میں تجھے ایک عطیہ نہ دوں؟ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیوں نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: رات میں ایک مرتبہ چار رکعت یوں ضرور پڑھ! سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ پندرہ مرتبہ پڑھ پھر رکوع کر اور اس میں (شیخ کے بعد) دس مرتبہ اسکو پڑھ پھر کھڑے ہو کر (تحمید کے بعد) دس مرتبہ پڑھ۔ پھر ہر رکعت میں اسی طرح کر۔ آخر کی رکعت میں تشہد کے بعد لیکن سلام سے پہلے یہ دعا پڑھ:

اللہم انی استلک توفیق اہل الہدی، و اعمال اہل الیقین، و مناصحہ اہل التوبۃ، و عزم اہل الصبر، و جہاد اہل الخشیۃ، و طلبہ اہل الرغبة، و تعبد اہل الورع، و عرفان اہل العلم، حتی اخافک، اللہم انی استلک مخالفة تحجزنی عن معاصیک، و حتی اعلم بظاعتک عملاً استحق بہ رضاک، و حتی اناصحک فی التوبۃ خوفاً منک، و حتی اخلص لک النصیحة حباً لک، و حتی اتوکل علیک فی الامور حسن الظن بک سبحان خالق النور۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت یافتہ لوگوں جیسی توفیق کا، اہل یقین کے اعمال کا، اہل توبہ کے خلوص کا، مہاجرین کے عزم کا، اہل خشیت کی سعی و کوشش کا، اہل شوق کی طلب کا، پرہیزگاروں کی عبادت کا، اہل علم کی معرفت کا، جس سے میں تجھ سے ڈرنے لگوں..... اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری تمام نافرمانیوں سے باز رکھے۔ اور جس کے طفیل میں تیری ایسی فرمانبرداری کروں کہ تیری رضا کا سزاوار ہو جاؤں۔ اور اس خوف کی بدولت میں تجھ سے خالص اور سچی توبہ مانگوں اور تجھ سے خالص تیرے لئے محبت کروں۔ اور تجھ سے نیک خواہشات رکھتے ہوئے تجھ پر کامل بھروسہ کرنے لگوں بے شک پاک ہے تو اے نور کو پیدا کرنے والے!

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۳۷، سنن ابن ماجہ ۳۱۱۷، و مسند الامام احمد ۲۵۵/۵، و المستدرک ۱۲۳/۳، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۲/۸، و زوائد الزہد للامام احمد ۱۱، و الزہد لابن المبارک ۵۳، و الامالی للشیخ ۲۰۱/۲، العلیل المتصاہبۃ لابن الجوزی ۱۳۷/۲، و الاسرار المعروفۃ ۳۸۳، و فیض القدیر ۳۲۷/۲۔

ابن القطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف اس روایت کی نسبت ملتا ہے۔ انار میں ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے، کیونکہ اس کو عبد اللہ بن زہری بن یزید نے روایت کیا ہے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں اور یہ روایت ضعیف ہیں۔ امام حاکم کے اس روایت کو صحیح قرار دینے پر علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس پر گرفت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ روایت ضعیف میں ایسی مثل آپ ہے۔ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ترمذی اور امام ابن ماجہ دونوں نے اسکو ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث قابل محبت نہیں۔ اسکے رواۃ بجمول اور ضعیف ہیں بلکہ ممکن ہے کہ یہ روایت اگلی خود ساختہ ہی ہو۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ایمان عباس! جب تو یہ کرے گا اللہ پاک تیرے تمام گناہ معاف کر دے گا چھوٹے بڑے، نئے پرانے، پوشیدہ، علانیہ، جان بوجھ کر کئے ہوئے اور بھول سے کئے ہوئے ہر طرح کے گناہ معاف کر دے گا۔  
حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ کے خاص اولیاء مخلوق خدا کی طرف خدا کے سفیر ہوتے ہیں۔ جن نے ان کو اپنا اسیر اور گرویدہ بنا رکھا ہے۔ ہجر و فراق نے انکو مضطرب کر دیا ہے۔ بے چینی اور حیرانی نے انکو پرانہ حال کر دیا ہے۔

۵۹- حضور ﷺ کی معاذ بن جبل کو نصائح..... عباس بن محمد الکنانی، ابو الحریث الکلابی، علی بن یزید بن بہرام، عبدالملک بن ابی کریم، ابی حاجب، عبدالرحمن بن فضال حضرت معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! مؤمن بندہ حق کا اسیر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس پر نگہبان مقرر ہے۔ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، شہم، شرمگاہ حتیٰ کہ اسکا پلکیں چھپکانا، منیٰ کے ریزوں کے ساتھ اس کا کلیان اور آنکھوں میں سرمہ لگانا الغرض اس کی ہر حرکت پر نگہبان فرشتہ مقرر ہے۔ مؤمن کا قلب مامون نہیں ہوتا، اسکا اعضاء و جوارح پر سکون نہیں ہوتے اور اس کا اضطراب اور تکلیفی شہم نہیں ہوتی۔ وہ صبح و شام موت کی تلوار اپنے سر پر لگی دیکھتا ہے۔ پس تقویٰ اسکا ہم نشین ساتھی ہے۔ قرآن اس کا رہبر و رہنما ہے۔ خوف خدا اس کی حجت ہے۔ شرافت اس کی سواری ہے۔ تدبیر و احتیاط اسکی ساتھی ہے۔ خشیت الہی اسکا شعار ہے۔ نماز اس کے لئے جائے پناہ ہے۔ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے۔ صدقہ اس کی آزادی (کا پروانہ) ہے۔ سچائی اس کی وزیر ہے۔ حیا و اس کی سرپرست ہے۔ ان تمام چیزوں کے پیچھے اس کا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے (اور اس کی ہر حرکت پر نگہبان ہے)۔

اے معاذ! قرآن نے مؤمن کو بہت سی خواہشات نفس اور شہوات سے قید میں کر رکھا ہے۔ اس کے اور اس کی ہلاکت خیزیوں کے درمیان حائل ہو کر اسکو مریضات الہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اے معاذ! میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور تجھے ان باتوں سے منع کرتا ہوں جن سے مجھے جبرئیل نے منع کیا۔ پس میں تجھے قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ خدا نے جو تم کو دیا ہے اس کے ساتھ کوئی اور تم سے زیادہ سعادت مند ہو جائے۔

۶۰- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، محمد بن یحییٰ بن عبدالکریم، حسین بن محمد، ابی عبداللہ القسیری، ابی حاجب، عبدالرحمن، معاذ مثله و ابن غالب بن شہر بن معاذ مثله و ابن کحول بن عبدالرحمن بن غنم عن حضرت معاذ مذکورہ تین سلسلہ استاد سے بھی اس کے مثل روایت مروی ہے۔ مع حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ حق کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اور حق کے ساتھ ہی ان کا مرتابینا ہوتا ہے۔ حق کے سوا مخلوقات سے اعراض کرتے ہیں اور حق میں مشغول ہو کر تسلی پاتے ہیں۔

۶۱- تین باتیں ایمان کی مشاس ہیں..... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابی نعیم قتادہ، حضرت انس بن مالک نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ اللہ اور اس کا رسول ہر چیز سے زیادہ اس کے نزدیک محبوب ہوں۔ اس کو نذر آتش کیا جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ وہ کفر میں پڑے جبکہ اللہ نے اس کو کفر سے نکال لیا ہے۔ اور یہ کہ جس سے بھی محبت کرے محض اللہ کے لئے کرے۔

۱- الترغیب والترہیب ۱/۳۷، والاحقاف السادة المتقين ۳/۳۷۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۸۲، وکنز العمال ۲۱۵۴۹.

۲- تفسیر ابن کثیر ۸/۳۱۹، والاحقاف السادة المتقين ۱۰/۲۵، ۱۰۳.

۳- صحیح البخاری ۱۰/۱۲۰، ۹/۲۵، و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۶۷، و سنن النسائی ۸/۹۳، و مسند الامام احمد

۳/۱۰۳، ۱۰۳، ۲۳۰، و موارد الطمان ۲۸۵، و مصنف عبد الرزاق ۲۰۳۲، و فتح الباری ۱/۲۰، والاحقاف السادة

المتقين ۵/۵۴، والترغیب والترہیب ۳/۱۳، و سنن ابن ماجہ ۳۰۳۳.

۶۲- احمد بن محمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد، عبدالوہاب، ایوب، ابی قلابہ، حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تمیں ہاتھیں جس شخص میں پائی جائیں وہ ایمان کی لذت پائے گا یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لئے کرے۔ اور اسلام کی دولت ملنے کے بعد کفر میں جانا ایسا ہی ناگوار ہو جیسا کہ آگ میں جانا ناگوار ہوتا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت معاذ وغیرہ کی روایات سے واضح ہوتا ہے کہ تصوف احوال شائدہ اور پاکیزہ اخلاق کا نام ہے (کیفیات والے) احوال صوفیاء کو اپنی سختیوں اور جانفشانیوں کا اسیر بنا لیتے ہیں۔ وہ لوگ اخلاق کا علم حاصل کرتے ہیں اور انکو اپنی زندگی کا اسوہ بنا لیتے ہیں۔ حق کی خدمت خلوص کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ حیرت اور شک کے راستوں سے دور رہتے ہیں۔ حق سے اظہار اور وقفے سے محفوظ رہنے کی سعی کرتے ہیں۔ حق جل شانہ کے ساتھ ہی انس حاصل کرتے ہیں۔ اسی کے ساتھ آرام اور سکون پاتے ہیں۔ پس وہ لوگ دلوں کے بادشاہ ہیں۔ اپنے نور فرست کے ساتھ امور غیب میں جھانکتے ہیں۔ محبوب ذات کبریاہ کا مراقبہ کرتے ہیں۔ حق سے منحرف شخص کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حق کے لئے جنگ کرتے ہیں۔ وہ صحابہ اور تابعین کی راہ کے راہرو ہیں۔ اور ان لوگوں کے ہم سفر ہیں جو انکی راہ پر گامزن ہیں جو ظاہر بہد حال ہیں۔ بقاء و فناء کے راز جانتے ہیں۔ اخلاص اور یاہ کے درمیان تیز رکھتے ہیں۔ چھوٹے بڑے وسوسوں اور عزم و نیت کی باریکیوں سے آگاہ ہیں۔ وہ لوگ دل کے بھیدوں کا محاسبہ کرنے والے ہیں۔ رازوں کے امین ہیں۔ انفس امارہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ غور و فکر اور ذکر و اذکار کے ساتھ شیطان و وسوسہ انداز سے بچتے ہیں۔ قرب حق کا حصول چاہتے ہیں۔ اور راہ حق کی جدوجہد میں سستی و کمزوری سے احتراز کرتے ہیں۔

ان انفس قدسیہ کی عزت و حرمت کی اہانت دین سے عاری شخص ہی کرتا ہے۔ اسکے احوال کا دعویٰ ہو تو حق شخص کرتا ہے۔ اور اسکے عقیدے کو عالی ہمت شخص اپناتا ہے۔ اور ان کی دوستی کا ہاتھ مضبوط شخص پکڑتا ہے۔ پس یہ لوگ آفاق کے سورج ہیں۔ انکی زیارت کیلئے گردنیں اٹھی ہوتی ہیں۔ انہی انفس قدسیہ کی ہم اقتداء کرتے ہیں اور مرتے دم تک انہی کی طرف دوستی اور محبت کا ہاتھ بڑھا دیتے رہیں گے۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اب ہم ہر اس صحابی کا ذکر کرتے ہیں جو کسی بھی واقعے اور انہی صفت کے ساتھ مشہور ہے فتور اور کسل مندی سے محفوظ ہیں۔ اچھی یادگار ہیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حق کی راہ سے کوئی تقب اور ملال اسکو منحرف کرنے والی نہیں ہے۔ چنانچہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے رئیس المہاجرین کے ذکر کے ساتھ ان صفحات کو منور کرتے ہیں۔

نوٹ: مصنف ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ تمام بزرگوں کو سلسلہ وار ذکر فرمائیں گے۔ سب سے پہلے ایک نمبر سے حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر خیر شروع ہوگا اور آخر کتاب تک چھ سو اٹھاسی ۶۸۸ بزرگان دین کے اقوال اور عبرت نیر واقعات بیان کریں گے۔ سب سے آخر میں حضرت محمد بن الحسینؑ رضی اللہ عنہما کا ذکر ہوگا۔

مقدمہ مصنف تمام شد

محمد امین غفرہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## (۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حضرت ابو بکر صدیقؓ سابق بالتصدیق ملقب بالعتیق اور من جانب اللہ مؤید بالتوفیق ہیں۔ حضر و سفر میں حضور ﷺ کے رفیق ہیں۔ زندگی کے ہر موڑ پر مہربان دوست ہیں..... بلکہ موت کے بعد بھی روضہ اطہر میں آپ ﷺ کے انیس ہیں۔ خدائے ذوالجلال نے اپنے مقدس کلام میں فخر کے ساتھ آپکو یاد فرمایا جسکی وجہ سے آپ کو تمام لوگوں پر فوقیت حاصل ہوئی اور رہتی دنیا تک آپ کے شرف و بزرگی کا علم بلند رہے گا۔ آپ کی بلندی تک کوئی صاحب طاقت و بصارت نظر نہیں اٹھا سکتا۔ پروردگار اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے:

ثَلَاثِي النَّبِيِّنِ اِذْهُمَا لِي الْغَارِ (سورۃ توبہ: ۴)

(ابو بکر صدیقؓ) دو میں سے دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

اسی طرح آپؓ کے بارے میں فرمان الہی ہے:

لَا تَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ

تم میں سے کوئی اس شخص کا ہمسر نہیں ہو سکتا جس نے فتح سے پہلے (راہ خدا میں) خرچ کیا اور قتال کیا۔

اس طرح کی بہت سی آیات و احادیث ہیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور آپ کی فضیلت و منقبت پر دلالت کرتی ہیں۔ ہر صاحب فضل پر آپ کی فضیلت بلند ہے۔ ہر مقابل اور حریف پر آپ فائق ہیں۔ تمام حالات میں آپ کی انفرادیت قائم رہی۔ جب جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؓ کو راہ حق کی طرف بلا یا تو آپ نے فوراً لبیک کہا۔ اور سب کچھ راہ خدا میں پروانہ وار لٹا کر مال و متاع سے خالی ہو گئے۔ تو حید الہی کو قائم کرنا آپ کا ہدف اور نشان منزل تھا۔ جس کی وجہ سے پریشانیوں اور مصیبتوں نے آپ کو ہدف بنا لیا۔ دامن دولت سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر زاہد بن گئے اور مخلوق سے منہ موڑ کر حق کی راہ پر چل پڑے۔

تصوف کی حقیقت بھی یہی ہے کہ ہزار راستوں کو چھوڑ کر حق کی رسی کو تھام لیا جائے۔



۶۳- حضور ﷺ کی وفات کا واقعہ..... مصنف ابو نعیم احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں ابو بکر بن خالد نے، انیس احمد بن ابراہیم بن ملحان نے، انیس مکی بن کبیر نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں ہمیں لیث بن سعد نے عقیل سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ہے کہ:

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور حضرت عمرؓ لوگوں کو خطاب کر رہے تھے اس وقت حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو فرمایا: بیٹھ جاؤ اے عمر! لیکن حضرت عمرؓ نے شدت جذبات کی وجہ سے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پھر انکو بیٹھنے کا فرمایا پھر حضرت ابو بکرؓ نے شہادت دی اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اما بعد! تم میں سے جو شخص (محمد رسول اللہ ﷺ) کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سمجھ لے کہ بے شک محمد وفات پاگئے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَنُفِئَتِ مَنَاتُ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ (آیہ آل عمران ۱۴۴)  
اور محمد (ﷺ) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو کیا تم اٹنے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (اور مرنا ہو جاؤ گے) اور جو اٹنے پاؤں پھرے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا۔ اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم: لوگ ایسے محسوس ہو رہے تھے گویا انہوں نے یہ آیت مبارکہ پہلے کبھی سنی نہیں تھی حضرت ابو بکرؓ نے تلاوت کی تو انکو معلوم ہوا۔ پھر تمام لوگوں نے اس آیت مبارکہ کو پلے پاندہ لیا اس کے بعد ہم کسی بشر کو اس کے علاوہ کچھ تلاوت کرتے نہ سنتے تھے۔

ابن شہاب راوی فرماتے ہیں: مجھے حضرت سعید بن المسیب تابعی رحمہ اللہ نے خبر دی کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ابو بکرؓ کو اس آیت کی تلاوت کرتے سنا تو میں (شدت غم سے) گھٹنوں کے بل گر گیا اور میرے قدموں نے میرا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور میں زمین بوس ہو گیا اور مجھے یقین آیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے ہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ عزت و وفاداری کے پیکر انسان تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف کی حقیقت: بندہ کا یکنا و تجا ذات کے ساتھ یکنا و تہارہ جانا ہے۔

۶۴- سلیمان بن احمد، الملق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عمرو بن الزبیر کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں:

جب قریش نے ابن الدغنی کی ذمہ داری حضرت ابو بکرؓ کے متعلق قبول کر لی تو قریش ابن الدغنی کو بولے کہ: ابو بکر کو کہو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کیا کرے۔ اپنے گھر میں جتنی چاہے نماز پڑھے اور جتنا چاہے قرآن پڑھے۔ اور ہم کو ایذا نہ دے اور اپنے گھر کے علاوہ کہیں نماز کا اعلان (اذان) بھی نہ کیا کرے۔ لہذا حضرت ابو بکرؓ نے اس پر عمل کیا اور اپنے گھر کے صحن میں (جائے نماز یعنی عارضی مسجد) بنالی۔ اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے۔ یہاں بھی مشرکین کی عورتیں اور بچے آکے ارد گرد جمع ہونے لگے۔ وہ آپ کے قرآن پڑھنے کو سنتے اور تعجب کرتے اور آپ کی طرف ٹکلی باندھ کر دیکھتے رہتے۔ حضرت ابو بکرؓ قرآن پڑھتے تو آپ اپنے آنسوؤں کو نہ روک پاتے اور رو پڑتے تھے۔

اس چیز سے قریش مکہ کو بھر خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں انکے بیوی بچے کلام الہی کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ لہذا انہوں نے دوبارہ ابن الدغنه کو پیغام دے کر بلوایا اور ابو بکرؓ کے پاس بھیجا۔ ابن الدغنه حضرت ابو بکرؓ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابو بکر! آپ جانتے ہیں میں نے آپکی ذمہ داری قبول کی ہے۔ لہذا آپ یا تو اسی پر بس کر دیں یا میرا ذمہ چھوڑ دیں۔ کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ عرب لوگ میرے دیئے ہوئے ذمہ کی رسوائی سٹیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں تیرا ذمہ تجھے لوٹانا ہوں اور اللہ اور اسکے رسول کے ذمہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ ان دونوں رسول اللہ ﷺ میں تھے۔

۶۵- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن الجارود، عبد اللہ بن سعید الکندی، عبد اللہ بن اوریس الخولانی، حسین بن محمد، حسن، حمید، جریر، ابو اسحق اشجیانی، ابی بکر بن ابی موسیٰ، اسود بن ہلال کے سلسلہ سند کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا: ان دو آیتوں کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا (احقاف ۱۳)

جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر اس پر ڈٹ گئے۔

والذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بمظلم (انعام ۸۲)

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہیں ملایا۔

لوگوں نے جواب دیا: اللہ ہمارا رب ہے اور اس پر مضبوط ہو گئے اور دوسرا دین اختیار نہیں کیا۔ اور نہ اپنے ایمان کو گناہ کے ظلم کے ساتھ ملایا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: تم نے ان آیتوں کو غیر محل پر محمول کیا ہے۔ ان آیتوں کا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر کسی اور کی طرف التفات نہیں کیا۔ اور اپنے ایمان کو شرک کے ظلم کے ساتھ غلط ملط نہیں کیا۔

مؤلف شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیقؓ دنیا کی رنگینیوں سے دور اور آخرت کی یاد میں منہمک رہنے والے تھے۔

تصوف دنیا سے کنارہ کشی اور اس کے مال و متاع سے بے التفاتی کا نام ہے۔

۶۶- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی حاصم، حسن بن علی و فضل بن داؤد، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الواحد بن زید، مسلم، مرۃ الطیب، زید بن ارقم کے سلسلہ سند کے ساتھ مروی ہے کہ:

حضرت ابو بکرؓ نے پانی طلب فرمایا: آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں پانی اور شہد ملا ہوا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے پینے کی غرض سے اسکو منہ کے قریب کیا لیکن پھر آپ رو پڑے اور مجلس میں دیگر حاضرین بھی رو پڑے۔ آپ چپ ہو گئے لیکن لوگوں کے آنسو نہ تھے تو آپ پر بھی دوبارہ گریہ طاری ہو گیا۔ لوگوں کو خیال آیا کہ اس کیفیت میں تو آپ سے رونے کی وجہ بھی نہیں پوچھی جاسکتی گی لہذا وہ خاموش ہوئے تو حضرت ابو بکرؓ کو بھی قدرے سکون میسر ہوا۔ پھر لوگوں نے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کو زلایا؟

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ کسی فیہر مرنی چیز (ان دیکھی شی) کو اپنے سے دور کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: پر ہے ہٹ! پر ہے ہٹ! حالانکہ میں انکے ساتھ کسی اور کو نہ دیکھ رہا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی شی کو اپنے سے دور فرما رہے تھے جبکہ مجھے آپ کے ساتھ کوئی شی نظر نہیں آ رہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا تھی جو میرے سامنے بن سنور کر آئی تھی۔ میں نے اس کو کہا مجھ سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی اور کہنے لگی: اللہ کی قسم! آپ تو مجھ سے بچ گئے، لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے نہ بچ سکیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں: اسی سے مجھے خوف پیدا ہوا کہ وہ مجھ پر غالب ہو گئی ہے

اور آئی بات نے مجھے رلا دیا!

شیخ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ راہِ حق میں جدوجہد سے نہ ہٹتے تھے اور حدودِ الہی سے تجاوز نہ کرتے تھے۔  
قول: تصوف راہِ طریقت میں مالک الملک کی طرف مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔

۶۷۔ ابو بکر صدیقؓ کا کھایا ہوا کھانا قے کرنا..... ابو عمر بن ہمدان، حسن بن سفیان، یعقوب بن سفیان، عمرو بن منصور البصری، عبد الواحد بن زید السلم الکوفی، مروۃ الطیب کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا جو کما کر لاتا تھا۔ ایک رات وہ آپ کے پاس کچھ کھانا لایا۔ آپ نے اس میں ایک لقمہ لیا۔ غلام نے کہا: کیا بات ہے آپ ہر رات سوال کرتے تھے آج آپ نے سوال نہیں کیا؟ (کہ یہ کھانا کہاں سے لائے؟) حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: بھوک نے مجھے نڈھال کر رکھا تھا۔ تم بتاؤ کہاں سے لائے؟ عرض کیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں کسی کیلئے تعویذ اور جہاز چھوٹک کیا تھا۔ انہوں نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آج جب میں انکے پاس سے گزرا تو انکے ہاں شادی کا کھانا تیار تھا۔ لہذا اس میں سے انہوں نے مجھے بھی دیدیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور کھایا ہوا قے کرنے لگے۔ لیکن وہ نکل نہ رہا تھا۔ کسی نے کہا یہ پانی سے نکلے گا۔ آپ نے پانی کا برتن منگوایا اور پانی پی لیا کرتے کرتے کی کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ اسکو باہر پھینک دیا۔ پھر آپ کو کسی نے کہا: اللہ آپ رحم فرمائے یہ (تکلیف) اس لقمے کی نحوست سے پہنچی۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ لقمہ میری جان لے کر نکلتا تب بھی میں اسکو نکالتا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے:

ہر جسم جس نے حرام سے پرورش پائی جہنم اس کے لئے زیادہ مستحق ہے۔  
اس سے مجھے خوف ہوا کہیں میرے جسم کی معمولی پرورش بھی اس لقمے سے نہ ہو جائے۔

عبد الرحمن بن القاسم نے اپنے والد قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسکے مثل روایت کیا ہے۔  
سکندر بن محمد بن المنکدر نے اپنے والد محمد سے انہوں نے حضرت جابرؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ مشکل کاموں میں سبقت فرماتے تھے کیونکہ ان میں ثواب کی امید زیادہ کی جاتی ہے۔

تصوف خدا کے وصل و شوق کی گرمی میں راحت و سکون پانے اور محبوب سے ملنے کی آس رکھنے میں ہے۔

۶۸۔ محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ حمیدی، سفیان بن عیینہ، ولید بن کثیر، ابن تدرس، اسامہ بنت ابی بکرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک نیکار نے والا آل ابی بکر کے پاس آیا۔ اس نے ابو بکرؓ کو کہا اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کی خیر خبر لو۔ آپ نوراً ہمارے پاس سے نکلے، آپ کے بالوں کی مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے اور یہ کہہ رہے تھے: افسوس تم لوگوں پر! کیا تم ایسے شخص کے قتل کے درپے ہو جو کہتا ہے: اللہ میرا رب ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے مکملی نشانیاں لیکر آیا ہے پس لوگ رسول اللہ ﷺ (کو مارنے) سے ہٹ گئے اور ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ ہماری طرف لوٹے تو آپ کا حال یہ تھا کہ آپؓ ہالوں کے جس حصے پر ہاتھ پھیرتے وہ آپ کے ہاتھ میں آجاتے اس حالت میں بھی آپؓ کی زبان پر یہ مبارک کلمات جاری تھے تبارکت یا ذالجلال والاکرام تبارکت یا ذالجلال والاکرام۔ اے ذوالجلال والاکرام تیری ذات ہا برکت ہے۔ اے ذوالجلال والاکرام تیری ذات ہا برکت ہے۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۲۴۲/۵، ۸/۶، ۱۰، وکشف الخفا ۲/۱۷۶، وکنز العمال ۹۲۵۹، ۳۵۲۹۵، والدر المنثور ۲/۲۸۳، والجامع الصغير ۶۲۹۶، وفضن القدير ۱۸/۵۔

اس میں ایک راوی عبد الواحد بن زید ہے جس کو محدثین نے متروک قرار دیا ہے۔ جس کی بناء پر یہ روایت اس سند کے ساتھ محل کلام ہے۔

حضرت شیخ مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ بڑی چیز (آخرت) کے بدلے میں حقیر چیز (دنیا) کو قربان فرمادیا کرتے تھے۔  
قول: تصوف اپنی تمام کوششوں کو نعمتوں کے مالک کے لئے وقف کر دیتا ہے۔

۶۹۔ ابو بکر صدیقؓ کی سخاوت..... علی بن احمد بن علی المصیسی، ابو عطاء محمد بن ابراہیم بن صلت الطائی، داؤد بن معاذ، عبدالوارث بن سعید بن یونس بن حمید کے طریق سے حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقہ لیکر حاضر ہوئے اور اس کو تقویٰ رکھا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے۔ اور بارگاہ الہی کے لئے میرے ہاں اور بھی ہے۔ پھر حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے لیکن انکو ظاہر کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے اور اللہ کے ہاں میرے لئے اس کا بدلہ ہے! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:  
اے عمر! تم نے بغیر تانت کے اپنی کمان کو چلہ چڑھانے کی کوشش کی ہے۔

تم دونوں کے صدقے کے درمیان ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ تمہاری باتوں کے درمیان فرق ہے۔  
حضرت زید بن اسلم نے اپنے والد اسلمؓ کے حوالہ سے حضرت عمرؓ سے اس کے مثل نقل فرمایا ہے۔

۷۰۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو بکر الطائی، حمید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو ضمہ، ہشام بن سعد، زید بن ارقم، حضرت زید بن ارقم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا اگر میں کبھی ابو بکر سے سبقت حاصل کر سکتا ہوں تو آج میں ان سے سبقت حاصل کر کے رہوں گا۔

لہذا اس خیال کے تحت میں اپنا نصف مال لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ سو میں نے عرض کیا: اتنا ہی اور ہے۔

جبکہ حضرت ابو بکرؓ اپنے پاس موجود سارا مال لے کر حاضر خدمت ہو گئے۔ ان سے بھی رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ ابو بکرؓ نے فرمایا اٹکے لئے میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے کہا میں کبھی بھی آپ سے کسی چیز میں سبقت حاصل نہیں کر سکتا۔

عبداللہ بن عمر العمری رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمرؓ کے طریق سے اسکو روایت کیا ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ صفیاء کی صف میں سب سے آگے اور بھائی چارگی میں سب سے زیادہ اخوت پسند تھے۔  
قول: تصوف شوق الہی میں اطاعت کا طوق گلے میں ڈالنا اور دلوں کی صفائی میں دنیا کی آلودگیوں سے انکو صاف کرنا ہے۔

۷۱۔ غار ثور کا واقعہ..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن العباس بن ایوب، احمد بن محمد بن حبیب المؤمن، ابو معاویہ، ہلال بن عبدالرحمن، عطاء بن ابی یسویہ ابو معاذ، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ جب غار (ثور) والی رات کا قصہ پیش آیا تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض

۱۔ کنز العمال ۳۲۶۳، ۳۵۶۶۶، والجامع الكبير للسيوطي ۹۷۰/۱.

۲۔ سنن الترمذی ۳۶۷۵، سنن ابی داؤد ۱۶۷۸، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۸۱/۳، واتحاف السادة المتقين ۱۰۳/۳.

۳۔ ۲۵۲/۲، وتخریج الاحیاء ۳۵۶/۲، وتفسیر ابن کثیر ۹/۷۸.

کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں غار میں پہلے داخل ہو کر سانپ یا کوئی اور موذی شے ہو تو اس کا بندوبست کر لوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جاؤ۔ لہذا حضرت ابو بکر غار میں داخل ہو کر اپنے ہاتھوں سے (سوراخوں کو) تلاش کر کے بند کرنے لگے۔ جہاں کہیں کوئی مل وغیرہ دیکھتے کپڑا پھاڑ کر اس کا منہ بند فرمادیتے حتیٰ کہ سارا کپڑا اس کام آ گیا۔ لیکن ایک سوراخ باقی رہ گیا۔ وہاں حضرت ابو بکر نے اپنے پاؤں کی ایزی رکھ دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر داخل فرمایا۔

حضرت انس فرماتے ہیں جب صبح نمودار ہوئی تو حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر سے دریافت فرمایا: اے ابو بکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟ حضرت ابو بکر نے کپڑے کا ماجرا سنایا تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الہی میں دعا کی: اے اللہ! قیامت کے روز ابو بکر کو جنت میں میرے درجے میں جگہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اللہ نے تمہاری قبول کر لی ہے۔

۷۲- محمد بن احمد بن محمد الوراق، امیر ایم بن عبداللہ بن ایوب الحزری، سلمۃ بن حفص السعدی، یونس بن بکر، محمد بن اخطی، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر، عن ابیہ عباد بن عبداللہ بن زبیر..... حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر نے حج کیا تو ابو بکر کا مال حضور ﷺ کے دست تصرف میں تھا۔

۷۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مصعب الزبیری، مالک بن انس، زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: رک جاؤ۔ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال دیا ہے۔

۷۴- عبدالرحمن بن الحسن، ہارون بن اخطی، عبدوہ، اسماعیل بن ابی خالد، طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا فرمان ہے: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو نانات میں مرا، پوچھا گیا نانات کیا ہے؟ فرمایا اوائل اسلام (کی تکالیف کے زمانے) میں،

۷۵- عبدالرحمن بن الحسن، ہارون بن اخطی، ابو معاویہ، الاعمش، حضرت ابوصالح سے مروی ہے کہ جب خلافت ابو بکرؓ میں اہل یمن کا وفد آیا اور انہوں نے قرآن سنا تو اہل وفد رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں: اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اسی طرح (اوائل اسلام میں) ہمارا حال تھا پھر قلوب پر سخت طاری ہوئی۔

صاحب حلیہ فرماتے ہیں قسمت القلوب کے معنی دل مضبوط ہو گئے اور اللہ کی معرفت پر مطمئن ہو گئے۔

حضرت ابو بکرؓ کے الفاظ ہیں "ہكذا كسائم قست القلوب" مذکورہ دونوں معنی اس سے مراد لئے جاسکتے ہیں (حزبم)

۷۶- حسین بن محمد بن سعید، محمد بن عزیز، سلمۃ بن روح، حنبل، ابن شہاب، عروہ بن الزبیر اپنے والد حضرت زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک مرتبہ لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے مسلمانوں اللہ عزوجل سے حیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب میں کھلی فضا میں حاجت کے لئے جاتا ہوں تو خدا سے حیا و شرم کرتے ہوئے اپنے اوپر کپڑا ڈال لیتا ہوں۔ ابن المبارک رحمہ اللہ نے یونس سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۷۷- احمد بن حنبل، عمر بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کعب بن مالک بن مغول، ابی اسلم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ بیمار پڑے تو لوگ آپ کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لئے طبیب کا بندوبست کر دیں؟ فرمایا: طبیب مجھے دیکھ چکا ہے۔ لوگوں نے استفسار کیا: پھر اس نے کیا تجویز کیا؟ فرمایا: اس نے کہا ہے: انی لفعال لماربدا..... میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

۷۸۔ سلیمان بن احمد، ابوالزیناب، سعید بن صفیر، طلوان بن داؤد البکلی، حمید بن عبدالرحمن بن عوف، صالح بن کیسان، حمید بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد حضرت عبدالرحمن بن عوف سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے مرض الوقات میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے (جواب کے بعد) فرمایا: میں نے دنیا کو دیکھا وہ متوجہ ہو چکی ہے لیکن ابھی پوری طرح آئی نہیں ہے، عتریب وہ آجائے گی۔ اور تم رشیم کے پردے بناؤ گے۔ دیباچ کے ٹکے بناؤ گے۔ اون کے تکیوں اور بستروں سے تکلف محسوس کرو گے، انکو تم سعدان کے کانٹوں کی طرح سمجھو گے۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کی ناحق گردن ماردی جائے میرے نزدیک یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کی ایسی تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے۔

۷۹۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، الاوزامی، حجتی بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: کہاں ہیں خوبصورت چہروں والے؟ جو اپنی جوانیوں پر ناز کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ، جنہوں نے شہر بنائے اور ان کے گرو فیصلوں کے ساتھ قطعہ تعمیر کئے؟ کہاں ہیں وہ قاصدین، کامیابی جنگوں میں جیسے قدم چوتی تھی؟ زمانے نے ان کا نام و نشان مٹا ڈالا۔ اب وہ قبروں کے گھوراغصروں میں پڑے ہیں۔ افسوس! افسوس! نجات! نجات!

۸۰۔ حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ..... عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، عبداللہ بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عبدالرحمن بن اسحاق، عبداللہ القرظی، عبداللہ بن سکیم سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اما بعد!

میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ اس کی حمد و ثناء کرو جس کا وہ اہل ہے۔ خدا سے امید و بیم کی حالت میں رہو، خدا سے الخاف و ڈاری کے ساتھ سوال کرو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا علیہ السلام اور ان کے اہل بیت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: انہم کانوا یسارعون فی الخیرات و یدعوننا رغباً و رهباً و کانوا الناصحین۔ (الانبیاء: ۹۰)

یہ لوگ بڑھ چڑھ کر نیکیاں کرتے تھے۔ اور ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! جان لو، اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گروی رکھ لیا ہے۔ اس پر تم سے بھاری عہد و پیمانہ بھی لئے ہیں۔ تم سے تھوڑی سی قافی زندگی خرید لی ہے۔ اور باقی رہنے والی بہت سی زندگی تم کو بخش دی ہے۔ یہ تمہارے سچے اللہ کی کتاب ہے اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس کا نور کبھی بجھ نہیں سکتا۔ اس کی بات کی تصدیق کرو۔ اس سے صیحت حاصل کرو۔ تاریکی کے دن کے لئے اس سے نور بصیرت حاصل کر لو۔ اللہ نے تم کو عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ تم پر کرانا کا تین نگران مقرر کر دیے ہیں۔ جو تم کرتے ہو وہ ان کے کلمہ میں ہے۔ بندگان خدا! جان لو، تم ایک مقرر وقت کی طرف صبح و شام کر رہے ہو۔ جس کا کلمہ تم سے مخفی رکھا گیا ہے۔

اگر تم سے ہو سکے کہ تمہاری عمر اس حال میں پوری ہو کہ تم اللہ کے کام میں مشغول ہو تو ایسا ضرور کرو اور یہ اللہ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں ہے لہذا تم موت آنے سے قبل بڑھ چڑھ کر نیکی کرتے رہو۔ کہیں برے اعمال پر تمہارا انجام بد نہ ہو جائے۔ بہت سے لوگوں نے اپنی عمریں دوسروں کے لئے داؤ پر لگا دیں جبکہ اپنی ذات کو بھول گئے۔ میں تم کو روکتا ہوں کہ تم ان کے مثل نہ بن جانا۔ خبردار! خبردار! نجات! نجات! موت تمہارے تعاقب میں ہے، جو تیزی سے آن دو چوے گی۔

۸۱۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو سعید القاسم بن سلام، ازہر بن عیسر، ابوالہدیٰ، عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدا را اپنے نفرو قاتلہ (اور ہر حال) میں اس سے ڈرتے رہو، اور اس کی حمد و ثناء کرتے رہو جس کا وہ اہل ہے۔ اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہو بے شک وہ بہت زیادہ بخشش والا ہے۔

راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے گزشتہ عبداللہ بن علیؓ کی روایت کی طرح ارشاد فرمایا پھر فرمایا:

جان لو! کہ جو گل خالعتا اللہ کے لئے تم نے کیا ہو بس وہی تم نے اپنے رب کی عبادت کی ہے اور اپنے حق کی حفاظت کرنی ہے۔ پس گزرتے دنوں میں اپنے لئے اعمال کا گوشہ تیار کرلو۔ اور نوافلوں کا ذخیرہ اکٹھا کرلو۔ پس تمہارے فقر و حاجت کے وقت یہ سب تمہارے کام آئیں گی۔ اے اللہ کے بندو! سوچ بچار تو کرو۔ تم سے پہلے لوگ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ شاہان دنیا؟ جنہوں نے زمین کے سینے کو چاک کیا اور اس پر آباد کاری کی؟ آج ان کا نام و نشان تک نہیں، آج وہ یوں ہیں گویا سبھی تھے ہی نہیں، اور وہ قبروں کی تاریکیوں میں پڑے ہیں۔

فلنک بیوتہم غاویۃ بما ظلموا (نمل ۵۷)

یہ دیکھو ان کے گھر خالی اور ویران پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے ظلم کے سبب سے۔

هل تحس منہم من احد او تسمع لہم رکن (مریم ۹۸)

کیا تم ان میں سے کسی ایک کو بھی محسوس کرتے ہو یا کسی کی آہٹ بھی سنتے ہو؟

کہاں ہیں تمہارے وہ دوست اور بھائی بند؟ جن کو تم پہچانتے تھے؟ وہ اپنے کئے کو پہنچ گئے۔ کوئی شقاوت کو پہنچا تو کسی نے سعادت پائی۔ اللہ اور اس کی مخلوق میں سے کسی کے درمیان کوئی رشتہ داری یا قربت نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ خدا سے خیر پالے۔ یا اپنے سے کوئی برائی دفع کر لے۔ اس کا راستہ تو صرف اس کی اطاعت اور اتباع ہے۔ دیکھو! وہ نیکی نیکی نہیں ہے جس کی پاؤں جہنم ہو۔ وہ شر شر نہیں ہے جس کا بدلہ جنت ہو۔ بس مجھے یہ ہی کہنا تھا اور میں اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے مسخرت کا طالب ہوں۔

۸۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدۃ، ابو اسیر، حریر بن عثمان، نعیم بن محمد سے منقول ہے، فرماتے ہیں حضرت ابو بکرؓ کے فرمودات خطبہ میں سے ہے:

لوگو! کیا تم کو معلوم ہے تم ایک مقررہ مدت کی طرف صبح و شام کرتے ہوئے پیش قدمی کر رہے ہو؟ پھر آپؓ نے گزشتہ سے پیوستہ عبداللہ بن علیؓ کی روایت کے ارشادات بیان فرمائے۔

پھر فرمایا: اس بات میں کوئی خیر نہیں ہے جس سے اللہ کی رضا مطلوب نہ ہو۔ اس مال میں کوئی خیر نہیں ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔ اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے، جس کی جہالت اس کی بردباری پر غالب آجائے۔ اور اس شخص میں بھی کوئی خیر (کا ذرہ) نہیں جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت زن کی ملامت کی پرواہ کرے۔

۸۳۔ محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، غلام بن محیی بن غلیق، عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عمرؓ کو بلا دیا۔ اور فرمایا: اے عمر! اللہ سے ڈر۔ جان لے! اللہ کا کوئی حکم جو دن میں ادا کرنا ضروری ہے اللہ اس کو رات میں قبول نہ فرمائے گا۔ اور رات کا عمل دن میں قبول نہ فرمائے گا۔ اور پروردگار کسی نفل کو قبول نہ فرمائے گا۔ جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔ اور نامہ اعمال ان لوگوں کا بھاری ہوگا جنہوں نے دنیا میں حق کی اتباع کر کے آخرت میں نیکیوں کا پلہ بھکا لیا۔ اور میزان ان پر غالب آ گیا۔ اور قیامت کے دن ان لوگوں کا نامہ اعمال ہلکا رہ جائے گا جنہوں نے دنیا میں باطل کی اتباع کر کے آخرت میں اپنا نامہ اعمال ہلکا کر دیا اور میزان میں وہ ہلکے رہ گئے۔ اور کل جس میزان میں حق رکھا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ بھاری ہو جائے۔ اور کل جس میزان میں باطل رکھا جائے گا اس پر لازم ہے کہ وہ ہلکی رہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر انکے اچھے اعمال کے ساتھ کیا ہے اور انکی سینئات سے درگزر کر لیا ہے، پس جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہیں ان میں داخل ہونے سے رو نہ جاؤں اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا ذکر انکی برائیوں کے ساتھ فرمایا ہے اور ان کی نیکیوں کو ان پر رد کر دیا ہے، سو جب انکو یاد

کرتا ہوں تو خوف آتا ہے کہیں ان میں شامل نہ ہو جاؤں۔

بندہ کو خدا سے امید اور درودوں رکھنے چاہئیں، بے جا امیدیں باندھنے سے احتراز کرے اور اس کی رحمت سے مایوس بھی ہرگز نہ ہو۔ سو اگر تو نے میری ان باتوں کو یاد رکھا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے اچھی نہ ہوگی اور اگر ان وصیتوں کو ضائع کر دیا تو موت سے زیادہ کوئی چیز تجھے مبغوض نہ ہوگی۔ حالانکہ موت سے تو بچنا کارائیں پاسکتا۔

۸۳- عبدالرحمن بن حسن، جعفر بن محمد الواسطی، خالد بن خالد، سلیمان بن بلال، علقمہ بن ابی علقمہ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے ایک مرتبہ (سنے) کپڑے پہنے اور گھر میں آتے جاتے اپنے دامن کو دیکھنے لگی یوں کپڑوں کی طرف میری توجہ مبذول ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! تو جانتی ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے تجھ سے اپنی نظر ہٹائی ہے؟

۸۵- احمد بن السندي، حسن بن علیہ، اسامیل بن عیسیٰ، اخطب بن بشر، ابن سمان، محمد بن زید، حضرت عروہ بن زبیرؓ سے مروی ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی نئی چادر زرب تن کی اور اس کو دیکھنے لگی، مجھے وہ پسند آگئی، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کیا دیکھ رہی ہے! اللہ تعالیٰ تجھے نہیں دیکھ رہے۔ میں نے عرض کیا وہ کیوں؟ فرمایا: کیا معلوم نہیں کہ جب کسی بندہ کے دل میں دنیا کی زرب و زینت کی وجہ سے عجب پیدا ہو جائے پروردگار عزوجل اس سے ناراض ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اس چیز سے الگ ہو جائے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے وہ چادر اتار دی اور صدقہ کر دی، حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: ممکن ہے اب یہ تمہارے اس گناہ کا کفارہ بن جائے۔

۸۶- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، ابوالفضل، قتیبہ، ابوصمرہ حبیب بن صمرہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ایک فرزند کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔ وہ جوان بار بار نیکی کی طرف دیکھ رہا تھا، پھر جب اس کی وفات ہو چکی تو لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا: ہم آپ کے بیٹے کو دیکھ رہے تھے کہ وہ نیکی کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ پھر لوگوں نے وہ نیکی اٹھایا تو اس کے نیچے سے پانچ یا چھ دینار برآمد ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور (انسوس کے ساتھ) فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تیری کمال اس کی (سزا کی) گنجائش رکھتی ہوگی۔

۸۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن ہشام، ابوالبراء ایم الترجمانی، عاصم بن طلحہ، ابن سمان، ابو بکر بن محمد الانصاری سے مروی ہے حضرت ابو بکرؓ کو کہا گیا اے ضلیحہ رسول! کیا آپ اہل بدر کو (سرکاری کاموں پر) عامل نہیں بنا سکیں گے؟ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں ان کا مرتبہ دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات ناپسند محسوس ہوتی ہے کہ انکو دنیا (کی آلودگیوں) میں ملوث کروں۔

۸۸- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عمہ ابو بکر، سعید بن عمر، سفیان، اسامیل، حضرت قیس سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ نے حضرت بلالؓ کو پانچ اوقیہ سونے میں خرید جبکہ وہ پتھروں سے مارے جاتے تھے۔ فروخت کرنے والوں نے کہا: اگر آپ صرف ایک اوقیہ پر ہی از جاتے تو ہم اس کو ایک اوقیہ کے بدلے بھی فروخت کر دیتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اگر تم سو اوقیہ سے کم پر رضامند نہ ہوتے تب بھی میں اس کو خرید کر رہتا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر خیر مکمل ہوا۔



## (۲) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مؤلف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امت کے عظیم انسان حضرت عمر فاروق عالی مقام اور بلند شان کے مالک تھے۔ اللہ نے آپ کے ذریعے اپنے حبیب صادق و صدوق کی دعوت حق کو نطبہ عطا فرمایا۔ آپ کے ذریعے حق اور لغو بات کے درمیان فرق کیا۔ آپ علیہ السلام کو انکے ذریعے تقویت بخشی۔ حضرت فاروقؓ نے حضور علیہ السلام کے لئے توحید کے میدانوں کو ہموار کیا۔ مصائب کے منہ بند کئے۔ آپ کے طفیل دعوت اسلام کو سر بلندی نصیب ہوئی۔ اللہ کا کلمہ مضبوط ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کو عسکری قوت و شوکت عطا فرمائی جس کی بدولت دنیا میں اسلام کی حکومت رائج ہو گئی۔ توحید کے لئے مسلمانوں کی پست آواز بلند ہو گئی۔ مسلمان اپنے کمزور حال ہونے کے بعد ثابت قدم اور مضبوط ہو گئے۔ اللہ کی طرف سے آپ کو حق الیقین ایمان نصیب ہوا جس کی بدولت آپ نے مشرکین کی تمام چالیں ان پر الٹ دیں۔ آپ نے انکی کثرت اور طاقت کی طرف کبھی التفات نہ فرمایا۔ انکی روک ٹوک اور داد و پیش کی کبھی پروا نہ کی۔ صرف اس ذات پر بھروسہ کیا جو سب کی خالق اور سب کو کافی ہے۔ اور اس ذات سے مدد حاصل کی جو کفار کی بیخ کنی کرنے والی اور انکا علاج کرنے والی ہے۔ آپ نے اس بوجھ کو اٹھایا جو رسول علیہ السلام نے اٹھایا تھا۔ اور خدا کا وعدہ مصائب پر صبر کیا کیونکہ اسی میں خدا کا وصل مضمر ہے۔ اور آپ نے ہر پروردہ عیش و عشرت سے دوری اختیار کی اور ہر اس شخص کو گلے لگایا جس نے دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔

آپ تمام مصائب کے درمیان باطل پرستوں سے برسر پیکار رہنے کے لئے آگے آگے تھے۔

آپ کی رائے انجامانے میں خدا کے حکم کے موافق ہوتی تھی۔

یکینہ (اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت) آپ کی زبان کے ساتھ بولتی تھیں۔ حکمت و بصیرت آپ کے بیان سے مترشح ہوتی تھی۔ آپ حق کی طرف مائل اور حق کے لئے برسر پیکار رہتے تھے۔ دوسروں کے بوجھوں کو اٹھانے والے تھے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں کسی نفع کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

کہا گیا ہے: تصوف مصیبتوں میں مشتقوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

۸۹۔ ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس، یونس بن حبیب، ابو داؤد، زہیر، ابی اعلیق، حضرت برادہ سے مروی ہے فرمایا: احد کے دن ابوسفیان نے حرب مسلمانوں کے پاس آیا اور آواز دے کر پوچھا کیا تم میں محمد ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب نہ دو۔ ابوسفیان نے پھر آواز لگائی، کیا تم میں محمد ہیں؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ ابوسفیان نے تیسری مرتبہ پھر وہی سوال دہرایا۔ کیا تم میں محمد ہیں؟ لوگوں نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اسکے بعد اس نے سوال کیا: کیا تمہارے درمیان ابن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق) ہیں؟ لوگوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا۔ اس کے بعد پوچھا کیا تم میں عمر بن الخطاب ہیں؟ تین مرتبہ یہ سوال بھی دہرایا مگر

۱۔ الکامل لابن الاثیر ۱۹۳، ۱۸۷، ۱۸۵، ۲۱۷، ۳۲، ۸۲، وتاریخ یعقوبی ۱۰۱، ۱۰۱، وتاریخ الخمیس ۲۰۵۹، ۲۰۶۳، وأخبار القسطلہ لوجیح ۱۰۵، ۱۰۵، والبندہ والتاریخ ۸۸، ۱۶۷، والکنی والأسماء ۷، ۷، والاسلام والحضارة العربیة ۱۱۱، ۳۶۳، والأعلام ۳۶۵.

کوئی جواب نہ آیا؟ پھر ابوسفیان کہنے لگا: شاید یہ سب پورے ہو چکے ہیں (شہید ہو چکے ہیں)۔ اس بات پر حضرت عمر بن الخطاب اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور بولے اے اللہ کے دشمن تو جموٹ بولتا ہے۔ یہ رہے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر! اور ہم سب زندہ ہیں۔ ہماری طرف سے تجھ کو بھی ایک براہِ مدن دیکھنا نصیب ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا: یہ دن بدر والے دن کا جواب ہے۔ اور جنگِ ڈول کی مانند ہے۔ پھر بولا: بھیل کی جے، ہائل کی جے۔ (بھیل مشرکین کا ایک بت تھا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب دو لوگوں نے استفسار کیا: یا رسول اللہ! کیا جواب دیں۔ فرمایا: کہو (اللہ اعلیٰ واجل) اللہ کی شان بلند اور عظیم ہے۔

(لوگوں نے یہ جواب دیا تو) ابوسفیان نے دوسرا نعرہ بلند کیا "لسا العزی ولا عزی لکم" ہمارے پاس عزتی (بت) ہے جو تمہارے پاس نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو جواب دو لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا جواب دیں؟ فرمایا: کہو "اللہ مولانا سنا ولا مولیٰ لکم" اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا کوئی رب نہیں ہے۔

۹۰۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب، ابو محضر الدارمی، عبد الواحد بن غیاث، حماد بن سلمہ، الثبانی، حضرت عکرمہؓ سے مروی ہے ابوسفیان بن حرب نے جب نعرہ لگایا: بھیل کی جے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب کو فرمایا کہو: "اللہ اعلیٰ واجل" اللہ اعلیٰ و بزرگ ہے۔ ابوسفیان نے (یہ سن کر) کہا "لسا عزی ولا عزی لکم" ہمارا عزتی ہے تمہارا عزتی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر کو فرمایا کہو: "اللہ مولانا والکفرون لا مولیٰ لہم" اللہ ہمارا آقا مالک ہے اور کافروں کا کوئی آقا مالک نہیں ہے۔

۹۱۔ فاروق الخطابی، زیاد ثعلبی، ابراہیم بن المنذر، محمد بن سنان، ہارون، موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب الزہری سے مروی ہے کہ احد کے دن ابوسفیان نے نعرہ مارا: بھیل کی جیت اور یوں وہ اپنے معبودوں کے ساتھ فخر کرنے لگا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں یہ دشمن خدا کیا کہہ رہا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی پکارو: اللہ ہی کی فتح ہے وہی سب سے بزرگ و برتر ہے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمرؓ چونکہ جرات اور بہادری میں اپنی مثال آپ تھے اس لئے آپ ﷺ نے دشمن کو نکالنے کے لئے آپ کو منتخب فرمایا: نیز رفاقتِ نبوت میں عمرؓ کے جوہر بے مثال آپ علیہ السلام پر عیاں تھے اور توحید کے لئے عمرؓ کی شہادت تو سب پر عیاں تھی جس سے شہادتِ نبوت نے بھی روک ٹوک نہیں فرمائی اس لئے یہ خصوصیت آپ ہی کا حق تھی۔ حضرت عمرؓ دین کا علی الاعلان اظہار فرماتے تھے۔ جبکہ نیکی کے اعمال کو مخفی رکھتے تھے۔ تصوف نام ہے پوشیدہ حق کو ظاہر کرنے کا۔

۹۲۔ حضرت عمرؓ کا واقعہ اسلام..... محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عمہ ابو بکر بن ابی حمزہ، یحییٰ بن یعلیٰ الاسلمی، عبد اللہ بن امول، ابی الزبیر، حضرت جابرؓ سے مروی ہے وہ حضرت عمرؓ بن الخطاب کا قول انہی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے اسلام کی ابتداء یوں پیش آئی کہ ایک مرتبہ میری ہمشیرہ کو درزہ لائق ہوا پس میں گھر سے نکل کر بیت اللہ پہنچا، آ کر خلف کعبہ کو تھا مایہ یک سیاہ رات کا واقعہ ہے۔

اسی اثناء میں نبی کریم ﷺ بیت اللہ میں تشریف لائے اور حجرِ اسود کے پاس پہنچے آپ نے اپنے نعلین مبارک زینِ قدم کئے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے اللہ کی توفیق کے بقدر نماز ادا فرمائی اور لوٹ گئے۔ میں نے کوئی ایسی عجیب آواز سنی جو اس سے پہلے بھی

۲۰۱۔ صحیح البخاری ۸۰/۳، و مسند الامام احمد ۱/۳۶۳، ۲۹۳، و دلائل النبوة للبیہقی ۲/۳، ۲۱۳، و تاریخ ابن عساکر ۶/۳۹۸، (التہذیب) و فتح الباری ۷/۳۳۹، و تفسیر القرطبی ۷/۷۶۹۔

۳۔ دلائل النبوة للبیہقی ۲/۳، صحیح البخاری ۸۰/۳، و مسند الامام احمد ۱/۳۶۳، ۲۹۳، و دلائل النبوة للبیہقی ۲/۳، ۲۱۳، و تاریخ ابن عساکر ۶/۳۹۸، (التہذیب) و فتح الباری ۷/۳۳۹، و تفسیر القرطبی ۷/۷۶۹۔

میرے کانوں میں نہ پڑی تھی۔ چنانچہ میں بھی بیت اللہ سے نکل کر آپ کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے آواز دی کون ہے؟ میں نے کہا: عمر! آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تو مجھے رات میں چھوڑتا ہے نہ دن میں (ہر وقت درپے ایذا اہر بتا ہے) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے شدید خوف محسوس ہوا کہ کہیں آپ مجھ پر کوئی بددعا نہ کر دیں۔ چنانچہ میں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ

حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اس کو چھپائے رکھنا۔ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس پاک ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے شرک کا جس طرح علی الاعلان ارتکاب کیا حق کا بھی خوب اعلان کروں گا۔

۹۳۔ محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح، محمد بن ابان، الخلیف بن عبد اللہ بن ابان بن صالح، مجاہد، ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس وجہ سے فاروق کہا جاتا ہے؟ فرمایا: مجھ سے تین روز قبل حضرت حمزہؓ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ پھر اللہ نے مجھے بھی اسلام کے لئے شرح صدر فرمایا۔ تب میں نے کہا: "اللہ لا الہ الا ہولہ الاسماء الحسنی" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تمام ایسے نام اسی کو لائق ہیں۔ پھر روئے زمین پر کوئی جان مجھے رسول اکرم ﷺ سے محبوب نہیں رہی۔ پھر میں نے پوچھا: محمد کہاں مل سکتے ہیں؟ میری ہمشیرہ نے کہا آپ ﷺ صفاء پر ارقم بن ارقم کے گھر ہیں۔ میں وہاں پہنچا تو حضرت حمزہؓ حضور کے دیگر رفقاء کے ساتھ آپ کی خدمت میں تھے۔ رسول اکرم ﷺ اندر کمرے میں تشریف فرما تھے۔ میں نے دروازے پر دستک دی تو رفقاء پر رسول ﷺ باہر آئے۔ حضرت حمزہؓ نے ان سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: عمر آئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ باہر نکل آئے اور عمر کے کپڑوں کو کھینچ کر چھوڑ دیا۔ شدت ہیبت کا عمر پر ایسا غلبہ ہوا کہ وہ گھٹنوں کے بل گر گئے۔ پھر سر کارِ دو عالم ﷺ نے پوچھا: اے عمر! تم ہاڑ نہیں آؤ گے؟ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔

اشھدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له و اشھدان محمدنا عبده ورسوله

یہ سننا تھا کہ دار ارقم میں موجود تمام رفقاء رسول نے اس قدر زور سے اللہ اکبر کہا کہ مسجد حرام میں موجود لوگوں نے اس کی ہاڑ گت سنی۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں پھر میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم سر میں یا جنس میں! کیا ہم ہر حال میں حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا قسم ہے میری جان کے مالک کی! تم مرو یا جیو ہر حال میں حق پر ہو۔ عمرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: پھر چھپانا کس بات کا؟ قسم ہے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کرنے والی ذات کی آپ ضرور نکلیں گے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو دو گروہوں میں نکالا۔ ایک میں حضرت حمزہؓ تھے اور دوسری میں میں تھا۔ ازدحام کی وجہ سے ہم آٹے کی طرح پس رہے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ قریش نے مجھ اور حمزہؓ کو (آپ کے ساتھ) دیکھا تو انھوں نے ایسی چوٹ اور تکلیف پہنچی کہ اس سے پہلے کبھی ایسی چوٹ نہ پہنچی تھی۔

اس دن رسول اکرم ﷺ نے مجھے فاروق نام دیا۔ اور اللہ نے حق و باطل کے درمیان فرق فرمایا۔

۹۴۔ ابو بکرؓ، ابو حصین القاضی الوادی، یحییٰ بن عبد الحمید، حصین بن عمرو، بخاری، طارق، حضرت عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ابھی صرف ۱۳۹ تالیس اشخاص مسلمان ہوئے ہیں اور میں چالیسواں مسلمان تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے دین کو غالب کر دیا اور اسکی مدد فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔

یحییٰ بن ابی عمیر، عبد الرحمن بن صفوان، طارق بن عمرو کے طریق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

۹۵- ابو عمر بن محمد ان، حسن بن سفیان، علی بن میمون القطار، حسن ابو از، اسحاق بن ابراہیم الحنفی، اسامہ بن زید بن اسلم، من ابیہ، من جدہ، حضرت عمرؓ کے غلام حضرت اسلمؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ہم کو فرمایا: کیا خیال ہے تمہارا اگر تم پسند کرو تو میں تم کو اپنے اسلام کا آغاز بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: میں لوگوں میں حضور ﷺ کے عداوت مول لینے میں سب سے زیادہ پیش پیش تھا ایک مرتبہ میں صفاء کے نزدیک جس گھر میں آپ قیام پزیر تھے (یعنی دارالرقم) میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے میری قمیص کو کھینچا اور فرمایا: اے ابن خطاب! اسلام لے آ۔ اے اللہ اس کو بخش دے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں یہ سن کر میں نے کلمہ اسلام پڑھ لیا۔

اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدانک رسول اللہ

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔

چنانچہ میرا کلمہ پڑھنا تھا کہ حاضرین نے اس زور سے نعرہ (اللہ اکبر) بلند کیا کہ اس کی آواز مکہ کی گلیوں میں سنی گئی۔

اس وقت تک مسلمان پوشیدہ تھے چونکہ جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا تھا تو کفار اس کو تکلیف رسائی کے درپے ہو جاتے تھے۔ اور اسکو مارتے تھے اور وہ انکو مارتا تھا۔ چنانچہ میں بھی اپنے ماموں کے پاس آیا اور حقیقت حال اسکو گوش گزار کی۔ لیکن اس نے گھر میں ٹھس کر دروازہ کھینچ لیا اور میرے دل کی مراد نہ برآئی (کہ وہ مجھے مارتے تو میں بھی ان کو مزہ پہنکاتا) پھر میں ایک دوسرے قریش کے سردار کے پاس پہنچا اور اس کو اپنا اسلام قبول کرنا سنایا۔ لیکن وہ بھی گھر میں گھس گیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ لوگوں کو طرح طرح مارا جاتا ہے اور مجھے کوئی ہاتھ نہیں لگا رہا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے کہا تو اپنے اسلام کو سب پر ظاہر کرنا چاہتا ہے نا؟ میں نے کہا: بالکل! اس نے کہا: جب لوگ بیت اللہ میں جمع ہو کر بیٹھ جائیں تو تم فلاں شخص کے پاس جا کر اپنے دین سے پھرنے کی خبر پہنچا دو۔ کیونکہ اس شخص سے کوئی بھی راز راز نہیں رہتا۔ چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور اس کو کہا تجھے معلوم ہے کہ میں تمہارے دین سے پھر گیا ہوں۔ لہذا اس شخص کا یہ سننا تھا کہ اس نے فوراً بلند آواز سے اعلان کیا: ابن خطاب بد دین ہو چکا ہے۔ ابن خطاب بد دین ہو چکا ہے۔ پھر میرے ماموں نے آ کر اعلان کیا کہ میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں، لہذا اس کو کوئی شخص چھونے کی جرات نہ کرے۔ چنانچہ لوگوں کی کھینچ جھجھ سے چھٹ گئی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مسلمان زدو کوب کیا جائے اگر ایسا کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش آئے تو میں اس کی خبر گیری کروں۔ میں نے پھر (اپنے دل میں) کہا اور مسلمان تو دین میں ستائے جائیں اور میں محفوظ رہوں۔ چنانچہ دوبارہ جب کفار مسجد حرام میں جمع ہوئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا آپ سن رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کیا؟ میں نے کہا: آپ کی پناہ کو میں آپ پر واپس کرتا ہوں۔ ماموں نے کہا: ایسا مت کر۔ لیکن میں باز نہ آیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں چنانچہ میں پینٹار ہا اور خود بھی پینٹا رہا حتیٰ کہ اللہ نے اسلام کو غلبہ عنایت فرما دیا!

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ حق گویائی میں ممتاز تھے۔ قطع رحمی اور فراق سے دور تھے۔ احکامات خداوندی کو صحیح صحیح مشہور کرنے میں آگے آگے تھے۔

تصوف بھی حق کی موافقت اور خلق سے مفارقت کا نام ہے۔

۹۶- محمد بن احمد بن محمد بن یونس الکدیمی، عثمان بن عمر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم آپس میں کہتے تھے کہ کوئی فرشتہ ہے جو عمر کی زبان سے بولتا ہے۔

۹۷- محمد بن احمد بن الحسن، حسن بن علی بن الولید، عبد الرحمن بن نافع، مروان بن معاویہ، یحییٰ بن ایوب الجبلی، شعبی، عن ابی قتیبہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے ہم اس بات کو بالکل بعید نہیں سمجھتے تھے کہ سیکیز عمرؓ کی زبان سے بولتی ہے۔ (سیکیز رحمت خداوندی اور اس کے

علاوہ بہت سے اچھے معافی میں استعمال ہوتی ہے۔

۹۸۔ سعید بن محمد بن اخطی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طاہر بن ابی احمد، ابوہ ابو احمد، ابو اسرائیل، ولید بن العزیر، عمرو بن میمون، علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: ہم اصحاب رسول کثیر تعداد میں تھے اور کہتے تھے کہ سیکڑ ہے جو عمرؓ کی زبان سے بات کرتی ہے۔

۹۹۔ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر، سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن عمر، جہم بن ابی الجہم، مسور بن مخرمہ، حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان اور اس کے دل پر جاری کر دیا ہے۔

۱۰۰۔ محمد بن علی بن مسلم، محمد بن یحییٰ بن ائمہ، روح سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، نافع، حضرت ابن عمرؓ اپنے والد محترم حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا: تین باتوں میں پروردگار عزوجل نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم پر، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں۔

حمید نے اس کو روایت کیا اور علی بن زید زہری نے حضرت انسؓ سے بھی اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

فائدہ: مقام ابراہیم کے متعلق عمرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یہاں دو رکعت نماز شروع ہو جائیں تو اچھا ہے۔ چنانچہ پروردگار نے آسمان سے اسکا حکم قرآن میں نازل فرما دیا۔ پھر ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر پردہ کا حکم ہو جائے تو بہتر ہو چنانچہ آسمان سے قرآن میں پردہ کے نزول کا حکم آیا۔ اس طرح بدر کے قیدیوں کے بارے میں جو مشورہ حضرت عمرؓ نے دیا وہی حکم خدا کی مشیت ظہرا۔

ان سب مواقع پر حضرت عمرؓ نے جن الفاظ کے ساتھ مشورہ دیا خدا نے انہی الفاظ کو قرآن کا حصہ بنا دیا۔ (اصغر)

۱۰۱۔ محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابولوح قزاق، مکرمہ بن عمار، سماک ابو زینب، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مجھے حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب بدر کا دن تھا اللہ نے مشرکین کو کھلی شکست سے دوچار کیا۔ سزا فرما رہے گئے اور سستی قید ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے مشاورت فرمائی، فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تیری (ان قیدیوں کے متعلق) کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا آپ مجھے فلاں شخص (جو کہ حضرت عمرؓ کا رشتہ دار تھا) حوالہ فرمائیں میں اس کی گردن اڑا تا ہوں اور عقل پر علیؓ کو قدرت دیں وہ اپنے گئے بھائی

کی گردن اڑائیں، حمزہؓ کو فلاں پر قدرت دیں وہ ان کی گردن اڑائیں تاکہ اللہ عزوجل جان لے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کی کوئی محبت نہیں ہے۔ یہ لوگ ان کفار قریش کے سرغنہ، ائمہ اور پیشوا ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے میری بات کا ارادہ نہیں فرمایا۔ اور مشرکین

سے فدیہ لے کر ان کو گلو خلاصی مرحمت فرمادی۔ جب اگلے دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو کیا دیکھا ہوں کہ آپ ﷺ اور ابو بکرؓ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے آپ کو اور آپ کے رفیق کو کیا چیز ہے جو رلا رہی ہے؟ اگر مجھے رونا آیا تو میں بھی روؤں گا ورنہ آپ دونوں کے رونے کو دیکھ کر رونے کی کوشش کروں گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھیوں کے فدیہ لینے کی وجہ سے عذاب الہی اس درخت سے زیادہ قریب پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

”ماکان لنبی ان یکون له اسرى حتى یشحن فی الارض تریدون عرض الدنيا والله یرید الآخرة“

لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم۔ تک (الانفال ۶۷-۶۸)

۱۔ سنن الترمذی ۳۶۸۲، و مسند الامام احمد ۳۵/۲، ۳۰۱، والمستدرک ۸۶/۳، ۸۷، والمعجم الکبیر للطبرانی

۳۳۹/۱، ۳۱۳/۱۹، و موارد الظمآن ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، والسنة لابن اسی عاصم، ۵۸۱/۲، و تاریخ اصہبان لابی نعیم

۳۲۷/۲، و طبقات ابن سعد ۱۹۳/۱، ۱۹۳/۲، ۹۹، و المصنف لابن ابی شیبہ ۲۵۱/۱۲۔

تغیر کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی ہوں اور وہ (ان کافروں کو قتل کر کے) زمین میں بکثرت خون (نہ) بہائے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں پھر اللہ نے مسلمانوں کے لئے نعمت کے اسوا کو حلال فرمادیا۔ لیکن جب آئندہ سال کا معرکہ پیش آیا تو مسلمانوں نے جو فدیہ وصول کیا اسی کے بقدر سزا دی گئی۔ چنانچہ ستر مسلمان شہید ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ کے رفقاء (عارضی طور پر) آپ سے بھاگ گئے۔ آپ کے سامنے کے چار دند ان مبارک شہید ہو گئے ہر پر جو خود (جنگی ٹوپی) تھی انکی کڑیاں آپ کے سر میں لٹکی گئیں اور خون آپ کے چہرے کو تر کر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

"اولمآ اصابکم مصیبتا فقد اصابکم مثلها قلتم انی هذا، قل هو من عند انفسکم، ان اللہ علی کل شیء قدير" (ال عمران ۱۶۵)

(بھلائی) کیا (بات ہوئی کہ) جب (احد کے دن کفار کے ہاتھوں) تم پر مصیبت پڑی حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھوں سے ان پر پڑ چکی ہے تو (اب) تم چلا اٹھے کہ (بائے یہ) آفت کہاں سے آ پڑی؟ کہہ دو کہ یہ تمہاری شامت اعمال ہے (کہ تم نے فدیہ لیا) بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۲۔ حضرت عمرؓ کی بارگاہ نبوت میں جرات..... سلیمان بن احمد، محمد بن شعیب الاصمہانی، احمد بن ابی سرج الرازی، سعید اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن ماجہ، مجاہد، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بدر کے قیدیوں کو قید کر لیا تو ابو بکرؓ سے مشورہ لیا ابو بکرؓ نے عرض کیا: یہ آپ کی قوم اور خاندان والے ہیں۔ لہذا آپ ان کو آزاد کر دیجئے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے مشورہ طلب کیا تو عمرؓ نے عرض کیا: آپ ان کو قتل کر دیجئے۔ بالآخر آپ ﷺ نے ان سے فدیہ لے لیا۔ پھر اللہ پاک نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

"ماکان لنبی ان یکون له اسرى حتى یفخن فی الارض یریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرة" سے لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم۔ تک (الانفال ۶۷-۶۸)

پھر آپ ﷺ سے ملے تو فرمایا قریب تھا کہ ہم پر تیری مخالفت میں عذاب نازل ہو جاتا۔  
۱۰۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الوہاب بن الضحاک، اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو فرماتے ہوئے سنا:

جب عبد اللہ بن ابی سلول کی وفات ہو گئی تو رسول اکرم ﷺ کو ان پر نماز پڑھنے کے لئے بلایا گیا۔ جب آپ ﷺ اس (منافق) پر نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں وہاں سے پھر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ کے دشمن کی نماز جنازہ پڑھا میں گے جو یوں کہتا ہے؟ اور میں عبد اللہ بن ابی سلول کی باتیں گوانے لگا رسول اللہ ﷺ سکراتے رہے۔

حتی کہ میں نے بہت ہی زیادہ (باتیں) کر دیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! مجھے چھوڑ! مجھے (پڑھنے نہ پڑھنے کا) اختیار دیا گیا تھا۔ لہذا میں نے پڑھنے کو ترجیح دی۔ چونکہ منافقین کے لئے فرمایا گیا ہے کہ (استفادہ کریں) کیا نہ کریں۔ اگر آپ ستر بار بھی انکے لئے استفادہ کریں تب بھی اللہ انکو معاف نہ فرمائے گا پس اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اگر ستر مرتبہ سے زائد استفادہ کرنے میں اس کے لئے بخشش ممکن ہے تو میں زیادتی کر لیتا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے ساتھ بھی چلے۔ حتی کہ اس کی قبر پر کھڑے رہے۔

تا آنگہ اس کی تدفین سے فارغ ہو گئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اب مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کے ہوئے جرات آمیز رویے پر تعجب ہوتا ہے۔ حالانکہ اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر اللہ کی قسم تم تو اسی عمرؓ کے ساتھ رہے کہ یہ دو آیتیں نازل ہوئیں:

والتصل علی احد منہم مات ابدًا ولا تمم علی قبرہ (التوبہ: ۸۴، ۸۵)

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔ حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر حضرت عمرؓ نے اپنی تمام تر سعی و جہد مفارقت خلق میں صرف کر دی جس کے صلے میں اللہ نے ان کی موافقت حق میں وحی نازل فرمائی۔ چنانچہ رسول علیہ السلام کو منافقین پر نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ اور وصولیٰ فد یہ کے معاملے سے درگزر کیا گیا۔

۱۰۳۔ عمر بن الخطاب کا اپنے بعد کسی کو خلیفہ نامزد نہ کرنا..... سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، الزہری، سالم، ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں اپنے والد اکرم (حضرت عمرؓ) کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میں لوگوں کے درمیان ایک بات گردش کرتی سن رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ کے گوش گزار کروں؟ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ (اپنے بعد) خلافت کے لئے کسی کو نامزد نہیں فرما رہے آپ ایک مثال لے لیجئے کہ اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کا کوئی چرواہا ہو اور وہ انکو چھوڑ کر آکے پاس چلا آئے تو آپ بھی خیال کریں گے کہ اس نے جانوروں کو تباہی کے سپرد کر دیا۔ لہذا انسانوں کی تو جانوروں سے زیادہ رعایت قابلِ ملحوظ ہے؟ حضرت عمرؓ یہ بات سن کر کچھ دیر کے لئے سوچ میں گم ہو گئے۔ پھر سر اٹھا کر فرمایا:

پروردگار عزوجل اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا۔ اور میں کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمایا۔ لیکن اگر میں کسی کو خلافت کیلئے منتخب کروں تو اس کی بھی گنجائش ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا خلیفہ چنا تھا۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم انکے رسول اکرم ﷺ اور ابوبکرؓ کے یوں ذکر فرمانے سے میں جان گیا کہ آپ حضور اکرم ﷺ کے مقابلے میں کسی کی متابعت قبول نہیں فرمائیں گے اور خلاصہ کلام اپنی جانب سے کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے۔

۱۰۵۔ خواب میں آپ ﷺ کا عمرؓ کو روزے کی حالت میں بوسہ لینے سے منع فرمانا..... ابوبکرؓ الطحی، عبید بن غنم، ابوبکر بن ابی ہشیم، ابواسامہ، عمرو بن حمزہ، سالم، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ دیکھا کہ آپ میری طرف التفات نہیں فرما رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے؟ فرمایا: کیا تم روزے کی حالت میں بوسہ نہیں لیتے؟ میں نے عرض کیا: قسم ہے آپ کو حق کے ساتھ مجھ کو کرنے والی ذات کی! آنگدہ میں روزہ کی حالت میں کبھی بوسہ نہیں لوں گا۔

۱۰۶۔ سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن النوکل، ابوسلمہ بن عبید اللہ بن عمر، ابن عمرؓ، ابن جعدہ..... ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے نبی قیس زبیر بن فرمائی۔ پھر مجھے چھری لانے کو فرمایا۔ پھر فرمایا اے نبی! میری قیص کی آستین کو اپنی طرف کھینچو اور میری اگلیوں کے پوروں تک آستینیں اپنے ہاتھ سے پکڑ کر امد حصہ کاٹ دو۔ ابن عمرؓ نے دونوں آستینوں کا بڑھا ہوا حصہ کاٹ دیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا: ابا جان اگر آپ فرمائیں تو میں قینچی کے ساتھ اسکو برابر کروں؟ فرمایا: چھوڑو بیٹے! میں نے

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۲۱/۸۵، سنن النسائی ۳/۶۳، ۶۸، سنن الترمذی ۳۰۹۷، و مستد الامام احمد ۱/۱۶۱، و تفسیر الطبری ۱۰/۱۳۲، و مصابیح السنۃ ۳/۱۳۱۔  
 ۲۔ المطالب العالیۃ ۹۸۳، و کنز العمال ۳/۲۳۳۔

رسول اکرم ﷺ کو یونہی دیکھا ہے۔

ابن عمر فرماتے ہیں اس کے بعد وہ قیص آپ کے بدن مبارک پر ہمیشہ رہی حتیٰ کہ چھوٹی پڑ گئی اور اکثر میں اس کے دھاگے آپ کے قدموں پر گرتے دیکھا کرتا تھا۔

۱۰۷- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، عبداللہ بن محمد بن المغیرہ، مالک بن مغول، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عراق سے حضرت عمرؓ کے دربار خلافت میں کافی سارا مال آیا۔ آپ نے اسکو تقسیم فرمانا شروع کر دیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر کسی آنے والے دشمن یا کسی چیش آمدہ مصیبت کے واسطے بھی کچھ مال پس انداز کر لیں تو بہتر ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا اللہ کی تجھ پر پھینکا پڑے۔ شیطان تیری زبان سے بات کر رہا ہے۔ اللہ نے مجھے اس مال کے بارے میں واضح حجت عطا فرمائی ہے اور اللہ کی قسم میں آنے والی کل کی خاطر آج کے روز خدا کی نافرمانی ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں لیکن رسول اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے لئے جو کچھ بندوبست کیا وہ میں بھی کروں گا۔

شجرہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ حقائق کے شیفتہ اور بطلان پرستی سے کنارہ کش تھے۔

تصوف نام ہے کھرے کے لئے کھوئے کو چھوڑنا۔

۱۰۸- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ، علی بن یزید بن جعدان، عبدالرحمن بن ابی بکرۃ، الاسود بن صریح سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنے رب کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور آپ کی بھی۔ آپ نے فرمایا: تیرا پروردگار عزوجل تعریف کو بہت پسند فرماتا ہے۔ پھر میں آپ کے ساتھ مصروف گفتگو ہو گیا اور آپ کو اشعار سنانے لگا۔ حضرت اسودؓ فرماتے ہیں پھر ایک دراز قامت شخص جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑے ہوئے تھے آپ کے ساتھ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کی آمد پر آپ نے مجھے خاموش ہونے کا حکم دیا۔ پھر وہ شخص آیا اور کچھ دیر آپ کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد چلا گیا۔ میں پھر آپ کے ساتھ محو کلام ہو گیا۔ وہ شخص دوبارہ آیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دوبارہ خاموش کر دیا۔ وہ شخص حسب سابق کچھ دیر بات چیت کر کے چلا گیا۔ دو یا تین مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ شخص کون ہے جس کے لئے آپ نے مجھے بار بار چپ کرایا؟ آپ نے فرمایا: یہ عمر ہے۔ یہ ایسا آدمی ہے جو باطل کو پسند نہیں کرتا۔

۱۰۹- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحضرمی، معمر بن بکار السعدی، ابراہیم بن سعد، الزہری، عبدالرحمن بن ابی بکرۃ، الاسود التمیمی، عبدالرحمن بن ابی بکرۃ سے مروی ہے کہ حضرت اسودؓ بھی فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور آپ کے ساتھ مصروف ہو گیا اور آپ کو شعر سنانے لگا اسی دوران ایک بلند ہانہ شخص حاضر ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم (ذرا) غمرو۔ پھر جب وہ شخص چلا گیا تو مجھے فرمایا سناؤ میں پھر آپ کے ساتھ جو گفتگو ہو گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ شخص پھر حاضر ہوا اور آپ نے مجھے فرمایا: غمرو، پھر جب وہ چلا گیا تو فرمایا بولو۔ میں نے عرض کیا اللہ کے پیغمبر! بتائیں تو کسی یہ کون شخص ہے جب بھی وہ آیا تو آپ نے مجھے فرمایا غمرو اور اس کے جانے کے بعد فرمایا اب بولو۔ آپ نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے باطل سے اس کو کچھ سروکار نہیں۔

نبی کریم ﷺ کا اسود صحابی کو حضرت عمرؓ کے متعلق خبر دینا کہ یہ شخص باطل کو پسند نہیں کرتا اس کا مطلب ہے یعنی جو شخص کسی کی مدح سرائی کو پیش اور کمائی کا ذریعہ بنالے اور اس کی یہ حرص و لالچ اسکو خوشامد پسند لوگوں کی وادیوں میں گھسیٹتی پھرے اور اس کی یہ طبع سازی



مجلس و محافل کو عیب دار بنانے اور وہ لالچ و طمع کا غلام غیر مستحق شخص کی تعریف و توصیف میں مباغذ آرائی کرے اور کسی رفیع المرتبت شخص کی شان کو گرائے بوجہ اس کے اس بچو گو کو علیہ سے محروم کرنے کے اور یوں وہ اپنی حرص کی فطرت سے مجبور ہو کر خدا کے پست کردہ کو بلند کرنے کی کوشش کرے یا خدائے لایزال کے رفعت عطا کردہ کو نیچے گرانے کی کوشش کرے تو اس طرح کی حرفت اور پیشہ سراسر باطل ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب کے متعلق فرمایا: یہ باطل کو پسند نہیں کرتا۔ جبکہ صحیح شعر باطل نہیں بلکہ جواز کے درجہ میں ہے جس کی اللہ پاک صاحب علم و فن و صلاحیت مرحمت فرماتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی اشعار پڑھا کرتے تھے، ۱۱۰۔ سلیمان بن احمد، ابو یزید القزطیسی، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالہ، حسن، اسود بن صریح سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کو اشعار سنایا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی خاص پہچان نہ تھی۔ ایک مرتبہ ایک چوڑے شانوں اور سر کے اگلے حصہ سے اڑے ہوئے بالوں کا مالک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کسی نے شور مچا دیا چپ ہو جاؤ چپ ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اس کی ماں اس کو روئے! یہ کون ہوتا ہے جس کی وجہ سے میں نبی کریم ﷺ کو اشعار سنانے سے خاموش ہو جاؤں؟ کسی نے کہا: یہ عمر بن خطاب ہے۔ حضرت اسودؓ فرماتے ہیں: تب میں نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ کی قسم! اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ اگر مجھے یہ اشعار گاتے ہوئے سن لے تو مجھ سے بات چیت کئے بغیر مجھے پاؤں سے گھسیٹتا ہوا بیچ تک لے جائے۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ شرک اور عناد سے پاک اور معرفت و محبت سے لبریز بندگان خدا کا یہی راستہ ہے کہ کوئی باطل قول یا فعل انکو خدا سے غافل نہ کر سکے اور حق کی طرف انکے القات اور توجہ کو کوئی حالت ختم نہ کر سکے۔ وہ لوگ ہمیشہ کامل حال اور مضبوط دل کے ساتھ حق کے شیدائی ہوتے ہیں۔ حضرت عمرؓ ذلت و مسکنت کے ساتھ قوت اور عزت کے مالک مولیٰ کو تلاش کرتے تھے۔ اور اس کی اطاعت شعاری میں ہر طرح کی آسودہ حالی اور نفرت و کراہت کو پس پشت ڈال دیتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف مراتب دنیا سے کنارہ کر کے مرتبہ علیا کی طرف ملتفت ہوتا ہے۔

۱۱۱۔ محمد بن احمد، عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ المقرئ، یحییٰ بن الریح، سفیان، عن ابوب الطائی، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لائے تو راستے میں ایک جگہ پانی آ گیا۔ آپؓ اپنے اونٹ سے اترے اور اپنے نعین پاؤں سے نکال کر ہاتھ میں لے لئے۔ پھر اونٹ کی مہار لے کر پانی میں گھس گئے۔ (افواج اسلامیہ کے سربراہ) حضرت ابو عبیدہؓ نے عرض کیا: اہل زمین کے نزدیک آپؓ نے بہت بڑا کام کر لیا۔ (کہ خلیفہ وقت ہوتے ہوئے اتنا پستی کا کام کیا) حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ کے سینے پر ہاتھ مار کر افسوس بھرے لہجے میں فرمایا: کاش! تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کرتا! ابو عبیدہؓ! تم لوگ انسانیت کے ذلیل ترین لوگ تھے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول کے صدقے تم کو (دنیا میں) معزز بنا دیا۔ پس جب بھی تم عزت کو کسی اور راستے سے تلاش کرو گے خدا تعالیٰ تم کو ذلت سے دوچار کر دے گا۔

امام امش رحمہ اللہ نے قیس بن مسلم سے انس کی روایت مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۱۲۔ عبید اللہ بن محمد، محمد بن شہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، حضرت قیس سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ارض شام میں رنجہ قدی فرمائی تو لوگ آپؓ کی پیشوائی اور استقبال کو نکلے۔ آپؓ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ لوگوں نے کہا! اے امیر المؤمنین! اگر آپؓ (اعلیٰ نسل کے اتر کی گھوڑے پر سوار ہو جائیں تو بہتر ہوگا کیونکہ تم کے سردار اور عظماء سے آپؓ کی ملاقات ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانے ہوئے فرمایا: عزت تو وہاں ہے تم لوگ میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

۱۱۳۔ حضرت عمرؓ کا پانچ بڑھیا کے کام کاج کیلئے روز جانا..... محمد بن معمر، یحییٰ بن عبد اللہ الاوزاعی سے مروی ہے ایک مرتبہ

حضرت عمرؓ کی تاریکی میں باہر نکلے۔ حضرت طلحہؓ نے انکو دیکھ لیا۔ حضرت عمرؓ ایک گھر میں داخل ہوئے پھر وقت کے بعد دوسرے گھر میں داخل ہوئے۔ صبح ہوئی تو حضرت طلحہؓ اس گھر میں پہنچے اور دیکھا کہ ایک اندھی اور اپنا چہرہ بڑھیا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے اس سے دریافت کیا: یہ شخص جو تیرے پاس آتا ہے اسکا کیا ماجرا ہے؟ بڑھیا گویا ہوئی! یہ فلاں فلاں وقت سے میرے پاس حاضری دے رہا ہے میرے گھر کے کام کاج کرتا ہے اور گندگی صاف کرتا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے آپ سے مخاطب ہو کر بولے کم ہو جائے تو اپنی ماں سے اے طلحہ! کیا عمر کے نقش قدم پر تو چل سکتا ہے؟

۱۱۲- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد، ابو الاسبہب، حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا ایک کوڑی پر گزر ہوا تو وہیں رک گئے۔ آپ کے رفقاء کو اس گندگی سے اذیت محسوس ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ ہے تمہاری دنیا جس کی تم لالچ کرتے ہو اور اس کے گن گاتے ہو۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ "عیش وعشرت اور لذت و آرام سے کوسوں دور رہ کر باقی رہنے والی زندگی کے متلاشی تھے۔ مشقتوں کے عادی اور شہوات و خواہشات سے ناالاں تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف جان کو غیبتوں کا عادی بنانا ہے اور یہی عمدہ مقام ہے۔

۱۱۵- حضرت عمرؓ کا اپنی جان پر سختی کرنا..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو الہیثم محمد بن یعقوب الرہبانی، عبید اللہ بن نمیر، ثابت، حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا حکم مبارک (بجوک اور سختی سے) نرگڑانے لگا۔ یہ ایام قحط کے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی جان پر سگی منوع کر رکھا تھا صرف زیتون کے تیل پر اکتفا فرماتے تھے۔ (جب حکم مبارک میں تکلیف ہوئی تو) اس میں انگلی مار مار کر فرمانے لگے جتنا گڑ گڑاتا ہے گڑ گڑاتا رہ۔ جب تک لوگوں سے فاقہ کی سختی ختم نہیں ہو جاتی ہمارے پاس تیرے لئے یہی کچھ ہے۔

۱۱۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن مروان، اسماعیل بن ابی خالد، مصعب، حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ (ام المؤمنین) حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ بن خطاب نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ ان کپڑوں سے اچھے اور نرم کپڑے زیب تن فرمایا کریں اور موجودہ کھانے سے اچھا کھانا تناول فرمایا کریں۔ اللہ عزوجل نے رزق وافر مہیا کر رکھا ہے اور مال کی بہتات ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں اس معاملے میں تمہاری مخالفت کرتا ہوں۔ کیا تمہیں رسول اکرم ﷺ کی مشقت والی زندگی بھول گئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے حضور کی زندگی کے اس قدر مصائب و شدائد کے حوالے دیئے کہ حضرت حفصہؓ کو زلا دیا۔ پھر فرمایا: (اے نبی!) اللہ کی قسم تم نے جو کچھ کہا (وہ میں نے سنا) لیکن اللہ کی قسم مجھ سے جس قدر ممکن ہوگا میں ان کی اتباع کروں گا۔ پھر کہیں شاید میں انکی آخرت کی راحت والی زندگی میں انکا شریک ہو سکوں۔

۱۱۷- یوسف بن یعقوب النجری، حسن بن اشعثی، عفان، جریر بن حازم، حضرت حسن فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: واللہ! اگر میں پسند کروں تو تم سے اچھا اور نرم لباس پہن سکتا ہوں۔ اچھا کھانا اور سب سے اچھی زندگی بسر کرنے کا تحمل ہوں۔ اللہ کی قسم میں سینے کے عمدہ گوشت کھی، آگ پر بھینے ہوئے گوشت اور چپاتوں سے ناواقف نہیں ہوں۔ لیکن بات یہ ہے کہ میں نے اللہ عزوجل کا فرمان سنا ہے جس میں پروردگار نے نعمت و آسائش پانے والی قوم کو عار دلائی ہے فرمان الہی ہے:-

اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا. (احزاب: ۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۱۸- عبداللہ الصغیر بنی، امیر ایم بن محمد بن الحسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، عمرو بن الحارث، سعید بن ابی ہلال، موسیٰ بن سعد، حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ میں خطاب فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! ہم بھی چاہتے ہیں عیش و عشرت کرنا (اور ہمارا دل بھی کرتا ہے) کہ چھوٹی بکری کو بھونے کا حکم دیں اور میدے کی روٹی بنوائیں اور مظکینے میں سفید بنوائیں۔ جب گوشت نہ چکوری طرح ہو جائے تو اس کو کھائیں اور مظکینے کا مشروب نوش کریں۔ لیکن پھر ہم یہ ارادہ کر لیتے ہیں کہ ان عمدہ اشیاء کو آخرت کے لئے بچالیں کیونکہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:-

اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا. (الحافات: ۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۱۹- عبداللہ بن محمد، ابن ابی اسلم، ابوبکر بن ابی حمیہ، سفیان بن عیینہ، ابی فروقہ، عبدالرحمن بن ابی اسلم سے مروی ہے کہ عراق سے کچھ لوگوں کا وفد حضرت عمرؓ میں خطاب کے ہاں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے (کھانے کے دوران) انکو دیکھا گو یا وہ محض لحاظ اور مروت کا پاس رکھتے ہوئے کھا رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے انکو مخاطب ہو کر فرمایا: اے باشندگان عراق اگر میں چاہوں تو میں بھی تمہاری طرح عمدہ کھانے بنوا سکتا ہوں۔ لیکن ہم دنیا سے جو کچھ پاتے ہیں وہ اپنی آخرت کے لئے باقی رکھتے ہیں۔ کیا تم نے ایک قوم کے متعلق اللہ عزوجل کا فرمان نہیں سنا:-

اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا. (الحافات: ۲۰)

تم نے اپنی اچھی چیزیں دنیاوی زندگی میں پالی ہیں اور ان کے ساتھ فائدہ اٹھا چکے ہو۔

۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ابو معاویہ، الامش، حبیب بن ابی ثابت اپنے کسی ساتھی کے حوالہ سے حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل عراق کا ایک وفد جن میں جاہر بن عبداللہ بھی تھے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ ایک بڑا اقبال لائے جس میں روٹی اور زیتون کے تیل کا کھانا بنا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے انکو فرمایا: لو کھاؤ۔ لیکن انہوں نے اسکو چاروٹا چارزہر مار کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم سے یہ کھانا کھایا نہیں جا رہا؟ کیا کھانا چاہتے ہو؟ کھانا کھاؤ، ذائقہ دار، ٹھنڈا اور گرم؟ پھر تم اس کو اپنے شکموں کے حوالے کرو گے؟-

۱۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شجاع بن الولید، خلف بن خوشب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے اس بات کو دیکھ لیا اور جانچ لیا کہ جب بھی میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کا نقصان ہوتا ہے اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا ہاتھ سے جاتی ہے پس جب معاملہ یوں الجھ جائے تو تم فانی شے کا نقصان برداشت کر لو۔

۱۲۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، عبداللہ بن محمد العسبی، عبداللہ بن ادریس، اسماعیل بن ابی خالد، سعید ابن ابی بردہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا:

اما بعد! کامیاب اور سعادت مند داعی وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا کا بھلا ہو۔ اور بد بخت داعی وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بد بخت ہو جائے۔ (نا جائز) چرنے سے اجتناب کرو ورنہ تیرے ارکان مملکت بھی چرتے پھریں گے پھر تیری مثال اس جانور کی طرح ہوگی جس نے زمین کے سبزے کو دیکھا تو اس پر ٹوٹ پڑا اور کھا کھا کر موتا ہو گیا اور وہی مونا پاس کے لئے موت کا پیامبر ثابت ہوا

والسلام علیک۔

۱۲۳- ابو محمد بن حیان، ابویسعی الرازی، ہناد بن السری، محمد بن فضیل، سری بن اسماعیل، عامر شعیفی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت

جس کی نیت خلوص پر مبنی ہو اللہ پاک اس کے اور مخلوق کے درمیان معاملات کے لئے کافی ہو جاتے ہیں اور جو شخص لوگوں کے لئے ایسے دکھاوے کا لبادہ اوڑھے جس کا درون قلب سے کوئی واسطہ نہ ہو..... اللہ پاک ایسے شخص کو رسوا فرمادیتے ہیں۔ پس اسے غناطب! تمہارا کیا خیال ہے جلد حاصل ہونے والے معمولی رزق اور پروردگار کی رحمت کے خزانوں کے درمیان کون سا افضل ہے؟ (والسلام)

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے یکتا اقوال حقیقت حال کا راستہ دکھاتے ہیں۔

۱۲۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، الامعش، حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے: ہم نے زندگی کا بہترین راز صبر میں پایا۔

۱۲۴- ابو بکر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ و کعب، ہشام بن عروہ..... حضرت عروہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ خطبہ میں ارشاد فرمایا: جان لو کہ لالچ فقر ہے۔ (لوگوں سے) مایوس ہونا ٹھنی اور مال داری ہے۔ کیونکہ جب کسی شے سے ناامیدی ہو جاتا ہے تو انسان اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

ابن وہب رحمہ اللہ نے ثوری عن ہشام عن زید بن ملت کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت عمرؓ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۲۶- عبد اللہ الاصمغانی، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید ابن وہب، ابو حادہ بن جلدہ، محمد بن اسحاق النخعی، عبد اللہ، محمد بن فضیل، زکریا بن ابی زائدہ، عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! میرا دل خدا کے لئے اس قدر نرم ہو گیا کہ کھن بھی اتنا نرم نہیں ہوگا اور خدا ہی کے لئے میرا دل اس قدر سخت ہو گیا کہ پتھر بھی اس کے سامنے سخت نہ ہوگا۔

۱۲۷- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسر، عون بن عبد اللہ بن عقبہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

تو ائین (توبہ کرنے والوں) کے ساتھ مجالست اپناؤ کیونکہ وہ لوگ سب سے زیادہ نرم دل واقع ہوتے ہیں۔

۱۲۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، حضرت ابو خالدؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

اے بندگان خدا! کتاب اللہ کے لئے برتن جاؤ اور علم کے سرچشمے بن جاؤ اور خدا سے دن دن کا رزق مانگو۔

۱۲۹- ابن حبان، ابویحییٰ الرازی، ہناد بن السری، ابو معاویہ، امعش حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں تیری راہ میں اپنا مال اور اپنی جان خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس کو فرمایا: تم کو ایسی بات کرنے سے باز رہنا چاہیے۔ اگر کبھی آزمائش آجائے تو صبر کرے ورنہ عاقبت پر خدائے عزوجل کا شکر ادا کرے۔

فائدہ: انسان کو از خود خدا سے کسی مشکل کو طلب نہ کرنا چاہیے اگر خدا کی طرف سے کوئی حادثہ یا دشمنوں کے ساتھ جنگ پیش آجائے تو پھر کھلے دل کے ساتھ جان مال خرچ کرے اور صبر کرے ورنہ معمول کی زندگی میں عاقبت پر خدا کا شکر ادا کرے۔

۱۳۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع بن الولید، شجاع بن الولید، زیاد بن خنیسہ، محمد بن مجاہد، حبیب بن ابی ثابت، یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب کا فرمان ہے اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں خدا سے ملاقات کو زیادہ پسند کرتا۔ اللہ کے سامنے سر ہینے کا مزہ، ایسی مجالس میں شرکت کا مزہ جن میں اس طرح اچھا کلام منتخب کیا جاتا ہے جس طرح عمدہ کھجوروں کو جن لیا جاتا ہے اور اللہ کے راستے میں چلنے کا مزہ۔

حسب منصور بن الحسز، ثوری اور مسعودی سے اسکو روایت کیا گیا ہے۔  
 ۱۳۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سلیمان بن داؤد، شعبیہ، سلیمان التمیمی، ابو عثمان الہمدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ  
 حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: موسم سرما عبادت گزاروں کے لئے قیمت ہے۔  
 سبھی رحمہ اللہ سے زائدہ اور ایک جماعت نے اسکو نقل کیا ہے۔

۱۳۲- ابراہیم بن محمد بن الحسین، ابوبکر یب، مطلب بن زیاد، عبد اللہ بن عیسیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے چہرہ  
 مبارک پر رونے کی وجہ سے دو سیاہ گڑھے پڑ گئے تھے۔

۱۳۳- عبد اللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن ابی سہا، ابوبکر بن ابی حمیہ، عفتان، جعفر بن سلیمان، ہشام بن الحسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت  
 عمرؓ پڑھتے پڑھتے کسی آیت پر گزرتے تو ان کا گلہ رندہ جاتا اور اس قدر روتے کہ (بے حال ہو کر) گر جاتے۔ پھر گھر میں پڑے رہتے حتی  
 کہ لوگ عیادت کو آتے اور آپ کو مرلیض سمجھنے لگتے۔

۱۳۴- محمد بن حمید عبد اللہ بن زیدان، ابوبکر یب، ابن ادریس، عبد الرحمن بن اسحاق، عن معارب بن وثار، ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے  
 حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ کے رونے کی آواز تین صفوں کے بعد بھی سنائی دی۔

۱۳۵- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ جمیدی، سفیان، جعفر بن یزقان، ثابت بن جحان فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن خطاب کا فرمان ہے:  
 تم اپنے نفوس کا وزن کرو قبل اس سے کہ ان کا وزن کیا جائے اور ان کا محاسبہ کرو قبل اس سے کہ انکا محاسبہ کیا جائے کیونکہ کل  
 حساب کے روز تمہارے لئے اپنی جانوں کا محاسبہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ اور بڑی پیشی کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لو جس کے متعلق  
 آیا ہے۔

یومئذ تعرضون لمتخفی منکم خافیۃ (الحاقہ ۱۸)

اس دن تم کو پیش کیا جائے گا تو تم سے کوئی شیء مخفی نہ رہے گی۔

۱۳۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مسلم، بناد، ابو معاویہ، جویر، شہاک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے  
 فرمایا: کاش میں اپنے گھر والوں کے لئے ایک مینڈھا ہوتا۔ وہ ایک عرصہ تک مجھے کھلا پلا کر مونا تا زہہ کرتے۔ حتیٰ کہ جب میں خوب فریب  
 ہو جاتا تو گھر والوں کے کچھ مہمان آتے اور پھر میرا کچھ حصہ بیون لیا جاتا اور کچھ حصے کا سالن بنا کر کھالیا جاتا پھر مجھے وہ کھاتے اور نکال  
 دیتے اور میں بشر نہ ہوتا۔

۱۳۷- محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن الجعد، شعبیہ، عاصم بن عبد اللہ، ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کا سر میری  
 ران پر تھا، یہ آپ کے مرض الوقت کا واقعہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا سر زمین پر رکھ دو۔ میں نے عرض کیا: آپ کا سر میری ران پر  
 ہو یا زمین پر..... آپ پریشان نہ ہوں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا: نہیں تم زمین پر رکھ دو۔ چنانچہ میں نے آپ کا سر زمین پر رکھ دیا۔ پھر  
 آپ نے (آہ وزاری کے ساتھ) کہا: ہلاکت و تباہی ہے میری اور میری ماں کی! اگر پروردگار نے مجھ پر رحم نہ فرمایا۔

۱۳۸- ابو خالد بن جبلی، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، ایوب اسطینانی، ابن ابی ملیکہ، مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ وفات  
 سے قبل جب آپ کو نیزہ مارا گیا تو ایک مرتبہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! اگر میرے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو میں خدا کے عذاب کو  
 دیکھنے سے قبل اس کے عوض سارا سونا قربان کر دیتا۔

۱۳۹- محمد بن معمر، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، الاوزاعی، سماک، عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرؓ کو نیزہ مارا گیا  
 تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو، اللہ نے آپ کے ذریعے شہروں کو فتح کر دیا۔ نفاق کا

تہ فہم کر لیا اور رزق کے دروازے کھول دیئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا امارت سے متعلق تم میری تعریف کر رہے ہو اے ابن عباس؟ عرض کیا: امارت اور غیر امارت دونوں وقتوں کی بات کر رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے خطاب سے فرمایا:

تم ہے اس ذات کی جس کے تصرف میں میری جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اس باب خلافت سے اس طرح نکل جاؤں کہ مجھ پر ثواب ہونے لگا۔

۱۳۰- خلافت اسلامیہ کے امیر کا لباس..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، بہزہ، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ نے خطبہ دیا جبکہ آپؐ غلیظہ وقت تھے۔ اس وقت آپ کے بدن مبارک پر جو چادر تھی اس میں بارہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

۱۳۱- محمد بن معمر، عبد اللہ بن الحسن الحارثی، یحییٰ بن عبد اللہ الباہلی، الاوزاعی، داؤد بن علی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطاب سے فرمایا: اگر نہ فرات کے کنارے کوئی بکری کسی سب سے ہلاک ہو جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کی باز پرس فرمائے گا۔

۱۳۲- محمد بن معمر، ابو شعیب الحارثی، یحییٰ بن عبد اللہ الباہلی، الاوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطاب سے فرمایا: اگر کوئی منادی آسمان سے یہ ندا دے کہ اے انسانو! تم سب جنت میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے، تو مجھے خوف ہے کہ وہ شخص میرے سوا کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر منادی یوں ندا دے کہ اے انسانو! تم سب جہنم میں داخل ہو گے سوائے ایک شخص کے تو مجھے (خدا سے) امید ہے کہ وہ شخص میں ہوگا۔

۱۳۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، عبد العزیز الدر اور ردی، عبید اللہ بن عمر، حضرت تابعؓ فرماتے ہیں حضرت عمرؓ اور آپ کے فرزند (یعنی میرے والد) ابن عمرؓ کیسکی میں کوئی امتیاز اور فرق اس وقت تک نہ ہوتا تھا جب تک دونوں بات نہ کرتے یا ایسا کوئی عمل نہ کرتے جو دونوں میں امتیاز کر دے۔

ابن عیینہ نے زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالہ سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۳۴- محمد بن علی بن حنیس، ابو شعیب الحارثی، عبد اللہ بن محمد الجعفی، عبد الواحد بن زیاد، عبد الرحمن بن اسحاق، رجل قرشی، ابن عکیم مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو۔

اللھم اجعل سریرتی خیر امن علاتیتی واجعل علاتیتی حسنة.

اے اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے اچھا بنا دے اور میرے ظاہر کو اچھا بنا دے۔

۱۳۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، مسعر، ابی صحرة، جامع بن شداد، اسود بن بلال النخاری سے منقول ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو ولایت سونپی گئی تو آپؐ برسر منبر کھڑے ہوئے اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: اے لوگو میں دعا مانگتا ہوں تم امین کہتے جاؤ۔ پھر دعا کی: اے اللہ میں سخت غموں میں مجھے نرم کر دیجئے۔ میں بخیل ہوں مجھے سختی بنا دیجئے اور میں کمزور بنا توں ہوں مجھے توانا اور

ار مشكدة المصباح للتصريفى ۲۵۰۳ و كمن العمال ۳۷۳۳، والجامع الكبير للسيوطى ۶۰۷، والجامع الصغير للسيوطى ۶۱۳۳.

معمولی فرق کے ساتھ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو نقل فرمایا اور امام ترمذی کی طرف اس روایت کو منسوب کیا اور حضرت عمرؓ سے اسکو نقل کرنا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر میں بھی امام ترمذی کے حوالہ سے اسکو نقل کیا اور طویل الفاظ کے ساتھ نقل کیا۔ نیز وہاں بھی اس روایت کو عمرؓ سے نقل کرنا ضعیف قرار دیا۔

طاقتور بنا دیجئے۔

۱۳۶- ابراہیم بن عبد اللہ، ابوالعباس اٹھنی، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عن ہشام، زید بن اسلم اپنے والد اسلم روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرا قتل ایسے کسی شخص کے ہاتھوں نہ ہو جس نے تجھے سجدہ کیا ہو، کہیں وہ اس کی وجہ سے قیامت کے روز مجھ پر غالب آجائے۔

۱۳۷- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہشام، امیہ بن بسطام، زید بن زریع، روح بن القاسم، زید بن اسلم اپنے والد سے اور وہ حضرت حصہ بنت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت حصہؓ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عمرؓ کو دعا کرتے ہوئے سنا:

اے اللہ مجھے اپنی راہ میں قتل ہونا نصیب فرما اور اپنے نبی کے شہر میں موت نصیب فرما۔ حضرت حصہؓ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: اللہ پاک جب چاہے گا کر دے گا۔

۱۳۸- محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبد الرحمن، زید بن ہارون، یحییٰ بن سعید الانصاری، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے وادی بطنما میں ایک جگہ اپنے ہاتھوں سے مٹی ہمواری پھر اسی پر اپنی چادر کا حصہ بچھا کہ چت لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کرنے لگے: اے اللہ میں بوزھا ہو چکا ہوں میرے اعصاب کمزور پڑ گئے ہیں میری رعایا تکمیر چکی ہے۔ پس مجھے اس حال میں اپنے پاس بلا لے کہ میں ضائع نہ ہو جاؤں اور زیادتی کرنے والا نہ ہوں۔

۱۳۹- عبد اللہ بن محمد بن عطاء، محمد بن شبلی، عبد اللہ بن محمد العنسی، ابن فضیل، لیث، ..... سلیم بن حظلہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اپنی دعا میں فرماتے تھے:

اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے اچانک (موت کے کھنڈے میں) پکڑ لے، یا مجھے غفلت میں چھوڑ دے یا مجھے غافلین میں شمار کرے۔

۱۵۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یعقوب الدورقی، روح، شعبہ، عبد اللہ بن خراش اپنے بچپا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب اپنے خطبہ میں یوں دعا مانگتے تھے: اے اللہ! اپنی رسی کے ساتھ ہماری حفاظت فرما اور اپنے دین پر ہمیں ثابت قدم رکھ۔

۱۵۱- خدا کی بارگاہ میں حضرت عمرؓ کا حساب بارہ برس تک چلنا..... ابو بکر احمد بن اسدی، حسن بن طلویہ، اسماعیل بن عیسیٰ، بیان بن بسطام، روح بن القاسم، زید بن اسلم، عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں زیادہ سے زیادہ (اپنے والد ماجد) حضرت عمرؓ کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ چنانچہ ایک دن میں نے خواب دیکھا ایک عالی شان محل ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ پھر محل سے حضرت عمرؓ باہر تشریف لائے۔ آپ پر چادر زیب تن تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا گویا ابھی غسل فرما کر نکلے ہیں میں نے عرض کیا: آپ کے ساتھ کیا کچھ تینا؟ فرمایا: بھلا ہو گیا۔ قریب تھا کہ عرش مجھ پر گر جاتا۔ لیکن میں نے اپنے پروردگار کو انتہائی مغفرت کرنے والا پایا۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: بارہ برس۔ فرمایا اب جا کر حساب کتاب سے گلو خلاصی ہوئی ہے۔

۱۵۲- ابو بکر، حسن بن جعفر، بن حنیف، بن الحارث، علی بن شہر، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبد الرحمن، حضرت عباس بن عبد المطلبؓ فرماتے ہیں میں حضرت عمرؓ کا ہمسایہ تھا۔ میں نے حضرت عمرؓ سے بڑھ کر افضل انسان کوئی نہیں دیکھا۔ آپ کی رات نماز میں اور دن روزے اور لوگوں کی حاجت روائی میں بسر ہوتے تھے۔ جب حضرت عمرؓ وفات فرما گئے تو میں نے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ مجھے خواب میں عمرؓ کی زیارت

ہو جائے۔ چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عمرؓ مدینہ کے بازار کی طرف سے ہر پر عامہ ہاندھے ہوئے تشریف لارہے ہیں۔ میں نے آپ کو سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: بہتر ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا؟ فرمایا: میں ابھی حساب کتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ قریب تھا کہ عرشِ تلے دب جاتا اگر میں اپنے رب کو رحیم نہ پاتا۔

۱۵۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی بکر، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن ادریس، محمد بن عجلان، ابراہیم بن مرۃ، محمد بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطاب نے فرمایا:

ایسے کسی کام میں مشغول مت ہو جس کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں۔ اپنے دشمن سے دور رہو۔ دوستی کے لئے صرف امانت دار کو منتخب کرو۔ کیونکہ امین کے برابر قوم کا کوئی فرد نہیں اور قاجر شخص کا ساتھ مت اختیار کرو۔ ورنہ وہ تمہیں گناہ کی راہ پر لگائے گا اور اس کو کبھی اپنا رازداں مت بناؤ بلکہ اپنے معاملات کا مشورہ ایسے لوگوں سے کیا کرو جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

۱۵۴- حسن بن عجلان الوراق، عبداللہ بن عبدالمقتری، محمد بن عثمان، یوسف بن ابی اسدیہ السطھی، حکم بن ہشام، عبدالملک بن عیسر، امین زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا:

اللہ کے خاص بندے وہ ہیں جو باطل کو چھوڑ کر اس کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں اور حق کا بول بالا کر کے اس کو زندگی بخشتے ہیں۔ انکو تمہارے خداوندی کا مژدہ سنایا گیا تو وہ سحر آگئیں ہو گئے۔ عذاب الہی سے ڈرایا گیا تو خوف ان کے بدن سے چھلکنے لگا۔ وہ خدا سے خوفزدہ ہو کر دوبارہ اطمینان کی پناہ میں نہیں آئے۔ آنکھوں سے معائنہ کئے بغیر اس یقین کی دولت سے مالا مال ہو گئے جس کو کوئی شی ڈککا نہیں سکتی۔ خوف انکی رگ و پے میں یوں سرایت کر گیا کہ باقی رہنے والی زندگی کے مقابلہ میں انہوں نے ہر چیز سے اپنی راہ منقطع کر لی۔ پس زندگی انکے لئے نعمت ہے لیکن موت کرامت ہے۔ جس کے سبب حور عین سے انکا بندھن بندھے گا اور نو عمر حشم و خدم ان کی خدمت کے لئے مقرر کر دیے گئے ہیں۔

حضرت عمرؓ کا ذکر خیر تمام ہوا۔



### (۳) عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خلیۃ ثالث، مطیع و فرماں بردار، ذوالنورین، خائف خدا، ذوالجبرتین، مُضَلِّی اِلَى الْقِبْلَتَیْن ..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما  
خاصان حق میں سے تھے جن کی منقبت خدا نے عروج مل نے یوں بیان فرمائی۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کئے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور احسان کیا۔ (ترمذی المائدہ: ۹۴)

آپ دن رات بارگاہ خداوندی میں سجدہ و ریز رہتے، آخرت سے ڈرتے اور اپنے رب سے اس لگائے رکھتے تھے۔ آپ کی خاص الخاص صفات سخاوت و حیا اور خوف و رجا تھیں۔ دن کے وقت جو دو سٹا اور صوم و صیام آپ کا محبوب عمل تھا اور رات کو بارگاہ خداوندی میں سجدہ و قیام آپ کا خاص عمل تھا۔ آپ کو ابتلائے آزمائش اور نجات خداوندی کی خوشخبری عنایت کی گئی۔  
تصوف راہ حق میں مصروف عمل رہ کر منزل تک رسائی پانے کا نام ہے۔

۱۵۵۔ محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، غلام بن سنجی، مسعر، ابوعمون النخعی، محمد بن عاتب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان کا ذکر چل پڑا حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہما نے فرمایا: ابھی امیر المؤمنین (حضرت علیؑ ذکر عثمان کرنے) آئیں گے چنانچہ حضرت علیؑ تشریف لائے اور فرمایا: عثمان ان لوگوں میں سے تھے جن کے متعلق ارشاد خداوندی ہوا:

وہ لوگ ایمان لائے اور پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا اور نیکی کی اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (المائدہ: ۹۴)

۱۵۶۔ ابو بکر بن موسیٰ الباہلی، عمر بن الحسن، ابن ہبہ، ابو خلف صاحب الحریر، سنجی ابیکاء، ابن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: ارشاد خداوندی ہے:

(بھلا مشرک اچھا ہے) یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر پیشانی رکھ کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے۔ (البقرہ: ۹۷)

۱۵۷۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو الریبی، زکریا بن سنجی السمری، الاصبغی، عبد الاملی السامی، حمید اللہ بن عمر، عن نافع، ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: عثمان میری امت میں سب سے زیادہ حیا دار اور معزز و مکرم ہیں۔

۱۵۸۔ محمد بن علی بن حنفیہ، عمر بن ایوب، ابو عمر، بشیم، کوثر بن حکیم، نافع، ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: میری

۱۔ الکامل لابن اثیر (حوادث سنة ۳۵) وغایة النہایة ۵۰۷، وشرح نهج البلاغة ۶۱/۲، والبدء والتاریخ ۷/۵، ۱۹۳، ۲۰۸، وتاریخ الطبری ۱۳۵/۵، وصف الصفوة ۱۱۲/۱، وتاریخ الخمیس ۲۵۳/۲، والمعبر ۳۷۷، والکنی والاسماء ۸/۱، ومنہاج السنة ۱۸۶/۲، ۱۶۵/۳، والریاض المنضوۃ ۸۲/۲، ۱۵۲، والاسلام والحضارة العربیة ۱۳۸/۲، ۳۷۳، والاعلام ۲۱۰/۳۔

۲۔ کنز الاعمال ۳۲۸/۲، والجامع الصحیر ۵۳۸۱، وعزاه للمسنف فی هذا الكتاب وضعفه، وقال المناوی فی فیض القدر ۳۰۲/۳، یہ روایت ضعیف ہے۔ فیض القدر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کو طبرانی اور بیہقی نے نقل کیا ہے۔ اس میں ایک راوی زکریا بن سنجی السمری ہے۔ اور ایک راوی ابو سعید بن یونس ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

امت کے سب سے زیادہ حیا دار انسان عثمان بن عفان ہیں۔

۱۵۹- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو جعج، حضرت حسنؑ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عثمانؓ اور آپ کی حیا داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپؐ مکہ میں (تہما) ہوں اور دروازہ بھی بند ہو تب بھی آپ پانی ڈالنے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے۔ نیز شدت حیا کی وجہ سے آپؐ کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔

۱۶۰- سلیمان بن احمد، طاہر بن یحییٰ، سعید بن ابی مریم، ابن لویبہ، حارث بن یزید، علی بن رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: قریش کے تین اشخاص سب سے زیادہ بارونق چہرے والے، اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیا دار تھے، اگر وہ تجھ سے بات کریں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اگر تو ان سے بات کرے تو کبھی تجھے نہیں جھٹلائیں گے! ابو بکر صدیق، عثمان بن عفان اور ابو سعید بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۱۶۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، زبیر بن عبداللہ اپنی ایک وادی سے جب کا نام زبیر تھا روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: حضرت عثمانؓ صائم الدہر تھے اور رات کے اول پہر کو چھوڑ کر ساری ساری رات عبادت کرتے تھے

۱۶۲- ایک نماز میں پورا قرآن پڑھنا..... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حجاج بن سعید، ابو طلحہ القروی (عبداللہ بن محمد)، عثمان بن عبدالرحمن التیمی، عبدالرحمن جمہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں نے مقام (ابراہیم) پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے میرے شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔ پھر آپؐ نے سورۃ فاتحہ سے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پورا قرآن کریم ختم کر لیا پھر رکوع اور حمدہ کر کے نماز تمام کی۔ پھر جوتے اٹھائے۔ عبدالرحمن جمہی رحمہ اللہ فرماتے ہیں معلوم نہیں اس سے پہلے بھی آپؐ نے کچھ نماز ادا کی یا نہیں۔

یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو و محمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۱۶۳- سلیمان بن احمد، ابو زید القرظی، اسد بن موسیٰ، سلام بن مسکین، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کی بیوی (نائلہ) کہتی ہیں کہ جب دشمنوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کے ارادے سے گھیرے میں لے لیا تو آپؐ اس بات سے صرف نظر کر کے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں گے تمام تمام رات عبادت میں مصروف رہتے اور صرف ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

۱۶۴- ابو احمد النظری و سلیمان بن احمد، ابو ظلیفہ، حفص بن عمر الحوضی، حسن بن ابی جعفر، خالد، شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق کی ملاقات اشتر سے ہوئی حضرت مسروق نے پوچھا: تم نے عثمانؓ کو قتل کر دیا؟ اشتر نے کہا: ہاں۔ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے صائم الدہر اور قائم اللیل شخص کے قتل سے اپنے ہاتھ خون آلود کئے ہیں۔

۱۶۵- حسین بن علی، ابراہیم بن محمد، محمود بن خداش، ابو معاویہ، عاصم، حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کو جب قتل کیا گیا تو ان کی بیوی نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے ایسے شخص کو قتل کر ڈالا جو ساری ساری رات جاگ کر ایک رکعت میں قرآن کریم مکمل کرتا تھا۔

انس بن مالکؓ سے یوں مروی ہے کہ ایک بڑی جماعت نے اس کو حضرت انس بن سیرین سے نقل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کو ان مصائب اور بلوی میں آزمائش کی پہلے خبر دیدی گئی تھی (بزبان مہبط وحی رسول اکرم ﷺ)۔ چنانچہ ان سخت ترین حالات میں آپؐ کسی قسم کے جزع و فزع کرنے سے محفوظ رہے اور صبر و شکر کر کے بارگاہ حق کا قرب

امت کے سب سے زیادہ حیا دار انسان عثمان بن عفان ہیں۔

۱۵۹- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابو جیح، حضرت حسنؓ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عثمانؓ اور آپؐ کی حیا داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر آپؐ مکہ میں (تجا) ہوں اور دروازہ بھی بند ہو تب بھی آپؐ پانی ڈالنے کے لئے کپڑے نہ اتارتے تھے۔ نیز شدت حیا کی وجہ سے آپؐ مگر سیدھی نہ کرتے تھے۔

۱۶۰- سلیمان بن احمد، طاہر بن یحییٰ، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، حارث بن یزید، علی بن رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: تہلیل کے تین اشخاص سب سے زیادہ بارونق چہرے والے، اچھے اخلاق والے اور سب سے زیادہ حیا دار تھے، اگر وہ تجھ سے بات کریں تو کبھی جھوٹ نہ بولیں گے اگر تو ان سے بات کرے تو کبھی تجھے نہیں جھٹلائیں گے، ابو بکر صدیق، عثمان بن عفان اور ابو سعیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجماعاً۔

۱۶۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، زبیر بن عبداللہ اپنی ایک وادی سے جنگ نام زبیرہ تھارویت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: حضرت عثمانؓ صائم اللہ ہر تھے اور رات کے اول پہر کچھ چوڑ کر ساری ساری رات عبادت کرتے تھے

۱۶۲- ایک نماز میں پورا قرآن پڑھنا..... ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ہشیم بن سعید، ابو علقمہ، الفروی (عبداللہ بن محمد)، عثمان بن عبدالرحمن البقی، عبدالرحمن جعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک رات میں نے مقام (ابراہیم) پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا چنانچہ میں عشاء کی نماز پڑھ کر مقام ابراہیم میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے میرے شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ حضرت عثمان بن عفان تھے۔ پھر آپؐ نے سورۃ فاتحہ سے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ پورا قرآن کریم ختم کر لیا پھر رکوع اور سجدہ کر کے نماز تمام کی۔ پھر جوتے اٹھائے۔ عبدالرحمن جعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں معلوم نہیں اس سے پہلے بھی آپؐ نے کچھ نماز ادا کی یا نہیں۔

یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۱۶۳- سلیمان بن احمد، ابو زید القزلبی، اسد بن موسیٰ، سلام بن مسکین، محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کی بیوی (نائلہ) کہتی ہیں کہ جب دشمنوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کے ارادے سے گھیرے میں لے لیا تو آپؐ اس بات سے صرف نظر کر کے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں گے تمام تمام رات عبادت میں مصروف رہتے اور صرف ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔

۱۶۴- ابو احمد انظر یعنی سلیمان بن احمد، ابو ظبیہ، حفص بن عمر الجوسی، حسن بن ابی جعفر، جملہ، شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق کی ملاقات اشتر سے ہوئی حضرت مسروق نے پوچھا: تم نے عثمانؓ کو قتل کر دیا؟ اشتر نے کہا: ہاں۔ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے صائم اللہ اور قائم اللیل شخص کے قتل سے اپنے ہاتھ خون آلود کئے ہیں۔

۱۶۵- حسین بن علی، ابراہیم بن محمد، محمود بن خدش، ابو معاویہ، حاصم، حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان کو جب قتل کیا گیا تو انکی بیوی نے قاتلوں سے فرمایا: تم نے ایسے شخص کو قتل کر ڈالا جو ساری ساری رات جاگ کر ایک رکعت میں قرآن کریم مکمل کرتا تھا۔

انس بن مالک سے یوں مروی ہے کہ ایک بڑی جماعت نے اس کو حضرت انس بن سیرین سے قتل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کو ان مصائب اور بلوی میں آزمائش کی پہلے خبر دیدی گئی تھی (بزبان مہبط وحی رسول اکرم ﷺ)۔ چنانچہ ان سخت ترین حالات میں آپؐ کسی قسم کے جزع و فزع کرنے سے محفوظ رہے اور صبر و شکر کر کے بارگاہ حق کا قرب

پاتے رہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بلوئی پر مبرک کر کے نبوی (خدا سے مناجات) کی حلاوت حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۶۶- قتل اور جنت کی بشارت ..... محمد بن معمر، محمود بن الروزی، حامد بن آدم، عبد اللہ بن المبارک، سفیان بن عیاض، ابی عثمان انبہدی، ابی موسیٰ الاشعری، ابی موسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ میں باہجائے (مدینہ) میں سے کسی باغ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ کوئی شخص آیا اور اس نے دروازہ پر دستک دی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے دروازہ کھول دو اور ایک مصیبت پر انکو جنت کی خوشخبری دیدو۔ ان کو مصیبت (قتل) لاحق ہوگی۔ ابی موسیٰ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ عثمان بن عفان ہیں میں نے ان کو خبر سنائی تو فرمانے لگے: اللہ دگار ہے سب

۱۶۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہمام، قتادہ، محمد بن سیرین، محمد بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کسی نخلستان میں تھے۔ ایک پست آواز شخص نے آنے کی اجازت طلب کی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انکو اندر آنے کی اجازت دو اور انکو خوشخبری دو کہ انکو ایک آزمائش سے واسطہ پڑے گا جس کے نتیجہ میں وہ جنت کے حقدار ہوں گے۔ عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے آنے والے صاحب کو اجازت اور خوشخبری دی وہ عثمان بن عفان تھے۔ آپ اس اطلاع پر حمد و ثناء الہی بجالائے اور قریب آ کر بیٹھ گئے۔

۱۶۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ہریم بن عبد اللہ، معمر بن سلیمان، ابی موسیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: انکو اندر آنے کی اجازت دو اور ایک مصیبت کی وجہ سے جنت کی خوشخبری دو۔ حضرت عثمان نے (سن کر) فرمایا: میں اللہ سے مبرک سوال کرتا ہوں۔

۱۶۹- محمد بن احمد بن الحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کوکب، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں مجھے ابو سبلہ نے بیان کیا کہ جس دن قتل کے ارادے سے حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کر لیا گیا تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا آج میں اس پر کار بند رہ کر مبرا اختیار کرتا ہوں۔

حضرت قیس فرماتے ہیں۔ لوگوں کو اس عہد کی حقیقت کا اندازہ تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے کسی صحابی سے راؤد نیاز کی کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں؟ لوگوں نے دریافت فرمایا: کیا ہم ابو بکرؓ کو بلا لائیں؟ فرمایا: نہیں۔ پھر دریافت کیا: عمرؓ کو؟ فرمایا: نہیں۔ دریافت کیا علیؓ کو فرمایا: نہیں۔ آخر حضرت عثمانؓ کو بلا کر لایا گیا۔ پھر آپ ﷺ ان سے سرگوشیوں میں کچھ بات چیت فرماتے رہے جنہیں سن کر حضرت عثمان کا رنگ بار بار بدلتا تھا۔

۱۷۰- احمد بن شداد، عبد اللہ بن احمد بن اسید، احمد بن ستان، عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کی فضیلت و منقبت میں دو باتیں ایسی تھیں جو حضرات ابو بکرؓ اور عمرؓ میں بھی نہ تھیں آپ کا اس حد تک مبرا اختیار رکھنا کہ اس کی لوبت قتل پر بیعت ہوئی۔ دوسری خاص بات آپ کا تمام لوگوں کو ایک مصحف شریف (قرآن کریم) پر جمع کرنا تھی۔

۱- صحیح البخاری ۵/۱۶۶/۵۹، وصحیح مسلم، کتاب الصحابة ۲۸، وسنن الترمذی ۳۷۱۰، ومسند الامام احمد ۳۰۶/۳، والأدب المفرد للبخاری ۹۶۵، ومشكاة المصابيح ۶۰۷۵، وفتح الباری ۳۳/۷، ۱۰، ۵۹۷/۱۰.

۲- صحیح البخاری ۵/۱۰۶/۹۰، ۶۹/۸۵، ۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۲۹، وسنن الترمذی ۳۷۱۰، ومسند الامام احمد ۱۶۵/۳۰۸/۳، والأدب المفرد ۱۵۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/۳۲۷.

۳- مسند الامام احمد ۲۱۳/۶، وسنن ابن ماجہ ۱۱۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۵/۱۲، وطبقات ابن سعد ۳۶/۱۳.

اس کے علاوہ حضرت عثمان رضائے الہمی پانے کے لئے مال کی بے دریغ قربانی دیا کرتے تھے۔ آپ کے مال سے بندگان خدا کے لئے نقلی صدقات وغیرہ کا چشمہ بہتا رہتا تھا۔ جبکہ آپ خود اپنے مال میں سے تھوڑے سے حصے اور معمولی لباس پر قناعت پزیر رہتے تھے۔

متبعائے فضیلت پانے کے لئے وسیلہ حق اختیار کرنا تصوف ہے۔

۱۷۔ عثمان بن عفان کا دو مرتبہ جنت خریدنا..... محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، عیسیٰ بن المسیب، ابو زریعہ، ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے دو مرتبہ سرکار رسول اللہ ﷺ سے جنت خریدی ایک مرتبہ جب بزرگوار مسلمانوں کے لئے خرید کر وقف فرمایا۔ دوسری مرتبہ جب عیشِ الحسرت (جنگِ جہوک) کے لئے سامانِ جہاد فراہم کیا۔

۱۷۲۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، فاروق الخلیفی، ابو مسلم الخلیفی، حجاج بن نصر، سلیمان بن العسیر، ولید بن ابی ہشام، بقرہ بن ابی طلحہ، عبدالرحمن بن ابی حباب سلمیٰ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ عیشِ الحسرت کے موقع پر لوگوں کو ترغیب دی تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: مجھ پر سواوث بیعِ ثاٹ اور پالان وغیرہ کے لازم ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ مسلمانوں کو راہِ خدا میں مال خرچ کرنے پر ابھارا (چونکہ یہ سفرِ اہمائی دور دراز کا تھا اور مسلمان فوجیوں کے پاس زلوارہ کے لئے کچھ سامانِ سفر نہ تھا) چنانچہ حضرت عثمان بنی دوبارہ بولے: مجھ پر سواوث اور لازم ہوئے بیعِ ساز و سامان کے۔ رسول اکرم ﷺ نے پھر لوگوں کو اکسا یا اس مرتبہ بھی حضرت عثمان بولے: مجھ پر مزید سواوث بیعِ ساز و سامان کے لازم ہوئے۔ راوی عبدالرحمن بن عمر فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ (خوشی سے) ہاتھ ہلاتا ہے ہیں اور فرماتا ہے ہیں: عثمان پر کوئی گرفت اور مؤاخذہ نہیں اگر آج کے بعد وہ کوئی عمل نہ کریں۔

۱۷۳۔ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق البصری، رجاہ بن مصعب الاذنی، محمد بن اسحاق الصنعانی، عامر الغصنی، ہسروق عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے عیشِ الحسرت کے موقع پر حضرت عثمان بن عفان کو بار بار آتے جاتے دیکھا تو آپ نے انگوٹھ دعا دی:

اے اللہ! عثمان کی مغفرت فرما وہ جب بھی آئیں اور جائیں، جو پوشیدہ رکھیں اور جو ظاہر کریں اور جو سرا کریں یا جہرا کریں انگی ہر طرح سے مغفرت فرمائیے

محمد بن اسحاق الصنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے امامِ شعیب رحمہ اللہ سے صرف یہ ایک حدیث سنی ہے۔

۱۷۴۔ محمد بن علی بن نصر الوراق، یوسف بن یعقوب الواسطی، زکریا بن یحییٰ جمویہ، عمر بن ہارون الخلیفی، عبداللہ بن شاذب، عبداللہ بن قاسم، کثیر مونی، سمرقہ، عبدالرحمن بن سمرقہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں عیشِ الحسرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ حضرت عثمان ایک بزرگ دینار لے کر آئے اور آپ ﷺ کے قدموں میں کھیر کر چلے گئے۔ پھر میں نے ایک بزرگ دینار لے کر آئے اور آپ ﷺ کے قدموں میں کھیر کر چلے گئے۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان دیناروں کو الٹ پلٹ کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ فرماتا ہے: آج کے بعد عثمان کوئی عمل بھی کریں انہیں کوئی نقصان نہیں۔

۱۔ سنن الترمذی ۳۷۰۰، و مسند الامام احمد ۷۵/۴، و طبقات ابن سعد ۵۵/۷، و تفسیر ابن کثیر ۱/۴۱۳، و مجمع الزوائد ۸۵/۹.

۲۔ کتب العمال ۳۲۸۳۶، و الجامع الکبیر ۹۷۹.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۱۱۱، (التہذیب).

ضمیر نے اس روایت کو امین شاذب عن کثیر بن ابی کثیر مولیٰ عبدالرحمن بن سمرۃ کے طریق سے عبدالرحمن بن سمرۃ سے روایت کیا ہے۔

۱۷۵- آج کے بعد عثمانؓ پر کوئی حرج نہیں..... محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن ابراہیم بن زیاد، عبدالحمید بن عبداللہ الخلو انی، حبیب بن ابی حبیب (کاتب مالک)، مالک، نافع، ابن عمر سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ عیش الحسرت کی تیاری فرمانے لگے تو حضرت عثمانؓ ابن عفان ایک ہزار دینار لے کر آئے اور تھراہی و امی ﷺ کی جھولی میں ڈال دیے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی:

اے اللہ عثمان کو فراموش نہ کی چیز کا۔ پھر فرمایا آج کے بعد عثمان پر کوئی حرج نہیں کوئی عمل کریں یا نہ کریں۔

۱۷۶- ابو حامد بن حلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان، ابن ابی عریبہ، حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک ہزار لوگوں کو ساڑھو سامان کے ساتھ سواری دی جن میں پچاس گھوڑے بھی تھے۔

۱۷۷- امیر المؤمنین کی حالت امیری..... ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن سلیمان، ابو جعفر، یونس، حضرت حسنؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عثمانؓ کو مسجد میں ایک کپڑے میں لپیٹے پڑے دیکھا اور آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ امیر المؤمنین ہونے کے باوجود آپ کا یہ حال تھا۔

۱۷۸- سلیمان بن احمد، ابو زید القرطبی، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعہ، ابو الاسود، عن عبید اللہ، عبد الملک بن شداد ابن الہباد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ایک جمع کے موقع پر حضرت عثمانؓ کو برسر منبر دیکھا آپ کے جسم اطہر پر ایک معمولی سی حدی ازار بندھی جس کی قیمت بمشکل چار پانچ درہم ہوگی اور اوپر ہی جسم پر کوئی چادر تھی۔

۱۷۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن یحییٰ، خلف الخزاز، یونس بن عبید، حضرت حسنؓ سے مسجد میں قیلولہ کرنے والوں کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے عثمانؓ بن عفان کو مسجد میں قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ خلیفہ بھی تھے۔ جب آپ اٹھے تو پتھروں کے نشان آپ کے جسم پر نمایاں تھے۔ جب آپ کے متعلق یہ کہا جاتا تھا آپ امیر المؤمنین ہیں امیر المؤمنین۔

۱۸۰- احمد بن عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد بن الفضل، محمد بن عمیر، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ (کی روئی کٹی یہ عالم تھا کہ) لوگوں کو امیروں والے کھانے کھلاتے اور پھر گھر جا کر خود سمر کہ اور زینوں سے روئی کھاتے۔ اور کوئی عام سا لنگھی استعمال نہ فرماتے۔

۱۸۱- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، محمد بن راشد، سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اطلاع دے کر کچھ لوگوں کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا جو کسی غلط کام میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو وہ لوگ وہاں سے ہٹ کر جا چکے تھے آپ نے انکے آثار دیکھ کر اس بات پر اللہ کی حمد کی کہ آپ نے انکو بتلائے عیسان حالت میں نہ دیکھا۔ پھر آپ نے ایک غلام آزاد فرمایا۔

۱۸۲- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوسلمہ الحرانی، ابی عبدالرحیم، فرات بن سلیمان، میمون بن مہران ہمدانی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ بن عفان کو ایک شجر پر سوار دیکھا حالانکہ آپ خلیفہ وقت تھے۔ اور آپ نے اپنے پیچھے اپنے غلام نائل کو بٹھا رکھا تھا۔

۱۸۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بکر بن علی بن مسعدہ، عبداللہ بن الرومی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اگر میں جنت اور جہنم ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ مجھے کسی

طرف جانے کا حکم دیا جائے گا تو میری خواہش ہوگی کہ میں مٹی ہو جاؤں قبل اس سے کہ مجھے کسی طرف جانے کا حکم دیا جائے۔

۱۸۳۔ عثمانؓ کی حیا داری..... ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اطلق، حتیہ بن سعید، لیث بن سعد، عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ ہم (معاشرہ کے دن) گھر میں حضرت عثمانؓ کے پاس تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا نہیں کیا جاہلیت میں اور نہ زنا اسلام میں اور اسلام میں میری حیا داری میں اضافہ ہی ہوا۔

۱۸۵۔ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف الفریابی، سفیان الثوری، ملت بن وینار، عقبہ بن صہبان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے اپنی شرمگاہ سے متعلق فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا کبھی میں نے دائیں ہاتھ سے اسکو چھوا تک نہیں۔

۱۸۶۔ قاروق الخطابی، ابو مسلم الکشی، علی بن عبد اللہ المدینی، ہشام بن یوسف، عبد اللہ بن بھجر، حضرت عثمانؓ کے غلام ہانی فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آنکھی ریش مبارک تر ہو جاتی۔

۱۸۷۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، حریت بن السائب، حسن، حمران بن ابان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے سوائے خالی روٹی کے عمدہ کھانے، بیٹھا پانی اور سایہ دار گھر ابن آدم کیلئے زائد نعمت ہے۔ ابن آدم کی اکس کوئی فضیلت نہیں۔

۱۸۸۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبد الوہاب بن نجدہ، یحییٰ بن صالح الوحاظی، سلیمان بن عطاء، الجوزی، مسلم بن عبد اللہ الجعفی، ابو شجہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمانؓ بن عفان کی معیت میں ایک مریض کی عیادت کو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے اس مریض کو فرمایا: کہو "لا الہ الا اللہ" مریض نے کہہ لیا پھر فرمایا: قسم ہے میری جان کی مالک کی، اس شخص نے کلمہ کے ساتھ اپنی خطاؤں کو پھینک کر ریزہ ریزہ کر دیا۔ ابو شجہ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا آپ نے ایسی کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا آپ اپنی طرف سے بیان فرما رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں تندرست کے لئے یہ زیادہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔



### (۳) حضرت علی بن ابی طالبؑ

آپ قوم کے سردار، اللہ تعالیٰ اور اس کی شریعت سے محبت رکھنے والے، باب عدۃ العلم، بہترین واعظ، اشارات کا استنباط کرنے والے، مجددین کے علم، مطہعین کے نور، متیقن کے والی، امام العادلین، اسلام قبول کرنے میں اسبق، فیصلہ کرنے میں عدل، علم میں اعظم، علم میں اور متیقن کے پیشوا، عارفین کی زینت، حقائق توحید سے باخبر کرنے والے عاقل اور لسان سائل کے حامل، عہد کا انجام کرنے کے مصداق، فتنوں کا قلع قمع کرنے والے، امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے اور دشمنان اسلام کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے اور ان کو نیست و نابود کرنے والے تھے۔

۱۸۹- خیر کی فتح..... ابراہیم بن محمد بن سنی، محمد بن اخطی ثقفی، حمید بن سعید، یعقوب بن عبد الرحمن، ابو حازم کے سلسلہ سند سے پہلے سعد کی روایت منقول ہے کہ:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیر کے روز فرمایا: آج میں علم اللہ اور اس کے رسول کے محبوب کے ہاتھ میں دوں گا، اور ان کی جانب اللہ ہی کے ذریعہ خیر فتح ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے اضطراب کی حالت میں شب گزاری کہ نامعلوم وہ کون خوش نصیب انسان ہوگا۔ ہوئی تو آپ علیہ السلام نے صحابہ کرام سے حضرت علیؑ کے بابت استفسار فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آشوب چشم میں جن ہیں۔ بعد ازاں رسالت مآب ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلوایا کہ ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک لگایا اور ان کے لئے صحت کی دعا بھی فرمائی، کچھ دیر بعد شیر خدا کی آنکھوں سے الم کا ازالہ ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو علم عطا فرمایا حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمنان اسلام کے کلمہ پڑھنے تک میں ان سے قتال کرتا رہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: علی! تم ان کے پاس پہنچنے کے بعد اولاً انہیں اسلام کی دعوت دینا، اور ان کو حقوق اللہ سے آگاہ کرنا، کیوں کہ تمہاری وجہ سے ایک انسان کا راہ راست پر آنا تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۹۰- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد، عمر، ابو راشد شعیب بن زرعہ، محمد بن اخطی، بریدہ بن سفیان اسلمی کے والد سفیان کے سلسلہ سند سے سلمہ بن اکوع کا قول مروی ہے ایک بار آپ علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبرؓ کو قتلہ خیر کی طرف روانہ فرمایا، لیکن وہ بسیار کوشش کے بعد بلا فتح واپس آئے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کل میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں علم دوں گا جسکے ذریعہ خیر فتح ہوگا اور وہ غنیمت میدان جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلوایا اس وقت ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں

۱- الکامل لابن الاثیر (حوادث سنہ ۳۰) و تاریخ الطبری ۸۳/۶، والبذء و التاريخ ۴۳/۵، وصفة الصفة ۱۱۸/۱، و مقاتل الطالبین ۱۳، و شرح نهج البلاغة ۵۷۹/۲، و منهاج السنة ۲/۳، ۲/۳، و تاریخ الخمیس ۲۷۶/۲، و تاریخ المسعودی ۲/۲، ۳۹، و الاسلام و الحضارة العربية ۱۳۱/۲، و الواض النضرۃ ۱۵۳/۲، ۲۳۹، و الاصابۃ.

۲- صحیح البخاری ۴۳/۳، ۴۳/۵، ۱۷۱، و صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۳۳، و مسند الامام احمد ۳۳۳/۵، و فتح الباری ۷۰۷، ۴۷۶، و شرح السنة للبقوی ۱۱۲/۱۳، و دلائل النبوة للبيهقي ۲۰۵/۳، و خصائص الامام علی للنسائی ۱۳، و المستدرک ۱۰۹/۳، و الحاف السادة المتقين ۱۸۸/۷.



میں تھوک ڈالا پھر فرمایا: یہ جھنڈا لو اور اس وقت تک لڑتے رہو جب تک خدا تمہارے ہاتھوں فتح عطا نہ فرمائے۔ راوی سلسلہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علیؑ نے سفر شروع فرمایا میں نے بھی ان کے ساتھ رخت سفر باندھ لیا، اور ہم چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت علیؑ نے قلعہ کے نیچے ایک عظیم پتھر پر علم نصب فرمادیا۔ قلعہ کے اوپر ایک یہودی نے حضرت علیؑ کو دیکھ کر ان سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ شہر خدائے فرمایا میں علی ہوں، اس یہودی نے کہا پھر فتح تمہاری ہوگی، کیوں کہ ہماری کتاب ”توراہ“ میں اسی طرح مرقوم ہے۔  
شیخ فرماتے ہیں بریدہ عن ابیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس میں ایسی زیادتی ہے جس کی کوئی مثال اور تابع نہیں ہے۔ جبکہ یہی حدیث یزید بن ابی عبیدہ عن سلسلہ بن الاکوع کے طریق سے صحیح ہے۔

۱۹۱- احمد بن یعقوب بن مہر جان المعدل، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحنفی، قیس بن ربیع، لیث بن ابی سلیم، ابن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت حسن بن علی سے مروی ہے ایک موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! سید العرب (عرب کے سردار حضرت علیؑ) کو بلاؤ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ سید العرب نہیں ہو؟ اس وقت آپ علیہ السلام نے فرمایا میں اولادِ آدم کا اور حضرت علیؑ عرب کے سردار ہیں۔ پھر حضرت علیؑ کے بچنے کے بعد آپ ﷺ نے انصار کو بلوا کر ان سے فرمایا اے انصار یہ بات بواسطہ جبرئیل کے اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمائی ہے۔  
ابو بشر نے سعید بن جبیر عن عائشہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۲- محمد بن احمد بن علی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، علی بن عیاش، حارث بن حمیرہ، قاسم بن جناب کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے، ایک بار آپ ﷺ نے میرے ذریعہ وضو فرما کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے انس! اس باب سے داخل ہونے والا سید المسلمین ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں دل ہی دل میں دعا کرتا رہا کہ اے اللہ داخل ہونے والے کا تعلق انصار سے ہو، کچھ دیر بعد اس باب سے حضرت علیؑ داخل ہوئے حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپ ﷺ نے میرے متعلق عجیب بات ارشاد فرمائی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔  
جاہر جعفی نے ابی الطفیل عن انسؓ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۳- ابوالحسن محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، عبدالحمید بن بحر، شریک، سلمہ بن کہیل کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: میں حکمت کا گھر اور علیؑ اس کا باب ہے۔  
اصح بن نہایت اور حارث نے علیؑ سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور مجاہد نے عن ابن عباس عن رسول اللہ ﷺ سے اس کے مثل نقل

۱- صحیح البخاری ۴۳/۳، ۲۳/۵، ۱۷۱، و صحیح مسلم، کتاب الفضائل ۳۲، و مسند الامام احمد ۳۳۳/۵، و فتح الباری ۷/۷، ۷/۷، ۷/۷، و شرح السنۃ للہفوی ۱۲/۱۲، و دلائل النبوة للبیہقی ۲۰۵/۳، و خصائص الامام علی للنسائی ۱۳، و المستدرک ۱۰۹/۳، و انصاف السادة المتقين ۱۸۸/۷۔

۲- المعجم الكبير للطبرانی ۹۰/۳، و مجمع الزوائد ۱۳۲/۹، و کنز العمال ۳۶۳۳۸۔

۳- الموضوعات لابن الجوزی ۳۷۶/۱، و اللآلیء المصنوعة للسیوطی ۱۸۶/۱، و تاریخ اصبہان للمصنف ۷/۲، و مجمع الزوائد ۲۱۶/۱۔ یہ روایت موضوع ہے۔

۴- سنن الترمذی ۳۷۲/۷، و الزهد لابن المبارك ۳۱۳، و مشکاة المصابیح ۶۰۸/۷، و انصاف السادة المتقين ۲۳۳/۶۔

و الموضوعات ۱/۳۹، ۳۵۰، و اللآلیء المصنوعة ۱/۷۰، و الفوائد المجموعہ ۳۳۸، و تنزیہ الشریعہ ۷/۳، و تخریج

کیا ہے۔

۱۹۳- محمد بن عمر بن غالب، محمد بن احمد بن ابی نعیم، عباد بن یعقوب، موسیٰ بن عثمان حنفی، عیسیٰ بن عمار، مجاہد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ نے کوئی آیت ایسی نازل نہیں فرمائی جس میں ”یا ایہا الذین آمنوا“ سے خطاب کیا گیا ہو مگر اس میں علی مؤمنین کے سردار اور امیر مراد ہیں۔

۱۹۵- جعفر بن محمد بن عمر، ابو حصین وادی، یحییٰ بن عبد الحمید، شریک، ابی یقظان، ابو وائل کے سلسلہ سند سے حدیث بن الیمان کا قول مروی ہے۔ ایک موقع پر صحابہؓ نے حضرت علیؓ کے بابت آپ علیہ السلام سے استفسار فرمایا کیا آپ علیؓ کو خلیفہ نہیں بنا سکتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم علیؓ کو ولایت سپرد کرو تو تم علیؓ کو ہادی مہدی اور تمہیں صراط مستقیم پر چلانے والا پاؤ گے۔  
نعمان بن ابی شیبہ جندی نے ثوری عن ابی اسحاق عن زید بن شیبہ عن حدیث کی سند سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۹۶- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن وہیب، غزی، ابن ابی السری، عبد الرزاق، نعمان بن ابی شیبہ جندی، سفیان ثوری، ابو اسحاق، زید بن شیبہ کے سلسلہ سند سے حدیث کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر تم علیؓ کو خلیفہ بناؤ اور میں نہیں سمجھتا کہ تم ان کو خلیفہ بناؤ گے تو تب تم ان کو ہادی و مہدی پاؤ گے، جو تم کو شریعت بیضا پر چلائے گا۔  
ابراہیم بن ہر اس نے ثوری عن ابی اسحاق عن زید بن شیبہ عن علیؓ کے طریق سے اس کو روایت فرمایا ہے۔

۱۹۷- زید بن جناح قاضی، اسحاق بن محمد بن مهران، محمد بن مهران، ابراہیم بن ہر اس، ابن اسحاق، زید بن شیبہ، علیؓ کے سلسلہ سند سے گزشتہ روایت کی مانند آپ علیہ السلام کا قول مروی ہے۔

۱۹۸- ابو احمد غطری، ابو الحسن بن ابی مقاتل، محمد بن سعید بن قتیبہ، محمد بن علیؓ وہبی کوئی، احمد بن عمران بن سلمہ، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میرے سامنے حضور علیہ السلام سے حضرت علیؓ کے بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حکمت دس اجزاء پر تقسیم کئے جانے کے بعد نو اجزاء علیؓ کو اور باقی ایک جز دیگر لوگوں کو عطا کی گئی ہے۔

۱۹۹- ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس کدی، عبد اللہ بن داؤد خری، ہر بن حوران، ابی عون، ابی صالح حنفی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے۔

ایک ہارمیری درخواست پر آپ علیہ السلام نے مجھ دین پر استقامت کی تلقین فرمائی، میں نے جواب میں عرض کیا یا اللہ وہی وصا تو فیقی الا باللہ علیہ تو کلت والیہ انیب، آپ نے فرمایا اے ابوالحسن تجھے علم مبارک ہو علم کے خزانوں سے نوازے جانے کی خوشخبری سنا تا ہوں۔

۱- الدر المنثور ۱/۱۰۳، وکنز العمال ۳۲۹۲۰، والجامع الكبير ۱/۲۹۵، وعزاه للمصنف عن ابن عباس.

۲- کنز العمال ۳۲۹۶۶.

۳- العلل المتناهية لابن الجوزي ۱/۲۵۲.

۴- العلل المتناهية لابن الجوزي ۱/۲۳۹، والبدایة والنہایة ۷/۳۶۰، وکنز العمال ۳۲۹۸۲، ۳۲۳۶۱، والجامع الكبير للسيوطي ۱/۶۰۷، وعزاه للمصنف، والازدی فی الضعفاء، وأبو علی الحسین بن علی البرذعی فی معجمه، وابن النجار، وابن الجوزي فی الواهیات عن ابن مسعود.

۵- المستدرک ۳/۳۰۳، وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۹، (التہذیب) والدر المنثور ۳/۳۳۷، وکنز العمال ۳۶۵۲۳.

۲۰۰- ابو القاسم زبیر بن جناح القاضی، اہلق بن محمد بن مروان، محمد بن مروان، عباس بن عبید اللہ، غالب بن عثمان الہمدانی، ابو مالک، عبیدہ، شقیق کے سلسلہ سند سے عبید اللہ بن مسعود سے مروی ہے۔ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے کوئی حرف ایسا نہیں جس کا کوئی ظاہر اور باطن نہ ہو اور علی بن ابی طالب کے پاس ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔

۲۰۱- ابو بحر محمد بن حسن، محمد بن سلیمان بن حارث، عبید اللہ بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی خالد، ابو اہلق کے سلسلہ سند سے سیدہ زینب بنت علی کی روایت ہے۔ ایک روز حضرت حسن بن علی نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کل گزشتہ تم سے اولین و آخرین میں علم کے اعتبار سے افضل انسان جدا ہو گیا۔ آپ ﷺ جب بھی انہیں مجتہد سے کر کہیں صحیحے توحیح کے بغیر آپ کی واپسی نہیں ہوتی تھی۔ جبریل آپ کے دائیں طرف اور میکائیل بائیں طرف ہوتے تھے آپ نے کوئی درہم چھوڑا نہ دینار، ہر صرف سات سو (درہم) آپ کی عطا میں سے نکل گئے تھے جن سے آپ ایک غلام خریدنا چاہتے تھے۔

۲۰۲- محمد بن جعفر بن یحییٰ، جعفر بن محمد صالح، قلیبہ بن عقبہ، سفیان، حبیب بن ابی ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابی ہریرہؓ میں سب سے بڑے قاری اور حضرت علیؓ سب سے بڑے قاضی ہیں۔

۲۰۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضری، خلف بن خالد عبیدی بصری، بشر بن ابراہیم انصاری، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے معاویہ بن جبل کی روایت منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے علیؓ میں تمہارے ساتھ نبوت کے ذریعہ جھگڑنا ہوں اور میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ نیز اللہ نے جنہیں سات فضائل سے نوازا ہے کوئی قریشی ان میں تم سے نہیں جھگڑ سکتا۔ ایمان لانے میں سب سے اول، عبد اللہؓ کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے، امر اللہؓ کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے، برابری اور انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے والے، رعیت میں عدل و مساوات قائم کرنے والے، فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحب بصیرت، اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مرتبہ والے۔

۲۰۴- محمد بن مظفر، عبد اللہ بن اہلق، ابراہیم انماطی، قاسم بن معاویہ انصاری، عجمہ بن محمد، یحییٰ بن سعید انصاری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: تجھے سات ایسے فضائل میسر ہیں، قیامت کے دن جن میں تجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ایمان لانے میں سب سے اول، عبد اللہؓ کو سب سے زیادہ پورا کرنے والے، امر اللہؓ کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے، برابری اور انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے والے، رعیت میں عدل و مساوات قائم کرنے والے، فیصلہ کرنے میں سب سے زیادہ صاحب بصیرت، قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مرتبہ والے۔

۲۰۵- عمر بن احمد بن عمر قاضی قصبانی، علی بن عباس بجلي، احمد بن یحییٰ، حسن بن حسین، ابراہیم بن یوسف بن ابی اہلق عن ابیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے میرے متعلق ارشاد فرمایا مسلمانوں کے سید اور حقہوں کے امام حضرت علیؓ کو خوش آمدید! حضرت علیؓ سے پوچھا گیا: آپ نے کس شیء پر شکر ادا کیا؟ فرمایا: میں نے اللہ کی عطا کردہ نعمت پر اس کی حمد و شکر کی۔ اور ان نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگی اور مزید عطا کا سوال کیا۔

۲۰۶- محمد بن حمید علی بن سراج مصری، محمد بن فیروز، ابو عمرو ولاہ بن عبد اللہ، عمر بن سلیمان، عن ابیہ، ہشام بن عروہ، عن ابیہ کے سلسلہ سند

۱- تاریخ اصہبان، للمصنف ۳۵۱/۱

۲- الموضوعات لابن الجوزی ۳۳۳/۱، واللآلی المصنوعۃ ۱۶۷/۱، ولتنزیہ الشریعة ۳۵۲/۱، وکنز العمال ۳۲۹۹۳

۳- اللآلی المصنوعۃ ۱۶۱/۱، وکنز العمال ۳۲۹۹۵، یہ روایت ضعیف ہے۔

۴- کشف الحقائق للمجلونی ۳۱۰/۲، وکنز العمال ۳۲۰۰۹، ۳۲۵۲۷

سے حضرت انس کی روایت منقول ہے آپ علیہ السلام نے میرے ذریعہ برزۃ السلمی کو پیغام بھیجا اور فرمایا: اے ابو بزرہ! سلمی! اللہ تعالیٰ نے علی کے بارے میں مجھ سے عہد لیا ہے کہ علی ہدایت کے علم، ایمان کے منارے، میرے اولیاء کے امام، اور میرے فرما تیرے داروں کے نور ہیں۔ اے ابو بزرہ! علی بن ابی طالب کل قیامت کے دن میرے امین ہونگے، میرے جہنم کے کواٹھانے والے ہونگے اور علی میرے رب کی رحمت کے خزانوں کی کنجی ہیں۔

۲۰۷۔ ابوبکر جی، محمد بن علی بن وحیم، عباد بن سعید بن عباد جعی، محمد بن عثمان بن ابی بطلول، صالح بن ابی اسود، ابوسپہر رازی، ایشی ثقفی، سلام جعی کے سلسلہ سند سے ابو بزرہ سے مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اللہ تعالیٰ نے علی کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تو میں نے عرض کیا یا رب العالمین! مجھے بیان کیجئے کہ وہ عہد کیا ہے؟ فرمایا: سنو میں نے عرض کیا میں ہمد تن گوش ہوں۔ فرمایا: علی ہدایت کے علم، میرے اولیاء کے امام، اور میرے فرما تیرے داروں کے نور ہیں۔ یہ وہی کلمہ ہے جن کو میں نے مشقیوں کیلئے لازم کر دیا ہے۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اس بات کی علی کو خوشخبری دیدو۔ چنانچہ علی آئے تو میں نے ان کو بشارت دیدی۔ علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اللہ کا بندہ ہوں اس کے قبضہ قدرت میں ہوں اگر وہ مجھے عذاب دے تو میرے گناہوں کی وجہ سے مجھے عذاب ہوگا اور اگر میرے لئے یہ نعمتیں تمام کر دے جو آپ نے بیان فرمائی ہیں تو اللہ میرا اور ان کا مالک ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! علی کا دل محدود ہے اور ایمان کو اس کے دل کی بہار بنا دے۔ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسا کر دیا۔ اور نیز ان کو ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا جو تیرے اصحاب میں سے کسی کو نہیں ہوگا۔ حضور ﷺ نے عرض کیا یا اللہ! یہ میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے خدا! کچھ رحم فرمائیے! اللہ نے فرمایا: یہ بات نکھی جا چکی ہے اور ان کو یہ مصیبت پہنچ کر رہے گی۔

۲۰۸۔ سعد بن محمد میرنی، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، حکم بن ظمیر، اسدی، عبدخیر، حضرت علی فرماتے ہیں آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد میں نے قسم اٹھائی کہ میں قرآن کو جمع کرنے سے قبل اپنی چادر نہیں اتاروں گا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

۲۰۹۔ ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس السامی، ابوبکر حنفی، فطر بن خلیفہ، اسماعیل بن رجاہ، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعد خدری کی روایت منقول ہے۔ حضرت ابوسعد فرماتے ہیں: ایک بار ہم آپ علیہ السلام کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ ﷺ کی جوتی کا تمہ ٹوٹ گیا حضرت علی نے آپ ﷺ کی جوتی لیکر اسے صحیح کر دیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! میرے تنزیل قرآن پر قائل کرنے کی مانند تم میرے بعد تاویل قرآن پر قائل کرو گے۔ ابوسعد فرماتے ہیں میں نکلتا کہ اس کی خبر لوگوں کو سنا دوں لیکن کوئی اس خبر کو سن کر خوش نہ ہو۔

۲۱۰۔ محمد بن عمر بن سلم، ابومحمد قاسم بن محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب، عن ابیہ، عن ابیہ، جعفر، عن ابیہ محمد بن عبداللہ، عن ابیہ محمد، عن ابیہ میرے سلسلہ سند سے علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے علی! اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں تجھے قریب کروں اور تجھے علم سکھاؤں تاکہ تو اس کو محفوظ رکھے۔ اور یہ آیت ”وتمیحا اذین وبعیہ“ ترجمہ تاکہ اس کو محفوظ کرنے والے کان محفوظ کر لیں۔ میرا علم یہ کہتا ہے کہ اس سے تیرے کان مراد ہیں۔

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۳۸۸/۱، والکامل لابن عدی ۲۶۰۰/۷۔

۲۔ العلل المتناہیة ۲۳۶/۱، واللائلی المصنوعہ ۱۸۸/۱۔

۳۔ مسند الامام احمد ۸۲/۳، والمستدرک ۱۲۳/۳، واللائل النبویة للبیہقی ۳۳۵/۲، وموارد الظمآن ۲۲۰/۷، وشرح

السنة ۲۳۳/۱۰، والعلل المتناہیة ۲۳۹/۱، والبدایة والنہایة ۲۳۷/۲، ۲۳۷/۷، ۳۰۵/۷، ومجمع الزوائد ۱۸۲/۵، ۱۲۳/۹۔

۴۔ الدر المنثور ۲۶۰/۶، وتفسیر الطبری ۳۶/۲۹، وکنز العمال ۳۶۵۲۵، وتفسیر القرطبی ۲۶۳/۱۸۔

۲۱۱- حسن بن علی بن خطاب، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، ابو بکر بن عیاش، نصیر، سلیمان الحمسی، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے اللہ کی قسم! میں قرآن کی ہر آیت کے نزول اور مقام نزول سے واقف ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے قلب کامل اور لسان سائل سے نوازا ہے۔

۲۱۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، غلام، مسعر، عمرو بن مرۃ کے سلسلہ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے:

حضرت علیؑ سے ان کی ذات کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے ہر سوال کے جواب سے نوازا گیا ہے۔

۲۱۳- احمد بن یحییٰ بن یحییٰ بن مہر جان العدل، محمد بن حسین بن حمید، محمد بن تنیم، علی بن حسین بن عیسیٰ بن زید، عن جدہ عیسیٰ بن زید، اسماعیل بن ابی خالد، عمرو بن قیس، منہال بن عمرو، ابو ذر کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے فرمایا: میں نے فلاں فتیہ کی آنکھ چھوڑی تھی اگر میں نہ ہوتا تو فلاں فلاں نکل نہ ہوتے۔

۲۱۴- ابو بکر غلام، احمد بن علی الخزاز، عبدالرحمن بن حفص طنافسی، زیاد بن عبد اللہ، ابو اخطی، عبد اللہ بن عبدالرحمن بن معمر، سلیمان کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے سامنے علیؑ کی بابت شکایت کی گئی، آپ ﷺ نے لوگوں کو اس سے منع فرما کر فرمایا علیؑ کی شکایت نہ کرو، علیؑ سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والے ہیں۔

۲۱۵- سلیمان بن احمد، ہارون بن سلیمان المصری، سعد بن بشر الکوئی، عبدالرحیم بن سلیمان، یزید بن ابی زیاد، اخطی بن کعب بن عجرۃ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو! علیؑ کو برا بھلا مت کہو۔ وہ اللہ کی ذات میں فرق انسان ہیں۔

۲۱۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد الحمال، ابو مسعود، ہبل بن عبد ربیع، عمرو بن ابی قیس، مطرف، منہال بن عمرو، عن التیمی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے کہ ہم آپس میں بات چیت کرتے تھے کہ آپ علیہ السلام نے حضرت علیؑ کے تقریباً ستر فضائل بیان فرمائے ہیں جبکہ کسی اور کے اس قدر فضائل نہیں گنوائے۔

اطاعت و فرمانبرداری حضرت علیؑ کی شان تھی اور آپ ﷺ کی اور گناہ سے بچنے میں خدا کی ذات پر بھروسہ رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف پوشیدہ دلوں کو قلب القلوب کی طرف موڑنے کا نام ہے۔

۲۱۷- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حمید بن سعید، لیث بن سعد، عقیل بن محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی کریبہ، محمد بن سلیمان، ابی عبدالرحیم، زید بن ابی اسیر، زہری، علی بن حسین، کے سلسلہ سند سے ان کے والد حسین کا قول مروی ہے وہ اپنے والد حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ایک بار آپ ﷺ شب میں بوقت تہجد ہمارے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری جائیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ہم نماز پڑھیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ٹوٹ گئے اور کوئی بات نہیں فرمائی۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں میں آپ ﷺ کو جانتے ہوئے دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ اپنے اپنی راتوں پر مارتے جا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:

وکان الانسان اکثر شئی جدلاً (الکتب ۵۳)

انسان بہت زیادہ جھگڑا لوبے۔

حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف، صالح بن کیسان، شعیب بن حمزہ اور کئی لوگوں نے اس روایت کو امام زہری سے نقل کیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اس کو تہذیب بن سعید سے تخریج فرمایا ہے۔

حضرت علی رضوان اللہ علیہ و سلمہ علیہ اور اد پر مواظبت فرمانے والے اور کڑے وقت کیلئے توشوں کو گروی رکھوانے والے تھے کہا گیا ہے کہ تصوف مطلوب کو پانے کیلئے محبوب کی طرف رجعت رکھنے کا نام ہے۔

۲۱۸- ابو بکر بن خالد، احمد بن ابراہیم، ملحان، یحییٰ بن بکیر، لیث بن سعد، یزید بن عبد اللہ بن الہادی، محمد بن کعب قرظی، حبیب بن ربیع کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

کچھ قیدی آپ علیہ السلام کی خدمت میں لائے گئے، شب کو حضرت علی نے قاطمہ سے فرمایا تم آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے ایک آدھ قیدی مانگ لاؤ۔ چنانچہ حضرت قاطمہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی لیکن حیا کی وجہ سے ساکت رہیں پھر دوسری شب بھی آپ گئیں لیکن حیا کی وجہ سے گزشتہ شب کے مانند خاموش رہیں پھر تیسری شب ہم دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے اپنا مقصد بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کی ہزار نیکوئیوں والی صبح و شام کی تسبیح تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے مذکورہ تسبیح پڑھنے کا مستقل معمول بنالیا، اور جنگ صفین والی رات کے علاوہ کبھی میں نے اس کا نادمہ نہیں کیا اس شب بھی شب کے ختم ہونے کے وقت میں نے مذکورہ تسبیح پڑھ لی تھی۔

۲۱۹- محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن ابی العوام، یزید بن ہارون، عوام بن حوشب، عمرو بن مرۃ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ میرے اور قاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں گزشتہ تسبیح کی تعلیم دی، کہ جب ہم اپنے بستروں پر آئیں تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہہ لیں۔ حضرت علی فرماتے ہیں: اس کے بعد کبھی بھی میرے اس معمول میں فرق نہیں آیا۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا صفین کی رات بھی کوئی فرق نہیں آیا فرمایا: ہاں جنگ صفین کی رات بھی اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ حکم اور مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۲۲۰- ابویعلیٰ، محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبد الواحد بن زیاد، جریری، ابوالورد کے سلسلہ سند سے ابن عبد کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت علیؑ نے مجھے فرمایا: اے ابن عبد جانتے ہو کھانے کا کیا حق ہے؟ ابن عبد نے عرض کیا: ابن ابی طالب! کیا ہے کھانے کا حق؟ فرمایا: کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ اللھم بارک لنا فیما رزقتنا، پھر فرمایا: کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا اس کا شکر کیا ہے؟ فرمایا: آخر میں الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا کہنا۔ نیز فرمایا اے ابن عبد میری زوجہ قاطمہ بنت رسول ہونے کے باوجود خود بھی چلاتی تھی، اور پانی اٹھا کر لانے کی وجہ سے ان کی گردن پر نشان پڑ گئے تھے، اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے، اور چولہے میں آگ جلانے کی وجہ سے ان کے کپڑے میلے ہو جاتے تھے۔ مذکورہ تمام امور فائدہ داری کی وجہ سے گویا وہ ایک مستقل مشقت میں مبتلا تھیں، ایک بار آپ علیہ السلام کے پاس گئیں سے چند قیدی

آئے میں نے ان سے کہا کہ اے فاطمہ! تم اپنے والد کے پاس جا کر ان سے ایک خادم لے آؤ۔

اس کے بعد حبیب بن ربیع عن علی سے منقول کلام کے مانند پورا کلام نقل کیا گیا۔

حضرت علیؑ کو جب زندگی میں مشقت اور تنگ دستی جزو لازم بن گئی تو آپ نے مخلوق سے اعراض برتا اور کسب حلال اور محنت مزدوری میں مشغول ہو گئے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اسباب میں احتیاط کرنا اور مقدرات کی طرف نگاہ کرنا ہے۔

۲۲۱- حضرت علیؑ کے پر مشقت احوال..... محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ، عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن شنی، ابوریح، حماد، ایوب سختیانی کے سلسلہ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے:

ایک روز حضرت علیؑ غمامہ باندھے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، فرمانے لگے ایک بار میں مدینہ میں شدید بھوک کا شکار ہو گیا، جسکی وجہ سے میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے اطراف میں نکل گیا، وہاں پر کھجور کے عوض ایک خاتون کی میں نے مزدوری کی، ہر ڈول کے عوض ایک کھجور اجرت طے پائی میں نے سولہ ڈول پانی کے کھینچے حتیٰ کہ میرے ہاتھ شل ہو گئے۔ پھر میں عورت کے پاس گیا اور سولہ کھجوریں لیکر میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ گیا، اور میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کھجوریں آج کی میری مزدوری کا عوض ہیں، پھر آپ ﷺ نے بھی میرے ساتھ کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔

حماد بن زید اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ میں نے سولہ یا سترہ ڈول نکالے پھر ہاتھ دھوئے اور کھجوریں لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے میرے لئے خیر کی دعا فرمائی اور مجھے اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔  
موسیٰ الطحان نے مجاہد سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۲۲۲- احمد بن حنبل، محمد بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم اودی، شریک، موسیٰ طحان، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے بھوک نے ستایا تو میں ایک بانگ کے مالک کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا کنویں سے چند ڈول پانی نکالو، ایک ڈول کے عوض ایک کھجور ہوگی، چنانچہ میں نے چند ڈول پانی نکال کر اس کے عوض مالک سے کھجوریں وصول کر لیں، بعد ازاں میں پانی پی کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا مگر کھجور میرے ساتھ تھیں، آپ ﷺ نے بھی ان کھجوروں میں سے چند کھجوریں تناول فرمائیں اور میں نے بھی کچھ کھجوریں کھائیں۔

آپ ﷺ نیکو کاروں اور زاہدین کی زینت کے ساتھ رنگے ہوئے تھے۔

۲۲۳- ابوالفرج احمد بن حنبل، محمد بن جریر، عبد الاعلیٰ بن واصل، بخول بن ابراہیم، علی بن جزور، اصبح بن نباتہ کے سلسلہ سند سے عمار بن یاسر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک ایسی چیز سے مزین فرمایا ہے جس سے اچھی چیز کے ساتھ آج تک کسی کو مزین نہیں فرمایا، یہ اللہ کی زینت ہے اس کے نیک بندوں کیلئے۔ اور یہ زہد بنی الدنیا ہے۔ پس نہ دنیا کو تم سے کچھ سروکار اور نہ تم کو دنیا سے کوئی حاجت۔ اور اللہ ہی نے تمہارے قلب میں مساکین کی محبت ڈالی ہے، چنانچہ آپ ان کے پیروکار ہونے پر اور وہ آپ کے امام ہونے پر خوش ہیں۔

۲۲۳- ابو بکرؓ، ابو حصین قاضی، ابو طاہر احمد بن عیسیٰ بن عبداللہ عکرمی، ابن ابی فدیک، ہشام بن سعد، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا:

قیامت کے روز دنیا انتہائی حسین و جمیل شکل میں اللہ کے سامنے لائی جائیگی، وہ عرض کرے گی یا اللہ آپ مجھے اپنا کوئی ولی یہہ کر دیں۔ اللہ کی طرف سے جواب آئیگا تو اس لائق نہیں ہے کہ میں اپنا کوئی دوست تیرے حوالہ کروں۔ اس کے بعد یوسیدہ کپڑے کی مانند لپیٹ کر اسے آگ میں ڈال دیا جائیگا۔

آپؓ دنیا سے کنارہ کش تھے اس لئے دنیا کی حقیقت سے آپ کیلئے پردہ اٹھ گیا تھا آپ کو ہدایت اور بصارت نصیب ہوئی اور اندھے پن کے سارے پردے اٹھ گئے تھے۔

۲۲۵- ابو ذر محمد بن حسین بن یوسف الوراق، ابن حسین بن حفص، علی بن حفص عیسیٰ، نصیر بن حمزہ، عن ابیہ، جعفر بن محمد، محمد بن علی بن حسین، حسین بن علی کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

اللہ تعالیٰ زاہد کو دنیا میں بااعلم علم اور بغیر کسی واسطہ کے ہدایت سے نوازتے ہیں اور اسے بصیر بنا دیتے ہیں اور پردے اس سے

اٹھا دیتے ہیں۔

حضرت علیؓ اللہ کی ذات کے عالم تھے آپ کے سینہ اقدس میں ذات باری تعالیٰ کا عرفان موجزن تھا۔

کہا گیا ہے کہ حق سے حجاب اٹھانے کا نام تصوف ہے۔

۲۲۶- احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس سامی، ابو نعیم، حبان بن علی، مجاہد، شعبی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: حضرت علیؓ نے زید بن صوحان کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی ذات کا علم نہیں جانتا، یہ جانتا ہوں کہ اللہ کی آپ کے دل میں بہت عظمت ہے۔

۲۲۷- خدا کیا ہے؟ علیؓ کا یہود کو جواب..... ابو بکر بن محمد بن حارث، فضل بن الحباب تمیمی، مسدود، عبدالوارث بن سعید، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے نعمان بن سعد کی روایت ہے:

نعمان بن سعد کہتے ہیں ایک بار میری موجودگی میں دارالامارۃ میں حضرت علیؓ کے پاس نوف بن عبداللہ آئے، اور حضرت علیؓ سے کہا اے امیر المؤمنین اور واہ پر چالیس افراد پر مشتمل یہودی جماعت کھڑی ہے۔ اور وہ آپ سے چند سوالات کرنے آئے ہیں۔ حضرت علیؓ نے ان کو بلوا کر ان سے کہا سوال کرو۔

انہوں نے حضرت علیؓ سے اللہ تعالیٰ کی حقیقت و ماہیت اور کیفیت کے بارے میں چند مختلف سوالات کئے۔ حضرت علیؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا اے یہود! سنو اور مجھے کوئی پروا نہیں کہ تم کسی اور سے سوال کرو گے یا نہیں: میرا رب عزوجل وہ اول ہے کسی شی سے اس کی ابتدا نہیں ہوئی۔ وہ کسی شی سے مل کر نہیں بنا۔ وہ حلول ہو جانے والی نہیں۔ وہ کسی شے کی حامل ذات نہیں جس کو کوئی مکان گھیر سکے۔ وہ پردہ میں بند نہیں جو کسی مخصوص جگہ پر موجود ہو۔ وہ عدم کے بعد وجود پذیر نہیں ہوا کہ جس کی وجہ سے کہا جائے کہ وہ حادث ہے۔ بلکہ وہ اس بات سے عظیم تر ہے کہ اشیاء میں سے کسی شی کی کیفیت کے ساتھ اس کو مخصوص کیا جائے۔ وہ لازوال ہے۔ کسی زمانے کے اختلاف سے وہ زائل ہونے والا نہیں۔ نہ ایک شان کے دوسری شان کے ساتھ بدلنے کی وجہ سے وہ زائل ہونے والا۔ وہ شہیہوں کے ساتھ کیسے موصوف کیا جا سکتا ہے؟۔ وہ فصیح زبانوں کے ساتھ کیسے تعریف کیا جا سکتا ہے؟۔ وہ اشیاء میں سے نہیں تھا کہ کہا جائے وہ



ان اشیاء سے جدا ہو گیا۔ نہ اس سے کوئی شیئی نئی ہے کہ کہا جائے وہ بن گیا۔ بلکہ وہ ہر کیفیت سے پاک ہے۔ وہ شرک سے قریب تر ہے شہ و شکل میں ہر شی سے بعید تر ہے۔ اس کے بندوں کا کوئی لکھ اس سے مخفی نہیں۔ کسی لفظ کی بازگشت بھی اس سے پوشیدہ نہیں۔ ہوا کا کوئی بھور اس سے اجمل نہیں۔ کسی قدم کی آہٹ اور کسی مسکراہٹ کا لکھنا اس سے چھپا ہوا نہیں۔۔۔۔۔ انتہائی تاریک رات میں بھی یہ چیزیں اس سے پوشیدہ نہیں۔ چمکتے چاند کی روشنی اس پر نہیں چھا سکتی۔ سورج کے روشن ہالہ کی کوئی کرن اس سے باہر نہیں۔ آنے والی رات کے متوجہ ہونے اور جانے والے دن کے پیٹھ پھرنے۔۔۔۔۔ الغرض وہ ہر شی کو محیط ہے۔ وہ ہر مکان، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر مدت اور ہر انتہاء کو پوری طرح جانتا ہے۔ انتہائیں تو مخلوق کیلئے بیان کی جاتی ہیں۔ حد تو اس کے غیر کیلئے منسوب کی جاتی ہیں۔ اشیاء پہلے پہل اصول کے ساتھ پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ نہ پہلے زمانے کے ساتھ متصف ہو کر پیدا ہوتی ہیں کہ اس سے پہلے وقت کو ابتداء قرار دیا جائے۔ بلکہ رب نے جب چاہا ان کو پیدا کر دیا اور ان کو تخلیق و انفرائش بخش دی۔ اور جو چاہی صورت بخشی اور کیا ہی حسین صورتیں بخشی ہیں۔ وہ اپنی بلندی میں تھا ہے کوئی شی اس کیلئے رکاوٹ نہیں۔ اس کی مخلوق کی اطاعت سے اس کا کوئی نفع نہیں۔ پکارنے والوں کیلئے اس کا جواب آنا فانا ہے۔ آسمان وزمین میں ملا کہ اس کی اطاعت کیلئے کربستہ ہیں۔ یوسیدہ مردوں کے حلق اس کا علم ایسا ہے جیسے زندوں کے متعلق۔ آسمان عالی کے متعلق اس کا علم ایسا ہے جیسے زمین کی آخری تہہ اور ہر شی کے متعلق اس کا علم۔ بہت سی آوازوں کا جمع ہونا اس کو پریشان اور متحیر نہیں کرتا۔ مختلف زبانوں کا سننا اس کو کسی ایک سے مشغول نہیں کرتا۔ وہ تمام مختلف آوازوں کو سننے والا ہے۔ بغیر کسی اعضاء و جوارح ان کو سننے اور جواب دینے والا ہے۔ مدبر ہے۔ بصیر ہے۔ تمام امور کا عالم ہے۔ وہ الٰہی القیوم ذات ہے۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باجوارح و ادوات کے اور بغیر ہونٹ اور لہوات کے ہم کلام ہوا ہے۔ اس کے بارے میں حد بندی کا قول کرنے والا اس کی حقیقت سے جا مل ہے، اے مخاطب! اگر تو قرآن و ہر ان کے خلاف خدا کی تو صیف کرنا چاہتا ہے تو مجھے اسرائیل، میکائیل اور جبریل علیہم الصلوٰات کی تو صیف بیان کر اور تو نہیں کر سکتا پھر جب تو مخلوق کی تو صیف نہیں بیان کر سکتا تو خالق کی تو صیف تجھ سے کیونکر ممکن ہے جو کہ نوم و ادگھ سے پاک ہے۔ تمام آسمان وزمین پر اسی کی حکومت ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

نعمان کی یہ روایت غریب ہے۔ ابن اسحاق نے بھی اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۲۲۸۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ایراجیم بن محمد بن حارث، سلسلہ بن شیبہ، احمد بن ابی الحواری، ابو الفرج کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

محررت البیہ کے بغیر مغربی میں مرکز جنت میں جانے سے کبرئی میں معرفت البیہ کے حصول کے ساتھ دنیا سے جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۹۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ہزار بن مرد علی بن ہاشم بن برید، محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع، عمر بن علی بن حسین کے والد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

لوگوں کا سب سے بڑا خیر خواہ اور خدا کو سب سے زیادہ جاننے والا وہ شخص ہے جو لا الہ الا اللہ والوں کی سب سے زیادہ تعظیم کرے اور سب سے زیادہ ان کے ساتھ محبت رکھے۔

۲۳۰۔ احمد بن سند، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن یسعی، عطار، الخلیج بن بشر، مقاتل، قتادہ کے سلسلہ سند سے خلاص بن عمرو کی روایت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں

ایک روز ہمارے سامنے ایک خزاہی شخص نے حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے حضور ﷺ سے اسلام کی تفصیل سنی ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب میں فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر ہے، ہمبر، یقین،

جہاد اور عدل۔ پھر صبر کی چار شاخ ہیں۔ شوق، شفقت، زہد اور انتقام۔ جنت کا شائق شہوات سے دور رہتا ہے اور دوزخ سے خائف حرام سے محفوظ رہتا ہے۔ زہد کے لئے مصائب آسان کر دی جاتی ہیں اور موت کا منتظر خیرات کی طرف جلدی کرنے والا ہوتا ہے۔

اسی طرح یقین کی بھی چار شاخیں ہیں۔ فطانت اور ذہانت کو گناہوں میں رکھنا، حکمت کی تاویل اور تفسیر جاننا، عبرت اور نصیحت کی معرفت رکھنا اور سنت کی اتباع کرنا۔ پس جس شخص نے فطانت کو جان لیا اس نے حکمت کی تاویل کر لی اور جس نے حکمت کی تاویل کر لی اس نے عبرت کی معرفت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت کی معرفت حاصل کر لی اس نے سنت کی اتباع کر لی۔ اور جس نے سنت کی اتباع کر لی وہ اولین میں شامل ہو گیا۔

اسی طرح جہاد کی بھی چار شاخیں ہیں امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر جگہ سچائی کو اختیار کرنا اور فاسقین سے دشمنی رکھنا۔ پس جس نے امر بالمعروف کیا اس نے مؤمن کی پینچہ مضبوط کی اور جس نے نہی عن المنکر کیا اس نے منافق کی ناک خاک میں ملا دی۔ جس نے سچائی کو پہلے ہاتھ لیا اس نے اپنا فریضہ پورا کر دیا اور اپنے دین کی حفاظت کر لی۔ جس نے فاسقین سے دشمنی مول لی اس نے اللہ کیلئے حصہ کیا اور جس نے اللہ کیلئے حصہ کیا اللہ اس کیلئے حصہ کرے گا۔

اسی طرح عدل کی بھی چار شاخیں ہیں سمجھ اور فہم کو انتہائی غور کے ساتھ استعمال کرنا، علم کو تروتازہ رکھنا شریعت کے احکام معلوم رکھنا اور علم و بردباری کے باغ میں رہنا۔ پس جس نے سمجھ اور فہم کو انتہائی غور کے ساتھ استعمال کیا اس نے جملہ علوم کی تفسیر و تشریح پائی اور جس نے علم کو تروتازہ رکھا اس نے شریعت کے احکام معلوم کر لئے۔ جس نے شریعت کے احکام حاصل کر لئے وہ علم و بردباری کے باغوں کا ساکن ہو گیا اور علم و بردباری میں رہنے والا کسی کام میں کوتاہی نہیں کیا کرتا وہ لوگوں میں یوں جیا کرتا ہے کہ سب اس سے راحت و آرام میں ہوتے ہیں۔

غلام بن عمرو نے اس کو یونہی مرفوعاً روایت کیا ہے۔ بعض روایت نے الاسلام کی تشریح میں یہ کلام نقل کیا ہے جبکہ اصح بن ہبات نے الامیان کی تشریح میں حضرت علیؑ سے مرفوعاً یہ کلام نقل کیا ہے۔ حارث نے اس کو حضرت علیؑ سے مرفوعاً مختصراً نقل کیا ہے۔ قیس بن جابر نے اس کو حضرت علیؑ کے کلام کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسی طرح علاء بن عبد الرحمن نے بھی اس کو حضرت علیؑ کا کلام نقل کیا ہے۔ ۲۳۱- ابوالحسن احمد بن یعقوب بن المرمر جان، ابو شعیبہ الحرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت منقول ہے کہ حضرت علیؑ سے پوچھا گیا: کیا ہم آپ کی حفاظت اور چوکیداری نہ کریں؟ فرمایا: آدمی کی حفاظت اس کی موت کیا کرتی ہے۔

علامہ ابو نعیم فرماتے ہیں اسی طرح حضرت علیؑ سے بہت سی عمدہ باتیں اور دقیق اشارات منقول ہیں۔ ۲۳۲- علی بن محمد بن اسماعیل الطوسی و ابراہیم بن اسحاق، ابوبکر بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی المہدی، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے: عمل کی قبولیت کیلئے عمل سے زیادہ شدت کے ساتھ اہتمام کرو۔ کیونکہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل قلیل نہیں ہوتا اور یوں بھی جو عمل قبولیت کو پہنچ جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے!!! ۲۳۳- عمر بن محمد بن عبد الصمد، حسن بن محمد بن خفیر، حسن بن علی، خلف بن تمیم، عمر بن رحال، علاء بن مسیب، عبد خیر کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم و حلم اور عبادت کی کثرت نیز نیکی پر حمد الہی اور معاصی پر توبہ تمہارے لئے نفع مند ہے۔ اور دنیا میں فقط دو شخصوں کے لئے خیر ہے۔ گناہ کر کے توبہ کرنے والے اور مسارعت الی الخیرات کرنے والے کے لئے۔ اور تقویٰ

کے ساتھ کوئی عمل قلیل نہیں ہوتا اور جو عمل قبولیت کو پہنچ جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟

۲۳۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابن طاووس، مکرمہ بن خالد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ سے منقول ہے: اسے لوگو میری پانچ باتوں کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ جب تم انہوں پر سوار ہو تو ان کو تھکانے سے قبل آرام دو، اللہ سے امید وابستہ رکھو، اپنے گناہ سے ڈرتے رہو، غیر معلوم بات کے متعلق سوال کرتے رہو۔ سوال کے وقت غیر معلوم شیء کے بارے میں اللہ اعلم کہو۔ صبر کی حیثیت ایمان کے سامنے بقیہ جسم کے سامنے سر کی حیثیت کی مانند ہے۔ غیر صابر کا ایمان غیر کامل ہے۔

۲۳۵- ابو بکر جری، محمد بن عبداللہ انصاری، عون بن سلام، ابومریم، زبید، مہاجر بن عیسر کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اجتماع خواہش اور طول اہل تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ کیوں کہ اجتماع ہوئی حق سے دور کرنے والی اور طول اہل آخرت کو بھلانے والی ہے۔ اے لوگو! دنیا پیٹھ پھیر چکی ہے۔ اور آخرت آنے کیلئے متوجہ ہو چکی ہے۔ ہر ایک کے اپنے اپنے بیٹے ہیں۔ لوگو! دنیا کے بجائے اہل آخرت بنو، کیوں کہ آج عمل ہے اور حساب نہیں اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

ثوری اور ایک جماعت نے اس کے مثل حضرت علیؑ سے مرسل نقل کیا ہے۔ اور انہوں نے مہاجر بن عیسر کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ ابونعیم فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث امام الدارقطنی نے میرے شیخ کے واسطہ سے مجھے پہنچائی ہے اور میں نے اس کو اسی طریق سے لکھا ہے۔

۲۳۶- محمد بن جعفر وعلی بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن یزید ابوہشام، بحاری، مالک بن مغول، بھٹی، مدنی کے سلسلہ سند سے ابورا کہ کی روایت منقول ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد سے طلوع شمس تک حضرت علیؑ افسردہ بیٹھے رہے۔ اس کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم صحابہ سے بہت دور نکل گئے ہو۔ اللہ کی قسم! ان کی صبح افسردگی، پریشانی اور غبار آلود حالت میں ہوتی تھی۔ گویا ان کے سامنے کوئی میت رکھی ہوتی تھی۔ وہ رات بسر کرتے تو تلاوت قرآن کرتے ہوئے اپنے قدموں اور پیشانیوں کے بل رات بسر کرتے تھے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتے تو گویا ہوا الے دن میں درخت بل پلارہا ہے۔ ان کی آنکھیں روتیں تو اللہ کی قسم! ان کے کپڑے بھگ جاتے تھے۔ اور اللہ کی قسم اب تو لوگ غفلت کا شکار ہو کر رات گزارتے ہیں۔

۲۳۷- عبداللہ بن محمد، ابوبکر رازی، ہناد، ابن فضیل، لیث، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے۔

اجنبی انسان کے لئے خوشخبری ہے جو لوگوں کو جانتا ہو لیکن اسے کوئی نہ جانتا ہو۔ اللہ نے رسولان کے ساتھ اس کی جان پہچان کرادی ہو۔ ایسے لوگ ہرابت کے چراغ ہیں اللہ پاک ان سے تمام تاریک فتنے کھول دیتے ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا وہ لوگ تشہیر و ناموری چاہتے ہیں اور نہ قلم و جفا کرتے ہیں اور نہ ہی اترتے ہیں اور دکھلا کرتے ہیں۔

۲۳۸- عبداللہ الاسفہانی، ابوجعفر محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، شجاع بن ولید، زیاد بن عیثمہ، ابوالاسحاق، عاصم بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

لوگوں کو رحمت الہی سے مایوس نہ کرنے والا، ان کو عذاب الہی سے ڈرانے والا، گناہوں سے اجتناب کی دعوت دینے والا اور قرآن کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ہی حقیقت میں فقیہ ہے۔ بلا علم عبادۃ، بلا فہم علم اور بلا تدبیر قرأت بے فائدہ ہے۔

۲۳۹- محمد بن علی بن حبیب، عمہ احمد بن حش، مخزومی، محمد بن کثیر، عمرو بن نفیس، عمر بن مرثد کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے: اے لوگو! علم کے چشمے بحر کے چراغ، یوسیدہ لباس اور پاکیزہ قلب والے بن جاؤ، اس کی برکت سے آسمانوں میں تمہارے

تذکرے ہوں گے۔

۲۳۰- ابو محمد بن حبان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمۃ بن حبیب، بہل بن عامر، عبدقہ، ابراہیم بن مجاشع، عمرو بن عبداللہ، ابو محمد یحییٰ، بکر بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر تم پھڑے کی مانند بتائی کے ساتھ روؤ، کبوتر کی مانند گڑاؤ، راہبوں کی طرح خدا کے ہو جاؤ پھر تم اپنے اعمال اور اولاد کو چھوڑ کر اللہ کی طرف نکلو اور اس کی قربت اور اس کے ہاں بلند مرتبہ کی تلاش کرو یا اپنے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرو جن کو اس کے فرشتوں نے لکھ لیا ہے تو یہ اس ثواب سے بہت تموزا ہوگا جو میرے خیال میں اللہ نے تمہارے لئے لکھا ہے اور میں تم پر اس کے شدید عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اگر تمہاری آنکھیں اس کے ڈر اور اس کی امید میں بہہ پڑیں پھر تم ربی دنیا تک جیو اور تمہارے اوپر کسی مشقت کا سایہ نہ پڑے تو تم پر سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ تم کو اسلام کی ہدایت بخشی۔ اور تم ربی دنیا تک عمل کرتے رہو پھر بھی تم اپنے عمل کی بدولت جنت کے مستحق نہیں ہو سکتے بلکہ یہ تو ایسا کارم ہوگا جس کی وجہ سے تم پر ہم کیا جائے گا اور جس کی وجہ سے اس کی جنت میں تم میں سے عدل پسند لوگ جائیں گے اللہ ہم کو اور تم کو تائبین اور عابدین میں سے بنائے۔

۲۳۱- حضرت علی کا عارفانہ کلام..... ابراہیم بن محمد بن الحسن، احمد بن ابراہیم بن ہشام دمشقی، ابوصفوان قاسم بن یزید بن عوانہ، ابن حارث، ابن عجلان، جعفر بن محمد کے والد کے سلسلہ سند سے ان کے دادا سے یہ روایت منقول ہے:

ایک بار حضرت علیؑ کے سامنے ایک شخص کو ذوق کیا گیا ذوق کے وقت میت کے ورثاء پر شدید گریہ طاری ہو گیا۔ حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا: اگر تم پر احوال برزخ منکشف ہو جائیں جو تمہاری میت پر منکشف ہیں تو تم کو اس باختم ہو جاؤ، اپنی میت کو قبول جاؤ، موت اس وقت تک تمہارے دروازے پر دستک دیتی رہے گی جب تک تم میں سے کوئی ایک باقی ہے۔ تم سب نے اس دنیا سے جانا ہے۔ پھر آپ گھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جس کی بہت سی مثالیں تم کو بار بار دی جا چکی ہیں۔ تمہاری عمروں کے مقررہ وقت طے کئے جا چکے ہیں۔ تمہارے لئے وہ کان اللہ نے رکھ دیئے ہیں جو ہر بات کو محفوظ رکھیں گے اور ایسی نگاہیں رکھی ہیں جن سے ہر طرح کا پردہ اٹھ جائے گا۔ ایسے دل رکھے ہیں جو ہر بات کو سمجھیں گے اللہ نے تم کو عبث اور بے کار پیدا نہیں کیا اور تم سے پہلو تہی کی۔ بلکہ کامل اور پوری پوری نعمتوں کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے۔ عمدہ ترین عطیوں سے تم کو نوازا ہے۔ ہر شے کو تمہارے لئے گن گن رکھا ہے۔ اچھا اور برابرا تمہارے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو۔ طلب میں کوشش اور محنت کرو۔ عمل میں جلدی کرو۔ نعمتوں اور لذتوں کو توڑنے والی شے کو یاد رکھو۔ دنیا کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں۔ اس کی مصیبتوں سے کسی متکبر کا غرور امن نہیں دے سکتا، کسی انواہ ساز کا قول نہیں بچا سکتا، کسی باطل کی طرف مائل شخص کی ٹیک کوئی فائدہ پہنچا سکتی، جو کئی کتر اگر گزرتا ہے تو کبھی پیٹھ دے کر جاتا ہے اپنی شہوتوں میں بدمست ہے۔ اے اللہ کے بندو! عبرتوں کے ساتھ نصیحت پکڑو، آیات اور نشانیوں کے ساتھ عبرت حاصل کرو۔ خدا کے ڈراؤں کے ساتھ ڈرو۔ بندو و عطف کے ساتھ نفع حاصل کرو۔ موت اپنے پیچھے تمہارے لئے گاڑ چکی ہے۔ مٹی کے گھر میں تم کو ملا چکی ہے۔ صورت چھوٹنے کے ساتھ ہولناک امور تم پر آنے والے ہیں۔ قبروں کے پھٹنے، میدان محشر کے تیار ہونے، حساب کیلئے گھڑے ہونے، جہار کی قدرت کے احاطہ میں آنے کے بڑے بڑے ہولناک واقعات پیش آنے والے ہیں۔ جس دن ہر نفس کے ساتھ محشر کی طرف ایک ہنگانے والا ساتھ ہوگا اور اس کے عمل کا ایک گواہ بھی ساتھ ہوگا:

واشرقت الارض بنور ربها ووضع الكتاب وجيء بالنبيين والشهداء وقضى بينهم بالحق وهم لا يظلمون. (ابن جریر)

ترجمہ: جس دن زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال کی کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی اور تفسیر اور دوسرے گواہ حاضر

کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

اس دن تمام بلاد اور شہر حمزہ انہیں گے۔ منادی ندا دے گا۔ وہ دن ملاقات کا دن ہوگا چنڈی سے پردہ اٹھ جائے گا۔ سورج بے نور ہو جائے گا۔ محشر میں درندے آپس میں مل جائیں گے۔ رازوں سے پردہ اٹھ جائے گا۔ شریروں کیلئے وہ دن ہلاکت کا دن ہوگا۔ دل کانپ جائیں گے اہل جہنم کیلئے اللہ کی طرف سے ڈانٹ پھینکا ہوگی۔ جہنم ان کیلئے اپنے آنکڑے اور ناخن نکال لے گی۔ اس دن جہنم جہنمیوں پر بری طرح چیخے اور چلائے گی۔ اس کی آگ اٹل رہی ہوگی۔ اس کی ہوائیں چلائے دے رہی ہوگی۔ اس میں رہنے والا ان ہواؤں میں سانس نہیں لے سکے گا۔ اس کی مرنے کی حسرتیں پوری ہوئیں گی۔ اس کی تکلیفیں بھی ختم نہ ہوگی۔ ان کے ساتھ ملائکہ ہونگے جو ان کو کھولنے پانی اور جہنم کے داخلہ کی خوشخبری دیں گے۔ وہ لوگ خدا سے پردہ میں ہونگے۔ اس کے دوستوں سے دور پرے ہونگے۔ جہنم کی طرف ہی آئیں اور جائیں گے۔ اے اللہ کے بندو! اس شخص کی طرح ڈرو جو ڈرا اور جدا ہو گیا۔ خوفزدہ ہوا اور کوچ کیلئے چل پڑا عیسا ہو کر دیکھا اور ڈر گیا۔ پھر تلاش میں نکلا اور نجات کیلئے بھاگ پڑا۔ قیامت کیلئے تیار ہو گیا اور توشہ کمپر رکھ لیا۔ یاد رکھو! خدا اتمام کیلئے کافی ہے اور دیکھنے والا ہے۔ اعمال کی کتاب کیلئے مضبوط فریق اور حجت والا ہے۔ جنت کا ثواب بخشے میں کفایت والا اور جہنم کا عذاب دینے میں بھی کافی و وافی ہے۔ پس میں اپنے لئے اور تمہارے لئے بھی استغفار کرتا ہوں۔

۲۲۲۔ سلیمان بن احمد، ابو مسلم شمشی، عبدالعزیز بن خطاب، ہبل بن شعیب، ابو علی مصلح، عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے نوف بکالی کی روایت مروی ہے:

ایک رات حضرت علیؑ باہر نکلے اور ستاروں کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اے نوف! تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جاگ رہا ہوں اے امیر المؤمنین! حضرت علیؑ نے فرمایا: زاہد بن ابی الدین اور راغبین فی الآخرت کے لئے خوشخبری ہے۔ انہی لوگوں نے زمین اور اس کی خاک کو بستر بنایا۔ اس کا پانی مشروب بنایا۔ قرآن اور دعا کو ذریعہ ہدایت سمجھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرز پر دنیا سے بے التفاتی کی۔ اے نوف اللہ نے حضرت عیسیٰ سے بذریعہ وحی فرمایا کہ نبی اسرائیل میں اعلان کرو کہ پاک قلوب صاف ہاتھ اور چمکی نظروں کے ساتھ میرے گھر میں داخل ہوں۔ کیوں کہ میں کوئی دعا بھی قبول نہیں کرتا جب تک اس کے پاس کوئی ظلم کی تار بکی ہو۔ اے نوف! شاعر اور نجومی نہ بنا، نہ پولیس والا، نہ (جموٹا) خبر رساں اور نہ ٹیکس لینے والا بنا۔

ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کے کسی پہر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اس ساعت کوئی کھڑا ہو کر دعا نہیں مانگتا مگر اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ نجومی، پولیس والا، (جموٹا) خبر رساں، ٹیکس والا اور گانے بجانے والا نہ ہو۔

۲۲۳۔ حبیب بن حسن، موسیٰ بن اسحاق، سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو نعیم ضرار بن مرد، ابو احمد محمد بن محمد بن احمد الحافظ، محمد بن حسین اعجمی، اسماعیل بن موسیٰ فرزاری، عاصم بن حمید خیاط، ثابت بن ابی صفیہ، ابو حمزہ اشعری، عبدالرحمن بن جناب کے سلسلہ سند سے کہیں بن زیاد سے مروی ہے:

ایک روز حضرت علیؑ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جہان کے اطراف کی طرف لے گئے، صحراء میں پہنچ کر حضرت علیؑ ایک جگہ تشریف فرما ہوئے اور ایک شخص اس سانس بھر کر فرمایا: اے کہیں بن زیاد!

میری بات توجہ سے سنو لوگ تین قسم پر ہیں عالم ربانی، محکم اور گمراہ۔ اے برادر! علم مال سے بہتر ہے کیوں کہ علم تیرا محافظ اور تو مال کا محافظ ہے۔ عمل سے علم میں اضافہ اور خرچ سے مال میں کمی آتی ہے۔ عالم لوگوں میں محبوب ہوتا ہے۔ نیز علم اطاعت الہی کا سبب ہے۔ اہل ثروت و دولت کے دنیا سے جانے کے ساتھ ساتھ ان کا نام بھی زائل ہو گیا، لیکن علماء کے دنیا سے جانے کے بعد بھی ان کا نام لوگوں کے قلوب میں باقی ہے۔

پھر آپ نے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہاں ایک علم ہے اگر تم اس کو اٹھانے والوں کو پہنچا دو مگر بات یہ ہے کہ اس کے اٹھانے والے پر اطمینان نہیں رہا۔ وہ دین کا علم دنیا کیلئے حاصل کرتا ہے اللہ کی جنتوں کے ساتھ اس کی کتاب پر غالب آتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کے ساتھ اس کے بندوں پر اتارتا ہے۔ یادہ اہل حق کی اجاب بھی کرتا ہے تو اس میں کوئی بصیرت نہیں چھلکتی۔ ایسے علم اٹھانے والے کے دل میں شک پہلے ہی جگہ بناتا ہے۔ نہ پہلا راہ راست پر نہ دوسرا کامیاب۔ وہ عالم لذات میں منہمک ہے۔ خواہشات کی بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے۔ مال ذخیرہ کرنے اور جمع کرنے میں دن رات لگا ہوا ہے۔ یہ دونوں شخص دین کے داعی کیسے ہو سکتے ہیں؟ ان کی مثال تو چوپائے جانور ہیں۔ اسی طرح علم بھی ایسے لوگوں کے ساتھ مر جاتا ہے۔

لیکن اللہ جانتا ہے کہ زمین اللہ کے حق کو قائم کرنے والوں سے بھی کبھی خالی نہیں ہوتی، تاکہ اللہ کی جنتیں اور اس کی بیعتات باطل اور بے کار نہ ہو جائیں۔ لیکن ایسے نفوس قدسیہ تموزی تعداد میں ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ کے ہاں ان کی بڑی توقیر ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ اللہ اپنی جنتوں کا دفاع کرتا ہے حتیٰ کہ پھر دوسرے لوگ آکر ان کی جگہ لے لیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں وہ حق کی آبیاری کرتے ہیں۔ علم ان کے پاس حقیقی شکل میں آتا ہے۔ جس شی سے عیش پسند لوگ کتراتے ہیں وہ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ جن چیزوں سے جاہلوں کو وحشت ہوتی ہے انہی چیزوں سے ان کو انس اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ ان کے اجسام تو دنیا میں ہیں لیکن ان کی نگاہیں اعلیٰ منظر کو نگراں ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے شہروں میں اس کے خلفاء ہیں۔ اس کے دین کے داعی ہیں۔ ہائے ہائے ان کو دیکھنے کا کس قدر شوق ہے! پس میں اپنے اور تیرے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ اگر چاہو تو کھڑے ہو جاؤ۔

صحیح فرماتے ہیں حضرت علیؑ سے زہد اور قنوت کے متعلق جو منقول ہوا ہے اور عبادت اور خوف جو ان کے متعلق مشہور ہوا ہے اس کی کچھ مثالیں:

کہا گیا ہے تعوف سامان دنیوی سے اتر کر بلند یوں کی طرف چڑھتا ہے۔

۲۳۳ - حضرت علیؑ کا زہد..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، وہب بن اسماعیل، محمد بن قیس، علی بن ربیعہ والی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کے متعلق منقول ہے:

ایک بار ابن التباع نے حضرت علیؑ کو آ کر خبر دی کہ اس وقت بیت المال سونے چاندی سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت علیؑ ابن التباع کے سہارے بیت المال تشریف لے گئے اور فرمایا:

یہ میری خطا ہے اور بہترین اموال اس میں ہیں اور ہر ظالمی کا ہاتھ اس کے منہ میں ہے۔

پھر فرمایا: اے ابن التباع! میرے پاس کوفہ کے لوگوں کو لاد پھر لوگوں میں منادی کرادی مگر آپ نے تمام مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے اے سونا! اے چاندی! میرے پاس سے جا، ہا ہا! حتیٰ کہ ایک درہم چھوڑا اور نہ ایک دینار پھر بیت المال میں چھڑکاؤ کرنے کا حکم دیا اس کے بعد حضرت علیؑ نے بیت المال میں دو رکعت نفل ادا کی۔

۲۳۵ - ابو حامد بن جلد، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن عمر، عمر، ابن نمیر، ابو حیان یحییٰ کے سلسلہ سند سے مجمع صحیحی کی روایت مروی ہے۔

حضرت علیؑ بیت المال میں صفائی کر کے اس میں نماز پڑھتے تھے، اور یہ امید رکھتے تھے کہ قیامت کے روز یہ جگہ میرے لئے گواہی دے گی۔

۲۳۶ - ابو بکر بن خلاد، اسحاق بن حسن حربی، مسدد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ، عبد الوارث بن سعید، ابو عمرو بن علاء کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے: ایک بار حضرت علیؑ نے اثناء خطبہ میں ارشاد فرمایا:

اے لوگو! خدا کی قسم میرے پاس اس ایک بوتل کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اور یہ میرے غلام دیہاتی نے مجھے بھیجی ہے۔

۲۲۷- احمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کعب، ابو یوسف، ابو داؤد سکوفی، عبد اللہ بن شریک کے سلسلہ سند سے ان کے دادا کی روایت ہے:

ایک بار حضرت علی کو قافلوں میں پیش کیا گیا، تو انہوں نے اسے سامنے رکھ کر فرمایا یہ بہت عمدہ خوشبو، عمدہ رنگ اور لذیذ شیء ہے۔ لیکن اس کی عادت ڈالنے میں نفس کو خراب کرنا نہیں چاہتا۔

۲۲۸- عبد اللہ بن محمد بن حنبل، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد، کعب، سفیان، عمرو بن قیس ملانی کے سلسلہ سند سے عدی بن ثابت کی روایت ہے۔ حضرت علی کو قافلوں میں پیش کیا گیا، تو انہوں نے اسے تناول نہیں فرمایا۔

۲۲۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبد الصمد، عمران کے سلسلہ سند سے زیاد بن لیث کی روایت ہے: حضرت علی کو قافلوں کی مانند کوئی شیء پیش کی گئی حضرت علی نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ لوگوں نے تو اسے سامنے رکھ کر کھانا شروع کر دیا لیکن حضرت علی نے فرمایا: اسلام نوخیز اور گمراہ نہیں ہے لیکن قریش نے اس جیسی چیز کو دیکھا تو ایک دوسرے سے لڑ پڑے، پھر آپ نے اسے استعمال نہیں فرمایا۔

۲۳۰- حسن بن علی وراق، محمد بن احمد بن عیسیٰ، عمرو بن حمیم، ابو نعیم، اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کے سلسلہ سند سے عبد الملک بن عمیر کی روایت منقول ہے کہ ایک ثقیفی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی نے ان کو عکرمی پر عامل مقرر کیا، اور ان سے فرمایا کہ ظہر کے وقت میرے پاس آنا۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دروازہ پر دربان کی عدم موجودگی کی وجہ سے میں سیدھا اندر چلا گیا۔ اس وقت حضرت علی تشریف فرما تھے، ان کے سامنے ایک پیالہ اور پانی کا لوٹا رکھا تھا۔ اس کے بعد حضرت علی نے اپنا تھیلا منگوا دیا جسکی سہیل زدہ تھی۔ حضرت علی نے اس کی مہر توڑ کر اس میں سے کچھ ستونکالا اور پیالہ میں ڈال کر لوٹے سے اس میں پانی ڈالا۔ اسکے بعد اسے حضرت علی سمیت ہم سب نے نوش کیا۔ پھر میں نے ان سے عرض کیا اے علی! اعراق میں طعام کی بہتات کے باوجود آپ کا یہ کھانا کیوں؟ جواب میں فرمایا میں نے ازراہ بخل اس پر مہر نہیں لگائی، بلکہ کفایت شعاری کی وجہ سے میں نے ایسا کیا ہے۔

۲۳۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو نعیم، ابو اسامہ، سفیان کے سلسلہ سند سے عیسیٰ کا قول مروی ہے، حضرت علی کے لئے مدینہ سے کوئی معمولی شے آتی تھی جسے وہ صبح و شام کھاتے تھے۔ (جبکہ کوفہ میں مال کی فراوانی تھی لیکن احتیاط کی وجہ سے نہ کھاتے تھے۔)

۲۳۲- احمد بن حنبل، احمد بن ابی یوسف، یحییٰ بن یوسف رقی، عبد بن العوام، ہارون بن عسکری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے۔ عمر ۷۰ فرماتے ہیں:

ایک بار میں حضرت علی کے پاس گیا، وہ اس وقت چادر ڈالے ہوئے تھے، اور ان پر کچی طاری تھی، میں نے عرض کیا اے علی! اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیت المال میں سے مال کے استعمال کی اجازت کے باوجود آپ کی یہ حالت ہے؟ حضرت علی نے جواب میں فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہارے مال سے کوئی چیز استعمال نہیں کی، چادر بھی میں مدینہ سے لایا تھا۔

۲۳۳- حضرت علی کی تنگ دستی کے حالات..... محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، محمد بن علی، ابو القاسم الخوی، علی بن الجعد، شریک، عثمان بن ابی زرعہ کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کی روایت منقول ہے:

ایک بار بصریوں کا ایک وفد حضرت علی کے پاس آیا، ان میں سے ایک جعد بن نجم نامی خارجی شخص نے حضرت علی پر لباس کے بارے میں عتاب کیا۔ حضرت علی نے فرمایا میرا لباس فخرانہ لباس نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کو میرے لباس کی اقتداء کرنی چاہیے۔

۲۵۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ سلمی، ابراہیم بن عیینہ، ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔

حضرت علی سے کپڑے میں بیوند نہ لگانے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اصل چیز تزکیہ قلب ہے۔ اسی کی مؤمن کو اقتداء کرنی چاہئے۔

۲۵۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن مطیع، ہشیم، اسماعیل بن سالم کے سلسلہ سند کے ساتھ ابو سعید ازدی سے مروی ہے:

ایک بار حضرت علیؑ بازار تشریف لائے اور فرمانے لگے کسی کے پاس قمیص ہے؟ جو تین درہم میں اسے فروخت کرنا چاہے؟ ایک شخص نے کہا میرے پاس ہے۔ پھر وہ جا کر ایک قمیص لایا جو حضرت علیؑ کو پسند آئی۔ آپؑ فرمانے لگے یہ تو تین درہم سے زیادہ کی ہے آدی نے کہا: نہیں یہی اس کی قیمت ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ آپؑ نے اپنی قمیص سے تین درہم نکالے اور مالک قمیص کو دیدیئے پھر آپؑ نے قمیص زیب تن فرمائی تو اس کی آستینیں لٹک رہی تھیں آپؑ نے کہہ کر زائد حصہ کٹوا دیا۔

۲۵۶- محمد بن عمر مسلم، موسیٰ بن عسی، احمد بن محمد بن ہشیم، بشر بن ابراہیم، مالک بن مغول، شریک، علی بن ارقم کے سلسلہ سند سے ان کے والد سے منقول ہے:

میں نے حضرت علیؑ کو بازار میں تلوار فروخت کرتے دیکھا۔ حضرت علیؑ فرما رہے تھے مجھ سے اس تلوار کو کون خریدے گا اس تلوار نے کئی مرتبہ آپؑ ﷺ کے چہرہ اقدس سے غم کو دور کیا ہے۔ اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے تو میں اسے کبھی فروخت نہ کرتا۔

۲۵۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو، ابو ازی، حسن بن شان حنفلی، سلیمان بن حکم، شریک بن عبد اللہ، علی بن ارقم کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت علیؑ کو بازار میں تلوار فروخت کرتے دیکھا اس کے بعد انہوں نے گزشتہ روایت کی مانند روایت نقل کی۔

۲۵۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ذکر یا بن یحییٰ کسائی، ابن فضیل، عمار، مجمع التیمی کے سلسلہ سند سے یزید بن محسن سے منقول ہے:

ایک بار جب مقام پر میرے سامنے حضرت علیؑ نے تلوار منگوا کر اسکے فروخت کا اعلان کیا، اور فرمایا اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے تو میں کبھی اسے فروخت نہ کرتا۔

۲۵۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن نمیر، ابو اسامہ، ابو حیان التیمی، مجمع التیمی کے سلسلہ سند سے ابو جہاد سے منقول ہے: ابو جہاد کہتے ہیں:

میرے سامنے حضرت علیؑ تلوار سونٹے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا کون مجھ سے یہ تلوار خریدے گا۔ اگر میرے پاس ازار کی رقم ہوتی تو میں کبھی بھی ایسا نہ کرتا۔ ابو جہاد کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اس کو میں خریدتا ہوں لیکن وظیفہ ملنے تک میں ادھار کروں گا۔

ابو اسامہ کہتے ہیں پھر جب عطیات ملے تو حضرت علیؑ نے ابو جہاد کو وہ تلوار دیدی۔

۲۶۰- محمد بن حسن القطیعی، حسین بن عبد اللہ الرقی، محمد بن عوف، محمد بن خالد بصری، حسن بن زکریا ثقفی کے سلسلہ سند سے عنبہ مخومی کا قول مروی ہے۔ میں حسن بن ابی حسن کے پاس آیا ان کے پاس بنی تاجیہ کوئی آدی آیا ہوا تھا اس نے حسن کو کہا اے ابو سعید تاجیہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے جو کچھ کیا اس سے بہتر تھا کہ وہ مدینہ کی گھاس کھا لیتے۔ حضرت حسن نے فرمایا: اے سعید! یہ باطل بات ہے جس سے تاجیہ خون حلال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں سے ایک حیرم ہو گیا تھا۔ واللہ حضرت علیؑ اللہ کا مال کبھی چوری کرنے



والے نہیں تھے۔ نہ اللہ کے حکم سے سر تابی کرنے والے تھے۔ انہوں نے قرآن کے تمام حقوق کو ادا کیا ہے اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حتیٰ کہ اس شی نے ان کو کھدہ ہانوں جا چھوڑا۔ اے کبیرہ صفت انسان یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔  
۲۶۱- سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عباس، بکاشمی، عبدالواحد بن ابی عمرو اسدی، محمد بن سائب کلیبی کے سلسلہ سند سے ابوصالح کا قول مروی ہے:

ایک بار ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے پاس آئے۔ حضرت امیر معاویہ نے کہا مجھے حضرت علیؑ کے اوصاف بیان کرو! اس نے کہا کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا: میں آپ کو اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک آپ میرے سامنے حضرت علیؑ کے اوصاف بیان نہیں کرو گے۔ حضرت ضرار بن ضمرہ نے فرمایا: تب تو مجبوری ہے۔ لو سنو:  
علی فیصلہ کن بات کرتے تھے۔ عادل تھے۔ علم و حکمت کے چشمے ان سے جاری ہوتے تھے۔ دنیا اور اس کی آرائش سے کوسوں دور تھے۔ شب بیدار تھے۔ ہمیشہ منتظر رہتے تھے۔ نفس کا محاسبہ کرنے والے تھے۔ ہم میں سے جب کوئی جاتا تو اسے قریب کرتے تھے۔ ہمارے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔ اسے رعب دار تھے کہ کسی کو ان کے سامنے بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ تکلم کے وقت گویا ان کے وہن سے موتی جھڑتے تھے۔ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے۔ مساکین سے محبت فرماتے تھے۔ ان کے دور حکومت میں کسی نے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کے عدل کی وجہ سے کمزور انسان ناامید نہیں ہوتا تھا۔ میں نے شب کو ان کو رو تے دیکھا ہے۔ دنیا سے کہتے کہ میرا حق کوئی تعلق نہیں ہے۔ تیری عمر کم ہے۔

ضرار کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کے اوصاف بیان کرتا رہا حتیٰ کہ آنسو آپ کی ریش مبارک کو تر کرتے رہے اور آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو لپوٹتے رہے۔ حتیٰ کہ حاضرین بھی رونے پر قابو نہ رکھ سکے پھر معاویہؓ نے فرمایا: ابو الحسن (علیؑ) ایسے ہی تھے۔  
۲۶۲- احمد بن محمد بن موسیٰ، عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی، احمد بن عامر الطائی، علی بن موسیٰ رضا، عن ابیہ، جعفر بن محمد، ابیہ علی، حسین بن علی کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

تین عمل اشد ترین ہیں اپنے نفس سے کسی کا حق دلوانا، ہر حال میں ذکر الہی کرنا اور دوسرے بھائی کی مالی حاجت کا خیال رکھنا۔  
۲۶۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن ابی قریبہ، نصر بن مزاحم، عمرو بن شمر، محمد بن سواد کے سلسلہ سند سے عبدالواحد دمشقی کا قول مروی ہے:

صلیٰ بن روز حوشب خیری نے حضرت علیؑ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہا اے علیؑ جنگ بند کرو، ہم آپ کا عراق کا راستہ چھوڑتے ہیں۔ آپ ہمارا شام کا راستہ چھوڑ دیں۔ اس سے خوزیری کا سد باب ہو جائیگا۔ حضرت علیؑ نے جواب میں فرمایا: اے امّ ظلم کے بیٹے! اگر دین میں مدافعت کی گنجائش ہوتی تو میں تمہاری بات قبول کر لیتا۔ یہ میرے لئے بھی آسان تر تھی۔ لیکن یہ چیز عند اللہ ناپسندیدہ ہے کہ خدا کی نافرمانی ہوتی رہے اور ہم دین میں مدافعت اور سکوت سے کام لیں۔

۲۶۴- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اسمعانی، شریک، عاصم بن کلیب، محمد بن کعب کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے دور میں میں نے دیکھا کہ ہم بھوک کی وجہ سے لٹن پر پتھر باندھتے تھے..... لیکن آج ہمارے پاس (بیت المال میں) چالیس ہزار دینار صدقہ کے موجود ہیں۔

۲۶۵- احمد بن علی بن محمد مرزبی، سلمہ بن ابراہیم، اسماعیل حضرمی کہیلی، ابوعلی، عن ابیہ، عن جدہ، عن سلمہ بن کہیل کے سلسلہ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے۔

والے نہیں تھے۔ نہ اللہ کے حکم سے سرتابی کرنے والے تھے۔ انہوں نے قرآن کے تمام حقوق کو ادا کیا ہے اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حتیٰ کہ اس شی نے ان کو عمدہ بانوں جا چھوڑا۔ اے کبیرہ صفت انسان یہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔  
۲۶۱- سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا غلابی، عباس، وکارتھی، عبد الواحد بن ابی عمرو واسدی، محمد بن سائب کلبی کے سلسلہ سند سے ابو صالح کا قول مروی ہے:

ایک بار ضرار بن ضمرہ کنانی معاویہ کے پاس آئے۔ حضرت امیر معاویہ نے کہا مجھے حضرت علیؑ کے اوصاف بیان کرو! اس نے کہا کیا آپ مجھے اس سے معاف نہیں رکھیں گے؟ حضرت امیر معاویہ نے فرمایا: میں آپ کو اس وقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک آپ میرے سامنے حضرت علیؑ کے اوصاف بیان نہیں کرو گے۔ حضرت ضرار بن ضمرہ نے فرمایا: جب تو مجبوری ہے۔ لوستو:  
علی فیصلہ کن بات کرتے تھے۔ عادل تھے۔ علم و حکمت کے چشمے ان سے جاری ہوتے تھے۔ دنیا اور اس کی آرائش سے کوسوں دور تھے۔ شب بیدار تھے۔ ہمیشہ متشکر رہتے تھے۔ نفس کا محاسبہ کرنے والے تھے۔ ہم میں سے جب کوئی جاتا تو اسے قریب کرتے تھے۔ ہمارے ہر سوال کا جواب دیتے تھے۔ اتنے رعب دار تھے کہ کسی کو ان کے سامنے بات کرنے کی جرات نہیں ہوتی تھی۔ تکلم کے وقت گویا ان کے دہن سے موتی جھڑتے تھے۔ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے۔ مساکین سے محبت فرماتے تھے۔ ان کے دور حکومت میں کسی نے ناچائز فائدہ نہیں اٹھایا۔ ان کے عدل کی وجہ سے کمزور انسان ناامید نہیں ہوتا تھا۔ میں نے شب کو ان کو روٹے دیکھا ہے۔ دنیا سے کہتے کہ میرا تیرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تیری عمر کم ہے۔

ضرار کہتے ہیں میں حضرت علیؑ کے اوصاف بیان کرتا رہا حتیٰ کہ آنسو آپ کی ریش مبارک کو تر کرتے رہے اور آپ اپنی آستین کے ساتھ ان کو پونچھتے رہے۔ حتیٰ کہ حاضرین بھی رونے پر قابو نہ رکھ سکے پھر معاویہ نے فرمایا: ابوالحسن (علیؑ) ایسے ہی تھے۔  
۲۶۲- احمد بن محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن احمد بن عامر الطائی، احمد بن عامر الطائی، علی بن موسیٰ رضا، عن ابیہ، جعفر بن محمد، ابیہ علی، حسین بن علی کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

تین عمل اشد ترین ہیں اپنے نفس سے کسی کا حق دلوانا، ہر حال میں ذکر الہی کرنا اور دوسرے بھائی کی مالی حاجت کا خیال رکھنا۔  
۲۶۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، علی بن ابی قریہ، نصر بن مزاحم، عن مزاحم، عمرو بن شمر، محمد بن سوید کے سلسلہ سند سے عبد الواحد دمشقی کا قول مروی ہے:

صغین کے روز حوشب خیری نے حضرت علیؑ کو اللہ کا واسطہ دیکر کہا اے علی جنگ بند کرو، ہم آپ کا عراق کا راستہ چھوڑتے ہیں۔ آپ ہمارا شام کا راستہ چھوڑ دیں۔ اس سے خونریزی کا سدباب ہو جائیگا۔ حضرت علیؑ نے جواب میں فرمایا: اے ام ظلم کے بیٹے! اگر دین میں مدافعت کی گنجائش ہوتی تو میں تمہاری بات قبول کر لیتا۔ یہ میرے لئے بھی آسان تر تھی۔ لیکن یہ چیز عند اللہ ناپسندیدہ ہے کہ خدا کی نافرمانی ہوتی رہے اور ہم دین میں مدافعت اور سکوت سے کام لیں۔

۲۶۴- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصہبانی، شریک، عاصم بن کلیب، محمد بن کعب کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے دور میں میں نے دیکھا کہ ہم بھوک کی وجہ سے طن پرتھر باندھتے تھے..... لیکن آج ہمارے پاس (بیت المال میں) چالیس ہزار دینار صدقہ کے موجود ہیں۔

۲۶۵- احمد بن علی بن محمد مرزبی، سلمہ بن ابراہیم، اسماعیل حضرمی کہیلی، ابویعلیٰ، عن ابیہ، عن جدہ، عن سلمہ بن کہیل کے سلسلہ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے۔

حضرت علی کے پیروکار جملہ علماء و روزے کی وجہ سے خشک ہونٹوں والے ..... وہ بہترین لوگ تھے جو اپنی عبادت کی وجہ سے راہب محسوس ہوتے تھے۔

۲۶۶- محمد بن عمرو بن مسلم، علی بن عباس الجبلی، یحییٰ بن احمد، حسن بن حسین، محمد بن یحییٰ بن زید، عن ابیہ، عن جدہ کے سلسلہ سند سے علی بن حسین کا قول مروی ہے:

ہمارے پیروکار خشک ہونٹوں والے اور ہمارے امام اطاعت الہی کی دعوت دینے والے ہیں۔

۲۶۷- فہد بن ابراہیم بن فہد، محمد بن زکریا الغلابی، بشر بن مہران، شریک، اعش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے حدیث کا قول مروی ہے: فرمان رسول ﷺ ہے: جو میری موت مرنا چاہے میری زندگی جینا چاہے اور اس یا قوتی سرکنڈے کو تھا منا چاہے جو اللہ نے اپنے ہاتھ پیدا فرمایا پھر اس کو کہا ہو جا تو وہ ہو گیا تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو میرے بعد میرا بتائے۔

اس روایت کو شریک نے بھی اعش بن حبیب بن ابی ثابت عن ابی اظہیل عن زید بن ارقم کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز اس نے اس کو زید بن ارقم سے روایت کیا ہے اور ابن عباس نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن یہ روایت ضعیف ہے۔

۲۶۸- محمد بن مظفر، محمد بن جعفر بن عبدالرحیم، احمد بن محمد بن زید بن سلیم، عبدالرحمن بن عمران بن ابی لیلیٰ، یعقوب بن موسیٰ الہاشمی، ابن ابی رواد، اسماعیل بن اسیب، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: جو میری موت مرنا چاہے میری زندگی جینا چاہے اور جنت عدن کا رہائشی بننا چاہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے آگایا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ علی بن ابی طالب کو میرے بعد امیر بنائے۔ اور اس کے مقرر کردہ امیر کو امیر بنائے، میرے بعد ائمہ کی بیروی کرے کیونکہ وہ میرے خاندان والے ہیں وہ میری مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان کو ظم و ہم عطا کیا گیا ہے۔ ہلاکت ہے ان کی فضیلت سے انکار کرنے والوں اور ان سے میرا شیعہ توڑنے والوں کیلئے اللہ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ فرمائے۔ ۲

ابو نعیم فرماتے ہیں اہل بیت سے دوستی رکھنے والے وہ خشک ہونٹوں والے (روزہ دار) ہیں۔ اپنی پیشانیوں کو خدا کے آگے بچھائے رکھتے ہیں۔ اپنی جانوں میں فناء کو سامنے رکھتے ہیں۔ دنیا کو ترجیح دینے والے سرکشوں سے کنارہ کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی راحت کو خیر باد کہا۔ شہوات سے اعراض کیا۔ مختلف اقسام کے کھانوں اور مشروبات کو ترک کیا..... آخر وہ رسولوں کے درجہ پر چل پڑے، اولیاء و صدیقین کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ فناء پذیر دنیا کو چھوڑ دیا باقی رہنے والی آخرت میں مشغول ہو گئے۔ انعام اور فضل کرنے والی نعمتوں کی مالک ذات کے پڑوس میں مقیم ہو گئے۔

خلفاء اربع راشدین مہدین کا مختصر تذکرہ تمام ہوا۔

## (۵) طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما

آپ مشہور و معروف عارف، عمدہ احوال کے مالک، نفس و مال کے قیاض، ایقانہ عہد کے حامل، رضاء الہی کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے، فراموشی و نکلہستی میں راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور تمام احوال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف احوال کو اچھا رکھنے اور بوجھوں کو کم کرنے کا نام ہے۔

۲۶۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابن مبارک، اسحاق بن عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، عیسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت ابو بکر یوم احد کے تذکرہ کے وقت فرماتے کہ اس روز حضرت طلحہ نے بڑی قربانی دی۔ واپس لوٹنے والوں میں سب سے پہلا فرم میں ہی تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اور ابو عبیدہ بن جراح کو حضرت طلحہ کی خبر گیری کا حکم دیا، کیونکہ وہ اس وقت زخمی تھے۔ سب سے پہلے ہم نے آپ علیہ السلام کا حال درست کیا، بعد ازاں ہم حضرت طلحہ کے پاس گئے، اس وقت ان کے جسم پر ستر سے زائد تیر تلواریں تھیں۔ اور ان کی ایک انگلی بھی ضائع ہو گئی تھی۔ پھر ہم نے ان کی حالت درست کی۔

۲۷۰- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن طلحہ بن عبید اللہ، عن ابی ایوب، عن جدہ سلیمان، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد طلحہ بن عبید اللہ کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے حمد و ثناء کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:

رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ فممنہم من قضیٰ نحیہ (الآیۃ الاحزاب ۳۳)

اس میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے جسم پر دو ہتھیار چادریں تھیں، آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہیں۔

۲۷۱- علی بن احمد بن علی المصیصی، یثیم بن خالد، عبد الکبیر بن معانی، صالح بن موسیٰ، معاویہ بن اسحاق، عائشہ بنت طلحہ کے سلسلہ سند سے ام المؤمنین حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں گھر کے اندر اور صحابہ کرام صحن میں بیٹھے تھے۔ اسی اثناء میں طلحہ بن عبید اللہ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: جو شخص زمین پر اس شخص کو دیکھنا چاہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا تو وہ حضرت طلحہ

۱. طبقات ابن سعد ۱۵۲/۳، و تہذیب التہذیب ۲۰/۵، البدء و التاریخ ۸۴/۵، و الجمع بین رجال الصحیحین ۳۴۰، و غیاب النہایۃ ۳۴۲/۱، و الریاض النضرۃ ۲۳۹/۲، ۸۶۲، و صفۃ الصفوة ۱۳۰/۱، و ذیل المذلیل ۱ و تہذیب ابن عساکر ۱/۷، و المحبر ۳۵۵، و رعبۃ الآمل ۱۶/۳، ۸۹، اللباب ۸۸/۲، و الاعلام ۲۲۹/۳.

(۲) دلائل النسبۃ للبیہقی ۳/۳۶۳، و البدایۃ و النہایۃ ۳/۳۰، و المطالب العالیۃ ۳۳۲، و کنز العمال ۳۰۰۲۵، و تاریخ ابن عساکر ۷/۷۷ (تہذیب)

کو دیکھ لے۔

۲۷۲- حسن بن محمد بن کیسان نحوی، اسماعیل بن اسحاق قاشی، علی بن عبداللہ المدینی، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، حمید بن سعید، سفیان بن عیینہ، طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ترمذی کا قول مروی ہے۔

ایک روز حضرت طلحہ کو منہموم دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا مال کی کثرت کی وجہ سے پریشان ہوں۔ میں نے کہا اسے تقسیم کر دو، فرمایا تقسیم کرنے کے بعد بھی ایک درہم بچا ہوا ہے۔

طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کے خازن سے ان کے مال کی مقدار معلوم کی تو انہوں نے چار لاکھ (دینار یا درہم) بتائی۔

۲۷۳- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو جمیدی، سفیان بن عیینہ، مجالد، جعفی کے سلسلہ سند سے ترمذی کا قول مروی ہے: میں حضرت طلحہ کی صحبت میں رہا ہوں وہ بلا سوال لوگوں کو مال عطا کرتے تھے۔

۲۷۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن الصباح، سفیان کے سلسلہ سند سے عمرو بن دینار کا قول مروی ہے: حضرت طلحہ کی پومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی۔

۲۷۵- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حمید بن سعید، سفیان، طلحہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے سعدی بنت عوف کا قول مروی ہے: حضرت طلحہ کی پومیہ آمدنی ایک ہزار درہم تھی۔ داد و دہش کی وجہ سے آپؐ طلحہ الفیاض سے مشہور تھے۔

۲۷۶- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق القاضی، نصر بن علی، اصمعی، نافع بن ابی نعیم، محمد بن عمران کے سلسلہ سند سے حضرت طلحہ کی اہلیہ کا قول مروی ہے:

ایک روز حضرت طلحہ نے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔ لیکن پھر مسجد اس وجہ سے نہ جاسکے کیونکہ آپ کے کپڑے کا کوٹا پھٹا ہوا تھا۔

۲۷۷- ابوبکر بن مالک، احمد بن حنبل، فضیل، روح بن عبادۃ، عوف کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے: حضرت طلحہ نے ایک زمین سات لاکھ درہم کی فروخت کی۔ اس پوری شب حضرت طلحہ پریشان رہے۔ صبح ہوتے ہی تمام مال لوگوں میں تقسیم فرمادیا۔

### (۶) زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

مولف کتاب کا قول ہے: آپ ثابت قدم، بہادر، زریک، اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والے، انداء اسلام سے قتال کرنے والے، اور اہ خدا میں خرچ کرنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف و قاداری، ثابت قدمی اور خدا کیلئے مال اور محنت خرچ کرنے کا نام ہے۔

۲۷۸- سلیمان بن احمد، ابویزید قرطبی، اسد بن موسیٰ، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، ابی الاسود کے سلسلہ سند سے منقول ہے ابی الاسود فرماتے ہیں زبیر بن عوام آٹھ سال کی عمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں ہجرت فرمائی۔ ان کے بچپان میں

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۲، و تفسیر ابن کثیر ۶/۳۹۳، و تفسیر الطبری ۲/۹۳، و تاریخ ابن عساکر ۷/۸۰،  
 ۲- طبقات ابن سعد ۳/۱۵۵، و المطالب العالیہ ۱۳/۳۰، و الدر المنثور ۵/۱۹۱، و الاحادیث الصحیحہ ۲۵، و مجمع الزوائد ۹/۱۳۸، و کنز العمال ۹۸/۳۶۵،  
 ۳- تہذیب ابن عساکر ۵/۳۵۵، و الجمع ۵/۱۵۰، صفة الصلوٰۃ ۱/۱۳۲، و ذیل المنہل ۱۱، و تاریخ الخمیس ۱/۱۷۲،  
 و الریاض النضرۃ ۲۶۲، ۲۸۰، و الاعلام ۲/۳۳.

شہیدہ تکلیف میں مبتلا کرتے اور چٹائی میں لپیٹ دیتے اور ان کو آگ میں جھلساتے اور کہتے کہ کفر کی طرف لوٹ جاؤ، لیکن زبیر جو اب میں فرماتے میں کبھی بھی کفر اختیار نہیں کروں گا۔

۲۷۹- ابوعلی بن الصواف، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابی وہب ابی بکر، ابو اسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد عروہ کی روایت منقول ہے:

حضرت زبیر سولہ سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے، اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

۲۸۰- احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حماد بن اسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے: ایک روز حضرت زبیر کو خیال آیا کہ آپ ﷺ کو کسی نے گزند پہنچائی ہے۔ حضرت زبیر اسی وقت تلوار سموت کر آپ ﷺ کی خدمت مالہ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھ کر حضرت زبیر اور ان کی تلوار کے لئے دعا فرمائی۔

۲۸۱- سلیمان بن احمد، یوسف بن یزید قرظی، اسد بن موسیٰ، سلیمان بن عبد العزیز، حفص بن خالد، کے سلسلہ سند سے ایک موصلی شیخ کا قول مروی ہے۔

ایک سفر میں حضرت زبیرؓ کے ساتھ تھا۔ ارض قفر میں حضرت زبیر کو جنابت پیش آگئی۔ حضرت زبیر نے مجھ سے فرمایا کہ میرے ارد گرد پردہ کر لو، تاکہ میں غسل کروں، اس وقت میں نے ان کے جسم پر متعدد زخم کے نشانات دیکھے۔

میرے استفسار پر فرمایا: یہ تمام زخم راہ خدا میں آپ ﷺ کے ساتھ پیش آئے ہیں۔

۲۸۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر عدوی، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے علی بن زید کا قول مروی ہے حضرت زبیر کو ایک دیکھنے والے نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے جسم اور سینے پر زخم کے متعدد نشانات تھے۔

۲۸۳- حاضی عبد اللہ بن محمد بن عمر، نوح بن منصور، زبیر بن یکار، ابو یزید محمد بن موسیٰ انصاری، عبد اللہ بن مصعب بن ثابت، ہشام بن عروہ، قاطبہ بنت منذر بن زبیر کے سلسلہ سند سے قاطبہ کی دادی اساتذت ابی بکر کا قول مروی ہے:

ایک بار زبیرؓ بن عوام نے صحابہ کی مجلس کے پاس سے گزرتے ہوئے حسان بن ثابت کو اشعار کہتے دیکھا۔ اس موقع پر حسانؓ نے زبیرؓ کی مدح میں بھی درج ذیل اشعار کہے۔

حضرت زبیر نے بارہا آپ ﷺ سے اپنی تلوار کے ساتھ تکلیف دور کی۔

اللہ ان کو اس کا بدلہ عطا فرمائے وہ اپنے اور پہلے زمانہ کے بے مثال

انسان ہیں وہ افضل الناس ہیں تیرا ان کی تعریف کرنا کسی ہمسرے

بہت بہتر ہے۔

۲۸۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن مسلم کے سلسلہ سند سے سعید بن عبد العزیز کا قول مروی ہے:

زبیر بن عوام کو ایک ہزار غلام خران دیتے تھے۔ لیکن شب کو گھر پہنچتے وقت زبیرؓ کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ تمام مال لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۲۸۵- ابو حامد بن جبہ، مراد بن حسن بن صباح بن عطیہ، اوزاعی، نسیب بن مریم کے سلسلہ سند سے مغیث بن کمی کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر کو ایک ہزار غلام خران ادا کرتے تھے، لیکن زبیرؓ اس سب کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۲۸۶- ابواحمد غطری، عبد اللہ بن شبرویہ، اٹح بن راہویہ، ہشام بن عروہ، ابن ابیہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن زبیر کا قول مروی ہے:

میرے والد نے جنگ جمل کے روز وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے! مشکل وقت میں میرے مولیٰ سے مدد طلب کرنا۔

میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ کا مولیٰ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ۔ پھر میں نے دیکھا کہ ان کا ترکہ صرف عاقبہ کی دوزخیں ہیں، جبکہ قرض میں لاکھ تھا۔

چنانچہ والد کے قرض کے مسئلہ میں جب میں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ اور عمل طور پر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی ورثاء کے حصہ میں کثیر مال آیا۔

۲۸۷- ابو سعید حسن بن محمد بن ولید تسری، احمد بن یحییٰ بن زہیر، علی بن حرب، اسحاق بن ابراہیم کوفی، ابوسہل، حسن وزائدہ، شریک، جعفر الاحمر کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا قول مروی ہے:

جنگ جمل کے روز زبیرؓ کے جنگ میں عدم شمولیت کی وجہ سے ان کے لڑکے نے ان کو بزدلی کا طعنہ دیا۔ زبیرؓ نے فرمایا میں نے بزدلی کے بجائے رسول اللہ سے سنی ہوئی ایک بات کی وجہ سے جنگ نہ کرنے پر قسم اٹھالی ہے، ان کے لڑکے نے قسم کے کفارہ کے طور پر ایک غلام کو تیس ہزار دینار دیدیئے، لیکن اس کے باوجود بھی حضرت زبیرؓ جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔ اور یہ شعر فرماتے ہوئے رخصت ہو گئے:

ترک الامور النبی اخصی عواقبها..... فی اللہ احسن فی الدنیا و فی الدین

بہت سے کام چھوڑنا صرف اس وجہ سے ہے کہ میں ان کے انجام کے متعلق اللہ سے ڈرتا ہوں اور سبکی دین و دنیا دونوں کیلئے بہتر ہے۔

۲۸۸- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، محمد بن عمرو بن علقمہ کے سلسلہ سند سے ابواسامہ کا قول مروی ہے:

ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون (ذرا آیت ۳۱)

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصلہ کر دیا جائیگا)

نازل ہوئی تو حضرت زبیرؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا اس روز دنیا میں نزاع کی طرح ہم نزاع کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت زبیرؓ نے فرمایا پھر تو معاملہ بڑا سخت ہوگا۔

۲۸۹- ابوبکر مطلق، حسین بن جعفر، ہزار بن ہرد، عبدالعزیز در اور دی، محمد بن عمر، یحییٰ بن حاطب، عبد اللہ بن زبیرؓ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

جب قرآن کی درج ذیل آیت:

ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون (ذرا آیت ۳۱)

پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصلہ کر دیا جائیگا)

نازل ہوئی تو حضرت زبیرؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا دنیا میں ہمارے درمیان جن چیزوں کا جھگڑا تھا اس روز ان سب کے متعلق ہم نزاع کریں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں حضرت زبیرؓ نے فرمایا پھر تو معاملہ بڑا سخت ہوگا۔

## (۷) سعد بن ابی وقاصؓ

آپ اسلام لانے کے اعتبار سے قدیم، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ اسلام کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے، دین کی خاطر مال و قبیلہ کو قربان کرنے والے اور دشمنان اسلام کے خلاف آپ ﷺ کی معاونت کرنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور امارت میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیے۔ آپ کی بدولت متحدہ شہر اور گاؤں فتح ہوئے پھر آخر میں سب کچھ خیر باد کہہ کر گوشہ نشین ہو گئے۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ گوشہ نشینوں کے امام بن گئے۔

۲۹۰۔ سلیمان بن احمد، ابو یزید قرطبی، اسد بن موسیٰ، یحییٰ بن ابی زائدہ، ہاشم بن ہاشم، سعید بن المسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:

جس روز میں اسلام لایا اس روز کوئی دوسرا اسلام نہیں لایا۔ سات روز تک اسی طرح ماجرا رہا اور میں اسلام لانے میں تیسرے نمبر پر تھا۔  
۲۹۱۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے زمانہ میں روٹی کی جگہ درخت کے پتے ہماری غذا ہوتی تھی اور ہم بکری کی مانند چمکنیاں کرتے تھے۔  
۲۹۲۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، ابراہیم بن سعد، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو تجرد (عدم شادی) کی اجازت نہیں دی اگر اجازت ہوتی تو ہم بھی اس پر عمل کرتے۔  
۲۹۳۔ محمد بن احمد بن مخلد، ابو اسماعیل ترمذی، ابراہیم بن یحییٰ بن پانی، محمد بن احمد بن اسحاق، بکر بن احمد بن قہیل، محمد بن یزید اسحاقی، ابراہیم بن یحییٰ بن حنفی، عن ایبہ موسیٰ بن حنیہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے:  
آپ ﷺ نے میرے حق میں حیران دازی کی درستی اور دعا کی قبولیت کے لئے دعا فرمائی۔  
امام ترمذی کی روایت سے موسیٰ بن عقبہ ساقط ہیں۔

۲۹۴۔ محمد بن عاصم، حسین بن ابی محضر، سفیان بن کعب، یونس بن کثیر، محمد بن اسحاق، صالح بن کيسان کے سلسلہ سند سے بعض آل سعدؓ کا قول مروی ہے:

ہم نے آپ ﷺ کے مکہ کے زمانہ قیام میں بڑی تکالیف برداشت کی ہیں۔ ایک شب میں آپ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا اور پیٹاب کرنے لگا اچانک مجھے کسی شی کا احساس ہوا دیکھا تو وہ ایک اونٹ کی کھال کا ٹکڑا تھا میں نے اس کو دھوپ کا کر کھا لیا اور اس پر پانی نوش کر لیا اس کی وجہ سے تین دن تک بھوک سے میرا گزارہ ہو گیا۔

۲۹۵۔ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسلمہ، عباس بن الفضل، مبروک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے حسن کی روایت منقول ہے:

۱۔ الریاض النضرۃ ۲/۲۹۲، ۳۰۱، وتاریخ الخمیس ۱/۳۹۹، والتہذیب ۳/۳۸۳، والبدء والناریخ ۵/۸۳، والجمع بین رجال الصحیحین ۱۵۷، وصفة الصفوة ۱/۱۳۸، وتہذیب ابن عساکر ۶/۹۳، ونکت الہمیان ۱۵۵، والکنی والاسماء ۱/۱، وطبقات ابن سعد ۶/۶، والاصابة ۳۱۸۷، والاعلام ۳/۸۷.

۲۔ المستدرک ۳/۵۰۰، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۳۲۳، وتاریخ ابن عساکر ۶/۹۹، (التہذیب) وتاریخ بغداد



ایک روز عقبہ بن غزو ان نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا تھا۔ آپ کے زمانہ میں ہم درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ اکی وجہ سے ہمارے جڑے زخمی ہو گئے تھے۔ حضرت سعدؓ جو امیر مصر ہیں سات میں سے صرف وہ اور میں باقی ہیں۔

۲۹۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، مغیرۃ الغسی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مجھے تنگدستی کے بجائے تمہاری خوشحالی سے زیادہ خطرہ ہے۔ تم کو مصیبتوں میں آزمایا گیا تو تم کامیاب نکلے جبکہ دنیا بہت میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے۔

۲۹۷- محمد بن احمد بن الحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان الثوری، سعد بن ابراہیم، عامر بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ مکہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ جبکہ سعدؓ اس بات سے پریشان تھے کہ ان کی موت ایسی جگہ میں آئے جہاں سے وہ ہجرت کر چکے تھے۔ بہر حال حضرت سعدؓ فرماتے ہیں: اس وقت میری صرف ایک لڑکی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تمام مال صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام کے بجائے ٹٹ صدقہ کرو اور یہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے تم دنیا سے چلے جاؤ اور لوگ تمہارے مال سے فائدہ اٹھائیں لیکن تمہارے اہل پریشان ہوں۔

۲۹۸- ابو بکر بن غلام، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو، قادی، بکر بن مسار، عامر بن سعد اور ان کے والد حضرت سعدؓ کے سلسلہ سند سے فرمان رسول منقول ہے:

اللہ تعالیٰ پوشیدہ رکھے والے نغمے متقی کو پسند کرتا ہے۔

۲۹۹- محمد بن احمد بن الحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو عامر احمدی، کثیر بن زید، مطلب بن عبد اللہ، عمر بن سعد کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت سعدؓ کا قول مروی ہے انہوں نے اپنی اولاد کو فرمایا:

اے میرے لڑکے! کیا تم مجھے فتنہ پرستوں کا سردار بنانا چاہتے ہو؟ میں اس وقت تک قتال نہیں کروں گا جب تک کہ ایسی تلوار مجھے نہ لاکر دی جائے جس کو میں مسلمان پر ماروں تو وہ اس سے اچٹ جائے اور اگر کافر کو ماروں تو اس کا کام تمام کر دے۔ بہر حال میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا، کیوں کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تقویٰ کو بخنی رکھے والا شیئی انسان عند اللہ محبوب ہے۔

۳۰۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عبد اللہ بن بشر کے سلسلہ سند سے ایوب سختیانی کا قول مروی ہے:

ایک بار سعدؓ بن ابی وقاص، ابن مسعود، ابن عمر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم اجماع میں کی مجلس میں فتنہ کا ذکر کیا گیا۔ سعدؓ نے

۱- الترغیب والترہیب ۱/۸۳، مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۵، والمطالب العالیۃ ۵۳/۳۱، والجامع الصغیر ۱۹۸/۷، وعزاه للمصنف والبیہقی فی الشعب عن سعد، وضعفه، وقال المناوی فی فیض القدیر ۵/۲۵۳۔  
 ۲- صحیح البخاری ۳/۳۱، ۸۱/۷، ومسنَد الامام احمد ۱/۱۷۲، وفتح الباری ۵/۳۶۹، ۹/۳۹۷۔  
 ۳- صحیح مسلم، کتاب الزہد ۱۱، ومسنَد الامام احمد ۱/۱۶۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۸۳، وشرح السنۃ ۱۵/۲۲، والعزلة للسیبسی ۱۲، والصحاف السانق للمتقین ۸/۳۱، ۳۰۸، والترغیب والترہیب للمنذری ۳/۳۳۹، وكشف الغفا ۲۸۷/۱۔

فرمایا: میں قسم میں شمولیت کے بجائے گھر میں گوشہ نشینی کو ترجیح دوں گا۔

۳۰۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ایوب کے سلسلہ سند سے ابن سیرین کی روایت منقول ہے:

سعد بن ابی وقاص سے کہا گیا: اہل شوریٰ میں سے ہونے کے باوجود آپ قتال سے گریز کیوں کر رہے ہو؟ فرمایا: میں ہرگز قتال نہیں کروں گا تا آنکہ دو آنکھ، ایک زبان اور دو لبوں والی تموار مجھے لاکر نہ دی جائے جس سے کافر و مسلمان میں تفریق ہو..... اس وقت میں جہاد کی نیت سے اس سے قتال کروں گا۔

۳۰۲- حبیب بن حسن، عمر بن حفص السدوسی، عاصم بن عدی، شعبہ، یحییٰ بن حصین کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب سے منقول ہے:

خالد اور سعد کے درمیان چپقلش کے زمانہ کے دوران ایک شخص نے سعدؓ کے سامنے خالدؓ کی برائی کی۔ سعدؓ نے اسے منع کرتے ہوئے کہا: اب تک ہمارا معاملہ دین کے ضرر کو نہیں پہنچا ہے۔

### (۸) سعید بن زبیر

آپ کا مکمل نام سعید بن زبیر بن عمرو بن نفیل ہے۔ آپ حق گو، راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے، خواہش کے خلاف کام کرنے والے، فقط اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے، مستجاب الدعوات، حضرت عمرؓ سے قبل اسلام قبول کرنے والے، جنگ بدر میں حاضر ہونے والے، امارت و ریاست سے کوسوں دور رہنے والے، نفس کو مغلوب کرنے والے، دنیا میں سبقت نہ کرنے والے، فتنہ و شرور سے کنارہ کش، اخروی بلندیوں کے حصول کے لئے کوشاں، دنیاوی مراتب سے بعد اختیار کرنے والے اور خواہش نفس کے خلاف چلنے والے تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

۳۰۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، صدقہ بن شعیب کے سلسلہ سند سے رباح بن حارث کی روایت منقول ہے:

ایک بار مغیرہؓ کو نفیوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد اکبر میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آ کر سعیدؓ کا پوچھنے لگا۔ مغیرہ نے اسے اپنے پاؤں کی طرف بٹھا دیا۔ پھر ایک کوئی شخص آ کر مغیرہ کے سامنے گالی دینے لگا۔ مغیرہ سے سوال کیا گیا کہ یہ کس کو گالی دے رہا ہے انہوں نے فرمایا حضرت علیؓ کو۔ ایک شخص (حضرت سعیدؓ) نے کہا: اے مغیرہ! آپ کے سامنے صحابہ پر سب و شتم ہوتا ہے، لیکن آپ کچھ نہیں کہتے اور میں علیؓ کا حق نہیں کہتا ہوں کہ میں نے آپؓ کو یہ کہتے سنا ہے۔ ایوب بکر، عمر، عثمان، علیؓ، طلحہ، زبیر اور سعد بن مالک جنتی ہیں۔ اور ایک نوں صحابی بھی جنتی ہیں میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ اہل مسجد نے شور مچایا کہ اللہ کیلئے نوں کا نام بتاؤ۔ انہوں نے فرمایا: تم نے اللہ کا واسطہ دیدیا ہے تو سنو میں تو ان ہوں اور آپ علیہ السلام دسو ہیں۔ پھر فرمایا: کوئی شخص جو رسول اللہ کے ساتھ کبھی غبار آلود ہوا ہو وہ تم میں سے ہر شخص سے افضل ہے خواہ تم کو نوں علیہ السلام کی عمر دیدی جائے اور تم پوری عمر نیک عمل کرتے رہو۔

عبدالواحد بن زیاد نے صدقہؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۰۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن عاصم، حصن، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن

۱۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۷۷، وتہذیب ابن عساکر ۶/۱۲۷۔ وصفة الصلوة ۱/۱۳۱، وذیل المللیل ۱۳، والریاض النضرۃ ۳۰۲/۳، ۳۰۶، والاعلام ۳/۹۳۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۳/۲۵۰، وسنن الترمذی ۷/۳۷۷، وسنن ابن ماجہ ۱۳۳، ومسنند الامام احمد ۱/۲۸۷، ۱۸۸، ۱۹۳، والسنة لابن ابی عاصم ۲/۶۱۹، ۶۲۰، والحناف السادة المعتمین ۱۸/۳۲۱، ۲۸۰/۹۔

ظالم المازنی کا قول مروی ہے:

حضرت معاویہ کوفہ سے جاتے وقت حضرت مغیرہ کو کوفہ کا عامل مقرر کر گئے تھے۔ حضرت مغیرہ نے خطبہ کو خطبہ میں حضرت علی پر سب و شتم کا حکم کیا۔ میں اس وقت سعید بن زید کے پاس تھا۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے وہاں سے لے گئے اور مجھ سے فرمایا جنتی شخص پر لعنت کا حکم دینے والے اس ظالم کو دیکھو! میں حضرت علی کے جنتی ہونے کی گواہی دینے لگا۔

۳۰۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو العثمان، حماد بن زید، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے:

ایک بار اروئی بنت اویس نے خلیفہ مروان کو سعید بن زید کے بابت شکایت کی کہ انہوں نے میری زمین کے ایک حصہ پر ناحق قبضہ کر لیا ہے لہذا آپ اس کا فیصلہ کر دیں، سعید نے کہا کہ میں نے ایسا بالکل نہیں کیا۔ کیوں کہ میرے سامنے یہ حدیث رسول ہے: ناحق ایک ہاشت زمین پر قبضہ کرنے والے کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق ڈالا جائیگا۔

نیز سعید نے بددعا دیکر کہا اگر یہ خاتون جھوٹی ہے اے اللہ اس کی بصارت زائل کر دے اور اسے اس کی زمین میں موت دیدے۔ چنانچہ اسکی بصارت زائل ہوگئی اور وہ کچھ عرصہ بعد اپنی زمین کے کنوئیں میں گر کر مر گئی۔

۳۰۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حربہ بن سحکی، ابن وہب، عبد اللہ بن عمر العری، تافع کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول مروی ہے:

مروان نے سعید بن زید کے پاس اروئی کی شکایت کے بابت گفتگو کرنے کے لئے چند افراد کو بھیجا۔ سعید نے فرمایا یہ مجھ پر بہتان ہے۔ کیوں کہ میں نے آپ علیہ السلام کو کہتے سنا ہے کہ ناحق ایک ہاشت زمین پر قبضہ کرنے والے کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق بنا کر ڈالا جائیگا۔

نیز فرمایا اگر میں صادق ہوں تو اے اللہ اس کی بصارت زائل فرما کر اسے اسکی زمین میں موت دیدے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ عبد اللہ بن عبد الجبید نے سعید بن عمر سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۰۷- ابو محمد بن حمدان، محمد بن سلیمان، بشر بن آدم، عبید اللہ بن عبد الجبید کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر العری نے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

۳۰۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن حنبل، ابن وہب، یونس کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا قول مروی ہے اروئی نے مروان کو سعید کے بارے میں شکایت کی۔ سعید نے کہا اگر وہ جھوٹی ہے تو اے اللہ اس کی بصارت زائل کر کے اسے اس کی زمین میں موت دیدینا اور اے باری تعالیٰ امیری سچائی بھی لوگوں پر ظاہر فرما نا۔ چنانچہ اروئی کا حال حضرت سعید کی بددعا کے مطابق ہوا اور اللہ نے لوگوں پر حضرت سعید کا صدق ظاہر فرمادیا۔

۳۰۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن روح بن مہاجر، ابن ابیہ، محمد بن زید بن مہاجر کے سلسلہ سند سے ابو غطفان المری کا قول مروی ہے:

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۱/۱۲۲۔ وتاریخ بغداد ۹/۳۶۱، والکنی للذولای ۱/۱۳۲۔ والجامع الكبير ۱/۷۸۳، وعزاه للمصنف، وابن جریر، والبقوی والطبرانی عن یعلی بن مرہ الثقفی، والمصنف عن ابی ثابت ایمن بن یعلی الثقفی۔

۲- صحیح البخاری ۳/۱۷۱، ۳/۳۰، وصحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۳۲، ومسنند أحمد ۶/۶۳، ۶/۲۵۲، فتح الباری ۵/۱۰۳، وسنن الدارمی ۲/۲۶۷۔

اروئی بنت اویس نے مروان سے حضرت سعیدؓ کے خلاف مدد طلب کی۔ مروان نے عاصم بن عمر کو سعیدؓ کے پاس بھیجا۔ سعیدؓ نے فرمایا اس نے کذب سے کام لیا ہے۔ نیز سعیدؓ نے اروئی کے بارے میں مذکورہ بددعا کی جو ہلکا خرچہ قبول ہوئی۔

### (۹) عبدالرحمن بن عوفؓ

آپ بہت بڑے مالدار ہونے کے باوجود شاکر، قانع، راہ خدا میں خرچ کرنے والے نقتوں اور مشکلات سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والے، فکر آخرت کے حامل، اللہ کے ماسوا سے نہ ڈرنے والے، فیاض، ظاہر ادا ہائناً دنیا کی ذمہ داری پر یقین رکھنے والے، مالداروں کے سردار اور تباہی و مساکین کا خیال رکھنے والے تھے۔

۳۱۰۔ محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ہارون، ابوالفضل جریری، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ سے منقول ہے:

عبدالرحمن بن عوف نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا: کیا تم میرے فیصلہ پر راضی ہو جاؤ گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا سب سے پہلے میں آپ کے فیصلہ کو قبول کروں گا، اس لئے کہ میں نے آپ ﷺ کو آپ کی بابت فرماتے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اہل ارض و سماء کے ائین ہیں۔

۳۱۱۔ سلیمان بن احمد، ابویزید قرظلیسی، اسد بن موسیٰ، عمارۃ بن زاذان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے: ایک بار حضرت عائشہ نے ایک آواز سنی جس سے پورا مدینہ ہل گیا، حضرت عائشہ نے اس کی بابت تحقیق کی۔ انہیں بتایا گیا کہ شام سے سات سو سواریوں پر مشتمل عبدالرحمن بن عوف کا (مال سے لدا) قافلہ آیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: میرے سامنے آپ علیہ السلام نے فرمایا: عبدالرحمن بن عوف گھٹ گھٹ کر جنت میں جائیں گے۔ جب ابن عوف کو قول عائشہ کا علم ہوا تو انہوں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا: میں یہ سب کچھ مال جو ان سواریوں پر لدا ہوا ہے بلکہ یہ سواریاں، ان کے پالان اور ان کی رسیاں تک راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں۔

۳۱۲۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابوصحیح الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن جعفر مخزومی، ام بکر بنت المسلم بن مخزمہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد مسور بن مخزمہ کا قول مروی ہے:

ایک بار ابن عوفؓ نے حضرت عثمانؓ کو چالیس ہزار دینار کے عوض زمین کا ایک ٹکڑا فروخت کیا۔ لیکن ابن عوف نے وہ تمام اموال بنی زہرہ اور فقراء مسلمین اور امہات المؤمنین میں تقسیم فرمادیا۔ مسور فرماتے ہیں میرے ساتھ کافی مال حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ میرے بعد تم پر صرف صالحین توجہ دیں گے۔ پھر فرمایا: اللہ ابن عوف کو جنت کی نمر سلیمان سے پلائے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۳، ۱۵۱/۳، ۳۰/۳، و صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱/۳۲، و مسند احمد ۶/۶۳، ۲۵۲، فتح الباری ۱۰۳/۵، و سنن الدارمی ۲/۲۶۷۔

۲۔ صفة الصلوۃ ۱/۱۳۵، و تاریخ الخلفاء ۵/۸۶، و الریاض النضرۃ ۲/۲۸۱، ۲۹۱، و الجمع بن رجال الصحیحین ۲۸۱، و الاصابۃ ۵۱۷، و الاعلام ۳/۳۲۱۔

۳۔ المعجم الکبیر ۲/۳۱۲۔

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۰، ۳۳/۲، و تحائف السادة المتقین ۸/۲۱۶، و کنز العمال ۳۳۵۰۰، ۳۶۶۷۶۔

۵۔ کنز العمال ۳۳۳۹۳، ۳۷۸۱۸۔

۳۱۳- حبیب بن حسین، ابو معشر الداری، احمد بن بدیل، عمار بن سیف، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن ابی اوفی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضور علیہ السلام نے ابن عوفؓ سے تائخر کی وجہ دریافت فرمائی۔ ابن عوفؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال کے حساب کی وجہ سے تائخر ہوئی ہے۔ اور حساب کی وجہ مال کی کثرت ہے۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مصر سے آئی ہوئی ایک صدسواریاں (بیع) اموال کے گدینہ کے دیہاتوں پر صدقہ کرتا ہوں۔

۳۱۴- محمد بن علی بن جمیل، جعفر بن محمد الفریابی، سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، خالد بن یزید بن ابی مالک، عن ابیہ، عن عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے ان کے والد حضرت عبد الرحمن کا قول مروی ہے۔

آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے ابن عوف! تم اغنیاء میں سے ہو اور تم گھٹ گھٹ کر جنت میں داخل ہو گے۔ لہذا تم پاؤں سے چل کر جنت میں جانے کے لئے مہمان کا اکرام کرو، مسکین کو کھانا کھلاؤ اور مسائل کا خیال رکھو۔

۳۱۵- سلیمان بن احمد، ابو یزید قرطبی، اسد بن موسیٰ، عبد اللہ بن مبارک، معمر کے سلسلہ سند سے زہری کی روایت منقول ہے:

ابن عوف نے دو روایتیں ۱) میں چار ہزار درہم، پھر چالیس ہزار درہم پھر چالیس ہزار درہم صدقہ کئے۔ پھر پانچ صدسواریاں بیع مال کے راہ خدا میں خرچ کیں۔ آپ کا عام مال تجارت سے حاصل ہوتا تھا۔

۳۱۶- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، ابو ہام السکونی، حسین بن علی کے سلسلہ سند سے جعفر بن برقان کا قول مروی ہے: ابن عوف کے متعلق تیس ہزار بانڈیاں صدقہ کرنے کا مجھے علم ہوا ہے۔

۳۱۷- ابو عمر بن حمدان، حسن بن سفیان، وحیم بن ابی نذیک، ابن ابی ذئب، مسلم بن جبہ کے سلسلہ سند سے نوفل بن ایاس ہذلی کا قول مروی ہے:

ابن عوفؓ ہمارے بہت اچھے ہم نشین تھے۔ ایک روز ہم نے ان کے سامنے گوشت روٹی رکھی تو وہ پرہیزگار ہو کر فرمانے لگے: آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل جوگی روٹی سے سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے چلے گئے..... لیکن آج ہمارا یہ حال ہے۔

۳۱۸- محمد بن احمد بن الحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سعد بن ابراہیم اپنے والد کے سلسلہ سند سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں:

ایک روز ابن عوفؓ کے سامنے کھانا لایا گیا تو فرمایا حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کے قتل کے وقت ان کا کفن بھی پورا نہیں تھا، حالانکہ وہ مجھ سے افضل تھے اور ہمارا یہ حال ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جنت کی نعمتیں ہمیں دنیا میں مل گئی ہیں۔ پھر آپ نے کھانا نہیں کھایا۔

۳۱۹- محمد بن ایوب الرازی، مسدود، معمر بن سلیمان کے والد کے سلسلہ سند سے حضرمی کی روایت منقول ہے:

ایک بار دو روایتیں ۱) میں آپ ﷺ کے سامنے ایک عمدہ قرأت کرنے والے کی قرأت پر ابن عوف کے علاوہ سب پر گریہ طاری ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر عبد الرحمن کی آنکھ نہیں جاری ہوئی تو کیا ہوا ان کا دل تو رو رہا ہے۔

۱- تنزیہ الشریعة ۱/۱۲۱، ولسان المیزان ۲/۳۵۱، وتاریخ جرجان ۲۴۵.

۲- المستدرک ۳/۳۱۱، والمعجم الکبیر للطہرانی ۱۰/۲۱۱، ۲۴۰، ۲۴۲، وطبقات ابن سعد ۳/۹۳، والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳، وتخریج الاحیاء ۳/۲۶۰.

۳- کنز العمال ۳۳۳۹۷، والمطالب العالیة ۳۰۰۹.

۳۲۰- سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن جابر الطائی، بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، عن ابیہ عن الزہری، ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے ابن عوفؓ کا قول منقول ہے:

مصائب کے وقت ہم نے صبر سے اور خوشحالی کے وقت بغیر صبر کے کام لیا۔

۳۲۱- سلیمان بن احمد، ابو یزید قرطبی، اسد بن موسیٰ، ابراہیم بن سعد بن ابراہیم عن ابیہ عن جدہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے: ابراہیم کہتے ہیں جس روز حضرت عبدالرحمن بن عوف کا انتقال ہوا میں نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:  
ابن عوف چلے گئے ہیں ان کا اچھا زمانہ پایا لیکن وہ مجھے زمانہ مصائب میں چھوڑ گئے۔

### (۱۰) ابو عبیدہؓ بن جراح

آپ امین، رشید، عامل، زاہد، امین الامۃ، فقط اسلام کی خاطر لوگوں سے دشمنی اور دوستی قائم کرنے والے، موت تک قلیل زاد پر صبر کرنے والے، اور حقیقتاً قرآن کریم کی درج ذیل آیت کے مصداق تھے:

لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ (المائدہ: ۲۴)

(ترجمہ) اور جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے

دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندانی ہی کیوں نہ ہوں۔

آپ دنیاوی اعتبار سے کمزور، ذوالکھرج، عیال کا اہتمام کرنے والے، آخری بلندیوں کے لئے کوشاں، عبادت گزار، دنیا سے متاثر نہ ہونے والے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے مشتاق تھے۔

۳۲۲- ابوبکر محمد بن الحسن، ابو عمارہ محمد بن احمد بن المنہاس، ابو عیسیٰ الخمال، حمید بن ربیع، ابواسامہ، عمر بن حمزہ العمری، سالم عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے:

ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

زہری نے اس کو من سالم عن عمرو کوثر بن حکیم عن نافع عن ابن عمر عن عمرو عبدالرحمن بن عثمان عن عبداللہ بن ارقم عن عمر کی سندوں سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابوبکر، ابن مسعود، حذیفہ، خالد بن الولید، انس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کی امانت داری سے متعلق روایات منقول ہیں۔

۳۲۳- ابو عبیدہؓ کا اپنے والد کو قتل کرنا..... سلیمان بن احمد، ابو یزید قرطبی، اسد بن موسیٰ، حمزہ کے سلسلہ سند سے ابن شوذب کی روایت مروی ہے:

جنگ بدر میں ابو عبیدہ کے والد آپ کو قتل کے ارادے سے تلاش کرتے رہے حضرت ابو عبیدہ ان سے اعراض کرتے رہے لیکن جب ان کے والد بار بار ان کو مارنے کی غرض سے ان کے آڑے آنے لگے تو بالآخر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان کو قتل کر دیا: ان کے اپنے والد کو قتل کرنے پر قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

۱۔ صلفۃ الصلفیۃ ۱/۱۳۲، البدۃ والتاریخ ۵/۸۷، وتہذیب ابن عساکر ۷/۱۵۷، وتاریخ الخلفاء ۲/۲۴۳، والریاض النضرۃ ۲/۳۰۷، والاعلام ۱۰/۲۵۲، والاصحابہ، وطبقات ابن سعد۔

۲۔ صحیح البخاری ۵/۳۲، و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ ۵۳، ومسند الامام احمد ۳/۱۸۹، ۲۴۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۲۱۰، ۳۷۱، وفتح الباری ۷/۹۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/۱۳۵۔

لا تجد قومایہ منون باللہ والیوم الآخر یوادون من حد اللہ ورسولہ ولو کانوا آبائہم

او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان (البقرہ: ۲۲)

جو لوگ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے  
نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں انہی کے دلوں میں خدا نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔

۳۲۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، ابو ہلال، بغدادی کے سلسلہ سند سے ابو سعید بن جراح  
کا قول مروی ہے:

کوئی گورا ہو یا کالا، آزاد ہو یا غلام، عربی ہو یا عجمی جس کے متعلق مجھے علم ہو کہ وہ تقویٰ میں مجھ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے  
افضل ہے تو میری یہ خواہش ہوگی کہ میں اس کے طعام کا کوئی حصہ ہوتا۔

۳۲۵- عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد الاحمر، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرزاق،  
معمر، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد عروہ کی روایت منقول ہے:

ایک بار حضرت عمر نے ابو سعید کو کجاوے کی چٹائی پر لیٹ کر اس کے پالان کو ٹکیے بتائے ہوئے دیکھا تو ان سے بستر پر نہ لیٹنے  
کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا یہی میرے لئے آرام ہے۔

معمر اپنی روایت میں کہتے ہیں: جب حضرت عمر ملک شام تشریف لائے تو ان کے استقبال کیلئے عوام الناس اور ان کے بڑے  
بڑے سردار حاضر ہوئے۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا میرے بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے پوچھا کون آپ کے بھائی؟ فرمایا: ابو سعید۔  
عرض کیا گیا: وہ ابھی نکلتے والے ہیں۔ جب آپ آگئے تو حضرت عمر آتر کر ان سے بغل گیر ہوئے اور ان کے گھر میں تشریف لے گئے۔  
حضرت عمر نے وہاں صرف تھوڑے تھوڑے کاتر کش اور کجاوہ پایا اس کے بعد معمر نے مذکورہ روایت کی طرح باقی روایت نقل فرمائی۔

۳۲۶- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مرقی، حیوۃ، ابو صخر، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے ان کے والد اسلم کا قول مروی ہے:  
ایک بار حضرت عمر نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا میرے سامنے کسی چیز کی تمنا کرو ایک شخص نے کہا کاش یہ گھر سونے سے بھرا  
ہو ہوتا تو میں اسے راہ خدا میں خرچ کر دیتا۔

پھر حضرت عمر نے وہی سوال کیا پھر اسی قسم کا جواب دیا گیا، پھر حضرت عمر نے سہ بارہ سوال کیا ان کے ساتھیوں نے کہا آپ  
خود ہی اس کا جواب ارشاد فرمادیں۔ اس وقت حضرت عمر نے فرمایا کاش یہ گھر ابو سعید بن جراح جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہوتا۔  
۳۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشام بن ولید، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید  
بن ہارون، جریر بن عثمان، نمران بن محمد بن ابی الحسن کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو سعید نے لشکر میں چلتے ہوئے فرمایا بہت سے سفید پوش افراد دین کے اعتبار سے میلے ہوتے ہیں اور بہت سے  
اپنے کو مکرم سمجھنے والے حقیر ہوتے ہیں۔ اے لوگو! قدمیہ سیئات کو جدید حسنات سے ختم کرو۔ نیکی زمین و آسمان کے خلاء کے مساوی  
سیئات کو بھی ختم کر دیتی ہے۔

۳۲۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، عبد اللہ بن محمد العسلی، کعب، سفیان، یزید، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے ابو سعید بن  
جراح کا قول مروی ہے۔

مومن کا قلب دن میں متعدد بار چڑیا کی طرح الٹ پلٹ ہوتا ہے۔

## (۱۱) عثمان بن مظعونؓ

انہی بزرگان باصفائیں سے ایک دین کے پابند، غم و فکر کے مالک، خدا کی راہ میں آنکھ گنوانے والے، ذوالبھر تین عثمان بن مظعون ہیں۔

اللہ کیلئے قبول کرنے میں پیش پیش، دنیا کی بلندیوں میں پیچھے رہنے والے، عبادت، خداوندی کے ستون اور راہ خدا کے سر فرش تھے۔ دنیا ان میں کوئی عیب نہیں لگا سکی اور ان کو دین کی بلندی سے نیچے نہیں لاسکی۔ آپ نے ملاقات محبوب میں جلدی کی اور غم جو وہاں سے نجات پائی۔

۳۲۹- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ابوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن، بن عوف کے سلسلہ سند سے بعض حضرات کا قول مروی ہے:

صحابہ کرام جب مشقت کے زمانہ میں تھے، حضرت عثمان بن مظعون ولید کی امان کے زمانہ میں خود آرام میں ہونے کے باوجود صحابہ کرام کو پریشان دیکھ کر ولید کے پاس گئے اور اس سے کہا میں تیری امان تجھے واپس کرتا ہوں۔ اس نے وجہ دریافت کی تو ابن مظعون نے کہا صحابہ کرام کے پریشان ہونے کی وجہ سے میں بھی ان کی طرح جو اراکلی (خدا کی پناہ) کو پسند کرتا ہوں اور میں کسی شرک کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ ولید نے کہا: جس طرح میں نے تم کو علانیہ امان دی تھی..... اسی طرح تم بھی علانیہ اسے ختم کرو۔ چنانچہ ابن مظعون نے ولید کے ہمراہ مسجد میں جا کر علانیہ ولید کی امان کے ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ پہلے ولید نے کہا یہ عثمان ہے جو میری پناہ مجھے واپس کرنا چاہتا ہے۔ عثمان نے کہا میں نے ولید کو بہت اچھا وعدہ پورا کرنے والا پایا ہے لیکن میں خدا کے سوا کسی کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ اس کے بعد ابن مظعون قریش کی مجلس میں بیٹھ گئے۔ اس وقت ولید بن ربیعہ بن مالک بن کلاب اقبسی اشعار کہہ رہے تھے۔ ابن مظعون کے بیچنے کے بعد ولید نے درج ذیل شعر کہا:

اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل ہے۔

ابن مظعون نے ان کی تصدیق کی۔ اس نے پھر کہا:

تمام نعمتیں زوال پذیر ہیں۔

ابن مظعون نے اس مرتبہ اس کی تکذیب کر کے کہا جنت کی نعمتیں دائمی ہیں۔

اس پر ابن مظعون اور ولید میں کشیدگی بڑھ گئی حتیٰ کہ ایک شخص نے ابن مظعون کی آنکھ کو نقصان پہنچا دیا۔ اس وقت ولید نے ابن مظعون کو قطعہ دیکر کہا اگر تم میری امان میں ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ ابن مظعون نے کہا اے ابو عبد شمس! میں تجھ سے بڑے عزت والے اور قادر مطلق کی امان میں ہوں۔ پھر عثمان نے آنکھ کی تکلیف پر درج ذیل اشعار کہے:

اگر رضاء الہی کے خاطر میری آنکھ کو تکلیف پہنچی ہے تو پھر مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔ کیوں کہ

من جانب اللہ اس کے عوض مجھے اجر جزیل ملے گا اور اے قوم! رضاء الہی کو حاصل کرنے

والا شخص سعید ہوتا ہے۔ تمہارے مجھ پر گمراہی کا فتویٰ لگانے کے باوجود میں دین محمد ﷺ

کا پابند ہوں۔ انشاء اللہ قیامت کے روز اللہ ہمارے مابین فیصلہ فرمائے گا۔

پھر حضرت علیؓ نے عثمانؓ کی آنکھ کی تکلیف دیکھ کر درج ذیل اشعار کہے:



کیا یہ لوگ دین محمد ﷺ کی طرف دعوت دینے والے پر گمراہی کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ یہ لوگ کبھی بھی فحاشی سے باز نہیں آئیں گے۔ ابن مظعون کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہم ان سے ناراض ہیں۔ کیا وہ تکلیف دینے کے وقت ان کے قتل سے مامون ہو گئے تھے۔  
عقرب بن ان کو عبرت ناک سزا ملے گی۔

۳۲۰۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین قاضی، یحییٰ بن عبد الحمید، ابراہیم بن سعد، زہری، خارج بن زید کے سلسلہ سند سے ام علاءہ سے مروی ہے، ام العلاء کہتی ہیں:

ابن مظعون نے ہمارے گھر میں وفات پائی، شب میں میں نے ابن مظعون پر اپنی آنکھ کو پرخم دیکھا۔ جب میں نے یہ بات آپ ﷺ سے نقل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ان کا عمل تھا۔

۳۳۱۔ فاروق الخطلانی، زیاد بن الخلیل، ابراہیم بن المنذر، محمد بن طلح، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے ابن شہاب کا قول مروی ہے: جب قریش کی تجارت گاہ تھا۔ آپ ﷺ نے بھی صحابہ کرام کو بخرش تجارت حبشہ جانے کو فرمایا۔ چنانچہ حضرت عثمان بن مظعون کی امارت میں ایک قافلہ حبشہ گیا اور ان کی واپسی سے قبل سورۃ نجم نازل ہو گئی۔ ابن مظعون واپسی میں کفار مکہ کے مسلمانوں سے عداوت کی بنا پر مکہ میں داخل نہ ہو سکے..... حتیٰ کہ ولید بن مغیرہ کی امان کے بعد مکہ میں داخل ہوئے۔

۳۳۲۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، حماد بن سلمہ، علی بن زید، یوسف بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ کی وفات ابن مظعون کی وفات کے بعد ہوئی۔ اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا میری صاحبزادی ہمارے بہترین انسان عثمان بن مظعون کے ساتھ جا ملی۔

۳۳۳۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سفیان بن کعب، ابن وہب، عمرو بن حارث، زیاد کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: ابن مظعون کی وفات کے وقت آپ علیہ السلام ابن مظعون کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر جھک گئے پھر سر اٹھایا اور دوبارہ جھک گئے پھر تیسری مرتبہ بھی جھکے اس مرتبہ جب اٹھے تو حاضرین نے دیکھا کہ آپ رو رہے ہیں لہذا صحابہ کرام بھی رو پڑے۔ جب آپ ﷺ نے ان کا روناملا حلقہ کیا تو استغفر اللہ استغفر اللہ کرنے لگے۔ پھر فرمایا: عثمان چلے گئے لیکن ان کے ایمان میں کسی شے کا اختلاط نہیں ہوا۔

۳۳۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابی سیار بن حاتم، جعفر بن اسماعیل، ایوب کے سلسلہ سند سے عبد رب بن سعید مدنی کا قول مروی ہے:

ابن مظعون کی وفات کے وقت آپ ﷺ عثمان کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کو بوسہ دیکر فرمایا اے عثمان دنیا کے نقصانات سے تم محفوظ رہے۔

۳۳۵۔ عبد اللہ الاصمغانی، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابو یوسف رشد بنی، ابن وہب، یونس بن زید کے سلسلہ سند سے ابن شہاب سے مروی ہے:

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۳۷۷، ۳۳۵، و مجمع الزوائد ۱۷/۱۷۳، و طبقات ابن سعد ۳/۲۹۰، ۲۴/۸، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵/۹۔  
۲۔ العلل المتناہیة ۲/۲۷۹، و المصنف لابن ابی شیبہ ۲/۵۳۵، و التاریخ الکبیر ۱/۲۲۵، ۳/۳۷۹، کنز العمال ۱۰/۳۳۶۱۰۔

ایک روز ابن مظعون پھٹی ہوئی چادر ڈال کر مسجد میں داخل ہوئے۔ پھر ابن مظعون نے اس پر چڑے کا بیوند لگایا۔ اس وقت آپ ﷺ اور صحابہ روپڑے اور آپ نے فرمایا: اے صحابہ! اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب صبح وشام تم لباس تبدیل کرو گے، اور تمہارے سامنے یکے بعد دیگرے پیالے رکھے جائیں گے اور تمہارے گھروں پر خانہ کعبہ کی طرح پردے لگے ہوں گے۔ کچھ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش وہ حالت آجائے ہم تو آسانی اور سہولت میں ہو جائیں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہوگا لیکن تم آج اس حال میں ان سے بہتر ہو جاؤ۔

۳۳۶- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، قیس بن الربیع، عامر بن عبید اللہ، قاسم کے سلسلہ سند سے عاصمہ کا قول مروی ہے: میں نے آپ علیہ السلام کو ابن مظعون کی میت کو پوسر دیتے دیکھا۔

۳۳۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ہارون فرودی، ابو علقمہ کے سلسلہ سند سے زید بن اسلم کا قول مروی ہے: ابن مظعون کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے ان کی تجہیز و تکفین کا حکم فرمایا۔ تدفین کے بعد ان کی اہلیہ نے کہا اے ابوسائب! (عثمان بن مظعون کی کنیت) تجھے جنت کی بشارت ہو۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم کو اس کا کیسے علم ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے شوہر دن میں روزہ رکھتے اور شب کو عبادت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کے بجائے یہ کہتی کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے والے تھے تو یہ بھی کافی تھا۔

۳۳۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن الحسن، محمد بن الحسن، شریک کے سلسلہ سند سے ابو اسحاق سمیعی کا قول مروی ہے: ایک بار ابن مظعون کی اہلیہ پر اگندہ حالت میں ازواج مطہرات کے پاس گئیں۔ انہوں نے ان سے پراگندگی کی وجہ دریافت کی۔ ان کی اہلیہ نے کہا: میرے شوہر دن کو روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ (یعنی ذریعہ معاش کوئی نہیں ہے۔ اس) کی وجہ سے آپ ﷺ نے ابن مظعون کو بلوا کر اس پر تنبیہ فرمائی اور فرمایا: کیا تمہارے لئے میرا اسوہ کافی نہیں ہے؟ حضرت عثمانؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیوں نہیں اس کے بعد ایک بار ان کی اہلیہ اچھی حالت میں بھی ازواج مطہرات کے پاس آئیں۔ پھر شوہر کی وفات پر انہوں نے درج ذیل شعر کہے:

اے ابن مظعون کی وفات پر رونے والی آنکھ! وہ ابن مظعون جس نے خالق کی رضا میں راتیں بسر کیں۔ خوش خبری ہو اس مدون شخص کیلئے، بقیع کو بھی خوشخبری ہو کہ اس میں عثمان کا ٹکنا نہ بنا، کہ اس کی وجہ سے بقیع کی زمین روشن و منور ہوگئی۔ اس کی وفات پر ہمارا قلب مسلسل غمزدہ ہے..... حتیٰ کہ ہم مرجائیں۔

### (۱۲) مصعب بن عمیر الداری

آپ شریعت سے محبت رکھنے والے، قرآن کے قاری، احد میں شریک ہونے والے، سید المصنین، عہد الہی کو پورا کرنے والے، یثرب سے پاک اور خوف خدا رکھنے والے تھے۔

۱- سنن الترمذی ۲۳۷۶، وکنز العمال ۶۱۷۲، ۶۲۳۰، و مشکاھ المصابیح ۵۳۶۶، والجامع الکبیر ۶۳۲/۱.

۲- کتاب الأولیاء لابن ابی الدنيا ۷۲.

۳- المعجم الکبیر للطبری ۲۸۱/۱۹، وطبقات ابن سعد ۲۸۷/۳.

۴- طبقات ابن سعد ۸۲/۳، والاصابة ۸۰۰۳، وصفة الصفوة ۱۵۲/۱، و أسد الغابة ۳۸۶/۳، والاعلام ۳۳۸/۷.

کہا گیا ہے کہ تصوف پاکیزہ باغوں میں انیسیت کو تلاش کرنے کا نام ہے۔

۳۳۹- سلیمان بن احمد محمد بن عمرو بن خالد، عمرو بن خالد، ابن ابیہ، ابوالاسود کے سلسلہ سند سے عروۃ بن زبیر کی روایت منقول ہے: انصار مدینہ آپ ﷺ سے مطمئن ہو کر آپ ﷺ پر اسلام لے آئے اور آئندہ سال موسم حج پر حاضر ہونے کا وعدہ کر کے مدینہ چلے گئے۔ مدینہ پہنچنے کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس قرآن و سنت کی دعوت دینے کے لئے کسی مبلغ کو بھیج دیں۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے بنی عبدالدار کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر کو مبلغ بنا کر مدینہ بھیجا۔ آپ ﷺ بنی غنم کے اسعد بن زرارہ کے ہاں فروکش ہو گئے اور سعد بن معاذ کے پاس جا کر اسلام کی دعوت اور تعلیم دینے میں مصروف ہو گئے۔ حتیٰ کہ مدینہ کے انصار کے گھروں میں سے کوئی گھریاتی بچا ہوگا جس میں اسلام نہ آیا ہو۔ عمرو بن الجوح (جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے وہ) بھی اسلام لے آئے اور ان لوگوں کے بت ٹوٹ گئے۔ پھر مصعبؓ واپس آ گئے۔

۳۴۰- فاروق الخطابی، زیاد بن اخیل، ابراہیم بن امیر، محمد بن حجاج، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے ابن شہاب کی روایت منقول ہے: اہل عقبہ نے بیعت رسول ﷺ کے بعد معاذ بن عمرو اور رافع بن مالک کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ ﷺ ہمارے پاس کسی مبلغ کو بھیج دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان کی طرف مبلغ بنا کر بھیج دیا۔ چنانچہ ان کی تبلیغی کاوشوں کی بدولت اکثر لوگ حلقہٴ اسلام میں داخل ہو گئے حتیٰ کہ مدینہ کے انصار کے گھروں میں سے کوئی گھریاتی بچا ہوگا جس میں اسلام نہ آیا ہو۔ عمرو بن الجوح (جو اسلام دشمنی میں پیش پیش تھے وہ) بھی اسلام لے آئے اور ان لوگوں کے بت ٹوٹ گئے۔ بعد ازاں حضرت مصعبؓ واپس تشریف لے آئے۔ آپ کو مرقی (قاری) کہہ کر یاد کیا جاتا تھا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مدینہ آمد سے قبل حضرت مصعب ہی نے سب سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے لئے جمع فرمایا تھا۔

۳۴۱- ابراہیم بن عبد اللہ و احمد بن حسن، محمد بن اسحاق السراج، یحییٰ بن سعید، حاتم بن اسماعیل، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی فروق، قطن بن وہب کے سلسلہ سند سے عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے مصعب بن عمیر کو احد کے روز منقول دیکھ کر قرآن کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ (الاحزاب: ۲۳)

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں نے اللہ سے کیا ہوا عہد حج کر دکھایا۔

۳۴۲- سلیمان بن احمد، عمر بن حفص السدوسی، ابویال الاشعری، یحییٰ بن العلاء، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی فروق، قطن بن وہب کے سلسلہ سند سے ابن عمیر کی روایت منقول ہے:

آپ ﷺ نے یوم الاحد میں حضرت مصعب اور دیگر مقتولین کو دیکھ کر فرمایا اے شہداء! میں گواہی دیتا ہوں تم عند اللہ زندہ ہو۔ اے لوگو! تم ان کی زیارت کرو اور ان پر سلام بھیجو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی ان پر سلام نہیں بھیجتا مگر یہ جواب دیتے ہیں قیامت تک یہی کہتا رہے گا۔

۳۴۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم الحورانی، عبد العزیز بن عمیر، زبید بن ابی زرقاء، جعفر بن برقان، میمون بن مهران، یزید بن اہم کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت مصعب کو دینے کی کمال میں ملیوں دیکھ کر صحابہ سے فرمایا اس شخص کو جسکے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا دیکھو، میں نے ان کی بیش و عشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے ان کے والدین ان کو سب سے اچھا کھانا اور سب سے اچھا شراب دیتے تھے۔

لیکن اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی اور توبت بائیں رسید۔

### (۱۳) عبد اللہ بن جحش

آپ اپنے رب پر قسم اٹھانے والے اور محبت الہی کو قلب میں جگہ دینے والے، سب سے پہلے اسلامی جہنڈا قائم کرنے والے حبش کی طرف ہجرت کرنے والے اور شہر کاہ احد میں سے تھے۔ آپ کی والدہ امیر بنت عبد المطلب آپ علیہ السلام کی چھوٹی تھی۔ آپ کی بہن زینب بنت جحش سے حضور ﷺ نے رشتہ ازدواج قائم کیا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف عالی رتبہ تک رسائی کیلئے راستہ تلاش کرنے کا نام ہے۔

۳۳۳- محمد بن احمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، عاصم کے سلسلہ سند سے شعی کی روایت منقول ہے:

دین اسلام میں سب سے پہلے ابن جحش نے جہنڈے کی ابتدا کی۔ نیز سب سے قبل ابن جحش کا حاصل کیا ہوا مال قیمت تقسیم کیا گیا۔  
۳۳۵- سلیمان بن احمد، طاہر بن یحییٰ المسمری، اصبح بن الفرج، ابن وہب، ابو یوسف، یزید عبد اللہ بن قسیط، اہلق بن سعد بن ابی وقاص کے سلسلہ سند سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص کی روایت منقول ہے:

سعد کہتے ہیں: میرے سامنے احد کے روز ابن جحش نے کہا کیا تم اللہ سے دعا نہیں کرتے؟ چنانچہ پہلے گوشہ نشین ہو کر عبد اللہ بن جحش نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! کل ایسے دشمن سے میرا مقابلہ کرو، جو مجھے مارے میں اسے ماروں پھر وہ میرے ناک اور کان کاٹ دے..... جب کل کو تجھ سے میری ملاقات ہو تو کہے: اے عبد اللہ! کس نے تیرے کان اور ناک کاٹ ڈالے؟ میں کہوں یہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں کاٹے گئے ہیں۔ اور تو کہے تو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں میں نے ان کو اگلے روز دیکھا چنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ اسی طرح راہ خدا میں شہید کئے گئے اور ان کی ناک اور کان دھاگے میں پروئے ہوئے تھے۔

۳۳۶- احمد بن محمد بن الحسن، محمد بن اہلق، حسن بن الصباح، سفیان، ابن جدعان کے سلسلہ سند سے ابن مسیب کی روایت منقول ہے:

ابن جحش نے احد کے روز دعا کی اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل میری دشمن سے ایسی لڑ بھیز کرو کہ ہمارے درمیان سخت مقابلہ ہو اور وہ میرا ہیٹ پھاڑ دے پھر وہ میرے ناک اور کان کاٹ دے..... جب کل کو تجھ سے میری ملاقات ہو تو کہے: اے عبد اللہ! کس نے تیرے کان اور ناک کاٹ ڈالے؟ میں کہوں یہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں کاٹے گئے ہیں۔ اور تو کہے تو نے سچ کہا۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں مجھے خدا سے امید ہے کہ اس نے جس طرح ابن جحش کی پہلی دعا قبول کی اسی طرح آخری دعا بھی قبول کی ہوگی۔

### (۱۴) عامر بن فہیرہ

آپ سچ شریعت، حسد سے پاک، موت کے بعد جن کے جسم کو اٹھایا گیا، داعی اسلام اور ہجرت کے موقع پر آپ علیہ السلام کے خادم تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اچھی موت چاہنے کا نام ہے جس میں فرشتوں کی طرف سے پیغام نکاح ملے۔

۳۳۷- احمد بن محمد بن الحسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ بن نمیر، یونس بن کبیر، ہشام بن عروہ عن ابیہ کے سلسلہ سند سے قول عائشہ مروی ہے:

ہجرت کے موقع پر صرف حضرت ابو بکر صدیق، عامر بن فہرہ اور بنی الدیل کے ایک رہبر آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

۳۳۸- سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بن الخلال، یعقوب بن حمید، یوسف بن ملاحون عن ابیہ کے سلسلہ سند سے اسامہ بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر ہجرت کے موقع پر نکلے تو تین رات غار میں روپوش رہے۔ اس دوران ابو بکر کے غلام جوان کی بکریاں چراتے تھے یعنی حضرت عامر بن فہرہ آپ ﷺ اور ابو بکر کو برابر دودھ پہنچاتے رہے۔ آپ رات کی تاریکی میں غار کے دونوں ساتھیوں سے جدا ہوتے اور صبح تک چرواہوں کے پاس چراگاہ میں پہنچ جاتے تھے۔ اور شام کو ان کے ساتھ چلتے ہوئے اپنی رفتار ست کر لیتے حتیٰ کہ رات کی تاریکی جب چھا جاتی تو آپ اپنی بکریوں کو لے کر غار میں پہنچ جاتے تھے۔ جبکہ چرواہے سمجھتے کہ وہ ان کے ساتھ ہیں۔

۳۳۹- ابوالاحمد محمد بن احمد، احمد بن الحسن، خلف بن سالم، ابوالاسامہ، ہشام بن عروہ عن ابیہ کے سلسلہ سند سے قول عائشہ مروی ہے:

رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عامر بن فہرہ ہجرت کیلئے نکلے۔ حتیٰ کہ مدینہ پہنچ گئے۔ حضرت عامر بن معونہ کے دن شہید کئے گئے اور ان کے ساتھی عمرو بن امیرہ قید کر لئے گئے۔ عمرو کو عامر بن الطفیل نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ عامر بن فہرہ ہیں۔ ابن طفیل نے کہا میں نے ان کو دیکھا کہ قتل کے بعد ان کی نعش آسمان کی طرف اٹھی جا رہی ہے حتیٰ کہ میں ان کو زمین اور آسمان کے درمیان پلندہ ہوتا دیکھتا رہا۔

۳۵۰- سلیمان بن احمد، اخطب بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری کے سلسلہ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

حضور ﷺ نے بنی سلیم کی طرف ایک وفد بھیجا جس میں حضرت عامر بن فہرہ بھی تھے۔ عامر بن الطفیل جوان کی گھات میں تھا اس نے ان اصحاب رسول کو بنی معونہ کے مقام پر پالیا اور ان کو قتل کر دیا۔ عامر بن فہرہ بھی اسی بنی معونہ کے روز شہید کئے گئے۔ زہری کے بقول دشمنوں نے ان کا جسم تلاش کیا لیکن وہ ان کے ہاتھ نہیں لگا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ ان کو ملائکہ نے دفن کر دیا ہے۔

۳۵۱- حبیب بن حسن، محمد بن سحی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد بن اخطب، ہشام بن عروہ کے والد کے سلسلہ سند سے عامر بن طفیل ایک شخص کا قول نقل کرتے ہیں: میں نے عامر کو شہادت کے بعد آسمان کی طرف اٹھتے دیکھا، حتیٰ کہ وہ آسمان سے بھی اوپر اٹھائے گئے۔

### (۱۵) عاصم بن ثابتؓ

آپ ظاہر و باطنی گندگیوں سے پاک، اللہ کے وعدہ کو پورا کرنے والے، اور زندگی میں اللہ تعالیٰ سے وفاء کرنے والے تھے اسی وجہ سے وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے آپ کے جسم کو محفوظ رکھا۔

بعض کا قول ہے: دنیا کی طرف رغبت کرنے کے بجائے آخرت کی طرف رغبت کرنے کا نام تصوف ہے۔

۳۵۲- محمد بن احمد بن حسن، ابو شعیبہ حرائی، ابو جعفر ثقفی، محمد بن سلمہ حرائی، محمد بن اخطب کے سلسلہ سند سے عاصم بن عمرو بن قتادہ کا قول مروی ہے:

عاصمؓ کے سر کی من جانب اللہ حفاظت ..... آپ ﷺ نے چھ افراد پر مشتمل مرشد بن ابی مرشد کی امارت میں ایک دستہ بھیجا تھا ان میں عاصم بن ثابت اور خالد بن الہبیر بھی تھے۔ جب یہ لوگ مقام رجع پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل نے ان کو اپنی امان کی پیشکش کی۔ مرشد اور عاصم نے تو کہا ہم کبھی بھی کسی مشرک کی پناہ یا وعدہ پر یقین نہیں کریں گے۔ آخر انہوں نے ان سے قتال کیا حتیٰ کہ ان کو شہید کر ڈالا۔ عاصم بن ثابت کو قتل کرنے کے بعد ہذیل کا ارادہ تھا کہ ان کے سر کو ہم سلفانہ بنت سعد بن شہید کے ہاتھوں فروخت کر دیں۔ اس نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ عاصم کے سر کو پالے تو اس کی کھوپڑی میں شراب پے گی۔ کیونکہ جب احد کے موقع پر عاصم کے ہاتھوں اس کے دو بیٹے قتل ہوئے تھے۔

چنانچہ جب قبیلہ ہذیل کے مشرکین نے ان کے سر کو کاٹنا چاہا تو شہد کی کھبوں نے ان کے سر کو ڈھانک لیا۔ مشرکین نے کہا چلو شام کو جب یہ بکھیاں ان سے چھٹ جائیں گی ہم ان کا سر کاٹ لیں گے۔ لیکن پھر بارش کا ایسا ریل آیا کہ وہ حضرت عاصمؓ کے سر کو بہا لے گیا۔ درحقیقت حضرت عاصم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے اور نہ کسی مشرک کو اپنا جسم چھونے دیں گے کیونکہ مشرک ناپاک ہیں۔

حضرت عاصمؓ نے اپنی زندگی میں اللہ سے کئے ہوئے عہد کا پاس رکھا تو اللہ تعالیٰ نے بعد اوقات ان کی حفاظت فرمائی۔ جب یہ واقعہ حضرت عمرؓ کو پہنچا تو آپؓ نے فرمایا: اللہ نے مؤمن کی حفاظت کی۔

۳۵۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن عبداللہ بن معدان، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن عبداللہ الزہری کے سلسلہ سند سے برید بن سفیان اسلمی کی روایت منقول ہے:

آپ علیہ السلام نے عاصم بن ثابت، زید بن دعوہ، خبیب بن عدی اور مرشد بن ابی مرشد پر مشتمل ایک دستہ (دعوت کی غرض سے) اپنی ایمان کی طرف بھیجا۔ لیکن دشمن ان سے درپے قتال ہو گئے۔ انہوں نے بھی دشمن سے قتال کیا لیکن مجبوراً عاصم کے علاوہ سب نے دشمن سے امان حاصل کر لی۔ البتہ عاصم نے کہا میں آج کسی مشرک کا عہد قبول نہیں کروں گا۔ پھر انہوں نے یہ دعا فرمائی اے باری تعالیٰ! میرے تیرے دین کی حفاظت کرنے کے مانند تو بھی میرے خون کی حفاظت فرما۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل چند اشعار کہتے ہوئے دشمنوں سے قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ ترجمہ

مجھے کوئی مرض نہیں اور میں سخت جان تیرو مکان کا ترکش ہوں۔ اگر میں دشمن سے قتال نہ کروں تو میری ماں (کے مجھے جھٹنے) کا کوئی فائدہ نہیں۔ موت حق ہے اور زندگی باطل۔  
جو امر پروردگار نے طے کر دیا وہ انسان پر پڑنے والا ہے اور انسان اس کی طرف بھاگنے والا ہے۔

عاصم نے یوم احد میں بنی عبدالدار کے تین اہم فرد قتل کئے تھے۔ آپ احد میں تیرا انداز ہی کر رہے تھے اور کبہ رہے تھے: لے! یہ ابن القحح کی طرف سے ہے۔ اس وقت سلفانہ نے عاصم کی کھوپڑی میں شراب نوشی کی قسم اٹھائی تھی۔ اسی قسم کو انہوں نے اب پورا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصم کا جسم دشمن کے ہاتھ نہیں گھٹنے دیا۔

### (۱۶) خبیب بن عدی

آپ ثابت قدمی اختیار کرنے والے اور دین کے معاملہ میں مبر سے کام لینے والے تھے، جن کو اللہ کی راہ میں سولی دی گئی۔ کہا گیا ہے تصوف دین کی حفاظت پر غصتوں کو برداشت کرنے کا نام ہے۔

۳۵۲- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب الزہری، عمر بن اسید بن حارث ثقفی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

آپ علیہ السلام نے عاصم بن ثابت انصاری کی امارت میں ایک دستہ تیار فرمایا۔ جس میں حبیب بن عدی بھی تھے۔ یہ دستہ چلتے چلتے دشمنوں کے چنگل میں آ گیا دشمن نے اسلحہ وغیرہ حوالہ کرنے کی شرط کے ساتھ انہیں امان دینے کا وعدہ کیا۔ امیر قلدہ عاصم نے فرمایا: میں کافر کی امان قبول نہیں کروں گا اس لئے وہ قتال کرتے کرتے سات ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ باقی ماندہ تین ساتھی مشرکین کے عہد پر ان کے ہاتھوں امان میں آ گئے۔ کچھ مسافت کے بعد دشمن نے غلبہ کرتے ہوئے تینوں کے ہاتھ باندھ دیئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ تمہارا پہلا دھوکہ ہے اس لئے میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا چنانچہ وہ بھی قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ پھر مکہ پہنچ کر واقعہ بدر کا بدلہ لینے کیلئے حبیب اور زید کو انہوں نے بنو حارث کو فروخت کر دیا۔ حبیب نے ہی یوم بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا حبیب ایک عرصہ تک ان کے پاس اسیر رہے۔ اسیری کے دوران من جانب اللہ ان کی بڑی فیملی مدد ہوئی۔ غیر موسم میں یومیہ انگور کا ایک خوشہ تناول فرماتے۔ ایک عرصہ بعد جب انہوں نے حبیب کے قتل کا ارادہ کیا تو حبیب نے ان سے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ چنانچہ مہلت ملنے پر حبیب نے دو رکعت نماز پڑھ کر بارگاہ الہی میں التجا کرتے ہوئے کہا: اے ہاری تعالیٰ ان کو چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی کو بھی زندہ مت چھوڑ۔ اس کے بعد حبیب نے درج ذیل شعر کہے:

ایمان کی حالت میں ہر حال میں قتل ہونے کو پسند کرتا ہوں۔ یہ تکالیف دین محمدی ﷺ پر ہونے کی خاطر دی جا رہی ہیں۔ اللہ میرے ان کئے چسے ٹکڑوں میں برکت دے۔

اس کے بعد ابو ہریرہ عقبہ بن حارث نے حبیب کو قتل کر دیا۔ حضرت حبیب پہلے مسلمان تھے جنہوں نے ظلماً قتل ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے کی سنت جاری کی۔

۳۵۵- محمد بن احمد بن حسن، ابو شیبہ الحرانی، ابو جعفر نطنزی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی نوح کے سلسلہ سند سے حجر بن ابی اہاب کی باندگی ماری جو بعد میں مسلمان ہو گئی تھیں..... کی روایت منقول ہے:

حبیب میرے گھر میں مجبوس تھے۔ ایک روز میں نے غیر موسم میں ان کے ہاتھ میں انسان کے سر کے جسم کی مانند انگوروں کا خوشہ دیکھا۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے: بنی حارث حضرت حبیب کو لے کر مقام محعم کی طرف نکلے تاکہ ان کو قتل کریں۔ حضرت حبیب نے کہا اگر تم مجھے دو رکعت پڑھنے کی مہلت دیدو تو اچھا ہے۔ انہوں نے اجازت دیدی۔ پھر آپ نے بہت اچھی طرح دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اگر تم یہ نہ سمجھتے کہ میں موت کے خوف سے نماز میں دیر کر رہا ہوں تو مزید نماز پڑھتا پھر انہوں نے آپ کو اٹھا کر کڑی سے باندھا تو آپ نے کہا اے اللہ! ہم نے تیرے رسول کے پیغام کو پہنچایا اب تو ہماری طرف سے اپنے رسول کو ہم پر جیسا سارا ماجرا اتا دے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں جب مشرکین نے حضرت حبیب کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے:

میرے گرد و پیش گروہ جمع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے قبائل اور تمام مجموعوں کو بھی جمع کر لیا ہے، یہی کیا بلکہ اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بھی جمع کر لیا ہے۔ جبکہ میں جزع و فزع کے قریب ہو گیا ہوں۔ اللہ ہی سے میں شکوہ کرتا ہوں..... غربت کے بعد مصیبت کا اور لوگوں کے مجھے پھجانے کا۔ پس عرش والے ہی نے مجھے اس پر مبرکی تو فیق دی جو وہ میرے

ساتھ سلوک روا رکھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے کلوے کلوے کرنے کا ارادہ کیا ہے اور میری اب جینے کی طمع یا اس کی نذر ہو چکی ہے۔ انہوں نے مجھے موت کا علاج کفر کا پیالہ تجویز کیا ہے۔ میری آنکھیں بہ رہی ہیں بغیر کسی جرع و فزج کے۔ مجھے موت کا کوئی ڈر نہیں، ڈر ہے تو اس بات کا کہ جہنم کی آگ جھلسا دینے والی ہے۔ یہ سب خدا کیلئے ہے اگر وہ چاہے تو کلوے کلوے جوزوں میں برکت ڈال دے۔ پس مجھے کوئی پروا نہیں جب میں اسلام کی حالت میں قتل ہوؤں..... کہ کس کروٹ اللہ کیلئے موت کی پچھاؤ لکھا تا ہوں۔

### (۱۷) جعفر بن ابی طالب

آپ بے مثال واعظ، فیاض، عارف، مساکین کے میزبان، ذوالجبرتن و مصلی الی القلین، دنیا سے بے ثبات، مخلوق سے کنارہ کش اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہونے والے تھے۔

بعض کا قول ہے: مخلوق سے بعد اختیار کر کے مسکونی کے ساتھ تعلق مع اللہ اختیار کرنا تصوف ہے۔

۳۵۶۔ سلیمان بن احمد، محمد بن زکریا القلابی، عبد اللہ بن رجاہ، اسرائیل، ابو الخلیف، بردۃ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: آپ ﷺ نے ہم مسلمانوں کو جعفر کے ساتھ ارض نجاشی کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ جب قریش کو ہمارے جانے کا علم ہوا تو انہوں نے عمرو بن عامر اور عمارۃ بن ولید کو شاہ حبشہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے شاہ حبشہ کے دربار میں پہنچ کر ان کی خدمت میں ہدایا پیش کئے اور ان کے سامنے سجدہ کیا۔ پھر ہمارے خلاف باتیں کیں۔ نجاشی نے ان کی باتوں سے متاثر ہو کر ہمیں بلوایا۔ جب ہم دربار میں پہنچے تو ان کے خادموں نے ہمیں سجدہ کا حکم دیا۔ حضرت جعفر نے فرمایا: ہم اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا اکی ہیج کیا ہے؟ حضرت جعفر نے فرمایا: ہمیں ہمارے رسول ﷺ نے فقط اللہ کی عبادت کرنے، نماز روزہ ادا کرنے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اس کے بعد عمرو بن عامر نے کہا: اے نجاشی! یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے مخالف ہیں۔ شاہ نجاشی نے حضرت جعفر سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں موقف واضح کرنے کا کہا۔ حضرت جعفر نے فرمایا: حضرت عیسیٰ ہمارے نزدیک اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ اللہ نے ان کو ان مریم کے لطن سے پیدا فرمایا اور ان کو کسی مرد نے نہیں چھوا۔ اس کے بعد نجاشی نے ایک علم بلند کر کے پادریوں کی جماعت سے کہا: تم ان کے موقف کی بابت کیا کہتے ہو؟ کیا اس سے بہتر موقف ہے تمہارے پاس؟ پھر نجاشی نے کہا: میں تمہارے رسول کے بارے میں رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر میں بادشاہ ہوتا تو میں خود چل کر ان کی جوتیوں کو بوسہ دیتا اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ میں تم کو حبشہ میں اقامت کی کھلی اجازت دیتا ہوں۔ نیز شاہ نجاشی نے ہمارے لئے کھانے پانی کے انتظام کا بھی حکم جاری کیا اور کفار کے ہدایا دہن کرنے کا حکم دیا۔

۳۵۷۔ جعفر بن ابی طالب اور نجاشی کا مکالمہ..... حبیب بن الحسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن یوسف، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق ابن شہاب الزہری، ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام کی سند سے مروی ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں:

۱۔ الاصابۃ ۱/ ۲۱۳، وصفۃ الصوفیۃ ۱/ ۲۰۵، ومقاتل الطالبین ۳، وطبقات ابن سعد ۴/ ۲۲، والاعلام بفضائل الشام

۱۱۵، والاعلام ۲، ۱۲۵.

۲۔ البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۷۰، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۳/ ۳۳۶.



جب ہم سرزمین نجاشی میں پہنچ گئے تو وہاں ہم نے بہترین پڑوسی نجاشی کا پڑوس اختیار کیا۔ ہم اپنے پسندیدہ دین پر ایمان لانے میں ثابت قدم رہے، اللہ کی عبادت بجالاتے رہے۔ ہمیں کسی قسم کی تکلیف تھی اور نہ کوئی اذیت وہ بات سنتے تھے۔ پھر قریش نے عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کو ہدایا دے کر نجاشی اور اس کے عاملوں کے پاس بھیجا۔ نجاشی نے اصحاب رسول ﷺ کو بلایا۔ چنانچہ ہم سب لوگ نجاشی کے دربار کی طرف چل پڑے۔ ہم آپس میں کہنے لگے کہ ہم نجاشی سے کیا بات کریں؟ پھر ہم نے اتفاق کیا کہ بس جو ہمارے نبی نے ہمیں تعلیم دی ہے وہی کہیں گے..... جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے عاملوں کو بھی بلا رکھا تھا۔ انہوں نے اپنی آسمانی کتابیں کھول رکھی تھیں۔ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا: وہ کون سا دین ہے جس کی وجہ سے تم لوگ اپنی قوم سے بچھڑ گئے ہو؟ جبکہ تم میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ موجودہ اقوام میں سے کسی اور کے دین میں داخل ہوئے؟

اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب نے مسلمانوں کی طرف سے بات چیت کی اور فرمایا:

اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مردار کا گوشت کھاتے تھے۔ فحش کاموں کا ارتکاب کرتے تھے۔ قطع رحمی کرتے تھے اور امان کو توڑتے تھے۔ ہم میں سے قوی ضعیف کو کھا جاتا تھا۔ ہم اسی زیوں حالی کا شکار تھے کہ اللہ نے ہمارے درمیان اپنا ایک رسول بھیجا۔ ہم اس کا نسب، اس کی امانت داری، سچائی اور پاکدامنی کو خوب اچھی طرح پہلے سے جانتے تھے۔ اس نے ہم کو اللہ کی طرف بلایا کہ ہم اس کی توحید کا اقرار کریں اور اس کی پرستش کریں۔ نیز ہم کو حکم دیا کہ ہم ان بتوں اور پتھروں کو چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے باپ دادا عرصہ سے پوجتے آئے ہیں۔ ہمیں سچائی، امانت داری، صلہ رحمی اور حسن سلوک کا حکم دیا۔ اور مخرمات اور خون بہانے سے منع کیا۔ نیز فحش کاموں، جھوٹی گواہی، یتیم کا مال کھانے اور پاکدامن پر تہمت لگانے سے روکا۔ ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ ہمیں نماز قائم کرنے، روزے رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح حضرت جعفرؓ نے بہت سے اسلامی امور کا بیان کیا۔ پھر فرمایا:

اے بادشاہ! ہم اس نبی پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہم نے اس کی تصدیق کی ہے۔ وہ برگزیدہ شخص اپنے رب کے پاس سے جو کچھ لے کر آیا ہے، ہم اس کی اتباع کرتے ہیں۔ اس کے کہنے پر ہم ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ جو اس نے حرام قرار دیا ہم اس کو حرام جانتے ہیں اور جو اس نے حلال بتایا صرف اسی کو اپنے لئے حلال جانتے ہیں۔

لیکن اس بات پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم ڈھائے۔ ہمیں مختلف عذاب دیئے۔ ہمارے دین میں ہمیں آزمائش سے دوچار کیا تاکہ ہم اس بھلے دین سے پھر جائیں اور اللہ عزوجل کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں اور پتھروں کی پوجا شروع کر دیں۔ پہلے جن خبیث اشیاء کو حلال سمجھتے تھے دوبارہ ان کا ارتکاب کریں۔ پس جب انہوں نے ہم پر عذاب توڑے، ہمیں ظلم کا تختہ مشق بنایا، ہماری راہ تنگ کر دی اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان آڑ بن گئے..... تب جا کر ہم تیرے وطن آئے ہیں۔ ہم نے دوسروں کو چھوڑ کر تیرے ملک کو پسند کیا اور تیرے پڑوس کو ترجیح دی ہے۔ ہم نے امید کی ہے کہ ہم کو تیری پناہ میں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

نجاشی نے کہا: کیا وہ رسول..... اللہ کے پاس سے جو کچھ لایا ہے اس میں سے تمہارے ساتھ اب کچھ ہے؟ حضرت جعفرؓ نے فرمایا: جی ہاں! پھر آپؐ نے نجاشی کے دربار میں سورہ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کیں..... حتیٰ کہ نجاشی رو پڑا۔ اللہ کی قسم! اس کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ نیز اس کے عالم بھی رو پڑے اور ان کی آسمانی کتابیں آنسوؤں سے بھیک گئیں۔

نجاشی نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اور جو سوئی کا کلام تھا ایک ہی نور سے نکلا ہے۔ پھر مشرکین کے دونوں اچھیوں سے فرمایا: تم میرے پاس سے چلے جاؤ، اللہ کی قسم! اس ان لوگوں کو تمہارے سپردہرگز نہیں کروں گا۔ پھر ہمیں فرمایا: تم جاؤ آج سے تمہارے لئے میری سرزمین جائے پناہ ہے۔ تمہیں جو چھوئے گا اس سے ہماری جگہ ہے۔ تمہیں جو چھوئے گا اس سے ہماری جگہ ہے۔ تمہیں

بڑھوئے گا اس سے ہماری جنگ ہے۔ قسم بخدا اچھے پہاڑ کے برابر سونا طے اس کے بدلہ کہ میں تم کو تکلیف پہنچاؤں مجھے قطعاً پسند نہیں ہے۔ پھر حکم دیا کہ ان دونوں کے ہدایا واپس کر دیئے جائیں، مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ نے بھی مجھ سے کوئی رشوت نہیں لی تھی جب اس نے مجھے میرا ملک واپس دلایا تھا تو میں اس کیلئے کیسے رشوت وصول کر سکتا ہوں۔ اور اس نے مجھے لوگوں کا مطیع نہیں بنایا کہ میں اس کے خلاف لوگوں کی اطاعت کروں۔

چنانچہ مشرکین مکہ کے دونوں قاصد نامراد ہو کر نکلے اور ان کے حقے تحائف بھی ان کے منہ پر مار دیئے گئے۔ اور ہم مسلمان نجاشی کے پاس بہترین جگہ میں بہترین پڑوسی کے پاس فروکش ہو گئے۔

۳۵۸۔ محمد بن علی، حسین بن مودود حنرفی، محمد بن یسار، معاذ بن معاذ، ابن عوف، عیسر بن اطلق کے سلسلہ سند سے عمرو بن عاص کا قول مروی ہے:

جب ہم باب نجاشی پر پہنچے تو میں نے کہا عمرو بن عاص کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ اسی وقت میرے خلف سے آواز آئی کہ اللہ کے گروہ کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ نجاشی نے ان کی آواز سن کر مجھ سے قبل ان کو اجازت دیدی۔ پھر میں داخل ہوا اس وقت بادشاہ تخت پر اور جعفر ان کے سامنے کھڑے تھے۔ اور اس کے ساتھی اس کے گرد پیش نگیں لگائے بیٹھے تھے۔ ان کو دیکھ کر حسد کی وجہ سے میں جعفر کے مقابلہ میں نجاشی کے زیادہ قریب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور جعفر کو میں نے اپنی پشت پر کر لیا اور اس کے ہر دو ساتھیوں کے درمیان اپنا ایک ساتھی بٹھا دیا۔

۳۵۹۔ محمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر بن ابی شیبہ، خالد بن خالد، عبدالرحمن بن عبدالعزیز، ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کا قول مروی ہے:

نجاشی نے جعفر کو طلب کر کے نصاریٰ کو جمع کیا۔ اسکے بعد جعفر کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت جعفر نے ان کے سامنے قرآنی سورۃ تکھیف بعض تلاوت کی جس سے سامعین کی آنکھیں پر نم ہو گئیں۔ اس پر نبی ﷺ پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

تَرَىٰ اَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ (المائدہ ۸۲)

تو ان کی آنکھیں دیکھے گا کہ آنسوؤں سے بہ رہی ہیں کیونکہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

۳۶۰۔ جعفر اور مساکین مسلمین..... ابوبکر بن خالد، اسماعیل بن اطلق قاضی، ابراہیم بن حمزہ زہری، عبدالعزیز بن محمد دروردی، ابن ابی ذئب، مقبری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

میں شراب نوشی اور حریر پوشی کا عادی نہیں تھا۔ بھوک کی وجہ سے میں کسی کو قرآن کی ایک آیت سکھایا کرتا تھا تاکہ وہ مجھے کھانا کھلا دے۔ جعفر مساکین کا بہت خیال رکھتے تھے وہ ہمیں کھانا کھلانے کھلے گھر لے جاتے۔ بعض مرتبہ کچھ اور نہ ہوتا تو وہ گوند لے آتے ہم اسی کو چاٹ چاٹ کر گزارہ کر لیا کرتے تھے۔

۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ الحنفی، عبداللہ بن سعید کندی، اسماعیل بن ابراہیم نجفی، ابراہیم ابو اطلق مخزومی، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

حضرت جعفر مساکین سے محبت کرتے، ان سے باتیں کرتے اور ان کی خبر گیری کرتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ علیہ السلام ان کو ابو المساکین کہتے تھے۔

۳۶۲- محمد بن مظفر، عبداللہ بن صالح بخاری، یعقوب بن حمید، بخیرہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

غزوۃ موتہ میں جعفرؓ کے جسم پر ہم نے ستر سے زائد تیرا اور نیزے کے زخم دیکھے۔

۳۶۳- عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، ابوشیبہ کوفی، اسماعیل بن ابان، ابوالولیس، عبداللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے: ہم نے یوم موتہ میں جعفرؓ کو غیر موجود پا کر تلاش کیا تو وہ مقتولین میں پڑے۔ ان کے جسم پر نوے سے زائد زخم تھے۔ اور یہ سب نشانِ جسم کے سامنے والے حصہ میں تھے۔

۳۶۴- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، ابن عباد بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد عباد جو غزوہ موتہ میں شریک تھے کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم میں نے جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور اس کو ناکارہ کیا پھر اس وقت تک قتل کرتے رہے جب تک کہ جنگ کرتے کرتے شہید نہ ہو گئے۔

ابراہیم بن سعد بن ابن اسحاق کے علاوہ کسی اور مورخ کا قول ہے کہ جعفرؓ قتل کے وقت یہ شعر پڑھتے رہے تھے:

واہ جنت! اس کا قرب اور اس کا ٹھنڈا پانی کیا ہی خوب ہیں۔  
تینا اہل روم ہلاکت کے دہانہ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ بڑے جنگجوؤں کے ساتھ ان کی ملاقات ہو گئی ہے۔

### (۱۸) عبداللہ بن رواحہ الانصاریؓ

آپ قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے والے، علم برداری میں سابر، دنیا سے زہد اختیار کرنے والے، لقاءِ الہی کے مشتاق اور بلقاء میں شہید ہونے والوں میں سے تھے۔

کہا گیا ہے کہ مصائب برداشت کر کے انس اور رضا کی منازل طے کرنے کا نام تصوف ہے۔

۳۶۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، حسن بن کل، عبدالرحمن بن محمد محارب، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر کے سلسلہ سند سے عروہ بن زبیر کا قول مروی ہے:

ابن رواحہ نے شام سے موتہ کی طرف روانگی کا ارادہ کیا تو لوگ ان کو الوداع کرنے آئے۔ ان پر گریہ طاری ہو گیا۔ لوگوں نے ان سے گریہ کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے دنیا کی کوئی محبت نہیں ہے اور تم سے جدائی کا ڈر۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

ما منکم الاواردھا کان علی ربک حتماً مقضياً (مہم ۷۱)

تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کو جنم پر سے گزرتا ہے یہ بات تیرے رب پر لازم ہے۔

پھر فرمایا: مجھے یہ تو پتہ ہے کہ جنم سے گزرتا ہے لیکن یہ علم نہیں کہ اس سے سلامتی کے ساتھ عبور ہو گا یا نہیں۔

۳۶۶- فاروق بن عبدالکبیر، زیاد بن غنیم، ابراہیم، محمد بن طلحہ، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے ابن شہاب الزہری کا قول مروی ہے:

۱- تہذیب ۲/۱۲۵، امتاع الاسماع ۲۷۰/۲، والاصابة ۳۶۶، وصفة الصغوة ۱/۱۹۱، وتہذیب ابن عساکر ۳۸۷/۷، وطبقات ابن سعد ۷۹۳، وشرح الشواہد ۱۰۰، وحسن الصحابة ۳۵، والکامل لابن الیور ۸۶/۲، والمعبر ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۳، والاعلام ۸۶/۳.

ابن رواد کی ارض موتہ کو روانگی کے وقت ان کو روتا ہوا دیکھ کر ان کے اہل خانہ بھی رو پڑے۔ ابن رواد نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے موت کا ڈر ہے اور تم سے کوئی عشق، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

ما منکم الا وادھا کان علی ربک حتما مقضیا (مومہ ۷۷)

تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اس کو جہنم پر سے گزرتا ہے یہ بات تیرے رب پر لازم ہے۔

پھر فرمایا: مجھے یہ یقین ہے کہ جہنم سے گزرتا ہے لیکن یہ ظلم نہیں کہ اس سے سلامتی کے ساتھ نجات ہوگی یا نہیں۔

۳۶۷- حبیب بن حسن، محمد بن سبکی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: زبیر کا قول مروی ہے:

جب لوگ موتہ کی طرف نکلنے کیلئے تیار ہو گئے تو فرمایا: اللہ تمہارے ساتھ ہو اور تم سے مصائب کو دور کرے۔ حضرت عبد اللہ بن رواد نے فرمایا:

میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور دشمن کے سخت حملہ کا سوال کرتا ہوں۔ نیز میں اللہ سے کھجور اور آنتوں سے پار ہو جانے والے تیرے سوال کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ لوگ میری قبر پر گزرتے ہوئے مجھے غازی کے نام سے پکاریں اور کہیں تو نے صحیح راہ پالی۔

اس کے بعد ابن رواد لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ مسلمانوں کو اطلاع ملی کہ ہرقل نے بلقاہ میں پراؤ ڈالا ہوا ہے۔ ایک لاکھ رومی جنگجو اس کے ساتھ ہیں۔ نیز ظم، جذام، بلقین، بجر اور بلخی..... عرب قبیلوں کے ایک لاکھ جنگجو بھی ان کے ساتھ آئے ہیں۔ لہذا مسلمان دورا تمیں ٹھہرے رہے اور کہنے لگے: ہم آپ ﷺ کو صورت حال لکھ بھیجے ہیں۔ جس میں دشمن کی تعداد کا ذکر کر دیں گے۔

اس وقت ابن رواد نے لوگوں کو جنگ پر براہینتہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! تم اسی چیز سے گھبرارے ہو جس کیلئے نکلے ہو اور وہ ہے شہادت۔ ہم لوگ کبھی دشمن سے تعداد قوت اور کثرت کی بناء پر نہیں لڑے۔ ہم ہمیشہ صرف اس دین کو لے کر لڑے ہیں جس کے ساتھ اللہ نے ہم کو عزت سے نوازا ہے۔ سو چلو دو میں سے ایک سعادت تو لازمی ہے فتح یا شہادت۔ لوگوں نے ابن رواد کی تصدیق کی اور جنگ کیلئے چل کھڑے ہوئے۔

۳۶۸- محمد بن احمد بن الحسن، ابو شیبہ حرانی، ابو جعفر ثقفی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم کی روایت منقول ہے: زید بن ارقم کہتے ہیں میں ایک یتیم تھا اور عبد اللہ بن رواد کی پرورش میں تھا۔ جنگ موتہ کے سفر میں میں ان کے ساتھ نکلا تھا۔ میں ان کے پالان کے پیچھے بیٹھا تھا۔ ایک رات جب قافلہ محو سفر تھا میں نے ان کو پرسوز اشعار کہتے ہوئے سنا، جس میں وہ شہادت کی طلب کر رہے تھے۔ میں ان کو سن کر رو پڑا۔ آپ نے کوز اٹھایا اور فرمایا: اسے بے وقوف اچھے کیا تم ہے اگر اللہ مجھے شہادت نصیب کرے اور تو میرے اس کباوے پر اکیلا بیٹھا واپس ہو۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں مجھے عبد بن عبد اللہ بن الزبیر نے بیان کیا اور کہا: مجھے ایسے شخص نے بتایا جو اس غزوہ میں شریک تھا اور میرا قبیل بھی تھا کہ جب حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہما شہید ہو گئے تو اسلامی علم حضرت عبد اللہ بن رواد نے اٹھالیا۔ آپ گھوڑے پر چڑھ کر آگے بڑھے لیکن نفس میں بار بار تردد ہو رہا تھا اور آگے بڑھنے میں رکاوٹ کر رہا تھا۔ آخر حضرت عبد اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

اے نفس! تجھے طوعاً یا کرہاً میدان جنگ میں اتارنا پڑے گا۔ جنگ کے لئے لوگوں کے تیار ہونے کے بعد جنت کو تیرا ناپسند کرنا تعجب خیر ہے۔ اے نفس! اطمینان سے زندگی گزارتے ہوئے تجھے ایک عرصہ ہو گیا حالاً ایک نطفہ کے علاوہ تیری حقیقت کچھ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن رواد نے یہ شعر بھی پڑھے:

اے نفس! اگر تو جنگ نہیں کرے گا پھر بھی مرے گا ضرور۔ یہ موت کا حمام ہے جس میں تجھے ضرور داخل ہونا ہے۔ تو نے جو بھی خواہش کی تو نے پائی۔ پس اگر تو نے اپنے دونوں ساتھیوں کا کام کیا تو ہدایت پائی۔

دونوں ساتھیوں سے مراد حضرت زید اور حضرت جعفرؓ ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ اترے۔ جب نیچے آئے تو ان کے پاس میرے پتھار اور بھائی گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر آئے اور کہنے لگے اس سے اپنی کمر سیدھی کر لو۔ ان دونوں میں تم کو بہت شداکد کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ حضرت عبداللہ نے گوشت کا وہ ٹکڑا لیا اور نوچنے لگے۔ اچانک لوگوں کی ایک جانب سے کچھ شور مٹائی دیا۔ حضرت عبداللہ اپنے آپ سے کہنے لگے: تو دنیا میں مشغول ہے۔ پھر وہ ٹکڑا پھینک دیا اور تلوار تھامی اور آگے بڑھ کر قتال کرنے لگے۔ حتیٰ کہ حمام شہادت نوش کیا۔

شریک جنگ راوی کہتے ہیں جب قوم جنگ کی پٹھکی میں پس رہی تھی اور مدینہ میں رسول اللہ ﷺ صحابہ کو وحی سے سب حالات بیان کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: زید نے جھنڈا اٹھا اور قتال کرنے لگے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا اور وہ بھی قتال کرنے لگے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے جس کی وجہ سے انصار کے چہروں سے رنگ اڑ گیا اور وہ یہ کہے کہ عبداللہ کے متعلق کوئی ایسی بات پیش آئی ہے جس کو نبی کریم ﷺ ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب کی حالت میں دکھایا گیا کہ جنت میں یہ تینوں حضرات سونے کی چار پائیوں پر خوابیدہ ہیں جبکہ عبداللہ کی چار پائی دونوں سے کچھ کنارے میں ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں ہے؟ تو کسی نے کہا: اس کے دونوں ساتھی گذر چکے ہیں اور اب عبداللہ میں کچھ تردد کی حالت ہے۔

۳۶۹۔ سلیمان بن احمد، ابی بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن عیینہ، ابن جدعان، کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: میں نے زید، ابن رواحہ اور جعفر کو جنت میں موتیوں کے محل میں تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ زید اور ابن رواحہ کی گردن میں صدود (کچھ بل) تھا اور جعفر کی گردن مستقیم تھی۔ مجھے بتایا گیا کہ موت کے وقت ان دونوں نے کچھ اعراض کیا جس کی وجہ ان کی گردنوں میں بل آ گیا جبکہ جعفر نے نہیں کیا جس کی وجہ ان کی گردن سیدھی ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ابن رواحہ نے رواگی کے وقت درج ذیل شعر کہے:

اے نفس میں قسم اٹھا کہ کہتا ہوں کہ تجھے خوشی یا بلا خوشی میدان کارزار میں اترنا پڑے گا۔  
اے نفس! ایک طویل عرصہ سے تو سکون کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ دیکھ! جنت کی خوشبو کتنی عمدہ خوشبو ہے۔

### (۱۹) انس بن نضرؓ

آپ ثابت قدم، مدد الہی کو پانے والے، ہجر میں حاضر نہ ہو سکنے کے بعد احد میں شہادت حاصل کرنے والے اور خوشبوؤں میں لہنے والے تھے۔ آپ نے اعضاء کی قربانی دے کر آخرت کی کامیابیاں حاصل کر لیں۔  
کہا گیا ہے کہ تصوف ہادسیم کے جھوٹے کھانے اور دارالتسلیم کا شوق رکھنے کا نام ہے۔  
۳۷۰۔ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر سہمی، حمید کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

حضرت انس بن مالک کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے کیونکہ وہ اس وقت موجود نہیں تھے۔ حاضر ہونے کے بعد انہوں نے حسرت کے ساتھ فرمایا تھا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ پہلے ہی معرکہ میں شریک نہیں ہو سکا، اگر مجھے اب کسی معرکہ میں شرکت کا موقع مل جائے تو میں بہت کچھ کروں گا۔

پھر احد کے روز جب لوگ اولاً پہنچا ہوئے تو انس بن نضر نے دعا کی کہ اے اللہ ان شرکین نے جو کیا میں اس سے بری ہوں اور ان مسلمین نے جو کوئی بھی دکھائی میں اس کی معذرت کرتا ہوں۔ پھر تلوار سونت کر جنگ احد میں شرکت کے لئے چلے۔ راستہ میں سعد بن معاذ سے ملاقات ہونے پر فرمایا: اے سعد! تم بخدا اللہ مجھے جبل احد سے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

حضرت سعدؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تھا: یا رسول اللہ! اس کے بعد انس کے ساتھ کیا جیتی ہے مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے ان کو متتولین میں تلاش کیا تو اس وقت ان کے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے اور ان کی بہن نے ان کے کپڑوں سے انہیں ششاخت کیا تھا کیونکہ ان کی شکل ناقابل ششاخت تھی۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بعد میں جب یہ آیت نازل ہوئی:

”من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ“ (الاحزاب: ۲۳)

ترجمہ: مؤمنین میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ تو ہم کہتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

### (۲۰) عبد اللہ ذوالجنادین

آپ نکر آخرت میں مستغرق قرآن کی تلاوت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش اور دو عمرین رضی اللہ عنہما سے بھائی چارگی قائم کرنے والے تھے۔ آپ علیہ السلام نے خود اپنے دست مبارک سے آپ کو قبر میں اتارا اور آپ کی وفات پر اظہارِ غم فرمایا۔ ۲۷۱- سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، محمد بن نصر ازدی، ابن اصحابی، یحییٰ بن ییمان، منہال بن خلیفہ، حجاج بن ارطاة، عطاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ بذات خود عبد اللہ ذوالجنادین کی قبر میں داخل ہوئے، چراغ روشن کیا اور آپ ﷺ نے ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل فرمایا اور ان کی نماز جنازہ میں چار گیسریں کہیں اور فرمایا اے عبد اللہ! تم پر اللہ کی رحمت ہو، تم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے۔

۳۷۲- رشک صحابہ صحابی..... محمد بن احمد بن جعفر، محمد بن حفص، اسحاق بن ابراہیم، سعد بن صلت، اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے عبد اللہ (بن مسعود) کا قول مروی ہے: غزوة جحوک میں میں نے خود دیکھا کہ آپ ﷺ اور شیخین یعنی حضرات ابی بکر اور عمر حضرت ذوالجنادین کی قبر میں ہیں اور آپ ﷺ شیخین کو فرما رہے ہیں اپنے بھائی کو میری جانب سے لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے خود ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل فرمایا اور اللہ میں نیک لگائی۔ پھر آپ ﷺ نے بقیہ کام شیخین کے سپرد کیا اور ہر لکل آئے۔ تدفین کے بعد روئے قبلہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے راضی ہوں..... آپ بھی ان سے راضی ہو جائیں۔ یہ شب کا واقعہ ہے۔ اس وقت میری شدید خواہش ہوئی کہ کاش! ذوالجنادین کی جگہ میں ہوتا۔ میں ان سے پندرہ برس قبل اسلام لایا تھا۔

۳۷۳- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، محمد بن ابراہیم بن حارث النخعی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

غزوہ تبوک کی شب میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ نصف شب کو میں نے لشکر کے گوشہ میں آگ کا شعلہ جلتے دیکھا۔ میں اس کی طرف گیا تو وہاں آپ ﷺ اور شیخین موجود تھے اور ذوالحجہ کی وفات ہو چکی تھی۔ یہ حضرات ان کی قبر تیار کر رہے تھے۔ مدفن کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا: اے اللہ! میں ان سے راضی ہوں تو بھی ان سے راضی ہو جا۔ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ کاش میں ان کی جگہ ہوتا۔

مصنف کی ایک تشبیہ

نوٹ: مصنف علامہ ابو نعیم فرماتے ہیں اس طبقہ کے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کا ذکر ہم سے رہ گیا ہے جن کا نبی کریم ﷺ کی زندگی میں انتقال ہو گیا تھا۔ کیونکہ دیگر مصنفین نے ان کا اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کیا، جہاں سے ہم نقل کر پاتے۔ جیسے حضرت زید بن العدیہ جو مقام رنج میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوئے۔ منذر بن عمرو بن عمرو اور حرام بن ملحان جو بصرہ میں شہید ہوئے۔ لیکن ہم نے ان کے کچھ احوال کتاب المعرفہ میں بیان کئے ہیں۔ یہ لوگ دنیا کی شادابی کو نہیں دیکھ پائے اور اوائل اسلام میں ہی اپنے رب سے رضا و رغبت کے ساتھ جا ملے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۳۷۴- محمد بن احمد بن علی بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن ابی مرزوق، قتادہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

رغل، ذکوان اور عصبہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اپنی قوم کے خلاف مدد طلب کی۔ آپ ﷺ نے انصار کے سزا فرما جو قراہ مشہور تھے کا ایک دستہ ان کے ساتھ کر دیا۔ یہ لوگ دن میں لکڑیاں اکٹھی کرتے تھے اور رات کو قرآن پڑھتے تھے لیکن بصرہ میں آپ ﷺ کے قریب انہوں نے فریب کرتے ہوئے اس دستہ کو شہید کر دیا۔ جب آپ ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے ایک ماہ تک نماز فجر میں ان کے خلاف دعائے قنوت پڑھی۔

حضرت انس فرماتے ہیں ہم ان کے زمانہ میں یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا اَلْقِيَارَ بِنَافِثِ عُنَا وَاَرْضَانَا

ہماری طرف سے اپنی قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب بل لئے وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہم کو بھی راضی کر دیا ہے۔ لیکن پھر یہ آیت اٹھالی گئی اور منسوخ ہو گئی۔

اس کو ثابت البتانی نے حضرت انس بن مالک سے روایت کیا ہے۔

۳۷۵- سلیمان بن احمد بن ایوب، علی بن صقر، عفتان بن مسلم، سلیمان بن مغیرہ، ہبایت کے سلسلہ سند سے انس بن مالک سے مروی ہے: سزا انصاری ایسے تھے جن میں صاحب طاقت دن کو لکڑیاں جمع کرتے اور پانی بھرتے اور جو صاحب حیثیت ہوتے وہ بکریوں کے ساتھ اپنا گزر بسر کرتے اور شب میں یہ سب لوگ اپنے معلم سے قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ صبح ہوتے ہی حجرہ رسول

ﷺ کے گرد پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ غیب کے نقل کے بعد آپ ﷺ نے اس دستہ کو دشمن (یعنی طفیل) کے مقابلہ میں روانہ فرمادیا۔ ان میں میرے ماسوں حرام بن ملحان بھی تھے۔ چلتے چلتے بنو سلیم کے ایک قبیلہ پر ان کا گزر ہوا۔ حضرت حرام نے امیر لشکر سے کہا ہم ان کو کہتے ہیں کہ ہماری تم سے کوئی جنگ نہیں ہے، اسلئے تم ہمارے راستہ میں رکاوٹ مت بنو۔ امیر لشکر نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ حرام ان کے پاس گئے تو ان کے ایک شخص نے حرام کو ایک نیزہ مارا جو آ رہا ہو گیا۔ اس وقت حضرت حرام نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے تمام صحابہ کو قتل کر دیا حتیٰ کہ کوئی خبر دینے کیلئے بھی زندہ نہ بچا۔ آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس سریر پر سب سے زیادہ دکھ کا اظہار فرمایا اور ہر نماز فجر میں ان کے دشمن کے خلاف بددعا کیں کرتے رہے۔

### (۲۱) عبد اللہ بن مسعود

آپ پہلے پہل ہجرت کرنے والے، احکام خداوندی کو خوب جاننے والے، عمر بزرگ، قاری قرآن، معلم، فقیہ، رموز و اسرار کے مالک، صاحب الوسلیۃ والمضلیۃ، رسول اللہ کے رفیق، نجیب، وزیر اور رقیب، معبود حق کے عابد، شہد مشہود، ایفاء عہد کے محافظ اور مستجاب الدعوات تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف دینی محافل میں حضور نبی اکرم ﷺ کی پاسداری اور حدود کی نگہبانی کا نام ہے۔

۳۷۶- ابن مسعود کی فضیلت ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نعیم، الامش، امیر ایہم کے سلسلہ سند سے علقہ کا قول مروی ہے: ایک شخص نے حضرت فاروق اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر عبد اللہ بن مسعود کے بابت شکایت کی کہ وہ قرآن کو اوپر ہی دل کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم گھبرا گئے اور غضب ناک ہو کر بولے: میں تم سے ان کے بارے میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ ایک شب میں حضرت صدیق اکبر کے گھر میں تھا۔ اس وقت ہم آپ ﷺ کی خدمت میں کسی کام میں مشغول تھے۔ فاروق ہو کر ہم باہر آئے۔ پھر آپ ﷺ کے دائیں بائیں ہم چلتے رہے حتیٰ کہ مسجد میں پہنچ کر ہم نے ایک شخص کی قراۃ کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہو کر توجہ کے ساتھ اس کا قرآن سننے لگے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لیکن آپ نے مجھے ٹھوکا دیا کہ چپ رہ۔ پھر وہ شخص رکوع بندہ کر کے بیٹھ گیا اور استغفار میں مشغول ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا سوال کرتیر سوال پورا کیا جائیگا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کے نزول کی طرح پڑھنے کا ارادہ کرنے والا ان مسعود کی طرح پڑھے۔ اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن مسعود ہیں حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں کہ صبح ہوتے ہی میں ابن مسعود کو بشارت سنانے گیا تو انہوں نے فرمایا تم سے قبل حضرت صدیق اکبر مجھے یہ بشارت سنا گئے ہیں۔ اور میں کبھی حضرت صدیق سے کسی نیک کام میں سبقت نہیں لے جا سکا۔

ثوری اور زائدہ نے امش سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔ حبیب بن حسان نے زید بن وہب عن عمر کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ، زہیر، حجاج اور خدیج نے ابی اسحاق عن ابی تمیر بن مالک کے طریق سے اور عامر نے ذر عن عبد اللہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱- الاصابۃ ۳۹۵، وغایۃ النہایۃ ۳۵۸/۱، والبده والتاریخ ۹۷/۵، وصفۃ الصلوٰۃ ۱۵۳/۱، وتاریخ الخمیس ۲/۲۵۷، والبیان والتبیین ۲/۵۲، والاعلام ۳/۱۳۷.

۲- المستدرک ۳/۵۲۳، ۲/۵۲۶، ۳/۳۱۷، ومسند الامام احمد ۱/۲۶، ۳۸، ۳۸۶، ۳۳۷، ۳۳۷، ۳۳۵، والمنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۳۵۲، ۲/۱۵۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۱۸، ۳۰۸، ۳۰۹، والسنة لابن ابی عاصم ۱/۲۶۸، ۲/۳۷۶، وموارد الظمآن ۲۳۳۶، وصحیح ابن خزیمہ ۱/۱۵۶، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۵۲۰.



۳۷۷- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عمر بن ثابت، ابوالخلیق، ابو سعید بن مالک کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے: میں نے آپ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کیں اس وقت زید بن ثابت بچہ تھے۔ اور جو مسطورا قدس ﷺ کے وہاں اقدس سے حاصل کیا اس کو دہراتا رہتا ہوں۔

ثوری اور اسراہیل نے ابی اسحاق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۷۸- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، حسن بن مدرک، یحییٰ بن حماد، ابویحیٰ، ابی بشر، سلیمان بن قیس، ابوسعید ازدی کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے حضور علیہ السلام سے ستر سورتیں از بر یاد کی ہیں، اس وقت زید بن ثابت بچہ ہونے کی وجہ سے بچوں کے ہمراہ کھینچتے تھے اور ان کے بالوں کی مینڈھی بندھی ہوتی تھی۔

۳۷۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عاصم، ذر کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

میں بچپن میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا۔ ایک بار ابو بکرؓ کے ہمراہ آپ علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: تمہارے پاس دودھ ہوتا ہے یا نہ؟ میں نے کہا: کہ میں مالک کے بجائے امین ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ایک بکری کا بچہ منگوا یا جس سے ابھی نرنے بچتی نہیں کی تھی۔ ابو بکرؓ نے اسے پکڑا اور آپ ﷺ نے دعا کر کے اس سے دودھ دیا، پھر دونوں نے اسے نوش کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضور کو فرمایا: واپس اپنی سابقہ حالت پر لوٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ ویسے ہی ہو گئے۔ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے آپ سے عرض کیا اس مبارک کلام میں سے مجھے بھی کچھ سکھائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم تو معلم غلام ہو۔

میں نے آپ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کی ہیں، جن میں مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کو ابویوب افریقی اور ابویحیٰ نے عاصم سے مذکورہ روایت کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۸۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن ثنی، سعید بن اشعث، یحییٰ بن شراح، اعش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے لوگوں کے میری قرآء کے بجائے زید کی قرآء کے مطابق تلاوت کرنے پر مجھے تعجب ہے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن کی ستر سورتیں یاد کی تھیں..... جبکہ زید ابھی بچہ تھے اور بالوں کی ٹیس انکائے مدت میں ادھر ادھر پھرتے رہتے تھے۔

۳۸۱- عبد اللہ بن مسعود کی خصوصیت..... ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، حسن بن عبد اللہ، ابراہیم بن سویہ، عبد الرحمن بن زید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میں تمہیں گھر میں پردہ اٹھا کر آنے جانے کی اور میری باتیں سننے کی اجازت دیتا ہوں تا وقتیکہ اس سے منع نہ کروں۔

ثوری، حفص، ابن ادریس اور عبد الواحد بن زید نے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۸۲- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، ابراہیم، بخیرہ کے سلسلہ سند سے علقمہ کا قول مروی ہے:

علقمہ کہتے ہیں میں ایک بار ملک شام گیا وہاں ابوالدرداءؓ کی مجلس میں بیٹھا۔ ایک بار ابوالدرداءؓ نے مجھ سے فرمایا تم کون ہو؟

۱- مسند الامام احمد ۱/۳۸۹، ۳۶۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۱/۶۶۹، ۷۷، ودلائل النبوة للسيهقي ۱/۷۱، ۷۲، ودلائل

النبوة للمصنف ۱۳، والمصنف لابن أبي شيبة ۱۱/۵۱۰.

۲- المعجم الكبير للطبرانی ۱/۷۱۹، وطبقات ابن سعد ۳/۱۰۹، والمصنف لابن أبي شيبة ۱۲/۱۱۲.

میں نے کہا میں اہل کوفہ میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان صاحب الوساوہ السواک نہیں ہیں۔  
حضرت ابن مسعودؓ حضور ﷺ کی سواک، ٹکیہ، کھجور اور جوئے سنبھالتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے۔  
ابو عوانہ اور اسرائیل نے مغیرہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۸۳۔ سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، مسعودی، عباس عامری کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن شداد بن الہاد کا قول مروی ہے:  
ابن مسعودؓ صاحب الوساوہ السواک والوساوہ العلیین تھے۔

۳۸۴۔ عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن ابی عیوبہ، عن ایبہ، اعمش، قاسم بن عبد الرحمن عن ایبہ کے سلسلہ سند  
سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں چھٹے نمبر پر اسلام لایا تھا۔ اس وقت روئے زمین پر ہم چند نفوس کے علاوہ کوئی مسلمان نہیں تھا۔

۳۸۵۔ ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسلمہ، عبد العزیز بن ابان، بظرف بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے ابو اہل کا قول مروی ہے:  
ابن مسعود کی موجودگی میں حدیث نے فرمایا: اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان  
میں قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب الوسیلہ ہوں گے۔

۳۸۶۔ محمد بن احمد بن حسین، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق، ..... السند الثانی  
شعبہ، ابو اسحاق، اعمش کے سلسلہ سند سے ابو اہل کے واسطے سے حدیث کا قول مروی ہے:

اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان میں قیامت کے روز سب سے زیادہ  
قریب الوسیلہ ہوں گے۔

ابن ابی اہل سے اس کو روایت کرنے میں واصل الاحدب و جامع بن ابی راشد و ابو عبیدہ و ابو ساد و العیسانی و حکیم بن جبیر شامل ہیں۔  
نیز عبد الرحمن بن یزید نے حضرت حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۸۷۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق کی سند سے مروی ہے: عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں: ہم نے حدیث سے  
سب سے بڑے متبع سنت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ابن مسعود کا نام بتایا۔ نیز فرمایا: اصحاب محمد ﷺ میں سے جن کو حفظ کی دولت  
میسر ہوئی وہ جانتے ہیں کہ ابن مسعود ان میں قیامت کے روز سب سے زیادہ قریب الوسیلہ ہوں گے۔

اسرائیل اور شریک نے ابی اسحاق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۳۸۸۔ فاروق الخلیفہ، ابو مسلم الکشی، حجاج بن منہال، یوسف بن یعقوب الخیرمی، حسن بن شعیب و عوفان، حماد، عاصم، ذر کے سلسلہ سند  
سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

میں رسول اللہ ﷺ کیلئے سواک توڑا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ہوا چلنے کی وجہ سے میری پنڈلیوں سے کپڑا ہٹ گیا۔ میری پنڈلیاں  
کمزور اور پتی پتی تھیں۔ حاضرین دیکھ کر ہنسنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں ہنستے ہو! تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری  
جان ہے میزان میں یہ احد سے زیادہ وزن ہوگی۔

جریر اور علی بن عاصم نے مغیرہ عن ام موسیٰ عن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۸۹۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق، ابو عبیدہ عن ایبہ، (اعمش، قاسم بن عبد الرحمن عن ایبہ عن عبد اللہ بن

مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ایک شب میرے نماز پڑھنے کے دوران آپ ﷺ اور شیخین میرے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں یہ سن کر میں ابن مسعود کے پاس گیا تو عبداللہ نے کہا میری ایک دعا ہے میں اسے مانگتا نہیں بھولوں گا: اے اللہ! میں ایسا ایمان مانگتا ہوں جو پرانا نہ ہو، ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، آنکھ کی ایسی خشک مانگتا ہوں جو زائل نہ ہو اور جنت القلہ میں آپ ﷺ کا ساتھ مانگتا ہوں۔

اعمش نے ابی اسحاق سے بھی اس کے مثل نقل کیا ہے اور عاصم نے ذر بن عبداللہ کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۹۰۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، بشریک بن ابی نمر کے سلسلہ سند سے عون بن عبداللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

ایک روز ابن مسعود دعا کر رہے تھے کہ آپ ﷺ حضرات شیخین کے ساتھ ان کے نزدیک سے گزرے۔ گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ اس کا سوال پورا کیا جائے گا۔ بعد میں ابو بکر نے ابن مسعود سے اس دعا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا دو دعا یہ ہے:

لا الہ انت و عدک حق و لقاءک حق و الجنة حق و النار حق و درسلک حق

و کتابک حق و النبیون حق و حمدک حق

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تیرا وعدہ سچا ہے، تجھ ملاقات یقینی ہے، جنت حق ہے،

جہنم حق ہے، تیرے رسول حق ہیں، تیری کتاب حق ہے، تیرے انبیاء حق ہیں اور آپ ﷺ کی حمد حق ہے۔

سعید بن ابی الحسام نے شریک سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور عون اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان سعید بن میتب کو داخل

کیا ہے۔

۳۹۱۔ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن ابی ربیع، اسمان، سعید بن سلمہ بن ابی حسام، بشریک بن ابی نمر، عون بن عبداللہ،

سعید بن میتب کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

گزشتہ دعا کے دوران آپ ﷺ میرے نزدیک سے گزرے اور آپ ﷺ نے گزشتہ قول کے مانند ارشاد فرمایا:

۳۹۲۔ حبیب بن حسن، ابراہیم بن شریک، ابراہیم بن اسماعیل، ابن ابی اسامیل، یحییٰ بن سلمہ بن کھیل، سلمہ، ابو زعرار کے سلسلہ سند سے

ابن مسعود کی روایت منقول ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عبداللہ بن مسعود کے عہد کو لازم پکڑو۔

۳۹۳۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوصحیح، یحییٰ بن خلیفہ، کثیر بن النعمان، عبداللہ بن مہزیل کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول

مروی ہے فرمان نبوی ﷺ ہے: ہر نبی کو سات باوقار شیخ ضرور عطا کئے گئے اور مجھے درج ذیل چودہ باوقار شیخ عطا کئے گئے ہیں:

- (۱) حنظلہ (۲) جعفر (۳) علی (۴) حسن (۵) حسین (۶) ابو بکر (۷) عمر (۸) عبداللہ بن مسعود (۹) ابو ذر (۱۰) مقداد (۱۱) صدیق

۱۔ المستند للامام احمد ۱/۲۶، ۲۸، ۳۸، ۴۸، ۳۳۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۳۵۲، ۲/۱۵۳، والمستدرک

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۶۳۔

۳۔ الاحادیث الصحیحة ۱۲۳۳۔

(۱۲) عمارؓ (۱۳) سلمانؓ (۱۴) اور بلالؓ علیہ

میتب بن نجید نے بھی حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور رفقاء کی جگہ رقباء کا لفظ ذکر کیا ہے۔

۳۹۳- محمد بن احمد بن الحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ، جعفر بن شعبہ، ابی اسحاق، ابی الاحوص سے مروی ہے، ابی الاحوص کہتے ہیں: جب حضرت ابن مسعودؓ کی وفات ہو گئی تو میں ابو موسیٰؓ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ ایک دوسرے کو کبہ رہا تھا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ابن مسعودؓ نے اپنے جیسا کوئی شخص پیچھے چھوڑا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لو سنو! جب ہم کو آپ ﷺ کے دربار میں شرف یابی سے روک دیا جاتا تھا تو ان کو پھر بھی اجازت مل جاتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تھے تو وہ حاضر باش رہتے تھے۔ (اب تم خود سوچ لو کہ ان کے مثل کوئی ہوگا)۔

۳۹۵- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر، معاویہ بن عمرو، زنادۃ، اعمش کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کی روایت منقول ہے:

ایک روز میرے سامنے ابو موسیٰؓ اشعریؓ اور حذیفہؓ نے ایک دوسرے سے سوال کیا کہ تم نے آپ علیہ السلام سے فلاں حدیث سنی ہے؟ دونوں نے نفی میں جواب دیا۔ پھر حذیفہؓ نے کہا ابن مسعود کا دعویٰ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے وہ حدیث سنی ہے۔ ابو موسیٰؓ نے فرمایا ان کی بات صحیح ہے کیوں کہ جب ہم کو آپ ﷺ کے دربار میں شرف یابی سے روک دیا جاتا تھا تو ان کو پھر بھی اجازت مل جاتی تھی اور جب ہم غائب ہوتے تھے تو وہ حاضر باش رہتے تھے۔

۳۹۶- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، یوسف بن موسیٰؓ، ابو معاویہ، اعمش کے سلسلہ سند سے زید بن وہب کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عمرؓ نے ابن مسعودؓ کو دیکھ کر فرمایا: یہ شخص کس قدر فقہ سے بھر ا ہوا ہے!

۳۹۷- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، مسعودی، ابو یحییٰ بن کثیر کے سلسلہ سند سے ابو حنیفہ کا قول مروی ہے:

ابو موسیٰؓ اشعریؓ فرمایا کرتے تھے ابن مسعودؓ جیسے بڑے عالم کی موجودگی میں ہم سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو۔

۳۹۸- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ابو ہام سکونی، یحییٰ بن زکریا، مجالد، عامر کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰؓ کا قول مروی ہے:

ابن مسعودؓ کی موجودگی میں مسائل کے سلسلہ میں انہی کی طرف رجوع کرو۔

۳۹۹- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن زکریا، مجالد، ابو ہام سکونی، ابو ہام سکونی کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰؓ کا قول مروی ہے:

کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے ابن مسعودؓ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وہ عالم القرآن والسنۃ ہیں اور علم میں کافی ہیں۔

۴۰۰- محمد بن اسحاق، ابی ایوب بن سعیدان، بکر بن بکار، مسعودی، عمرو بن مرۃ کے سلسلہ سند سے ابو ہام سکونی کا قول مروی ہے:

حضرت علیؓ سے ابن مسعودؓ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا انہوں نے قرآن پڑھا اور اس میں غور و فکر کیا حتیٰ کہ اس میں کفایت کر گئے۔

ذیل میں ابن مسعودؓ کے اقوال آفات سے حفاظت اور اوقات کی حفاظت کے بارے میں نقل کئے جاتے ہیں۔

کہا گیا ہے تصوف معاملہ کو صحیح رکھنا ہے تاکہ نزول خیر صحیح ہو۔

۴۰۱- ابن مسعودؓ کے اقوال ..... احمد بن محمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن محمد بخاری، مالک بن

مغول، ابو یوسف، میتب بن رافع کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۶/۲۶۵، وتاریخ ابن عساکر ۳/۳۰۹، ۳/۲۱۳، ۱۰/۳۲۱، (التہذیب) ومجمع الزوائد

حامل قرآن (جس سے حافظ اور عالم دونوں مراد ہیں) کو چاہئے کہ جب لوگ خوابیدہ ہوں تو وہ اپنی رات کی حفاظت کرے۔ جب لوگ دن میں کھائی رہے ہوں تو وہ رب کی رضا کیلئے بھوکا ہو۔ جب لوگ مسرور اور سرشار ہوں تو وہ رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو۔ جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ گریہ و زاری کو اپنا شعار بنائے۔ جب لوگ باہم مل جل رہے ہوں تو وہ خاموش ہو۔ اور جب لوگ تکبر اور بڑائی کا شکار ہوں تو وہ خشوع و خضوع سے مالا مال ہو۔ نیز حامل قرآن کو چاہئے کہ وہ رونے والا اور رنجیدہ خاطر ہو۔ حکیم، حلیم، علیم اور پرسکون ہو۔ اور حامل قرآن کو چاہئے کہ وہ خشک رو نہ ہو، غافل نہ ہو، شور و شغب مچانے والا نہ ہو، چیخ و پکار کرنے والا نہ ہو اور سخت اخلاق نہ ہو۔

۳۰۲- کام کاج سے فارغ انسان ناپسندیدہ ہے۔۔۔۔۔ سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، سعید بن منصور، ابو عویبہ، اعمش، یحییٰ بن وثاب کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

دنیا اور آخرت کسی کے بھی عمل سے فارغ انسان مجھے ناپسند ہے۔

۳۰۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن حبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعمش، مسیب بن رافع کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے: میں ایسے شخص سے ناراض ہوں جس کو میں یا نکل فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا کے کام میں مشغول ہے اور نہ آخرت کے کام میں۔

۳۰۴- سلیمان بن احمد بن النضر ازدی، معاویہ بن عمرو، زائدہ، اعمش، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

میں تم میں سے کسی کو رات کا مردار اور دن کا قطرب نہ پاؤں۔

مصنف فرماتے ہیں ابو بکر بن مالک سے میں نے سنا کہ عبداللہ بن احمد بن حنبل کو ابن عیینہ نے بیان کیا کہ قطرب وہ شخص ہے جو کبھی یہاں بیٹھ گیا اور کبھی وہاں۔

۳۰۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلا بن یحییٰ، مسر، زبیدہ مرثد کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ کا قول مروی ہے:

اے انسان! نماز میں مشغولیت تک تو بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہے اور ایسے انسان کے لئے پالا خورد و اذہ کھل کر رہے گا،

۳۰۶- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، محمد بن حنبل، ابو سعید، مسر، معن کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے فرمایا:

کوشش کر کہ تو با وضوء رہے اور جب تو اللہ کا کلام سنے: یا ایہا الذین آمنوا..... تو اپنے کانوں کو اس کی طرف لگا دے کیونکہ یہ کسی خیر کا حکم ہے یا کسی شر سے ممانعت کی جا رہی ہے۔

۳۰۷- قرآن سے خالی گھر ویران ہے۔۔۔۔۔ سلیمان بن احمد، الدیری، اخطی بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابی اسحق، ابو الاحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے؟

قرآن کریم اللہ کا ستر خوان ہے، جو اس سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حاصل کر لے۔ کتاب اللہ کی تلاوت سے خالی گھر خمر سے خالی ہوتا ہے اور وہ بے آباد گھر کی مانند ہے۔ نیز فرمایا شیطان سورۃ بقرہ کی تلاوت کی آوازیں کر گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

۳۰۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی کھل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، عبدالرحمن بن محمد محارب، ہارون بن عمرو، عبدالرحمن بن اسود کے والد کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اے لوگوں! تمہارے قلوب برتن کے مانند ہیں، لہذا تم انہیں فقط قرآن کے ساتھ مشغول رکھو۔

۳۰۹- ابو احمد غطریفی، ابو خلیفہ، مسلم بن ابراہیم، بقرہ بن خالد، عون بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

علم کثرت روایت کے بجائے خشیت الہی کا نام ہے۔

۳۱۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابراہیم کے سلسلہ سند سے علقمہ کا قول مروی

ہے ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے: اے لوگو! علم حاصل کر کے اس پر عمل کرو۔

۳۱۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن، معاویہ بن صالح، عدی بن عدی کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

علم حاصل نہ کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔ علم کے حصول کے بعد غیر عامل کے لئے ہلاکت ہے۔ آپ نے سات بار مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۳۱۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اخطی، ابو عروہ، ہلال الوزان، عبد اللہ بن عکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مسعودؓ بات چیت سے پہلے ہاتھ بلائے۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے ہاتھ بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر انسان سے تمہاری میں سوال کرے گا کہ اے انسان! کس چیز نے تجھے میرے بارے میں دھوکہ میں ڈالو تو نے انبیاء کی بات کیوں قبول نہیں کی؟ اور تو نے علم پر عمل سے پہلو تکی کیوں اختیار کی تھی۔

۳۱۳- محمد بن اخطی، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار مسعودی، قاسم کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے: میں سمجھتا ہوں کہ انسان کو وہ علم بھلا دیا جاتا ہے جس کو وہ جانتا ہے۔ اس خطا کی وجہ سے جس پر وہ عمل کرتا ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دنیا کی فضولیات سے محتاط رہے، اپنے نفس، احوال اور ارادہ پر رونے والے اور عطیہ خداوندی تو حید کی وجہ سے خدا سے امید رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے: تصوف نفس کو نجات پر رغبت دلانے کا نام ہے خوف اور امید کی حالت رکھتے ہوئے۔

۳۱۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ہشیم، یزید بن ابی زیاد، ابو حنیفہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے: دنیا کا خالص اور اچھا حصہ چلا گیا ہے اور گدلا حصہ باقی ہے۔ آج موت ہر مسلمان کیلئے تھم ہے۔

۳۱۵- عبد اللہ بن محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، ابی حنیفہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: دنیا جبل کی چوٹی کا پانی ہے جس کا اچھا پانی تو ختم ہو گیا ہے جبکہ نیچے کا گدلا پانی باقی ہے۔

۳۱۶- سلیمان بن احمد، عمر بن حفص، سدوسی، عاصم بن علی، مسعودی، علی بن یزید، یحییٰ بن جبر کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

دو چیزیں موت اور فقر، ہنگو عام طور پر ناپسند سمجھا جاتا ہے کتنی ہی عمدہ ہیں اور اللہ کی قسم! دو چیزوں میں سے ایک تو ضرور ہے مالدار ی یا فقر۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس کے ساتھ آرمایا جاتا ہوں۔ اگر مالدار ی میسر ہوگی تو اس میں لوگوں پر مہربانی کا موقع ملے گا اور اگر فقر پیش آیا تو مہربان کا موقع ملے گا۔

۳۱۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو یزید، مسعودی، عون بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: انسان اس وقت تک ایمان کی حقیقت حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ فقر فی الحال کو نفع فی الحرام اور تواضع کو شرف پر ترجیح نہ دے۔ نیز ہر وہ دم اس کے نزدیک برابر نہ ہو جائیں۔

۳۱۸- ابو جعفر بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، شمر بن عطیہ، مغیرہ بن سعد بن الاحرم، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم! جو شخص صبح اسلام کی حالت میں کرے اور شام کو بھی اسی حالت پر قائم ہو تو کوئی ہی اس کیلئے نقصان دہ نہیں ہے۔

۳۱۹- عبد اللہ بن احمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابو معاویہ، اعمش، ابراہیم تمیمی، حارث بن سویہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول

مردی ہے:

قسم اس ذات کی! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میری آل کے پاس صبح کے وقت اور شام کے وقت ایسی کوئی شئی میسر ہوتی جس سے کوئی خیر حاصل کی جائے یا اس سے کوئی تکلیف دور کی جائے۔ مگر الحمد للہ عزوجل کو یہ علم ہے کہ عبد اللہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

۳۲۰- احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، یحییٰ بن سعید، مجالد، عامر بن مسروق کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص نے کہا: مجھے اصحاب اہل بیت (جنت کے دوسرے درجے کے اہل) میں سے ہونا پسند نہیں بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ اصحاب اہل بیت (جنت کے پہلے درجہ والوں) میں شامل ہو جاؤں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: لیکن یہاں ایک شخص ہے جو چاہتا ہے کہ وہ مر جائے تو دوبارہ اس کو اٹھایا ہی نہ جائے۔

۳۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، سعید بن منصور، ابو معاویہ، ہمری بن یحییٰ، حسن کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ ان دونوں میں سے کسی شئی کو پسند کر لو یا مٹی ہو جانے کو پسند کروں گا۔

۳۲۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن اسد، ابو داؤد الطیالسی، شعبہ، اعمش، ابراہیم تمیمی، حارث بن سوبید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اگر لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے تو میرے سر پر خاک ڈالتے۔

۳۲۳- ابن مسعود کی ہمدردی اور خوفِ آخرت... عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حرابی، ابو ولید، مبارک بن فضالہ، حسن کے سلسلہ سند سے ابو احوص کا قول مروی ہے:

ابو احوص فرماتے ہیں: ہم ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے پاس آپ کے تین خوبصورت فرزند بیٹھے تھے۔ ہم ان کی طرف دیکھنے لگے تو آپ سمجھ گئے اور فرمایا: شاید تم ان کو دیکھ کر مجھ پر رشک کر رہے ہو۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں! کون نہیں چاہے گا کہ اس کی بھی ایسی اولاد ہو؟ آپ نے چھت کی طرف سر اٹھایا وہاں ایک پرندہ نے اڑے دیئے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میں ان بیٹوں کو دفن کر کے مٹی سے ہاتھ جھاڑوں مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ اس پرندے کے اڑے نیچے گر کر ٹوٹ جائیں۔

۳۲۴- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حرابی، مسدد، اسماعیل، جریری، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے ابو مسعود کا قول مروی ہے:

کہ وہ کوفہ میں حضرت ابن مسعود کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ ایک دن آپ اپنے چہرہ پر بیٹھے تھے اور آپ کے نیچے آپ کی دو خوبصورت اور صاحب حیثیت بیویاں بیٹھی تھیں۔ ان دونوں سے آپ کی خوبصورت اولاد بھی تھی۔ اچانک ابن مسعود کے سر پر ایک چڑیا چھبائی اور پھر اس نے آپ کے سر پر جینٹ کر دی۔ ابن مسعود نے اسے صاف کر کے فرمایا: اس چڑیا کی موت سے مجھے آل عبد اللہ کی موت زیادہ پسند ہے۔

۳۲۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سعید بن ایوب، عبد اللہ بن ولید، عبد الرحمن بن حجر، ابن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے، آپ فرماتے تھے:

اے لوگو! شب و روز کے مرور کے ساتھ تمہاری عمر کم ہو رہی ہے۔ تمہارے اعمال محفوظ ہو رہے ہیں۔ موت اچانک آنے والی ہے۔ خیر کی کھیتی ہونے والے کو خیر اور شر کی کھیتی ہونے والے کو ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہر ایک اپنی لگائی ہوئی کھیتی کے مطابق فصل

کانے گا۔ ست رو اپنے عمل کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حریص اس شی کو نہیں پاسکتا جو اس کے مقدر میں نہیں لکھی۔ جس کو خیر علی اللہ ہی نے اسے عطا کی ہے اور جس کو شر سے نجات ملی اللہ ہی نے اس کی حفاظت فرمائی ہے۔ پرہیزگار لوگ سردار ہیں۔ فقہاء امت کے قائدین ہیں اور ان سے مجالست رکھنا خیر میں زیادتی کا سبب ہے۔

۳۲۶۔ ابو احمد محمد بن احمد و سلیمان بن احمد، ابو خلیفہ، مسلم بن ابراہیم، قرۃ بن خالد کے سلسلہ سند سے ضحاک بن مزاحم کا قول مروی ہے: ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک مہمان اور اس کا مال اس کے پاس عاریت ہے۔ مہمان رخصت ہونے والا ہے اور عاریت اپنے اہل کے پاس چھپنے والی ہے۔

۳۲۷۔ محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عوفی، علی بن جعدہ، شریک، عبد الملک بن عمیر، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے ان کے والد عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعود سے جامع مافع کلمات کی تعلیم کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ قرآن کے مطابق زندگی بسر کرو۔ بعید و بغیث ہونے کے باوجود اس سے حق کو قبول کرو اور حبیب و قریب ہونے کے باوجود اس کی طرف سے آئے ہوئے باطل کو رد کرو۔

۳۲۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن مسلم، ہناد بن سری، ابن نمیر، موسیٰ بن عبیدہ، ابو عمرو کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

حق نقل اور کڑو اور باطل خفیف و شیریں ہوتا ہے۔ اور بہت سی خواہشیں طویل رنج و غم مسلط کر دیتی ہیں۔

۳۲۹۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز و بشر بن موسیٰ، ابو نعیم، اعش، یزید بن حیان، یحییٰ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

خدا کی قسم زمین پر زبان سے بڑھ کر کوئی شے نقصان دہ اور لمبی مدت تک قید کئے جانے کے قابل نہیں ہے۔

۳۳۰۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاہد بن یحییٰ، مسعر، معن کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: اے لوگو! دلوں کی بھی خواہش اور توجہ ہوتی ہے اور دلوں پر بھی غبار اور پردہ چھا جاتا ہے۔ پس جب ان میں خواہش اور توجہ پیدا ہو تو موقع نصیحت جانو اور جب ان پر پردہ پڑ جائے تو ان کو چھوڑ دو اور ان کو شہوہ پرستی سے بچاؤ۔

۳۳۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر بن منصور، محمد بن عبد الرحمن بن یزید کے والد کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مساوات قلبی پیدا کرنے والی چیزوں سے اجتناب کرو۔ اور جو بھی تمہارے دل میں کھٹکے کا باعث بنے اسے چھوڑ دو۔

۳۳۲۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو احوص، سعید بن مسروق کے سلسلہ سند سے منذر سے منقول ہے:

کچھ صحت مند موٹی گردنوں والے دہقان ابن مسعود کے پاس آئے۔ لوگوں نے ان پر بڑا رشک کیا۔ اس موقع پر ابن مسعود نے فرمایا کہ فرجما صحت مند اور قلباً مریض ہوتا ہے جبکہ مسلم قلباً صحت مند اور جسماً مریض ہوتا ہے۔ اے لوگو! قلباً مریض ہونے اور جسماً صحت مند ہونے کی حالت میں اللہ کے نزدیک تمہاری وقعت نالی کے کیڑے سے زیادہ نہیں ہے۔

۳۳۳۔ عبد اللہ بن محمد بن محمد بن ابی اہل، عبد اللہ بن محمد بن جحشی، وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، عن امیہ، ابو عبیدہ کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

تم اپنے خزانے کو ایسی جگہ رکھو جہاں اس کو کیڑے نہ کھائیں اور وہ چوروں سے بھی محفوظ رہے۔ کیونکہ انسان کا دل اس کے



خزانے کے ساتھ انکار جاتا ہے۔

۳۳۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، سفیان، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق کا قول مروی ہے:

عترتیس بن عرقوب شیبانی نے ابن مسعود کے سامنے کہا ابراہیم المعروف اور نبی عن المنکر نہ کرنے والا انسان ہلاک ہو گیا۔ ابن مسعود نے فرمایا: بلکہ اپنے قلب کو ابراہیم المعروف اور نبی عن المنکر نہ کرنے والا انسان ہلاک ہو گیا۔

۳۳۵- ابو احمد محمد بن محمد، سلیمان بن احمد، ابو یوسف، ابو ولید، شعبہ، ابو اسحاق، ابواسود کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: صالحین گزر گئے اور ابراہیم المعروف اور نبی عن المنکر نہ کرنے والے لوگ رہ گئے۔

۳۳۶- حبیب بن حسن، عمیر بن حفص، عاصم بن علی، مسعودی کے سلسلہ سند سے قاسم کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعود سے وصیت کی درخواست کی۔ ابن مسعود نے فرمایا گھر کو لازم پکڑو، زبان کی حفاظت کرو اور گزشتہ گناہوں پر ندامت اختیار کرو۔

۳۳۷- ابوالحسن ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن یحییٰ بن سلیمان، عاصم بن علی مسعودی، اعلمش کے سلسلہ سند سے ابو اسحاق کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابن مسعود کے سامنے کہا: زہدین فی الدنیا اور راغبین فی الآخرة کہاں چلے گئے؟..... ابن مسعود نے فرمایا وہ اصحاب جاہلیہ تھے۔ ان پانچ سو مسلمانوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے بغیر نہ لوٹیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے سر منڈا دیئے اور دشمن سے جائزے اور سب قتل ہو گئے سوائے ان کے ایک حال بتانے والے کے۔

۳۳۸- عبد اللہ بن محمد بن حبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، اعلمش، عمارۃ، عبد الرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے: اے لوگو! تم صحابہ سے سیام وصلوۃ کے اعتبار سے بڑھے ہوئے ہو اور وہ پھر بھی تم سے بہتر کیوں ہوئے؟ کیونکہ وہ تم سے از بدنی الدنیا اور ارغب فی الآخرة تھے۔

۳۳۹- عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، علاء بن مسیب، ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

مؤمنین کے لئے لقاء الہی کے علاوہ کسی شئی میں راحت نہیں ہے۔

۳۴۰- قتوبہ کا دور..... محمد بن حمید، احمد بن الحسن، ابو یاسر شمار بن نصر، محمد بن بہمان، یزید بن ابی زیاد، ابراہیم النخعی، علقمہ کی سند سے

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب نختے تمہیں مقالہ میں ڈال دیں گے۔ اس وقت تم سنت کو تمام لینا۔ ان قبتوں میں بچہ بڑا ہو جائے گا اور بڑا بوڑھا ہو جائے گا۔ اگر ان سے کوئی بات چھوٹے گی تو ایک دوسرے کو کہے گا: تو نے سنت ترک کر دی۔ (حالاً تک وہ سنت نہیں ہوگی لیکن لوگوں کو سنت اور بدعت کا فرق مٹ جائے گا)۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا: جب تمہارے قرآن زیادہ ہو جائیں گے۔ علماء کم ہو جائیں گے۔ امراء زیادہ ہو جائیں گے۔ امانت دار تھوڑے رہ جائیں گے۔ دنیا اور آخرت کا عمل خلط ملط ہو جائے گا اور اللہ کے لئے علم نہیں حاصل کیا جائے گا۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: اس وقت تم پر ایسا زمانہ آ جائے گا۔

محمد بن بہمان نے اسی طرح مرفوع روایت کیا ہے۔ لیکن حضرت عبد اللہ سے یہ روایت موقوف مشہور ہے۔

۳۴۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر و رکابی، شریک، ابو یحییٰ، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلہ سند سے

ابن مسعود کا قول مروی ہے:

جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں صبح کرے تو وہ کچھ چلے پھرے۔ اور دائیں ہاتھ کے صدقہ کو بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھو اور نفل نماز گھر میں پڑھو۔

۳۳۲- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر، معاویہ بن عمرو، زانکہ، امش، سلمہ بن کہیل، ابواحوص کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: اے لوگو! گزشتہ لوگوں کی اقتداء کرو، کیوں کہ موجودین پر کوئی امتداد نہیں ہے۔ کیوں کہ اگر کوئی ایمان لے آیا تو لے آیا اور کفر کر لیا تو کر لیا اسے کوئی نکر نہیں۔ کیونکہ زندہ کا کوئی پتہ نہیں کب کسی قند میں جتنا ہو جائے۔

۳۳۳- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی مسعودی، سلمہ بن کہیل، عبدالرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے، فرمایا:

اے لوگو! امدنہ ہو جاؤ۔ لوگوں نے پوچھا امدنہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو کہے کہ میں لوگوں کے ساتھ ہوں اگر وہ ہدایت پر ہیں تو میں بھی ہدایت پر ہوں اگر وہ گمراہ ہیں تو میں بھی گمراہی پر ہوں۔ بلکہ تم کو اپنے آپ کو مجبور کرنا چاہئے کہ خواہ دنیا کچھ بھی ہو جائے وہ کفر اختیار نہیں کرے گا۔ (اے لوگو! مستقل مزاجی اختیار کرو)۔

۳۳۴- سلیمان بن احمد، اہلق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عمر، ابوالفتح، ابو سعید کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اگر چوتھی بات پر بھی قسم اٹھا لوں تو میں جھوٹا نہیں ہوں گا۔ عند اللہ وہ شخص جو اسلام میں حصہ رکھتا ہے اور وہ شخص جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں..... دونوں مساوی نہیں ہیں۔ انسان دنیا و آخرت میں سے ایک جگہ (عیش و عشرت کا مالک اور اس کا اولیٰ بنے گا۔ قیامت کے روز انسان اپنے محبوب لوگوں کے ساتھ ہی اٹھے گا۔ اور چوتھی شے اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں تو بری ہو جاؤں گا وہ یہ ہے کہ اگر اللہ نے دنیا میں کسی کی پردہ پوشی فرمائی ہے تو آخرت میں بھی ضرور اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

۳۳۵- انگارہ پکڑنا کاش! کاش! کرنے سے بہتر ہے..... عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ محمد بن ابی اسہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، عباد بن عوام، سفیان بن حسین، ابوالحکم، ابوالواہل کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جس کی یہ تمنا نہ ہو کہ وہ دنیا میں صرف کفایت کے بقدر ہی کھاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ اور کوئی بھی شخص کسی حالت میں صبح و شام کرے کچھ پرواہ نہیں اگر وہ شب و شبہ والی بات سے بری ہو اور انسان کو آگ میں جل جانا اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ جس کام کا اللہ نے فیصلہ کر دیا ہو اس کیلئے کہے: کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔

۳۳۶- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اہلق، حماد بن سلمہ، عبداللہ بن کمرز کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اللہ کے ہاں شب و روز کا کوئی اعتبار نہیں۔ آسمان و زمین کی روشنی اسی کے نور سے نکلی ہے۔ اس کے ہاں ایک دن دنیاوی دنوں کے اعتبار سے بارہ گھنٹوں کا ہے۔ اس کے سامنے تمہارے گزشتہ دن کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ تین گھنٹے ان میں نظر کرتا ہے۔ حاملین عرش، عرش کے گرد رہنے والے فرشتے اور مقربین فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں۔ پھر جن تین گھنٹوں تک رحمت کی نظر کرتا ہے حتیٰ کہ رحمت سے بھر جاتا ہے۔ یہ چھ گھنٹیاں ہوں گیں۔ بعد از وہ تین گھنٹے ارحام میں غور کرتا ہے، جس کے متعلق ارشاد ہے:

بصورتکم فی الارحام کیف یشاء۔ ورحمونی میں تمہاری صورت بناتا ہے جیسے چاہتا ہے۔

یہب لمن یشاء انلاوہب لمن یشاء الذکور او یزوجہم ذکورانوا انلاو یجعل من یشاء عقیماً (البقرہ: ۵۰)

اور جس کو چاہتا ہے۔ بیٹیاں عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا بیٹے بیٹی دونوں عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے ہاتھ بنا دیتا ہے۔ یہ نو گھڑیاں ہوئیں۔ پھر تین گھنٹے ارزاق کے معاملہ میں نور کرتا ہے جس کے متعلق فرمان باری ہے:

بسط الرزق لمن یشاء ویقدر (الشوریٰ ۱۲)

وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کھول دیتا ہے۔ اور (جس کیلئے چاہتا ہے رزق) تنگ کر دیتا ہے۔

کحل یوم ہو فی شان (الرمز ۹۲) وہ ہر گھڑی ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔ یہ کحل بارہ گھنٹے ہو گئے۔ اے لوگو! یہ تمہاری شان ہے اور تمہارے پروردگار کی شان ہے۔

۳۳۷۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، کعب، سفیان، ابو یوسف، اودی، ہذیل بن شریحیل کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

دنیا کا ارادہ کرنے والے کو آخرت کے اعتبار سے اور آخرت کا ارادہ کرنے والے کو دنیا کے اعتبار سے نقصان ہوتا ہے۔ اے لوگو! دائمی چیز کے بجائے فانی چیز کا نقصان برداشت کرو۔

۳۳۸۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، حبیب بن حبان، مسیب بن رافع، ایاس الجلیلی کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے:

جس نے دنیا میں بڑائی اختیار کی اللہ قیامت کے دن اس سے بڑائی فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں دکھلاوا کیا اللہ قیامت میں اس کے ساتھ دکھلاوا کریں گے۔ جس نے تعظیم کی خاطر بڑا بیٹے کی کوشش کی اللہ اسے گرا دیں گے اور جس نے عاجزی برتتے ہوئے پستی اختیار کی اللہ اس کو بلند فرمادیں گے۔

۳۳۹۔ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، عمرو بن ثابت، عبدالرحمن بن عباس کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا:

کتاب اللہ سب سے اصدق کتاب، کلمہ تقویٰ سب سے زیادہ مضبوط کلمہ، ملت ابراہیمی تمام ملل میں بہترین ملت، تمام سنن میں سنت نبوی ﷺ احسن السنن، تمام طریقوں میں انبیاء کا طریقہ سب سے بہترین طریقہ، تمام باتوں میں بہترین بات و کراہی اور تمام امور میں نئے پیدا کردہ امور بدترین امور ہیں۔ قلیل اور کفایت کرنے والا غافل کرنے والے سے زیادہ بہتر ہے۔ قیامت کی عداوت سب سے بدتر عداوت اور ہدایت کے بعد ضلالت سب سے بدتر ضلالت ہے۔ بہترین غشی نفس کا غشی، بہترین توشہ تقویٰ، قلب کا اٹمی (اندھا) سب سے برا اٹمی، شراب نوشی تمام گناہوں کی جڑ، خواتین شیطان کی رسیاں، نوحہ جاہلیت کا عمل، کذب سب سے برا گناہ، مؤمن کو گالی دینا فسق، اس سے قتال کفر اور سود سب سے برا ذریعہ معاش ہے۔

شہداء کی موت بہترین موت ہے۔ بلاء و مصیبت کو پچھاننے والا اس پر صبر کرتا ہے۔ منکبر انسان ذلیل ہوتا ہے۔ ابلیس کا بیروکار اللہ کا فرمان ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمان کو عذاب ہوگا۔

### (۲۲) عمار بن یاسرؓ

آپ کا مکمل نام ابوہریرۃ بن عمار بن یاسر ہے۔ آپ کے مؤمن، اسلام کو دل و جان سے قبول کرنے والے، آزمائش کے وقت بہت قدمی کامنظار کرنے والے، نکالیف پر صبر سے کام لینے والے اور سابقین و اولین میں سے تھے۔ دور نبوی ﷺ میں سرکشوں سے قتال میں سبقت کرنے والے تھے۔ آپ کی آمد پر آپ علیہ السلام مسرت کا اظہار فرما کر آپ کو دعائیں دیتے تھے۔ آپ دنیا کی زینت سے دور، نفس پر غالب، انصار و دین کو بلند کرنے والے، اور امام الہدیٰ کی اتباع کرنے والے تھے۔ اہل بدر میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ نے آپ کو کوفہ پر امیر مقرر کر کے اہل کوفہ کو لکھا کہ میں تمہاری طرف آپ علیہ السلام کے ایک رقیب کو امیر بنا کر بھیج رہا ہوں۔ جنت آپ کی مشاق تھی۔ آپ موت تک حصول جنت کے لئے کوشاں رہے۔ حتیٰ کہ اپنے احباب حضرت محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ سے جا ملے۔ بعض کا قول ہے دنیا میں مصائب برداشت کر کے آخرت میں جنت حاصل کرنے کا نام تصوف ہے۔

۳۵۰۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حسن بن حماد الوراق و احمد بن مقدم، حاتم بن علی، اعمش، ابو اخطی کے سلسلہ سند سے ہانی بن ہانی کا قول مروی ہے:

ہمارے سامنے حضرت علیؓ نے عمارؓ کی آمد پر مرحبا بطیب المطیب فرمایا۔ یعنی خوش آمدید پاکیزہ شخص کو۔ نیز فرمایا میں نے آپ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ عمارؓ سرتا قدم ایمان سے بھر پور ہے۔

۳۵۱۔ ابو جہاد بن جبلة، محمد بن اخطی، محمد بن حمید، سلمۃ بن فضل، ابن اخطی، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے عمارؓ سرتا قدم ایمان سے بھر پور ہے۔

۳۵۲۔ آل یاسر کو دنیا میں جنت کی بشارت ..... ابو بکر بن غلام، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، قاسم بن فضل، عمرو بن مرة، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے عثمان بن عفان کا قول مروی ہے:

ایک بار انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ عمار اور ام عمار کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے آل یاسر! تمہارا ہاتھ کا نہ جنت ہے۔

عبدالملک الحمیدی نے قاسم بن الفضل سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۳۵۳۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخطی، یحییٰ بن سعید، جریر، منصور کے سلسلہ سند سے مجاہد کا قول مروی ہے:

۱۔ طبقات ابن سعد ۲/۳۶۶، ۱۳/۶، والتاریخ الکبیر للبخاری ۷/۱۰۷، والصغیر ۱/۷۹، ۸۳، ۸۵، والجرح والتعدیل ۶/۲۱۶، والاستیعاب ۳/۱۳۵، والجمع بین رجال الصحیحین ۱/۳۹۹، واسباب القرشیین ۱۵۷، وسیر النبلاء ۱/۳۰۶، والحبر ۱/۲۵، ۳۸، ۳۰، والکشاف ۲/۳۰۵، وتہذیب التہذیب ۷/۳۰۸، ۳۱۰، والاصابة ۲/۵۷۰، وتہذیب الکمال ۲۱/۲۱۵، وشرحات اللہب ۱/۳۲، ۳۵، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶،

سب سے پہلے اسلام لانے والے سات افراد یہ ہیں حضور ﷺ، ابو بکرؓ، خبابؓ، صہیبؓ، بلالؓ، عمارؓ اور ان کی والدہ سیدہ ام عمارؓ۔ حضور اقدس ﷺ کی حفاظت تو آپ کے چچا جناب ابوطالب نے فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی حفاظت ان کے ہم قوم لوگوں نے کی۔ بقیہ لوگوں کو قریش مکہ نے لوہے کی زرہں پہنائیں اور ان کو تھقی دھوپ میں ڈالا۔ جو اللہ نے ان کی قسمت میں لکھا تھا اس کے مطابق انہوں نے بہت تکالیف اٹھائیں۔ جب شام کا وقت ہوتا تو ملعون ابو جہل ایک برہمنی ساتھ لے کر آتا اور ان مسلمانوں کو گالیاں دیتا اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا (اور برہمنی چھو کر تکلیف دیتا تھا)۔

۳۵۴- محمد بن علی البیہقی، حسین بن عبد اللہ الرقی، حکیم بن سیف، عبید اللہ بن عمرو، عبد الکریم، ابی عبیدہ محمد بن عمار کی سند سے مروی ہے حضرت عمارؓ کو اپنے محبوبوں کی تعریف کرنے پر مجبور کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے اور ان سے آپ کی ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا پیچھے سے کیا معاملہ پیش آیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! بہت برا معاملہ پیش آیا مجھے انہوں نے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک آپ نہیں آگئے اور میں ان کے محبوبان باطلہ کی تعریف کر بیٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ عرض کیا: میرا دل ایمان پر مطمئن اور مضبوط ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بار وہ ستائیں تو تم پھر بھی (مجبوراً) کہہ سکتے ہو۔

۳۵۵- محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طہار، ابو نعیم، سفیان، ابو اسحاق، ہانی بن ہانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کا قول مروی ہے: ایک بار حضرت عمارؓ نے آپ علیہ السلامؐ اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرما کر مرحبا بالمطیب المطیب فرمایا۔ یعنی خوش آمدید پاکیزہ شخص کو ہے۔ زہیر اور شریک وغیرہ نے ابی اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۵۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن عامر بن زرارہ، یحییٰ بن ذکریا، ابن ابیہ، ابو اسحاق، ہانی بن ہانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ سے منقول مروی ہے:

حضرت عمارؓ کبھی اس سے اور کبھی اس سے سورتیں یاد کرتے تھے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے عمار کو فرمایا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ حضرت عمارؓ نے عرض کیا: کیا آپ نے سنا کہ میں نے کبھی غیر قرآن کو قرآن کے ساتھ خلط ملا کر دیا ہو؟ آپ نے فرمایا: نہیں تو آپ نے عرض کیا: یہ سارا مطیب ہے۔

۳۵۷- سلیمان بن احمد، عباس بن حمدان، محمد بن سعید بن سوید کوفی، سعید بن سوید کوفی، عبد الرحمن بن قاسم، ابو امامہ کے سلسلہ سند سے حضرت عمارؓ بن یاسر کا قول مروی ہے، فرمایا:

تین باتیں جس نے حاصل کر لیں گویا اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔ آپ کے کسی ساتھی نے عرض کیا: اے ابوالیقظان! وہ کون سی تین باتیں ہیں جن کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جس نے کم میں سے خرچ کیا، اپنے نفس سے انصاف کیا اور عالم کو سلام کیا۔ (اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی)۔

۳۵۸- محمد بن احمد بن حسن، ابو شعیبہ حرانی، ابو جعفر ثقفی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یزید بن عثیم، محمد بن کعب قرظی، ابو بدیل بن عثیم کے سلسلہ سند سے عمارؓ بن یاسر کا قول مروی ہے:

میں اور علیؓ غزوہٴ عثیمہ میں جاتے ہوئے شب کو ایک کھجور کے درخت کے نیچے مٹی پر سو گئے۔ آپ ﷺ نے خود آ کر مٹی کو اپنے

۱- المستدرک ۳/۳۵۷، ونصب الروایة ۱۵۸/۴.

۲- سنن الترمذی ۳۷۹۸، وسنن ابن ماجہ ۱۴۶، والمستدرک ۳/۳۸۸، والمسند لأحمد بن حنبل ۱۴۶/۱، ۱۳۰.

ومشکاة المصابیح ۲۲۶، ۳- کنز العمال ۴۱۱۲، ۳- مجمع الزوائد ۵۷/۱.

قدم مبارک سے بیدار فرمایا، اس وقت ہمارے جسم خاک آلود تھے۔

۳۵۹۔ سلیمان بن احمد، اہلق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، اعمش، عمرو بن مرۃ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن سلمہ کا قول مروی ہے:  
حضرت علی نے حمام سے نکلنے والے دو شخصوں سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مہاجرین میں سے ہیں۔ علیؑ نے فرمایا: تم کاذب ہو کیوں کہ مہاجر تو عمار بن یاسر ہیں۔

۳۶۰۔ حضور ﷺ کا حجرہ..... جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وادی، یحییٰ بن النعمانی، خالد بن عبداللہ، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے ابوالختری اور مسرۃ کا قول مروی ہے:

حضرت عمارؓ کو جنگ صفین کے روز وودھ پیش کیا گیا۔ آپؓ نے نوش کر کے فرمایا: آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کے بعد میرے بلطن میں کوئی چیز نہیں جائیگی۔ اس کے بعد عمارؓ قتال میں مشغول ہو گئے اور بالآخر قتال کرتے کرتے دنیا سے چلے گئے۔  
۳۶۱۔ سلیمان بن احمد، حسن بن علی عمیری، محمد بن سلیمان بن ابی رجاہ، ابو معشر، جعفر بن عمرو الضمری کے سلسلہ سند سے ابوشان دوؤنی کا قول مروی ہے:

میں نے دیکھا کہ صفین کے روز عمارؓ نے وودھ طلب فرمایا۔ چنانچہ وودھ لایا گیا تو فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ آج میں بھی اپنے دوستوں سے ملاقات کا متمنی ہوں۔ آپ ﷺ کے بقول یہ میری آخری خدا ہے۔ پھر فرمایا خدا کی قسم اگر دشمن ہمیں ہجرت ناک شکست بھی دیدے اور ہمیں مقام ہجر کی چوٹیوں تک دھکیل دے تو پھر بھی میں ان کا حق پر ہونا تسلیم نہیں کروں گا۔  
۳۶۲۔ ابو احمد محمد بن اہلق عمسری، احمد بن کبیل بن ایوب، کبیل بن عثمان، عبداللہ بن نمیر، موسیٰ بن محمد انصاری، ابویلیح انصاری کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ سے منقول ہے:

میں نے آپ ﷺ کے سامنے حضرت عمارؓ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تمہارے ساتھ ایک عظیم معرکہ میں شریک ہوئے، جس کا بہت اجر اور بہت تذکرہ ہوگا اور اس کی تعریف اچھی شی ہے۔

۳۶۳۔ محمد بن مظفر، احمد بن سعید بن عروہ، احمد بن عثمان بن حکیم، قبیصہ، سفیان، سعدی، عبداللہ احمی کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے۔ (جنگ صفین میں) حضرت عمار کے سوا میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ اللہ اور یوم آخرت کیلئے لڑنے نکلا ہو۔

۳۶۴۔ محمد بن اہلق بن ابراہیم، احمد بن کبیل بن ایوب، علی بن بکر، سلمہ بن ایرش، عمران طائی، کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

جنت چار افراد عمار، علی، سلمان اور مقداد کی مشتاق ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

۳۶۵۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، قتادہ بن یحییٰ، سفیان، اعمش، ابراہیم تمیمی کے سلسلہ سند سے حارث بن سوید کا قول مروی ہے:  
ایک شخص نے حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت عمارؓ کی برائی کی۔ حضرت عمارؓ کو جب معلوم ہوا تو فرمایا اے اللہ! اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے دونوں گھاٹیوں کے بیچ میں روند ڈال اور اور اس کیلئے دنیا کشادہ فرما۔

۳۶۶۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، اسود بن شیبان کے سلسلہ سند سے خالد بن نمیر کا

۱۔ تاریخ بغداد ۱/۱۵۴۔ ۲۔ التحاف السادة المطین ۱۰/۳۳۰۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۹/۲۹۸۔

۴۔ الجامع الكبير للسوطی ۲۲۹۶۔ ۵۔ کنز العمال ۳۳۵۴۹۔

۶۔ المعجم الكبير للسوطی ۶/۲۶۳۔ ۷۔ مجمع الزوائد ۹/۱۱۷۔ ۸۔



بن شہاب کا قول مروی ہے:

خباہ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ اللہ کے راستے میں انہوں نے بڑی تکالیف برداشت کیں۔

۳۷۲- احمد بن محمد بن جبلة، ابو عباس سراج، اسحاق بن ابراہیم انطلی، جریر، بیان بن بشر کے سلسلہ سند سے معنی کا قول مروی ہے:

حضرت عمرؓ نے حضرت خباہؓ سے کفار کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف کے بابت سوال کیا؟ خباہؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنی پشت دکھائی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسی پشت تو میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ خباہؓ نے فرمایا: میری اس پشت کو آگ میں داغا جاتا تھا اور آگ کو میری پشت کی چربی بجھاتی تھی۔

۳۷۳- عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق، محمد بن احمد بن شیبہ، جعفر بن عون، اسماعیل بن ابی خالد، قیس کے سلسلہ سند سے خباہ کا قول مروی ہے:

ایک روز آپ ﷺ خانہ کعبہ کے سایہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ ہم نے آپ سے دعا کی درخواست کی؟ آپ ﷺ سرخ چہرہ لئے ہوئے بیٹھ گئے اور فرمایا: تم سے پہلے جو مسلمان تھے ان میں کسی کو بھی پکڑا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا لیکن پھر بھی اس کو اس کے دین سے کوئی شے نہیں روک سکتی تھی۔ یا کسی کا لوہے کی کنگھی کے ساتھ گوشت ادھیڑا جاتا اور اس کو اس کے دین سے کوئی شے نہیں روک سکتی تھی۔ جبکہ اللہ پاک اس دین کے ماننے والوں کیلئے ایسا امن قائم فرما دے گا کہ تم میں سے کوئی بھی سوار صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا اور اس کو خدا کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا اور جو بھڑیا بکر یوں پر نگہبانی کرے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ تم ایک جملہ باقوم ہو جاؤ۔

۳۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، خالد بن یوسف مسمعی، ابو عولاد، بغیرۃ، معنی کے سلسلہ سند سے خباہ کا قول مروی ہے:

کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ مشرکین عذاب والے دن اس سے جو سوال کرتے وہ مان لیتا تھا سوائے خباہؓ کے۔ آپؓ فرماتے ہیں مشرکین کہ مجھے گرم پتھر پر لٹا کر بھی مجھ سے کسی بات کی امید نہیں رکھتے تھے۔

۳۷۵- حضرت خباہؓ کی تکالیف..... عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ایک روز ہم خباہؓ کے پاس گئے تو وہ (جگہ جگہ سے) دانے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ابتداء اسلام میں سب سے زیادہ تکالیف مجھے دی گئیں۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوتا تھا اور آج میرے پاس اس گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ اگر آپ ﷺ کی طرف سے موت کی تمنا کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں ضرور موت کی تمنا کرتا۔

۳۷۶- ابو بکر بن مالک، موسیٰ بن اسحاق انصاری، عبد الحمید بن صالح، ابو شہاب، اعش، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خباہؓ کے پاس گئے ہم نے خباہؓ کو دیکھا کہ ان کے لطن کو سات جگہوں سے داغا گیا ہے۔ خباہؓ نے فرمایا اگر موت کی تمنا کرنا شرعاً ممنوع نہ ہوتا تو میں مشرکین مکہ کی تکالیف کی وجہ سے موت کی تمنا کرتا۔ کسی نے کہا آپؓ نبی کریم ﷺ کی صحبت اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضری کی شروعات بتائیں۔ آپؓ نے اس کے بجائے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جانے تک یہ درہم میرے پاس باقی نہ رہ جائیں..... یہ چالیس ہزار درہم گھر میں رکھے ہوئے ہیں۔

۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۹۰، ۲۰۲/۱۰، ۵/۹۰، ۲۰۲/۱۰، ۳۱۷/۶، و صحاح السادة المطین ۱۳۳/۹.

۲- صحیح البخاری ۱۰۳/۹، و سنن ابی داؤد باب ۱۳ من الجنائز، و سنن رواہ النسائی ۳/۳، و سنن ابن ماجہ ۳۲۶۵،

والمستدرک ۳/۳۳۳، و کشف الخفا ۲/۵۲۵.



۳۷۷- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل و یحییٰ بن آدم، اسرائیل، ابو اہلق کے سلسلہ سند سے حارث بن مضرب کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خبابؓ کے پاس گئے ہم نے خباب کو دیکھا کہ ان کو سات جگہوں سے دعا گیا ہے۔ خباب نے فرمایا اگر موت کی تمنا کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔

یحییٰ بن آدم یہ اضافہ کرتے ہیں کہ حضرت خبابؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اپنے کو دیکھا تھا کہ ایک درہم بھی میرے پاس نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم رکھے ہوئے ہیں۔ پھر آپؐ کا کفن لایا گیا تو آپؐ رو پڑے اور فرمانے لگے حضرت حمزہؓ کے کفن کیلئے سوائے ایک چادر کے کچھ نہ تھا جب اس کے ساتھ سر ڈھا کا جاتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں پر اس کو ڈالا جاتا تو سر کھل جاتا تھا..... حتیٰ کہ وہ چادر ان کے سر کی طرف کر دی گئی اور ان کے قدموں پر ازخ کے پتے ڈال دیئے گئے۔

۳۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، سعید بن یحییٰ بن سعید، ابن اور لیس، عن ابنہ اور لیس، منہال بن عمر کی سند سے مروی ہے ابی وائل ثقفی بن سلمہ فرماتے ہیں ہم خبابؓ کے مرض الوفا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا اس تابوت میں اتنی ہزار درہم ہیں، خدا کی قسم نہ تو میں نے ان کو دھا کہ سے ہاندھا اور نہ ہی کسی سائل کو ان سے محروم کیا۔ اسکے بعد رونے لگے۔ ہم نے عرض کیا: آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے روتا ہوں کہ میرے ساتھی چلے گئے اور دنیا ان پر کوئی قدغن نہ لگا سکی اور ہم ان کے بعد رہ گئے ہیں اور ان درہم کیلئے ہم مٹی کے سوا کوئی جگہ نہیں پاتے ہیں۔

ابو اسامہ اور لیس سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا: میری خواہش ہے کہ یہ درہم بیگنیاں وغیرہ ہوتے۔

۳۷۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جمیدی، سفیان، ابو حاتم عبدالصمد بن محمد خطیب استراہاذی، ابو نعیم عبدالملک بن محمد بن عدی، اہلق بن ابراہیم طلقی و عفان بن سیار، مسعر بن کدھام، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

کچھ اصحاب رسول ﷺ نے حضرت خباب کی عیادت کی اور کہنے لگے: اے ابو عبداللہ! آپ کو خوش خبری ہو کہ کل آپ اپنے دوستوں اور بھائیوں سے ملنے والے ہیں۔ حضرت خباب یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا: مجھے اور کوئی غم نہیں، غم ہے تو اس بات کا کہ تم نے اسکی قوم کا ذکر کیا ہے اور مجھے ان کا بھائی کہا ہے کہ وہ اپنا پورا پورا اجر لے گئے اور مجھے خوف ہے کہ میرے گزشتہ اعمال کا ثواب بس وہی ہو جو مجھے اس دنیا میں مل گیا۔ روایت میں عفان کے الفاظ ہیں۔

۳۸۰- عبدالرحمن بن عباسی، ابراہیم بن اہلق حربی، ابو نعیم یحییٰ بن مسیب، قیس بن ابی حازم کا قول مروی ہے:

میں حضرت خبابؓ کے پاس حاضر ہوا ان کا جسم سات جگہوں سے آگ سے دعا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اے قیس! اگر میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ آپؐ نے موت کی دعا مانگنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۳۸۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، جمیدی، سفیان، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے قیس کا قول مروی ہے:

ہم حضرت خبابؓ کی عیادت کو گئے۔ آپؐ کو ہیٹ میں سات جگہوں پر دعا گیا تھا۔ اگر ہم نے رسول اکرم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ آپؐ نے موت کی دعا مانگنے سے منع فرمایا ہے تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔ پھر فرمایا: ہم سے پہلے لوگ گزر گئے اور انہوں نے دنیا سے کچھ نہ لیا۔ ہم ان کے بعد باقی بچ گئے ہیں اور ہم کو اس قدر دنیا ملی ہے کہ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کہاں خرچ کرے



حضرت علیؑ نے ان کے بارے میں معلومات لیں۔ لوگوں نے کہا: اے علی! آپ کے صفین کی طرف تشریف لے جانے کے بعد حضرت خباب کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اسی جگہ کوذ کی پشت پر تدفین کی وصیت کی تھی۔ اس وقت حضرت علیؑ نے فرمایا: رغبت سے اسلام لانے والے، خوشی سے ہجرت کرنے والے اور مجاہدین کو زندگی گزارنے والے خباب پر اللہ رحم فرمائے۔ اسلام کے خاطر انہوں نے سخت تکالیف برداشت کیں۔ عمل صالح کرنے والے انسان کے اجر کو اللہ ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بعد فرمایا آخرت کو یاد کرنے والے، حساب کے لئے عمل کرنے والے، قبیل پر گزارہ کرنے والے اور اللہ سے راضی ہونے والے کے لئے خوشخبری ہے۔

### (۲۳) بلال بن رباحؓ

آپ سید، عابد، گوش نشین، حضرت صدیق اکبر کے آزاد کردہ غلام، صاحب فضل، دین کے بارے میں تکالیف برداشت کرنے والے، آپ ﷺ کے خازن اور متوکل انسان تھے۔

بعض کا قول ہے: علائق کو ختم کر کے وفاق کے حصول کا نام تصوف ہے۔

۳۸۵- ابو بکر اسلمی، حسین بن جعفر، احمد بن یونس، عبدالعزیز المدائنی، ابن المنکدر، کی سند سے مروی ہے کہ حضرت جابر فرماتے ہیں حضرت عمرؓ بن الخطاب فرمایا کرتے تھے: ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں جنہوں نے ہمارے دوسرے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کر لیا۔

۳۸۶- حبیب الحسن، بل بن ابی اسلم، محمد بن عبداللہ، یزید بن ہارون، حسام بن مصعب، عطاءدہ، قاسم بن ربیعہ، زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلالؓ بہترین انسان ہیں اور مؤذنون کے سردار ہیں۔

۳۸۶- حضرت بلال حبشیؓ کا اسلام کی خاطر تکالیف اٹھانا..... حبیب بن الحسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، ہشام بن عروہ بن الریر، ابن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ورقہ بن نوفل حضرت بلال کے پاس سے گزرے۔ حضرت بلالؓ کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ جبکہ حضرت بلالؓ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے: "احمد احد" اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ ورقہ نے حضرت بلال کو کہا اے بلال "احمد احد" کرتے رہو۔ پھر حضرت ورقہ امیہ بن خلف کی طرف متوجہ ہوئے۔ جو حضرت بلال کو یہ تکالیف دے رہا تھا۔ اس کو فرمایا: اگر تو نے اس کو ان تکلیفوں کی سمیٹ چڑھا کر ماری تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ اس کو حتان بناؤں گا۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت بلالؓ کے پاس سے گزرے اور وہ مشرک آپ کے ساتھ یہ ظالمانہ سلوک کر رہا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے امیہ کو کہا: کیا تو اس مسکین کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتا؟ کب تک تو یہ سلسلہ جاری رکھے گا؟ امیہ نے کہا تم نے ہی اس کو خراب کیا ہے کہ (اپنے پہلے دین سے پھیر دیا)۔ لہذا اب تم ہی اس کو اس تکلیف سے آزاد کراؤ۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں اس کو آزاد کراؤں گا۔ میرے پاس ایک حبشی غلام ہے جو اس سے زیادہ طاقت ور اور مضبوط ہے اور وہ تمہارے مشرکانہ دین پر ہے۔ وہ میں تم کو دیتا ہوں..... تم مجھے بلال دینو۔ امیہ نے اس کو قبول کر لیا۔ لہذا حضرت صدیقؓ نے بلالؓ کے ساتھ اس کا تبادلہ

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۲۳۲، ۴/۳۸۵، والتاریخ الکبیر ۱۰۶/۱، ۲/۱۰۶، والحرع ۱/۱۳۹۵، والاستیعاب ۱/۱۵۸، ۱/۱۸۲،  
 ۲۔ أسد الغابۃ ۱/۲۰۶، ۲/۲۰۹، والکاشف ۱/۱۲۵، وسیر النبلاء ۱/۳۳، ۲/۳۶۰، والاصابة ۱/۱۶۵، وتہذیب الکمال ۲/۲۸۸،

۳۔ المستدرک ۳/۲۸۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۳۱۳، والکامل لابن عدی ۲/۸۳۰، ومجمع الزوائد ۱/۳۲۶،  
 ۴۔ ۳۰۰/۹، وتاریخ ابن عساکر ۳/۳۱۳، ۱۰/۳۲۹، (تہذیب).

کیا اور پھر فوراً آزاد کر دیا۔ اس کے بعد حضرت صدیق نے مکہ سے ہجرت سے قبل ایسے ہی چھ اور مسلمانوں کو آزاد کرایا۔ حضرت بلالؓ ان میں سب سے اول تھے۔

محمد بن اسحاق فرماتے ہیں ابو بکرؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلالؓ کا تعلق قبیلہ بنی جمح سے تھا۔ آپؐ نے انہی کے ہاں پرورش پائی تھی۔ آپ کا نام بلال بن رباح تھا۔ رباح آپ کی والدہ کا نام تھا۔ آپ اسلام کے سچے بندے تھے۔ قلب کے پاکیزہ شخص تھے امیہ بن خلف آپ کو توتھی وحب میں مکہ کی سنگلاخ وادی بطنحاء میں لے جاتا اور پشت کے بل چت لٹا دیتا تھا پھر آپ کے سینے پر چتر کی بڑی چٹان رکھ دیتا تھا۔ پھر کہتا کہ تم اسی حال میں رہو گے..... حتیٰ کہ مر جاؤ یا مجھ کو بھٹاؤ اور لات و عزئی کی پرستش کرو۔ لیکن آپؐ مجھ مبر و استقلال کے پہاڑ تھے کہ میں تمہیں سہتے ہوئے بھی "احد احد" کہتے رہتے۔

حضرت عمارؓ نے مذکورہ باتوں پر مشتمل حضرت بلالؓ کے بارے میں اشعار کہے:-

اللہ تعالیٰ بلال اور ان کے آزاد کنندہ ابو بکرؓ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور ان کے مخالفین ابو جہل اور فاکہ کو رسوا کرے۔ انہوں نے بلالؓ کی زندگی کو ان کے لئے اذیت ناک بنا دیا تھا۔ اور ان کے قلب خوف خدا سے لکڑیہ خالی تھے جب کہ کوئی ذی عقل اس سے غافل نہیں ہوتا۔ ذی عقل رب الانام کی توحید کا قائل ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ میرا اکیلا رب ہے۔ اس ذی عقل نے نے فرمایا میں قتل کے خوف سے شر کو اختیار نہیں کر سکتا۔ اے ابراہیم، یونس، موسیٰ اور عیسیٰ کے رب! میرے دشمنوں کا صفایا فرما دے۔ جو آل غالب میں سے ہیں، وہ ظلم و سرکشی کے سایہ میں پلتے ہیں اور عدل سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

۲۸۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عن ابی عثمان بن ابی شیبہ، عن عی بن ابی بکر، ابن ابی بکر، زائدۃ، عاصم، عن زر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے:

سب سے قبل سات افراد نے اسلام ظاہر کیا۔ رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمار، ام عمار سیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ ان میں سے ایک بلال بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے دشمنوں کو آپ ﷺ کے بچانے باز رکھا۔ حضرت ابو بکرؓ کی حفاظت ان کی قوم نے فرمائی۔ جبکہ بقیہ سب حضرات کو مشرکین نے اپنی ظلم کی چکی میں لے لیا۔ ان کو لوہے کے لباس پہناتا ہے اور ان کی تیز دھوپ میں نیچے ڈال دیتے۔ ان میں سے سب مشرکین کی بات کسی صورت ظاہر تسلیم کر لیتے تھے، لیکن حضرت بلالؓ نے اپنی جان اللہ کی راہ میں بالکل بے قیمت کر دی تھی۔ لہذا مشرکین ان کو رسی سے باندھ کر بچوں کے حوالہ کر دیتے اور بچے ان کو مکہ کے گلی کوچوں میں گھسیٹتے پھرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود بھی ان کی زبان پر احد احد جاری رہتا تھا۔

۲۸۸- سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو یوسف، عمارۃ بن زاذان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: بلالؓ ہمیشہ ہجرت کرنے والوں میں پہلے پہل فرد ہیں۔

۲۸۹- سلیمان بن احمد، احمد بن حنبلہ، ابو یوسف، معاویہ بن سلام، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن ہوذنی کا قول مروی ہے: میں نے بلالؓ سے آپ ﷺ کے نفقہ کی صورت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کے مہوٹ ہونے سے وفات تک آپ کے مالی حالات کا حساب کتاب میرے ذمہ تھا۔ نو مسلم غفلت کی آمد پر میں ہی آپ ﷺ کے ظلم سے قرض لیکر اس کے طعام و لباس کا بندوبست کرتا تھا۔

۳۹۰- ابو بکر بن خلدو، حارث بن ابی اسامہ، عاصم بن علی، قیس بن ربیع، ابی حصین، یحییٰ بن وثاب، ہر وق کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا

قول مروی ہے:

آپ ﷺ حضرت بلال کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کے پاس کھجور کا ٹوکرا دیکھ کر فرمایا یہ کس کے لئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ اور آپ کے مہمانوں کے لئے میں نے ان کو جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال تم جہنم کے دھوئیں سے نہیں ڈرتے..... جمع کے بجائے خرچ کرتے رہو اور عرش والے سے کمی کا خوف مت کرو۔  
۳۹۱- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، حسن بن علی حلوانی، عمران بن یحییٰ، یزید بن سنان، ابی المبارک، ابو سعید خدری کے سلسلہ سند سے بلال کا قول مروی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

اے بلال! یعنی کے بجائے فقر کی حالت میں دنیا سے جاؤ۔ بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے مال کو پوشیدہ مت رکھو، اور اس سے سائل کو مت محروم کرو۔ بلال نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اتو اس کو اختیار کرو ورنہ جہنم کی آگ ہے۔

۳۹۲- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ کی ذات میں اس قدر خوف زدہ کیا گیا کہ کسی کو نہیں کیا گیا ہوگا اور مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں اذیتیں دی گئیں کہ کسی کو نہیں دی گئیں۔ اور ایک ایک ماہ تک میرے اور بلال کے لئے کھانے کے واسطے کچھ نہیں ہوتا تھا، ہوائے اتنی معمولی شئی کے جو بلال کی بغل میں آجائے۔

۳۹۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عبد العزیز بن ابی سلمہ، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے جاہل کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

میں نے جنت میں اپنے سامنے قدموں کی آوازیں کر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: یہ بلال ہیں۔

۳۹۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب، حسین بن واقد، عبداللہ بن بريدة کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے:

میں نے جنت میں جنتوں کی آوازیں تو سوال کرنے پر مجھے بتایا گیا کہ یہ بلال ہیں۔ میں نے بلال سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا میں ہمیشہ با وضوء ہوتا ہوں۔ اور نیز ہمیشہ وضوء کے بعد دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔  
ابو حیان نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر بن ابی ہریرہ کے طریق سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

۱۔ اللآلی المصنوعة ۱/۲۶۹ و کنز العمال ۱۶۱۸۶۔ والجامع الكبير للسبوطی ۱/۱۳۳، ۲/۵۳۷، وعزاه للحکیم الترمذی عن ابن مسعود، والبیہقی فی الشعب عن ابی ہریرة، وللطبرانی عن ابن مسعود، وأبی الخدری، وأبی ہریرة ثلاثہم عن بلال.

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱/۳۲۳، والترغیب والترہیب للنعمری ۲/۵۲.

۳۔ سنن الترمذی ۲/۲۳۷، ومسند الامام أحمد ۳/۲۸۶، وموارد الطعمان ۲۵۲۸، ومشكاة المصابيح ۵۲۵۳، والشمال للترمذی ۷۳، والترغیب والترہیب ۳/۱۸۹، واتحاف السادة المتقين ۹/۸۸، والدر المنثور ۵/۱۳۲.

۴۔ فتح الباری ۷/۳۰، واتحاف السادة المتقين ۹/۳۰.

۵۔ کنز العمال ۷/۳۲۸، والمعجم الكبير للطبرانی ۱/۳۲۰.

۳۹۵- ابوہامد بن جلد بن اخطی، ابو بکر یب، ابو معاویہ، اسماعیل کے سلسلہ سند سے قیس کا قول مروی ہے:

ابو بکرؓ نے حضرت بلال کو پانچ اوقیہ کے عوض خرید کر آزاد کیا تھا۔ بلال نے ابو بکر سے کہا اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے خریدا ہے تو مجھے آزاد کر دیجئے تاکہ میں اللہ کیلئے کوئی کام کروں، ورنہ اگر خدمت کیلئے مجھے خریدا ہے تو اپنا خادم بنا لیجئے۔ ابو بکر نے پرہم ہو کر فرمایا میں نے تم کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا ہے..... لہذا اب تم آزاد ہو جہاں جانا چاہو چلے جاؤ اور اللہ کیلئے عمل کرتے رہو۔

۳۹۶- ابوہامد محمد بن اخطی، حسن بن یحییٰ، ابن مبارک، معمر، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے:

ابو بکرؓ کے دور خلافت میں حضرت بلالؓ نے شام جانے کی تیار کر لی۔ ابو بکرؓ نے منع کیا اور فرمایا: اے بلال میں نہیں سمجھتا کہ تم ہمیں اس حال میں چھوڑ کر کہیں جاؤ گے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: اگر آپ نے مجھے اللہ کے لئے آزاد کیا ہے تو پھر مجھے منع مت کیجئے اور اگر اپنی ذات کیلئے آزاد کیا ہے تو آپ کو مجھے روکنے کا کبھی اختیار ہے۔ اس کے بعد ابو بکرؓ نے ان کو اجازت دیدی۔ لہذا حضرت بلالؓ شام گئے اور وہیں وفات پائی۔

### (۲۵) صہیب بن سنان بن مالک

آپ پہلے پہل ہجرت کرنے والے، راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے، تاجر، نفس کو مغلوب کرنے والے، دین میں عقل مند، اپنے رب کیلئے ٹھونسنے والے اور اسی کیلئے حملہ کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کو جلد قبول کرنے والے تھے۔ بعض کا قول ہے: فسویات کو ترک کر کے اصولیات کے حصول اور رب سے ملاقات کیلئے تیار رہنے کا نام تصوف ہے۔

۳۹۷- ہرغزوہ، ہر سریہ اور ہر بیعت میں شریک صحابی..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن زبیر حمیدی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بن نصر، ہارون بن عبد اللہ الحمال و محمد بن حسن مخزومی، علی بن عبد الحمید بن زیاد بن مثنیٰ بن صہیب، عن ابیہ، عن جدہ کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کی زندگی میں کوئی بھی بیعت ہوتی اس میں ضرور شریک ہوتا تھا۔ نیز میں آپ ﷺ کی وفات تک تمام غزوات اور سریا غرض ہر موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کے دائیں یا بائیں منڈلاتا رہتا۔ اگر آپ کے سامنے خوف ہوتا تو میں سامنے چلا جاتا اور اگر پیچھے سے دشمنوں کا ڈر ہوتا تو پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ میں نے بھی بھی آپ ﷺ کو اپنے اور دشمنوں کے بیچ میں نہیں چھوڑا۔

یہ روایت محمد بن حسن کے الفاظ کے مطابق ذکر کی گئی ہے جو سب سے کامل ہے،

۳۹۸- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسلمہ، عفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب کا قول مروی ہے:

صہیبؓ جب آپ ﷺ کے پاس ہجرت کرنے کے لئے نکلے اس موقع پر کفار مکہ نے ان کے راستہ میں بڑی رکاوٹیں پیدا کیں انہوں نے ترکش سے سارے تیر نکال کر قریش مکہ سے کہا: میں تم سے ان تیروں کے ختم ہونے تک لڑتا رہوں گا۔ بعد ازاں تم سے اپنی تمنا سے لڑوں گا۔ اس لئے تم جو چاہو کرو البتہ اگر تم مکہ میں رکھا ہو امیر امال لینا چاہو تو لے لو، چنانچہ وہ اس پر راضی ہو گئے۔ پھر جب

۱- طبقات ابن سعد ۲/۲۶۶، والصاریح الکبیر ۳/۲۹۶۳، والصغیر ۱/۳۸۱، ۵۱، ۶۹، والجرح ۳/۱۹۵۰، والاستیعاب ۲/۴۶۲، والجمع ۱/۲۲۷، وسیر النبلاء ۲/۱۷۲، والکاشف ۲/۲۳۶، والعبیر ۱/۳۳، وتہذیب التہذیب ۳/۳۸۶، والاصابة ۲/۳۱۰، شذرات الذهب ۱/۳۷، وتہذیب الکمال ۱/۲۳۷.

صہیب مدینہ میں آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: ابوبجی نے کامیاب تجارت کی۔ ابوبجی نے کامیاب تجارت کی۔ اسی موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں:

ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله (البقرہ ۲۰۷)

لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو اپنی ذات کو خدا کیلئے خرید لیتے ہیں۔

۳۹۹- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد، الحسنی الاصہبانی، زید بن حرلیش، یعقوب بن محمد، حصین بن حذیفہ، عن ابیہ وعمومتہ، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ ہجرت لئے نکلے۔ ان کے ساتھ میں نے بھی نکلنے کا عزم صمیم کیا، لیکن قریش کے چند جوانوں نے میرے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ اس پوری رات میں کھڑا کھڑا پھرتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ مجھے کہ مجھے پیٹ کی تکلیف ہے۔ میں کہاں جا سکوں گا اور وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے جبکہ مجھے کوئی تکلیف نہیں تھی۔ پس میں اللہ کیلئے نکل پڑا۔ لیکن راستہ میں مجھے ان میں سے چند لوگوں نے پکڑ لیا اور مجھے واپس کرنے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان کو کہا: دیکھو میں تم کو سونے کے چند اوقاتی اور دو اچھے جوڑے دیتا ہوں، جو مکہ میں ہیں۔ اس کے بدلہ تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ مکہ گیا اور دروازے کی چوکھٹ کے نیچے جگہ کھودنے کو کہا کہ اس کے نیچے سونے کے سکے ہیں اور اس کے بعد تم فلاں عورت کے پاس جاؤ اور اسے یہ نشانی دکھا کر دو جوڑے وصول کر لو۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے قباہ سے نکلنے سے پہلے پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ابوبجی نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ ابوبجی نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ ابوبجی نے منافع بخش تجارت کی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھ سے پہلے آپ تک کوئی پہنچا نہیں پھر آپ کو یہ خبر صرف جبرئیل امین علیہ السلام نے ہی دی ہوگی۔

۵۰۰- حضرت صہیبؓ کی فضیلت..... سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بن حبیب الغسال اصہبانی، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن حسن بن زبالہ، علی بن عبد الحمید بن زیاد بن مسلم بن وہب، عن ابیہ، عن جدہ کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے۔

ہجرت کے موقع پر مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو تلاش کیا اور غار کی طرف بھی متوجہ ہو کر واپس ہو گئے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرماتے ہوئے ابوبکر کو میری تلاش میں دو یا تین بار نکالا۔ ابوبکر نے جواب دیا یا رسول اللہ میں نے ان کو نماز کی حالت میں پایا، جسکی وجہ سے میں نے ان کی نماز کو قطع کرنا مناسب سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بہتر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ حجر کے بعد میں زوجہ ابوبکر ام رومان کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا وہ دونوں چلے گئے ہیں اور انہوں نے تمہارے لئے بھی اپنے زادراہ میں کچھ تو شہ رکھا ہے۔ صہیبؓ فرماتے ہیں پس میں بھی اس کے بعد اپنے گھر سے نکلا اور تیر و مکان اٹھا کر ہجرت کیلئے نکلا..... حتیٰ کہ میں مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ اس وقت آپ ﷺ اور حضرت صدیق بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت صدیقؓ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے اس آیت کے نزول کی خوشخبری سنائی جو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میں نے حضرت صدیقؓ کو کچھ ملامت کی اور آپ نے عذر معذرت کی۔ آپ ﷺ مجھے دیکھ کر بہت سرور ہوئے اور آپ ﷺ نے مجھے کامیاب تجارت کرنے کی مبارک باد دی۔

۵۰۱- محمد بن علی بن حشیش، احمد بن عبد الرحمن بن مرزوق، صالح بن حرب، اسماعیل بن محبی، عبید اللہ بن عمیر، نافع، ابن عمر کے سلسلہ سند سے صہیبؓ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مال کو یوں یوں دائیں اور بائیں خرچ نہ کرے۔  
 ۵۰۲۔ محمد بن علی بن حوشب، جعفر بن محمد القرطابی، ابو جعفر الطبری، محمد بن الحسن القطینی، حسین بن عبداللہ الرقی، حکیم بن سیف، عبید اللہ بن مرو، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حمزہ بن صہیب، جن ابیہ صہیب کی سند سے مروی ہے کہ:

حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت صہیب کو فرمایا: اے صہیب! تم لا ولد ہو لیکن تم نے اپنی کنیت رکھ لی ہے۔ اسی طرح تم روی شخص ہو جبکہ عرب کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہو۔ یہ کیا بات ہے؟ حضرت صہیب نے فرمایا: جہاں تک کنیت کی بات ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کنیت دی ہے اور مجھے ابو یحییٰ کہہ کر یاد کرتے رہے ہیں۔ رہی بات نسب کی تو میں نمر بن قاسط (عرب) قبیلہ کا آدمی ہوں۔ میں موصل (اس وقت کی روی سلطنت اور موجودہ عراق سلطنت کے شہر) میں غلام تھا مجھے وہاں قید کر کے لایا گیا تھا۔ اس لئے مجھے اپنا اہل اور نسب معلوم ہوا۔

زہیر بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس کو روایت کیا اور اس میں ابو بکر بن مالک کے بیان کردہ الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔  
 ۵۰۳۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، زہیر، عبداللہ بن محمد بن عقیل، حمزہ بن صہیب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت صہیبؓ کو گو کو زیادہ زیادہ کھانا کھلاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: اے صہیب! تم بہت زیادہ کھانا کھلاتے ہو اور یہ اصراف ہے۔ حضرت صہیبؓ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ پس یہی بات مجھے اس پر آسکتی ہے۔

یحییٰ بن عبدالرحمن بن عاصب نے صہیب سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۵۰۴۔ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شریب، اسحاق بن راہویہ، محمد بن بشر، محمد بن عمرو بن علقمہ، یحییٰ بن عبدالرحمن بن عاصب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ کو فرمایا: میں نے اسلام میں تم پر تین باتوں کو قائل اعتراض پایا ہے۔ تم نے ابو یحییٰ کنیت اختیار کی۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "لسم نجعل لہ من قبل سمیاً" اور ہم نے اس سے پہلے (یہ) نام کسی کیلئے تجویز نہیں کیا۔ (مریم)۔ اسی طرح کوئی شی تمہارے پاس آتی نہیں کہ پہلے ہی تم اس کو خرچ کر ڈالتے ہو۔ تیسری بات یہ کہ تم نمر بن قاسط کی طرف کیوں منسوب کئے جاتے ہو؟ جبکہ تم مہاجرین اولین میں سے ہو جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ (جن کو غلط نام کی طرف منسوب ہونے کی کوئی حاجت نہیں ہے)۔

حضرت صہیبؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کا یہ کہنا کہ میں نے ابو یحییٰ کنیت اختیار کر لی ہے، اس کی وجہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ابو یحییٰ کنیت سے بلاتے رہے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں بہت خرچ کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "و ما انفقتم من شیء لھو یخلفہ" اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اس کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔ (۳۶۹)۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ میں نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیوں ہوں! تو جان لیں کہ عرب ایک دوسرے کو قید کر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح عرب کے ایک قبیلہ نے مجھے قید کر لیا اور مجھے کوفہ میں بیچ دیا میں نے ان کی زبان سیکھ لی۔ اگر میں رومیوں سے ہوتا تو انہی کی طرف منسوب ہوتا۔

۵۰۵۔ سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن کرم، احمد بن عبید اللہ بن کردی، مسلم بن نوح، جریری، ابی السلیل کی سند سے مروی ہے کہ حضرت صہیبؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا اور آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں ڈپ کے رو برو کھڑا ہوا اور کھانے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے شرکاء کی طرف اشارہ کیا کہ ان



کیلئے بھی لائے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ دو یا تین مرتبہ آپ ﷺ نے پوچھا اور میں نے یہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ میں نے عرض کیا ہاں ان کے لئے بھی لایا ہوں۔ حالانکہ یہ تھوڑا سا کھانا تھا جو میں نے تیار کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ اور آپ کے رفقاء نے مل کر اس کو کھایا پھر بھی کھانا ختم کیا۔

۵۰۶۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، عبد الحمید بن جعفر، حسن بن محمد انصاری کی سند سے مروی ہے ہر بن قاسط قبیلے کے ایک شخص نے کہا میں نے صہیب بن سنان سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو شخص کسی عورت سے کسی مہر پر شادی کرے اور اس کا مہر کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو تو درحقیقت اس نے عورت کو اللہ کے نام کے ساتھ دھوکہ دیا اور اس کی شرم گاہ کو باطل کے ساتھ اپنے لئے حلال کیا۔ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا۔ اور جو شخص کسی سے قرض لے اور اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ کرے گویا اس نے اس شخص کو اللہ کے نام پر دھوکہ دیا اور اس کے مال کو باطل کے ساتھ اپنے لئے حلال کر لیا۔ وہ شخص بھی قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ چور ہوگا۔

۵۰۷۔ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن یحییٰ، عمار بن خالد، عبد الحکیم بن منصور، یونس بن عبید ثابت، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے:

صہیب فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کی ایک نماز پڑھی۔ جب آپ مزے تو ہماری طرف ہنسنے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم مجھ سے سوال نہیں کرو گے کہ میں کیوں ہنسا؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مسلمان بندے کے لئے اللہ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ سارے کا سارا خیر ہے اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کے لئے اللہ قیامت کے لئے خیر کرے سوائے بندہ مسلمان کے۔

سلیمان بن مغیرہ اور حماد بن سلمان نے اس کے مثل ثابت سے روایت کیا ہے۔

۵۰۸۔ فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابو عمر ضریح، حماد بن سلمہ، ثابت، ہانی، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے صہیب کا قول مروی ہے رسول اللہ ﷺ کچھ دن صبح کی نماز کے بعد اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے (ہوئے کچھ پڑھتے) تھے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ نماز کے بعد آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے ہیں جبکہ پہلے پکوندہ پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہم سے پہلے ایک نبی تھے جو اپنی امت کی کثرت سے خوش ہوئے۔ اس امت کے لوگ نبی عمریں پاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے امت کے پیغمبر کی طرف وحی کی کہ تیری امت کی بھلائی تین باتوں میں سے ایک میں ہے، ان میں سے ایک کو قبول کر لو۔ میں ان کے اوپر موت کو مسلط کر دوں یا دشمن کو یا بھوک کو۔ پیغمبر نے امت کو یہ بات بتائی اور ان کی نشاہ طلب کی۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں بھوک سہنے کی تو طاقت نہیں، بند دشمن سے لڑنے کی طاقت ہے اور موت کو ہم قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ تین دنوں کے اندر اس امت کے ستر ہزار افراد موت کے گھاٹ اتر گئے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: جس آج میں اللہ سے عرض کرتا ہوں اے اللہ! میں تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں، تیرے نام ہی سے حملہ کرتا ہوں اور تیرے نام ہی سے قتال کرتا ہوں۔

۵۰۹۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و حماد بن سلمہ، ثابت، عبد الرحمن بن ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے صحیب کا قول مروی ہے آپ علیہ السلام نے قرآنی آیت ”لذللین احسنوا الحسنیٰ و زیادہ“ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اچھائی کی سبکی ہے اور زیادتی ہے۔ (یونس ۲۶) تلاوت فرما کر فرمایا اہل جنت کے جنت میں دخول کے بعد ایک منادی ان سے کہے گا ابھی اللہ کا ایک وعدہ باقی ہے۔ اہل جنت کہیں گے: اللہ نے اپنے تمام وعدے ہم سے پورے کر دیئے کیا ہمارے چہرے سفید نہیں کر دیئے اور کیا ہمارے اعمال ناسے ہماری نہیں کر دیئے اور کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کر دیا۔ ہمارے خیال میں اب کچھ باقی نہیں رہا یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوگا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ تمام اہل جنت کو اپنا دیدار کرائیگا۔ یہ دیدار الہی اہل جنت کے لئے سب سے بڑی نعمت ہوگی۔

۵۱۰۔ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عمر بن حصین، ابو یوسف، ابو جہان، ابن رستہ، عمر بن مالک، راسبی، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، سلمیٰ، عن ابیہ، عبد الرحمن بن مغیث، کعب احبار کے سلسلہ سند سے صحیب کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام اکثر و بیشتر درج ذیل دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللهم لست بالآله استحدثناه ولا برب ابتدعناه ولا كان لنا قبلك من الآله نلجأ اليه  
ونذرك ولا اعانك على خلقنا احد فنشره كه فيك تباركت وتعاليت  
اے باری تعالیٰ آپ ہمارے حادث یا ایجاد کردہ رب نہیں ہیں، نہ آپ سے قبل کوئی رب  
تھا جسکی ہم پناہ حاصل کریں اور آپ کو چھوڑ دیں، ہماری تخلیق پر آپ کا کوئی معاون و مددگار  
بھی نہیں ہے جسکو ہم آپ کا شریک ٹھہرائیں، آپ با برکت ذات ہیں اور بلند شان کے  
مالک ہیں۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد اسی طرح دعا فرمایا کرتے تھے۔

یہ الفاظ عمر بن حصین کے ہیں۔ عمر بن مالک، راسبی یا اضافہ کرتے ہیں: لا برب یسجد ذکرہ ولا کان معک الہ  
لندعوہ و ننضرع الیہ ولا اعانک علی خلقنا فنشک فیک ان الفاظ کا عبد الرحمن بن مغیث نے اپنی روایت میں ذکر  
نہیں کیا جن کا ترجمہ یہ ہے اور نہ آپ ایسے رب ہیں جس کا ذکر ختم ہو جائے گا اور نہ آپ کے ساتھ کوئی معبود ہے جس کو ہم پکاریں اور اس  
کی طرف توجہ جزی کریں اور نہ ہماری تخلیق پر آپ کا کوئی مددگار ہے جس کی وجہ سے ہم آپ کی ذات میں شک کریں۔

۵۱۱۔ ابو بکر حنفی، عبید بن خنیم، جعفر بن ابی اسحاق، خوارزمی، عبد اللہ بن عبید اللہ بن اسحاق بن اسحاق بن محمد بن عمران بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ  
، ابی عبید اللہ بن اسحاق، حصین بن حذیفہ، ابن ابی حذیفہ، ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے صحیب کا قول مروی ہے فرمان رسول ﷺ ہے: سبقت  
کرنے، سفارش کرنے، اللہ کی طرف بلانے والے حقیقت میں مہاجرین ہیں۔ خدا کی قسم! قیامت کے روز وہ گردن پر اسلحہ لٹکا کر جنت کا  
دروازہ کھٹکتائیں گے۔ جنت کے داروعدان سے پوچھیں گے کہ تم کون ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم مہاجرین ہیں۔ پھر داروعدان سے  
سوال کریں گے کہ کیا تمہارا حساب ہو چکا ہے؟ پس وہ اپنے گھٹنوں کے تل گر جائیں گے اور ان کے ترکش کے تیر بکھر جائیں گے۔ پھر وہ  
اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کے حضور عرض کریں گے: اے باری تعالیٰ اسب کچھ تیری راہ میں قربان کرنے کے بعد بھی ہم سے حساب کا سوال  
کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سونے کے پران کو عطا کرے گا، جن کو زبرجا اور یا قوت جزا ہوگا، ان کے ذریعہ وہ اذکر جنت میں  
پہنچ جائیں گے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الحمد لله الذى اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شكور الذى احلنا دار المقامة

من فضله لا یمسنا فیہا نصب ولا یمسنا فیہا لغوب . (فاطر ۳۳، ۳۵)

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے رنج کو دور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور قدر دان ہے۔

جس نے ہمیں اپنے فضل سے اقامت کے گھر میں اتارا جس میں ہمیں کوئی تکلیف ہے اور نہ کوئی شور و شغب۔

صہیب فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس ان کے لئے جنت میں ایسے گھر ہوں گے جن سے دنیا میں ان کا مرتبہ معلوم ہو گا۔

## (۲۶) ابو ذر غفاریؓ

آپ عابد، زاہد، قانع، موجد اور چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والے تھے۔ قبل از احکام الشرع ہی بت پرستی اور معاصی سے اجتناب کرنے والے، آپ علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی شہرت سے قبل ہی عبادت کرنے والے اور اول وہ شخص تھے... جنہوں نے رسول علیہ السلام کو اسلام کا مسنون سلام کیا۔ آپ فقط اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے، سب سے پہلے علم البقاء پر کلام کرنے والے، دین کے خاطر مشقتیں برداشت کرنے والے اور موت تک مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے تھے۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، جنہوں نے اصول کا علم حاصل کیا فضولیات کو ترک کیا۔

کہا گیا ہے تصوف خدا کی طرف رجوع کرتا اور اس کی طرف دوسروں کو راستہ بتانے کا نام ہے۔

۵۱۲- محمد بن اسحاق بن ایوب، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال محمد بن سلیم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن صامت کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو ذرؓ نے مجھ سے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں نے قبل از اسلام بھی چار برس نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ کس کی عبادت کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آسمانوں کے خدا کی۔ پھر میں نے ان سے ان کے قبلہ کے بابت سوال کیا، انہوں نے فرمایا: جس طرف اللہ نے میرا رخ پھیر دیا وہی میرا قبلہ تھا۔

۵۱۳- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر، سلیمان بن مخیرة، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن صامت کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو ذرؓ نے مجھ سے فرمایا اے بھتیجے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے تک نماز پڑھی ہے۔ میں نے پوچھا کس کے لئے پڑھی؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ پھر میں نے ان سے ان کے قبلہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رخ کر دیتا وہی میرا قبلہ تھا۔ میں عشاء کی نماز پڑھتا جی کہ جب رات کا آخری پہر ہوتا تو میں گر جاتا اور مجھ میں سکت نہ رہتی حتیٰ کہ سورج بلند ہو جاتا۔

۵۱۴- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن رومی، نصر بن محمد، عکرمہ بن عمار، ابو زمیل، مالک بن مرہم، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا تھا اور مجھ سے پہلے صرف تین افراد اسلام لائے تھے۔

۵۱۵- سلیمان بن احمد، ابو عبد الملک احمد بن ابراہیم قرظی، محمد بن حائز، ولید بن مسلم، ابو طرفہ عباد بن الریان اللخمی، عروہ بن رویم، عامر بن الدین، ابویعلیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

میرے اسلام لانے کی صورت یہ ہوئی کہ ہمیں قسط سالی کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ میں اپنی ماں اور بھائی انیس کو اپنے سرسال مقام نجد کی طرف لیکر چلا۔ جب ہم وہاں پہنچے انہوں نے ہمارا خوب اکرام کیا۔ قبیلے کا ایک شخص میرے ماموں کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ انیس نے آپ کی مخالفت کی ہے۔ میرے ماموں کے دل میں اس کی کسک پیدا ہوئی۔ جب میں اونٹوں کو چرا کروا پس پہنچا تو ان کو روٹے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا آپ کے رونے کا کیا سبب ہے ماموں! انہوں نے مجھے ساری خبر سنائی۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماموں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اسی میں ایک طویل زمانہ سے جلتا ہیں۔ پھر میں نے اپنے بھائی اور ماں کو لیا حتیٰ کہ ہم مکہ پہنچ گئے میں مکہ آیا، چونکہ مجھے خبر پہنچ چکی تھی کہ یہاں کوئی بددین، یا جتھون یا جادو گر رہتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ شخص کہاں ملے گا لوگوں نے کہا وہ سائے دیکھو، میں آپ ﷺ کی طرف چلا گیا اور ان کی مخالفت کرنے کی کوشش کی، اس کے بعد کفار مکہ نے خوب میری پٹائی کی۔ ہڈی پتھر وغیرہ مجھے دے دے کر مارنے لگے حتیٰ کہ میں اپنے ہی خون میں نہا گیا۔ پھر میں خانہ کعبہ آیا اور خانہ کعبہ کے پردوں اور عمارت کے درمیان چھپ گیا۔ وہاں میں نے تیس دنوں تک روزے رکھے نہ کھا نہ پیتا تھا نہ سوائے آب زم زم نوش کرنے کے۔ جب میں رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو ابو بکرؓ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے اے ابو ذر! میں نے عرض کیا لیکر ایک ابو بکر! آپ نے فرمایا: کیا آپ جاہلیت میں بھی خدا کی عبادت کرتے تھے؟ جی ہاں، مجھے یاد ہے کہ میں سورج نکلنے کے وقت نماز پڑھنے کھڑا ہو جاتا اور مسلسل نماز پڑھتا رہتا حتیٰ کہ سورج کی پیش مجھے ستانے لگتی، پھر میں بو جھل ہو کر گر جاتا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تم کس طرف رخ کرتے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ اللہ پاک جہاں میرا رخ کر دیتے وہیں میں نماز پڑھ لیتا حتیٰ کہ اللہ نے مجھے اسلام سے مشرف فرمادیا۔

۵۱۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیم، ابو طاہر، ابو یزید دنی، ابن عباس کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

مکہ میں اسلام لانے کے بعد اور قرآن کا کچھ حصہ سیکھنے کے بعد میں نے آپ ﷺ سے اسلام کے ظاہر کرنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے قتل کا خوف ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے قتل کی پروا نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا اور میں نے مسجد جا کر اسلام کا اظہار کر دیا۔ پھر کیا تھا، کفار مکہ چاروں طرف سے مجھ پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے مار مار کر مجھے سرخ پتھر کی طرح بتا دیا، مجھے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو میں نے اس سے منع نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا میرے دل میں اسلام ظاہر کرنے کی حاجت تھی میں نے ایسا کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب تم اپنے مقام پر چلے جاؤ، میرے قلبے کے بعد آ جانا۔

۵۱۷- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، عمرو بن حکام، ثنی بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

ابن عباس نے میرے سامنے فرمایا: ابو ذرؓ نے ابتداء میں آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو آپ ﷺ کا میرے لئے حکم ہو میں اس پر تیار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب تم چلے جاؤ، میرے ظہور کے بعد آ جانا۔ ابو ذرؓ نے کہا میں اسلام کا اظہار کئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ اس کے بعد ابو ذرؓ نے علی الاعلان اسلام ظاہر فرمادیا۔ پھر کیا تھا کفار بددین کا طعنہ دیتے ہوئے چاروں طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے۔ اور مار مار کر ان کا حلیہ بگاڑ دیا حضرت عباسؓ کا ان پر سے گزر ہوا تو بمشکل انہوں نے ابو ذرؓ کو کفار کے چنگل سے آزاد کیا اور کفار کو کہا اے قریش کے گروہ تم تا جبر لوگ ہو اور تمہارا گزر بنو عسفار کے قبیلے سے ہوتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا راستہ بند کر دیا جائے؟ پھر جا کر کفار نے انہیں چھوڑا۔ آئندہ روز حضرت ابو ذرؓ نے گزشتہ دن کی طرح دوبارہ اسلام کا اظہار کیا۔ قریش مکہ پھر آپ کی پٹائی کرنے لگے۔ حضرت عباسؓ نے دوبارہ آ کر ان کو چھڑایا۔

۵۱۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، مقبری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال، عبد اللہ بن صامت کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے: میں مکہ آیا تو اہل وادی نے خوب میری پٹائی کی، اور پتھر بڑی وغیرہ دے دے کر مارے حتیٰ کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب اٹھا تو میں ایک سرخ پتھری مانتہ تھا۔

۵۱۹- محمد بن اسحاق بن ایوب، یوسف بن یعقوب، سلیمان بن حرب، ابو ہلال رابعی، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ابن صامت کا قول مروی ہے:

ابو ذر نے مجھ سے بیان کیا کہ مکہ آنے کے بعد کفار مکہ چاروں طرف سے مجھ پر ٹوٹ پڑے، حتیٰ کہ انہوں نے سرخ پتھری مانتہ کر کے مجھے چھوڑا، دوسرے روز میری حالت کچھ صحیح ہوئی تو زعم کے پاس آ کر اس کے پانی سے غسل کر کے اسے نوش کیا، اور ایک ماہ تک زعم کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کھایا، حتیٰ کہ میں بہت لافرو ہو گیا، پھر ایک روز آپ علیہ السلام طواف کے لئے تشریف لائے تو سب سے قبل میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ فرمایا۔

۵۲۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ابن صامت کا قول مروی ہے: ابو ذر گرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تھے، میں نے السلام علیک کہا جواب میں آپ ﷺ نے وعلیکم السلام فرمایا۔ پس میں پہلا شخص تھا جس نے اسلام کا سلام کیا۔

۵۲۱- عبد اللہ بن جعفر، حسین بن علی بن ہذیل، واسطی، طلحہ بن حرب، یحییٰ بن ابی زکریا غسانی، اسماعیل بن ابی خالد بدیل بن مسرور، عبد اللہ بن صامت کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

میرے دوست آپ ﷺ نے مجھے چند چیزوں کی وصیت فرمائی مساکین سے محبت کرنا، اپنے سے کم درجے کے لوگوں پر نظر کرنا اور اپنے سے اونچے درجے کے لوگوں کو نہ دیکھنا، حق بات کہنا اگرچہ وہ کڑوی ہی ہو اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرنا۔

۵۲۲- محمد بن عمر، ابو شیبہ حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزمی، مرند ابو کبیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو ذر سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت عثمان کے صدقہ لینے والے نے مجھ پر زیادتی کی ہے اور مجھ سے زیادہ مال وصول کیا ہے۔ کیا میں ایسا کر سکتا ہوں کہ زیادتی کے بقدر اپنا مال چھپا لوں جس کا وہ صدقہ نہ لے سکیں؟ ابو ذر نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم مال کو سامنے رکھو۔ ان کو یہ کہو کہ جو تمہارا حق بنتا ہے صرف وہ لو اور جو تمہارا حق نہیں بنتا اسے چھوڑ دو۔ اس کے باوجود بھی اگر وہ تم پر ظلم کریں تو یہ زیادتی قیامت کے دن تمہارے اعمال نامہ میں رکھی جائے گی۔

حضرت ابو ذر کے سر پر ایک قریشی جوان کھڑا تھا اس نے کہا: کیا آپ کو امیر المؤمنین حضرت عثمان نے فتویٰ دینے سے منع نہیں کیا تھا؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا: کیا تم میرے نگہبان ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میرے گلے پر چھری بھی رکھ دو اور میں سمجھوں کہ میں نے ایسی کوئی بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اس کو چھری چلنے سے پہلے نافذ کر سکتا ہوں تو میں اس سے ہرگز نہیں چوکوں گا۔

۵۲۳- محمد بن احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللکریم، حسن بن اسماعیل بن راشد ربیع، ضمیرہ بن سعید، ابن شوذب، مطرف، حمید بن ہلال، ابن صامت کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

۱- السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۳۷/۲، ۱۳۷/۵، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۱۸/۱۳، وفتح الباری ۱۱/۳۶۲۔  
۲- کنز العمال ۱۳۳۸۶۔

عبداللہ بن الصامت فرماتے ہیں میں اپنے بچا حضرت ابو ذر کے ساتھ حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابو ذر نے ان سے ربذہ کی طرف جانے کی اجازت طلب کی۔ انہوں نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا ہم صبح وشام آپ کے پاس صدقہ کے نوٹنی بھیجتے رہیں گے۔ (آپ ان کا دودھ نوش کرتے رہنا۔) ابو ذر نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں تمہاری دنیا مبارک ہو۔ ہمیں اپنے دین اور اپنے رب کے ساتھ تمہا چھوڑ دو۔

اس وقت عبدالرحمن بن عوف کا مال تقسیم کیا جا رہا تھا اور حضرت کعب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عثمان نے کعب سے کہا مال جمع کر کے راہ خدا میں خرچ کرنے اور صدقہ کرنے والے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو جگہ جگہ اپنا مال اللہ کی راہ میں صرف کرتا ہے! کعب نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں خیر کی امید ہے۔ ابو ذر نے غضبناک ہو کر کعب احبار پر عصا اٹھا کر فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو اسے یہودی عورت کے بیٹے! کیا یہ صاحب مال قیامت کے روز مال کے عوض چھوڑا کھڑا بنا سکتا ہے؟

۵۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن ابی معاویہ، موسیٰ بن حمیدہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن خراش کا قول مروی ہے: میں نے ابو ذرؓ کو ربذہ میں ایک خیمہ میں دیکھا۔ ان کے پاس انکی اہلیہ بھی بیٹھی تھی۔ ابو ذر سے سوال کیا گیا کہ آپ کی کوئی اولاد زندہ ہے؟ ابو ذر نے فرمایا: تمام تقریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے ہماری اولاد کو فانی گھر سے اٹھالیا اور ہمیشہ کے گھر میں اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر دیا۔ آپ کو دوسری شادی کا کہا گیا تو فرمایا: مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مجھے ایسی عورت جو (اولاد کی وجہ سے) مجھے بلند نام کرے پسند نہیں بلکہ میرے لئے ایسی عورت صحیح ہے جو میرا نام پست کرے۔ لوگوں نے کہا: آپ کچھ اچھا اور نرم بہتر لے لیں! فرمایا: اے اللہ ہماری مغفرت فرما۔ تم اپنے لئے جو چاہو کرو مجھے چھوڑو۔

۵۲۵- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسلمہ، عفان، ہمام، قنادة، ابو القلابہ کے سلسلہ سند سے ابواسامہ رحمہ اللہ کا قول مروی ہے: ایک روز میں ابو ذرؓ کے پاس ربذہ گیا، ان کے پاس ان کی بیوی پرانندہ پریشان حال بیٹھی تھی۔ ابو ذر نے فرمایا میری عورت چاہتی ہے کہ میں (اقتدار کیلئے) عراق جاؤں لیکن پھر اہل عراق اپنی دنیا کے ساتھ مجھ پر متوجہ ہوں گے..... حالانکہ آپ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ جہنم کے بل سے پہلے ایک راستہ ہے جو بہت پھسلن کا باعث ہے اور ہم اس پر اقتدار کے بوجھ کے ساتھ پہنچیں اس سے کہیں بہتر ہے کہ ہم اس سے آرام کے ساتھ نجات پا جائیں بجائے بوجھل ہونے کے۔

۵۲۶- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید، محمد بن عمرو کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن منکدر کا قول مروی ہے: امیر شام حبیب بن مسلمہ نے ابو ذرؓ کی خدمت میں تین سو دینار حدیث بھیجے اور کہلوا کیا کہ ان کو اپنی ضروریات میں خرچ کر لیں۔ ابو ذر نے ان کو واپس کرتے ہوئے فرمایا: کیا انہوں نے ہم سے زیادہ دھوکہ کھانے والا کوئی اور نہیں پایا۔ ہمیں صرف ایک سایہ درکار ہے جس میں بیٹھ جائیں۔ کچھ بکریاں جو ہمارے پاس شام کو آجایا کریں اور ایک باندی جو ہماری خدمت کر سکے۔ اس کے بعد جو بھی زادہ ہوا اس سے ہم ڈرتے ہیں۔

۵۲۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو حصین عبداللہ بن احمد بن یونس، احمد بن یونس، بکر بن عیاش، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے محمد بن سیرین کا قول مروی ہے:

ایک شخص کو ابو ذرؓ کی مطلق کا علم ہوا اس نے تین سو دینار ابو ذرؓ کی خدمت میں بھیجے، ابو ذر نے فرمایا کیا اس کو میرے علاوہ کوئی دوسرا نظر نہیں آیا۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے چالیس درہم کے مالک کے لئے سوال کرنا درست نہیں اور اس وقت میری ملک میں چالیس درہم، چالیس بکری اور ماہتان ہے (حالبا کہ آپ کی لوٹنی کا نام تھا)۔

۵۲۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، محمد بن عمرو، عراق بن مالک کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا

قول مروی ہے:

اے لوگو! میں قیامت کے دن تم سے سب سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب ہوں گا، کیوں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو اس حال پر رہے گا جس حال پر میں اسے چھوڑ کر جا رہا ہوں تو وہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ خدا کی قسم! میں آج تک اسی حال پر ہوں۔

۵۲۹- احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، عیسیٰ، ابراہیم بن علی کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے: مجھے چند لوگوں نے جاننا دینا کا مشورہ دیا۔ میں نے ان سے کہا: میں امیر نہیں بننا چاہتا..... مجھے ہر روز دو دھیا پانی کا ایک گھونٹ اور ہر ہفتہ گندم کا ایک ققیڑ ملتا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۵۳۰- محمد بن علی بن حنیس، یوسف بن موسیٰ بن عبد اللہ مروزی، عبد اللہ بن حنیس، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، غیب بن حسان، ابراہیم بن علی کے والد کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ کے زمانہ میں میرا کھانا (ہفتہ بھر کا) فقط ایک صاع ہوتا تھا اور انشاء اللہ موت تک میرا گوشہ بکری رہیگا۔

۵۳۱- سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، ابراہیم بن سمر عروقی، اعلیٰ بن ادریس، یحییٰ بن عبد اللہ بن سعید، ایاس بن سلمہ بن اکوع کے والد کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے: ایک روز آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر! تم مرد صالح ہو اور میرے بعد تم آزمائش میں مبتلا ہو گے۔ میں نے پوچھا: اللہ کی ذات کی وجہ سے مجھ پر آزمائش آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا مر جا یا مر اللہ۔

۵۳۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کعب، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے: بنو امیہ نے مجھے قتل اور فحری دھمکیاں دیں۔ لیکن مجھے بھی زمین کی پشت اس کاٹن زیادہ محبوب ہے اور فقر مجھے مالدار سے زیادہ محبوب ہے۔ ایک شخص نے کہا: اے ابو ذر! جب بھی آپ لوگوں کے پاس بیٹھے ہیں تو وہ آپ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ میں ان کو مال جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔

۵۳۳- سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن حنیس، ابو شیبہ حرانی، عفان بن مسلم، ہمام، قتادہ، سعید بن ابی حسن، ابن صامت کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جو بھی سونایا چاندی جمع کیا جائے وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے الایہ کہ اس کو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

۵۳۴- ابو ذر کی دنیا سے نفرت..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد، عبد اللہ بن بکر کے سلسلہ سند سے ثابت کا قول مروی ہے:

ایک روز ابو ذر ابو الدرداء کے پاس سے گزرے۔ ابو ذر نے ابو الدرداء کو مکان کی تعمیر کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: تم نے پتھروں کو لوگوں کی پشت پر اٹھوار کھا ہے۔ ابو الدرداء نے فرمایا: یہ میں گھر بنوا رہا ہوں۔ ابو ذر نے پھر پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت ابو الدرداء نے فرمایا: اے بھائی لگتا ہے تم اس کو اچھا نہیں سمجھتے ہو؟ فرمایا: میں تم پر سے اس حال میں گزروں کہ تم اپنے گھر کی گندگی میں ہو اس سے کہیں زیادہ مجھے پسند ہے کہ تم کو اس موجودہ حال میں دیکھوں۔

۵۳۵- عبد اللہ الاستمہانی و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن سعید بن زحر کے سلسلہ سند سے ابو ذر

کا قول مروی ہے: ہمیشہ کے بجائے لوگ جانے کے لئے دنیا میں آئے ہیں، لیکن وہ فانی چیز کی تعمیر میں لگ گئے ہیں۔ موت و فخر کتنی ہی لذت چیزیں ہیں۔

۵۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن سری، عبود بن سلیمان، عمرو بن میمون، عن ابیہ عبداللہ بن سیدان کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

مال میں تین شرکاء ہیں۔ آفت ساوی جو تیرے حکم کی محتاج نہیں وہ کبھی بھی ہلاکت اور موت کی صورت میں اتر سکتی ہے۔ دوسرا تیرا وارث جو منتظر ہے کہ کب تیرا سرموت کی چوکھٹ پر لگے اور وہ تیری کھنڈیا اٹھا کر تجھے مٹی کے حوالہ کرے۔ اور تیسرا شریک تو خود ہے۔ اگر تو پہلے دو شرکیوں سے عاجز نہیں بننا چاہتا تو ہمت سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحببون (آل عمران ۹۲)

اے لوگو! تم اپنی محبوب شئی، خرچ کے بغیر نیکی نہیں حاصل کر سکتے ہو۔

حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: یہ اونٹ میری پسندیدہ ترین چیز ہیں پس میں ان کو اپنے نفس کیلئے آگے بھیجتا ہوں۔

۵۳۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو یحییٰ، سفیان، عمار دینی کے سلسلہ سند سے شعبہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے نقد پیش کرنے پر ابو ذرؓ نے فرمایا: خدمت کے لئے بیوی، دودھ کے لئے بکری اور بوجہ اٹھانے کے لئے گدھے ہارے لئے کافی ہیں، ایک چادر کے ضرورت سے زائد ہونے پر مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے اس حالت میں میں تمہارا آئینہ کیسے قبول کروں۔

۵۳۸- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، سلمۃ بن کھیل، ابن ابرق غفاری کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

عقرب ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں صاحب مال پر رشک کیا جائیگا۔ جس طرح زکوٰۃ وصول کرنے والا سرکاری نمائندہ تم پر رشک کرتا ہے۔

۵۳۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، جریری، ابی اسلیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ذرؓ کی بیٹی آپ کے پاس آئی۔ اس کے جسم پر اون کے دو کپڑے تھے۔ گال اس کے چپکے ہوئے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک برتن تھا۔ حضرت ابو ذرؓ کے پاس ان کے ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ بیٹی کہنے لگی: اے ابا جان! کسان اور کاشت کار کہتے ہیں کہ آپ کے یہ کپڑے کھوئے ہیں۔ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: اے بیٹی ان کو رکھ دے۔ الحمد للہ! تیرے باپ نے اس حال میں صبح کی ہے کہ وہ سونے کا مالک تھا اور نہ چاندی کا، سوائے ان کھوئے سکوں کے۔

۵۴۰- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان، سلیمان، ابراہیم تمیمی کے والد کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

دو درہموں والے سے ایک درہم والے کے مقابلہ میں سخت حساب ہوگا۔

۵۴۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ الرازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ، اعمش، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو! اگر تمہیں اس چیز کا علم ہو جائے جس کا مجھے علم ہے تو تم اپنی عورتوں سے انبساط حاصل نہ کرو اور تم کو بستروں پر سکون حاصل نہ ہو۔ کاش اللہ تعالیٰ مجھے درخت ہنادیتا جسے کاٹ دیا جاتا اور اس کا چھل توڑ کر کھایا جاتا۔

۵۴۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، حازم عبدی کے سلسلہ سند سے ایک مصری شیخ کا قول مروی ہے: ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جنت کے طالب کو چاہئے کہ وہ دنیا کے مال سے بے نیازی برتے۔



۵۴۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرحمن بن فضالہ، بکر بن عبداللہ کے سلسلہ سند ابو ذر کا قول مروی ہے:

کھانے میں نمک کے ضروری ہونے کی طرح دعا کے لئے بھی تنگی کا ہونا ضروری ہے۔

۵۴۴- عبداللہ الاصہبانی، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب دورق، عبدالرحمن، قرقہ بن خالد، عون بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

گناہوں سے توبہ کرنے والا اور متقی انسان لوگوں میں سے بہترین افراد ہیں۔

۵۴۵- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین مروزی، یثیم بن جمیل، صالح مری کے سلسلہ سند سے محمد بن واسع کا قول مروی ہے: ابو ذر کی وفات کے بعد ایک بصری شخص نے ام ذر سے ابو ذر کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ ام ذر نے فرمایا ابو ذر تمام دن متشکر رہتے تھے۔

۵۴۶- ابوالاحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوخلیفہ، ابوظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے حضرت عثمان کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو ذر کو آرام کے لئے کوئی جگہ تلاش کرتے دیکھا تو انہوں نے فرمایا میں آرام کے لئے کوئی جگہ تلاش کر رہا ہوں، کیوں کہ میرا نفس میری سواری ہے، اگر میں نے اس کے ساتھ نرمی نہیں کی تو پھر وہ بھی مجھے میری منزل تک نہیں پہنچائے گا۔  
۵۴۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر ابو اوزی، حسن بن عثمان، محمد بن ادریس، محمد بن روح، عمران بن عمر کے سلسلہ سند سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے:

ایک روز ابو ذر نے کعبہ کے سامنے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: اے لوگو! سفر میں جانے کے وقت تم اس کی تیاری کرتے ہو؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ ابو ذر نے فرمایا قیامت کا سفر بڑا طویل ہے۔ لہذا اس کے لئے بھی تم تیاری کرو۔ اس کے بعد فرمایا بڑے بڑے امور کیلئے تیاری کرو۔ عظیم دن کی پیش سے حفاظت کے لئے روزہ رکھو۔ قبر کی وحشت سے بچنے کے لئے تہجد کی پابندی کرو۔ عظیم دن میں پیشی کے لئے اچھی بات کہو روزہ سکوت اختیار کرو اور اس روز کی سختی سے بچنے کے لئے مال صدقہ کرو۔ دنیا میں فقط طلب آخرت یا طلب حلال کے لئے مجلس کرو اور مال فقط اہل خاندان اور راہ خدا میں خرچ کرو۔ اے لوگو! طمع نے تم کو ہلاک کر دیا بھی تمہاری طمع پوری نہیں ہوگی۔

۵۴۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن محمد اپنے ایک شیخ کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول نقل کرتے ہیں: اے لوگو! قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے تہجد پڑھو، قیامت کے روز کی گرمی اور اس کی سختی سے حفاظت کے لئے روزہ رکھو اور مال صدقہ کرو۔ اے لوگو! میں تمہیں یہ باتیں برائے خیر خواہی کہہ رہا ہوں۔

۵۴۹- ہر مسئلہ کا حل..... حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، عبدالرحمن بن حماد شیبلی، کہس، ابوالسلیل کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام مجھے بار بار قرآن کی درج ذیل آیت:

"وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" (۱۱۱:۲)

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کیلئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے

رزق مہیا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

سنا یا کرتے تھے۔

۵۵۰۔ احمد بن حنبل، محمد بن اسماعیل، محمد بن ابی بکر المقدومی، محضر بن سلیمان، کہس، ابی السلیل کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

اے ابو ذر! اگر لوگوں کو قرآن کی درج ذیل آیت ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ (الطلاق: ۲۰) کا ظلم ہوتا تو یہ آیت ان کے لئے کافی ہو جاتی۔

۵۵۱۔ ابو ذر کا وعظ..... محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، سلیمان بن احمد، احمد بن اسلم بن مالک، ابراہیم بن ہشام بن سہمی غسانی، ابن ابی عمیر، ابو اور لیس خولانی کے سلسلہ سند سے ابو ذر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں مسجد گیا تو آپ علیہ السلام تنہا مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے دو رکعت تحمید المسجد پڑھنے کو فرمایا چنانچہ میں نے دو رکعت تحمید المسجد ادا کی۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے نماز کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز کم ہو یا اکثر وہ بہترین چیز ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ایمان کے اعتبار سے کون اکل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو حسن اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے اسلم الناس کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جسکی زبان و ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے افضل کنسی ہجرت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا معاصی کا ترک کرنا۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ کنسی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا طویل قیام والی نماز۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے روزہ، جہاد اور غلام کے بارے میں یہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا فرض روزہ کی پابندی کرنا، راہ خدا میں قتل ہو جانا اور وہ غلام آزاد کرنا سب سے زیادہ افضل ہے جو مہنگا ہو اور سب سے زیادہ اللہ کا فرمانبردار ہو، پھر یہی سوال میں نے آپ ﷺ سے صدقہ کے بارے میں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑے میں سے بھی فقیر کی حاجت پوری کرنا۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ ﷺ پر سب سے بڑی کنسی آیت نازل کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا آیت الکرسی۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے انبیاء کی تعداد کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ پھر میں آپ ﷺ سے رسولوں کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تین سو تیرہ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سب سے اول نبی کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے آسمانی کتب کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حضرت شیث پر پچاس، حضرت خنوخ (اور لیس) پرتیس، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ پر دس دس صحیفے نازل کئے گئے۔ اور چار کتابیں توراہ، انجیل، زبور، اور قرآن نازل کی گئیں۔ پھر میرے سوال کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا صحف ابراہیمی امثال اور صحف موسیٰ حضرت پر مشتمل ہیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے مزید وصیت کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو کیوں کہ وہ تمام امور کی جڑ ہے۔ نیز فرمایا قرآن کی تلاوت کرو کیوں کہ وہ زمین میں نور اور آسمان میں ذکر کا ذریعہ ہے۔ نیز فرمایا: کثرت شکر (بہی مذاق) سے اجتناب کرو، کیونکہ وہ قلب کو مردہ کرنے اور چہرہ کے نور کو ختم کرنے والی ہے۔

نیز فرمایا سکوت اختیار کرو، کیوں کہ یہ شیطان کو دفع کرنے والا ہے۔ نیز فرمایا جہاد کو لازم پکڑو، کیوں کہ وہ میری امت کی رہبانیت ہے۔ نیز فرمایا مساکین سے محبت اور ان کی مجالس کو لازم پکڑو، نیز فرمایا ہمیشہ اپنے سے اعلیٰ درجہ کے لوگوں پر نظر کرنے کے بجائے ادنیٰ پر نظر کرو۔ نیز فرمایا قرابتداروں کی طرف سے قطع تعلقی کے باوجود بھی ان سے صلہ رحمی کرو۔ نیز فرمایا اللہ کے بارے میں کسی

بھی ملامت کی پروا نہ کرو۔ نیز فرمایا حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد میرے سینہ پر ہاتھ مار کر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تدبیر سے بڑھ کر عقل مندی نہیں۔ معاصی سے اجتناب کرنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں۔ حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب ناسب نہیں۔ یہ الفاظ حسن بن سفیان کے ہیں۔

۵۵۲۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن مرزوق، یحییٰ بن سعید، ابن جریر، عطاء، سعید بن عبید کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

ایک بار میں مسجد گیا تو آپ ﷺ تشریف فرماتے۔ میں آپ ﷺ کی خلوت کو موقع غنیمت سمجھ کر آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے گزشتہ نصاب فرمائیں۔ اس موقع پر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ صحف ابراہیم موسیٰ کی باتیں قرآن میں بھی ہیں؟ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! راشد الملح من قنوکمی (سورۃ براء)۔

۵۵۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خالد بن عبداللہ، خالد بن عبداللہ، ابن ابی لیلیٰ، حکم، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے ابو ذرؓ کا قول مروی ہے:

میں نے ہر چیز کے بابت آپ ﷺ سے سوال کیا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کے متعلق بھی سوال کیا جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہٹا لو یا رہنے دو۔

۵۵۴۔ ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، اسحاق بن راہویہ، وہب بن جریر، ابیہ جریر، محمد بن اسحاق، بریدۃ بن سفیان کے سلسلہ سند سے قرعی کا قول مروی ہے:

ابو ذرؓ کی طرف نکلے تو وہاں ان کو قندیر نے آیا، آپ نے ربذۃ میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو مجھے غسل دیکر اور کفنا کر راستہ پر ڈال دینا۔ اس کے بعد سب سے پہلے گزرنے والے قافلہ سے میرا حال بیان کرونا کہ یہ ابو ذرؓ حضور ﷺ کے صحابی ہیں تم لوگ اس کے غسل اور کفن پر ہمارا مدد کرو۔ چنانچہ سب سے قبل عراق سے آنے والے ابن مسعودؓ کے قافلہ کا گزر ہوا تو ہم نے ان کو ابو ذرؓ کا پیغام پہنچا دیا۔

۵۵۵۔ حضرت ابو ذرؓ کا آخری وقت اور حضور ﷺ کا مجزہ..... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن الولید، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق انصاری، حسن بن الصباح، یحییٰ بن سلیم، عبداللہ بن عثمان بن عظیم، مجاہد، ابراہیم بن الاثیر، ابیہ الاثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ام ذرؓ کہتی ہیں: جب حضرت ابو ذرؓ کی وفات کا وقت آیا تو میں رو پڑی۔ ابو ذرؓ نے پوچھا تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ کے کفن کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ میرا بھی ایسا کوئی کپڑا نہیں ہے جو آپ کو کفن کیلئے کافی ہو جائے اور نہ آپ کے پاس ایسا کوئی کپڑا۔ ابو ذرؓ نے فرمایا: تو مت رو کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو جس میں بھی شریک تھا فرمایا: تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا۔ مؤمنین کی ایک جماعت اس کے جنازے کو غیرہ کیلئے حاضر ہو جائے گی۔ اب اس جماعت میں سے کوئی شخص نہیں بچا جو کسی ہستی میں نہ مرا ہو یا کسی جماعت کے ہمراہ شہید نہ ہوا ہو۔ بس میں ہی آکیلا اس صحراء میں

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱/۲۸۲، والحق السادة المتقين ۷/۳۲۳، ۸/۱۶۵، والتاريخ والتوسيع ۳/۳۰۵، ومشكاة المصابيح ۶۰۶، وتفسير ابن كثير ۲/۳۲۶، وتاريخ الاحياء ۳/۵۰، وتاريخ ابن عساکر ۶/۳۵۸، وکنز العمال ۳۳/۸۷.

مرنے کیلئے باقی بچا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھے جھوٹ بولا گیا ہے۔ ام ذر نے عرض کیا: اب تو حجاج کے قافلہ بھی منقطع ہو گئے ہیں۔ اب یہاں کون سا قافلہ آئے گا لہذا وہ ایک شیلہ پر چڑھ کر دیکھنے لگیں، کوئی نظر نہیں آیا تو وہیں لوٹ آئیں اور دیکھا کہ ابو ذرؓ مزید بیمار ہو گئے ہیں۔ وہ پھر شیلہ کی طرف آئیں۔ اس مرتبہ دیکھا کہ ایک قافلہ ہے جس کو ان کی سوئیاں لئے آ رہی ہیں، گویا کچھادوں پر بولے بیٹھے ہوں۔ حضرت ام ذر نے کپڑا ہلا ہلا کر ان کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ حتیٰ کہ وہ متوجہ ہو کر ان کے پاس آئے۔ قافلہ والوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ ام ذر نے کہا: ایک مسلمان شخص ہے جو مرنے کے قریب ہے تم اس کو کفن و دفن دیدو۔ انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ ام ذر نے کہا: ابو ذرؓ۔ چنانچہ قافلہ والے سب اپنی سواریوں کو ہانک لائے اور اپنے اپنے کوزے اونٹوں کو ہاندھ دیئے۔ پھر آپؓ کے پاس پہنچے۔

حضرت ابو ذرؓ نے ان کو فرمایا: تم کو خوشخبری ہو..... کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے ایک جماعت کو جس میں بھی شریک تھا فرمایا: تم میں سے ایک شخص صحراء میں وفات پائے گا۔ مومنین کی ایک جماعت اس کے جنازے وغیرہ کیلئے حاضر ہو جائے گی۔ اب اس جماعت میں سے کوئی شخص نہیں بچا جو کسی ہستی میں نہ رہا ہو کسی جماعت کے ہمراہ شہید نہ ہوا ہو۔ بس میں ہی اکیلا اس صحراء میں مرنے کیلئے باقی بچا ہوں۔ تم سن رہے ہو اور دیکھو اگر میرے پاس یا میری عورت کے پاس ایسا کوئی کپڑا ہوتا جو میرے کفن کیلئے کافی ہو جاتا تو میں اسی میں مگن ہوتا۔ سنو! تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے ایسا کوئی شخص کفن نہ دے جو کسی علاقے کا امیر ہو، یا احوال بتانے والا نجومی ہو، یا سرکاری عامل ہو، یا ڈاکو ہو۔

پس قافلہ میں کوئی شخص نہ تھا جس میں ابو ذرؓ کی تمام باتیں پوری ہوں..... سوائے ایک انصاری شخص کے۔ اس نے کہا: اسے بچا! میں تم کو کفن دوں گا کیونکہ جو باتیں آپ نے ذکر کی ہیں میں ان تمام باتوں سے بری ہوں۔ میں آپ کو ایک اس چادر میں کفن دوں گا جو آپ بچہ پر دیکھ رہے ہیں۔ اور مزید دو کپڑوں جو میری ماں کے بنے ہوئے سوت سے تیار کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: ہاں تم مجھے کفن دو۔ آخر اس انصاری شخص نے آپؓ کو کفن دیا۔ اس قافلہ میں حجر بن ادبر اور مالک بن الاشتر بھی تھے اور یہ سب ایمانی تھے۔

### (۲۷) عتبہ بن غزو ان

آپ امارت و بادشاہت میں بھی زاہد رہنے والے، علاقوں کی ولایت سے دستبردار ہونے والے اور ساتویں نمبر پر اسلام لانے والے تھے۔ آپ نے بصرہ کی جامع مسجد اور اس کے منبر کی تعمیر کی تکمیل کے بعد امارت کے استعفیٰ دیدیا تھا۔ آپ نے بھی ربذۃ میں وفات پائی۔ دنیا کی بے ثباتی اور حوادثِ زمانہ پر آپؓ نے یلین خطبہ ارشاد فرمایا۔

۵۵۶- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد المالطی، ابو نعیم، قرۃ بن خالد، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے خالد بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک روز عتبہ بن غزو ان نے خطبہ کے اثناء میں فرمایا: اے لوگو دنیا فانی ہے اور تم خود بھی جہاں فانی میں ہو، اس میں سے صرف

۱- المسند للامام احمد ۱۵۵/۵، والمسند رک ۳۳۵/۳، وطبقات ابن سعد ۱/۱۳، ۱۴۲، ۱۴۳، وموارد الظمآن ۲۲۶۰۔  
 ۲- دلائل النبوة للبيهقي ۶/۴۰۱، ۴۰۲، والترغيب والترهيب ۳/۲۲۰، ومجمع الزوائد ۳/۳۱۳، والبدایة والنہایة ۶/۲۳۵،  
 وکنز العمال ۳۶۸۹۲۔

۳- طبقات ابن سعد ۳/۹۸، ۵/۷، والتاریخ الكبير ۶/۳۱۸۳، والجرح ۶/۲۰۶، والاستيعاب ۳/۱۰۲۶، والجمع ۱/۳۹۹، والکامل لابن الأثیر ۲/۱۱۱، وسیر النبلاء ۱/۳۰۳، وأسند العیابة ۳/۳۶۳، والکاشف ۲/۳۷۱۹، وتہذیب التہذیب ۷/۱۰۰، والاصابة ۲/۵۳۱۱، وشدرات الذهب ۱/۲۷، وتہذیب الکنال ۱۹/۳۱۷۔

اتحادہ باقی ہے جتنا برتن کی تہہ میں کچھ باقی رہ جاتا ہے۔ لہذا تم دارا ہدی کے لئے تیاری کرو۔ کیونکہ اس گھر سے تم کو منتقل ہو جاتا ہے۔ پس تم یہاں سے جس قدر ہو سکے خیر لے کر جاؤ۔ میں تکبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ اپنی جان میں بڑا ہوں اور خدا کے ہاں بے وقعت ہو جاؤں۔ اللہ کی قسم! میرے بعد تم کو امراء کی طرف سے آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ کی قسم! ہمیشہ نبوت نہیں رہتی۔۔۔۔۔ بعد میں ملوکیت اور مطلق العنانی کا دور آجاتا ہے۔ میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا تھا۔ آپ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے روٹی کی جگہ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا ہے۔ ایک مرتبہ مجھے ایک چادر ملی جس کو میں نے دو ٹکڑے کر لیا۔ ایک حصہ میں نے حضرت سعد بن مالکؓ کو دیدیا اور دوسرے سے خود گزارہ کیا۔ اب ان سات اشخاص میں سے کوئی باقی نہیں اگر ہے بھی تو وہ کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے۔ ہائے تعجب اور افسوس! جہنم اتنی گہری ہے کہ اگر اس میں پتھر لڑا حکایا جائے تو ستر سال تک وہ گہرائی میں سفر کرتا رہے گا۔ قسم ہے جان کے مالک کی اس جہنم کو بالکل بھرا جائے گا۔ اور کیا تم کو یہ خوشی نہیں ہوتی کہ جنت کے ہر دو کو اڑوں کے ﷻ میں چالیس سال تک کا سفر ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان پر اس قدر درش ہوگا کہ وہ دروازے چڑھائیں گے۔

۵۵۷۔ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن عقیل، ابو سعید، فضیل بن عیاض، ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم، شعبہ، ابو اہلیق، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے حسین بن غزوان کا قول مروی ہے:

میں ساتویں نمبر پر اسلام لایا آپ ﷺ کے زمانہ میں ہم نے درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص اس طرح حاجت کرنا تھا جیسے کبریٰ یکتیاں کرتی ہے، اس میں کوئی چیز ملی نہیں ہوتی۔

### (۲۸) مقداد بن اسود

آپ کا مکمل نام مقداد بن عمرو بن ثعلبہ مولیٰ الاسود بن عبد یغوث ہے۔ آپ قبولیت اسلام میں سابق، یوم جنگ کے شہسوار اور صاحب کرامات انسان تھے۔ آپ نے حضور ﷺ کو کھلانے اور پلانے پر کمر باندھ لی تھی۔ آپ نے ہمیشہ جہاد و عبادت کو دیگر چیزوں پر ترجیح دی۔ آپ شہر کاری منصب اور فتنوں سے ہمیشہ دور رہے۔

۵۵۸۔ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یمن ابیہ، محمد ابوبکر، یحییٰ بن بکیر، زائدۃ، عاصم، زر کے سلسلہ سند سے ابن مسعودؓ کا قول مروی ہے:

سب سے قبل اسلام ظاہر کرنے والے سات شخص تھے۔ حضور ﷺ، ابوبکر، عمار، ام مہارسیہ، صہیب، بلال اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ان میں سے ایک مقداد بھی تھے۔ دیگر افراد کی طرح انہیں بھی کفار کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضور ﷺ کی حفاظت تو ان کے چچا ابوطالب نے کی۔ ابوبکرؓ کی حفاظت ان کی قوم کے لوگوں نے کی۔ بقیہ افراد کو مشرکین نے ظلم کے ہاتھوں پر اٹھالیا۔ کفار ان کو لوہے کی قمیصیں پہناتے اور انہیں تہتی دھوپ میں ڈال دیتے تھے۔

۵۵۹۔ حبیب بن حسن، ابراہیم بن عبد اللہ بن ایوب، علی بن شرمہ کوفی، شریک، ابوربیعہ یادی، عبد اللہ بن بربیعہ کے والد کے سلسلہ سند سے آپ ﷺ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت کا حکم دیا اور مجھے خبر دی کہ خود بھی اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ اے علی! تم ان میں

۱۔ طبقات ابن سعد ۳/۱۶۱، ۱۶۳، والتاریخ الکبیر ۸/۲۱۲۶، والرح ۸/۱۹۳۴، والاصحاب ۳/۱۳۸۰، والجمع ۲/۵۱۵، وسیر النبلاء ۱/۳۸۵، والعبیر ۱/۳۳، والکاشف ۳/۵۷۱، والاصحاب ۳/۸۱۸۳، وتہذیب التہذیب ۱۰/۲۸۵، وشرحات الذهب ۱/۳۹، وتہذیب الکمال ۲۸/۳۵۲.

سے ہو اور ان میں مقداد، ابو ذر اور سلمان بھی ہیں۔

۵۶۰۔ محمد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن عبید مجاری، اسماعیل بن ابراہیم، عمارق، طارق کے سلسلہ سند سے ابن مسعود کا قول مروی ہے: مجھے مقداد کے کئی کاموں میں حاضری کا موقع ملا۔ ہرموقع پر میری شدید خواہش ہوئی کہ میں دنیا بھر کا خزانہ بھی دے کر وہ فضیلت حاصل کر لوں۔ مقداد شہسوار انسان تھے۔ حضور ﷺ جب بھی قصہ میں ہوتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے۔ ایک بار قصہ میں آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا۔ اسی اثنا میں مقداد نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! خوشخبری لیں، ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں ہیں۔ جنہوں نے موسیٰ کو جنگ کے موقع پر کہا تھا کہ:

اذھب انت و ربک فقاتلاناھنا قاعدون (المائدہ: ۲۴)

(اے موسیٰ!) آپ اپنے رب کے ساتھ جائیے اور قتال کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

خدا کی قسم! ہر موز پر ہم آپ ﷺ کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ آپ کے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف سے لڑیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ عزوجل آپ کو فتح عطا فر دیں۔

۵۶۱۔ حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد کے سلسلہ سند سے محمد بن اسحاق کا قول مروی ہے: بدر کے موقع پر آپ ﷺ کے صحابہ سے مشورہ کے وقت حضرت مقداد نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! تم خداوندی کے مطابق عمل کیجئے۔ خدا کی قسم! ہم آپ کا ہر حکم بسر و چشم قبول کریں گے۔ ہم موسیٰ کی قوم کی طرح نہیں ہیں۔ جنہوں نے موسیٰ کو جنگ کے موقع پر کہا تھا کہ:

اذھب انت و ربک فقاتلاناھنا قاعدون (المائدہ: ۲۴)

(اے موسیٰ!) آپ اپنے رب کے ساتھ جائیے اور قتال کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔

بلکہ ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اپنے رب کی مدد کے ساتھ ہم کو لے چلئے ہم قتال کریں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مجبوت کیا اگر آپ ہمیں برک الغماد (دور دراز جگہ) میں لے جائیں گے تو آپ کے ساتھ ساتھ ہونگے اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ان کی تعریف فرمائی اور ان کیلئے دعائے خیر کی۔

۵۶۲۔ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، سلیمان بن مضیر، ثابت بنانی، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے مقداد کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم تین ساتھیوں نے اس قدر مشقت اور برداشت کی کہ قریب تھا ہمارے کان اور آنکھیں ضائع ہو جائیں۔ ہم مختلف صحابہ سے ملتے رہے مگر کسی نے ہماری خبر گیری نہیں کی۔ حتیٰ کہ ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کے ہمراہ اقامت کر لی۔ اس وقت آپ کے اہل خانہ کے پاس تین بکریاں تھیں۔ ان کا دودھ آپ ﷺ ہمارے مابین تقسیم فرماتے تھے۔ ہم آپ ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور اس طرح سلام کرتے کہ بیدار سن لیتا تھا اور سونے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا تھا۔ ایک روز اہلیں نے مجھے بے کیا کہ اگر آپ ﷺ کے حصہ کا دودھ بھی میں نوش کر لوں تو کیا حرج ہے کیونکہ نبی ﷺ کی تواضع خدمت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے حصہ کا دودھ نوش کر لیا لیکن بعد میں آپ ﷺ سے خوف زدہ رہا۔ کہ کہیں آپ ﷺ مجھے کوئی بددعا دیدیں اور ہم ہلاک ہو جائیں۔ جب کہ میرے دونوں ساتھی اپنے حصہ کا دودھ پی کر سو گئے۔ جبکہ مجھے نیند نہیں

آ رہی تھی۔ میں اپنی ایک چادر آنکھوں پر رکھتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں پر رکھتا تو سر کھل جاتا تھا۔  
 حتیٰ کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے نماز پڑھ کر دعا فرمائی۔ پھر اپنے دودھ کو دیکھا تو کچھ نظر نہیں آیا۔ اس کے  
 بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور میں ڈر گیا کہ اب آپ ﷺ میرے حق میں بددعا فرمائیں گے اور میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ لیکن  
 رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی:

اللھم اطعم من اطعمنی واسق من سقانی

اے اللہ اس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

چنانچہ میں نے چھری اٹھائی اور چادر لی، پھر میں قربہ بکری کی تلاش میں کھڑا ہو گیا تاکہ اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے ذبح کروں۔  
 لیکن دیکھا تو سب دودھ سے بھری پڑی ہیں۔ میں نے اسی وقت ایک بکری کا دودھ دودھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس  
 دودھ میں اس قدر برکت ہوئی کہ آپ ﷺ نے اور میں نے کئی بار اسے نوش کیا۔ حتیٰ کہ میں جس پڑا اور رقیہ دودھ میں نے زمین پر ڈال  
 دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تمہاری برائیوں میں سے ایک بات ہے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ  
 نے فرمایا: یہ صرف اللہ کی رحمت تھی اگر میں تیرے دونوں ساتھیوں کو بھی اٹھالیتا تو وہ بھی اس سے پی لیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 اقسام اس ذات کی! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا جب آپ نے پی لیا اور آپ کا بیچا ہوا میں نے پی لیا تو اوروں کی مجھے کوئی پرواہ  
 نہیں۔

حماد بن سلمہ نے ثابت سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور طارق بن شہاب نے مقداد سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۵۶۳- احمد بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابوبکر بن عیاش، اعمش، سلیمان بن میسرۃ، طارق  
 بن شہاب کے سلسلہ سند سے مقداد بن اسود کا قول مروی ہے:

مدینہ آمد کے بعد آپ ﷺ نے ہماری دس دس آدمیوں کی جماعت بنا دی، میں آپ ﷺ کی جماعت والے افراد میں تھا۔ اس  
 وقت ہمارے پاس فقط ایک بکری تھی، اسی کا دودھ دودھ کر ہم نوش کرتے تھے۔

ابن غیاث نے اعمش سے عن قیس بن مسلم عن طارق کی سند سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۵۶۳- ابوبکر بن احمد بن سعدی، موسیٰ بن ہارون حافظ، عباس بن الولید، بشر بن مفضل، ابوعمون، عمیر بن اسحاق، کے سلسلہ سند سے مقداد کا  
 قول مروی ہے: ایک بار آپ ﷺ نے مجھے امیر بنا دیا۔ واپسی پر آپ ﷺ نے مجھ سے حال دریافت فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 مجھے ایسا لگا گیا کہ تمام لوگ میرے ماموں ہیں (جو طرح طرح سے میری خدمت کرنے پر مامور ہیں)۔ آئندہ میں کسی کام پر امیر نہیں  
 ہوں گا جب تک کہ زندہ ہوں۔

۵۶۵- محمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق حنظلی، احمد بن محمد بن اصغر، مسلم بن ابراہیم، سواد بن ابی اسود، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول  
 مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت مقداد کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا۔ واپسی پر آپ ﷺ نے ان سے احوال لئے اور پوچھا اے ابو سعید  
 امارت کو کیسے پایا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اٹھایا جاتا اور بٹھایا جاتا..... جس سے میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ شاید میں  
 دوسرے لوگوں پر افضل ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بات تو ہے اب تمہاری مرضی ہے اس کو قبول کر دیا چھوڑ دو۔ جب میں نے عرض کیا:

قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا آئندہ میں دو آدمیوں کا بھی امیر نہیں بنوں گا۔  
 ۵۶۶۔ سلیمان بن احمد، بکر بن ہبل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر کے سلسلہ سند سے ان کے والد جبیر کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ کسی کام سے ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے کہا تشریف رکھیں ہم آپ کے کام میں جاتے ہیں آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: میں ابھی ایک قوم کے پاس سے گزرا تو میں نے انہیں فتیٰ کی تمنا کرتے دیکھا کہ جن مصائب کا سامنا حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب کو ہوا وہ مصائب ہمیں بھی پیش آئیں۔ مجھے ان کی بات پر بڑا تعجب ہوا۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے اللہ کے رسول کو فرماتے سنا ہے: نیک بخت ہے وہ شخص جسے فتوں سے محفوظ رکھا جائے اور اگر اسے آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے تو وہ مبر سے کام لے۔  
 نیز میں اس حدیث رسول ﷺ پر کہ انسان کا قلب جوش مارنے والی حائضی سے بھی جلد بدلنے والا ہے، کے سننے کے بعد کسی شخص کے بات نہ مانتی ہوں نے کی گواہی نہیں دے سکتا جب تک کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسکی موت کس حالت میں آئی ہے۔

۵۶۷۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین الوادی، یحییٰ الحماتی، عبداللہ بن المبارک، صفوان بن عمرو، عبدالرحمن بن نفیر، ابن ابی نفیر کی سند سے مروی ہے نفیر کہتے ہیں ایک دن ہم حضرت مقداد بن اسود کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص گذرا۔ اور حضرت مقدادؓ سے کہنے لگا: خوشخبری ہے ان دو آنکھوں کیلئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ اللہ کی قسم ہماری بھی چاہت ہے کہ ہم بھی آپ کی طرح رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے اور آپ جن معرکوں میں شریک ہوئے ان میں ہم بھی شریک ہوتے۔ آپ نے حضور ﷺ سے عمدہ باتیں سنی ہیں۔

حضرت مقدادؓ ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: کسی کو یہ تمنا نہیں کرنی چاہئے کہ جس موقع سے اللہ نے اسے غائب رکھا وہ اس میں حاضر ہوتا۔ وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ حاضر ہوتا تو کیا نقصان وہ امہ پریش آتا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کو بہت سی ایسی قوموں نے بھی پایا جن کو اللہ عزوجل جہنم میں منہ کے بل گرا دیں گے۔ جنہوں نے آپ علیہ السلام کی تصدیق کی اور نہ آپ کی بات کو قبول کیا۔ کیا تم اللہ کی حمد نہیں کرتے کہ جب اللہ نے تم کو پیدا کیا تو تم صرف اپنے رب ہی کو معبود جانتے تھے اور نبی ﷺ کی تصدیق کرتے تھے۔ دوسرے لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور تم کو محفوظ رکھا گیا۔ اللہ کی قسم! حضور ﷺ کو سب سے سخت حالت میں مبعوث کیا گیا ایسے حالات میں کسی پیغمبر کو مبعوث نہیں کیا گیا۔ اس وقت ایسی جہالت اور دین سے دوری کا دور تھا کہ مشرکین بتوں کی عبادت سے افضل دین کوئی سمجھتے ہی نہ تھے۔ ایسے میں حضور ﷺ فرقان لے کر آئے جس نے حق اور باطل کے درمیان امتیاز کر دیا۔ والد اور اولاد کے درمیان جدائی اور فراق کر دیا۔ کوئی بھی شخص اپنے کسی نہ کسی عزیز کو کافر دیکھتا تھا۔ جبکہ اللہ عزوجل نے اس کا دل ایمان کیلئے کھول دیا تھا۔ اب وہ جانتا تھا کہ جہنم جانے والا جاہ و برباد ہو گیا..... لہذا اپنے مسلمان ہونے کے باوجود اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہیں ہوتی تھیں کیونکہ اس کا بھائی والد یا بیٹا تو جہنم میں جا رہا ہے۔ یہی بات ہے جس کیلئے دعا کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم فرمایا:

ویناہب لنامن ازواجنا و ذریاتنا قرة اعین (الفرقان ۷۴)

اے پروردگار! ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

۵۶۸۔ محمد بن احمد، حسن بن محمد بن حمید، جریر، اعلمش حمی کے سلسلہ سند سے حارث بن سبوح کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ ایک سریرہ میں تھے کہ دشمن نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ امیر لشکر نے اعلان کیا کہ کوئی شخص اپنی سواری کو کھڑا



ذکر ہے۔ ایک شخص نے لاطمی میں اپنی سواری کھڑی کر دی۔ امیر لشکر نے حکم بدولی پر اسے سزا دی۔ اس شخص نے حضرت مقدادؓ کو شکایت کر دی۔ حضرت مقدادؓ اسی وقت امیر لشکر کے پاس آئے اور ان کو اس شخص سے معافی مانگنے کا کہا۔ امیر لشکر نے اس سے معافی مانگی حضرت مقدادؓ کی واپسی پر اس شخص نے کہا خدا کی قسم! میں اسلام سے محبت کی حالت میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

۵۶۹- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی عاصم، حوطی، ہقیقہ، حریر بن عثمان، عبد الرحمن بن میسرۃ حضری کے سلسلہ سند سے اور اشدر حمرانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت مقدادؓ غزوہ میں تشریف لے جا رہے تھے کہ اور اشدر حمرانی نے کہا: اللہ نے آپ کو معذور قرار دیا ہے آپ نے فرمایا قرآنی آیت "انفروا حفاوا و ثقلا" کے نزول کے بعد گھر میں بیٹھے رہنے کی ہمارے لئے گنجائش نہیں۔

### (۲۹) سالم مولیٰ ابی حذیفہ

آپ جید حافظ عمدہ قاری اور امام تھے۔ آپ کتاب اللہ کے ساتھ گفتگو کرنے والے اور مخلص عابد تھے۔

۵۷۰- فاروق خطابی و حبیب بن حسن، ابو مسلم شیبی، ابو لوید طلیسی، شعبیہ، عمرو بن مرۃ، ابراہیم، مسروق کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرو کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

اسے لوگو چار افراد کا قرآن سنو ابن مسعود، سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

۵۷۱- سالم کی ابو بکر و عمر جیسے حضرات کی امامت کرانا۔ یوسف بن یعقوب النخیری، حسن بن ثنی، عفان، شخص بن غیاث، ابن جریج، نافع، ابن عمر، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، انس بن عیاض، حمید اللہ بن عمر، نافع، کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کا قول مروی ہے:

جب مہاجرین اولین نے نبی کریم ﷺ سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ان کی امامت حضرت سالم کروایا کرتے تھے کیونکہ یہ ان میں سب سے زیادہ قرآن کو یاد کرنے والے تھے۔ جبکہ ان میں حضرت سفین بن ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے تھے۔

۵۷۲- محمد بن علی بن حدیث، احمد بن حماد بن سفیان، ذکریان بن یحییٰ بن ابان، ابو صالح کا تب اللیث، ابن لہیعہ، عبادۃ بن نسی، عبد الرحمن بن غنم، عبد اللہ بن ارقم کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے سالم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: سالم اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھنے والے ہیں۔

حبیب بن یحییٰ نے عبد الرحمن بن غنم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۵۷۳- سعید بن سلیمان، یونس بن کبیر، مدین اعلیٰ، جراح بن منہال، حبیب بن نجیح کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن غنم کا قول مروی ہے: حضرت عثمان کے زمانہ میں میں عبد اللہ بن ارقم کے پاس گیا۔ عبد اللہ نے فرمایا میں ابن عباس اور مسود بن خزیمہ کے ہمراہ حضرت عمرؓ کے مرض الوقافہ میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے ہمارے سامنے قول رسول ﷺ بیان کیا کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ محبت الہی میں شدید ہیں اور اگر وہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والے نہ ہوتے تو اس کی نافرمانی کرتے۔

۱- طبقات ابن سعد ۳/۶۳، و تاریخ الطبری ۳/۲۸۸، ۲۹۱، ۲۲۷/۳.

۲- صحیح البخاری ۵/۳۴، ۳۵، و صحیح مسلم، کتاب الفضائل الصحابة ۱۱۸، و مسند الامام احمد ۲/۳۲۷.

(الہدایہ) و تاریخ بغداد ۸/۱۶۰، و منحة المعبود للساعاتی ۱۸۹۳-۱۸۹۵، و البدایہ و النہایہ ۶/۳۷۹.

۳- التحاف السادة المتقين ۹/۶۱۸، و تخریج الاحیاء للعراقی ۳/۳۲۱، و الدر المنثور۶ ۱۶۶، و كشف الخفا ۲/۳۳۶.

عبدالرحمن بن حنم کہتے ہیں کہ اس کے کچھ روز بعد ابن عباس سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان کے سامنے ابن ارقم کا گزشتہ قول ذکر کیا تو انہوں نے اسکی تصدیق فرما کر حدیث تسلی کے لئے مجھے مسور بن مخرمہ کے پاس بھیجا۔ چنانچہ میں مسور کے پاس گیا اور میں نے ان کے سامنے ابن ارقم کا قول بیان کیا تو انہوں نے فرمایا ابن ارقم سے سننے کے بعد کسی کی تصدیق کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۷۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن اسحاق، محمود بن خداش، مروان بن معاویہ، سعید، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

اگر میں سالم کو خلیفہ بنا دوں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ مجھ سے اسکی وجہ دریافت کریں تو میں بارگاہ الہی میں بصدالہجاء عرض کروں گا کہ میں نے ارشاد رسول ﷺ "کہ سالم محبت الہی میں شدید ہیں" کی وجہ سے ایسا کیا ہے۔

۵۷۵- محمد بن احمد بن علی، احمد بن یثیم، مسلم بن ابراہیم، بشر بن مطرب بن حکیم بن دینار القطعی، عمرو بن دینار وکیل آل الزبیر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے ایک انصاری شیخ کے حوالہ سے سالم کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

قیامت کے روز جنل تہامہ کے مثل کثیر اعمال والی قوم کو دربار الہی میں لایا جائیگا پھر اللہ تعالیٰ ان کی تمام نیکیوں کو اکارت فرما کر ان کو دوزخ میں داخل کر دے گا۔ حضرت سالم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی قوم ہوگی تاکہ میں ان سے احتراز کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے روزہ دار اور نمازی پرہیزی ہونگے جو حرام سے اجتناب نہ کرتے ہونگے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع فرمادیں گے۔

مالک بن دینار کہتے ہیں: اللہ کی قسم ایہ نفاق ہے۔ پھر معلیٰ بن زیاد نے کہا ہاں اے ابوبھی تم نے سچ کہا اللہ کی قسم یہ نفاق

ہے۔

### (۳۰) عامر بن ربیعہ

آپ کا پورا نام ابو عبد اللہ عامر بن ربیعہ ہے۔ آپ زہد اور شکر کا بدر میں سے ہیں۔ آپ مساجد اور دیگر مقامات کو ذکر الہی سے آبا کر نے والے، فتنوں سے محفوظ اور سلامتی کی حالت میں زندگی بسر کرنے والے تھے۔

۵۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زعید، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید کا قول مروی ہے:

میں نے سنا ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک شب عامر نماز پڑھ کر سوئے تو خواب میں ان سے کہا گیا کہ بیدار ہو کر اللہ سے اس فتنہ سے پناہ طلب کرو جس سے صالحین پناہ طلب کرتے ہیں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد عامر بیمار ہو گئے۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ جنازہ کے لئے گھر سے باہر ان کا لاشہ نکالا گیا۔

۵۷۷- یحییٰ بن سعید قطان، یحییٰ بن سعید انصاری کے سلسلہ سند سے ابن عامر سے مروی ہے:

حضرت عثمان پر لوگوں کے اعتراض کے وقت میرے والد شب میں نماز پڑھ کر دعا کرتے یا الہی اپنے نیک بندوں کی حفاظت کے مانند میری بھی اس فتنہ سے حفاظت فرما۔ اس کے بعد عامر کا جنازہ ہی گھر سے باہر نکلا۔

۵۷۸- محمد بن علی، ابو عباس بن جنیب، محمد بن متوکل عسقلانی، عبدالرزاق، عمر، ابن طاووس کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی

۱- کشف الخفاء ۳۴۷/۲ ۲- الدر المنثور ۶۷۵/۲. والتعاف السادة المتقين ۸۶/۸. ۳- ۲۷/۱۰.

۳- طبقات ابن سعد ۳۸۶/۳، ۱۱- ربيع الكبير ۲۶/۲۹۳۳. والجرح ۲۶/۱۷۹۰. والاستيعاب ۲/۷۹۰. والجمع

۳۷۵/۱. وسير النبلاء ۲/۳۳۳. والكشاف ۲/۲۵۳۹. والاصابة ۲/۳۳۸۱. وتهذيب التهذيب ۵/۶۲. وتهذيب

الکمال ۱۷۱۳. وشرحات الذهب ۱/۳۰۱.

ہے:

حضرت عثمانؓ کے قتل کے فتنہ کے وقوع کے وقت ایک شخص نے اپنے اہل سے کہا مجھے مجنون ہونے کی وجہ سے زنجیروں سے باندھو۔ پھر حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد اس نے اہل خاندان کو بیڑیاں کولنے کا حکم دیا اور کہا تمام تعزلیں مجھے جنوں سے شفا دینے اور قتل عثمان سے دور رکھنے والی ذات کے لئے ہیں۔

ابن طاہرؒ سے اس کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے اور اس شخص کا نام جس کے متعلق یہ روایت منقول ہے عامر بن ربیع ہے۔ ۵۷۹- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ لاطمی، قاسم بن نصر خزئی، احمد بن قاسم لیشی، ابو ہام محمد بن زبیر قان، موسیٰ بن عبیدہ، عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے والد کے سلسلہ سند سے عامر بن ربیع کا قول مروی ہے:

ایک عرب میرے پاس آیا، میں نے اس کا خوب اعزاز و اکرام کیا، اس نے مجھ سے کہا میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں زمین کا ایک نہایت ہی عمدہ ٹکڑا پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اسی زمین کا ایک ٹکڑا آپ اور آپ کی اولاد کی ضروریات کے لئے میں آپ کے نام وقف کرنا چاہتا ہوں۔ عامر نے جواب میں فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیوں کہ قرآن کی درج ذیل آیت نے مجھے دنیا سے غافل کر دیا ہے:

اقرب للناس حسابہم وہم فی غفلة معرضون. (النبیاء)

لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آپہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں۔

حضرت مصنف فرماتے ہیں: وہوشی جس نے آپؐ کو زہد اور فقر پر مضبوط کیا اور آپ کو اللہ کے ذکر سے ہمیشہ سرشار رکھا۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور غزوات و سریا میں شمولیت ہے۔

۵۸۰- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، مسعودی، ابو بکر بن حفص، عبد اللہ بن عامر بن ربیع کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

جب آپ ﷺ ہمیں کسی سریہ میں روانہ کرتے تھے۔ تو ہمارے پاس زادراہ صرف کھجور کا ایک تھیلا ہوتا تھا۔ امیر لشکر ایک ایک مٹھی کھجور تقسیم کر دیتے تھے۔ آہستہ آہستہ ایک ایک کھجور کی نوبت آ جاتی تھی۔ عامر کے بیٹے عبد اللہ نے عرض کیا: اے ابا جان! ایک کھجور کیا کفایت کرتی ہوگی؟ فرمایا: یہ نہ پوچھو بیٹا! اس کی اہمیت ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب وہ بھی نہ رہی۔

۵۸۱- علی بن احمد مصعبی، احمد بن خلید طبری، ابو نعیم، ابو ریح سمان، عاصم بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عامر بن ربیع کے سلسلہ سند سے ان کے والد عامر کا قول مروی ہے:

ایک تاریک شب میں میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ ایک شخص نے پھر صاف کر کے نماز کے لئے جگہ بنائی، پھر نماز ادا کی گئی۔ صبح کو معلوم ہوا نماز میں ہمارا رخ غیر قبلہ کی طرف تھا، ہم نے آپ ﷺ کو اس سے مطلع کیا، اس وقت قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

وللہ المشرق والمغرب فایستاقوا لوجہ اللہ (قرۃ ۱۱۵)

اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے تم جدھر رخ کرو اور خدا کی ذات ہے چٹک خدا صاحب وسعت اور پانچر ہے۔

۵۸۲- جعفر بن محمد بن عمرو، محمد بن حسین الوادعی، یحییٰ بن عبد الحمید، شریک، عاصم بن عبید اللہ، عبد اللہ بن عامر بن ربیع کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں ایک شخص کو چھینک آگئی۔ اس شخص نے نماز ہی میں کہا (الحمد للہ کثیراً طیباً مبارکاً

لیہ کما پر رضی ربنا عزوجل وبعد الرضی والحمد لله علی کل حال) آپ ﷺ نے سلام پھیر کر اس کے قائل کا نام دریافت فرمایا، اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے مذکورہ کلمات کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے بارہ فرشتوں کو اس کے لکھنے میں سبقت کرتے ہوئے دیکھا ہے

۵۸۳- سلیمان بن احمد، عقیق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن قاسم، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

مجھ پر ایک بار درود بھیجنے والے پر اللہ جس بار رحمت نازل کرتا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر کم یا زیادہ درود بھیجو۔

۵۸۴- شعبہ، عاصم بن عبید اللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو اثناء خطبہ میں فرماتے سنا مجھ پر درود بھیجنے والے کے لئے درود کے پینے تک فرشتے دعائیں کرتے ہیں اب تم کم یا زیادہ جتنا چاہو مجھ پر درود بھیجو تمہاری مرضی ہے۔

### (۳۱) ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ

آپ قانع، پاکدامن، بطریق الطبع، آپ علیہ السلام کی کفالت میں زندگی بسر کرنے والے، ترک سوال اور بادشاہوں سے کنارہ کشی کی وجہ سے جنت کی میر کرنے والے تھے۔

۵۸۵- حضرت ثوبان اہل بیت میں سے ..... فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، عبداللہ بن عبد الوہاب نجفی، خالد بن حارث، عظیم بن عینی ہزبری کے سلسلہ سند سے یوسف بن عبد الحمید کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت ثوبان نے میرے کپڑے اور انگوٹھی کو دیکھ کر فرمایا: تم ان کا کیا کرو گے؟ انگوٹھی تو بادشاہوں کے لئے ہوتی ہے۔ یوسف کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے انگوٹھی نہیں پہنی۔ نیز فرمایا: ایک بار آپ ﷺ نے حضرت علیؑ اور فاطمہؑ وغیرہ کے لئے دعاء فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی اہل بیت سے ہوں؟ آپ نے فرمایا سوال کیلئے امیر کے دروازہ پر جانے سے قبل تک تم اہل بیت سے ہو۔

۵۸۶- حبیب بن حسن، عاصم بن علی، حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، عاصم، ابن ابی ذئب، محمد بن قیس، عبدالرحمن بن یزید بن معاویہ کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے: حضور ﷺ نے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے گا اس کو میں جنت کی ضمانت دوں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بھی اس کا مصداق ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مصداق بننے کے لئے سوال ترک کر دو۔ چنانچہ اس

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۷، رقم: ۱۳۹۔ و سنن ابی داؤد، کتاب استفتاح الصلاة باب ۶، و سنن النسائی ۱۳۳/۳، و مسند الامام احمد ۱۰۶/۳، ۱۶۸، ۱۸۸، ۲۵۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۲۸/۳، و صحیح ابن خزیمہ ۳۶۶، و فتح الباری ۲/۲۸۷، ۱۰/۶۰۰، و مجمع الزوائد ۲/۱۰۷، و شرح السنة ۱۱۶/۳۔

۲۔ سنن الترمذی ۳۸۳، ۳۸۵، و المستدرک ۱/۵۵۰، و مسند الامام احمد ۲/۱۶۸، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰۳/۵، و الصغیر ۱/۴۰۹، ۲/۳۸۷، و مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲، ۱۶۳، و أمالی الشجرى ۱/۱۳۰، و کشف الخفا ۲/۳۵۶۔

۳۔ تحائف السادة المتقين ۵/۳۸، و کنز العمال ۳۲۰۳۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۳۲۳، و التاريخ الکبیر ۲/۱۸۱، و الجرح ۱/۳۶۹، و الاستیعاب ۱/۲۱۸، و أسد الغابة ۱/۲۳۹، ۲۵۰، و الکاشف ۱/۱۷۵، و سیر النبلاء ۳/۱۵۳، و الاصابة ۱/۲۰۳، و تہذیب الکمال ۳/۳۱۳۔

کے بعد اگر ثوبان کے اونٹ سے کوڑا بھی گر جاتا تو اس کے لئے بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے۔ بلکہ از خود اتر کر اسے اٹھاتے تھے۔  
۵۸۷۔ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضری، عبداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، عالم احول، ابوعلیہ کے سلسلہ سند سے ثوبان کی روایت منقول ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

مجھے ایک چیز کی ضمانت دینے والے کو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر آئندہ کسی سے سوال مت کرنا۔ اس کے بعد حضرت ثوبانؓ کا اگر اونٹ پر بیٹھے ہوئے کوڑا بھی نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے سوال کرنے کے بجائے خود اتر کر اس کو اٹھاتے تھے۔

۵۸۸۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہسبہ بن بسطام، عباس بن ولید، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

بلا ضرورت سوال کرنے والے کے چہرہ پر قیامت کے روز عیب کا نشان ہوگا۔

۵۸۹۔ ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، ہسبہ بن بسطام، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، سالم، معدان کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

درد میں خزانہ چھوڑنے والے کا مال قیامت کے روز سب سے سناپ کی شکل میں صاحب مال کو ڈال دیا جائے گا۔ اس سناپ کی دو ہتھکڑیاں ہوں گی اور اس کو صاحب مال کہے گا: ہائے تیری ہلاکت! تو کون ہے؟ سناپ کہے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جس کو تو نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ پھر وہ سناپ اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ چاڑھا لے گا اسی طرح آہستہ آہستہ اس کا سارا جسم نکل جائے گا۔  
۵۹۰۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن شحاک، ابو عبدالرحمن، یحییٰ بن یزید اعرج، ارطاة بن منذر، ابو عامر کے سلسلہ سند سے ثوبان کی روایت مروی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

سو چاندنی مع کر کے دنیا سے جانے والے کو قیامت کے روز قدموں سے ٹھوڑی تک تلواریں سے داغا جائے گا۔ ابو عامر کہتے ہیں: مجھے حضرت ثوبانؓ نے فرمایا: اے ابو عامر! اگر تمہارے پاس بکری ہو اور اس کا دودھ باقی بچا جاتا ہو اس دودھ کو بھی تقسیم کر دو۔  
۵۹۱۔ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ، مرزوق ابی عبداللہ حمصی، ابو اسامہ کے سلسلہ سند سے ثوبانؓ کا قول مروی ہے، فرمان رسول ﷺ ہے:

اے لوگو! معترب چاروں طرف سے لوگ تم پر اقوام عالم کو دعوت دیں گے۔ جس طرح کھانے پر لوگ ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہماری قلت کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کے خش و خاشاک کی طرح تم بے اہمیت ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلب سے تمہارا رعب ختم کر دے گا۔ اور

۱۔ المستدرک ۱/۳۱۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۹۵۔ والتحاف السادة المتقین ۹/۳۰۳۔ وکشف الخفا ۱/۳۹۹، وکنز العمال ۱۶۶۹۷۔ ۲۰۰۰۹۔

۲۔ مستند الامام احمد ۱/۳۶۶، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۲۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۵۶، والتحاف السادة المتقین ۳/۱۶۰۔ ۳۰۳/۹۔

۳۔ المستدرک ۱/۳۸۸، وصحیح ابن خزیمہ ۲۲۵۵۔ وموارد الظمان ۳/۸۰۳، والمطالب العالیة ۱/۸۷، ومجمع الزوائد ۳/۶۳، وتفسیر الطبری ۱۰/۸۷، وتفسیر ابن کثیر ۲/۱۵۲۔ ۸۳/۳۔

۴۔ المستند الامام احمد ۵/۳۶۸، وکنز العمال ۲۲۹۲، ۲۲۹۳۔ والجامع الکبیر للسیوطی ۱/۱۱۷۔

تمہارے قلوب میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا کرے گا۔

۵۹۲- مؤمن کیلئے بہترین مال..... ابو احمد بن محمد بن احمد: عبد اللہ بن محمد بن شیبہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، منصور، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے:

ایک موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مہاجرین نے کہا: کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے! حضرت عمرؓ نے ان کی خواہش پر یہی سوال آپ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لسانِ ذاکر، قلبِ شاکر اور زوجہ مؤمنہ تمہارے لئے بہترین مال ہے۔ یہ تمہارے ایمان میں تمہاری مدد کریں گے۔

ابو الاحوص اور اسرائیل نے اس کے مثل منصر سے روایت نقل کی ہے۔ نیز اس کو عمرو بن مرہ نے بھی سالم سے روایت کیا ہے۔  
۵۹۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کوکب، عبد اللہ بن عمرو بن مرہ، عن ایبہ، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ثوبان کا قول مروی ہے:

سونا چاندی کے بابت نزول آیات کے بعد صحابہؓ نے بواسطہ عمرؓ آپ سے سوال کیا کہ ہمارے لئے کونسا مال افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلبِ شاکر، زبانِ ذاکر اور زوجہ مؤمنہ جو آخرت کے کام پر تمہاری مدد کرے..... تمہارے لئے بہترین مال ہیں۔ اس آغوش نے اس کو سالم سے روایت کیا ہے۔

### (۳۲) مولیٰ حضور ﷺ حضرت رافعؓ

آپ رذائل سے اجتناب کرنے والے، فکرِ آخرت رکھنے والے اور آپ علیہ السلام کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔  
۵۹۴- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، سفیان بن عیینہ، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے محمد بن سعید کا قول مروی ہے:  
نبی سعید کے ایک شخص کے علاوہ تمام افراد نے ایک غلام کا اپنا اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ اس غلام نے باقی ماندہ حصہ کے بارے میں آپ ﷺ سے سفارش کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسکی سفارش کر دی۔ مالک نے اپنا حصہ آپ ﷺ کو بیہ کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی اسے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد سے وہ اپنے کو ”مولیٰ النبی“ کہلاتے تھے، ان کا نام رافع ابواہنی تھا۔

۵۹۵- سلیمان بن احمد، طالب بن قرۃ، محمد بن یسعیٰ طہاع، قاسم بن موسیٰ، زید بن واقد، مغیث بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرو کی روایت مروی ہے:

حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بنحو القلب اور صادق اللسان مؤمن۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مخوم القلب کیا ہے؟ فرمایا اللہ عزوجل سے ڈرنے والا..... جو ہر گناہ سے پاک ہو، اس میں سرکشی نہ ہو، دھوکہ نہ ہو اور نہ وہ کسی سے حسد رکھتا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس طرح کوئی ان صفات کا مالک بن سکتا ہے؟ فرمایا: جو شخص دنیا سے نفرت کرے اور آخرت سے محبت رکھے وہ ان صفات کا مالک بن سکتا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں: ہم آپس میں صرف حضرت رافعؓ کو ہی ان صفات کا مالک سمجھتے تھے۔ نیز صحابہ نے پھر (خدمت نبوی ﷺ)

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۲۹۷، ۵، ۲۷۸/۵، مشکاة المصابیح ۵۳۶۹، والتاریخ الکبیر للبخاری ۳۳۰/۴،  
وتاریخ ابن عساکر ۳۷۰/۶، والاحادیث الصحیحہ ۹۵۸.

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱۸۵۶، ۵، ۲۸۲/۵، وفتح المصابیح ۳۱۲/۵، ۳۸/۹، ۳۳۲، وتفسیر ابن کثیر ۸۱/۳، والمطالب العالیہ ۳۱۰۴.

میں (عرض کیا: کون شخص اس کا حامل ہے؟ فرمایا: اچھے اخلاق والا مومن۔)

### (۳۳) اسلم ابورافعؓ

آپ جنگ بدر سے قبل اسلام قبول کرنے والے تھے۔ آپ نے ابتدا میں حضرت عباس کے ساتھ مل کر اسلام ظاہر نہیں کیا۔ بعد میں مدینہ میں آپ علیہ السلام کو قریش کا خط پہنچانے کے وقت اسلام ظاہر فرمایا اور آپ ﷺ کے ساتھ قیام کی تمنا ظاہر کی۔ لیکن آپ علیہ السلام نے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے آپ کو واپس فرمادیا اور فرمایا ہم اپنی کوچبوس کرتے ہیں اور نہ عہد شکنی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے آپ سے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم پر افلاس و فقر آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کو اس بات سے بھی منع فرمایا تھا کہ فاضل مال جمع کریں اور آپ کو اس کی سزا سے بھی آگاہ فرمادیتا تھا۔

۵۹۶- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، حاتم بن اسماعیل، کثیر بن زید، المطلب کے سلسلہ سند سے ابورافع کا قول مروی ہے:

ایک روز آپ ﷺ نے بیع کے پاس سے گزرتے ہوئے اف اف کیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ میرے علاوہ کوئی نہیں تھا میں نے آپ ﷺ سے اف اف کرنے کی وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس قبر والے کو میں نے فلاں قبیلہ کا عامل بنایا تھا، اس نے اس وقت ایک چادر میں خیانت کی تھی، اب وہی چادر آگ بکراں پر پڑی ہوئی ہے۔

۵۹۷- ابورافع کا فقر اور مالداری..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی حاتم، صالح بن زید و محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد و مغیرہ بن عبدالرحمن، عثمان بن عبدالرحمن، ابو جعفر محمد بن اسماعیل، حسن بن علی حلوانی، یزید بن ہارون، جراح بن منہال، زہری، سلیم مولیٰ ابی رافع کے سلسلہ سند سے مولیٰ ابی رافع کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابورافع! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو مطلق بن جائیگا؟ میں نے عرض کیا: کیا میں ابھی مطلق نہ بن جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ پھر پوچھا تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے عرض کیا چالیس ہزار درہم اور میں اس سب کو راہ خدا میں خرچ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ صدقہ کرو اور کچھ اولاد کے لئے رہنے دو۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اولاد کا والدین پر کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کو قرآن کی تعلیم دو، تیرا اندازی سکھاؤ، تیرا کی سکھاؤ اور اچھا حلال مال دے کر جاؤ۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ میں کب مطلق بنوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد۔

ابو سلیم فرماتے ہیں: کہ میں نے ابورافع کو بعد میں اس قدر مطلق دیکھا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرتے تھے کون شیخ کبیر انبی پر صدقہ کرے گا؟ کون اس پر صدقہ کرے گا جسکے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے بعد تم پر مطلق آئیگی۔ اے لوگو! اللہ کا ہاتھ علیا (سب سے اوپر)، معطی کا ہاتھ وسطیٰ (درمیان میں) اور سائل کا ہاتھ سفلیٰ (سب سے نیچے) ہوتا ہے۔ بلاوجہ سوال کرنے والے کے چہرہ پر قیامت کے روز نشان ہوگا۔ نبی اور مالدار کے لئے صدقہ نا جائز ہے۔

راوی کہتے ہیں: کہ ایک بار میرے سامنے ایک شخص نے ابورافع کو چار درہم دیئے۔ ابورافع نے اصرار کے باوجود یہ کہہ کر ”آپ ﷺ نے مجھے فضول مال جمع کرنے سے منع فرمایا“ ایک درہم واپس کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد میں ابورافع غنی ہو گئے تھے۔

۱۔ التحاف السادة المتقين ۴/۲۳۵، ۳۲۶/۹، والدر المنثور ۳/۲۹۱

۲۔ طبقات ابن سعد ۳/۴۳، وتہذیب الکمال ۳/۳۰۱

۳۔ کنز العمال ۱۱۶۰۳، والجامع الكبير ۲/۵۱۱

تھی کہ ان کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا بھی آیا۔ اسی حالت میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی وجہ سے فرمایا کرتے تھے کاش فقر کی حالت میں میری موت آتی۔ آپؐ کسی قلام کو مکاتب صرف قیمت خرید پر ہی بناتے تھے۔ زائد مال وصول نہ کرتے تھے۔

### (۳۳) سلمان فارسیؓ

اہل فارس میں سابق، برص و راز تک بغیر صلہ کے مشقت چھیننے والے، آخرت کے لئے ذخیرہ کرنے والے، حکمت کے مالک اور صاحب علم عابد تھے۔ آپؓ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والے، آپ علیہ السلام کے نجیب و رفیق تھے۔ جنت آپؓ کی مشاق تھی۔ قلیل پر کفایت کرنے والے اور دین کی خاطر مصائب برداشت کرنے والے تھے۔ جس کے صلہ میں اجر عظیم پا کر سرخرو اور کامیاب ہوئے۔ بعض کا قول ہے: تکالیف برداشت کر کے محبت الہی کے حصول کا نام تصوف ہے۔

۵۹۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حنیفہ، عمارۃ بن زاذان، ثابت، کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے، فرمان رسول ہے: میں عرب کا، صہیب روم کے، سلمان فارس کے اور بلال حبشہ کے سابق ہیں۔

۵۹۹- ابو سعید احمد بن ابانہ بن شیمان عبادانی، حسن بن ادریس سجستانی، قتیبہ بن سعید، وسیم بن جمیل، محمد بن حزام، صدقہ، ابو عبد الرحمن سلمی کے سلسلہ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بری خاتون سے شادی کی، رخصتی کی شب میرے ساتھی گھر تک میرے ساتھ آئے۔ میں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اب تم واپس چلے جاؤ۔ میں نے بے وقوفوں کی طرح ان کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے گھر کو زینب وزینت سے آراستہ دیکھا تو میں نے کہا: کیا بات ہے اس گھر میں بخار آ گیا ہے یا کعبہ کندہ میں منغل ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: دونوں باتوں میں سے کوئی بھی پیش نہیں آئی ہے۔ سلمان کہتے ہیں آخر میں دروازہ کے پردہ کے علاوہ تمام پردے اتروا کر گھر میں داخل ہوا۔ پھر بے حاشا سامان دیکھ کر میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ اور آپ کی اہلیہ کے لئے ہے۔ میں نے کہا آپ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی دنیاوی مال تمہارے پاس ایک مسافر بنتا ہونا چاہیے۔ پھر میں نے خادم دیکھ کر اس کے ہارے میں لوگوں سے سوال کیا، لوگوں نے کہا: یہ آپ اور آپ کی اہلیہ کے لئے ہے۔ میں نے کہا: اس سے بھی میرے طلیل (ﷺ) نے مجھے منع فرمایا ہے۔ پھر میں نے اسکی سہیلیوں سے پوچھا کہ تم یہاں سے جاؤ گی یا نہیں؟ انہوں نے کہا: ہم جاتی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت انہوں نے گھر خالی کر دیا۔ پھر میں دروازہ بند کر کے اپنے اہلیہ کے پاس آ کر بیٹھا۔

میں نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیکر اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ پھر میں نے اس سے کہا تم میرے حکم کی تابعداری کرو گی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے کہا اللہ کے رسول نے ایسے وقت میں ہمیں عبادت کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم نے نماز پڑھی، پھر میں نے اس سے محبت کی، صبح ہونے پر میرے ساتھیوں نے مجھ سے احوال دریافت کئے، میرے سکوت پر تین بار انہوں نے یہ سوال مجھ سے کیا۔ بالآخر میں نے ان سے کہا: گھروں پر دروازے اور پردے اسی لئے لگائے جاتے ہیں کہ اندر کی بات اندر رہے۔ اس لئے تم

۱۔ کنز العمال ۳۵۳۳۵

۲۔ طبقات ابن سعد ۱۶/۶، ۳۱۸/۷، والتاریخ الکبیر ۴/۲۲۳۵، والجرح ۳/۱۲۸۹، وأخبار أصبهان ۱/۳۸،

ولتاریخ بغداد ۱/۲۳، والاستیعاب ۲/۲۳۳، وسیر النبلاء ۱/۵۰۵، ۵۵۸، والکاشف ۱/۳۳۵۷، والعب ۱/۱۱۹،

والاصابة ۲/۳۳۵۷، وشرائح الذهب ۱/۳۳، وتہذیب التہذیب ۳/۱۳۷، وتہذیب الکمال ۱/۲۳۵،

۳۔ المستدرک ۳/۲۸۳، ۴۰۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۲، وتاریخ أصبهان للمصنف ۱/۳۹، ومجمع الزوائد

۳۱۸/۹، (التہذیب) والکامل لابن عدی ۲/۵۰۷،



باہر کی باتوں کے بابت مجھ سے سوال کرو۔ کیوں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ گھر کے اندر کی باتیں کرنے والے رات میں جفتی کرنے والے دو گدھوں کی طرح ہیں۔

۶۰۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن بکیر، صفی بن فروخ واسطی، ابن جریج، عطاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ کی ایک سفر سے واپسی پر حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کیلئے غلام ہونے پر خوش ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا: پھر آپ میری شادی اپنے خاندان کی کسی عورت سے کرادیں! حضرت عمرؓ خاموش ہو گئے، (گویا یہ بات حضرت عمرؓ کو اچھی نہیں لگی)۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا: آپ مجھے اللہ کا غلام بنانے پر تو خوش ہیں اپنی ذات کیلئے غلام بنانے پر کیوں خوش نہیں؟ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت سلمانؓ کے پاس حضرت عمرؓ کے کا صدا آئے۔ حضرت سلمانؓ کے پوچھنے پر فرمایا: ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ حضرت عمرؓ کو شادی کا پیمانہ دینے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ کی حکومت یا سلطنت نے مجھے اس بات کا خواہش مند نہیں کیا بلکہ میرا خیال تھا یہ نیک مرد ہیں ان کے خاندان کی کسی عورت سے شادی کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اور اس سے کوئی نیک اولاد عطا فرمادے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ایک کنڈی خاتون سے شادی کر لی۔ گھر کو مزین دیکھ کر فرمایا خاندان کو کعب اور بخار میں سے کوئی چیز یہاں منتقل ہوئی ہے۔ میرے خیال میں (آپ ﷺ) نے مجھے ایک مسافر کے سامان کے بقدر سامان رکھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ منکوحہ کے علاوہ کوئی عورت نہ ہو۔ اس کے بعد سب خواتین گھر سے نکل گئی۔ پھر سلمانؓ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا ایسے وقت آپ ﷺ نے ہمیں نماز کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں نے نماز پڑھی۔ صبح کے بعد آپ مجلس میں بیٹھے تو بار بار ایک شخص کے حال دریافت کرنے کے جواب میں فرمایا: گھر سے باہر کی باتوں کے بابت سوال کرو، گھر کے اندر کی باتوں کے بابت سوال سے احتراز کرو۔

۶۰۱- محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، خلفا بن سعید، مسعر، عمرو بن مرہ، ابو الجہتری کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے حضرت سلمانؓ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

حضرت سلمانؓ پہلے علم اور آخری علم کے پیروکار ہیں اور جو ان کے پاس ہے اس کو کوئی نہیں پاسکتا۔

۶۰۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو عثمان مالک بن اسماعیل، حبان بن علی، عبدالملک بن جریج، ابو حرب بن ابی اسود کے سلسلہ سند سے زاذان کنڈی کا قول مروی ہے:

زاذان کہتے ہیں: ہم ایک روز حضرت علیؓ کے پاس تھے۔ آپ کو خوش گوار موڈ میں دیکھ کر ہم ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ فرمایا کس ساتھی کا حال بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: حضور ﷺ کے کسی ساتھی کا حال بتائیں۔ فرمایا: تمام صحابی رسول میرے ساتھی ہیں، کس کے متعلق بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: حضرت سلمان فارسی کا حال بتائیں؟ فرمایا: لقمان حکیم جیسا تم میں سے کوئی ہو سکتا ہے؟ (وہ گویا لقمان حکیم ہیں)۔ وہ ہم میں سے اور اہل بیت میں سے ہیں۔ انہوں نے پہلے علوم حاصل کئے اور آخری علوم بھی حاصل کئے۔ نیز وہ توراہ و قرآن دونوں کے ایسے عالم ہیں، جو نہ ختم ہونے والے سمندر ہیں۔

۶۰۳- اہل و عیال اور جسم و جان سب کا تم پر حق ہے..... عبداللہ بن محمد بن عطاء، احمد بن عمرو، بزاز، ہری بن محمد کوئی قبیلہ بن عقبہ، عمار بن زریق، ابو صالح، امام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابو الدرداء کا قول مروی ہے:

ایک روز سلمانؓ ابو الدرداء کے پاس تشریف لائے۔ ان کی بیوی ام الدرداءؓ کی پرانہ حالت دیکھ کر سلمانؓ نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا: تمہارے بھائی کو میری ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ تو شب کو عبادت گزار اور دن میں روزہ دار رہتے ہیں اس کے بعد سلمانؓ نے ابو الدرداءؓ سے فرمایا: تم پر تمہارے اہل کا بھی حق ہے۔ اس وجہ سے نماز پر صوم، خند کرو، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو۔ جب اس بات کا علم آپ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلمان کو علم عطاء کیا گیا ہے۔

۶۰۳۔ ابو اہلیق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن علی بن ثنیٰ، زبیر بن حرب، جعفر بن عون، ابو اعمیس، عون بن ابی جریہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک بار سلمانؓ ابو الدرداءؓ کی زیارت کے لئے گئے۔ ام درداء کو پرانہ حال دیکھا تو ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: آپ کے بھائی کے مسلسل نماز روزہ میں مشغول رہنے کی وجہ سے ان کو میری ضرورت ہی نہیں ہے۔ پھر ابو الدرداءؓ نے سلمانؓ کو کھانا پیش فرمایا۔ سلمانؓ نے کہا: تم بھی کھاؤ، انہوں نے فرمایا: میرا روزہ ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا چنانچہ دونوں نے کھایا۔ شب کو سلمان ان کے پاس رہے..... جب وہ نماز کے لئے بیدار ہوئے تو سلمانؓ نے فرمایا: اے ابو درداء اللہ، اہل وعیال اور جسم سب کا تم پر حق ہے۔ اس لئے ہر ایک کا حق ادا کرو۔ روزہ رکھو، افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو اور اپنے اہل کے پاس بھی جاؤ۔ چنانچہ قبل صبح دونوں نے نماز پڑھی۔ نماز فجر کے بعد ابو الدرداءؓ نے آپ ﷺ کو سلمانؓ کی باتوں سے آگاہ فرمایا تو آپ ﷺ نے سلمانؓ کی باتوں کی تصدیق فرمائی۔

۶۰۵۔ علم حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا..... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد اللہ بن ابراہیم شعمری، محمد بن بشر، مسعر، عمرو بن مرة کے سلسلہ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے:

ایک بار سلمانؓ ایک عجمی شخص کے رفیق بنے۔ اس عجمی نے وجہ سے پانی نوش کیا۔ سلمان نے اسے مزید پانی نوش کرنے کا کہا، اس نے کہا میں سیراب ہو چکا ہوں، پھر سلمانؓ نے اس سے پوچھا: کیا پانی سے کچھ کم ہوا؟ اس نے کہا نہیں۔ سلمانؓ نے فرمایا اسی طرح علم حاصل کرنے سے کم نہیں ہوتا لہذا تم علم نافع حاصل کرو۔

۶۰۶۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسن بن علی بن بحر، محمد بن مرزوق، عبید بن واقد، جعفر بن عمر سعدی کے سلسلہ سند سے ان کے چچا کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ نے حدیث سے فرمایا: اے بھائی! علم کثیر ہے اور عمر قصیر ہے لہذا دینی ضرورت کے مطابق علم ضرور حاصل کرو اور اس کے ماسوا کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

۶۰۷۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابو کامل، ابو جمانہ، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے: ایک بار سلمانؓ ایک لشکر کے سپہ سالار رہے۔ انہوں نے ایک قاری قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ لوگوں نے ان سے دشمن پر حملہ کی اجازت مانگی۔ سلمانؓ نے فرمایا: میں اس موقع پر آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کروں گا۔ اس کے بعد سلمانؓ نے اہل قلعہ سے فرمایا:

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۵/۱۶۷۔

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۳/۲۷۶۔ وکنز العمال ۳/۵۳۰۳ بہذا اللفظ، وانظر الحديث بالفاظه في: صحيح البخاري ۳/۵۱۳۔

۳۔ ۳۸/۷۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام ۱۹۳۔ و صحيح ابن حبان ۷۰۲۸۷ (موارد) وفتح الباری ۳/۲۱۸، ۲۱۹، ۲۹۹۔

۱۰/۵۳۱۔ والترغيب والترهيب ۲/۱۲۴۔

میں تمہارا فارسی شخص ہوں۔ دیکھو یہ عرب میری کس قدر اطاعت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو جو حکم ہمارے لئے وہی تمہارے لئے اور جو ممانعت ہمارے لئے اسی کی ممانعت تمہارے لئے۔ اگر تم نہیں مانو گے تو پھر ہم تم کو تمہارے دین پر چھوڑ دیں گے لیکن تم کو ذلت کے ساتھ ہمیں جزیہ دینا پڑے گا۔

لہذا تین باتوں میں سے ایک بات قبول کر لو اسلام، جزیہ یا جنگ۔ انہوں نے کہا: ہم جنگ کے لئے تیار ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے تین روز تک ان کا انتظار کیا۔ اس کے بعد ساتھیوں کو ان پر حملہ کی اجازت دیدی۔ اللہ نے مسلمانوں کے ہاتھوں اس قلعہ کو آزاد کرادیا۔

حماد، جریر، اسرائیل اور علی بن عاصم نے عطاء سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۰۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، اسرائیل، ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے ابویلی کندی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت سلمان صحابہ کی ایک جماعت جو بارہ یا تیرہ افراد پر مشتمل تھی کے ساتھ تھے۔ نماز کے وقت سب نے ان کو امام بنانا چاہا تو حضرت سلمانؓ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: اللہ نے تمہاری وجہ سے مجھے ہدایت عطا فرمائی ہے، (تم مجھ سے افضل ہو) اس لئے میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ تمہاری عورتوں سے بیاہر چاؤں گا۔ اس کے بعد ایک شخص نے چار رکعتیں پڑھائی۔ سلمانؓ نے فرمایا: ہمارے لئے دو ہی کافی ہیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں: آپ درحقیقت سفر میں تھے۔

۶۰۹- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، عن ابیہ، ہنیرۃ بن شہل کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:

میں نے سلمانؓ کے معمولات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ایک شب ان کے پاس گزاری۔ شب کے آخری حصہ میں جا کر وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، جو ان کا خیال تھا (کہ وہ تو ساری ساری رات نماز پڑھتے ہوئے) ایسی بات نہیں لگی۔ پھر میں نے ان سے یہ بات بیان کی تو انہوں نے فرمایا: پانچ وقتہ نماز کی پابندی کرو یہ درمیانی گناہوں کیلئے کفارہ ہیں جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ کی حد کو نہ پہنچیں۔ اور جب رات ہو جاتی ہے تو لوگ تین قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جن پر یہ رات وبال ہے نہ کہ فائدہ مند۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کیلئے یہ رات سراسر خیر ہے اور ان پر کچھ وبال نہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر اس رات کا وبال ہے اور نہ ان کیلئے کچھ فائدہ۔ جن کیلئے یہ رات سراسر خیر ہے وہ ایسے بندگان خدا ہیں جو رات کی ظلمت اور تاریکی کو نعمت سمجھتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ جو خواب ہوتے ہیں۔ وہ کھڑے ہو کر خدا کے آگے عبادت کرتے ہیں۔ اور جن کیلئے یہ رات وبال ہے نہ نقصان وہ وہ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں۔ پس تم شب میں بیدار ہو کر اللہ کی عبادت کرو۔ غفلت اور گناہ میں پڑنے سے بچو۔ قصہ اور دوام کو لازم پکڑو۔

۶۱۰- قاسم بن احمد بن قاسم، محمد بن حسین، قاسم بن محمد، عباد بن یعقوب، موسیٰ بن عمیر، ابو ربیع، ایادی، ابو ربیعہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے حضرت جبرئیل نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے اصحاب میں چار شخصوں سے محبت کرتا ہے۔ کسی حاضر نے کہا: یا رسول اللہ! کون کون لوگ ہیں؟ فرمایا: علی، سلمان، ابو ذر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین علیہ السلام۔

۶۱۱- محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد بن یحییٰ، محمد بن حمید، ابراہیم بن الحنفیہ، عمران بن وہب الطائی کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جنت چار افراد علی مقداد، عمار اور سلمان کی مشتاق ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین علیہم السلام۔

۶۱۲۔ قبل از اسلام مسلمان فارسی کے احوال کا بیان..... حبیب بن حسن، حسین بن علی بن ولید نسوی، احمد بن حاتم، عبداللہ بن عبدالقدوس رازی، عبیدالکعب، ابوطلحہ عامر بن وائلہ کے سلسلہ سند سے مسلمان کا قول مروی ہے:

میں ایک دیہاتی انسان تھا، ہمارے لوگ پتھر کے ایک گھوڑے کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن مجھے ان کا طریقہ غلط لگتا تھا۔ چنانچہ میں صحیح طریقہ کی تلاش میں نکلا۔ مجھے بتایا گیا کہ صحیح طریقہ مغرب کی طرف ہے۔ چنانچہ میں چلتے چلتے ارض موصل پہنچ گیا۔ میں نے اہل موصل سے ان کے بڑے عالم کے بابت پوچھا تو انہوں نے ایک صومعہ کی طرف مجھے بھیج دیا۔ وہاں پہنچ کر صومعہ کے پادری سے انکی خدمت میں رہنے کی درخواست کی۔ ان کی اجازت کے ساتھ میں چند سال ان کی خدمت میں رہا۔ حتیٰ کہ ان کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔ مجھے اس کے فراق میں رونا آ گیا۔ اس وقت انہوں نے مجھے روتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی؟ میں نے کہا: آپ نے خوب میری تربیت کی لیکن اب میں کہاں جاؤں؟ انہوں نے فرمایا فلاں جگہ چلے جاؤ، ان کو میرا سلام کہہ کر میری طرف سے ان کی خدمت میں رہنے کی درخواست پیش کر دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو پھر مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے مجھے روم کے ایک پادری کے پاس بھیج دیا۔ پھر میں چند سال ان کی خدمت میں رہا پھر حسب سابق ان کی وفات کے وقت بھی مجھ پر گریہ طاری ہو گیا، انہوں نے مجھے روم کے ایک پادری کے پاس بھیج دیا۔ پھر میں چند سال ان کی خدمت میں رہا پھر حسب سابق ان کی وفات کے وقت مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی تو میں نے تمام واقعہ ان کے سامنے بیان کر دیا۔ انہوں نے کہا کونسی عالم میرے ذہن میں تو نہیں ہے۔ البتہ اس وقت ارض تہامہ میں ایک شخص کا ظہور ہونے والا ہے۔ اسلئے میری وفات کے بعد تم یہیں رہنا، جب حجازی قافلہ گزرے تو اس سے اس شخص کے ظہور کا پوچھنا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ نیز وہ صدقہ کے بجائے ہدیہ کا مال کھائیگا۔

چنانچہ اس پادری کی وفات کے بعد میں وہیں گوشہ نشین ہو گیا۔ ہر گزرنے والے قافلہ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک روز مجھے بتایا گیا کہ یہ حجازی قافلہ گزر رہا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہاری زمین پر نبوت کا دعویٰ کرنے والے کسی شخص کا ظہور ہوا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے کہا مجھے اپنا غلام بنا کر اپنے ساتھ لے چلو۔ میں راستہ میں تمہاری خدمت کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ کر لیا۔ اور مکہ پہنچنے کے بعد حبشیوں کے ساتھ مجھے ایک باغ میں مالی مقرر کر دیا۔ ایک روز میں طواف کے لئے آیا تو ایک خاتون سے میں نے آپ ﷺ کے بابت سوال کیا تو اس نے بتایا کہ شب کے آخری حصہ میں آپ حجرا سدو کے پاس بیٹھے ہیں اور صبح ہوتے ہی آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ سے منتشر ہو جاتے ہیں۔ پھر میں دوسرے روز صبح صبح آپ ﷺ کے پاس گیا اور میں مہربانہ دیکھنے کے لئے آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ سمجھ گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی چادر اٹھادی۔ میں نے مہربانہ دیکھ کر دل میں کہا: یہ ایک نشانی ہوگئی۔ پھر دوسرے روز میں نے چند کھجوریں صدقہ کے نام سے آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم فرمایا کہ کھالو۔ لیکن خود بالکل نہیں کھائیں۔ میں نے کہا یہ دونشانی ہو گئیں۔ پھر تیسری شب کچھ کھجور ہدیہ کے نام سے میں نے آپ ﷺ کو پیش کیں تو آپ ﷺ نے دیگر ساتھیوں کے ساتھ خود بھی تناول فرمائیں میں نے اسی وقت کھڑے ہو کر کلمہ پڑھا لیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے حال دریافت کیا تو میں نے تمام واقعہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کر دیا۔

پھر میں آپ ﷺ کی کوشش اور عام کی برکت سے آزاد بھی ہو گیا۔

ثورثی نے عبیدکعب سے اس کو مختصر روایت کیا ہے۔ جبکہ مسلم بن صلت عبیدی نے ابو اظہیل سے تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۶۱۳۔ سلیمان بن احمد، ابو حبیب یحییٰ بن نافع مصری، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، یزید بن ابی حبیب، مسلم بن سلط عبدی، ابو طلحہ بکری کے سلسلہ سند سے مسلمان کا قول مروی ہے:

میں ایک اسمبلی ہوا تھا، ایک روز آسمانوں اور زمین کے خالق کے بارے میں میرے قلب میں خیال آیا۔ میں نے ایک خاموش شخص سے یہی سوال کیا تو اس نے مجھے اس کے لئے موصول کے ایک راہب کے پاس بھیج دیا۔ میں چند سال انکی خدمت میں رہا۔ اس نے اپنی وفات کے وقت ایک دوسرے راہب کے پاس مجھے بھیج دیا۔ میں چند سال انکی خدمت میں رہا اس نے وفات کے وقت عمرویہ کے ایک شیخ کے پاس مجھے بھیج دیا۔ پھر میں نے چند سال انکی خدمت کی، اس نے وفات کے وقت مجھ سے کہا کہ اس وقت میرے خیال میں زمین پر کوئی راہب نہیں ہے۔ البتہ سر زمین مکہ پر ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہے، انکی نشانی یہ ہے کہ اس کی قوم اسے ساحر، مجنون اور کابن کہے گی اور وہ صدقہ نہیں کھائے گا، البتہ ہدیہ کھائے گا، اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

مسلمان کہتے ہیں کہ میں اسی انتظار میں رہا حتیٰ کہ مدینہ سے ایک قافلہ آیا، میں نے ان سے آپ ﷺ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان کو غلام بنا کر اپنے ساتھ لے جانے پر راضی کر لیا۔ انہوں نے مدینہ پہنچنے کے بعد ایک ہائے کے پودوں کو پانی دینے پر مجھے مقرر کر دیا۔ پھر ایک فارسی خاتون سے میں نے حضور علیہ السلام کے بارے میں معلوم کیا اس نے کہا کہ وہ صبح کے وقت آتے ہیں۔ صبح کو میں نے آپ ﷺ کی آمد پر آچکے چند گجوریں بہہ کیں، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے دوسرے ساتھیوں کے سامنے رکھنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے خود اس سے کچھ تناول نہیں فرمایا۔ دوسرے روز میں نے کچھ گجوریں ہدیہ آپ کی خدمت میں پیش کیں تو آپ ﷺ نے صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرمائیں۔ پھر میں نے مہر نبوت کا بھی مشاہدہ کر لیا ان تمام نشانیوں کے دیکھنے کے بعد میں نے آپ ﷺ پر کلمہ پڑھ لیا۔ اور آپ ﷺ کے سامنے تمام واقعہ بیان کر دیا۔

پھر نبی ﷺ نے حضرت سلمانؓ کو اس قیمت پر خرید لیا کہ سلمان اپنے مالکان کو تین سو درخت گجور کے لگا کر دیں گے اور چالیس اوقیہ سونا دیں گے۔ حضور ﷺ نے سلمان کو فرمایا: درخت لگاؤ۔ انہوں نے درخت لگائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ڈول کنوئیں میں ڈالو جب وہ بھر کر اوپر آجائے تو اسے اٹھا لو اور پودوں کی جڑ میں یہ پانی بہاؤ۔ حضرت بلالؓ نے حضور ﷺ کی تعلیم کے مطابق کام کیا تو درخت بہت آگ آئے۔ مالکان نے کہا: سبحان اللہ! ایسا غلام تو ہم نے کبھی نہ دیکھا ہی نہیں اس کی تو بڑی شان ہے۔ پھر لوگ بلالؓ کے پاس جمع ہو گئے اور نبی ﷺ نے (صحابہ سے لے کر) سونے کا ایک ٹکڑا حضرت بلالؓ کو یاد دیکھا کیا تو اس میں چالیس اوقیہ سونا تھا۔

محمد بن اسحاق نے عامر بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن ابن عباس عن سلمان کے طریق سے اس کو مکمل ذکر کیا ہے۔ ابن ابی ہند نے سنا کہ عن سلامہ النخعی عن سلمان کی سند سے اس کو مکمل ذکر کیا ہے۔ جس میں حضرت سلمانؓ نے اپنے راہب حزی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اور سیرانے موسیٰ بن سعید راہب عن ابی معاذ عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن عن سلمان کی سند سے مکمل ذکر کیا ہے۔ اور اسراہیل نے ابو اسحاق السبئی عن ابی قرہ کنذی عن سلمان کی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۔ قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد، محمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن عباس بن عثری، خالد بن حارث بن حباب، سلیمان جمی، ابوالہدیٰ کی کے سلسلہ سند سے مسلمان کا قول مروی ہے:

دس سے زائد راہبوں کی خدمت میں رہنے کے بعد مجھے صحیح دین ملا ہے۔

۱۔ المسند للامام احمد ۴/۷۳۰۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۳۲۱۔ والمستدرک ۲/۲۱۸۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۲۸۵۔ ومجمع الزوائد ۳/۲۳۶۔

۶۱۵- عبداللہ بن محمد بن حفص، محمد بن شعیب، تاج محمد بن یحییٰ دامغانی، جریر، اعمش، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جاہلاً کا قول مروی ہے: حضرت سعدؓ نے سلمانؓ کے مرض الوقات میں ان کی عیادت کے موقع پر فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ کے لئے خوشخبری ہے، کیوں کہ اللہ کے رسول اس دنیا سے آپ سے راضی ہو کر گئے ہیں۔ سلمان نے فرمایا اے بھائی! یہ کیسے ہوگا جبکہ فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! ایک مسافر کے توشہ کے مانند تمہارے پاس سامان دنیا ہونا چاہیے۔

دامغانی نے جریر عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر کی سند سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابو معاویہ وغیرہ نے عن الاعمش عن ابی سفیان عن اشیاخ کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۱۶- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شریب، اہلحق بن راہویہ، ابو معاویہ، اعمش، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے حضرت سعد بن ابی وقاص سلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کو دیکھ کر سلمان پر گریہ طاری ہو گیا۔ سعد نے ان سے فرمایا: روتے کیوں ہو انشاء اللہ حوض کوثر پر تمہاری آپ علیہ السلام اور دیگر صحابہ سے ملاقات ہوگی۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت تم سے راضی تھے۔ انہوں نے فرمایا میں فقط اس وجہ سے رورہا ہوں کہ آپ ﷺ نے ہم سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تھا: اے لوگو! ایک مسافر کی دنیا کے مساوی تمہارے پاس دنیا ہونی چاہیے۔ لیکن آج ہمارے ارد گرد گداؤ کی گھنٹی لگے ہوئے ہیں۔ پھر سعد نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا: اے سعد! جب کسی کام کا ارادہ کرو تو اللہ کو یاد کر لینا، جب کوئی فیصلہ کرو تو اللہ کو یاد کر لینا اور کوئی شئی تقسیم کرو جب بھی خدا کو یاد رکھنا۔

مورق النخلی، حسن بصری، سعید بن المسیب اور عامر بن عبداللہ نے حضرت سلمان فارسی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۶۱۷- عبداللہ الاصمہانی، زکریا ساجی، حدید بن خالد، حماد بن سلمہ، جبیب، حسن، حمید کے سلسلہ سند سے مورق النخلی کا قول مروی ہے: سلمان پر وقات کے وقت گریہ طاری ہو گیا ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا آپ ﷺ نے ہمیں وصیت فرمائی تھی کہ اے لوگو! ایک مسافر کے سامان کے بقدر اپنے پاس سامان رکھو۔ لیکن آج ہمارا حال اس کے برعکس ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ وقات کے بعد ان کے گھر میں فقط میں درہم کا سامان تھا۔

۶۱۸- ابو یحییٰ محمد بن حسن بن کوثر، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، ہریری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

وفات کے وقت سلمانؓ کو روتا دیکھ کر لوگوں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی کہ وقات کے وقت رسول اللہ ﷺ سے راضی تھے، پھر تم کیوں روتے ہو؟ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے موت کا کوئی خوف نہیں ہے، بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کہ تم میں سے کسی کا بھی توشہ ایک مسافر کے توشہ جتنا ہونا چاہئے۔

۶۱۹- سعید بن مسیب کی ذیل کی روایت کو مصنف کے والد عبداللہ الاصمہانی نے ابی زکریا ساجی، حدید بن خالد، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے اپنے فرزند ابو یحییٰ کو بیان کی..... حضرت سعید بن المسیب کا قول مروی ہے:

سعد بن مالک اور عبداللہ بن مسعود عیادت کے لئے سلمانؓ کے پاس تشریف لائے تو سلمانؓ پر گریہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: اے سلمان! تم پر گریہ طاری کیوں ہوا؟۔ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ مومن کے پاس دنیاوی مال مسافر کے مال کے مساوی ہونا چاہیے لیکن آج ہم میں سے کسی نے اس عہد کا پاس نہیں رکھا۔

۱- التحاف السادة المتقين ۱۰/۳۲۹. والمدر المنثور ۳/۳۳۸. وکنز العمال ۲۲۶۰.

۲- النظر التخریج السابق وطبقات ابن سعد ۳/۶۵، ۶۶. والتحاف السادة المتقين ۱۰/۹۳. وتخریج الاحیاء ۳/۱۰۴.

۳- النظر التخریج السابق والتحاف السادة المتقين ۹/۹۵، ۱۰/۳۲۹.

۶۲۰- عامر بن عبد اللہ کی حدیث..... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یسعی، ابن وہب، ابو ہاشمی، ابو عبد الرحمن حبلی، عامر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے سلمان الخیر کا قول مروی ہے:

ہم نے سلمانؓ کی وفات کے وقت ان پر غم آزارات دیکھ کر ان سے اصل وجہ پوچھی: اے سلمان! (رسول اللہ کے ساتھ غزوات میں شریک ہونے اور متحد فتوحات کے حاصل ہونے کے باوجود) تم پر گریہ طاری کیوں ہوا؟ انہوں نے فرمایا اسکی وجہ فقط یہ ہے کہ اللہ کے رسول نے ہم سے جدا ہوتے وقت ہمیں ایک مسافر کے سامان کے بقدر تو شہر رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی بات نے مجھے رنجیدہ و غم زدہ کر رکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمان کا مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔

عامر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ پندرہ درہم چار تھے اور باقی حضرات اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ آپ کے متروکہ مال کی قیمت فقط دس درہم سے کچھ اوپر تھی۔  
انس بن مالک نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہما سے اس کو نقل کیا ہے۔

۶۲۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو واہز، از، حسن بن ابی الریح جرجانی، عبد الرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے انسؓ کا قول مروی ہے:

میں سلمانؓ کے پاس گیا، میں نے انہیں روتا ہوا دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ نے ایک مسافر کے زوراء کے مساوی زوراء رکھنے کی ہمیں تاکید فرمائی تھی۔ (لیکن موجودہ صورت حال کو دیکھ کر مجھے خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔)

۶۲۲- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری، محمد بن عبید بن میمون جدعان، عتاب بن بثیر کے سلسلہ سند سے علی بن بذیمہ کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ کے گھر بلو سامان کو فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت چودہ درہم سے متجاوز نہیں تھی۔

۶۲۳- سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد، دکی، قیس بن حفص داری، مسلمہ بن علقمہ مازنی، داؤد بن ابی ہند، سماک بن حرب کے سلسلہ سند سے سلامہ علیؓ کا قول مروی ہے:

سلامہ کہتے ہیں: ایک بار گاؤں سے میرے بھانجے قدامہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے حضرت سلمانؓ کی زیارت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اس کے لئے ہم نے مدائن کا سفر کیا۔ سلمانؓ اس وقت مدائن میں تھے ہزار مسلمانوں کے امیر تھے۔ آپ کے سامنے پہنچ کر میں نے ان سے کہا میرے بھانجے قدامہ ہیں جو آپ کی محبت کی وجہ سے آپکو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں ولیم السلام ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے فرمایا اللہ ان سے محبت کرے۔ اس وقت سلمانؓ کھجور کے پتوں سے ٹوکے بنا رہے تھے۔

۶۲۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضال، احمد بن فضال، سیار، جعفر ہشام کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے: سلمانؓ تیس ہزار مسلمانوں کے امیر تھے۔ اس وقت ان کا وظیفہ پانچ ہزار درہم تھا۔ اور وہ ایک چادر ہم پر ڈال کر لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔ اسی چادر کا کچھ حصہ سونے کے وقت بچھا لیتے اور کچھ حصہ اوزار لیتے تھے۔ جب آپ کی تنخواہ آتی تو مسلمانوں کیلئے واپس کر دیتے اور اپنا گزارہ اپنے ہاتھ کی کمائی پر کرتے تھے۔

۶۲۵- ابو بکر احمی، عبید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو اسامہ، مسعر، عمر بن قیس، عمرو بن ابی قرہ کنڈی کی سند سے مروی ہے۔ عمرو کہتے ہیں میرے والد ابو قرہ نے حضرت سلمانؓ کو کہا کہ وہ ان کی بہن سے شادی کر لیں، لیکن حضرت سلمانؓ نے اس سے انکار فرمایا۔ بعد میں

حضرت سلمانؓ نے ایک فقیر نامی لوٹھی سے شادی کر لی۔

ادھر ابو بقرہ کو علم ہوا کہ حضرت حذیفہؓ اور حضرت سلمانؓ کے درمیان باہمی تعلقات ہیں لہذا ان کے واسطے بات چیت کی جائے۔ چنانچہ میرے والد ابو بقرہ حضرت حذیفہؓ کی تلاش میں نکلے تو ان کو بتایا گیا کہ وہ اس وقت اپنے سبزی خانہ میں ہونگے۔ ابو بقرہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک لاشی اپنے کاندھے پر رکھی ہوئی ہے اور لاشی کے سرے میں ایک زنبیل لٹک رہی ہے جس میں سبزی وغیرہ ہے۔ یہ دونوں حضرات سلمانؓ کے گھر پہنچے۔ پہلے حضرت حذیفہؓ اندر داخل ہوئے اور سلام کیا پھر حضرت سلمانؓ نے ابو بقرہ کو بھی اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ وہاں ایک چٹائی چھٹی ہوئی تھی اور حضرت سلمانؓ کے سر کی طرف کچھ ایشیں اور کچھ معمولی چیزیں رکھی ہوئی تھیں۔ (حضرت سلمانؓ ان کے آنے کا مقصد سمجھتے ہوئے) بولے: بیٹھو اس چٹائی پر جو تمہاری باندی نے اپنے لئے تیار کی ہے۔ (یعنی وہ اس چٹائی والی باندی سے شادی کر چکے ہیں اس لئے اب اس موضوع پر گفتگو ممکن نہیں۔)

۶۲۶- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمار، معانی بن عمران، عبدالاعلیٰ بن ابی مساور، بحرہ کے سلسلہ سند سے حارث بن عمیرہ کا قول مروی ہے:

میں چل کر مدائن پہنچا، وہاں میں نے یوسیدہ لباس میں ملبوس ایک شخص دیکھا وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے عبداللہ! اپنی جگہ پر جاؤ، میں نے ساتھ والے سامھی سے اس کا نام پوچھا تو اس نے انکا نام سلمان بتایا۔ پھر وہ اپنے گھر چلا گیا اور سفید کپڑے تبدیل کر کے واپس آ کر مجھ سے کہنے لگا: کیا تم حارث بن عمیرہ نہیں ہو؟ میں نے کہا ہاں، تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ جبکہ ہماری یہ پہلی ملاقات ہے۔ انہوں نے فرمایا فرمان نبوی ﷺ ہے: عالم ارواح میں جن روجوں کی ملاقات ہوگی تو ان میں انس پیدا ہو گیا۔ ورنہ ان میں اجنبیت برقرار رہی۔ اس لئے معلوم ہو گیا ہے کہ عالم ارواح میں ہماری روح کی ملاقات ضرور ہوئی ہوگی۔

۶۲۷- محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی بن ولید، محمد بن صباح، سعید بن محمد، موسیٰ جعفی، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عطیۃ کا قول مروی ہے:

میں نے ایک کھانے پر سلمانؓ کو دیکھا گو یا وہ (روکھا پھیکا) کھانا زبردستی کھا رہے ہوں اور ساتھ ساتھ آپؐ یہ فرما رہے تھے یہ کھانا کافی ہے کافی ہے۔ کیوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے کے بقدر انسان آخرت میں زیادہ بچوگا ہوگا۔ اے سلمان! دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

۶۲۸- ابو احمد محمد بن احمد عطریقی و محمد بن عاصم، ابو قاسم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، عمر بن مرہ، ابو البثری کے سلسلہ سند سے ایک عیسوی شخص کا قول مروی ہے:

میں سلمانؓ کی خدمت میں رہا ہوں ایک بار انہوں نے کسریٰ کی خزانہ کی فتح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ ہی نے تم کو یہ چیزیں عطا کی ہیں اور تمہارے ہاتھوں فتح کرائی ہیں۔ اللہ پاک چاہتے تو یہ خزانے محمد ﷺ کی زندگی میں عطا فرمادیتے حالانکہ صحابہ کرام کی فتح اس حالت میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ نہ ایک مٹھی کسی طعام کی۔ پھر اے نبی عیسیٰ کے

۱- صحیح البخاری ۱/۶۲۳، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۱/۵۹، ۱۶۰، و سنن ابی داؤد ۳/۸۳۳، و مسند الامام احمد ۲/۲۹۵، ۵۲۷، ۵۳۹، و المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۳۲۳، ۱۰/۲۸۳، و شرح السنۃ ۱۳/۵۷، و مشکاة المصابیح ۵۰۰۳، ۵۰۰۴، و تاریخ اصفہان للمصنف ۱/۲۳۸، ۲/۹۳، و تفسیر ابن کثیر ۲/۷۰، ۷۰، ۱۳۷/۷، ۳۰۲، ۳۰۳، و تخریج الاحیاء ۲/۱۵۹، و الأدب المفرد ۹۰۰، و المطالب العالیۃ ۳۳۳۸، و مجمع الزوائد ۸/۸۷، ۸۸، ۱۰/۲۷۳، و کشف الحقا ۱/۱۲۱، و الدر المنثور ۱۳.



بھائی! ہم ان بچتے خزانوں کے پاس سے گذرے۔ پھر آپ نے دوبارہ فرمایا: اللہ ہی نے تم کو یہ چیزیں عطا کی ہیں اور تمہارے ہاتھوں نے کرائی ہیں۔ اللہ پاک چاہتے تو یہ خزانے محمد ﷺ کی زندگی میں عطا فرمادیتے حالانکہ صحابہ کرام کی صبح اس حالت میں ہوتی تھی کہ ان کے پاس درہم و دینار نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تھی۔ نہ ایک منھی طعام ہی ہوتا تھا۔ پھر اے نبی جس کے بھائی! ہم ان بچتے خزانوں کے پاس سے گذرے۔

اعمش اور مسعر نے عمرو سے اس کے مثل نقل کیا ہے اور عطاء بن السائب نے بھی ابوالبختری سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۲۹- ابو محمد بن حیان، ابویسٰی رازی، ہنابن سری، کعب، جعفر بن برقان، حبیب بن ابی مرزوق، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے نبی عبدالمطلب کے ایک شخص کا قول منقول ہے:

میں نے سلمان کو دیکھا کہ وہ ایک سریہ کے امیر تھے۔ اس وقت وہ گدھے پر سوار تھے اور ایک شلو اور پہنی ہوئی تھی جس کے سرے پتھر بچڑا رہے تھے۔ لشکر والے امیر کی آمد کا اعلان کر رہے تھے: امیر آگئے ہیں امیر آگئے ہیں۔ سلمان نے فرمایا خیر و شر آج کے بعد شروع ہو گیا ہے۔

۶۳۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوصالح حکم بن سوی، ضمرہ کے سلسلہ سند سے ابن شوذب کا قول مروی ہے: حضرت سلمان چنانچہ اس کا خلق کر داتے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔

۶۳۱- سلیمان بن احمد، مسعد بن سعد عطار، ابراہیم بن منذر، سفیان بن حمزہ، کثیر بن زید کے سلسلہ سند سے ولید بن رباح کا قول مروی ہے، اہل بن حنیف کہتے ہیں کہ سلمان اور ایک شخص کے درمیان تنازع پیدا ہو گیا سلمان نے بارگاہ الہی میں التجا کرتے ہوئے فرمایا اے باری تعالیٰ اگر میں سچا ہوں تو اسے موت نہ دے جب تک اسے تین ہاتھوں میں سے کوئی ایک پیش نہ آجائے۔ جب آپ کا قصہ فرو ہو گیا تو میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے اس کے خلاف کیا مانگا ہے؟ فرمایا: فتنہ دجال، امیر کا فتنہ جو دجال کے فتنہ کی طرح ہوتا ہے اور وہ بخل و حرص کہ جس کو لاحق ہو جائے پھر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ کہاں سے آ رہا ہے کہاں سے نہیں۔

۶۳۲- حضرت سلمان کا تقویٰ و احتیاط..... محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، اہلبعی، علی بن جعد، شعبہ، عمرو بن مرثد کے سلسلہ سند سے ابوالبختری کا قول مروی ہے: سلمان نے ایک شخص کو کھانے پر بلایا۔ (آپ اور وہ شخص کھانا کھا رہے تھے کہ) ایک مسکین آ گیا۔ وہ شخص نے ایک کلو اٹھا کر اس کو دیدیا۔ سلمان نے اس شخص سے فرمایا جہاں سے کھانا اٹھایا ہے وہیں رکھ دو، کیوں کہ ہم نے تم کو..... کھانے کے لئے بلایا ہے۔ نہ کہ اس لئے کہ اجر کسی اور کیلئے ہو جائے اور وبال تم پر پڑ جائے۔ (کیونکہ اگر تم نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانا کسی کو دیا تو اس کا ثواب میرے لئے ہوگا لیکن تم پر وبال ہوگا کہ کسی کی چیز کسی دوسرے کو بغیر اس کی اجازت کے عطا کی)۔

۶۳۳- محمد بن احمد حسن، عبد اللہ بن احمد حنبل، احمد حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن برید سے منقول ہے کہ حضرت سلمان ہاتھ سے کما کر گوشت یا چھلی خریدتے تھے۔ پھر مجذومین کو بلا کر اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

۶۳۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد حنبل، سفیان بن کعب، ابو خالد امر، ابو عقیل کے سلسلہ سند سے ابو عثمان نجدی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کا قول مروی ہے: کہ مجھے صرف اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند ہے۔

۶۳۵- حبیب بن حسن، ابوسلم کشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، سلیمان ثمالی، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے: اگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ضعیف کی مدد کا علم ہو جائے تو وہ غربت کو ترجیح دینے لگیں۔

۶۳۶- ابوالدرداء اور سلمان کا ایک دوسرے کے ساتھ ایثار..... سلیمان بن احمد، حاذ بن ثنی، عبد اللہ بن سوار، حماد بن سلمہ

کے سلسلہ سند سے ثابت بنائی کی روایت منقول ہے ابو درداءؓ ایک خاتون کو سلمانؓ سے شادی کیلئے خطبہ نکاح دینے کے واسطے سلمانؓ کے ساتھ گئے۔ ابو درداء نے ان کے سامنے سلمانؓ کے فضائل پر روشنی ڈالی کہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں اور وہ آپ لوگوں کی فلاں خاتون سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ تیار نہیں ہوئے۔ البتہ ابو درداءؓ سے شادی کرانے پر تیاری کر گئے۔ چنانچہ ابو درداءؓ نے اس سے شادی کر لی۔ جب باہر نکلے تو ابو درداءؓ نے شرماتے ہوئے سلمانؓ کو سارا قصہ بتایا۔ سلمانؓ نے فرمایا جس خاتون کا اللہ نے آپ کے حق میں فیصلہ فرمادیا تھا اس کو خطبہ دیتے ہوئے تو مجھے شرم آئی چاہئے۔

۲۳۷- احمد بن حنبل، محمد بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم و محمد بن عبد الرحمن طفاوی، ایوب کے سلسلہ سند سے ابو قلابہ سے مروی ہے:

ایک شخص نے سلمانؓ کو آٹا گوندھتے ہوئے دیکھ کر ان سے اسکی وجہ دریافت کی، سلمانؓ نے فرمایا: خادم کو میں نے کسی کام سے بھیجا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو دو کاموں میں مشغول رکھنا ناپسند سمجھا۔ اس کے بعد اس شخص نے سلمانؓ سے کہا فلاں شخص نے آپ کو سلام کیا ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا: اگر تم مجھے اسکا سلام نہ پہنچاتے تو یہ امانت میں خیانت کے مترادف ہوتا۔

۲۳۸- باہمی سلام کی اہمیت..... سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری، یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن ابی صیدۃ بن معن، عن ابیہ عن ابیہ، امش کے سلسلہ سند سے ابو البخری کا قول مروی ہے:

اشعث بن قیس اور جریر بن عبد اللہ بکلی..... سلمانؓ کے پاس آئے، انہوں نے سلام کے بعد پوچھا: سلمانؓ آپ ہی ہیں؟ سلمانؓ کے اثبات میں جواب دینے کے بعد انہوں نے دوسرا سوال کیا آپ صحابی ہیں؟ سلمانؓ نے لاطمی کا اظہار فرمایا: جس کی وجہ سے ان کو ان کے سلمانؓ ہونے کا شک پیدا ہو گیا۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام کی زیارت اور آپ علیہ السلام کی محالست اختیار کی ہے، باقی صحابیت سے میں نے اسلئے انکار کیا کہ صحابی تو وہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ جنت میں جائیگا۔ اس کے بعد سلمانؓ نے ان سے پوچھا تم کس کام سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آپ کے بھائی ابو درداءؓ کے پاس سے آئے ہیں۔ سلمانؓ نے ان سے فرمایا: میرے نام سے ان کا عطاء کردہ ہدیہ میرے حوالہ کر دو۔ انہوں نے عرض کیا ابو درداءؓ نے آپ کے نام سے ہمیں کوئی چیز نہیں دی۔ سلمانؓ نے فرمایا: یہ ضروری ہے کہ انہوں نے کچھ بھیجا ہو کیونکہ ان کی طرف سے جب بھی کوئی آیا ہے وہ اس ہدیہ کے ساتھ آیا ہے۔ وہ بہت پریشان ہو گئے اور کہنے لگے اگر آپ کو کسی مال کی ضرورت ہے تو ہم آپ کو دیدیتے ہیں باقی حضرت ابو الدرداءؓ نے آپ کیلئے کچھ نہیں بھیجا۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: نہیں مجھے تو وہی ہدیہ چاہئے مجھے تمہارے اسوال کی کوئی حاجت نہیں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! انہوں نے ہمارے ساتھ آپ کیلئے کچھ نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا تھا: کہ تم میں ایک ایسے شخص موجود ہیں کہ اگر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کو کسی اور کی طلب نہ رہتی تھی۔ پس جب تم اس کے پاس جاؤ تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا یہی سلام تو میں کہنا چاہتا تھا، ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑا کوئی ہدیہ نہیں ہے۔

۲۳۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، امش، علاء بن بدر، ابی نہیک کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن حنظلہ کا قول مروی ہے:

ہم ایک بار سلمانؓ کے لشکر میں تھے، ایک شخص نے سورۃ مریم کی تلاوت کی، ایک دوسرے شخص نے حضرت مریم اور ان کے لڑکے (حضرت یحییٰ) کو گالی دیدی۔ ہم نے اسے مار مار کر خون آلود کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس مضروب نے سلمانؓ سے حکایت کی سلمانؓ نے ہمیں بلوا کر ہم سے وجہ پوچھی تو ہم نے بتا دیا کہ حضرت مریم اور ان کے لڑکے کو گالی دینے کی وجہ سے ہم نے اس کے ساتھ یہ

سلوک کیا ہے۔ اس وقت سلمانؓ نے فرمایا: تم نے قرآن کی درج ذیل آیت پر غور کیوں نہیں کیا:

وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فِسْوَا اللَّهِ عَدُوًّا أَبْغِيرَ عِلْمَ كَذَلِكِ

زِيَاةَ الْكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلِهِمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۰۸ نعام)

اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو براندہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ نہیں اسی طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال (انکی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں پھر ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد سلمانؓ نے فرمایا اے جماعت! کیا تم اشراناس نہیں تھے، لیکن اس کے باوجود اللہ نے تمہیں عزت عطا کی، کیا تم اس کے ذریعہ لوگوں کا مواخذہ کرنا چاہتے ہو..... تم باز آ جاؤ ورنہ اللہ یہ عزت تم سے سلب کر کے دوسروں کو دیدے گا۔ اس کے بعد آپ جن میں تعلیم دینے لگے اور فرمایا: مغرب اور عشاء کے درمیان بھی کچھ نوافل پڑھا کرو کیونکہ اس سے وہ بلکان ہو جائے گا اور شروع رات کے بوجھ سے نفا جائے گا جو آخر رات کو اکارت کرنے والا ہے۔

ابو اسرائیل الملائکی نے اس کو علماء سے روایت کیا ہے۔

۶۳۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم، یزید بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے اعمش کا قول مروی ہے میں نے لوگوں سے سنا ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے سلمانؓ سے ان کے لئے گھر تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے منع کر دیا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: آپ انکار کرنے میں غلٹ سے کام نہ لیں پہلے سن لیں کہ ہم آپ کیلئے ایسا گھر بنانا چاہتے ہیں جس کی ایک جانب آپ کا سر ہو اور دوسری جانب آپ کے پاؤں تو اسی لہائی میں وہ گھر ختم ہو جائے اور جب آپ کھڑے ہوں تو اس کی صحت آپ کے سر کو چھوئے۔ حضرت سلمانؓ نے فرمایا: تم تو میرے دل میں بیٹھے ہو۔

۶۳۱- عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن محمد بن سالم، ہناد بن سمری، ابو معاویہ، اعمش، ابو ظہیان، جریر کے سلسلہ سند سے سلمانؓ کا جریر کو فرمان منقول ہے:

اے جریر! اللہ کیلئے تواضع اختیار کر، کیوں کہ اللہ تعالیٰ تواضع انسان کو قیامت کے روز رخصت عطا کرے گا۔ اے جریر! دنیا میں لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا قیامت کے روز ان کے لئے تاریکی کا سبب ہوگا۔ اس کے بعد ایک نہایت باریک لکڑی جو آپ کے ہاتھ میں صحیح نظر بھی نہیں آ رہی تھی ہاتھ میں لیکر فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کا سوال کرو تو تمہارا سوال پورا نہیں کیا جائیگا کیونکہ جنت میں اتنی ہی لکڑی بھی نہیں ہے۔ میں نے کہا جنت کے درخت کہاں جائیں گے؟ سلمانؓ نے فرمایا جنت کے درختوں کی جڑ موتیوں اور سونے کی ہوگی اور اس کا بالائی حصہ پھلوں سے لدا ہوگا۔

جریر نے اس کے مثل ایک روایت قابوس بن ابی ظہیان عن ابیہ سے نقل فرمائی ہے۔

۶۳۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کعب، اعمش، ہشیر بن عطیہ کے سلسلہ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے: اللہ کی نافرمانی میں زیادہ باتیں کرنے والا قیامت کے روز سب سے بڑا گناہ گار ہوگا۔

۶۳۳- محمد بن علی، ابو قاسم بغوی، علی بن جعد، زہیر، ابو اسحق، حارث بن مضرب کے سلسلہ سند سے سلمانؓ فارسی کا قول مروی ہے:

میں اپنا کھانا خود تیار کرتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں خادم کے متعلق بدگمان نہ ہو جاؤں (کہ وہ کھانے میں سے کھا لیتا ہے)۔

ثورثی نے ابی اسحاق سے اس کے مثل ایک روایت نقل کی ہے۔

۶۳۴- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس سراج، حقیبہ بن سعید، جریر، اعمش، سعید بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ایک اشجعی شخص کا قول مروی

ہے:

ایک بار مدائن میں حضرت سلمان کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ اس وقت مسجد میں ہیں۔ اسی وقت ایک ہزار افراد ان کے گرد جمع ہو گئے۔ حضرت سلمان نے ان کو بیٹھا کر سورۃ یوسف کی تلاوت شروع کر دی۔ لوگوں نے آہستہ آہستہ مسجد میں سے نکلنا شروع کر دیا آخر میں صرف ایک سو کے قریب افراد رہ گئے۔ حضرت سلمان نے غصہ میں فرمایا اے لوگو! تم (آپس کی بنائی ہوئی) باتیں مننا چاہتے تھے جبکہ میں نے تم کو اللہ کا کلام سنایا تو تم بھاگ گئے۔

۶۳۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، جتید، بن سعید، جریر، عمار، عمرو بن مرقہ کے سلسلہ سند سے ابو بختری کا قول مروی ہے: ایک شخص نے سلمان سے کہا: آج لوگوں میں بڑی اچھائی ہے۔ میں سفر میں تھا میں نے جب بھی کسی کے ہاں قیام کیا گویا وہ میرا گاہ بھائی ہے، اس طرح وہ شخص راستے کے مہمان نوازوں کی باتیں سنانے لگا۔ سلمان نے فرمایا: اے بھائی کے بیٹے! یہ ان کے ایمان کی علامت ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سواری پر اس کا بوجھ رکھا جاتا ہے تو وہ تیزی سے چل پڑتی ہے لیکن اگر مسافت لمبی ہو جائے (اور درمیان میں پڑاؤ نہ کیا جائے) تو وہ دست ہو جاتی ہے۔ (یعنی کسی کے ہاں لمبا قیام کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی صورت پیش آئے گی اور سابقہ لطف و مہربانی تم ہو جائے گی۔)

۶۳۶- حسن بن علان، محمد بن ہارون بن بدین، محمد بن صباح، جریر، عطاء بن سائب، ابو بختری کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے: ہر شخص کی کچھ اچھائیاں اور کچھ برائیاں ہوتی ہیں۔ جو شخص اپنی برائیاں درست کرنا چاہے تو اللہ پاک اس کی اچھائیاں درست فرمادیتے ہیں اور جو اپنی برائیاں مزید بگاڑنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کی اچھائیاں بھی بدنام کر دیتے ہیں۔  
ثوریٰ اور وہب بن خالد نے عطاء سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

۶۳۷- مکھی کا نذرانہ..... ابو احمد محمد بن احمد جرانی، عبد اللہ بن محمد بن شریہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، ابو معاویہ، عمار، سلیمان بن مسیرہ طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

گزشتہ زمانہ میں دو شخص ایک بت پرست قوم کے پاس سے گزرے، اس بت پرست قوم نے ان میں سے ایک سے کہا ہمارے بتوں کو کچھ نہ کچھ اگر چہ وہ مکھی کیوں نہ ہو..... نذرانہ میں پیش کرو۔ چنانچہ اس نے نذرانہ میں مکھی پیش کر دی۔ بعد میں اس کا انتقال ہو گیا وہ شخص اپنے عمل کی وجہ سے دوزخ میں چلا گیا۔ پھر انہوں نے دوسرے سے بھی یہی سوال کیا، اس کے انکار پر انہوں نے اس کو لٹ کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔ دونوں میں سے ایک مکھی کی وجہ سے دوزخ اور دوسرا اسی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا۔  
شعبہ نے اس کے مثل قیس بن مسلم سے روایت کی اور جریر بن منصور نے منہال بن عمرو بن حیان بن مرثد عن سلمان کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۶۳۸- ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شریہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، سلیمان بن عمار، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے: ایک شخص غلاموں پر خرچ کرنے اور دوسرا تلاوت اور ذکر میں شب بسر کرے تو تلاوت و ذکر کرنے والا افضل ہے۔

۶۳۹- درجہ بدرجہ انسان کا کفر کی طرف اترنا..... ابو محمد بن حیان، احمد بن علی جارود، عبد اللہ بن سعید کندی، حفص بن غیاث والی بھی مکھی، لایت، عثمان، زاذان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اولاً اس سے حیا چھین لیتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کو ترش رو پاؤ گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے رحم و ترحم چھین لیتا ہے جس کی وجہ سے تم اس کو سخت خواہر بد اخلاق پاؤ گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس

سے امانت داری چھین لیتا ہے، پس تم اس کو خائن پاؤ گے۔ پھر آخر میں اللہ اس سے اسلام کی دولت سلب کر لیتا ہے جسکی وجہ سے وہ لعین و ملعون بن جاتا ہے۔

۶۵۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ عبدالرحمن بن محمد رازی، ہناد بن سری، کعب بن محمد بن قیس کے سلسلہ سند سے سلم بن عطیہ اسدی کا قول مروی ہے:

حضرت سلمانؓ ایک شخص کی حیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت اس پر نزع کی کیفیت طاری تھی، اسے دیکھ کر سلمانؓ نے فرمایا: اے فرشتے! اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کر، میری بیعت نے کہا فرشتہ کہہ رہا ہے کہ میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتا ہوں۔

۶۵۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، زبیر، ابو اسحاق کے حوالہ سے اوس بن سبیح کا قول مروی ہے: ہم نے سلمانؓ سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا: سلام کرو و اج دو، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور لوگوں کے آرام کے وقت اللہ کے حضور نماز پڑھو۔

۶۵۲- ابو محمد بن شیبہ، عبد اللہ بن محمد بغوی، عبد اللہ بن محمد تمیمی، حماد بن سلمہ، سلیمان تمیمی، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

جس بیابان زمین پر کوئی مسلمان شخص وضو یا تیمم کر کے اذان کہتا ہے پھر اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اس قدر فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں کہ ان کے دونوں سرے نظر آنا ممکن نہیں۔

۶۵۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مصعب بن عبد اللہ، مالک بن انس کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن سعید کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو برداءؓ نے بذریعہ خط سلمانؓ کو ارض مقدسہ (شام) تشریف لانے کی دعوت دی۔ سلمانؓ نے جواب میں لکھا: اے برادر! ارض مقدسہ کے بجائے انسان اپنے عمل سے مقدس بنتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے حکمت کا کام شروع کر دیا ہے۔ یاد رکھو! اگر تمہارے علاج کی وجہ سے کوئی صحت یاب ہو گیا تو یہ تمہارے حق میں نیک شگون ہی ہے اور اگر تم جعلی طبیب بنے ہو تو لوگوں کو قتل کرنے سے ڈرو کیونکہ قتل کی سزا دوزخ ہے۔ چنانچہ حضرت ابو الدرداءؓ جب بھی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرماتے اور وہ واپس چل پڑتے تو ان کو دیکھ کر اپنے کو مخاطب کر کے فرماتے: اللہ کی قسم! تم جعلی طبیب ہو۔

جریر نے یحییٰ بن سعیدؓ سے عبد اللہ بن مسعودؓ کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت سلمانؓ نے ان کی طرف ایسا ہی خط لکھا۔

۶۵۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ، مالک کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن دینار کا قول مروی ہے:

سلمانؓ نے ابو برداءؓ کو لکھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم حکیم بن گئے ہو، لیکن یہ خیال رکھنا کہ کہیں تم کسی کو قتل کر کے دوزخ کے مستحق نہ بن جاؤ۔

۶۵۵- قلب اور جسم کی عجیب مثال..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، قاسم بن محمد جعفی، ابو بکر بن عیاش، اعش، عمرو بن مرہ، ابو البختری کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:

قلب اور جسم کی مثال ایک اندھے اور ایک لٹخے کی ہے۔ لٹخے نے اندھے کو کہا: میں ایک پھل دار درخت دیکھ رہا ہوں لیکن خود اٹھ کر پھل نہیں توڑ سکتا..... لہذا تم مجھے اوپر اٹھاؤ۔ چنانچہ اندھے نے لٹخے کو اوپر اٹھایا، اس نے پھل توڑ کر خود بھی کھایا اور اندھے کو بھی

کھلایا۔ دل تپا ہے اور جسم اندھا ہے۔

۶۵۶- بعد المرگ سلمان کی نصیحت..... محمد بن علی، عبداللہ بن معنی، محمد بن جعفر و رکانی، ابو معشر، محمد بن کعب کے سلسلہ سند سے غیرۃ بن عبدالرحمن کی روایت منقول ہے:

سلمان فارسی عبد اللہ بن سلام سے ملے۔ دونوں نے اس میں معاہدہ کیا کہ دونوں میں سے جو پہلے دنیا سے جائیگا وہ دوسرے کو اپنی حالت سے آگاہ کریگا۔ چنانچہ سلمان کی وفات پہلے ہو گئی۔ عبد اللہ بن سلام نے خواب میں ان سے خبریت دریافت کی تو فرمایا میں خبریت سے ہوں، پھر عبد اللہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے فضل پایا؟ فرمایا: توکل کو میں نے عجب شے پایا۔  
علی بن زید اور یحییٰ بن سعید انصاری نے حضرت سعید بن مسیب سے اس کے مثل نقل کیا ہے، نیز حضرت سلمان نے فرمایا: تم توکل کو لازم پکڑو..... توکل بہترین چیز ہے۔ توکل بہترین چیز ہے۔ توکل بہترین چیز ہے۔

۶۵۷- ابو احمد، عبد اللہ بن محمد بن شریوہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، سلمان مجہلی، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:  
فرعون کی بیوی (آسیہ) کو عذاب دینے والے جب فارغ ہو جاتے تو ملائکہ آسیہ پر اپنے پروں سے سایہ اٹھانے ہو جاتے تھے اور جب انہیں عذاب میں مبتلا کیا جاتا تو اس وقت جنت میں ان کو اپنا محل نظر آتا تھا۔

۶۵۸- ابو محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن شریوہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، سلمان مجہلی، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سلمان کا قول مروی ہے:  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے دو شیر بھوکے رکھے جاتے پھر ان کو آپ علیہ السلام پر چھوڑ دیا جاتا۔ بھوک کے باوجود وہ شیر ان کو اپنی زبان سے چائے اور ان کے آگے بھوکے میں پڑ جاتے تھے۔

۶۵۹- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ثوری، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے نافع بن جبیر بن مطعم کی روایت مروی ہے:

حضرت سلمان نماز کیلئے پرسکون جگہ کی تلاش کرتے تھے۔ ایک عورت علیج نامی نے ان کو کہا: تزکیہ قلب حاصل کر کے جہاں چاہو نماز پڑھ لو۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے اصل بات سمجھ میں آ گئی۔  
اس روایت کے مثل جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے۔

۶۶۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ہشیم بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان کے سلسلہ سند سے میمون بن مہران کا قول مروی ہے:

حفیظہ اور سلمان رضی اللہ عنہما نے ایک بھلی عورت سے نماز کے لئے مکان کے بارے میں سوال کیا: اس نے کہا اس سے قبل تو تزکیہ قلب ضروری ہے۔ دونوں نے ایک دوسرے کو کہا: کافر کے قلب سے حکمت کی بات حاصل کر۔

۶۶۱- سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو یوسف، عبد السلام بن حرب، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے ابو البختری کا قول مروی ہے:  
حضرت سلمان کے حصہ میں ایک لونڈی آئی۔ آپ نے فارسی میں اس کو کہا نماز پڑھ لو۔ اس نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا خدا کو ایک بجدہ ہی کر لو، اس نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ آپ کو کسی نے کہا: اے ابو عبد اللہ! اس کا بجدہ اس کو کیا فائدہ دے گا؟ (کیونکہ یہ تو کافر ہے)۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ ایک بجدہ بھی کر لیتی تو (میرا خیال تھا کہ خدا اس کو اسلام اور) شیخ وقتہ نماز کی توفیق بخش دیتا۔ پس جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس کا خیر میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۶۲- مؤمن اور فاجر کے مبتلائے آزمائش ہونے میں فرق..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابو معاویہ

اعمش، عمارۃ کے سلسلہ سند سے سعید بن وہب کا قول مروی ہے:

سعید کہتے ہیں میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ ان کے ایک کندی دوست کی عیادت کیلئے گیا۔ حضرت سلمانؓ نے اس کو فرمایا: مؤمن بندہ من جانب اللہ بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے، پھر آزمائش کے دور ہونے کے بعد اس کو گزشتہ معاصی کے لئے کفارہ بنا دیا جاتا ہے اور وہ آئندہ احتیاط سے چلتا ہے۔ لیکن فاجر شخص میں بیماری سے شفا یابی کے بعد بھی کوئی تبدیلی نہیں آتی..... بلکہ اس کی حالت اپنی جگہ برقرار رہتی ہے۔ اس کی مثال تو اس اونٹ کی سی ہوتی ہے جس کو باندھ دیا جاتا ہے پھر کھول دیا جاتا ہے۔ اس کو نہیں پتہ چلتا کہ اس کو کس وجہ سے باندھا گیا تھا اور کس وجہ سے کھول دیا گیا۔

۶۶۳- ابو بکر محمد بن احمد، عبد الرحمن بن داؤد، احمد بن عبد الوحاب، ابو المغیرۃ، صفوان بن عمرو، ابو سعید وہبی کے سلسلہ سند سے سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کا قول مروی ہے:

مؤمن کی مثال اس مریض کی سی ہے جس کے ساتھ اس کا طبیب ہر حال میں موجود ہو۔ جو اس کا مرض اور دوا و دواؤں کو جانتا ہو۔ جب کبھی مریض کو کسی مضر صحت شئی کی خواہش پیدا ہو تو وہ طبیب اس کو منع کر دے اور کہے کہ اس کے قریب بھی نہ لگ کیونکہ اگر یہ شئی تو نے استعمال کر لی تو یہ تجھ کو ہلاک کر دے گی۔ وہ اس کو مسلسل منع کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ وہ مریض شفا یاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مؤمن بھی بہت سی چیزوں کی خواہش کرتا ہے، جن کے ساتھ دوسرے لوگ عیش ازار ہے ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ پاک مؤمن کو منع فرماتے ہیں اور اس کو ان چیزوں سے باز رکھتے ہیں..... حتیٰ کہ پھر اس کو موت دے کر جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔

۶۶۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، کثیر بن ہشام کے سلسلہ سند سے جعفر بن برقان کا قول مروی ہے:

مجھے تین چیزوں نے ہنسایا اور تین چیزوں نے رلایا۔ میں مؤمن کی امیدوں سے ہنستا ہوں جبکہ موت اس کی تلاش میں ہے، اس غافل پر بھی ہنستا ہوں جو اپنی غفلت سے لکھتا ہی نہیں ہے۔ اور مجھے منہ پھاڑ کر ہنسنے والے شخص پر بھی ہنسی آتی ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ وہ اپنے رب کو راضی کرنے والا ہے یا ناراض کرنے والا۔ اور مجھے تین چیزیں رلاتی ہیں محمد (ﷺ) اور اس کے یاروں کا چھڑنا، موت کے وقت تختیوں کا پیش آنا اور تیسری چیز جو مجھے رلاتی ہے..... خدا کے آگے کھڑا ہونا ہے کیونکہ مجھے علم نہیں کہ میں جہنم کی طرف لوٹوں گا یا جنت کی طرف بھیجا جاؤں گا۔

۶۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، محمد بن معاویہ، ہذیل بن بلال فزاری کے سلسلہ سند سے سالم مولیٰ زید بن صوحان کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے ولی زید بن صوحان کے ساتھ بازار میں تھا کہ سلمانؓ نے ہمارے سامنے وہاں سے ایک وسق آنا خریدا۔ زید نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! صحابی رسول ہونے کے باوجود آپ ایسا کر رہے ہیں؟ (کہ اتنا زیادہ طعام خرید رہے ہیں؟) سلمانؓ نے فرمایا: جب رزق موجود ہوتا ہے تو اس سے نفس کو اطمینان حاصل ہوتا ہے اور وہ عبادت کے لئے فارغ ہوتا ہے نیز وہ دوساوس کا شکار نہیں ہوتا۔

۶۶۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، ابوالمستمر، سفیان بن عیینہ، ابن نفیعہ کے والد کے سلسلہ سند سے سلمانؓ کا قول مروی ہے: نفس جب اپنا رزق حاصل کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۶۶۷- حضرت سلمانؓ کا آخری وقت..... ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حجر، حماد بن عمرو، سعید بن معروف کے سلسلہ سند سے سعید بن سوطہ کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم سلمان کی عیادت کے لئے گئے آپ پیٹ کی بیماری میں مبتلا تھے، ہماری طویل مجالست سے ننگ ہو کر انہوں نے اپنی اہلیہ کو بستر کے ارد گرد خوشبو چھڑکنے کا کہا کداب میرے پاس ایسی قوم آنے والی ہے جو اس سے نہ جنم۔ چنانچہ ان کی اہلیہ نے ان کی بات پوری کر دی، پھر اسی وقت ہم واپس آ گئے۔ دو بارہ جب ہم گئے تو ان کی روح قفسِ معصری سے پرواز کر چکی تھی۔

۶۶۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ معصری، ابو ہاشم رقابی، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان، فراس، شعیب بن زید کے سلسلہ سند سے سلمان کی اہلیہ تھیرہ کا قول مروی ہے:

سلمان و وفات کے وقت مجھے بلایا اس وقت آپ چار دروازوں والے کمرے میں تھے۔ سلمان نے فرمایا: ان سب دروازوں کو کھول دو کیونکہ زائرین آنے والے ہیں اور معلوم نہیں کہ وہ کس دروازے سے اندر داخل ہوں گے!! چنانچہ ہم نے کھول دیئے۔ پھر انہوں نے منگھ مگھوئی اور برتن میں ڈال کر بستر کے ارد گرد چھڑکنے کا حکم دیا۔ میں نے منگھ چھڑک دی تو فرمایا: اب تم میرے پاس سے چلی جاؤ، تھوڑی دیر کے بعد آ جانا۔ تھیرہ کہتی ہیں: پھر میں دوبارہ گئی تو ان کی روح پرواز کر چکی تھی اور وہ بستر پر یوں لیٹے ہوئے تھے گویا سو رہے ہوں۔

### (۳۵) ابو الدرداء

آپ عارف متفکر، عالم متذکر، منعم اور نعماء الہیہ کو پہچاننے والے، فزانی و تنگدستی میں اللہ کی تخلیقات میں غور و فکر کرنے والے، تجارت پر عبادت کو ترجیح دینے والے، عمل پر دوام اختیار کرنے والے، لقاء الہی کے شائق، دنیاوی ہوموم و فکرات سے خالی اور صاحبِ انکسار و العلوم تھے۔

کہا گیا ہے تصوف اللہ کی طرف لے جانے والے کے ساتھ مل کر شوق کی ریاضت کرتا ہے۔

۶۶۹- سلیمان بن احمد، ابو یزید دمشقی، ابو نعیم، مالک بن مغول کے سلسلہ سند سے عون بن عبداللہ کا قول مروی ہے:

میں نے ام الدرداء سے سوال کیا گیا کہ ابو الدرداء کا کونسا عمل افضل تھا؟ فرمایا آپ غور و فکر کرتے اور عبرت حاصل کرتے تھے۔  
و کب نے مالک سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۶۷۰- حبیب بن حسن، سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعودی کے سلسلہ سند سے عون بن عبداللہ بن حبیب کی روایت منقول ہے:

ام درواہ سے سوال کیا گیا کہ ابو درواہ کا اکثر عمل کیا تھا؟ فرمایا عبرت حاصل کرنا۔

اس روایت کو کب نے مسعودی سے روایت کیا ہے۔

۶۷۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ، امش، عمرو بن مرثدہ کے سلسلہ سند سے سالم بن ابی جعد سے مروی ہے:

ام درواہ سے سوال کیا گیا کہ ابو درواہ کا افضل عمل کیا تھا؟ ام درواہ نے فرمایا ابو درواہ اکثر متفکر رہتے تھے۔

۶۷۲- سعید بن محمد بن ابراہیم، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن اسحاق، قیس بن عمار وحشی، سالم بن ابی جعد، حمدان کے سلسلہ سند سے



یورداہ کا قول مروی ہے:

ایک گھڑی (خدا کی تخلیقات میں) غور و فکر کرنا ایک رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

۶۷۳- ابن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو یوسف، جریر کے سلسلہ سند سے حبیب بن عبداللہ کی روایت منقول ہے:

ایک شخص نے معرکہ میں جاتے وقت یورداہ سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا خوشحالی میں اللہ کو یاد کرو اللہ تنگدستی میں تم کو یاد کرے گا۔ اور جب کسی دنیاوی شئی پر نظر پڑے تو سوچ لو کہ اس کا آخری انجام کیا ہے۔

۶۷۴- عبداللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، معاویہ بن ہشام، ثوری، اعمش، عمرو بن مرثدہ کے سلسلہ سند سے سالم بن ابی جعد سے مروی ہے:

یورداہ کے سامنے دو بتیل جو بھستی گا رہے تھے..... ان میں سے ایک کھڑا ہو گیا دوسرے نے بھی چلنا موقوف کر دیا۔ یورداہ نے فرمایا: اس میں بھی انسان کے لئے عبرت ہے۔

۶۷۵- ابو عمرو بن حمدان، احمد بن ابراہیم بن عبداللہ، عمرو بن زرارہ، مجاری، علاء بن مسیب، عمرو بن مرثدہ کے سلسلہ سند سے یورداہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے ظہور کے وقت میرا مشغلہ تجارت تھا۔ میں نے تجارت اور عبادت کے جمع کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا پھر میں تجارت کو ترک کر کے عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اب یہ حالت ہو گئی ہے خدا کی قسم! اگر مسجد کے دروازہ پر میری دکان ہو اور اس سے یومیہ چالیس دینار کما کر وہ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی خلل نہ آئے پھر بھی میں تجارت کا مشغلہ اختیار نہیں کروں گا۔ ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا مجھے شدت حساب کا خوف دامن گیر ہے۔

اس کو محمد بن حنفیہ التمار نے عمار بنی سے عمرو بن مرثدہ عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے اور شیخہ نے ابوالدرداء سے اسکی مثل نقل کیا ہے۔

۶۷۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، عبداللہ بن محمد حبشی، ابو معاویہ، اعمش، شیخہ کے سلسلہ سند سے یورداہ کا قول مروی ہے: میں آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل تاجر تھا۔ آپ ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد میں نے عبادت و تجارت کو جمع کرنے کی کوشش کی، لیکن میں ناکام رہا، جسکی وجہ سے تجارت کو ترک کر کے میں عبادت میں مشغول ہو گیا۔

۶۷۷- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عن ابیہ احمد، عبدالصمد، عبداللہ بن نجیر، ابو عبد رب کے سلسلہ سند سے یورداہ کا قول مروی ہے:

میں اسکو پسند نہیں کرتا کہ مسجد کے دروازہ پر میری دکان ہو اور اس میں خرید و فروخت کے ذریعہ تین سو دینار یومیہ میری آمدنی ہو اور میری نمازوں میں بھی خلل نہ آئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال نہیں کیا اور سود کو حرام نہیں ٹھہرایا، اس سے میرا مقصد فقط قرآنی آیات "لا تلبیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ" کا مصداق بننا ہے۔

۶۷۸- ابوالدرداء کا مرتبہ..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو علاء حسن بن سوار، لیث بن سعد،

معاویہ بن صالح، ابو زاہر، جبر بن نفیر کے سلسلہ سند سے عوف بن مالک کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں ایک قبر کے ارد گرد دیکھیں کہ چرتے اور چیختے کرتے دیکھا، میں نے پوچھا یہ مقبرہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ عبدالرحمن بن عوف کا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خود اندر سے تشریف لائے اور ان سے کہا: اے عوف! اللہ نے قرآن کے عوض ہمیں یہ عطا کیا ہے۔ اگر میں اس نیلہ کے اوپر سے دیکھوں تو مجھے عجیب و غریب لعنتیں نظر آئیں گی..... جن کو آپ کی نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں، نہ آپ کے کان ان کو سن سکتے ہیں اور نہ ہی آپ کے دل میں ان کا خیال آ سکتا ہے، یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ نے تجارت کے ترک کرنے پر

ابو الدرداء کے لئے تیار کی ہیں۔

۶۷۹- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عن ایبہ احمد، اسماعیل بن ابراہیم، یونس بن عبید، حسن کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے صرف خورد و نوش کو لغت الہی سمجھنے والا عملی اعتبار سے کمزور ہوتا ہے اور اس کا عذاب سامنے رہتا ہے۔ اور جو دنیا سے استفادہ نہ کرے وہ دنیا سے (آخرت کیلئے) کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

۶۸۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارود، ابوسعید اشج، ابو خالد، حسن کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: (انسان پر ہر وقت بے شمار نعماء الہیہ کا نزول ہوتا ہے رہتا ہے۔ اور) کتنی ہی خدا کی نعمتیں ایک خاموش رگ میں مضمر ہوتی ہیں۔

۶۸۱- سلیمان بن احمد، احمد بن مصلیٰ، محمود بن خالد، عمرو بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان بن عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: اے لوگو! صالحین سے محبت کرنے اور حق کو حق پہچاننے تک تم خیر پر رہو گے..... کیوں کہ حق کا عارف اس پر عامل کے مانند ہے۔ ابن المبارک نے اس کے مثل اوزاعی سے روایت کی ہے۔

۶۸۲- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان، مسر کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد کی روایت منقول ہے: ابو درداء ذی علم لوگوں میں سے تھے۔

۶۸۳- ابو الدرداء کا حکم اور قرآن کا نزول..... محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبدالوہاب حوطی، اسماعیل بن عیاش، ضمیمہ بن زرقہ کے سلسلہ سند سے شریح بن عبید کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو درداءؓ کو لعن ملعن کرتے ہوئے کہا: اے قاریو! تمہارا کیا حال ہے کہ تم ہم سے بھی زیادہ بزدل ہو، جب تم سے سوال کیا جائے تو بخیل بن جاتے ہو اور جب تم کہاتے ہو تو سب سے بڑے لغے اٹھاتے ہو! حضرت ابو الدرداءؓ نے سکوت اختیار فرمایا، لیکن کسی ذریعہ سے یہ بات فاروق اعظمؓ تک پہنچ گئی۔ انہوں نے ابو درداءؓ سے پوچھا تو انہوں نے جواب میں فقط اتنا فرمایا: اللہ اکی مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت عمرؓ کو فرمایا: کیا ہم جو بھی سنیں گے اس پر ان سے لڑیں، چھڑیں گے کیا؟ اس کے بعد حضرت عمرؓ اس قائل کے پاس گئے اور اس کو گردن سے پکڑ کے آپ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے ازراہ مذاق ایسا کہا تھا۔ اسی وقت قرآن کی درج ذیل آیت نازل ہوئی:

ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب۔ (انجیل: ۶۵)

”اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو گے تو کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے! کیا تم خدا اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟“

۶۸۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: علم حاصل نہ کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے اور خدا چاہتا تو ان کو علم سے روشناس کر دیتا۔ نیز صاحب علم کیلئے ہلاکت ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کرے۔ آپ نے دوسری سائت بار ارشاد فرمائی۔

۶۸۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ، ایوب سختیانی، ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! قرآن کی تعلیم، تعلق مع اللہ اور لوگوں سے لاتعلقی کے بغیر تم فقیہ نہیں بن سکتے۔

۶۸۶- ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے:

فقیرہ شخص کی روزی سہل کر دی جاتی ہے۔

۶۸۷- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم، شریح بن نمیک کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

چلے پھرنے، آنے جانے اور ہر حال میں اہل علم کی معیت اختیار کرنے والا انسان ہی اصل میں فقیرہ ہے۔

۶۸۸- عقل مند اور بے وقوف کی عبادت میں فرق..... احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابیہ احمد، یزید، ابوسعید کندی کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

عقل مندوں (عالموں) کی نیند اور کھانا پینا بھی بے وقوفوں (جاہلوں) کی شب بیداری اور روزوں کو قہر ن لگاتا ہے۔ عقلی عاقل کی ایک ذرہ قلیل عبادت بے وقوف کی پہاڑ جیسی کثیر عبادت سے بہتر ہے۔

۶۸۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمن مقری، مسعودی، ابویوسف کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! جن چیزوں کی مشقت خدا نے انسان پر لازم نہیں تم ان کی تکلیف انسانوں کو مت دو۔ محاسبہ کا کام خدا کیلئے چھوڑ دو۔ دوسروں کے بجائے اپنا محاسبہ کرو، کیوں کہ ایسا شخص راحت میں رہتا ہے۔ ورنہ جو شخص لوگوں کی باتوں کے پیچھے پڑے گا اس کا رنج و غم طویل ہو جائے گا اور وہ اپنی ہی آتش غیظ میں بھڑکتا رہے گا۔

۶۹۰- عبداللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، عبداللہ بن مرثدہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

اللہ کی عبادت یوں کرو گویا کہ وہ تمہارے سامنے ہے، اپنے کو مردوں میں شمار کرو، خوب سمجھ لو کہ قلیل مال مستغنی کرنے والا غافل کرنے والے کثیر مال سے بہتر ہے۔ نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ بھلا یا نہیں جاتا۔

۶۹۱- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، ابواسامہ، خالد بن دینار، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم و علم کی زیادتی، نیکی پر اللہ کا شکر کرنا اور برائی پر ندامت اختیار کرنا انسان کے لئے باعث خیر ہے۔

۶۹۲- ابوالدرداء کی تین محبوب چیزیں..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمن مقری، سعید بن ابی ایوب، عبداللہ بن ولید، عباس بن جلید حجری کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

اگر تین باتوں کا مزہ نہ ہوتا تو میں موت کو زیادہ پسند کرتا، عباس کہتے ہیں میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: دن و رات میں اگر اپنے خالق کیلئے اپنا چہرہ نہ بچھانا ہوتا، دن کی کڑی دو پہروں میں پیاسا نہ رہنا ہوتا اور ان مجالس میں بیٹھنا نہ ہوتا جن میں عمدہ کلام عمدہ سچلوں کی طرح چنا جاتا ہے..... تو مجھے دنیا میں جینے کا کوئی شوق نہ ہوتا۔ پھر فرمایا: تقویٰ کا کمال یہ ہے کہ بندہ اللہ سے ڈرے..... حتیٰ کہ ایک ذرہ کے بارے میں بھی اس کا خوف دامن گیر رکھے۔ حتیٰ کہ وہ تھوڑا سا حلال بھی چھوڑ دے جس کے بارے میں حرام ہونے کا معمولی شبہ ہو۔ اس طرح وہ حرام اور اپنے درمیان مضبوط آڑ بنا لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو انجام کار میں ان فرمایا ہے فرمان الہی ہے:

من يعمل مثقال ذرة خیرا یبرہ ومن يعمل مثقال ذرة شرا یبرہ (سورۃ الزلزال)

جس نے ایک ذرہ خیر کیا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ شرا اختیار کیا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

پھر فرمایا: اے انسان! قلیل برائی سے بچنے کو معمولی نہ سمجھو اور نہ قلیل نیکی کرنے کو تھوڑا خیال کرو۔

۶۹۳- محمد بن بدر، حماد بن مدرک، عمرو بن مرزوق، زنادۃ، منصور، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تمہارے علماء تبلیغ دین اور تمہارے جہاں حصول علم کی کوشش نہیں کرتے! حالانکہ خیر کا معلم اور محترم دونوں کا اجر مساوی ہے۔ اور ان دونوں کے علاوہ دنیا کے کسی شخص میں خیر نہیں۔

۶۹۲۔ تمام لوگ تین قسموں پر منحصر ہیں..... کے لوگوں پر محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اخطی، ہزرج بن فضالہ، بقمان بن ہار کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں: عالم، محترم اور بیکار جس میں کوئی خیر نہیں (اور تمام لوگ ان تینوں میں منحصر ہیں)۔  
۶۹۵۔ محمد بن جعفر، حسن بن علویہ، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! علم حاصل کرو، کیوں کہ اجر میں عالم اور محترم دونوں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی شخص میں خیر نہیں ہے۔  
۶۹۶۔ عبداللہ الاصغری، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، جویر، شہاک کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

اے اہل دمشق! تم دین کے اعتبار سے آپس میں بھائی اور گھروں میں آپس میں ہمسایہ ہو، لیکن تمہارے علماء تعلیم اور جہاں علم پر گامزن نہیں ہیں۔ اے لوگو! فکر آخرت کے بجائے تم رزق کی فکر میں مگن ہو۔ کان کھول کر سنو! ایک قوم نے بڑے مضبوط محلات تعمیر کئے، بڑا مال جمع کیا اور لمبی لمبی امیدیں وابستہ کیں، لیکن ان کو ناکامی اور زلت و رسوائی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اے لوگو! تعلیم حاصل کرو، کیوں کہ عالم اور محترم اجر میں برابر ہیں اور لوگوں کے لئے ان دونوں کے علاوہ تیسرے کسی شخص میں خیر نہیں ہے۔

۶۹۷۔ علی بن احمد بن محمد، اخطی بن ابراہیم، سلم بن جنادہ، عبداللہ بن نمیر، حجاج بن دینار، معاویہ بن قرظہ، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! رفع علم سے نقل علم حاصل کرو اور دنیا سے علماء کو بچو رفع علم ہے۔ اور درحقیقت لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں: عالم اور محترم۔  
۶۹۸۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر و رکابی، شریک، منصور، ابو وائل کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مجھے تم کو نیکی کی دعوت دینے پر من جانب اللہ ثواب کی امید ہے، خواہ مجھ سے اس پر عمل نہ ہو سکے۔

۶۹۹۔ احمد بن اخطی، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ بن صالح، ضمیرہ بن حبیب کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

کوئی شخص متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ عالم نہ ہو اور کوئی اچھا عالم نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اس پر عمل نہ کرے۔

۷۰۰۔ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغيرة، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے قیامت کے روز مجھے سب سے زیادہ بارگاہ الہی میں حاضری کے موقع پر اس بات کا خوف دامن گیر ہے کہ مجھ سے یہ سوال کیا جائے: جو علم تم نے حاصل کیا تھا اس پر کیا عمل کیا؟

۷۰۱۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، مرتج بن یونس، ولید بن مسلم، علی بن حوشب کے والد کے سلسلہ سند سے ابورداء کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز بارگاہ الہی میں حاضری کے موقع پر مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ مجھ سے سوال کیا جائے اے عویر! (آپ کا اصل نام) تم نے علم حاصل کیا یا جاہل کے جاہل رہے؟ اگر میں کہوں کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تو کوئی ممانعت اور حکم

والی آیت باقی نہ رہے گی جس کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے آیت امر پر عمل کیا اور آیت خوف سے ڈرے۔

نیز فرمایا: میں غیر نافع علم، سیر نہ ہونے والے نفس اور قبول نہ کی جانے والی دعا سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔

۷۰۲۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، بقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

میں اس بات سے بہت خوف زدہ ہوں کہ قیامت کے روز مخلوق کے رویہ و پیشی کے موقع پر اللہ مجھ سے حصول علم اور پھر اس پر

عمل کے بارے میں سوال کرے۔

۷۰۳۔ خادم رکھنے سے ممانعت..... سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابوعروہ بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرزاق،

معمر کے سلسلہ سند سے ان کے ایک ساتھی کی روایت منقول ہے:

ابودرداء نے سلمان رضی اللہ عنہما کو درج ذیل باتوں پر مشغول نظر لکھا۔

الباعد:

اے بھائی! بیماری اور مشغولیت سے قبل صحت و فراغت کو قیمت سمجھ، کیونکہ بیماری کو بندے ٹالنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مظلوم کی بدعا سے ڈر۔ مسجد کو اپنا گھر بنالے، کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے جن کے گھر مساجد ہیں..... راحت و آرام اور سکون کا وعدہ کیا ہے۔ نیز پہل

صراط سے سلامتی کے ساتھ گذر کر خدا تک پہنچنے کا وعدہ کیا ہے۔ اے بھائی! یتیم پر رحم کر، اسے اپنے سے قریب کر

اور اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا کھلا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قسوات قلبی دور کرنے کے لئے

انہی باتوں کی وصیت فرمائی تھی۔ اتنا مال جمع کر! جس کا آسانی سے شکر ادا ہو سکے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ

ﷺ سے سنا ہے: قیامت کے روز صاحب مال کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت کی ہوگی۔ وہ آگے

آگے ہوگا، مال اس کے پیچھے پیچھے ہوگا۔ پہل صراط پر گزرتے ہوئے جب بھی اس کو کوئی رکاوٹ آئے گی پیچھے سے

اس کا مال اس کو کبے گا: چلو! چلو! تم نے اپنے مال میں اللہ کا حق ادا کر دیا ہے؟ نیز فرمایا: اور قیامت کے دن اس

صاحب مال کو بھی لایا جائے گا جس نے اپنے مال میں اللہ کی حکم عدولی کی ہوگی، پہل صراط پر گزرتے ہوئے اس

کا مال اس کے کانٹھوں کے درمیان ہوگا وہ بار بار اس کو پھسلانے گا اور کہے گا تو ہلاک ہو، تو نے مجھ میں اللہ

کا لازمی حق کیوں ادا نہیں کیا؟ وہ اسی طرح ہلاکت کو پکارتا رہے گا۔ اور اے بھائی! میں نے سنا ہے کہ تم نے ایک

خادم رکھ لیا ہے۔ اے بھائی! خادم رکھنے کے بجائے اپنا کام خود کرو، کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے: بندہ مسلسل

خدا سے قریب رہتا ہے جب تک وہ کسی خادم سے مدد نہ لے، جب وہ خادم رکھ لیتا ہے تو اس پر اس کا حساب

واجب ہو جاتا ہے۔ میری اہلیہ ام الدرداء نے مجھ سے ایک خادم رکھنے کا تقاضا کیا، حالانکہ میں ان دنوں مالدار

تھا، لیکن حساب ہونے کی وجہ سے میں نے اس کو ناپسند سمجھا۔ اے میرے بھائی! قیامت کے دن میرا اور تیرا کون

مددگار ہوگا اگر ہم سے پورا پورا حساب لیا گیا جبکہ ہمیں حساب کا خوف بھی نہ ہو۔ اور اے میرے بھائی! رسول اللہ

ﷺ کے صحابی ہونے کی وجہ سے دھوکہ میں مت پڑ جانا، کیونکہ ہم آپ ﷺ کے بعد ایک طویل مدت جی چکے

ہیں اور اللہ ہی کو علم ہے آپ ﷺ کے بعد ہمارا کیا حال ہے؟

ابن جابر اور مطعم بن مقدم نے اسی کے مثل ابوالدرداء کا ایک خط حضرت سلمانؓ کے نام پر روایت محمد بن واسع نقل کیا ہے۔

۷۰۲۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

خلیفہ یزید بن معاویہ نے ابودرداءؓ کو ان کی لڑکی الدرء کے ہارے میں پیغام نکاح بھیجا۔ لیکن ایک شخص نے بالاصرار یزید سے اجازت لیکر اس لڑکی سے شادی کر لی۔ لوگوں نے اس بات کی وجہ سے ابودرداءؓ کو حارولائی، کہ خلیفہ کا پیغام نکاح مسترد کر دیا اور ایک غریب شخص سے بنی بیابہ دی۔ لیکن ابودرداءؓ نے ان کی اس بات پر کوئی توجہ نہیں دی اور فرمایا: میں نے درء بنی کا خیال کیا ہے، اگر اس پر ایک بے غیرت شخص یزید بن معاویہ کو کھڑا ہو جاتا اور ایسے گھر میں وہ رہتی جس میں اس کی نظریں بھی چکاچوند ہوتی ہیں تو بتاؤ اس کا دین سلامت رہتا!۔

۷۰۵۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد مخزومی، ابو عوف عبدالرحمن بن مرزوق، داؤد بن مہران کا قول مروی ہے:

داؤد کہتے ہیں: میں فضیل بن عیاض کے سامنے دیر تک کھڑا رہا، ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں میں سمجھ رہا تھا کہ وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ آپ کافی دیر تک اسی حال میں رہے پھر انہوں نے گردن اٹھائی اور مجھ سے سوال کیا تم کب سے کھڑے ہو اے بیٹے؟ میں نے عرض کیا بہت دیر سے۔ فرمایا: ہم کسی خیال میں تھے اور تم کسی خیال میں۔ پھر انہوں نے حدیث سنائی کہ ہمیں سلیمان بن مہران (الاعشى) نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان سنایا:

اللہ اپنے نافرمان کو لوگوں کے قلوب میں مغموض بنا دیتا ہے۔ لیکن خود اسے معلوم بھی نہیں ہوتا۔ پھر فضیل نے فرمایا: جانتے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: بندہ خلوت میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے جس کی وجہ سے مؤمنین کے دلوں میں اللہ اس کی نفرت پیدا کر دیتے ہیں۔

۷۰۶۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، یحییٰ بن عمار کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے انسان! تیرے بھائی کا تجھ پر عتاب اس کے قاتل ہونے سے بہتر ہے۔ تیرے بھائی سے زیادہ تیرا کون خیر خواہ ہوگا؟ اپنے بھائی کو عطاء کرو اور اس کے لئے نرم اور ملتنا ساز بن۔ اس سے حسد نہ کرو ورنہ تو بھی اس کے مثل ہو جائے گا۔ کل موت آنے والی ہے اسی وقت وہ تجھ سے اپنا منہ پھیرے گا! اور تم کسی کی موت کے بعد کیوں روتے ہو جبکہ اس کی زندگی میں اس سے ملنا بھی نہیں چاہتے۔

۷۰۷۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر، عیاض بن عیاض، ابو حازم بن حکیم کے سلسلہ سند سے ابودرداءؓ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر تمہیں با بعد الموت کے احوال معلوم ہو جائیں تو تم من پسند خورد و نوش اور سایہ دار گھروں کو چھوڑ کر سینہ پینتے ہوئے صحراؤں کی طرف نکل پڑو اور مسلسل تم پر گریہ طاری رہنے لگے اور تم انسان کے بجائے درخت بننے کی تمنا کرنے لگو جس کو کاٹ کر کھالیا جائے۔

۷۰۸۔ محمد بن علی بن حنیس، موسیٰ بن ہارون حافظ، ابوالریح، داؤد بن رشید، یقینہ، بحیرہ بن سعید، خالد بن معدان، ابو عثمان یزید بن مرثد بھائی کی سند سے حضرت ابودرداءؓ سے منقول ہے: ایمان کی بلندی خدا کے حکم پر مہر، تقدیر پر رضامندی، جو کل میں خلوص اور پروردگار عزوجل کیلئے ہر وقت سر تسلیم خم رہنا ہے۔

۷۰۹۔ ابوالدرداءؓ کا خط..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن محمد حارثی کی روایت منقول ہے:

ابودرداءؓ نے بذریعہ خط اپنے ایک بھائی کو لکھا اے اللہ!

اسے میرے بھائی ادنیٰ کے معاملہ میں تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے، تجھ سے پہلے بھی اس کے گھر والے تھے دو چلے گئے اور تیرے بعد بھی اس کے گھر والے بنتے رہیں گے۔ اس دنیا سے تیرے فائدہ کی چیز وہی ہے جو تو اپنی آخرت کیلئے آگے بھیج دے۔ اس کے آثار تیری اولاد کی اصلاح پر منتج ہوئے۔ کیونکہ تو مر کر ایسی ذات کی طرف جانے والا ہے جہاں تیرا کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا، جبکہ تم دنیا میں ایسی اولاد کیلئے مال جمع کرتے ہو جو تمہاری تعریف تک نہیں کرتی۔ یاد رکھو! تم دو طرح کی اولاد ہی کیلئے مال جمع کرتے ہو یا تو ایسی اولاد کیلئے جو اس مال میں اللہ کی اطاعت کرے گی، اس صورت میں وہ ایسے مال سے نیک بخت ہو جائے گی جس کے جمع کرنے کی وجہ سے تم بد بخت ہوئے۔ یا ایسی اولاد کیلئے جو اس سے خدا کی نافرمانی کا ارتکاب کرے گی۔ اس صورت میں وہ خود بد بخت ہو جائے گی اس مال کی بدولت جو تو نے اس کیلئے جمع کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان دونوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کیلئے تم اپنی کمر پر بوجھ لا دو۔ لہذا آخرت کے معاملہ تم اس کو اپنی ذات پر ترجیح مت دو۔ جو گزر گئے ان کیلئے اللہ سے رحمت کی امید رکھو! اور جو پیچھے رہ جائیں گے ان کیلئے اللہ کی روزی پر اتماد رکھو۔ والسلام

۱۰۔ احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، صفوان بن عمرو، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ کی سند سے اور ولید کہتے ہیں ثورہ خالد بن معدان، جبیر بن نفیر کی سند سے بھی مروی ہے، جبیر کہتے ہیں:

قبرص کی فتح کے بعد اس کے اہلیان میں تفریق کر دی گئی۔ کافر لوگ ایک دوسرے کو یاد کر کے رونے لگے۔ اس موقع پر ابو درداء بھی رونے لگے۔ جبیر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابوالدرداء! یہ تو ہم مسلمانوں کیلئے خوشی کا وقت ہے، اس دن میں اللہ نے اسلام کو عزت عطا کی ہے۔ آپ نے روتے ہوئے فرمایا: افسوس اے جبیر! یہ دیکھو کہ جب کوئی قوم اللہ کی نافرمانی کرتی ہے تو وہ کس قدر اللہ کے ہاں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ یہ قوم کسی طاقت اور غلبہ والی تھی لیکن انہوں نے اللہ کا امر چھوڑ دیا تو اس حال کو پہنچ گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۱۔ آخرت کی یاد میں چند روایات..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن جبیر، اسامیل بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے ام الدرداء کا قول مروی ہے:

ابو درداء نے یوقت وفات فرمایا: (موت کو بالکل سامنے دیکھتے ہوئے) کون میرے اس دن کے عمل کی طرح عمل کرے گا؟ میری اس گھڑی کی طرح کون عمل کرے گا؟ میرے اس لینے کی طرح کون عمل کرے گا؟ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَنَقَلَبْنَا قُلُوبَهُمْ وَبَاصَرَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ اُولَئِكَ اَصْحَابُ السَّعِيرِ (انعام: ۱۱)

اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ پلٹ دیں گے جیسے وہ اس پر پہلی بار ایمان نہیں لائے تھے۔

۱۲۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عمر بن سلیمان رقی کے سلسلہ سند سے فرات بن سلیمان کا قول مروی ہے: ابو درداء فرمایا کرتے تھے: مال جمع کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ منہ بھرا ہوا مجنون ہے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے وہ اس کو نظر آتا ہے اور خود کے پاس جو ڈھیر جمع ہے وہ اس کی آنکھوں سے اوجھل رہتا ہے۔ اگر اس کی طاقت میں ہو تو وہ کمانے کیلئے رات کو بھی دن میں شامل کر دے۔ ہلاکت ہے اس کیلئے سخت حساب اور شدید عذاب کی۔

۱۳۔ عبد الرحمن بن عباس بن عبد الرحمن، ابراہیم بن اسحاق حربی، یثیم بن خارجہ، اسامیل بن عیاش کے سلسلہ سند سے شریح بن حنبل کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ جنازہ کو دیکھ کر فرمایا کرتے تھے۔ تم صبح کو چل پڑے شام کو ہم بھی آنے والے ہیں۔ یا تم شام کو چلے گئے ہم صبح کو آنے والے ہیں۔ موت بہت اچھی نصیحت ہے لیکن غفلت بھی سخت ہے۔ وعظ و نصیحت کیلئے موت کافی ہے۔ ایک ایک کر کے اچھے لوگ چلے گئے بے علم لوگ رہ گئے ہیں۔

۱۴۔ عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن حربی، علی بن جعد، شعبہ، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے: لوگوں کے تین چیزوں کو ناپسند کرنے کے باوجود مجھے ان سے محبت ہے۔ فقر، مرض اور موت۔

۱۵۔ عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن حربی، علی بن جعد، شعبہ، عمرو بن مرةؓ من شیبہ کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اللہ سے ملاقات کے اشتیاق کی وجہ سے میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ تو واضح پیدا کرنے کی وجہ سے فقر کو پسند کرتا ہوں۔ اور عاصی کے لئے کفارۃ بننے کی وجہ سے مرض کو پسند کرتا ہوں۔

۱۶۔ عبد اللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ریحہ رشیدی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے ابوالہلال کی روایت منقول ہے، ابو درداءؓ فرمایا کرتے تھے:

اے اہل دمشق! نہ کھائے جانے والے مال کو جمع کرنے، نہ رہنے والے گھروں کی تعمیر کرنے اور پوری نہ ہونے والی امیدوں کے وابستہ کرنے سے تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم سے پہلے لوگوں نے مال جمع کئے اور ان کی حفاظت کی، امیدیں باندھیں اور بہت لمبی باندھیں، عمارات تعمیر کیں اور خوب مضبوط کیں۔ لیکن اس کے باوجود ناکامی کے علاوہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہوا اور وہ سب تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ ان کی امیدیں دھوکہ کی نذر ہو گئیں، ان کے گھرانے کیلئے قبر بن گئے۔ یہ قوم عادتھی، جس نے عدنان سے عمان تک مال و اولاد جمع کی۔ لوگو! کوئی ہے جو تمام آل عاد کا ترکہ مجھ سے دو روزوں کے عوض خریدے؟

۱۷۔ عبد اللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو ریحہ رشیدی، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عمرو بن عیاش، صفوان بن عمرو کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

اے مال والو! اپنے اموال سے اپنے تن و قوتش منے کر لو قتل اس سے کہ یہ اموال ہمارے اور تمہارے لئے (موت کے بعد) فائدہ اور برابر ہو جائیں۔ ورنہ سب بھی ہم اور تم اس میں برابر ہیں تم ان کو صرف دیکھ دیکھ کر جیتے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ ان کو دیکھ لیتے ہیں۔

نیز فرمایا: اے لوگو! کھانے سے سیرابی اور علم سے عدم سیرابی کے وقت تمہارے لئے خطرہ ہے۔  
نیز فرمایا: تم میں سے وہ شخص بہترین ہے جو اپنے ساتھی کو کہے: آؤ ہم موت سے پہلے روزے رکھتے ہیں۔ اور وہ شخص بدترین ہے جو کہے: آؤ ہم کھائیں پیئیں اور کھیل کود کریں۔

ایک قوم کو تعمیر میں مشغول دیکھ کر ابو درداءؓ نے ان سے فرمایا: تم دنیا کو دنیا کرنے میں مشغول ہو جبکہ اللہ پاک اس کو خراب اور ویران کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بے شک اللہ کا ارادہ ہی سب پر غالب ہے۔

۱۸۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، و نادم بن سری، کوئج، اسلمہ بن زید کے سلسلہ سند سے کھول کی روایت منقول ہے:

ابو درداءؓ منہدم عمارتوں کے پاس جا کر کہتے: ہائے ویرانوں کے ویرانے! ان کے ہلاک ہونے والے لیکن کہاں گئے۔  
۱۹۔ حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابوالہلال کے سلسلہ سند سے معاویہ بن قرظہ کا قول مروی ہے ایک بار ابو درداءؓ بیمار پڑ گئے۔ آپ کے پاس آپ کے ساتھی آئے اور پوچھا: اے ابوالدرداء! آپ کو کیا مرض ہے؟ فرمایا: مجھے گناہوں کا مرض ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کسی شی کی خواہش ہے؟ فرمایا: میں جنت چاہتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: ہم آپ کیلئے غلیب کو بلائیں؟ فرمایا: اسی نے



تو مجھے بستر پر لٹایا ہے۔

۸۲۰۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، مسعر کی سند سے عون بن عبد اللہ سے مروی ہے:

ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں جو تلاش کرتا ہے وہ پالیتا ہے، جو تکلیف دہ امور پرصر نہیں کرتا وہ حالات سے عاجز آجاتا ہے۔ اگر تم لوگوں کو کاٹنا چاہو گے تو وہ تمہیں کاٹ دیں گے اور اگر تم ان کو چھوڑو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ عون نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: فقر وفاقہ والے دن کیلئے آج (کسحق) لوگوں کو قرض دو۔

۸۲۱۔ محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق، مران، داؤد بن رشید، ولید، سعید بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ کو کہا گیا کہ ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں! فرمایا: میں تیرا صحیح نہیں جانتا اور مجھے فرق ہونے کا خوف لگا رہتا ہے۔

۸۲۲۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، ابو الاشہب، حسن کے سلسلہ سند سے ابو الدرداءؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو! مجھے تمہارے علماء کے گمراہ ہونے اور منافق کے قرآن سے جدال کرنے کا خطرہ ہے۔ قرآن حق ہے۔ قرآن پر ایک راہنما نمارہ ہے جس طرح راستوں کے سروں پر نمارہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص دنیا سے غنی نہ ہو اس کیلئے دنیا بے فائدہ ہے۔

۸۲۳۔ احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی کے سلسلہ سند سے بلال بن سعد کا قول مروی ہے: وہ فرماتے ہیں: حضرت ابو الدرداءؓ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں دل کے منتشر ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی نے آپ سے سوال کیا کہ دل کا انتشار کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ میرے لئے مختلف جگہوں میں مال رکھ دیا جائے۔

۸۲۴۔ محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن سلیمان، ابو ہشام رفاعی، عبد الرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر کے والد جبیر کے سلسلہ سند سے ابو الدرداءؓ کا قول مروی ہے:

جن لوگوں کی زبان اللہ کے ذکر میں ہر شارر رہتی ہے ان میں سے ہر شخص جنت میں ہستا ہو داخل ہوگا۔

۸۲۵۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، منصور کے سلسلہ سند سے سالم کی روایت منقول ہے:

ابو الدرداءؓ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ سعد بن معبد نے ایک سو قلام آزاد کئے ہیں، فرمایا: سو قلام بہت بڑا مال ہے اگر تم چاہو تو میں اس سے بھی افضل شے بتاؤں! دن اور رات ہر وقت ایمان کو لازم پکڑنا اور زبان کا ذکر الہی میں مشغول رکھنا اس سے بدرجہا بہتر ہے۔

۸۲۶۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، عمران القصری کی سند سے ابو جہا سے منقول ہے، ابو الدرداءؓ کا قول ہے:

میں ایک سو مرتبہ اللہ اکبر کہوں یہ مجھے سو دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے عزیز ہے۔

۸۲۷۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی کل، عبد اللہ بن محمد حبشی، ابو اسامہ، عبد الحمید بن جعفر، صالح بن ابی حرب، کثیر بن مرہ حضری کی سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں؟ جو تمہارے مالک کے نزدیک محبوب ترین ہے تمہارے درجات میں سب سے زیادہ اجر والا ہے، وہ عمل اس سے بہتر ہے کہ تم جنگ میں شریک ہو اور دشمن تمہاری گردن مارے اور تم دشمن کی گردن مارو، وہ عمل اللہ کی راہ میں دراہم و دنانیر خرچ کرنے سے بہتر ہے۔ لوگوں نے کہا اے ابو الدرداءؓ اوہ کیا عمل ہے؟ فرمایا: اللہ کا ذکر، اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

۸۲۸۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ محمد بن سالم طاکھی، فرج بن فضالہ، اسید بن وداعہ کے سلسلہ سند سے ابو الدرداءؓ کا قول مروی ہے:

مسلمان اور کافر فقط زبان کی وجہ سے (کلمہ شہادت پڑھنے اور نہ پڑھنے) کی وجہ جنت اور دوزخ میں جائیں گے۔ یہی زبان نوزیمن کی ہو تو اللہ کے نزدیک سب سے اچھی ہے۔ اور یہی زبان کافر کی ہو تو اللہ کے ہاں سب سے مبغوض ہے۔

۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مالک بن مغول کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے: موت کو اکثر یاد کرنے والے کی خوشیاں کم ہوجاتی ہیں اور اس کا جسم گھٹ جاتا ہے۔

۷۳- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اخطی حربی، عبداللہ بن عمر، ابن خراش، عوام، ابراہیم بن علی کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے: موت کو بہت یاد کرنے والا نبی حراق کم کرتا ہے اور وہ جسمانی کمزور ہوتا ہے۔

۷۴- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، عبداللہ بن عمر ابواسلمہ، عبدالرحمن بن یزید، اسماعیل بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے:

اے ہاری تعالیٰ! مجھے بروں کے ساتھ زندہ مت رکھ اور مجھے صالحین کے ساتھ دنیا سے اٹھا۔

۷۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اخطی، ہشیم بن سعید، فرج بن فضالہ کے سلسلہ سند سے لقمان بن عامر کا قول مروی ہے:

ابوردادہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! عمل بد میں مجھے جلا مت فرما جسکی وجہ سے میں بروں کے نام سے پکارا جاؤں۔

۷۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد کے سلسلہ سند سے ابوعون کا قول مروی ہے، ابوردادہ فرمایا کرتے تھے: ہرگز رنے والی شب کے بعد جب میں صبح کرتا ہوں تو لوگ مجھے حسب سابق پاتے ہیں مگر میں خوب جانتا ہوں کہ ہر رات میں اللہ کی مجھ پر نعمتیں اترتی ہیں۔

۷۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن بن عمار، یحییٰ بن سعید، خلاد بن سائب کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے: ہرگز رنے والی رات جس میں میں سلامت رہتا ہوں اور کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور ہرگز رنے والا دن جس میں میں سلامت رہتا ہوں اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچتی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت بڑی عاقبت میں ہوں۔

۷۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، محمد بن فضیل، حصین، سالم بن ابی جند کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! کیا یہ ہے کہ تم فکر آخرت کے بجائے دنیا کی فکر کرتے ہو؟ جس (دین) پر تم کو تمہارا بتایا گیا ہے اس کو تم ضائع کرتے ہو، میں تمہارے بدترین لوگوں کی بات بتاتا ہوں، وہ لوگ گھڑ سواری میں اڑتے ہیں، نمازوں میں کوتاہی کا شکار ہیں اور آخر میں نماز میں بیچتے ہیں، وہ قرآن میں غور نہیں کرتے اور غلاموں کے آزاد کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

۷۹- عبداللہ الاصغہانی، احمد بن محمد بن حسن، ربیع بن ثعلب، فرج بن فضالہ، لقمان بن عامر کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! مظلوم و یتیم کی بددعا سے احتراز کرو، کیوں کہ وہ لوگوں کے آرام کے وقت شب میں اللہ کی طرف جاتی ہیں۔

۸۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجزیر، منصور، ابووائل کے سلسلہ سند سے ابوردادہ کا قول مروی ہے:

اس شخص پر ظلم کرنے والا جس کا خدا کے سوا کوئی نہیں میرے نزدیک بغض الناس ہے۔

۸۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اخطی، ہشیم بن سعید، بکر بن معمر، عبید اللہ بن زخر، یثیم بن خالد کے سلسلہ سند سے ابن عساکر کا قول مروی ہے: ہم نے ایک بار کریم بن ابرہہ سے ملاقات کی، اس وقت وہ سواری پر تھے اور ان کا غلام ان کے پیچھے بیٹھا تھا۔ اس وقت انہوں نے فرمایا: میرے سامنے ابوردادہ نے فرمایا بندہ اس وقت تک اللہ سے دور ہوتا رہتا ہے جب تک اس کے پیچھے کوئی چلا رہتا ہے۔

۷۳۹- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ولید بن مسلم، ابن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت ابو درداءؓ جب بھی تہجد گزاروں کو تہجد میں قرآن پڑھتے سنا کرتے تو فرماتے: یہ لوگ قیامت سے قتل ہی اپنی جانوں پر رونے والے ہیں اور ان کے قلوب اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔

یہم بن خارجہ نے ولید بن احمد بن جابر بن عطاء بن مرہ عن ابی الدرداءؓ کے طریق سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۷۴۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن بشر، حکم بن فضیل، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے: اے لوگو! ہمیشہ خیر تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی نعمات (برکات) کی جستجو کرو کیونکہ جس کو اللہ چاہتے ہیں اپنی رحمت سے وہ عطا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے پرہوشی اور اسن وسکون کا سوال کرو۔

۷۴۱- عبد اللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث اور ان کے والد حارث کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن جبرین بن نفیر کی روایت منقول ہے: ایک شخص نے حضرت ابو الدرداءؓ کو کہا: مجھے ایسے کلمات سکھا دیجئے جن سے اللہ مجھے فائدہ دے۔ فرمایا: دو، تین، چار اور پانچ باتیں ہیں جو ان پر عمل کر لے، اللہ کے ہاں اس کیلئے بلند درجات ہیں۔ پھر فرمایا: حلال کے سوا کچھ نہ کھاؤ، حلال اور پاکیزہ شئی کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ، اپنے گھر میں پاکیزہ (شئی اور پاکیزہ) شخص کو ہی لاؤ، اللہ عزوجل سے سوال کرو کہ وہ تمہیں صرف دن دن کا رزق دیا کرے اور جب تم صبح کرو تو اپنے کو مردوں میں شمار کرو گویا کہ تم ان سے مل گئے ہو۔ اپنی عزت و آبرو اللہ عزوجل کے سپرد کرو..... پس جو شخص تمہیں گالی دے، برا بھلا کہے یا تم سے لڑائی کرے تم اس کو اللہ عزوجل کے سپرد کر کے کنارہ کرو اور آخری بات یہ کہ جب بھی تم سے کوئی خطا مرزد ہو جائے تو اللہ عزوجل سے استغفار کرو۔

۷۴۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن عطاء، سفیان، خلف بن حوشب کے سلسلہ سند سے ابو درداءؓ کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں کے سامنے بظاہر ہم بھتے ہیں لیکن ہمارے قلوب ان پر لعنت کرتے ہیں۔

۷۴۳- عبد اللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، بکر بن سوادہ کے سلسلہ سند سے خالد بن حدیر اسلمی کی روایت منقول ہے:

خالد کہتے ہیں: ایک بار میں ابو درداءؓ کے پاس گیا ان کے نیچے اور اوپر ان کی چادر اور پٹی تھی۔ آپ بیمار تھے۔ میں نے ان کی خدمت میں امیر المؤمنین کا بھیجا ہوا احمدہ بچھونا اور مرعزی چادر پیش کرنے کا پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمارا ایک اصلی گھر ہے، ہمیں اس کی طرف کوچ کرنا ہے لہذا ہم اسی کیلئے عمل کریں گے۔

۷۴۴- محمد بن عمر، ابو شعیبہ حرانی، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی کے سلسلہ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ سے کچھ لوگوں نے میزبانی طلب کی۔ لہذا آپؓ نے ان کی مہمان نوازی کی۔ رات کو کچھ لوگوں کو عام سے بستر پر سلایا اور باقی لوگوں کو بغیر بستر کے ان کے اپنے کپڑوں میں سلایا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابو الدرداءؓ نے ان سے کچھ تاگواری محسوس کی آپؓ فرمانے لگے: ہمارا ایک گھر ہے جس کیلئے ہم سامان جمع کر رہے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔

۷۴۵- سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی کے سلسلہ سند سے حسان کا قول مروی ہے:

ابو درداءؓ نے اہل دمشق سے فرمایا: سالہا سال سے سیراب ہو کر کھانے کے باوجود تمہاری مجالس ذکر الہی سے خالی ہیں۔ تمہارے علماء تعلیم دینے اور تمہارے جہال تعلیم حاصل کرنے سے دور کیوں ہیں؟ اگر تمہارے علماء چاہیں تو اپنے علم میں مزید اضافہ

کر سکتے ہیں اور تمہارے جہاں علم حاصل کرنا چاہیں تو خوب حاصل کر سکتے ہیں۔ لہذا جو شی تمہارے لئے مفید ہے اسے لے لو اور نقصان دہی کو چھٹک دو۔ خدا کی قسم! ہر امت خواہش پرستی اور اپنے کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہے۔

۴۶-۷- احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے: ابو دردائہ نے ایک شخص کو اپنے لڑکے کو آراستہ کرتے دیکھا تو فرمایا: یہ اس کی گمراہی کا سبب ہے۔

۴۷-۷- احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، عمرو بن عبد الواحد، اوزاعی کے سلسلہ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے: ایک شخص نے حضرت ابو دردائہ سے اپنے بھائی کا شکوہ کیا۔ ابو دردائہ نے اس سے فرمایا عنقریب من جانب اللہ تمہاری مدد کی جائیگی۔ کچھ روز بعد شاکی ایک وفد کے ساتھ حضرت معاویہ کے پاس گیا تو انہوں نے ایک سو دینار اسے ہدیہ کئے اور اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔

۴۸-۷- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن مروزی، ابن مبارک، یونس بن سیف، ابو کبیر سلوکی کے سلسلہ سند سے ابو دردائہ کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز غیر عامل عالم..... اللہ کے ہاں سب سے بڑا بد بخت ہوگا۔

۴۹-۷- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، علی بن خشرم، یحییٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے حسان بن عطیہ کا قول مروی ہے:

ابو دردائہ فرمایا کرتے تھے: اے باری تعالیٰ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ علماء کے قلوب مجھے لعنت کریں پوچھا گیا: وہ کیسے آپ کو لعنت کریں گے؟ فرمایا: جب وہ مجھ سے کراہت کرنے لگیں تو سمجھو کہ وہ مجھے لعنت کر رہے ہیں۔

۵۰-۷- ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسین بن مروزی، ابن مبارک، خلف انصاری، یونس بن سیف، ابو کبیر سلوکی کے سلسلہ سند سے ابو دردائہ کا قول مروی ہے:

اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھانے والے شخص قیامت کے روز عند اللہ اثر الناس ہوگا۔

۵۱-۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز مصری، ایوب بن سویہ، ابن جابر کے سلسلہ سند سے عمیر بن ہانی کا قول مروی ہے:

ابو دردائہ فرمایا کرتے تھے: جھٹلانے والے، نافرمانی کرنے والے اور نقض عہد کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ اس نے نیکی کی اور نہ چٹائی اختیار کی۔

۵۲-۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن یزید بن جابر، ابو عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو دردائہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم بڑھاپے تک دنیا کی محبت میں مستغرق رہتے ہو، البتہ من جانب اللہ حفاظت کئے جانے والے اس سے مستثنیٰ ہیں لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

۵۳-۷- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن یزید مرقی، کہس، عوف بن رطل کے سلسلہ سند سے ابو دردائہ کا قول مروی ہے:

تین چیزیں انسان کے کمال کی علامت ہیں؛ مصیبت کے وقت کسی سے شکوہ نہ کرنا، اپنا دکھ دوسروں پر عیاں نہ کرنا اور بزرگی کا دعوئی نہ کرنا۔

۵۴۔ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، احمد بن سحی حلوانی، سعید بن سلیمان، جفص، بیان کے سلسلہ سند سے قیس کا قول مروی ہے ابووردادہ اور سلمان رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کو بذریعہ خط پیالہ والا واقعہ یاد دلاتے تھے۔ کیوں کہ ایک بار پیالہ اور اس کے کھانے نے ان کے سامنے اللہ کی تسبیح بیان کی تھی۔

۵۵۔ عبداللہ بن محمد بن محمد بن ابی اہل، عبداللہ بن محمد مجسی، ابواسلمہ، اعمش، عمرو بن مرہ کے سلسلہ سند سے ابوالہتیری کا قول مروی ہے: ایک بار حضرت ابوالدرداءؓ ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ حضرت سلمانؓ پاس ہی موجود تھے۔ اچانک حضرت ابوالدرداءؓ نے ہانڈی میں سے ایسی آواز سنی گویا کوئی بچہ اللہ کی تسبیح کر رہا ہو۔ پھر ہانڈی خود بخود اٹ کر اپنی جگہ پر پہنچ گئی..... جبکہ اس میں سے کوئی چیز نہیں گری۔ ابووردادہؓ نے سلمانؓ سے فرمایا: سب چیز دیکھو، جو تم نے اور نہ تمہارے والد نے دیکھی ہوگی اب ہانڈی سے تسبیح کی آواز آرہی ہے۔ سلمانؓ نے فرمایا: اگر تم خاموش رہتے تو اس بھی عجیب ترین چیز میں دیکھتے۔

۵۶۔ عبداللہ بن محمد بن محمد بن شبلی، ابوبکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، محمد بن سعید انصاری، عبداللہ بن یزید بن ربیعہ دمشقی کے سلسلہ سند سے ابووردادہؓ کا قول مروی ہے:

ایک شب میں مسجد میں گیا تو وہاں ایک شخص کو سجودہ ریڑھ ہو کر دعاء کرتے دیکھا۔ وہ بارگاہ الہی میں عرض کر رہا تھا: اے باری تعالیٰ میں آپ سے خوف زدہ اور آپ کے عذاب سے امان کا طالب ہوں، مجھے اپنے عذاب سے امن دے کر میرا سوال پورا کر دیجئے۔ اے باری تعالیٰ میں سائل فقیر ہوں تجھ سے تیرے فضل کا خواہاں ہوں۔ میں اپنے گناہوں کا عذر نہیں بیان کرتا اور نہ میں صاحب قوت ہوں جو اپنی مدد آپ کر سکوں..... میں تو تیری معافی کا خواستگار گناہ گار ہوں۔ پھر ابووردادہؓ بڑے تعجب کے عالم میں اپنے ساتھیوں کے سامنے مذکورہ کلمات بیان کرتے تھے۔

۵۷۔ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حمید بن سعید، فرج بن فضالہ، یحییٰ بن عمار کے سلسلہ سند سے امردودادہؓ کا قول مروی ہے: اے باری تعالیٰ! ابووردادہؓ نے مجھ سے دنیا میں شادی کی۔ لہذا آخرت میں میں ان سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ ابووردادہؓ نے ان سے فرمایا پھر میری موت کے بعد دوسرے کسی سے شادی مت کرنا۔ حضرت امالدرداءؓ صاحب حسن و جمال تھیں، چنانچہ ابووردادہؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے حضرت معاویہؓ سے ان کے اصرار کے باوجود شادی نہیں کی۔

۵۸۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابویب کے سلسلہ سند سے ابووقلابہؓ کا قول مروی ہے: ابووردادہؓ کے سامنے ایک گناہ گار شخص کو ملامت کی گئی۔ ابووردادہؓ نے ملامت کرنے والوں سے فرمایا: کنویں میں گرے ہوئے شخص کو تم لگانے کی کوشش نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ابووردادہؓ نے فرمایا: پھر تم اپنے بھائی کو ملامت مت کرو اور عاقبت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ انہوں نے حضرت ابووردادہؓ سے سوال کیا کہ کیا آپ اس کو برا نہیں سمجھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: میں اسکی ذات کے بجائے اس کے عمل کو برا سمجھتا ہوں۔

آپ کا فرمان ہے: اے لوگو! خوشحالی میں اللہ کو یاد کرو تو وہ تم کو بد حالی میں یاد کرے گا۔ مؤلف فرماتے ہیں: ابوالدرداءؓ صاحب حکمت، عقل مند اور عالم و طیب تھے۔ آپ حکمت میں بہت کلام کرتے تھے۔ آپؓ کے مواظبت میں بہا سفید تھے۔ مریضوں کیلئے آپ کی حکمت اور آپ کے علوم کامل شفاء تھے، جبکہ دنیا سے کنارہ کش اور مظلوم لوگوں کیلئے بہترین حفاظت کا ذریعہ تھے۔ آپ کی نظر پر تاہیر اور آپ کا ذکر شفاء بخش تھا۔ دنیا کی زیب و زینت کو دفع کرنے والے اور آخرت کے مراتب کو سیننے والے تھے۔

۵۹۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن شبلی، ابو عمر، سفیان بن عیینہ، ابن ابی حسین، ابن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے یزید بن معاویہ

کا قول مروی ہے:

ابودرداء علماء حکماء اور روحانی معالجین میں سے تھے۔

۷۶۰۔ ابو حاد بن جبلة، محمد بن اسحاق، داؤد بن رشید، سعید بن یعقوب، اسماعیل بن عیاش کے سلسلہ سند سے محمد بن یزید رجبی کا قول مروی ہے:

ابودرداء سے سوال کیا گیا کہ آپ انصاری ہونے کے باوجود شاعر نہیں ہیں؟ جبکہ ہر انصاری شاعر ہے! انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، درج ذیل شعر میں نے ہی کہے ہیں:

یرید المرء ان یعطی مناه  
ویأبى الله الا ما أراد  
یقول المرء فاندقی ومانی  
وتقوی الله أفضل ما استفاد

انسان اپنی امیدوں کے پورا ہونے کا متمنی رہتا ہے، جبکہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہی اس کی امیدیں پوری ہو سکتی ہیں۔ انسان مال کو نفع بخش شیء سمجھتا ہے جبکہ تقویٰ سے بڑی کوئی شیء اس کے لئے نفع بخش نہیں ہے۔

۷۶۱۔ محمد بن محمد بن سوار قسری، محمد بن جعفر بن ربیع، محمد بن خلف، ابراہیم بن ہر استہ، سفیان ثوری، حبیب بن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے نافع بن جبیر کا قول مروی ہے:

ابودرداء سے شعر نہ کہنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں گزشتہ دو شعر کہے۔

۷۶۲۔ محمد بن عبداللہ الکاتب، محمد بن عبداللہ الحضرمی، عبدالحمید بن صالح، ابو معاویہ، موسیٰ صغیر، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

میں نے ابودرداء سے سوال کیا کہ کیا بات ہے تم اپنے مہمانوں کی وہ خاطر تواضع نہیں کرتے جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔ بوجھوں والے لوگ اس کو عبور نہیں کر سکیں گے۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس گھاٹی کیلئے پلکار ہوں۔

۷۶۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن الولید بن صباح الدمشقی، مروان بن محمد الظاہری، مسلمہ المعدل، عمیر بن ہانی، ابی اعذرہ، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابودرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! اللہ کی عظمت کرو وہ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔ ۲۔ راوی مروان نے اس کی تشریح میں کہا: یعنی اللہ کی فرمائیداری کرو، اللہ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔

یہ روایت حضرت ابوالدرداء کی اس روایت کے مشابہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت ابوالدرداء نے تعجب کے ساتھ عرض کیا: خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے اور خواہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔ ۳

۱۔ المستدرک ۵/۴۷، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۰۳، والحناف السادة المتقین ۲۸۳/۹، والدر المنثور ۶/۳۵۳، والجامع الكبير ۶۲۷۳، وکنز العمال ۱۰۱۹۱۔

۲۔ التاريخ الكبير للبخاری ۶۳/۹، ومسنند الامام أحمد ۱۹۹/۵، ومجمع الزوائد ۱۰۰/۳۱۱، ۲۱۷/۲۱۷۔

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۱، ومسنند الامام أحمد ۱۵۱/۳۸۲، ۲۲۵، ۷۹۳، ۳۹۱، ۳۲۲/۳، ۳۳۶، ۳۰۴، ۱۶۶/۵، ۲۳۱، ۳۱۶، ۳۲۳، والسنن الكبير لبيهقي ۳۳/۷، والمعجم الكبير للطبرانی ۲۰۳/۳، ۵۵/۷، ومجمع الزوائد ۱۷/۱۹، ۲۱، ۲۲، ۱۰۳۔

۶۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، یحییٰ بن عبد اللہ العصری کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہر صبح دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جو جن وانس کے علاوہ تمام مخلوق سنی ہے، اے لوگو! اللہ کی طرف آؤ اور قلیل کفایت کرنے والا مال کثیر غافل کرنے والا مال سے افضل ہے۔

سلیمان جلی، شیبان بن عبد الرحمن انہوی، ابو عوانہ اور سلام بن مسکین وغیرہ نے قتادہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

۶۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو کریب، محمد بن فضیل، محمد بن سعد، عبد اللہ بن ربیعہ، بن یزید، عائزہ اللہ ابو اور یس کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے، آپ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے:

اللھم انی اسئلك حبك وحب من یحبك والعمل الذی یبلغنی حبك ،

اللھم اجعل حبك احب الی من نفسی واهلی و الماء البارء

اے باری تعالیٰ! میں آپ اور آپ کے محبتیں اور آپ کے محبوب عمل کو پسند کرتا ہوں۔ اے باری تعالیٰ!

اپنی محبت کو میرے نفس، میرے اہل اور شہنشاہے پانی سے بھی زیادہ میرے لئے محبوب بنا دے۔

۶۶- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن یوسف بن شحاک، یوسف بن مصرف، زید بن الحباب، جنید بن العلاء بن ابی وہب، محمد بن سعید، اسماعیل بن عبید اللہ، ام الدرداء کے سلسلہ سند سے ابو درداء کی روایت منقول ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

جس قدر ہو سکے دنیا کی فکرات سے خالی رہو۔ کیونکہ جس شخص کی سب سے بڑی فکر دنیا بن جائے اللہ تعالیٰ اس کے کام

ضائع کر دیتا ہے۔ فقر و فاقہ کا خوف ہر وقت اس کے سر پر مسلط کر دیتا ہے۔ جبکہ جس شخص نے اپنی سب سے بڑی فکر فکر آخرت بنالی۔

اللہ تعالیٰ اس کے کام بنا دیتا ہے۔ اس کے دل میں استغناء رکھ دیتا ہے۔ اور کوئی بندہ اپنے دل کو اللہ کے ساتھ نہیں لگا تا مگر اللہ تعالیٰ

مؤمنین کے دلوں کو محبت اور دوستی کے ساتھ اس کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس کو ہر خیر پہنچانے میں جلائی کرتا ہے۔

۶۷- سلیمان بن احمد، مطالب بن شعیب، بکر بن ہبل، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابو علیس یزید بن سیرہ، ام الدرداء کے

سلسلہ سند سے ابو درداء کی روایت منقول ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا: اے عیسیٰ! تمہارے بعد میں ایک ایسی امت بھیجوں۔ جو بلا علم و علم نعمت پر شکر اور مصیبت

پر صبر سے کام لگی۔ حضرت عیسیٰ نے بارگاہ الہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ یہ بلا علم و علم کے کیسے ہوگا؟ اللہ نے فرمایا میں اپنے علم و علم

سے ان کو علم و علم عطا کروں گا۔

یہ چھ احادیث حضور ﷺ سے صحابہ میں سے صرف حضرت ابو الدرداء نے روایت کی ہیں۔

۱۔ مستد الامام احمد ۵/۱۹۷، و التحاف السادة المتقين ۹/۲۸۳، و المستدرک ۲/۳۳۵، و مجمع الزوائد ۳/۱۲۲.

۱۰/۲۵۵، و صحیح ابن حبان ۱۳/۸۱۳، ۲۳۷۶، (موارد الظمان) الترغیب و الترهیب ۲/۳۹، ۵۳۷، ۱۱۸/۳.

۲۔ سنن الترمذی ۳۳۹۰، و مشکاة المصابیح ۲۳۹۶، و تاریخ ابن عساکر ۲/۱۷۲، (التہذیب) و التحاف السادة المتقين

۵/۷۸، ۵۳۹/۹، و الجامع الكبير ۳۹۳۹، و کنز العمال ۳۷۹۳.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۷، و الترغیب و الترهیب ۳/۱۲۰، و المطالب العالیة ۲۲۶۹، و کنز العمال ۷/۶۰۷.

۴۔ المستدرک ۱/۳۳۸، و التاريخ الكبير ۳۵۶/۱، و الدر المنثور ۵/۲۳۳.

### (۳۶) معاذ بن جبلؓ

ابنہ صحابہ کرام میں سے ایک ابو عبد الرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ آپؓ پختہ عمل والے باڑائی جھگڑے سے کنارہ کش علماء کے پیشوا، کریم النفس، قاری قرآن، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے لئے سر تسلیم خم کرنے والے، محبت و مہربانیت قدم بزمِ خود دار و دریادل تخی فتنوں سے محفوظ رہنے والے، بندوں اور ان کے اموال کے رکھوالے اور احوال و سوانح سے محفوظ رہنے والے تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف انسانیت کے لئے اپنے آپ کو کھپانے اور معاذ بن جبلؓ کی تلاش کا نام ہے۔

۶۸- امت کے سب سے بڑے عالم..... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، وہیب، خالد، ابو قلابہ، انس۔ (دوسری سند) محمد بن جعفر بن یحییٰ، جعفر بن محمد صالح، قہیبہ، سفیان، خالد و عاصم، ابو قلابہ، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبلؓ ہیں۔  
۶۹- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ابی عوف، سوید بن سعید، عمر بن سعید، عمران، حسن و ابان، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری امت میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم معاذ بن جبلؓ ہیں۔

۷۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، احمد بن یونس، سلام بن سلیمان، زبید غمی، ابو سعید خدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

معاذ بن جبلؓ لوگوں میں حلال و حرام کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

۷۱- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمود بن شداد، مروان بن معاویہ، سعید بن ابی عمرو، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن الخطابؓ نے (یوقت وقات) فرمایا: اگر معاذ بن جبل زندہ ہوتے تو میں انہیں خلیفہ نامزد کرتا۔ خدا تعالیٰ مجھ سے اسکی وجہ پوچھتا تو میں کہتا: میں اس شخص کو خلیفہ بنا کر آیا ہوں جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب علماء اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری دیں گے معاذ بن جبل ان میں نمایاں مرتبہ و مقام پر ہوں گے۔

۷۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس ثقفی، حمید بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عمارہ بن خزیمہ، محمد بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

معاذ بن جبلؓ شرافت و فضیلت میں امام العلماء ہیں۔

۱. طبقات ابن سعد ۳/۵۸۳، ۴/۳۸۷، والتاریخ الکبیر ۷/۱۵۵۳، والجرح ۸/۱۱۱۰، والاستیعاب ۳/۱۳۰۲،  
والجمع ۲/۳۸۷، وسیر النبلاء ۱/۳۳۳، والکاشف ۳/۵۵۹۱، وتذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹، والاصابة ۳/۸۰۳،  
وتہذیب التہذیب ۱۰/۱۸۶، وتہذیب الکمال ۲۸/۱۰۶،  
۳. طبقات ابن سعد ۲/۱۰۷، ۲/۱۱۳، ۲/۱۲۲، ۲/۱۱۳،

۴. الاحادیث الصحیحہ ۱۳۳۶، وکنز العمال ۳۳۶۳۳، وتاریخ ابن عساکر ۶/۲۰۲، (التہذیب)

۵. الاحادیث الصحیحہ ۱۰۹۱، وکنز العمال ۳۳۶۳۳، والجامع الکبیر ۵۷۳۸،

(عبارتوں سے: کان معاذ بین اہلبہم رتوۃ بحجر)

۶. مجمع الزوائد ۱۹/۳۱۱، وکنز العمال ۳۳۶۳۳، ۳۲۶۳۵، والاحادیث الصحیحہ ۱۰۹۱،



یہ حدیث یحییٰ بن ایوب نے بھی عمارہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے عمارہ اور محمد بن کعب کے درمیان محمد بن عبد اللہ بن ازہر انصاری کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۷۷۳- سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زعید، سعید بن ابی مریم، یحییٰ بن ایوب، عمارہ بن غریب، محمد بن عبد اللہ بن ازہر، محمد بن کعب قرظی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بالا کے مثل ارشاد فرمایا۔

۷۷۴- ابو حامد بن ثابت بن عبد اللہ، قتادہ بن علی بن ابراہیم، مطر، عبیدہ بن عبد الرحیم، ضمیرہ بن ربیعہ، یحییٰ بن ابی عمر و شیبانی، ابو جحافہ (یا ابو عجماء، سند میں عبیدہ کو شک ہوا ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ عمر بن الخطاب سے کہا گیا: اگر آپ ہمیں کسی ایسے آدمی کے بارے میں وصیت کرتے جس کو ہم آپ کے بعد خلیفہ بنا لیتے؟ فرمایا: اگر میں معاذ بن جبل کو پالیتا میں انہیں خلیفہ بنا تا پھر میں خدا تعالیٰ کے پاس جاتا اور خدا تعالیٰ مجھ سے اس کی بابت پوچھتا کہ تو امت محمد ﷺ پر کس کو خلیفہ مقرر کر کے آیا ہے؟ میں جواب دیتا: میں نے تیرے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کہ معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہوں گے۔

۷۷۵- ابو اسحاق بن حمزہ، ابو خلیفہ، ابو ولید، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابراہیم، مسروق، عبد اللہ بن عمروؓ سے بمثل حدیث مذکور مروی ہے۔

۷۷۶- قرآن کے چار صحابی عالم..... ابو بکرؓ، عبید بن عامر، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، عمش، حقیق، عبد اللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم قرآن مجید کو چار آدمیوں سے حاصل کرو اور پڑھو: ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود)، (نبی ﷺ) نے ان کے نام سے ابتداء کی (معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور ابو ذر رضی اللہ عنہم کے آزاد کردہ غلام سالم سے)۔

۷۷۷- احمد بن حنبل، احمد بن محمد ان بصری، عبد اللہ بن احمد دورق (دوسری سند) ابو اسحاق بن حمزہ، یوسف قاضی، (دونوں) عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چار اشخاص نے قرآن مجید جمع کیا ہے۔ اور وہ چاروں انصاری ہیں: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو ذر رضی اللہ عنہم۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ابو ذر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ میرے ایک بچا تھے۔

۷۷۸- شیبہ ابراہیم علیہ السلام..... سلیمان بن احمد، ابو یزید قرظی، حجاج بن ابراہیم ازرق، عبد اللہ بن عمرو، عبد الملک بن عمیر، ابو احوس وغیرہ، عبد اللہ بن مسعود (دوسری سند) احمد بن محمد بن ستان، محمد بن اسحاق سراج، سفیان بن وکیع، ابن علیہ، منصور بن عبد الرحمن، شعبی، فروہ بن نوفل انجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا:

بے شک معاذ بن جبل ایک امت (پیشوا) اور قانت (اللہ کے فرمان بردار) اور ایک طرفہ مجلس تھے۔ کسی نے کہا: یہ اوصاف تو ابراہیم علیہ السلام کے تھے؟ ابن مسعود نے فرمایا: جی ہاں! میں بھولا نہیں ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ امت اور قانت کیا ہیں؟ میں نے کہا:

۱۔ کنز العمال ۳۲۶۳۶، ۳۲۶۳۸، ۳۲۶۳۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۳۵/۵، ۲۲۹/۶، صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب ۲۲، رقم: ۱۱۶، ومنن الترمذی

۳۸۱۰، ومسنن الامام احمد ۲/۱۹۰، ۱۹۱، والمستدرک ۳/۲۲۵، ومجمع الزوائد ۹/۵۲، ۳۱۱، وفتح الباری

۱۲۶/۷، ۳۶/۹، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۵۱۸، والاحادیث الصحیحة ۱۸۲۔

اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ ابن مسعودؓ فرمانے لگے: امت وہ ہوتا ہے جو خیر کی تعلیم دے اور قانت وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مطیع ہو۔ چنانچہ معاذؓ لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمانبردار تھے۔

۷۷۹۔ احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق سراج، زیاد بن ابیہ، یثیم، سیار، شععی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بے شک معاذؓ بن جبل امت قانت (پیشوا اور مطیع) تھے۔ کسی نے کہا: امت وقانت تو ابراہیم علیہ السلام تھے؟ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بے شک ہم معاذؓ کو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے ان سے پوچھا گیا امت (پیشوا) کون ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دے وہ امت ہوتا ہے۔

یہ حدیث فراس بن یحییٰ نے شععی عن مسروق عن عبد اللہ بن مسعود کی سند سے روایت کی ہے۔ گویا یہ سند متصل ہے جبکہ متن والی سند بالاسنقطع ہے چونکہ شععی کی ملاقات عبد اللہ بن مسعودؓ سے نہیں ہوئی۔

۷۸۰۔ معاذ بن جبل کی فضیلت ..... ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، کبیر بن ہشام، جعفر بن یزید، حذیفہ بن یرموق، عطاء بن ابی رباح.....

ابو مسلم خولانی کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں جمہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک حلقہ قائم ہے جس میں لگ بھگ تیس صحابہ کرامؓ بیٹھے ہیں اور سب سن کبولت کو پہنچ چکے ہیں۔ ان کے بیچ ایک سرگھیس آنکھوں والا اور چمکدار دانتوں والا (خوبصورت) نوجوان بیٹھا ہوا ہے اور کوئی بات نہیں کرتا، خاموش بیٹھا ہوا ہے۔ (جبکہ اور لوگ بات چیت کر رہے ہیں) ان لوگوں کا جب کسی چیز میں اختلاف ہوتا ہے تو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے سے پوچھا: یہ کون ہستی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ معاذؓ بن جبل ہیں۔ چنانچہ معاذؓ کی محبت میرے دل میں جاگزیں ہو گئی۔ میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہا تا وقتیکہ وہ اٹھ کر چلے گئے۔

۷۸۱۔ ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ابیہ، یزید بن ہارون، عبد الحمید بن جعفر، شہر بن حوشب، ابن غنم.....  
حائز اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں ایک دن صحابہ کرامؓ کے ساتھ عمر بن الخطاب کے ابتدائی دور خلافت میں مسجد میں داخل ہوا، میں ایک مجلس میں بیٹھ گیا جس کے شرکاء کی تعداد تیس سے کچھ اوپر تھی۔ وہ سب کے سب رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اس حلقے میں ایک خوبصورت شیریں کلام اور پختہ گندی رنگ والا نوجوان بھی بیٹھا ہوا تھا، وہ عمر کے اعتبار سے حاضرین میں سے زیادہ نوجوان معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ جب بھی ان لوگوں کو کسی حدیث میں اشتباہ ہوتا فوراً اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے۔ وہ انہیں کافی شافی جواب دیتا، وہ بذات خود کوئی حدیث نہیں بیان کرتا تھا لہذا یہ کہ حاضرین مجلس اس سے پوچھتے۔

میں نے جرات کر کے پوچھا: اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں معاذ بن جبل ہوں۔  
شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح میری کتاب میں عبد الحمید بن جعفر کی سند سے واقع ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ایک بڑی جماعت نے بھی روایت کیا ہے اور سب نے ہی تقریباً یوں سند بیان کی ہے: عبد الحمید بن مہران، شہر بن حوشب (گویا متن والی سند میں عبد الحمید بن جعفر ہے جبکہ دیگر محدثین اسے عبد الحمید بن مہران ذکر کرتے ہیں)۔

۷۸۲۔ ابو حامد بن جبلیہ، ابو اسحاق سراج، اسحاق بن ابراہیم حطلی، ابو عامر عتدی، ابیہ بن یسار زہری، یعقوب بن زید..... ابو یزید کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ جمہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا، اچانک دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ایک بلکے گھنٹھریا لے بالوں والا نوجوان بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے یوں لگتا ہے گویا کہ وہ اپنے منہ سے نور اور موتی نکال رہا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ معاذؓ بن جبل ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو بکر یہ کانام زید بن قتیب بن قطفون سکونی ہے۔

۷۸۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ابو کریم، غنم، امش، شمر، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے ہوتے اور معاذؓ بن جبل بھی ان میں موجود ہوتے تو صحابہؓ ان سے ڈرتے ہوئے ان کی طرف دیکھتے رہتے کہ کہیں معاذؓ ٹوک نہ دیں۔

۷۸۴- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، زہری، ابن کعب بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل خوبصورت نوجوان اور فیاض شخص تھے۔ اپنی قوم کے نوجوانوں میں سب سے بہتر نوجوان تھے۔ ان سے جو چیز بھی مانگی جاتی ضرور عطا کرتے تھے۔ (اس فیاضی کی وجہ سے) ان کا مال ادائے قرض کی بھینٹ چڑھا گیا۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی کہ وہ قرض خواہوں سے چھوٹ کے متعلق بات کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے بات کی لیکن قرض خواہوں نے کچھ نہ چھوڑا۔ اگر کسی کی بات پر کسی کے لئے (قرض) ترک کیا جاتا تو رسول اللہ ﷺ کی بات پر معاذؓ کا قرض چھوڑا جاتا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا پھر نبی ﷺ نے ان کا مال بیچ ڈالا اور اس سے حاصل ہونے والی رقم قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دی اور معاذؓ کے پاس کچھ نہ رہا پھر جب انہوں نے حج کیا تو نبی ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تاکہ وہ پوری کر سکیں، چنانچہ پہلے وہ آدی جنہوں نے دعویٰ کی بنا پر مال کو روکا وہ معاذؓ ہیں۔ پھر معاذؓ یمن سے ابو بکرؓ کے پاس تشریف لائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

ابن مبارک نے معمر سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے، جبکہ زید بن ابی حبیب و عمارہ بن غزیہ نے زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک کی سند سے روایت کی ہے۔

شیخ ابونعیم اسفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: معاذؓ کے قرض خواہ یہودی تھے تب ہی انہوں نے معاذؓ کو معاف نہیں کیا۔

۷۸۵- احمد بن محمد عبدالوہاب، ابو العباس سراج، یوسف بن موسیٰ، ابو معاویہ، کعب، امش، ابو اہل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو لوگوں نے ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا۔

(کچھ عرصہ قبل) رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا ہوا تھا اور اب ابو بکرؓ نے عمرؓ کو امیرؓ بنا کر مکہ بھیجا تھا۔ چنانچہ مکہ میں عمرؓ کی معاذؓ سے ملاقات ہو گئی اور معاذؓ کے پاس کچھ غلام تھے فرمایا: اہل یمن نے یہ غلام مجھے ہدیہ کیے ہیں اور یہ ابو بکرؓ کو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم ابو بکرؓ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ دوسرے دن معاذؓ نے حضرت عمرؓ سے پھر ملاقات کی اور فرمایا: اے ابن خطاب! آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں دوزخ کی طرف بڑھ رہا ہوں اور آپ مجھے اس میں جانے سے روک رہے ہیں لہذا مجھے آپ کی بات کی اتباع کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔ چنانچہ معاذؓ غلاموں کو لے کر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور کہنے لگے: اہل یمن نے یہ غلام مجھے ہدیہ کیے ہیں اور یہ آپ کے لئے ہیں۔ ابو بکرؓ نے فرمایا: ہم نے آپ کا ہدیہ آپ کے سپرد کر دیا۔ پھر حضرت معاذؓ نماز کیلئے نکلے تو دیکھا کہ وہ غلام بھی نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے غلاموں سے پوچھا تم لوگ یہ نماز کس کے لئے پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ عزوجل کے لئے فرمایا: پس تم سب اللہ کے لئے آزاد ہو۔

یہ حدیث زید بن ابی حبیب اور عمارہ بن غزیہ نے زہری عن ابن کعب بن مالک عن کعب بن مالک کی سند سے روایت کی ہے

۷۸۶- معاذ بن جبل کے فرمودات ..... محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، وحیم، ولید بن مسلم، ابن عجلان، زہری، ابو ادریس خولانی

کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

معاذ بن جبل نے فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے کچھ ایسے نقتے لگے ہوئے ہیں جن میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی اور قرآن مجید کھولا جائے گا حتیٰ کہ مؤمن، منافق، چھوٹا، بڑا سرخ و سیاہ سب اس کو پڑھیں گے۔ پھر عترتِ ایک کہنے والا کہے گا: کیا وجہ ہے کہ میں لوگوں کو قرآن مجید پڑھ کر نہ کرنا سنا ہوں..... پھر بھی وہ میری اتباع نہیں کرتے؟ میرا گمان نہیں کہ لوگ میری اتباع کریں گے حتیٰ کہ میں اپنی طرف سے ان کے لئے کوئی نئی چیز گھڑوں۔ سو تم اس کی ایجاد کردہ بدعت سے بچتے رہنا۔ چونکہ اس کی ایجاد کردہ بدعت سراسر گمراہی ہے۔

نیز میں تمہیں حکیم کی کجروی سے ڈراتا ہوں، بے شک شیطان کبھی حکیم کی صورت میں گمراہی والی بات کہہ دیتا ہے اور کبھی منافق بھی کلمہ حق کہہ دیتا ہے۔ پس تم حق کو قبول کر لینا، چونکہ حق سراسر نور ہے۔ کسی حاضر شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! میں معلوم نہیں کہ حکیم کبھی کبھار کیسے نہامت بھرا کلمہ کہہ دیتا ہے؟ فرمایا: وہ ایسا کلمہ ہے جس کا تم انکار کر دیتے ہو اور کہتے ہو: یہ کیسی بات ہے؟ وہ تمہیں نہیں سمجھ سکتا اور کیا بعید کہ وہ رجوع کر لے اور واپس لوٹ آئے۔ بے شک عمل اور ایمان روز قیامت تک اپنی اپنی جگہ پر بدستور قائم و موجود ہیں جو ان کی تلاش میں لگا رہتا ہے انہیں پالیتا ہے۔

۷۸۷- محمد بن علی، ابو عباس بن قتیبہ، یزید بن سوہب، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب، ابو یزید خولانی، یزید بن عمیرہ (جو معاذ کے اصحاب میں سے تھے ان) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھے تو کہتے: اللہ تعالیٰ ہی فیصلہ کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کا نام برکت والا ہے۔ شک کرنے والے ہلاک ہو جائیں۔

معاذ نے ایک دن فرمایا: بے شک تمہارے پیچھے کچھ ایسے نقتے لگے ہوئے ہیں جن میں مال کی فراوانی ہوگی، قرآن مجید کھولا جائے گا حتیٰ کہ مؤمن، منافق، مرد، عورت، چھوٹا، بڑا، آزاد اور غلام سب قرآن مجید پکڑیں گے۔ کیا بعید کہ ایک کہنے والا کہے: لوگوں کو کیا ہوا کہ میرے پیچھے نہیں چلتے..... حالانکہ میں نے قرآن مجید پڑھا ہے۔ وہ میرے پیچھے نہیں چلیں گے حتیٰ کہ میں ان کے لئے کوئی نہیں بات ایجاد کر لوں پس تم اس کی ایجاد کردہ بدعت سے بچنا۔ چونکہ اسکی ایجاد کردہ بدعت سراسر گمراہی ہے، میں تمہیں حکیم (دعالم) کی کجروی سے ڈراتا ہوں اس لئے کہ کبھی کبھار شیطان حکیم کی زبان پر بھی کلمہ ضلالت جاری کر دیتا ہے اور (اسی طرح) کبھی کبھار منافق بھی کلمہ حق کہہ دیتا ہے۔ فرمایا: حکیم کی خواہشات نفسانیہ سے لبر پڑ کلام سے اجتناب کرو جس کے بارے میں تعجب سے کہا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ تو شاید رجوع کر لے اور حق کی اتباع کر لے جب بھی حق اس کے کانوں میں پڑے، بے شک حق پر نور نمایاں ہوتا ہے۔ (جبکہ تم اسکی بات کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے ضلالت کے بندے بن جاؤ۔)

۷۸۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن مندول، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مہران، عمرو بن مرہ، عبد اللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاذ بن جبل سے کہا: مجھے تعلیم دیجئے، فرمایا: کیا تم میری بات مانو گے؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں تو آپکی اطاعت اور آپکی بات ماننے کے لئے تھریں ہوں۔ فرمایا: روزے رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور نیند بھی کرو، حلال رزق کھاؤ اور گناہ کا ارتکاب نہ کرو اور تم ہرگز مت مرو..... مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو۔

۷۸۹- احمد بن سہل بن موسیٰ، عمرو بن علی، عون بن بکر، ابی ثور بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رات کو جب تہجد پڑھتے تو کہتے: یا اللہ! آنکھیں سو رہی ہیں اور ستاروں نے غار نگری ڈال رکھی ہے اور تو زندہ اور سب کا نگہبان ہے۔ یا اللہ! جنت کے لئے میری طلب بہت سست ہے اور دوزخ کی آگ سے میرا بھگا گنا ضعیف و کمزور ہے۔ یا اللہ! مجھے اپنے پاس سے ہدایت عطا فرما جو

مجھے قیامت کے دن کام آئے بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

۷۹۰۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سلیمان بن حیان، زیاد (قریش کا آزاد کردہ غلام) معاویہ بن قرقہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاذؓ بن جبل نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اے پیارے بیٹے! جب تم نماز پڑھنے لگو تو قریب المرگ آدمی کی نماز پڑھو، تمہیں گمان نہ ہو کہ آئندہ پھر کبھی اس کی طرف لوٹ کر آؤ گے۔ اے پیارے بیٹے! خوب جان لو! کہ بے شک مومن دو نیکیوں کے درمیان مرتا ہے، ایک وہ نیکی جو کر کے آگے بھیج دیتا ہے اور دوسری وہ نیکی جو اپنے پیچھے چھوڑ آتا ہے۔

۷۹۱۔ سلیمان بن احمد، بک بن موسیٰ، محمد بن عبد الاعلیٰ، خالد بن حارث، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت معاذؓ کے پاس لایا گیا، اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی تھے اور اسے سلام کر کے رخصت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تو نے ان دونوں کی حفاظت کی تو تو بھی محفوظ رہے گا، ایک یہ کہ دنیا سے تمہیں جو حصہ ملتا ہے اس سے تم بے نیاز نہیں ہو اور تم یہ نسبت آخرت کے دنیا کے اس حصہ کو زیادہ محتاج ہو گے، لیکن اس کے باوجود آخرت کے حصہ کو دنیا کے حصہ پر ترجیح دو حتیٰ کہ اسے اپنے لئے سمیٹ لو اور تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ ساتھ رہے گا۔

۷۹۲۔ محمد بن علی بن حوشب، احمد بن حنبل، حلوانی، احمد بن عبد اللہ بن یونس، فضیل بن عیاض، سلیمان، عمرو بن مروہ، عبد اللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی معاذؓ کے پاس آیا اور رونام شروع کر دیا۔ معاذؓ نے پوچھا: تم کیوں رورہے ہو؟ کہنے لگا: بخدا! میں کسی قربت (جو میرے اور آپ کے درمیان قائم ہو) کی وجہ سے نہیں رورہا ہوں اور نہ ہی دنیا کی وجہ سے رورہا ہوں جو مجھے آپ کی طرف سے ملنی ہو۔ لیکن میں اس لئے رورہا ہوں کہ میں آپ سے علم حاصل کرتا تھا اب مجھے خوف ہے کہ اب اس کا سلسلہ کہیں منقطع نہ ہو جائے۔ فرمایا: روؤ نہیں، چونکہ جو آدمی علم و ایمان کا ارادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اسے نصیب فرما دیتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو عطا کیا تھا حالانکہ اس وقت علم و ایمان کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔

۷۹۳۔ معاذ بن جبل کا اپنی دو بیویوں کے ساتھ انصاف برتنا..... ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حنیئہ بن سعید، لیث بن سعد، حنبل، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل کی دو بیویاں تھیں، جس دن ایک کی باری ہوتی دوسری کے گھر میں وغیرہ تک نہیں کرتے تھے۔ پھر وہ دونوں ملک شام میں وہابی بھاری (طاعون) میں فوت ہو گئیں۔ لوگ اپنے شغل میں تھے چنانچہ ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ دفن کرتے وقت معاذؓ نے فرمودہ الا کہ پہلے کس کو قبر میں داخل کریں۔

۷۹۴۔ احمد بن حنبل، محمد بن حمران، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، لیث بن خالد ثقفی، مالک بن انس، حنبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل کی دو بیویاں تھیں۔ جب باری کے مطابق ایک کے پاس ہوتے تو دوسری کے پاس پانی تک بھی نہیں پیتے تھے۔

۷۹۵۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مندمل، فضیل بن عیاض، حنبل، سعید، ابو بکر، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کے عذاب سے ابن آدم کیلئے نجات دہندہ کوئی چیز نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کے راستے میں شمشیر زنی بھی نجات دہندہ نہیں ہے؟ (تین مرتبہ لوگوں نے پوچھا) معاذؓ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: مگر یہ کہ کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں استقدر تلوار چلائے کہ تلوار چلاتے چلاتے ٹوٹ جائے۔

یہ حدیث ابو خالد احمد نے حنبل بن ابو بکر بن طاہر اسلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے اور روایت کی ہے۔

۷۹۶۔ ولذکر اللہ اکبر..... ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن شریوہ، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن سلیمان "ج" احمد بن حنبل بن

حمران، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، حجاج (دونوں) جریر بن عثمان، عن مشہد بن ابویجر یہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا:

آدمی کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو ذکر اللہ سے بڑھ کر عذاب الہی سے نجات دہندہ ثابت ہو، لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی ذکر اللہ سے بڑھ کر نجات دہندہ نہیں ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں..... الا یہ کہ کوئی آدمی اس قدر اپنی تلوار چائے کہ اسکی تلوار چلنے چلنے ٹوٹ جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتے ہیں ”ولذکر اللہ اکبر“ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے (حدیث ۴۵)۔

۷۹۷۔ محمد بن علی بن فضال، احمد بن حنبل، حلوانی، احمد بن یونس، زبیر، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا: میں صبح سویرے سے رات تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہوں، یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر صبح سویرے سے رات تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کروں۔

یہ حدیث لیث بن سعد اور ابن عیینہ نے بھی صحیحی سے ہمیشہ مذکور بالا روایت کی ہے۔

۷۹۸۔ ابو احمد غطریقی، عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم حنظلی، عبد الملک بن عمرو، ایوب بن یسار، یعقوب بن زید، ابویجر یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تمص کی جامع مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے معاذ کو سنا فرما رہے تھے: جسکو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ بے خوف اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دے وہ آذان ہوتے ہی پانچوں نمازوں کو قائم کرنے کا اہتمام کرے۔ چونکہ وہ سنن ہدایت میں سے ہیں (یعنی پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنا سنن ہدیٰ میں سے ہے) اور یہ ان سنتوں میں سے ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے جاری کیا ہے۔ نیز کوئی آدمی بھی یہ یت کہے کہ میرے گھر میں جائے نماز ہے، میں اپنے گھر ہی نماز پڑھ لوں گا۔ چونکہ اگر تم نے ایسا کر دیا تو تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے تارک ہو گئے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دیا تم گمراہ ہو جاؤ گے۔

۷۹۹۔ ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، واصل بن عبد الامالی، ابویکر بن عیاش، اعشى، جامع بن شداد، اسود بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ معاذ بن جبل کے ساتھ چل رہے تھے، آپ ہمیں کہنے لگے: ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم تمھوڑی دیر ایمان کا تذکرہ کریں۔

۸۰۰۔ ابویکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، ولید بن مسلم، یزید بن ابی مریم، ابو اور لیس خولانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ نے فرمایا: بے شک تم لوگوں کے پاس بیٹھتے ہو لہذا وہ بات چیت میں لگ جاتے ہوں گے۔ پس جب تم انہیں غفلت میں دیکھو تو فوراً اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ چونکہ اس موقع پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

ولید کا بیان ہے کہ یہ حدیث عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے ذکر کی گئی تو کہنے لگے: جی ہاں! مجھے ابو طلحہ حکیم بن دینار نے یہ حدیث سنائی ہے کہ صحابہ کرام کہا کرتے تھے کہ مقبول دعا، وہی نشانی یہ ہے کہ جب تم لوگوں کو غفلت میں دیکھو فوراً اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ چونکہ یہ رغبت کا موقع ہے۔

۸۰۱۔ ابو محمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سمری، جریر، لیث، طاہر اس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذ ہمارے علاقے میں تشریف لائے۔ ہمارے کچھ بزرگوں نے ان سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمیں حکم دیں ہم پتھروں اور لکڑیوں کا بندوبست کر دیں تاکہ آپ کے لئے ایک مسجد بنادیں؟ معاذ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ کہیں قیامت کے دن اسکو پیٹھ پر اٹھانے کا مجھے تکلف نہ بنایا جائے۔

۸۰۲۔ ابو عمرو بن حمران، حسن بن سفیان، عبد الامالی بن حماد، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، ابن سابط، عمرو بن میمون اودی کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذ بن جبل ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے: اے نبی اودا میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں، تمہیں ضرور علم ہونا چاہیے کہ (ہم نے) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جنت میں ٹھکانہ ہو گا یا دوزخ میں۔ وہاں ایسی اقامت ہو گی کہ کوچ کرنے کا نام تک نہیں لیا جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ نہ مرنے والے جسوں میں رہنا ہوگا۔

۸۰۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اخطی، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن نے فرمایا: علم حاصل کرو جیسے تم چاہو، اس پر تمہیں ہرگز اللہ تعالیٰ اجر و ثواب نہیں دے گا حتیٰ کہ تم علم پر عمل نہ کرو۔

ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نصیبی نے حدیث بالا کو ابن جابر عن جابر عن معاذ کے سلسلہ سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۴- حبیب بن حسن، محمد بن حیان، محمد بن ابی بکر، بشر بن عباد، بکر بن حمیس، جزہ نصیبی، یزید بن یزید بن جابر، یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے نبی ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس پر عمل کرو، پس اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز علم سے نفع نہیں بخشے گا حتیٰ کہ تم (اس پر) عمل نہ کرو۔

۸۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، اشعوب بن سلیم، جابر بن حیوۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن نے فرمایا: (پہلے) تم جانی مشقت و مالی تنگدستی میں مبتلا کئے گئے تھے اور غریب تمہیں خوشحالی کے نختے میں مبتلا کیا جائے گا۔ مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورتوں کے نختے کا خوف ہے جس وقت کہ وہ سونے اور چاندی کے نکتوں پہنیں گی۔ شام کے نرم و باریک کپڑے زیب تن کریں گی اور یمن کی خوشنما چادریں اوزھ لیں گی پس وہ عورتیں مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو غیر موجود چیز حاضر کرنے کا مکلف بنائیں گی۔

یہ حدیث زبید بن معاذ نے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۶- محمد بن اخطی، ابی ایمن بن سعدان، بکر بن بکار، محمد بن طلحہ، زبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ نے فرمایا: آگے مثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۸۰۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالقدوس بن بکر، محمد بن نصر حارثی کے سلسلہ سند سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ معاذ بن نے فرمایا: تین چیزیں جو آدمی کر لیتا ہے اسے مالوسی (ناپسندیدگی اور بغض و عناد) کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پہلی بغیر تعجب کے، نیند بدون بیداری کے اور کھانا بغیر بھوک کے۔

۸۰۸- تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں..... سلیمان بن احمد، ابو زید قرظی، جیم بن حماد، ابن مبارک، محمد بن مطرف، ابو حازم، عبدالرحمن بن سعید ربیع، مالک دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطاب نے چار سو دینار ایک قبیلہ میں ڈالے اور غلام سے کہا: انہیں عبیدۃ کے پاس لے جاؤ اور گھر میں ان کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرو، دیکھو کہ وہ اس مال کے ساتھ کیا کریں گے؟ چنانچہ غلام قبیلہ لے کر عبیدۃ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو حکم دیا ہے کہ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کرو۔ ابو عبیدۃ نے فرمایا اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین پر رحم و کرم فرمائے۔ پھر لوٹ کر کہنے لگے: یہ سات دینار فلاں کے پاس لے جا، یہ پانچ فلاں کے پاس اور یہ پانچ فلاں کے پاس حتیٰ کہ اس طرح سب کے سب دینار ختم کر دیئے۔ پھر غلام حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور

انہیں ساری خبر سنا دی۔ حضرت عمرؓ نے اتنے ہی دینار ایک تھیلی میں اور ڈال کر غلام کو معاذ کے پاس بھیجا اور اسے بھی کہا کہ تمھوڑی دیر ان کے پاس ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ ان دیناروں کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ غلام دیناروں سے بھری ہوئی تھیلی معاذ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو حکم دیا ہے کہ یہ دینار اپنی ضرورت میں صرف کریں۔ معاذ نے فرمایا: امیر المؤمنین پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، پھر معاذ نے لوٹ کر دیناروں کو بلایا اور کہا اتنے دینار فلاں گھر میں لے جا اور اتنے فلاں گھر میں۔ اتنے میں معاذ کی اہلیہ آگئیں اور کہنے لگیں: بخدا ہم مسکین ہیں لہذا ہمیں بھی دیجئے۔ چنانچہ اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی بچے تھے۔ معاذ نے بعد تھیلی کے دونوں دینار اہلیہ کی طرف اچھال دیئے۔ پھر غلام حضرت عمرؓ کے پاس واپس لوٹ آیا اور انہیں سارا واقعہ سنا دیا۔ سن کر عمرؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: بے شک تمام صحابہ آپس میں بھائی بھائی ہیں (اور ایک دوسرے کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں)۔

۸۰۹۔ معاذ بن جبل، ابو عبیدہ اور عمر رضی اللہ عنہم کی باہم خط و کتابت..... سلیمان بن احمد، ابو یزید قراطیسی، حجاج بن ابراہیم، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، عبداللہ بن محمد یحییٰ (ہر دو سند) مروان بن معاویہ، محمد بن سوہب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نعیم بن ابی ہند کے پاس آیا انہوں نے مجھے دیکھا اور ایک کاغذ دکھایا، اس میں لکھا تھا:

از طرف ابو عبیدہ بن جراح و معاذ بن جبل بطرف عمر بن الخطاب۔

السلام علیکم، اما بعد!

بے شک ہم دونوں آپ کو وصیت کرتے ہیں حالانکہ آپ ہم سے بہت بااثر ہیں۔ اس امت کے سرخ و سیاہ سب ہی آپ کے پاس حصول عدل کے لئے آتے ہیں۔ پس باخوبی آپ دیکھ لیا کریں کہ اس وقت آپ کس حالت میں ہوتے ہیں۔ اے عمر! بے شک ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن لوگوں کے کھٹکے ہوتے ہوں گے۔ دلوں کی اکڑ ختم ہو چکی ہوگی۔ تمام تر جنبتوں کا خاتمہ ہو جائے گا صرف ایک اللہ کی حجت لوگوں پر غصب میں ہوگی۔ ساری مخلوق اس کے سامنے ذلیل و حقیر ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید لگائے ہوگی اور اس کے عقاب و عذاب سے خوفزدہ ہوگی۔ ہم کہتے ہیں کہ اس امت کا معاملہ فقیر آج آخری زمانے میں ایسا ہوگا کہ ظاہر آ تو آپس میں بھائی بھائی ہوں گے اور باطناً ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ آپ ہمارے خط کو اس مقام سے دور رکھیں جو مقام کہ ہمارے دلوں میں موجود ہے، ہم نے محض آپ کی خیر خواہی کے لئے یہ خط لکھا ہے والسلام علیکم۔

عمرؓ نے انہیں جواب لکھا: عمر بن خطاب کی طرف سے ابو عبیدہؓ و معاذؓ کو۔

السلام علیکم، اما بعد!

مجھے آپ دونوں کا خط ملا آپ لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ آپ نے مجھے وصیت کی ہے کہ میرا معاملہ بہت بااثر ہے اور مجھے اس امت کے سرخ و سیاہ سب کی ولایت سونپ دی گئی ہے۔ میرے سامنے اٹلی و ادنیٰ سب بیٹھے ہیں۔ سو یاد رکھو! عمر کو اطاعت پر طاقت اور نافرمانی سے بچنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ: آپ مجھے اس چیز سے ڈراتے ہیں جس سے گزشتہ امتیں ڈرائی جاتی رہی ہیں۔ چنانچہ دن رات نے ہر جدید کو پرانا کر دیا اور بلا خردن و رات نے مومو کو لالا حاضر کیا..... حتیٰ کہ لوگ اپنے ٹھکانوں کی طرف سدھار گئے جنت میں یا دوزخ میں۔ آپ لوگوں نے لکھا ہے اس امت کا معاملہ آخری زمانے میں اس بات کی



طرف لوٹے گا کہ لوگ ظاہر ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہوں گے اور باطناً ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے، پس آپ لوگ تو ایسے نہیں ہیں اور نہ ہی یہ وہ زمانہ ہے، اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت اور اس کا خوف ظاہر ہے، لوگ اصلاح دنیا کے لئے ایک دوسرے کی طرف رغبت کرتے ہیں، آپ لوگوں نے لکھا: ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ میں آپ کے خط کو اس کے مقام سے جو تمہارے دلوں میں موجود ہے دور رکھوں، یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مجھے یہ خط خیر خواہی کے طور پر لکھا ہے اور آپ نے جو کچھ لکھا ہے لکھا۔ آئندہ بھی مجھے خط و کتابت کے ذریعے ضرور یاد کرتے رہیں۔ میں آپ حضرات سے بے نیاز نہیں ہوں۔ والسلام علیکم۔

۸۱۰۔ علم کی فضیلت پر معاذ کا مبلغ خطبہ..... عبداللہ اصغریٰ، محمد بن ابراہیم بن سخی، یعقوب دورق، محمد بن موسیٰ مروزی ابو عبد اللہ ابو عاصم ہاشم بن خالد (مختصر راوی)، ابن ربیع، رجا بن حیوہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا: علم اس لئے حاصل کرو کہ اس کا حاصل کرنا خوف الہی ہے اس کا طلب کرنا عبادت ہے۔ اس کا درس دینا شیخ ہے۔ علمی گفتگو کرنا جہاد ہے۔ جو شخص علم نہ جانتا ہو اسے پڑھنا خیرات ہے۔ جو علم کا اہل ہو اسے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الہی کا ذریعہ ہے۔ یہی علم تہائیوں کا ساتھی ہے۔ سفر کا رفیق ہے۔ دین کا رہنما ہے۔ تنگدستی و خوشحالی میں چراغ راہ ہے۔ دوستوں کا مشیر ہے۔ اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا ہے۔ دشمنوں کے حق میں تیغ برائ ہے۔ راہ جنت کا روشن مینار ہے۔ اسی علم کی بدولت اللہ جل شانہ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے، انہیں قائم، رہنما اور سردار بناتا ہے۔ لوگ اہل علم کی اتباع کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ ان کے عمل کو دلیل بناتے ہیں۔ فرشتے ان کی دوستی اور رفاقت کی خواہش کرتے ہیں اپنے بازوئے رحمت ان کے جسموں سے مس کرتے ہیں۔ بخروبر کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور کیڑے، خشکی کے درندے اور چوپائے، آسمان کے چاند، سورج اور ستارے سب ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ علم دل کی زندگی ہے علم نور ہے۔ اس سے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں۔ علم سے بدن کو قوت ملتی ہے، ضعف دور ہوتا ہے۔ علم کی بدولت انسان نیک لوگوں کے بلند درجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ علمی امور میں غور و فکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ علم کی تدبیر میں مشغول رہنا شب بیداری کے برابر ہے۔ علم ہی سے اللہ کی اطاعت، عبادت، تسبیح اور تحمید کا حق ادا ہوتا ہے۔ اسی سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ صلہ رحمی کی توفیق ملتی ہے۔ حلال و حرام میں تمیز کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ علم امام ہے..... عمل اس کے تابع ہے خوش قسمت لوگوں کے دل ہی علم کی آماجگاہ بن سکتے ہیں، بد قسمت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں (ہم اللہ تعالیٰ سے حسن توفیق کے خواہاں ہیں)۔

۸۱۱۔ معاذ بن جبل کی وفات کا وقت..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، عمرو بن قیس، ابن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل بوقت وفات فرمانے لگے: دیکھو کیا صبح ہو چکی ہے؟ انہیں جواب دیا گیا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: دیکھو کیا صبح ہو چکی ہے؟ پھر جواب دیا گیا کہ ابھی صبح نہیں ہوئی۔ چنانچہ کچھ وقت کے بعد کسی نے آ کر کہا کہ صبح ہو چکی ہے۔ تب فرمایا: میں ایسی رات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جسکی صبح آگ کی طرف لے جانے والی ہو۔ موت کو خوش آمدید ہے۔ موت ایسا ملاقاتی ہے جو ناغہ کر کے آیا ہے۔ ایسا دوست ہے جو فاقہ کشی کی حالت میں آیا ہے۔ یا اللہ! میں کبھی تیرے خوف کو دل میں بھٹائے رکھتا تھا اور آج تجھ سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہوں۔ یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے دنیا سے محبت نہیں کی اور نہ ہی لمبی عمر کا خواہاں ہوا ہوں کہ اس دنیا میں نہریں جاری کروں یا باغات اگاؤں۔ لیکن گلے کی پیاس، سختی والی گھڑیاں، سفر میں محازمت، علماء اور ذکر کے حلقے (ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے چھوٹ جائیں گی یعنی میں تو مر رہا ہوں اور ان اعمال کی پیاس میرے دل میں باقی ہی ہے)۔

۸۱۲- احمد بن حنبل، محمد بن حنفیہ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، اسماعیل بن ابی خالد، طارق بن عبد الرحمن کہتے ہیں: ملک شام میں طاعون کی وبا پھیلی اور ختم ہونے نہیں پائی تھی، یہاں تک کہ لوگ کہا کرتے کہ یہ ایک طوفان ہے مگر یہ کہ پانی اس میں نہیں ہے۔ لوگوں کی چنگوٹیوں کا علم جب معاذ کو ہوا تو آپ اٹھے اور لوگوں کو تر کر کے لگے، فرمایا: مجھے تمہاری باتیں پہنچ گئی ہیں، یہ تو اللہ عزوجل کی رحمت ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے اور تم سے قبل صالحین کی موت ہے۔ اس کے بجائے تم لوگ اس بات سے خوفزدہ ہو کہ آدمی اپنے گھر پر رات گزارے اور صبح کرے تو اسے معلوم نہ ہو کہ آیا وہ مومن ہے یا منافق اور بچوں کی امارت سے خوفزدہ رہو (یعنی اس وہابی بیماری کی بجائے ان دو چیزوں سے خوفزدہ رہو)۔

۸۱۳- چار صحابہ پر بیک وقت طاعون کا حملہ..... ابو جعفر القسطنطینی، حسین بن عبد اللہ قطان، عامر بن سیار، عبد الحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، عبد الرحمن بن خنم، حارث بن عمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل، ابو عبیدہ، شرمیل بن حسنہ اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہم چاروں پر ایک ہی دن میں طاعون کا حملہ ہوا۔ معاذ فرمانے لگے: یہ وہاں پروردگار عزوجل کی رحمت ہے اور تمہارے نبی ﷺ کی دعا ہے۔ تم سے پہلے صالحین اسی بیماری میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ یا اللہ! آل معاذ کو اس رحمت کا پورا پورا حصہ عطا فرما۔ چنانچہ شام بھی نہیں ہوئی تھی کہ ان کے چہیتے بیٹے عبد الرحمن جن کے نام سے معاذ اپنی کنیت ظاہر کرتے تھے اور وہ سب سے زیادہ عزیز تھا..... طاعون میں مبتلا ہو گیا۔ معاذ "مسجد سے واپس تشریف لائے تو بیٹے کو سخت تکلیف میں گرفتار پایا۔ پوچھا: اے عبد الرحمن! تمہارا کیا حال ہے؟ پینا بولا: اے ابا جان! الحق من ربک فلا حکم من الممترین" (آل عمران ۶۰) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق یہی ہے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ معاذ نے فرمایا: ان شاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ چنانچہ رات گزارا صبح ہوئی تو اپنے ہاتھوں سے بیٹے کو دفن کیا۔ معاذ پر طاعون کا جب حملہ ہوا تو ان پر نزع کا وقت انتہائی شدت اختیار کر گیا..... حتیٰ کہ ایسی سختی کا سامنا کسی کو بھی نہ کرنا پڑا تھا۔ چنانچہ انہیں جب بھی (موت کی) سختی تھی تو فوراً اس آفتادہ ہوتا تو کہتے: اے میرے پروردگار! حقد ر میرا گلا گھونٹا ہے گھونٹ لے، مجھے تیری عزت کی قسم! بے شک تو جانتا ہے کہ میں دل کی آفتاہ گہرائیوں سے تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۸۱۴- معاذ کو حضور ﷺ کی وصیت..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر بن ابی عاصم، یعقوب بن حمید، ابراہیم بن عیینہ، اسماعیل بن رافع، غلبہ بن صالح، اہل شام کے ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! جاؤ اپنی سواری تیار کر لو اور پھر میرے پاس آ جاؤ میں تمہیں یمن بھیجتا چاہتا ہوں۔ (فرمایا) میں چلا گیا اور اپنی سواری تیار کی اور پھر واپس آ گیا اور مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ حتیٰ کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اجازت عنایت فرمائی اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر میرے ساتھ چلنے لگے۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہیں چنگی بات، ایقانے عہد، ادائے امانت، ترک خیانت، یتیم پر رحمت و شفقت، پرہیزی کی حفاظت، حصہ پر قابو، دوسروں پر مہربانی، سلام کو روانہ دینے، نرم کلامی، نرم ایمان، تلقین فی القرآن، حب آخرت، خوف حساب، مختصر امید اور حسن عمل کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہیں کسی مسلمان کو گالی دینے یا بے آدمی کی تکذیب کرنے یا جھوٹے کی تصدیق کرنے اور امام عادل کی نافرمانی کرنے سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہوں۔ اے معاذ! ہر شجر و حجر (درخت و پتھر) کے پاس اللہ کا ذکر کرتے رہنا اور جو گناہ بھی تم سے سرزد ہو اس کے بعد ضرور توبہ کرنا، پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کے بدلے میں علانیہ (توبہ کرنا) کیا

۸۱۵- حسن بن منصور حمصی، حسن بن معروف، محمد بن اسماعیل بن عیاش، اسماعیل بن عیاش، حمید اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے مرثی روایت مروی ہے کہ نبی ﷺ نے معاذ بن جبل کو یمن بھیجے گا ارادہ کیا، چنانچہ معاذ (اونٹ پر) سوار ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان کی ایک طرف وصیت کرتے ہوئے پیدل چل رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں حقیقی بھائی جیسی وصیت کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کو اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا، اور یہ اضافہ کیا: مرثیٰ کی عیادت کرتے رہنا، بیواؤں اور یتیموں کی ضروریات کو پورا کرنا، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا، لوگوں کو اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا، ہمیشہ حق بات کہتے رہنا اور دیکھنا اللہ تعالیٰ کی معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہاری راہ میں آئے نہ آئے۔

۸۱۶- محبوب صحابی کو ایک اہم دعا کی وصیت..... محمد بن احمد بن حسنی، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقری، حیوۃ بن شرحبیل، عقبہ بن مسلم صحیحی، عبد الرحمن حبلی، صنابھی، معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں معاذ بھی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بخدا میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا مت چھوڑو۔

اللھم اعنی علی ذکرک وشکورک وحسن عبادتک

یا اللہ اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما

چنانچہ معاذ نے اس دعا کی وصیت صنابھی کو کی۔ صنابھی نے ابو عبد الرحمن کو وصیت کی۔ عبد الرحمن نے عقبہ کو وصیت کی۔ عقبہ نے حیوۃ کو وصیت کی۔ حیوۃ نے ابو عبد الرحمن مقری کو وصیت کی۔ ابو عبد الرحمن مقری نے بشر بن موسیٰ کو وصیت کی۔ بشر بن موسیٰ نے محمد بن احمد بن حسن کو وصیت کی اور مجھے محمد بن احمد بن حسن نے وصیت کی۔ چنانچہ شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں بھی اسکی وصیت کرتا ہوں۔

۸۱۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، دلیل بن ابراہیم بن دلیل، عبد العزیز بن زبیب، اسحاق بن عبد اللہ بن کيسان، کيسان، ثابت بنانی، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاذ بن جبل رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ معاذ نے جواب دیا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے ہوئے کی ہے۔ ارشاد فرمایا: بے شک ہر بات کی ایک تصدیق ہوتی ہے اور ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ سو تمہاری کہی ہوئی بات کی کیا تصدیق ہے؟ معاذ نے جواب دیا: یا نبی اللہ! میں نے کبھی بھی صبح نہیں کی مگر مجھے گمان گزرا کہ میں شام نہیں کر سکوں گا (یعنی شام سے پہلے پہلے مر جاؤں گا) اور میں نے شام بھی کبھی نہیں کی مگر مجھے گمان ہوا کہ میں صبح نہیں کر سکوں گا۔ میں کوئی بھی قدم نہیں چلا مگر مجھے خیال گزرا کہ میں اس کے بعد دوسرا قدم نہیں اٹھا سکوں گا..... گویا کہ میں ہر آنے والی امت کو دیکھتا ہوں کہ اسے اپنی کتاب کی طرف بلایا جا رہا ہے اور ہر امت کے ساتھ اس کا نبی اور بت جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتی تھی موجود ہے۔ گویا کہ میں اہل تاریکی مقبوت اور اہل جنت کے ثواب کو دیکھ رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صاحب معرفت ہو پس ان امور پر پابندی کرو۔

۱- اتحاف السادة المتقين ۶/۲۶۲، ۹۵/۷، وکتب العمال ۳۵۵۵.

۲- سنن أبی داؤد ۱۵۲۲، والمستدرک ۱/۲۴۳، ۲۴۳/۳، وصحیح ابن حبان ۲۳۳۵، (موارد) وصحیح ابن خزیمہ

۵۱، وأمالی الشجرى ۱/۲۳۹، ونصب الرایة ۲/۲۳۵، و اتحاف السادة المتقين ۵/۹۸، و المداہیة والنہایة ۷/۹۵.

۳- الأمالی الشجرى ۱/۳۲، والدر المنثور ۳/۱۶۳، والإیمان لابن أبی شیبہ ۱۱۳، ۱۱۵، وتفسیر ابن کثیر ۳/۵۳۳.

وتخریج الاحیاء للعراقی ۳/۲۱۵، و اتحاف السادة المتقين ۲/۲۳۸.

۸۱۸- فاروق بن عبد الکبیر خطابی، ابو مسلم قرشی، ابو عمر وحی، شحاک بن یسار، قاسم بن مخیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل جب یمن سے واپس تشریف لائے تو نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اپنے پیچھے لوگوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ معاذؓ نے جواب دیا: میں نے انہیں اس حالت میں چھوڑا ہے کہ ان کا مقصد چوپایوں والا مقصد ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری حالت کیسی ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں باقی رہ جاؤ گے جو اس چیز کا علم رکھتے ہوں گے جس سے یہ لوگ جاہل ہیں اور ان کا مقصد ان لوگوں جیسا مقصد ہوگا۔

۸۱۹- احمد بن یعقوب بن مہر جان، حسن بن محمد بن نصر، محمد بن عثمان عقیلی، محمد بن عبدالرحمن طفاوی، غلیل بن مرہ، ثور بن یزید، خالد بن عدان، مالک بن یغمار، معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے، فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے درپے ہو گیا رسول اللہ ﷺ اس وقت طواف میں مشغول تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے لوگوں میں سب سے راہنما دیجئے! ارشاد فرمایا: مجھ سے بھلائی کے متعلق سوال کیا کرو اور برائی کے متعلق مجھ سے مت سوال کرو اور لوگوں میں برے علماء بدترین لوگ ہیں۔

۸۲۰- ابویعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن محمد بن جعد، حفص بن مقری، عبداللہ بن عبدالرحمن قرشی، محمد بن سعید، عبادہ بن نسی، عبدالرحمن بن قثم کا بیان ہے کہ جب معاذؓ کے بیٹے کو سخت بیماری (طاعون) لاحق ہوئی اور معاذؓ کا دکھ بیٹے کی تکلیف پر بڑھ گیا تو میں اس وقت معاذؓ کے پاس موجود تھا۔ چنانچہ جب نبی ﷺ کو (بیٹے کی شدت تکلیف کی) خبر ہوئی تو نبی ﷺ نے معاذؓ کو خط لکھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے معاذ بن جبل کو، السلام علیک۔

میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ جسکے سوا کوئی معبود نہیں کی حمد کرتا ہوں: اما بعد!

اللہ تعالیٰ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے، ہمیں بھی اور تمہیں بھی شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ بے شک ہماری جانیں ہمارے گھر والے، ہمارے اموال اور ہماری اولاد اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اسکی عاریۃ دی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعے ہمیں مدت مقررہ تک نفع اٹھانے دیتا ہے اور جب ان کا وقت آجاتا ہے انہیں اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔ جب یہ عطیات اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کئے ہیں تو تمہارے اوپر ان کا شکر کرنا بھی واجب کیا ہے اور جب کبھی اللہ تعالیٰ آزمائش میں مبتلا کرے تو اس پر صبر واجب کیا ہے۔ سو تمہارا اپنا بھی اللہ تعالیٰ کے مبارک عطیات میں سے تھا اور اللہ کی عاریت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذریعے رشک و سرور میں نفع بخشا ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجر عطا کر کے اس کو واپس لے لیا۔ (اگر تم صبر کرو گے تو وہ تمہارے لئے رحمت اور ہدایت اور تقرب الہی کا ذریعہ بنے گا۔ اے معاذ! تم میں دو خصلتیں ہرگز جمع نہ ہونے پائیں ورنہ تمہارا اجر و ثواب ضائع ہو جائے گا اور انجام کار تمہیں مافات پر ندامت ہوگی؛ اگر تم اپنی مصیبت کو باعث ثواب سمجھو گے تمہاری مصیبت کو تاہ ترین ہو کر رہ جائے گی اور اجر و ثواب کامل کا کامل باقی رہے گا۔ اس طرح تم اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود اجر و ثواب کو پالو گے جو پریشانی تم پر نازل ہوئی ہے اس طرح ختم ہو جائیگی گویا ایسا ہی لکھا تھا۔

والسلام۔

۸۲۱- ابویعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن محمد بن جعد، حفص بن عمر مقری، عبداللہ بن عبدالرحمن قرشی، محمد بن سعید، عبادہ بن نسی، عبدالرحمن

بن غنم کا بیان ہے کہ جب معاذؓ بن جبل کے بیٹے کو بیماری لاحق ہوئی اس وقت میں ان کے پاس موجود تھا۔ معاذؓ کا غم و دکھ بیٹے کے مرض پر شدت اختیار کر گیا تھا۔ جب نبی ﷺ کو خبر ہوئی تو انہوں نے معاذؓ کو خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے معاذؓ بن جبل کو۔

الحدیث السابقہ

۸۲۲۔ سلیمان بن احمد، احمد بن سنان بن خالد، عمرو بن بکر بن بکار، قسطنطینی، مجاشع بن عمرو بن حسان، عمرو بن حسان، لیث بن سعد، عامر بن عمر بن قنادہ، محمود بن لبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاذؓ بن جبل کا بیٹا وفات پا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بطور تعزیت انہیں خط لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے معاذؓ بن جبل کو۔ السلام علیک!

بے شک میں تمہیں اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کی حمد کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

پھر راوی نے محمد بن سعید بن عبادہ کی حدیث بالا کی مثل روایت کی ہے۔

ابن جریر کی حدیث ابو جریج عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے مروی ہے۔

معاذؓ کے بیٹے سے متعلق روایات کے بارے میں مصنف کی رائے گرامی..... شیخ ابو یوسف اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ساری روایات ضعیف ہیں اور ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ چونکہ معاذؓ بن جبل کے بیٹے کی وفات نبی ﷺ کی وفات کے دو سال بعد ہوئی تھی (اس میں نظر ہے چونکہ حدیث نمبر ۸۱۲ میں گزر چکا ہے کہ جب معاذؓ طاعون زدہ ہوئے انہوں نے اپنی آل اولاد کے لئے بھی اس بیماری میں جتلا ہونے کی دعا کی تھی چنانچہ صبح ہی کو بیٹا بھی جتلا ہو گیا حتیٰ کہ خود معاذؓ نے اپنے ہاتھوں سے بیٹا دفنایا اور یہ مشہور و منصوص ہے کہ طاعون عموماً ۱۸ اجری میں پھا ہوا تھا جبکہ نبی ﷺ کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی ہے۔ لہذا نبی ﷺ کی وفات کے سات (۷) سال بعد معاذؓ کے بیٹے کی وفات ہوئی واللہ اعلم بالصواب۔ (تتوئی)

حقیقت میں کسی صحابی نے معاذؓ بن جبل کو خط لکھا تھا۔ راوی کو وہ ہم ہو گیا اور خط کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کر دی، حالانکہ معاذؓ بن جبل جلیل الشان بزرگ اور اعلم الناس انسان تھے۔ وہ جزع فزع سے مغلوب ہونے سے بالاتر تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے کوئی چیز مغلوب نہیں کر سکتی تھی۔ بلکہ صحیح روایت وہ ہے جو حارث بن عمیرہ اور ابو جریج نے روایت کی ہے اور معاذؓ بن جبل کے صبر و استقامت اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے کو روایت کیا ہے۔ نیز معاذؓ بن جبل نبی ﷺ کی زندگی میں صرف یمن میں گئے تھے..... ورنہ ہمیشہ نبی ﷺ کے پاس حاضر رہے۔ (یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ معاذؓ کہیں دور چلے گئے اور ان کا بیٹا مر گیا اور تعزیت کے لئے نبی ﷺ کو خط لکھنے کی ضرورت پیش آئی)۔ محمد بن سعید اور مجاشع کی روایات ناقابل اعتماد ہیں اور ان دونوں کی روایات مفردہ غیر معتقد ہیں۔

۸۲۳۔ محمد بن علی، ابو عباس بن ابی طفیل، یزید بن مویب، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، عبید اللہ بن زحرہ، ابن ابی عمران، عمرو بن مرہ، معاذؓ بن جبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذؓ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ارشاد فرمایا: اپنے دین کو خالص رکھو تو تمہیں عمل قلیل بھی کافی ہوگا۔

### (۳۷) سعید بن عامرؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک سعید بن عامر بن جذیم نجفی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جاہد و گرائفوں سے لبریز دنیا سے بے رغبت رہے۔ دنیا کے طلبکاروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے رہے۔ ساتھین کے راستے پر پلے۔ خدا سے ڈرا اور خوف کو دل میں بٹھائے رکھا۔ حالاً تک انہیں شام کے بعض علاقوں کی گورنری بھی ملی باوجود اس کے پھر بھی دنیا سے کنارہ کش رہے۔ سرکاری عہدے و منصب کو پوری پوری امانت و دیانت سے ادا کیا۔

کہا گیا ہے کہ تصوف احسانات پر قائم رہنے اور بے جا گمانوں سے کنارہ کش رہنے کا نام ہے۔

۸۳۳- حضرت سعیدؓ کا سارا مال راہ خدا میں خرچ کرنے کا عمدہ واقعہ..... محمد بن معمر ابو شعیب حرائی، یحییٰ بن عبد اللہ حرائی، ازہاقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت معاویہؓ کو ملک شام کی گورنری سے معزول کیا تو ان کی جگہ حضرت سعید بن عامر بن جذیم نجفی کو بھیجا۔ وہ اپنی نوجوان بیوی کو بھی ساتھ لے گئے، جو بہت خوبصورت اور قریش قبیلہ کی تھی۔ تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ فاقہ لگتی اور تنگدستی کا دور شروع ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو اسکی اطلاع ملی تو انہوں نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے۔ وہ ہزار دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس گھر گئے اور اس سے کہا تم جو یہ دینار دیکھ رہی ہو یہ حضرت عمرؓ نے بھیجے ہیں۔ اس نے کہا: میرا دل چاہتا ہے کہ آپ ہمارے لئے سالن کا سامان اور غلہ خرید لیں اور باقی دینار سنبھال کر رکھ لیں تاکہ آئندہ کام آسکیں۔ حضرت سعیدؓ نے کہا میں تمہیں اس سے بہتر صورت نہ بتاؤں! کہ ہم یہ سامان ایک تاجر کو دے دیتے ہیں، جو اس سے ہمارے لئے تجارت کرتا ہے، ہم اسکا نفع کھاتے رہیں اور ہمارے اس سرمائے کی ذمہ داری بھی اس پر ہوگی۔ ان کی بیوی نے کہا یہ زیادہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے سالن کا سامان اور غلہ خرید اور دو اوتھ اور دو قلام خریدے۔ غلاموں نے ان اوتھوں پر ضرورت کا سارا سامان اکٹھا کر لیا۔ پھر انہوں نے یہ سب مسکینوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ان کی بیوی نے ان سے کہا: کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا ہے، آپ اس تاجر کے پاس جائیں اور جو نفع ہوا ہے اس میں سے کچھ لے کر ہمارے لئے کھانے پینے کا سامان خرید لیں۔ حضرت سعیدؓ خاموش رہے اس نے دوبارہ کہا مگر وہ پھر خاموش اور خاموش رہے۔ آخر اس نے تنگ آ کر ان کو ستانا شروع کیا۔ اس پر انہوں نے دن کو گھر پر آنا چھوڑ دیا صرف رات کے وقت گھر تشریف لاتے۔ ان کے گھر والوں میں ایک آدمی تھا جو ان کے ساتھ گھر آیا کرتا تھا۔ اس نے ان کی بیوی سے کہا تم کیا کر رہی ہو؟ تم ان کو بہت تکلیف پہنچا چکی ہو، وہ تو سارا مال صدقہ کر چکے ہیں۔ یہ سن کر بیوی کو سارے مال کے صدقہ کرنے کا اتنا فسوس ہوا کہ وہ رونے لگی۔

ایک دن حضرت سعیدؓ اپنی بیوی کے پاس گھر آئے اور اس سے کہا: آرام کے ساتھ بیٹھی رہو، میرے کچھ ساتھی تھے جو تھوڑا عرصہ پہلے مجھ سے جدا ہو گئے تھے، اگر مجھے ساری دنیا بھی مل جائے تو بھی مجھے ان کا راستہ چھوڑنا پسند نہیں ہے۔ اگر جنت کی خوبصورت حوروں میں سے ایک حور آسمان دنیا سے جھانک لے تو ساری دنیا اس کے نور سے روشن ہو جائے اور اس کے چہرے کا نور چاند و سورج

کی روشنی پر غالب آجائے اور جو دو پندہ سے پہناتا جاتا ہے وہ دنیا اور مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اب میرے لئے یہ تو آسان ہے کہ ان حوروں کے خاطر تجھے چھوڑ دوں لیکن تیری خاطر ان کو نہیں چھوڑ سکتا یہ سن کر وہ نرم دل ہو گئیں اور راضی ہو گئی۔

۸۲۵- اسلامی عدالت میں خلیفہ کی گورنر سے باز پرس..... محمد بن عبداللہ، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن عبدالکریم عمیدی، بشیر بن عدی، ثور بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

خالد بن معدان کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت سعید بن عامر بن جذیمؓ کو محض پر ہمارا گورنر بنایا۔ جب حضرت عمرؓ بن الخطاب محض تشریف لائے تو فرمایا: اے محض والو! تم نے اپنے گورنر کو کیا پایا؟ اس پر اہلیان محض نے حضرت عمرؓ سے اپنے گورنر کی شکایتیں کیں۔ چونکہ محض والے بھی اپنے گورنر کی ہمیشہ شکایتیں کرتے تھے، اس وجہ سے محض کو چھوٹا "کوفہ" کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں ان سے چار شکایتیں ہیں: اول یہ کہ جب تک اچھی طرح دن نہیں چڑھ جاتا اس وقت تک گورنر صاحب ہمارے پاس گھر سے باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: واقعہ یہ تو بہت بڑی شکایت ہے۔ اسکے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ رعا یا نے کہا: رات کو کسی کی بات نہیں سنتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی بڑی شکایت ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارے گورنر مینے میں کسی ایک پورا دن گھر میں ہی رہتے ہیں باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یہ بھی بڑی شکایت ہے؟ اس کے علاوہ اور کیا شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: کبھی کبھی ان کو بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے جس سے وہ موت کے قریب تر ہو جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے اہل محض اور ان کے گورنر سعید بن عامرؓ کو ایک جگہ جمع کیا اور حضرت عمرؓ نے یہ دعا مانگی یا اللہ! سعید بن عامر کے بارے میں میرا جو اندازہ تھا آج اسے لفظ نہ ثابت کرنا۔ اس کے بعد محض والوں سے فرمایا: تمہیں ان سے کیا شکایت ہے؟ انہوں نے کہا: جب تک اچھی طرح دن نہیں چڑھ جاتا اس وقت تک یہ گھر سے باہر ہمارے پاس نہیں آتے۔ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کی وجہ بتانا مجھے گوارا نہیں لیکن مجبوراً بتائے دیتا ہوں۔ بات کچھ یوں ہے کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہے، اس لئے مجھے خود آٹا گوند بنا پڑتا ہے پھر اس انتظار میں بیٹھتا ہوں کہ آٹے میں خمیر پیدا ہو جائے، پھر میں روٹی پکا (کر کھا) تاہو پھر وضو کر کے گھر سے ان لوگوں کے پاس آتا ہوں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے رات کو باہر نہ آنے کی شکایت کی۔ حضرت سعیدؓ نے کہا: اس کی وجہ بتانا مجھے ناپسند ہے تاہم بات کچھ اس طرح ہے کہ میں نے رات اور دن کو تقسیم کیا ہے۔ دن ان لوگوں کے لیے مختص کر دیا ہے اور رات اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دی ہے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے فرمایا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا: مینے میں کسی ایک دن میں ہمارے پاس باہر نہیں آتے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ اس بارے میں کیا عذر بیان کرتے ہیں؟ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: نہ تو میرے پاس کوئی خادم ہے جو میرے کپڑے دھوئے اور نہ ہی میرے پاس اور متبادل کپڑے ہیں جنہیں میں پہن کر باہر آؤں، اس لئے میں خود اپنے کپڑے دھوتا ہوں پھر ان کے خشک ہونے کا انتظار کرتا ہوں چنانچہ جب خشک ہو جاتے ہیں تو وہ دبیز ہونے کی وجہ سے اکڑ جاتے ہیں اس لئے میں کپڑوں کو گڑ گڑ کر نرم کرتا ہوں، یوں میرا سارا دن اسی میں گزر جاتا ہے۔ پھر میں کپڑے پہن کر شام کو ان کے پاس باہر آتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں سے پوچھا: تمہیں ان سے اور کیا شکایت ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں کبھی بے ہوشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، حضرت سعیدؓ نے جواب دیا: میں حضرت ضعیبؓ انصاریؓ کی شہادت کے وقت مکہ میں موجود تھا۔ پہلے قریش مکہ نے ان کے جسم کے گوشت کو چمکے جگہ سے کاٹا، پھر ان کو سولی پر لٹکایا اور کہا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری جگہ محمدؐ ہوں (تمہاری جگہ محمدؐ کو سولی دے دی جائے) حضرت ضعیبؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ بھی پسند

نہیں ہے کہ میں اپنے اہل و عیال میں ہوں اور (اس کے بدلہ میں) حضرت محمد ﷺ کو ایک کانٹا بھی چبھے اور پھر (حضور ﷺ کی محبت کے جوش میں آکر) زور سے پکارا یا تمہارا چنانچہ جب بھی مجھے وہ دن یاد آتا ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ میں نے اس حالت میں ان کی مدد نہیں کی اور میں اسوقت مشرک تھا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لایا تھا تو میرے دل میں زور سے یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس گناہ کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ بس اس خیال سے مجھے بے ہوشی کا دورہ بڑھ جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے یہ جوابات سن کر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری فراست کو غلط نہیں ہونے دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان کے پاس ایک ہزار دینار بیعے اور فرمایا: انہیں اپنی حواج میں صرف کر لو۔ اس پر سعیدؓ کی بیوی نے کہا: تمام تر تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں آپ کی خدمت سے بے نیاز کر دیا۔ حضرت سعیدؓ نے کہا، کیا تم اس سے بہتر بات چاہتی ہو؟ کہ یہ یہ دینار سے دیدیتے ہیں جو ہمیں سخت ضرورت کے وقت دیدے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بلا یا جس پر انہیں اعتماد تھا اور ان دیناروں کو بہت سی تھیلیوں میں ڈال کر اس سے کہا: جا کر یہ دینار فلاں خاندان کی بیواؤں، فلاں خاندان کے یتیموں، فلاں خاندان کے مسکینوں اور فلاں خاندان کے مصیبت زدہ لوگوں کو دے آؤ۔ تھوڑے سے دینار بیچ گئے تو اپنی بیوی سے کہا: لو یہ خرچ کر لو پھر اپنے گورنری کے کام میں مشغول ہو گئے۔ چند دن بعد انکی بیوی نے کہا: کیا آپ ہمارے لئے کوئی خاوم نہیں خرید لائے؟ اور ہاں اس مال کا کیا ہوا؟ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: وہ مال تمہیں سخت ضرورت کے وقت ملے گا (یعنی قیامت کے دن اسکا اجر و ثواب تمہیں ملے گا)۔

یہ حدیث اسی طرح حسان اور خالد بن معدان نے مرسلہ و مروفاً روایت کی ہے اور یزید بن ابی زیاد اور موسیٰ صغیر نے عبد الرحمن بن سابطؓ کی سے مروفاً روایت کی ہے۔

۸۲۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عثمان، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، جریر، یزید بن ابی زیاد (تیسری سند) محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبد الحمید بن صالح، ابو معاویہ، موسیٰ صغیر (تینوں راویوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

عبد الرحمن بن سابطؓ کی رحمت اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے قبیلہ بنو نجیح کے ایک شخص جسے سعید بن عامر کہا جاتا ہے کو اپنے پاس بلا کر فرمایا: میں فلاں فلاں علاقے کا آپ کو گورنر بنا رہا ہوں۔ سعید بن عامر کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! مجھے آزمائش میں نہ ڈالو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: بخدا! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، جہاں تم لوگوں نے مجھے نہیں چھوڑا اور میرے گلے میں امارت لا ڈالی۔ پھر حضرت عمرؓ نے ہی فرمایا: کیوں ہم آپ کے لئے کوئی تنخواہ مقرر کر دیں؟ سعیدؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے میری عطا میں تنخواہ کے بغیر بھی میرے گزربزرگ سامان کر دیا ہے تو کیا میں کفایت کے باوجود اور اضافے کا خواہش مند ہو جاؤں؟ چنانچہ جب انہیں روزیہ ملتا تو گھر والوں کے لئے گزارے کا سامان خرید لیتے اور بقیہ کو صدقہ کر دیتے۔ ان کی بیوی ان سے کہتی آپ کی ہاٹی تنخواہ کہاں ہے؟ وہ کہتے: میں نے وہ قرض دے دی ہے۔ (ان کا یہ طرز عمل دیکھ کر) کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے انہوں نے کہا آپ کے گھر والوں کا آپ پر حق ہے۔ آپ کے سسرال والوں کا آپ پر حق ہے۔ حضرت سعیدؓ نے فرمایا: میں نے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کبھی کسی کو ان پر ترجیح نہیں دی ہے۔ میں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی بھی انسان کو اس طرح خوش کرنا نہیں چاہتا کہ اس سے حوریں منہل کیں۔ کیوں کہ اگر جنت کی ایک بھی حور دنیا میں جھانک لے تو اس کی وجہ سے ساری زمین ایسے چمکنے لگے گی جیسے سورج چمکنے لگتا ہے۔ میں جنت میں سب سے پہلے جانے والی جماعت سے پیچھے رہنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں، کیونکہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام لوگوں کو حساب کے لئے جمع فرمائیں گے تو فقرا و مومنین



جنت کی طرف ایسی تیزی سے جائیں گے جیسے کہ بوز اپنے گھونسلے کی طرف تیزی سے پر پھیلا کر اترتا ہے۔ فرشتے ان سے کہیں گے تمہارے حساب دے کر جاؤ۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس حساب کے لئے کچھ ہے ہی نہیں، بھلا ہمیں دیا ہی کیا گیا ہے جبکہ ہمیں حساب چکانا پڑے! اس پر ان کا رب فرمائے گا: میرے بندے ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں چلے جائیں گے۔

حدیث کے الفاظ جبر سے مروی ہیں۔ موسیٰ صغیر کی حدیث میں کچھ اضافہ ہے وہ یوں ہے کہ:

حضرت عمرؓ کو خبر پہنچی کہ حضرت سعیدؓ کو کڑے دنوں کا سامنا ہے..... حتیٰ کہ ان کے گھر میں آگ تک نہیں جلائی جاتی۔ چنانچہ عمرؓ نے ان کی طرف بہت سارا مال بھیجا۔ انہوں نے وہ مال بہت ساری تھیلیوں میں ڈال کر اپنے دائیں بائیں (اڑوس پڑوس میں) صدقہ کر دیا اور پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اگر کوئی حور اپنی انگلیوں میں سے ایک انگلی بھی (اٹل دنیا کی طرف) ظاہر کر دے تو ہر ذی روح شے اس کی خوشبو پائے گی۔ اسے رب! میں ان حوروں کی خاطر دنیا کی عورتوں کو چھوڑتا ہوں، بخدا اتم زیادہ لائق ہو کہ میں تمہیں ان کی خاطر چھوڑ دوں۔

یہ حدیث مالک بن دینار نے عن شہر بن حوشب عن سعید بن عامر کی سند سے مسنداً مختصراً روایت کی ہے۔

### (۳۸) عمیر بن سعدؓ

صحابہ کرامؓ میں سے ایک عمیر بن سعد بھی ہیں۔ عہد کی حفاظت کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، نفس کے لئے سخت اقدام کرنے والے، خوبصورت والی اور رعایا پر اللہ کی حجت تھے۔ بے مثال ہونے کی وجہ سے انہیں ”نجم وحدہ“ (ایکلا بنایا گیا) کا لقب ملا۔ ۸۲۷- عمیرؓ کا بے مثل زہد و فقر..... سلیمان بن احمد، محمد بن مرزبان اودی، محمد بن حکیم رازی، عبد الملک بن ہارون بن عمر، ہارون بن عمر، ہارون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمیر بن سعد انصاریؓ کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے قصص کا گورنر بنا کر بھیجا۔ ایک سال تک حضرت عمرؓ کے پاس ان کی کوئی خیر خبر نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے کاتب کو فرمایا: عمیر کو خط لکھو، اللہ کی قسم! میرا تو یہی خیال ہے کہ عمیر نے ہم سے خیانت کی ہے (خط کا مضمون یہ تھا)۔

”جو نبی میرا خط تمہیں ملے، فوراً میرے پاس آ جاؤ اور میرا خط پڑھتے ہی تم وہ سارا مال ساتھ لے کر آؤ جو تم نے مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے جمع کر رکھا ہے۔“

خط پڑھتے ہی حضرت عمیرؓ چلے کیلئے تیار ہو گئے۔ اپنا چمڑے کا تھیلا لیا۔ اس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھا، اپنا چمڑے کا لوٹا (تھیلے سے باندھ کر) لٹکا لیا اور اپنی لاشیٰ لی اور محض سے پیدل چل کر مدینہ منورہ پہنچے۔ جب وہاں پہنچے تو آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ چہرہ خرابا اور تھا اور بال لہے ہو چکے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! حضرت عمرؓ نے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ حضرت عمیرؓ نے کہا: آپ میرا کیا حال دیکھ رہے ہیں؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ میں صحت مند اور پاک خون والا ہوں

۱۔ انصاف السادة المتقين ۲۸۱/۹، وکنز العمال ۱۶۶۲۳۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۳/۴۷۳، ۳۰۲/۴، والتاریخ الكبير ۶/۳۲۲۵، والجرح ۶/۲۰۷۹، والاستیعاب ۳/۱۴۱۵، وسیر النبلاء ۲/۱۰۳، ۵۵۷، والکاشف ۲/۳۳۳۹، والاصابة ۳/۶۰۳۶، وتہذیب الکمال ۲۲/۳۷۶، ۳۷۶۔

ادب میرے ساتھ میری دنیا ہے، جسکی میں ہاگ پکڑ کر اسے کھینچ لیا ہوں۔ حضرت عمرؓ مجھے کہ یہ بہت سامال لائے ہوں گے جو ابھی پیچھے ہے۔ اس لئے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا میرے ساتھ میرا اھیلا ہے جس میں اپنا توشہ اور پیالہ رکھتا ہوں پیالہ میں کما بھی لیتا ہوں اور اسی میں اپنا سر اور اپنے پٹے دھو لیتا ہوں اور ایک لوٹا ہے جس میں وضو اور پینے کا پانی رکھتا ہوں۔ میری ایک لاٹھی ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اور اگر کوئی دشمن سامنے آ جائے تو اسی سے اسکا مقابلہ کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! دنیا میرے اس سامان کے علاوہ ہے۔ (یعنی میری ساری ضروریات اسی سامان سے پوری ہو جاتی ہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا: تم وہاں سے پیدل چل کر آئے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا تمہارا وہاں (تعلق والا) کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو تمہیں سواری کے لئے کوئی جانور دے دیتا؟ انہوں نے جواب دیا: وہاں کے لوگوں نے مجھے سواری نہیں دی اور نہ ہی میں نے ان سے مانگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اوہ برے مسلمان ہیں جن کے پاس سے تم آئے ہو (کہ انہوں نے اپنے گورنر کا ذرا خیال نہیں کیا) حضرت عمرؓ نے کہا: اے عمر! آپ اللہ سے ڈریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصیب سے منع کیا ہے اور میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے (اور جو صبح کی نماز پڑھ لے وہ اللہ کی ذمہ داری میں آ جاتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے تمہیں کہاں بھیجا تھا؟ اور تم نے کیا کیا؟ عمرؓ نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کیا پوچھ رہے ہیں (میں سمجھ نہیں سکا)؟ حضرت عمرؓ نے (تعجب سے) کہا: سبحان اللہ! (سوال تو بالکل واضح ہے) حضرت عمرؓ نے کہا: اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ نہ تانے سے آپ غمگین ہو جائیں گے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ آپ نے مجھے جہاں بھیجا وہاں پہنچ کر میں نے وہاں کے نیک لوگوں کو جمع کیا اور مسلمانوں سے مال غنیمت جمع کرنے کا ان کو ذمہ دار بنایا۔ چنانچہ جب وہ مال جمع کر کے لے آئے تو میں نے وہ سارا مال صحیح مصرف پر خرچ کر دیا۔ اگر اس میں شرعاً آپ کا حصہ بھی ہوتا تو میں آپ کے پاس ضرور لے کر آتا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تم ہمارے پاس کچھ نہیں لائے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا: نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: (یہ تو بہت اچھے گورنر ہیں کچھ لے کر نہیں آئے ہیں لہذا) عمرؓ کے لئے (حصص کی گورنری کا) عہد نامہ پھر لکھ دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اب میں آپ کی طرف سے گورنر بننے کو تیار ہوں اور نہ آپ کے بعد کسی اور کی طرف سے۔ کیونکہ اللہ کی قسم! میں (اس گورنری میں خرابی سے) بچ نہ سکا۔ میں نے ایک نصرانی سے (امارت کے ذمہ میں) کہا تھا: اے فلانے! اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ (جبکہ ذی کو تکلیف پہنچانا برا کام ہے)۔ اے عمر! آپ نے مجھے گورنر بنا کر بڑی خرابیوں میں مبتلا کر دیا ہے۔ اے عمر! میری زندگی کے سب سے بڑے دن وہ ہیں جن میں میں آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا (اور دنیا سے چلا نہیں گیا)۔ پھر انہوں نے حضرت عمرؓ سے اجازت مانگی! حضرت عمرؓ نے ان کو اجازت دے دی۔ وہ اپنے گھر واپس لوٹ آئے۔ ان کا گھر مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر تھا۔

جب عمرؓ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا تو یہی خیال ہے کہ عمرؓ نے ہم سے خیانت کی ہے (یہ حصص سے ضرور مال لے کر آئے ہیں جسے میرے پاس نہیں لائے بلکہ سیدھے اپنے گھر بھیج دیا ہے)۔ پھر عمرؓ نے حارث نامی ایک آدمی کو سو (۱۰۰) دینار دے کر کہا یہ دینار لے جاؤ اور جا کر عمرؓ کے ہاں اجنبی مہمان ٹھہرو۔ اگر ان کے گھر میں فراوانی دیکھو تو ایسے ہی میرے پاس واپس لوٹ آؤ اور اگر تنگی کی حالت دیکھو تو انہیں سو دینار دے دینا۔ حضرت حارث رحمہ اللہ نے وہاں جا کر دیکھا کہ حضرت عمرؓ دیوار کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھے اپنی قمیص سے جوئیں نکال رہے ہیں۔ انہوں نے جا کر حضرت عمرؓ کو سلام کیا۔ حضرت عمرؓ نے سلام کا جواب دیا اور کہا: اللہ آپ پر رحم کرے! آ جاؤ اور ہمارے مہمان بن جاؤ۔ حارث رحمہ اللہ سواری سے اتر کر ان کے ہاں ٹھہر گئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: مدینہ سے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: آپ نے امیر المؤمنین کو کس حال میں چھوڑا؟ جواب دیا: اچھے حال میں تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: مسلمانوں کو کس حال میں چھوڑا؟ انہوں نے کہا: وہ بھی ٹھیک تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا امیر المؤمنین شرعی حدود قائم نہیں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے سے ایک کبیرہ

گناہ ہو گیا تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس پر حد شرعی قائم کی تھی۔ درے سے کوڑے لگائے تھے جس سے اس کا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے اللہ! عمرؓ کی مدد فرما! جہاں تک میں جانتا ہوں وہ آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

چنانچہ حارثؓ حضرت عمرؓ کے پاس تین دن تک مہمان رہے۔ ان کے ہاں صرف جو کی ایک روٹی ہوتی تھی جسے وہ حارثؓ رحمہ اللہ کو کھلا دیا کرتے اور خود بھوکے رہتے۔ آخر جب فاقہ بہت زیادہ ہو گیا تو انہوں نے حارثؓ سے کہا: تمہاری وجہ سے ہم لوگوں پر فاقہ آگئے ہیں۔ اگر تم مناسب سمجھو تو کہیں اور چلے جاؤ اس پر حارثؓ نے ان کو وہ دینار نکال کر دیئے اور کہا: امیر المؤمنین نے یہ دینار آپ کے لئے بھیجے ہیں، آپ انہیں اپنے کام میں لائیں۔ آپ نے فرمایا: یہ دینار واپس لے جاؤ۔ ان کی بیوی نے کہا: واپس نہ کرو۔ لے لو آپ کو ضرورت پڑی تو اس میں سے خرچ کر لینا، ورنہ مناسب جگہ خرچ کر دینا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم میرے پاس کوئی ایسا چیز نہیں ہے جس میں میں ان کو رکھوں۔ اس پر ان کی بیوی نے اپنی قمیص کا بچہ کا دامن پھاڑ کر ان کو دیا، جس میں انہوں نے وہ دینار رکھ لئے اور پھر فوراً گھر سے باہر گئے اور شہداء کی اولاد اور فقراء میں سب تقسیم کر کے واپس آگئے۔ حضرت عمرؓ کے قاصد حارثؓ کا خیال تھا کہ حضرت عمرؓ ان کو بھی کچھ دیں گے اور عمرؓ نے قاصد کو کہا کہ امیر المؤمنین کو میرا سلام کہہ دینا۔

حارثؓ حضرت عمرؓ کے پاس واپس آئے۔ انہوں نے پوچھا: ان کا کیا حال دیکھا؟ عرض کیا وہ بہت بختری میں ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا: ان دیناروں کا کیا کیا؟ حارثؓ بولے: مجھے پتہ نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت عمرؓ کو دکھا لکھا کہ ”جونہی تمہیں میرا یہ خط ملے..... ملے ہی خط رکھنے سے پہلے میری طرف چلے آؤ“۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا آپ نے ان دیناروں کا کیا کیا؟ انہوں نے کہا: مجھے جو مرضی آئی کیا۔ آپ ان دیناروں کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے کہا میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم مجھے ضرورتاً ذکر تم نے ان کا کیا کیا ہے؟ حضرت عمرؓ نے کہا! میں نے ان کو اپنے لئے اگے جہاں میں بھیج دیا ہے (یعنی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے ہیں)۔

حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! پھر حکم دیا کہ حضرت عمرؓ کو ایک وسق (یعنی پانچ من دس سیر) غلہ اور دو کپڑے دیئے جائیں۔ حضرت عمرؓ نے غلہ کھانہ کی مجھے ضرورت نہیں ہے، چونکہ میں گھر میں دو صاع (سات سیر) جو چھوڑ کر آیا ہوں اور ان دو صاع کے کھانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اور رزق پہنچا دیں گے۔ چنانچہ غلہ تو لیا نہیں، البتہ دونوں کپڑے لے لئے اور یوں کہا: فلاں ام فلاں کے پاس کپڑے نہیں ہیں (اسے دوں گا) پھر اپنے گھر واپس آگئے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائے۔

جب حضرت عمرؓ کو ان کے انتقال کی خبر ملی تو ان کو بہت رنج و صدمہ ہوا اور ان کے لئے خوب دعائے رحمت و مغفرت کی۔ پھر (ان کو دفن کرنے) حضرت عمرؓ بیدل (مدینہ کے قبرستان) جنت البقیع گئے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی بیدل چل رہے تھے۔

حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میں سے ہر آدمی اپنی اپنی تمنا آرزو ظاہر کرے۔ چنانچہ ایک آدمی بولا: اے امیر المؤمنین! میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو اور میں اس سے خرید خرید کر بہت سے قلام اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد کروں دوسرا بولا: میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس بہت سا مال ہو میں اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں۔ تیسرا بولا: میرا دل چاہتا ہے کہ مجھے اتنی جسمانی طاقت مل جائے کہ میں زحرم سے ڈول نکال نکال کر بیت اللہ کے حاجیوں کو زحرم کا پانی پلا دوں۔ تاہم حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے کہ میرے پاس عمرؓ بنو سعد جیسا آدمی ہو جسے میں مسلمانوں کے مختلف کاموں میں اطمینان سے لگا سکوں۔

(اللھم ارزقنا اتباع هذه النفوس القدسیة۔ یہ تھے حضرات صحابہ کرامؓ۔ مجھے رو رہ کر حسن بصری رحمہ اللہ کا قول یاد آتا ہے کہ صحابہ کرام اگر ہمیں دیکھ لیتے تو ہمیں پکا منافق سمجھتے۔ اے کاش! ان لوگوں سے ہچکچ کر آج کوئی عمرؓ یا سعید پیدا ہو جاتا)

گھرنے نے ہم سے بدوقائی کی۔ یوں لگتا ہے جیسے یہ حضرات گوشت پوست کے بنے ہی نہیں تھے یا انسانیت سے سوراہا لوراہ کوئی اور ہی مخلوق تھے۔)

۸۲۸- عبد اللہ بن شیبہ، عبد اللہ بن محمد بنغوی، عبد اللہ بن محمد بن حفص، حماد بن سلمہ، ابی ننان کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ابو طلحہ خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عیس بن سعد کے پاس فلسطین میں ان کے گھر گئے۔ انہیں ”سج وحدہ“ (یکتا ومنفرد کے لقب سے) پکارا جاتا تھا۔ آپ اس وقت گھر میں واقع ایک بڑی دکان پر کھڑے تھے اور گھر میں پتھروں سے بنا ہوا ایک بڑا حوض تھا۔ انہوں نے کہا: اے غلام! گھوڑوں کو (پانی پینے کے لئے) حوض پر لاؤ۔ (چنانچہ غلام جب حوض پر گھوڑے لایا تو عمیرؓ نے ایک گھوڑی کو گم پایا)۔ عمیرؓ نے اس گھوڑی کا نام لے کر پوچھا: فلاں گھوڑی کہاں ہے؟ عبید اللہ کہتے ہیں: غلام نے جواب دیا: وہ گھوڑی خارش زدہ ہے اور (خارش کی وجہ سے) اس کے بدن سے خون چک رہا ہے۔ عمیرؓ نے فرمایا: اسے بھی پانی پینے کے لئے لاؤ۔ غلام نے کہا: تب دوسرے گھوڑوں کو بھی خارش ہو جائے گی۔ عمیرؓ نے فرمایا: اسے بھی حوض پر لاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”ایک سے دوسرے کو بیماری کا لگنا اور بدشگونی اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں“۔ کیا تم ایک اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ صحراء میں ہوتا ہے اس کے سینے کے اہجار پر خارش کا ایک نکتہ ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ نکتہ اس سے پہلے موجود نہیں ہوتا تو پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی؟ (ہامہ: گھر پر الو بیٹھ کر گھر کے قتل ہونے والوں کی طرف سے انتقام کا مطالبہ کرتا ہے یا اس گھر کی بربادی کی آواز لگاتا ہے، یہ عرب کا جمونا عقیدہ تھا۔ صفر)

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ عمیرؓ نے حدیث بالا کے علاوہ کوئی اور حدیث بھی نبی ﷺ سے روایت کی ہو۔

### (۳۹) حضرت ابی بن کعبؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک حضرت ابی بن کعبؓ بھی ہیں۔ مسائل غامضہ کا کافی شافی جواب دینے والے تھے خدا اور رسول کے عشق و محبت سے سرشار تھے اور سید المسلمین کے لقب سے ملقب تھے۔

۸۲۹- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم دیری، عبدالرزاق، ثوری، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الاعلیٰ (دونوں راوی) سعید جری، ابی سلیل، عبد اللہ بن رباح انصاری کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو منذر! قرآن مجید کی کوئی عظیم الشان آیت تمہارے پاس ہے (یعنی تمہیں زبانی یاد ہے)؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: اے ابو منذر! قرآن مجید کی کوئی عظیم الشان آیت تمہارے پاس ہے؟ میں نے کہا: ”اللہ لا الہ الا هو العلی القیوم“ (آل عمران ۲) ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ زندہ اور نگہبان ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: ”اے ابو منذر! تمہیں یہ

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۱۸۰، مجمع الزوائد ۵/۱۰۲، یہ حدیث بہت سے الفاظ کے ساتھ مروی ہے دیکھئے صحیح البخاری ۱/۶۲۴، صحیح مسلم، کتاب السلام باب ۳۳، رقم: ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، وسنن الترمذی ابی داؤد ۲۴، من کتاب الطب وسنن الترمذی ۲/۲۱۳، وسنن ابن ماجہ ۳۵۳، ۳۵۴، المعجم الکبیر ۱/۵۳، وفتح الباری ۱۰/۲۱۵،

۲۔ طبقات ابن سعد ۳/۵۹، وتاریخ ابن معین ۲/۱۹، والتاریخ الکبیر ۱/۲۹، والجرح ۱/۲۹۰، وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۲، (التہذیب) و تہذیب الکمال ۲/۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴،

علم مبارک ہو۔

۸۳۰۔ حضور ﷺ کو ابی بن کعب کو قرآن سنانے کا حکم الہی ..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن شیبہ، ہمام، قتادہ، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید سناؤں۔ ابی بن کعب کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ کو حکم دیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں: یہ سن کر ابی نے رون شروع کر دیا۔

۸۳۱۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو یحییٰ قاضی، یحییٰ بن عبد الحمید، ابن مبارک، علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن، ابن ابزی، ابزی کے سلسلہ سند سے حضرت ابی بن کعب کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید سناؤں، میں نے کہا: کیا میرے رب عزوجل نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:

قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون (پس ۵۸) کہہ دیجئے (یہ) اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے ہے۔ پس چاہیے کہ اس سے خوش رہیں اور وہ ان کی جمع کی ہوئی (دنیا) سے بہتر ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے یہ حدیث ثوری عن مسلم مثنوی عن ابن ابزی کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۲۔ عبد الملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، مسلم مثنوی، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی، عبد الرحمن بن ابزی کے سلسلہ سند سے ابی بن کعب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں کوئی سورت پڑھ کر سناؤں! میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ کے سامنے میرا نام لیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“

عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا: آپ اس سے خوش ہوئے تھے؟ ابی نے فرمایا: مجھے خوش ہونے سے کچھ زیادہ روکتی! حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلک فلیفرحوا هو خیر مما یجمعون“۔

۸۳۳۔ سلیمان بن احمد بن خلید طبری، محمد بن یسویٰ الطہار، معاذ بن محمد بن معاذ بن ابی بن کعب، محمد بن معاذ بن ابی بن کعب، معاذ بن ابی بن کعب کے سلسلہ سند سے حضرت ابی کعب کی روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے حکم ہوا ہے کہ میں قرآن مجید کو تمہارے اوپر پیش کروں (یعنی تمہیں سناؤں)! ابی کہنے لگے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، آپ کے دست اقدس پر شرف یا سلام ہوا اور آپ ہی سے علم حاصل کیا (آپ مجھ پر کیسے قرآن پیش کرتے ہیں) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ملا علی (فرشتوں کی جماعت مقدر) میں تمہارے نام اور تمہارے نسب کا ذکر کیا گیا ہے، کہا: یا رسول اللہ! (قرآن مجید) پڑھیے۔

۸۳۳۔ ابو عمرو بن حمان، حسن بن سفیان، محمد بن یحییٰ قسری مروزی، سلیمان بن عامر مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن

۱۔ الدر المنثور ۱/۳۲۴، والمستدرک ۳/۳۰۳، وسنن ابی داؤد ۱۳۶۰، وشرح السنة ۳/۳۵۹۔  
 ۲۔ صحیح البخاری ۶/۲۱۷، ومسند الامام احمد ۳/۱۴۰، ۱۸۵، ۲۴۴، ۲۸۳، ۵/۱۳۲، والمستدرک ۲/۲۲۳۔  
 ۳۔ المنصف لابن ابی شیبہ ۱۲/۱۴۱، ۵۔ المسند الامام احمد ۵/۱۲۳۔  
 ۴۔ طبقات ابن سعد ۳/۶۰، ومجمع الزوائد ۷/۱۳۰، وفتح الباری ۸/۷۲۵۔  
 ۵۔ طبقات ابن سعد ۲/۱۰۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۵۶۳، وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۷، الدر المنثور ۳۰۸۳۔

انس نے ابو عالیہ کو قرآن مجید سنایا۔ ابو عالیہ (ریاحی) نے ابی بن کعب کو قرآن مجید سنایا اور حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں قرآن مجید پڑھ کر سناؤں۔ ابی کہتے ہیں: میں نے کہا! یا رسول اللہ! کیا وہاں میرا تذکرہ کیا گیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، چنانچہ اپنی رو پڑے۔ مجھے معلوم نہیں آیا شوق کی وجہ سے رو پڑے یا خوف کی وجہ سے۔

۸۳۵- جعفر بن محمد بن عمرو، محمد بن حسن بن حبیب، یحییٰ بن عبد الحمید، ابو احوص، عمار بن رزق، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، یحییٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے سلسلہ سند سے؛

ابی بن کعب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست اقدس میرے سینے پر مارا پھر ارشاد فرمایا: میں تجھے شک اور تکذیب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ ابی بن کعب کہتے ہیں: میں سینے میں شراہور ہو گیا اور (میری یہ کیفیت تھی) گویا کہ میں ڈر کے مارے اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

یہ حدیث اسماعیل بن ابی خالد نے بھی عبد اللہ بن یحییٰ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۸۳۶- عبد اللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابو حمزہ، ایاس بن قنادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے؛

قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد ﷺ کے صحابہ کرام کی ملاقات کے لئے مدینہ منورہ آیا۔ مجھے سب سے زیادہ ابی بن کعب کی ملاقات محبوب تھی، چنانچہ میں (نماز میں) صف اول میں جا کھڑا ہوا۔ حضرت ابی نماز کے لیے تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ لی تو بیان کرنے لگے۔ میں نے لوگوں کی گردنوں کو چھتی توجہ سے ان کی طرف اوپر اٹھتے ہوئے دیکھا اس طرح کہیں نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ امراء کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ رب کعبہ کی قسم! (انہوں نے تمہیں یہ کلمات دہرائے اور فرمایا) وہ خود بھی ہلاک ہو گئے اور دوسروں کو بھی انہوں نے ہلاک کر دیا۔ مجھے تو ان پر کوئی افسوس نہیں ہے، مجھے ہلاک ہونے والے مسلمانوں پر افسوس ہے۔

ابو یحییٰ نے بھی یہ حدیث قیس بن عباد سے بلسلہ روایت کی ہے۔

۸۳۷- احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمام، یوسف بن یعقوب، سلیمان ثمالی، ابو یحییٰ قیس بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے؛

قیس بن رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ کی جامع مسجد میں آگے والی صف میں نماز پڑھ رہا تھا، اچانک میرے پیچھے سے ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے زور سے پھینچا اور مجھے ایک طرف کر کے خود میری جگہ کھڑا ہو گیا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابی بن کعب ہیں۔ کہنے لگے: اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تجھے پریشان نہ کرے۔ اس بات کا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا تھا پھر وہ قبلہ رو ہو گئے اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم! اہل عقدہ (بیعت لینے والے) ہلاک ہو گئے۔ مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ انہوں نے تمہیں مرتبہ یہ کلمات دہرائے۔ بخدا مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں ہے لیکن مجھے ان لوگوں پر افسوس ہے جنکو انہوں نے گمراہ کر دیا ہے۔

۸۳۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید بن اصغہانی، عبد اللہ بن مبارک، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابی بن کعب نے فرمایا:

تم سیدھے راستے اور سنت رسول اللہ ﷺ کو لازمی پکڑے رکھو، پس کوئی بندہ ایسا نہیں جو سیدھے راستے اور سنت پر قائم ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور مارے خوف خدا کے اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور پھر اسے دوزخ کی آگ چھو لے، اور کوئی ایسا بندہ نہیں جو سیدھے راستے اور سنت پر قائم ہوتے ہوئے اللہ کا ذکر کرے اور اس کے بال کھڑے ہو جاتے ہوں اللہ تعالیٰ کے خوف سے مگر اس کی مثال اس درخت جیسی ہے جسکے پتے خشک ہو گئے ہوں، چنانچہ اسی حالت میں اس درخت پر ہوا چلتی ہے اور اس کے

پتے کرنے لگتے ہیں۔ اس آدمی کے گناہ بھی (ذکر اللہ سے) اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے راستے میں تمہارے اعمال انبیاء کرام کے طریقے اور انکی سنت کے مطابق ہونے چاہئیں۔

۸۳۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، علی بن حسن بن سلیمان، ابو خالد، بغیرہ بن مسلم، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعب سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی۔ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: کتاب اللہ کو اپنا نام بنا لو اور اس کے قاضی اور حاکم ہونے سے راضی رہو۔ اس لئے کہ یہی وہ چیز ہے جسکو تمہارے رسول نے تمہارے سچ چھوڑا ہے۔ کتاب اللہ ایسا سفارش اور بلا تہمت گواہ ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اس میں تمہارا اور تم سے پہلوں کا بھی ذکر ہے۔ کتاب اللہ تمہارے درمیان بہترین حاکم ہے اور وہ تمہیں تمہارے بعد کی بھی خبریں دیتا ہے۔

۸۴۰- چار عذاب اس امت پر واقع ہو کر رہیں گے..... ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کوئچ، ابو جعفر، ربیع، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے ارشاد باری تعالیٰ:

”قل هو القادر علی ان یبعث علیکم عذاباً من فوقکم (انعام ۶۵)“.....

آپ کہہ دیجئے کہ اس پر بھی وہ قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب نازل کر دے۔

کے بارے میں فرمایا: وہ چار چیزیں ہیں اور وہ سب کی سب عذاب الہی ہیں اور وہ لامحالہ ساری کی ساری واقع ہو کر رہیں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے پچیس سال بعد دو چیزیں تو ان میں سے واقع ہو چکی ہیں ایک یہ کہ لوگ مختلف گروہوں میں بٹ گئے دوسری یہ کہ ان کے آپس میں جھگڑے چھڑ گئے۔ اور دو چیزیں فی الحال ابھی تک باقی ہیں لیکن لامحالہ وہ بھی واقع ہو کر رہیں گی ایک سخت (زمین میں دھنسا) اور دوسری رجم (آسمان سے پتھروں کی بارش)۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۴۱- حضور ﷺ کی برکات..... ابو محمد حامد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، کوئچ، یزید بن ابراہیم، ابو ہارون غنوی، مسلم بن شداد، عبید بن عیسر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو اللہ کے لئے کوئی چیز ترک کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بدلے میں اس چیز سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا فرماتے ہیں جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا اور کوئی بندہ ایسا نہیں جو کسی فعل کا لاپرواہی میں ارتکاب کرتا ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس فعل سے زیادہ سخت بوجھ اس پر ڈال دیتے ہیں اور اسے گمان تک بھی نہیں ہوتا۔

۸۴۲- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، ابن عون، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم یکسو ہوتے تھے (یعنی ہماری سوچ ہمارا مقصود، ہماری مراد ہماری تڑپ ایک ہوتی تھی) جب نبی ﷺ دنیا سے اٹھائے گئے، ہم نے یوں اور یوں دیکھنا شروع کر دیا۔

یہ حدیث روح نے ابن عون سے روایت کی ہے اور انہوں نے حقی بن ابی بن کعب کی سند سے بیان کی۔

۸۴۳- حسن بن احمد بن صالح نسیمی، حسن بن حباب مقبری، محمد بن اسماعیل مبارکی، روح بن عبادہ، عبداللہ بن عون، حسن، حقی بن ضمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمارے چہرے ایک ہوتے تھے، حتیٰ کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے اور ہمارے چہرے دائیں بائیں ہو گئے۔

۸۴۴- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد ابویوسف، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: خبردار!

بے شک دنیا کی مثال ابن آدم کے کھانے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور بے شک اسکا کھانا تمک اور سالہ ہے۔

شیخ ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ حدیث بالاکوا ابو حذیفہ نے ثوری سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور انہوں نے معنی کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۸۳۵- سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ، سفیان ثوری، یونس بن عبید، حسن، معنی کے سلسلہ سند سے حضرت ابی بنی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ابن آدم کے کھانے کی چیز کی دنیا کے لئے ایک مثال بیان کی گئی ہے، پس دیکھ لو ابن آدم سے کیا خارج ہوتا ہے اور بے شک اس کے تمک اور سالہ کی حقیقت وہ جانتا ہے کہ اس نے کس چیز کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۸۳۶- ابو محمد بن حیان، ابو نعیم رازی، ہناد بن سری، محمد بن عبید، بحر زابی رجاہ، صدوق، ابراہیم بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو منذر! کتاب اللہ کی ایک آیت نے مجھے (سخت) غمزدہ کر دیا ہے! حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا: بھلا وہ کونسی آیت ہے؟ آدمی نے کہا: ”من یعمل سوءاً یجزیہ“ (تہام، ۱۲۳) جس نے کوئی برا عمل کیا اسکا سے بدلہ دیا جائے گا۔ ابی نے فرمایا: یہ وہ بندہ مومن ہے جسے (گناہ کے بعد) کوئی مصیبت پیش آتی ہے اور وہ صبر کر لیتا ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے تو اس پر کوئی اس کا گناہ نہیں ہوتا۔

۸۳۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن طارق، عباد بن عوام، سعید، قتادہ، حسن، معنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام لیے آدمی تھے اور ان کے سینے پر بہت زیادہ بال تھے۔ وہ یوں لگتے تھے جیسے گھوڑا کھوکھلا درخت۔ (جنت میں) جب ان سے خطاب ہوا تو ان کے بال جھڑ گئے۔ چنانچہ جنت میں بھاگنے لگے ایک درخت میں ان کا سر الجھ گیا، آدم علیہ السلام حواء سے کہنے لگے: کیا تو مجھے کہیں چھپا سکتی ہے؟ حواء علیہ السلام نے جواب دیا: میں تجھے تنہائی میں کہیں بھی نہیں چھپا سکتی۔ آدم علیہ السلام کے پروردگار نے آواز دی: اے آدم! کیا تو مجھ سے بھاگ رہا ہے؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا: اے میرے پروردگار مجھے تجھ سے حیا آ رہی ہے۔

۸۳۸- مومن کی خصالتیں ..... احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: مومن چار چیزوں کے درمیان ہے۔ اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو صبر کرے، اگر اسے کوئی چیز عطا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرے، اگر بات کرے تو بیخ بولے اور اگر فیصلہ کرے تو انصاف کرے۔ مومن نور کی پانچ چیزوں میں التالیف ہے اور وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”نور علی نور“ (نور، ۳۵) روشنی پر روشنی ہے۔ مومن کا کام نور ہے۔ اسکا علم نور ہے۔ اسکا مدخل نور ہے۔ اسکا خراج بھی نور ہے۔ قیامت کے دن اسکا لوٹنا نور کی طرف ہوگا اور اسکا فریاد بھی نور کی تاریکیوں میں التالیف ہے اسکا کلام تاریکی ہے۔ اسکا عمل تاریکی ہے۔ اسکا مدخل تاریکی ہے۔ اسکا خراج تاریکی ہے اور اس نے قیامت کے دن تاریکیوں کی طرف لوٹنا ہے۔

۸۳۹- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعد، بکر بن یکار، عبد الحمید بن جعفر، جعفر، سلیمان بن یسار کی سند سے مروی ہے: عبد اللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ جھاڑیوں میں کھڑا تھا۔ لوگ فروٹ

۱۔ الجمع الکبیر للطبرانی ۱/۱۶۶۔ و صحیح ابن حبان ۲۳۸۹۔ (موارد) و مسند الامام احمد ۱۳۶/۵۔ و مجمع الزوائد ۲۸۸/۱۔ و الترغیب و الترہیب ۱/۴۳۔ و التحف السادة المتقين ۱/۱۲۸۔



منذی میں (خریدنے بیچنے میں) معروف تھے: حضرت ابی کہنہ لگے: کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے ہو کہ ان کی گردنیں طلب دنیا میں کس قدر مشغول ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کر دے گا پس لوگ جو نبی اس کے بارے میں سب سے غور اس کی طرف دوڑ پڑیں گے (کوئی نگران آدمی) اس پہاڑ کے پاس کھڑے ہوا کہے گا اگر ہم لوگوں کو چھوڑ دیں سونے کے اس پہاڑ کو سارے کا سارا لے جائیں گے اور ہمارے لئے آئیں سے بہت بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (پس اس وقت) لوگوں میں نقل عام شروع ہو جائے گا۔ ہر سو (۱۰۰) میں سے ۹۹ لوگ مارے جائیں گے۔ یہ حدیث زبیدی نے زہری عن اسحاق مولیٰ وغیرہ عن ابی کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ نیکیوں کی طلب میں بخار قبول کرنا..... سلیمان بن احمد، احمد بن حنبلہ، محمد بن عیسیٰ بن طباطبائی، معاذ بن معاذ بن ابی بن کعب، معاذ بن ابی بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخار کیا چیز (اجرو ثواب) ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار زود آدمی کے جب تک پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں اور وہ پسینے میں شرابور ہوتا رہتا ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری کی جاتی ہیں (یعنی اس کے ثلثہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہتی ہیں) حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تم سے بخار کا سوال کرتا ہوں، جو مجھے تیرے راستے (جہاد) میں لٹنے اور تیرے گھر کی طرف جانے اور تیرے نبی ﷺ کی مسجد کی طرف لٹنے سے ندرہ کے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب بھی ابی بن کعبؓ کو چھوا گیا انہیں بخار زود پایا گیا۔

۸۵۱۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، عبد العزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس امت کو بلندی رتبہ، نصرت و مدد اور غلبہ و قدرت کی بشارت دے دو۔ اور جو آدمی اس امت میں سے آخرت والا عمل دنیا کے حصول کے لئے کرے گا آخرت میں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

۸۵۲۔ سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، قبصہ بن عتبہ، سفیان ثوری، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب کے سلسلہ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کرو لڑا دینے والی آگ اور اس کے پیچھے آنے والی آگئی۔ موت اپنے متعلقات کو لے کر آگئی۔ رسول اللہ ﷺ یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرماتے تھے۔

۸۵۳۔ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شبان بن ابی شیبہ، سلام بن مسکن، عاصمہ، ابو عکیمہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! جی ہاں (ضرور مجھے سکھائیے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو:

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۲، ۳۳۶، ۳۱۵، وفتح الباری ۱۳/۸۱۔

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی ۱/۱۶۹، وفتح الباری ۱۰/۱۱۰، وجمع الزوائد ۲/۳۰۵، والترغیب والترہیب ۳/۳۰۰، وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۲۹، (التہذیب) و اتعاف السادة المظنین ۹/۲۵۰۔

۳۔ شرح السنة للبیہقی ۱۳/۳۳۵، والمستدرک ۱۱/۳۱۸، مسند الامام احمد ۵/۱۳۳، وجمع الزوائد ۱۰/۲۲۰، والدر المنثور ۵/۵۵۶، ۵/۶۰۔

۴۔ متن الترمذی ۲۳۵۷، والمستدرک ۲/۵۱۳، والاحادیث الصحیحة ۹۵۳۔

اللهم اغفر لی خطایای و عمدی و هزلی و جدی و لامحرمی من برکة ما عطیتنی و لا تفتنی فیما حرمتنی  
یا اللہ میری خطائیں معاف فرما دے اور جو گناہ میں نے عمدائے یا ہنسی مذاق میں کیے یا تنجیدگی سے کئے وہ بھی معاف فرما اور مجھے اپنی عطا  
کردہ نعمتوں سے محروم نہ کرنا اور اپنی حرام کردہ چیزوں کے نفع میں مجھے جہلانہ کرنا۔

### (۴۰) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک سر بلخی آواز والے صاحب قرات، اپنے آپ کو میدان سیاست سے دور رکھنے  
والے ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس بن حضار اشعری بھی ہیں۔ آپ احکام و مسائل کے بڑے عالم تھے۔ محبت و مشاہدہ کی وادیوں میں سر  
گرداں رہتے تھے۔ تاریک راتوں میں ترنم کے ساتھ قرات قرآن کرتے تھے۔ راتوں کو بیدار رہتے۔ ایام طویلہ میں شدت گرمی کے  
باوجود روزے کی حالت میں رہتے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرگرداں دل کی پڑمردگی کو دائمی عزت کی چراگاہوں میں آسودگی بخشنے کا نام ہے۔

۸۵۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن نمیر، طلحہ بن یحییٰ، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو موسیٰؓ کی  
روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ اور ابو موسیٰؓ کو (گورنر بنا کر) یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیں۔

۸۵۵- محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، قرہ بن خالد، ابو جہاء عطاردی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:  
ابو جہاء کہتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بصرہ کی اس مسجد میں ہمارے اوپر اکثر چکر کاٹتے رہتے تھے اور مسجد میں گلے حلقوں  
میں بیٹھ جاتے تھے۔ گویا کہ (مجھے یوں لگتا ہے جیسے) میں انہیں دو سفید چادروں میں ملبوس بیٹھے ہوں اور مجھے قرآن مجید پڑھاتے  
ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے انہی سے سورت "اقراء باسم ربک الذی خلق" (سورہ خلق) حاصل کی ہے۔

۸۵۶- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن اسید، ذکر یابن یحییٰ ابو الخطاب، ابو داؤد طیلسی، شعبہ، ابی عامر خزاز، حسن ابی موسیٰ سے مروی  
ہے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تمہیں اللہ عزوجل کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت سکھاؤں اور تمہارا راستہ صاف  
کردوں۔

۸۵۷- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد صالح، عفان، وہیب، داؤد بن ابی ہند، ابو جہاد بن اسود (دیلی) ابو اسود دلی کے سلسلہ سند  
سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰؓ نے قرآن کو جمع کیا اور حکم دیا کہ ہمارے پاس وہی آئے جس نے قرآن مجید جمع کر رکھا ہو (یعنی  
پورا قرآن مجید پڑھنا یا یاد کر رکھا ہو اور اس کے علم سے واقف ہو)۔ ابو اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں چنانچہ ہم تقریباً تین سو قراء ابو موسیٰؓ کے پاس  
آئے۔ انہوں نے ہمیں وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: تم لوگ اس علاقے کے قراء ہو تمہارے اوپر ہرگز مدت طویل نہ ہونے پائے ورنہ  
تمہارے دل سخت ہو جائیں گے جس طرح اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے پھر فرمایا:

تحقیق ایک سورت نازل کی گئی تھی جسے ہم طول و تشدید میں سورت ہرات کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے، مجھے اسکی ایک آیت

۱۔ المطالب العالیۃ ۳۳۳۹، و مجمع الزوائد ۱۰/۱۷۲۱۔

۲۔ ابو موسیٰ اشعری: اسمہ: عبد اللہ بن قیس، النظر ترجمتہ فی: الاستیعاب ۳/۹۷۹، ۴/۱۷۲۲، ۱۔ والاصابة ۲/۳۸۹۸۔  
۳۔ و اسد العالیۃ ۳/۲۳۵، و تہذیب الکمال ۳۳۹۱ (۱۵/۳۲۶)۔

یاد ہے (وہ یہ کہ) ”

لو كان لابن آدم وادیان من ذهب لالتمس البهائم وادیاناً للثأول لا یملأ جوف ابن آدم الا التراب  
(ترجمہ) اگر کسی آدمی کے لئے سونے کی دوادیاں ہوں وہ پھر بھی تیسری وادی کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔

ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

(اسی طرح) ایک اور سورت نازل کی گئی جسے ہم (جماعت صحابہؓ) سمجھتے ہیں کہ شروع میں ”بح اللہ“ وغیرہ کا لفظ آتا ہے کے  
ساتھ تشبیہ دیتے تھے۔ اسکی ایک آیت مجھے یاد ہے اس میں تھا:

یا ایہا الذین آمنوا لم تقولن ما لا تفعلون لفتکب شہادۃ فی اعناقکم ثم تسألون عنہا یوم القیامۃ.

”اے ایمان والو! وہ بات تم کہو جسے تم کرتے نہیں ہو پس شہادت لکھ کر تمہاری گردنوں میں لٹکا دی جائے گی۔“

پھر قیامت کے دن اس کے حلق سوال کیا جائے گا۔

۸۵۸- ابو احمد محمد بن احمد حافظ جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعد کسائی، ابن علیہ، زیاد بن خرق، معاویہ بن قرہ، ابی کنانہ  
کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرات قراء کو جمع کیا۔ چنانچہ تین سو کے لگ بھگ قراء جمع ہو گئے،  
ابو موسیٰ نے قرآن مجید کی عظمت بیان کی اور پھر فرمایا: بے شک یہ قرآن مجید تمہارے لئے اجر و ثواب ہوگا ورنہ تمہارے اوپر ایک قسم کا  
بوجھ ہوگا۔ پس قرآن مجید کی اتباع کرو اور قرآن مجید ہرگز تمہاری اتباع نہ کرے۔ چونکہ جو آدمی قرآن مجید کی اتباع کرتا ہے وہ جنت کے  
باقات میں فروکش ہوتا ہے اور جس نے قرآن مجید کو اپنے تابع بنایا وہ گمراہی پر مار کھا کر دوزخ میں جا پڑتا ہے۔

یہ حدیث شعبہ نے زیاد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۵۹- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، عمرو بن مرزوق، مالک بن مغول، (دوسری سند) سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، ابن  
عیسہ، مالک بن مغول، عبد اللہ بن بریدہ کے سلسلہ سند سے بریدہ کی روایت ہے کہ:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو با آواز بلند قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
ان کو آل داؤد کے کن (خوش آوازی) سے حصہ ملا ہے۔ بریدہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ابو موسیٰؓ کو سنائی کہنے لگے: جب  
آپ نے مجھے یہ خبر سنائی تو اب سے آپ میرے دوست ہیں۔

یہ حدیث ابوالاسحاق سنہی، وثوری و شریک اور دیگر محدثین نے مالک رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۸۶۰- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، خالد بن تافع، سعید بن ابی بردہ، ابو موسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے  
مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ کہیں تشریف لے جا رہے تھے اور ابو موسیٰ اشعریؓ اپنے گھر میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے  
نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ بھی تھیں۔ دونوں ابو موسیٰؓ کی قراءت سننے وہیں کھڑے ہو گئے۔ اگلے دن ارشاد فرمایا: اے ابو موسیٰ!  
گزشتہ رات کو میں تمہارے پاس سے گزرا۔ میرے ساتھ عائشہؓ بھی تھی اور تو اپنے گھر میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا ہم (دونوں) تمہاری  
قراءت سننے کھڑے ہو گئے۔ ابو موسیٰ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اگر مجھے آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں آواز میں اور رکشیا پیدا کر کے آپ

۱۔ سنن النسائی، کتاب الافتاح باب ۸۱۔ و مسند الامام احمد ۵/۳۵۹۔ و المصنف لعبد الرزاق ۸/۳۱۷۔ و تلخیص الحییر

۲۰۱/۳۔ و اتحاف السادة المصنفین ۳/۳۹۹۔ و کذا لک: سنن ابن ماجہ ۱۳۳۱۔ و صحیح ابن حبان ۲۲۶۳۔ (موارد)

طبقات ابن سعد ۳/۴۹۱، ۸۰، ۱۰۶/۲/۲۔

۲۔ مجمع الزوائد ۷/۲۷۱، ۳۵۹۔



مرتبہ حضرت ابو موسیٰ کو خبر ملی کہ کچھ لوگوں کے پاس اسٹخے کپڑے بھی دستیاب نہیں ہیں کہ وہ پھین کر جمعہ کی نماز پڑھ سکیں، چنانچہ انہوں نے ایک چغڑا اور پھر گھر سے باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۸۶۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبداللہ بن موسیٰ، ابراہیم بن اسماعیل بن مجیح، صالح بن کیسان، یزید رقاشی، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق روجا سے چل کر صحرا تک ستر انبیاء نکلے پاؤں اور صرف ایک چغڑے کے ساتھ چلتے ہوئے گزرے۔

۸۶۹- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصغری، ابو اسامہ، یزید، ابو بردہ بن ابو موسیٰ کی روایت ہے، حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں: کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے۔ ہم مجھے آدی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا، ہم ہم لوگ اسی پر باری باری سوار ہوتے (اور اکثر ہمیں پیدل ہی چلنا پڑتا تھا جس سے) ہمارے پاؤں کھس گئے۔ (بالخصوص) میرے پاؤں بہت زیادہ کھس گئے..... حتیٰ کہ میرے پاؤں کے ناخن بھی گر گئے۔ ہم (بچاؤ کے لئے) پاؤں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے۔ اسی وجہ سے اس غزوے کو غزوہ ذات الرقاق کے نام سے موسوم کیا گیا چونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑوں کی پٹیاں باندھی تھیں۔ ابو بردہ کہتے ہیں: ابو موسیٰ اشعریؓ نے ہمیں یہ حدیث سنائی اور پھر اس حدیث کے سنانے کو ناپسند کرنے لگے۔ کہنے لگے: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میں اس حدیث کو بیان کرتا۔ گویا وہ اپنے کسی نیک عمل کو افشا کرنا پسند سمجھتے تھے۔

۸۷۰- حبیب، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، مہدی بن میمون، واصل (ابو عیینہ کے آزاد کردہ غلام)، لقیطہ، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم جہاد کی نیت سے براستہ سمندر چل پڑے۔ اسی دوران ہم چلے جا رہے تھے۔ ہوا بہت اچھی تھی اور بہت سارے بادبان پھڑ پھڑا رہے تھے۔ چنانچہ ہم نے ایک منادی کو آواز لگاتے سنا جو کہہ رہا تھا: اے کشتی والو! رک جاؤ، میں تمہیں ایک خبر سنانا چاہتا ہوں۔ حتیٰ کہ اس نے سات مرتبہ پے در پے آوازیں لگائیں۔ ابو موسیٰؓ نے فرمایا: میں نے کشتی کے نمایاں حصے پر کھڑے ہو کر کہا: تم کون ہو اور کہاں ہو؟ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ ہم کہاں ہیں اور کیا ہم رکنے کی استطاعت رکھتے ہیں؟ فرمایا: چنانچہ مجھے جواب دینے کے لئے ایک آواز بلند ہوئی، کسی نے کہا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر ایک فیصلہ کر رکھا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہمیں ضرور خبر دو۔ کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فیصلہ کر لیا ہے کہ جو آدمی سخت گرم دن میں اپنے آپ کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سیراب کرے گا۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ایسے شدید گرمی والے دن کی تلاش میں رہتے تھے جس میں انسان کی گرمی کی وجہ سے جان نکل جائے، ایسے دن میں ابو موسیٰؓ روزہ رکھتے تھے۔

۸۷۱- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن، حماد بن سلمہ، قتادہ، ابی مجلہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا بے شک میں بہت زیادہ تاریخ گھر میں غسل کرتا ہوں (اور جب غسل سے فارغ ہوتا ہوں) اپنی کمر سیدی نہیں کرتا ہوں۔ حتیٰ کہ میں (اسی حالت میں) اپنے کپڑے لے لیتا ہوں اس لئے کہ مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے (کہ میں عریاں حالت میں ہوں)۔

۸۷۲- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، متادین سری، امین مبارک، شعبہ، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: ماہیتنظر من الدنيا الا كلاما محزوناً و لفظة تنسظر" (کہ دنیا میں رہ کر صرف کسی غزوہ کرنے والی مصیبت یا کسی فتنے کا انتظار ہی کیا جا سکتا ہے)۔

۸۷۳- عبداللہ بن محمد، محمد بن شہل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعلمش، ابوداؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: یقیناً تم سے پہلے والے لوگوں کو ان دنوں درود اہم نے ہلاک کر دیا وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کر دیں گے۔  
 ۸۷۴- محمد بن علی، ابوقاسم مثینی، علی بن جعد، شعبہ، سعید جریری، نعیم بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: یقیناً قلب (دل) کو قلب کے نام سے اس کے متقلب ہونے (اٹھنے پھٹنے) کی وجہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ بے شک قلب (دل) کی مثال اس پر کی سی ہے جو کسی وسیع بیابان میں پڑا ہو (اور اسے ہوا کبھی ایک طرف الٹ دیتی ہے اور کبھی دوسری طرف۔ اسی طرح دل بھی جب دنیا کو دیکھتا ہے تو بے چین و بے قرار ہو جاتا ہے)۔

ابن علیہ نے بھی یہ حدیث جریری سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، عوف، قسامہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰؓ نے لہرہ میں ہمیں خطبہ دیا کہنے لگے: اے لوگو! خوب روؤ اور اگر رو نہیں سکتے ہو تو کم از کم رونے کی صورت تو بناؤ، اہل دوزخ اس قدر روئیں گے کہ آنسو خشک ہو جائیں گے۔ پھر خون کے آنسو روئیں گے، آنسوؤں کی فراوانی کا یہ حال ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں تو بہہ نکلیں۔

۸۷۶- عبداللہ الاصغہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سنان، یزید بن ہارون، سلام بن مسکین، قتادہ، ابوریثہ، ابوموسیٰؓ نے فرمایا: اہل دوزخ اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے نکلے ہوئے آنسوؤں پر کشتیاں چلائی جائیں لامحالہ چل پڑیں۔ جہنمیوں کے رونے سے جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو وہ خون کے آنسو روئیں گے۔ پس اس حالت میں وہ پڑے ہوں گے اس کو یاد کر کے خوب رویا جائے۔

یہ حدیث رقاشی نے صبیح بن ابی موسیٰؓ کے طریق سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۸۷۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوزاعی، ہارون بن رباب، عقبہ بن غزو ان رقاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے عقبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰؓ اشعریؓ نے مجھے کہا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہاری آنکھ سوجھی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا: میں نے ایک مرتبہ لشکر میں شریک کسی آدمی کی کوٹھی کو لہجہ بھر کے لئے گوشہ چشم سے دیکھ لیا تھا، پھر میں نے اسے ایک لمبا نچہ مارا۔ پس تب سے میری آنکھ سوجھ گئی اور آپ اسے جس حالت میں دیکھ رہے ہیں تب سے ایسی ہے۔ ابوموسیٰؓ نے فرمایا: اپنے رب سے مغفرت طلب کرو تم نے تو اپنی آنکھ پر ظلم کر دیا۔ بے شک (غیر محرم کی طرف) پہلی نظر معاف ہے اور دوبارہ نظر کرنا تمہارے اوپر وبال ہے۔

۸۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، احمد بن سنان ابومعاویہ، اعلمش، ابی ظہیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن سورج لوگوں (کے سروں) پر ہوگا اور ان کے اعمال انہیں سایہ اور کسی کو دھوپ کئے ہوں گے (یعنی اعمال اگر اچھے تھے تو وہ سایہ کئے ہوں گے اور اگر برے تھے تو وہ دھوپ اور گرمی کو دو چند کریں گے)۔

۸۷۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، محمد بن مسعود، عثمان بن عمر، ابوعامر خزاعی، ابوعمران جونی، ابوریثہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندہ لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے اس کے درمیان اور لوگوں کے درمیان پردہ کر دیں گے۔ وہ بندہ بھلائی کا مشاہدہ کرے اور کہے گا: بھلائی قبول ہو چکی۔ برائی کو دیکھ کر کہے گا کہ معاف کر دی گئی۔ پس (خوش ہو کر) وہ بندہ بھلائی و برائی دونوں سے بے پروا ہو کر سجدہ کرے گا۔ (اسے دیکھ کر) مخلوقات کہیں گی: بشارت ہے اس

بندے کے لئے جس نے کبھی کوئی برائی نہیں کی۔

۸۸۰- عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، حسین بن علی، زائدہ، عاصم، شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعرئی نے فرمایا: مومن کی روح نکال لی جاتی ہے اور اسکی خوشبو منگ سے بھی زیادہ عمدہ اور اچھی ہوتی ہے۔ سو جن فرشتوں نے اس بندہ مومن کو وفات دی ہوتی ہے وہ روح کو لے کر آسمانوں کی طرف چڑھ جاتے ہیں تاہم آسمان سے پہلے ہی انہیں کچھ دوسرے فرشتے ملتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں یہ فلاں ہے اور ساتھ اس (بندہ مومن) کے اعمال حسنہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ دوسرے فرشتے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ تمہاری اور جو بندہ مومن تمہارے ساتھ ہے اس کی عمر دراز کرے۔ چنانچہ اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور خوشی سے اس بندہ مومن کا چہرہ چمک اٹھتا ہے۔ پس وہ اپنے رب عزوجل کے دربار میں حاضری دیتا ہے اور اس کے چہرے پر سورج کی سی چمک ہوتی ہے۔

ابوموسیٰ نے فرمایا: چنانچہ ایک دوسرے بندے کی روح نکالی جاتی ہے اور وہ مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوتی ہے، اسے بھی موت دینے والے فرشتے اوپر آسمان کی طرف لے جاتے ہیں۔ چنانچہ آسمان تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں کچھ اور فرشتے مل جاتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ لانے والے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ یہ فلاں آدمی ہے اور ساتھ ساتھ اس کے برے اعمال کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ ملنے والے فرشتے کہتے ہیں: اسے واپس لے جاؤ، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوموسیٰ نے آیت کریمہ "لا یصدخلون الجنة حتی یصلح الجمیل فی سمن الخیاط" (۱۰۰) کو لوگ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل نہ ہو جائے۔ تلاوت کی۔

۸۸۱- ابوصہبہ، محمد بن احمد بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عیسیٰ بن سنان، شہاک بن عبدالرحمن بن مرزب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعرئی نے بوقت وفات اپنے لڑکوں کو بلوایا (جب سب حاضر ہو گئے ان سے) کہنے لگے: جاؤ اور قبر کھودو اسے کشادہ رکھو اور خوب گہری کھودو۔ چنانچہ سارے لڑکے آگئے اور کہنے لگے: ہم نے قبر کھودی ہے اور کشادہ اور گہری کھودی ہے۔ ابوموسیٰ نے فرمایا: بخدا! شان یہ ہے کہ دو منزلوں میں سے ایک متعین ہے: یا تو میری قبر میں وسعت پیدا کر دی جائے گی حتیٰ کہ قبر کا ہر کونہ چالیس زرمان (ہاتھ) وسیع کر دیا جائے گا اور پھر میرے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے میں اپنی بیویوں، اپنے محلات، عزت و اکرام، اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں کو دیکھ سکوں گا۔ پھر میں اتنے درست اور اچھے طریقے سے اپنے ٹھکانے کو آ جاؤں گا جتنا میں دنیا میں اپنے گھر کی طرف بھی نہیں آتا تھا۔ پھر مجھے جنت کی دلکش خوشبو ملے گی کہ پوچھتی رہے گی حتیٰ کہ مجھے دو بارہ زندہ کر کے اٹھالیا جائے۔

اگر میری منزل دوسری ہوئی اور اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے تو میری قبر مجھ پر بہت تنگ کر دی جائے گی حتیٰ کہ نیزے کی چنگی ٹوک سے بھی زیادہ باریک (تنگ) ہو جائے گی۔ پھر میرے لئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا پھر میں اپنے لئے تیار زنجیروں اور طوقوں (گلے کے پھندے) اور درسیوں کو دیکھوں گا پھر میں اپنے جہنم میں متعین ٹھکانے کی طرف تیزی سے لپک کر جاؤں گا پھر مجھے ضرور جہنم کی لو اور پیش پہنچ کر رہے گی حتیٰ کہ مجھے زندہ کر کے اٹھالیا جائے۔

یہ حدیث جریری نے عن ابی العلاء، من ہلید (نواسہ) ابی موسیٰ کی سند سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۸۸۲- روئی والے کو یاد رکھو! عبد اللہ بن محمد، محمد بن شہیل، ابوبکر بن ابی شیبہ، معتمر بن سلیمان، سلیمان، ابوعثمان، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ بوقت وفات کہنے لگے: اے پیارے بیٹو! روئی والے کو یاد رکھو، فرمایا: ایک آدمی اپنے گھر میں

عبادت کیا کرتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ایوموسیٰ نے اس کی عمر ستر سال ہونے کا غالباً ذکر کیا ہے) وہ اپنے گرجے سے صرف ایک دن نیچے اترتا تھا۔ چنانچہ شیطان نے اس کے دل و دماغ کو ایک عورت کے حسن و جمال کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ عورت اس کے ساتھ سات دن اور سات راتوں سے رہ رہی تھی۔ پھر اس کے دل و دماغ پر پڑے پڑے پردے چھٹ گئے اور توبہ تائب ہو کر باہر نکلا۔ چنانچہ بڑھتم بھی اٹھا تا ضرور سجدہ کرتا۔ یوں چلتے چلتے اس نے رات کو ایک دکان پر پناہ لی۔ اس دکان پر پہلے سے بارہ مسکین رہتے تھے۔ وہ عبادت گزار بہت زیادہ تھکا ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو دو آدمیوں کے سامنے گرایا۔ ایک راہب ان مسکینوں کے پاس ہر رات روٹیاں بھیج دیتا تھا۔ ہر آدمی کو ایک ایک روٹی ملتی تھی، چنانچہ روٹی والا آ گیا اس نے ہر مسکین کو ایک ایک روٹی دی۔ روٹی والا جب اس عبادت گزار تائب کے پاس سے گزرا اس نے اسے بھی مسکین سمجھ کر ایک روٹی دے دی۔ (جسکی وجہ سے بارہ مسکینوں میں سے ایک مسکین باقی بچ گیا) جس مسکین کو روٹی نہ ملی وہ روٹی والے سے کہنے لگا: تجھے کیا ہوا مجھے روٹی کیوں نہیں دی بھلا تو آج مجھ سے بے نیاز کیوں ہو گیا؟ روٹی والا بولا کیا تم یہی سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں روٹی نہیں دی؟ پوچھ لے کیا میں نے تم میں سے کسی کو دو روٹیاں دی ہیں سب مسکین بولے: تم نے کسی کو دو روٹیاں نہیں دیں۔ تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں روٹی سے محروم رکھا بخدا! آج رات میں تمہیں کچھ نہیں دوں گا۔ چنانچہ عبادت گزار تائب نے لی ہوئی روٹی باقی بچے ہوئے آدمی کو دیدی اور خود تائب بھوک سے مر گیا۔

ایوموسیٰ نے فرمایا: اس کی عبادت کے ستر سالوں کا سات راتوں کے ساتھ وزن کیا گیا چنانچہ سات راتیں بھاری نکلیں پھر سات راتوں کا ایک روٹی کے ساتھ وزن کیا گیا چنانچہ ایک روٹی بھاری نکلی۔ حضرت ایوموسیٰ نے فرمایا: اسے پیارے بیٹو! روٹی والے کو یاد رکھو۔

۸۸۳۔ عبد اللہ بن محمد، محمد بن شہیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، علی بن مسہر، عاصم، ابی کبیر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ایوموسیٰ نے فرمایا: بے شک (قلب) کو قلب کے نام سے اس کے متعلق ہونے (الٹنے پلٹنے) کی وجہ سے موسوم کیا گیا ہے اور دل کی مثال کپڑے کی ہے جو کسی درخت کے ساتھ فضاء میں الٹا ہوا ہو، تیز ہوا سے کبھی الٹا کر دیتی ہے اور کبھی سیدھا۔

۸۸۴۔ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، فرج بن فضالہ، ازہر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ایوموسیٰ اشعری نے ایک مرتبہ محرم میں یوحنا کے کنیہ میں نماز پڑھی۔ پھر کنیہ سے باہر نکلے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اے لوگو! بے شک تم آج ایسے زمانے میں ہو جس میں اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے کو ایک اجر ملتا ہے مگر یہ تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنے والے کو دو گنا اجر ملے گا۔

### (۴۱) حضرت شہاد بن اوسؓ

حضرات صحابہ کرام میں سے ایک خاموش طبع مفید بات کرنے والے، خوب خدا اور تقویٰ و ورع سے سرشار، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ کے حضور عاجزی کرنے والے حضرت ابو یعلیٰ شہاد بن اوس انصاریؓ بھی ہیں۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۴/۲۰۱، والتاریخ الکبیر ۳/۲۵۹۱، والجرح ۳/۱۳۳۳، والاستیعاب ۲/۶۹۳، والجمع ۱/۲۱۱، وسیر النبلاء ۲/۳۶۹، والکشاف ۲/۲۲۶۵، والاصابة ۲/۳۸۴، وشلوات الذهب ۱/۶۳، ونہذب الکمال ۱/۳۸۹۔



۸۸۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، فرج بن فضالہ، اسد بن وداعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت شہاد بن اوس اپنے بستر میں گھستے تو کروٹیں بدلتے رہتے انہیں نیند نہیں آتی تھی۔ فرماتے: یا اللہ! دوزخ کی آگ (کے خوف) نے میری نیند اڑادی ہے۔ مصلیٰ پر اٹھ کر کھڑے ہو جاتے اور صبح تک نماز پڑھتے رہتے۔

۸۸۶- علم و عقل کے جامع..... عبد اللہ الاصمغانی و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی معشر، ابو معشر، زیاد بن ماکب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت شہاد بن اوس نے فرمایا: تم بھلائی و برائی کے صرف اسباب ہی دیکھ سکتے ہو۔ چنانچہ بھلائی بتامہ جنت میں لے جانے والی ہے اور برائی بتامہ دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ دنیا ایک حاضر شدہ سامان ہے جس سے نیک و بد سب کھارے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے..... جس کے بارے میں غالب بادشاہ فیصلہ کرے گا۔ دنیا و آخرت میں سے ہر ایک کے سپوت ہیں۔ پس تم آخرت کے سپوت بنو اور دنیا کے بیٹے مت بنو۔

ایک مرتبہ حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا: بعض آدمیوں کو ظلم عطا ہوتا ہے انہیں عقلمندی عطا نہیں ہوتی لیکن ابو یعلیٰ (شہاد بن اوس) کو ظلم اور عقلمندی دونوں عطا کی گئی ہیں۔

ابو نعیم اسمغانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض محدثین نے یہ حدیث کثیر بن مرہ عن شہاد بن اوس کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۸۷- سلیمان بن احمد ابو یزید احمد بن یزید حوطی، یحییٰ بن صالح و حاطی، ابو مہدی سعید بن سنان، ابو زہریرہ، ابو شجرہ کثیر بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت شہاد بن اوس نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے لوگو! بے شک دنیا سامان حاضر ہے، اس سے نیک و بد سب کھارے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے اس کے متعلق قادر بادشاہ ہی فیصلہ کرے گا۔ اس میں احتیاق حق اور ابطال باطل ہوگا۔ اے لوگو! آخرت کے بیٹے (آخرت کے متلاشی) بنو دنیا کے بیٹے مت بنو چونکہ ہر ماں کا بیٹا اسی کے پیچھے چلتا ہے۔

یہ حدیث لیث بن ابی سلیم نے کسی تابعی عن شہاد بن اوس کی سند سے باضافہ الفاظ مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۸۸- ابو عمر و حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم، نصر بن ادریس، حسان بن ابراہیم، لیث بن ابی سلیم، ایک نامعلوم

محدث کے سلسلہ سند سے حضرت شہاد بن اوس کی روایت نبی ﷺ سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے اس میں اتنا اضافہ ہے کہ

”تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے عمل کرتے رہو اور بے شک تمہیں تمہارے اعمال کے سامنے پیش کیا جائے گا اور تم نے

بہر طور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے۔ سو جس نے ایک زرہ کے برابر بھی نیک عمل کیا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ایک زرہ کے برابر بھی برائے عمل کیا وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔“

۸۸۹- عبد اللہ الاصمغانی و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید محسی احمد بن محمد بن یسار، شریح بن یزید حضرمی البوسنی، معاذ بن

رقاعہ، ابو یزید نوئی، ایک محدث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداءؓ فرمایا کرتے تھے: ہر امت کا ایک فقیہ ہوتا ہے اس امت کے فقیہ حضرت شہاد بن اوس ہیں۔

۸۹۰- ایک زائد بات منہ سے نکلنے کا رنج..... ابو نعیم اسمغانی، ابو عمر بن حمدان، عبد اللہ بن محمد بن شریح، اسحاق بن راہویہ، معاذ بن

ہشام، ہشام، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت شہاد بن اوس ایک آدمی سے کہنے لگے: دسترخوان لاؤ تاکہ ہم اپنے نبی کو بھالیں۔ ان کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: جب سے میں نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے آپ سے اس جیسی

بات نہیں سنی۔ شداڈ نے فرمایا: جب سے میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا میری زبان سے کوئی بات نہیں نکلی گئی کہ میں نے اپنی زبان پر لگام لگائے رکھی۔ بخدا! اس بات کے علاوہ اور کوئی بات آئندہ زبان سے نہیں نکلی گی۔

۸۹۱- ابو عمرو بن حمدان، عبد اللہ بن محمد شیرہ، ابیہ، اطلق بن راہویہ، عبد الوہاب ثقفی، بروین سنان، سلیمان بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت شداڈ بن اوس نے فرمایا: دسترخوان لاؤ تاکہ ہم چھوڑاجی بہلا لیں۔ لوگوں نے اس بات پر ان کی داروگیری کی تو فرمایا: ابو یعلیٰ کو دیکھو اس نے کیا بری بات کر دی۔ پھر فرمایا: اے یعلیٰ! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی ہے اپنی زبان کو لگام زدہ رکھا ہے سوائے اس بات کے۔ پس آؤ تاکہ میں تمہیں حدیثیں سناؤں اور اس بات کو چھوڑو اور بھلی بات حاصل کرو۔ پھر یہ دعا کرنے لگے:

اللهم اناسالك الثبیت فی الامر و نسالک عزيمة الرشید و نسالک شکر نعمتک

و حسن عبادتک و لسانا صداقا و نسالک خیر ما تعلم و نعوذ بک من شر ما تعلم

یا اللہ ہم تجھ سے ثابت قدمی کا سوال کرتے ہیں، ہم تجھ سے اعلیٰ صلاحیت کا سوال کرتے ہیں، ہم تجھ سے تیری نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق طلب کرتے ہیں، تجھ سے قلب سلیم کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے سچی زبان مانگتے ہیں، تیرے علم میں جو خیر و بھلائی ہے اس کا ہم بھلائی سے سوال کرتے ہیں اور تیرے علم میں جو شر ہے اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

پھر فرمایا: پس اس کو لے لو اور اس کو چھوڑ دو۔

سلیمان بن موسیٰ نے اسی طرح اس حدیث کو موقوفاً روایت کیا ہے جبکہ یہی حدیث حسان بن عطیہ نے شداڈ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۹۲- محمد بن معمر، ابو شعیب حزان، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک سفر میں حضرت شداڈ بن اوس نے ایک جگہ پر آؤ اور فرمایا: زاد سفر لاؤ تاکہ اس سے ہم کھیل لیں۔ کہا گیا: اے ابو یعلیٰ! آپ نے یہ کیسی بات کر دی؟ ان کی طرف سے یہ بات باعث تعجب سمجھی گئی، فرمایا: جب سے میں مسلمان ہوا میرے منہ میں لگام رہی صرف آج یہ کلمہ منہ سے نکل گیا تم اسکو ببول جاؤ اور مجھ سے وہ بات یاد کرو جو میں تم سے کہنے والا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ارشاد فرمایا: جب لوگ سونا چاندی جمع کرنے لگیں تم ان کلمات کو اہتمام سے پڑھو:

اللهم انی اسالک الثبات فی الامر و العزيمة علی الرشید

یا اللہ! میں تجھ سے امور دین میں ثابت قدمی طلب کرتا ہوں اور رشدد و ہدایت میں صبر و پختگی طلب کرتا ہوں۔

آگے مثل مذکور بالا کے پوری دعا ہے جس میں مزید یہ اضافہ ہے: و استغفرک لمتاعلم انک انت علام الغیوب کہ ”میری جن خطاؤں کا تجھے علم ہے میں ان کی تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں بے شک تو خوب غیبوں کو جاننے والا ہے۔“ اس حدیث کو اسی طرح یحییٰ اور اوزاعی کے عام شاگردوں نے اوزاعی سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ان سے سوید بن عبد العزیز نے بھی روایت کیا ہے۔

۸۹۳- محمد بن احمد بن حسن، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار، سوید بن عمار، عبد العزیز، اوزاعی، حسان بن عطیہ، ابی عبید اللہ مسلم بن مہکم کے

ارمسند الامام أحمد ۱۲۳/۳. والدر المنثور ۱۵۳/۱. وتفسیر ابن کثیر ۸۲/۳. ۱۶۰/۵. والمعجم الكبير للطبرانی

سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شداذین اوس کے ساتھ سفر پر نکلے ہم نے مقام مرج صفر میں پڑاؤ ڈالا۔ حضرت شداذین نے لگے: ہمارے پاس زاد سفر لاؤ ہم اس سے کھیل لیں۔ گویا لوگوں نے ان سے یہ کلمہ یاد کر لیا فرمایا: اے تجھو اس کلمے کو بھول جاؤ لیکن کلمہ سے دو کلمات یاد کرو جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جب لوگ دنا تیر و در اہم جمع کرنے لگ جائیں تم ان کلمات کو جمع کرو (یعنی کثرت و اہتمام سے انہیں پڑھو) یا اللہ! میں تمھو سے امور دین میں ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ پھر بمثل حدیث مذکور روایت کی۔

یہ حدیث ابواحفصہ صنعانی نے شداذ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۹۳۔ سلیمان بن احمد، جعفر فریابی و سلیمان بن ایوب، حدلم (ایک نسخہ میں جزلم ہے) سلیمان بن عبدالرحمن، اسماعیل بن عیاش، محمد بن یزید رجسی، ابواحفصہ صنعانی کے سلسلہ سند سے حضرت شداذین اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے شداذ! جب تم لوگوں کو سونا چاندی جمع کرتے دیکھو تو تم ان کلمات کو جمع کرو (یعنی اہتمام سے پڑھو) وہ یہ ہیں:

اللھم انی اسالک الثبات فی الامر والعزيمة علی الرشید و اسالک موجبات رحمتک و عزائم مغفرتک  
یا اللہ میں تمھو سے امور دین میں ثابت قدمی طلب کرتا ہوں اور رشد و ہدایت میں اعلیٰ صلاحیت کا سوال کرتا ہوں اور تمھو سے تیری رحمت کے موجبات اسباب اور تیری مغفرت کے عزائم کا سوال کرتا ہوں۔ پھر راوی نے بمثل مذکور بالا مکمل حدیث ذکر کی ہے۔  
یہ حدیث جریری نے ابوالعلاء بن شعیبہ عن حفص بن غنیم عن حفص بن غنیم عن شداذ کے طریق سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۸۹۵۔ ابو عمرو بن حمران، حسن بن سفیان، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، جریری، ابوالعلاء، حفصی کے سلسلہ سند سے حضرت شداذین اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اللھم انی اسالک الثبات فی الامر، بمثل حدیث بالا۔  
یہ حدیث ثوری و بشر بن فضال و عدی بن فضل و حماد بن سلمہ نے بھی جریری سے روایت کی ہے لیکن ان حضرات روات میں شداذ اور ابوالعلاء میں اختلاف ہوا ہے (یعنی بعض نے ابوالعلاء کو ذکر کیا ہے اور بعض نے ذکر نہیں کیا) جبکہ محمد بن ابی معشر نے ابو معشر، شعیب، شداذ کے طریق سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۸۹۶۔ عبداللہ الاسفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابومعشر، ابو معشر، محمد بن عبداللہ شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شداذین اوس نے مجاہدین کو جہاد میں بھیجا۔ لوگوں نے انہیں دسترخوان پر آنے کی دعوت دی۔ فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی ہے تب سے میں پہلے یہ معلوم کرتا ہوں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے پھر کھاتا ہوں، لیکن (اب) میرے پاس ہدیہ ہے۔ (سنو!) میں نے رسول اللہ ﷺ کو سونا ہے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کرنے میں لگے ہو تو میں تم یہ کلمات پابندی سے کہو۔

اللھم انی اسالک الثبات فی الامر و عزيمة الرشید

و اسالک شکر نعمتک و حسن عبادتک و اسالک قلباً تقیاً و لساناً صادقاً نقیاً۔ ۳

- ۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۵/۷، مسند الامام احمد ۱۲۳/۳، والدر المنثور ۱۵۳/۱، وتفسیر ابن کثیر ۸۲/۳، ۱۶۰/۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۳۵/۷۔
- ۲۔ المستدرک ۵۰۸/۱، وتاریخ ابن عساکر ۲۹۲/۶ (التهذیب) والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۲، ۳۵۱/۷۔
- ۳۔ سنن النسائی ۵۲/۳، سنن الترمذی ۳۳۰۷، مسند الامام احمد ۱۲۳/۳، ۱۲۵، وصحیح ابن حبان ۲۳۱۸، ۲۳۱۶، واتحاف السادة المتقین ۷/۵، وتاریخ أسہان للمصنف ۲/۲، والدر المنثور للسيوطی ۱۵۳/۱۔
- ۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۲/۷۔



ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث عبد الواحد بن زیاد عن عباد بن نسی کے طریق سے روایت کی ہے۔

۹۰۱- سلیمان بن احمد، احمد بن موسیٰ سامی بصری، مسلم بن ابراہیم، عبد الواحد بن زید، عبادہ بن نسی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت شداد بن اوس کے پاس گیا۔ وہ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے ابو عبد الرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایک حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: بے شک مجھے اپنی امت پر شرک بالہ اور شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ (شہوت خفیہ مثالیہ ہے کہ) ایک آدمی بحالت روزہ صبح کرتا ہے وہ کسی چیز کو دیکھ لیتا ہے اور اس کے دل میں اس چیز کا شوق پیدا ہوتا ہے پس وہ اس میں واقع ہو جاتا ہے۔ اور شرک تاہم لوگ پتھروں کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی بتوں کو پوجیں گے لیکن جب کوئی عمل کریں گے تو دکھلاوا کریں گے۔

یہ حدیث عبد الرحمن بن غنم نے بھی شداد سے روایت کی ہے۔

۹۰۲- ابو عمرو بن محمد ان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبد الحمید بن بہرام، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن غنم کا بیان ہے کہ جب میں اور ابو درادہ جاہلیہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبادہ بن صامت سے ہماری ملاقات ہوئی اور ابھی ہم مسجد ہی میں جوں کے توں موجود تھے کہ اچانک حضرت شداد بن اوس اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے۔ حضرت شداد فرمانے لگے: بے شک مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یعنی شرک اور شہوت خفیہ۔

حضرت عبادہ اور حضرت ابو درادہ بولے: یا اللہ ہم تیری مغفرت کے طالب ہیں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حدیث نہیں سنائی؟ شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اسکی پوجا کی جائے (یعنی ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ضرور سنی ہے گویا اب جزیرہ عرب میں شرک کے جرائم ختم ہو چکے پھر آپ کیوں ہمارے اوپر شرک کا زیادہ خوف رکھتے ہیں) ارہی بات شہوت خفیہ کی، سو ہم اسے پہچان چکے ہیں اور وہ دنیا، عورتوں کی خواہشات اور دیگر خواہشات ہے۔ لیکن اے شداد! یہ کونسا شرک ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہیں؟ شداد نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ کسی آدمی کو کسی دوسرے آدمی کے (دکھلاوے کے) لئے نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے یا صدقہ کرتے دیکھو تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اس نے شرک نہیں کیا۔ حضرت عبادہ حضرت ابو درادہ نے جواب دیا: جی ہاں ہم اسے شرک سمجھتے ہیں۔ بخدا! جو آدمی کسی دوسرے آدمی کو دکھلانے کے لئے صدقہ کرے یا روزہ رکھے یا نماز پڑھے بلاشبہ اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔ اس موقع پر حضرت عوف بن مالک نے فرمایا: کیا وہ آدمی اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کا قصد نہیں کرتا ہے کہ اسکا عمل خالص ہو کر مقبول ہو جائے اور شرک کو چھوڑ دے؟ حضرت شداد فرمانے لگے: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آدمی میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتا ہے میں اس کے لئے بہترین حصہ دار ہوں اور جو آدمی میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا ہے بے شک اس کا جسم اور اسکا عمل خواہ مخواہ ہو یا زیادہ وہ سب اس کے لئے ہے جس کو اس نے میرا شریک ٹھہرایا ہے میں اس سے سراسر بے نیاز ہوں۔

یہ حدیث لیث بن ابی سلیم نے بھی شہر بن حوشب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۰۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخط، حمید بن سعید، لیث بن سعد، ابن حنبلان، رجاء بن حیوة، محمود بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شداد بن اوس میرے ساتھ ہزار کی طرف چلے۔ جب واپس لوٹے تو ایک کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر

یٹ گئے اور (زور زور سے) رونے لگے اور کثرت سے کہے جارہے تھے "انسا العریب لا یبعث الا سلام" میں انجی پر دیکھی ہوں اسلام سے دور نہیں ہوں گا۔ جب ان سے یہ کیفیت چھٹ گئی تو میں نے کہا: آپ نے آج کچھ ایسا کام کیا ہے اس سے پہلے میں نے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا؟ فرمایا: مجھے تمہارے اوپر شرک و شہوت خفیہ کا سب سے زیادہ خوف ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد بھی آپ کو تمہارے اوپر شرک کا خوف ہے؟ فرمایا: اے محمود! تیری ماں تجھے گم کرنے! کیا شرک بس اتنا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود لاکھڑا کر دیا جائے؟ (یعنی اور بھی بہت سارے امور شرک کی قبیل سے ہیں)۔

یہ حدیث ابو خالد احمد نے ابن عثمان سے روایت کی ہے۔

۹۰۳۔ محمد بن علی، احمد بن علی بن شیبہ، یحییٰ بن حجر، محمد بن یحییٰ، عمر بن یحییٰ، ثور بن یزید، کھول، شہاد بن اوس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تو یہ گناہوں کا صفایا کر دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور جب بندہ مومن اپنے رب عزوجل کو فرشتی میں یاد کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اسے بلاء (آزمائش) میں نجات سے ہمکنار کرتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے لئے کبھی بھی دوسرا نہیں جمع کرتا ہوں اور نہ ہی اس کے لئے دو خوف جمع کرتا ہوں۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا (یعنی قیامت کے دن) وہ اس دن مجھ سے خوفزدہ ہوگا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے خوفزدہ رہا تو جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اس دن اسے امن فراہم کروں گا اور اس کا امن برقرار رہے گا میں اسے ختم نہیں کروں گا۔

### (۲۲) حضرت حدیفہ بن یمانؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک مشقتوں اور احوال قلوب کی معرفت رکھنے والے، فقیہ، آفات، اور محبوب سے واقف کار، شرک کے متعلق سوال کرنے والے اور اس سے خود بچنے والے، خیر و بھلائی میں غور و فکر کر کے اسے سمیٹنے والے، فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرنے والے، انابت کی طرف مائل ہونے والے اور زمانے میں عزت و اصلاح کی طرف سبقت کرنے والے ابو عبد اللہ حدیفہ بن یمانؓ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اللہ تعالیٰ کی کارگیری کو دیکھنے اور رکاوٹوں کے باوجود حال سے موافقت رکھنے کا نام ہے۔

۹۰۵۔ فقہوں کی بہتات اور دلوں کا اندھا ہونا..... ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبد الرحمن سقلی، یزید بن ہارون، ابومالک اشجعی، ربیع بن خراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حدیفہؓ حضرت عمرؓ کے پاس سے ہو کر واپس آئے اور کہنے لگے: جب ہم عمرؓ کے پاس بیٹھے تو حضرت عمرؓ محمد ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے سوال کرنے لگے کہ تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ سے سمندر کی موج کی طرح جوش مارنے والے فتنوں کے متعلق حدیث سنی ہے؟ چنانچہ (مجلس میں موجود) صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ میں سمجھ گیا کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو مراد لیا ہے۔ میں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتنوں کے متعلق حدیث سنی ہے۔ فرمایا: تیرے باپ کا بھلا ہو۔ تم ہی نے سنی ہوگی؟ میں نے کہا لوگوں کے دلوں پر فتنے اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح چٹائی کے پھٹنے

۱۔ انصاف السادة المتقين ۵۲۵/۸. وكشف الخفا ۲۵۲/۱. وکنز العمال ۵۸۹۹/۱۰۲۷۲. ۳۵۵۹۹.

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۶۱۵/۱۰۲۷، ۳/۱۱۷، ۳/۳۳۲، ۳/۳۳۲، والجرح ۳/۱۱۳۰، والاستيعاب ۱/۳۳۳.

۳۔ أسد الغابة ۱/۳۹۰، ۳۹۲، والکاشف ۱/۲۱۰، سير النبلاء ۲/۳۶۱، والاصابة ۱۶۳۷، وتهذيب الکمال ۵/۳۹۵.

ہوتے ہیں۔ پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس میں سیاہ نکتہ ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں کو قبول کرنے سے انکار کرے گا اس میں سفید نکتہ پیدا کر دیا جائے گا پس تمام دل دو قسموں میں بٹ جائیں گے، ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے ہوگا۔ چنانچہ اس طرح کے دل پر کوئی بھی فتنہ اثر انداز اور ضرر رساں نہیں ہوگا جب تک زمین و آسمان قائم باقی ہیں۔ اور دوسرا راگہ کے رنگ جیسا سیاہ دل اوندھے برتن کی طرح اٹھا ہوا ہوگا۔ چنانچہ اس طرح کا دل نہ تو نیک و ایچھے کاموں کو جانے گا اور نہ ہی برے کاموں کو برا سمجھے گا وہ تو بس اس چیز سے مطلب رکھے گا جو اقسام خواہشات اس میں رنج بس گئی ہے اور جس کی محبت کا وہ اسیر بن چکا ہے۔

میں نے حضرت عمرؓ کو ایک اور حدیث بھی سنائی کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ حاصل ہے۔ کیا بعید کہ وہ دروازہ عنقریب ہی توڑ دیا جائے۔ حضرت عمرؓ تعجب سے بولے: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا تیرے پاس پوچھ لو اللہ سلامت رکھے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے: اگر وہ کھول دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اسے پھر سے دوبارہ بند کر دیا جائے۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ میں نے حضرت عمرؓ کو بتایا کہ یہ دروازہ دراصل ایک مرد قتلند رہے جو قتل کر دیا جائے گا یا خود طبعی موت مر جائے گا (پھر فتنوں کا دروازہ توڑ کر کھول دیا جائے گا) یہ بات یکنی تجھی بات ہے کوئی اغلوطہ (ڈھکوسلا) نہیں ہے۔

اس حدیث کو ابو مالک اشجعی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے ان میں زبیر و مروان و عزاری اور ابو خالد الاحمر سرفہرست ہیں۔ ۹۰۶۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، مسعودی، قیس، عیاش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ان میں سے ایک کو تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا کہ: امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی ہے پھر لوگوں نے (اس امانت کے نور سے) قرآن مجید کو جانا اور سنت کو جانا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق ہم سے حدیث بیان کی (امانت سے مراد ایمان، ثمرات ایمان اور برکات ایمان ہیں)۔ چنانچہ ارشاد فرمایا: کہ آدمی (حسب معمول) سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی پس امانت کا اثر یعنی نشان وقت کے نشان کی طرح رہ جائے گا (حاصل یہ ہے کہ ایمان کا نور و سندلا اور اسکا اثر و ثمرہ ناقص ہو جائے گا) پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کی امانت کا وہ حصہ بھی ناقص کر دیا جائے گا اور نکال لیا جائے گا جو باقی رہ گیا تھا، پس اس کے دل میں آبلہ جیسا نشان رہ جائے گا جیسا کہ تم آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا ہوا اور ابھرا ہوا ہوگا لیکن اس کے اندر (گندے پانی کے علاوہ) کچھ نہیں ہوگا پس لوگ صبح کو انھیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو امانت کو ادا کرے۔ لوگوں پر ضرور ایک ایسا وقت آئے گا کہ ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ کتنا چالاک اور عقلمند ہے اور وہ کتنا زبردست عالم ہے حالانکہ اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا

اعمش سے یہ حدیث بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۰۷۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، (دوسری سند) ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر، (دونوں) سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ:

نضر بن عاصم لیشی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں قبیلہ بنو لیش کی ایک جماعت کے ساتھ یشکر کی کے پاس آیا (اس کے بعد) میں کوفہ میں آیا اور (کوفہ کی جامع) مسجد میں داخل ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں لوگوں کا ایک حلقہ لگا ہوا ہے۔ (ان کی یہ کیفیت تھی کہ) گویا ان کے سر کاٹ دیے گئے ہیں اور وہ سب ایک آدمی کی حدیث کی طرف اپنے کان لگائے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ میں اسکے قریب ہو گیا اور ان کی بیان کردہ حدیث کو سننے لگا۔ وہ فرما رہے تھے: لوگ تو اکثر رسول کریم ﷺ سے خبر دہلائی کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ

سے شرو برائی کے بارے میں دریافت کرتا تھا۔ (چونکہ) میں جانتا تھا کہ بھلائی مجھ پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس خیر و بھلائی (اسلام و نور ہدایت) کے بعد کوئی شرو برائی پیش آنے والی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فتنہ اور شر پیش آنے والا ہے۔ ابوداؤد نے یوں روایت کی کہ ہمدنہ علسی دحمن (یعنی ایک دھواں پیش آنے والا ہے جو صاف چیزوں کو مکدر کر دے گا۔ یعنی بھلائی و اسلام کو فخر آلود کر دے گا) میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمدنہ علسی دحمن کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے دل پھر اس خیر و بھلائی پر واپس نہیں لوٹیں گے جس پر وہ پہلے برقرار تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزیز ایک گوٹے، اندھے اور بہرے فتنے کا ظہور ہوگا۔ اس فتنے کی دعوت دینے والے سراپا مصلحت ہوں گے۔ بخدا! تم کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں سے کاٹ لو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم ان فتنہ پردازوں میں سے کسی کی اتباع کرو۔ یہ حدیث قنادہ نے بھی اس نعرے سے روایت کی ہے اور شکر کی کا نام خالد بتایا ہے۔

۹۰۸۔ محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن شیبہ، ولید بن مسلم، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، بشر بن عبید اللہ حضری، ابودریس الخولانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ فرمایا کرتے تھے: کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے۔ جبکہ میں آپ ﷺ سے شرو برائی کے بارے میں پوچھتا تھا مجھے خوف تھا کہ میں کہیں برائی میں مبتلا نہ ہو جاؤں (یعنی آپ ﷺ سے پوچھ کر شر سے بچنے کی کوشش کرتا تھا) میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم جاہلیت و شر میں پڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (ہمارے اوپر نفل کیا) ہمیں اس خیر و بھلائی (دولت اسلام اور رشد ہدایت) کی دولت سے سرفراز کیا تو کیا اس خیر و بھلائی کے بعد کوئی شرو برائی پیش آنے والی ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے پھر پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر و بھلائی کا ظہور ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں اس شر کے بعد خیر و بھلائی کا ظہور ہوگا لیکن اس خیر و بھلائی میں کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ اس بھلائی کی کدورت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریقہ اور میری ہدایت کے خلاف طریقہ و سنت اختیار کریں گے اور میرے بتائے ہوئے راستے کے خلاف راستے پر چلیں گے (یعنی میری سیرت و کردار کے خلاف کریں گے)۔ تم ان میں دیندار بھی دیکھو گے اور بے دین بھی۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر و بھلائی کے بعد بھی کوئی شرو برائی پیش آئے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایسے لوگ (پیدا) ہوں گے جو دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر مخلوق کو اپنی طرف بلائیں گے۔ سو جس نے ان کی پکار کا جواب دیا اس کو دوزخ میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانے کو پالوں تو میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا: جماعت مسلمین (عامۃ المسلمین) اور ان کے امام (چیشوا یا بادشاہ) کے ساتھ جڑے رہو۔ میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی قابل اعتماد جماعت ہی نہ ہو اور نہ ہی ان کا کوئی امام ہو؟ (تو اس صورت میں میرے لئے آپ کا کیا حکم ہے؟) ارشاد فرمایا: تب ان سارے فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لو بخدا! اگرچہ تمہیں اس علیحدگی و یکسوئی کے لئے کسی درخت کی جڑ میں پناہ ہی کیوں نہ لینی پڑے۔ یہاں تک کہ اسی علیحدگی کی حالت میں موت تمہیں اپنی آغوش میں لے لے لے۔

۹۰۹۔ فتنوں میں پڑنے نہ پڑنے کی حقیقی نشانی..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سعید بن منصور، ابو معاویہ، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، عمار، عمارہ بن عمیر، ابی عمار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۳۸۶، ۳۰۴۔ والمستدرک ۳/۳۳۲۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۵/۹۔ وکنز العمال ۳۱۰۰۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/۳۳۲، ۶۵/۹۔ و صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب ۱۳۔ رقم: ۱۵۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی

۱۹۰۸۔ وکنز العمال ۳۱۴۹۲۔ ومشکاۃ المصابیح ۵۳۸۲۔ ودلائل النبوة للبیہقی ۶/۳۹۰۔



حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: بے شک ایک بڑا فتنہ لوگوں کے دلوں کو پیش آئے گا۔ پس جس دل میں وہ فتنہ رچ بس گیا اس دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جائیگا اور اگر دل نے اس فتنے کا انکار کر دیا تو اس میں ایک سفید نکتہ ڈال دیا جائے گا۔ سو تم میں سے کون آدمی چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ آیا اسے فتنہ پیش آیا ہے یا کہ نہیں (یعنی فتنہ میں پڑنے کی علامات جاننے کا خواہشمند کون ہے؟) پس اسے چاہیے کہ غور کرے! اگر وہ جس چیز کو حلال سمجھتا تھا اب اسے حرام سمجھنے لگا ہے یا جس چیز کو پہلے حرام سمجھتا تھا اب اسے حلال سمجھنے لگا ہے تو لا محالہ وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔

۹۱۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارد، ابو سعید اشج، ابو خالد امر، اعمش، سلیمان بن میسرہ، طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جب کسی بندے سے کوئی گناہ مرزد ہوتا ہے اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے (وہ پھر) اگر گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک (اور) سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے حتیٰ کہ اس کا دل خاکستری رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔

۹۱۱- عبداللہ بن محمد، احمد بن عبد اللہ بن سعید، سلیمان بن حیان، اعمش، عمارہ بنت عمیر، ابی عمار کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بلاشبہ ایک آدمی صبح کو اٹھتا ہے وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے وہ شام کرتا ہے لیکن وہ آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔

۹۱۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، یحییٰ بن سعید، جریر، اعمش، زید بن وہب کی سند سے مروی ہے:

حذیفہؓ نے فرمایا: تمہیں مختلف فتنے پیش آنے والے ہیں جو نصف برسارے ہو گے (نصف: وہ چیز جو پانی وغیرہ کو جذب کرے یعنی یہ فتنے ہلکے ہوں گے اپنے ہلکے پن کی وجہ سے لوگوں کے اویان میں اتر نہیں کر پائیں گے) ان کے بعد تمہیں ایسے فتنے پیش آئیں گے جو تمہارے اوپر گرم پتھر کی بارش برسائیں گے یعنی پہلے فتنوں کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوں گے) پھر ان کے بعد تمہیں سیاہ تاریک اندھیرا پیش آئے گا (یعنی اندھا دھند اور بہت سخت فتنہ پیش آئے گا)۔

۹۱۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن شریہ، اسحاق بن راہویہ، فضل بن موسیٰ، ولید بن جمیع، ابو طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

تمیں فتنے پیش آنے والے ہیں اور ایک چوتھا فتنہ پیش آئے گا جو لوگوں کو دجال کی طرف ہانک کر لے جائے گا، (ایک فتنہ وہ) جو گرم پتھر برسائے گا (دوسرا فتنہ وہ) جو نصف برسائے گا، اور (تیسرا فتنہ وہ) جو سیاہ تاریک اندھیرے (کی مانند) ہوگا جو کہ سمندر کی موج کی طرح جوش مارے گا۔ اور چوتھا فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔

۹۱۴- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابو اسحاق، عمارہ بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہؓ نے فرمایا:

فتنوں سے در رہو۔ ان (فتنوں) میں کوئی بھی نہ پڑے۔ بخدا! جو بھی ان میں پڑے گا وہ اسکو اندھا دھند سیلاب کی مانند بہا کر لے جائیں گے۔ بلاشبہ وہ فتنے (حق کے) مشابہ ہو کر پیش آئیں گے..... حتیٰ کہ جاہل کہے گا کہ یہ تو (حق کے) مشابہ ہیں۔ چنانچہ جب وہ فتنے ختم ہوں گے تب ان کی حقیقت حال واضح ہوگی۔ پس جب تم ان فتنوں کو دیکھو تو اپنے گھروں میں بیٹھے رہو اور اپنی نگواریوں اور کمانوں کے چلے توڑ ڈالو۔ (یعنی ان فتنوں میں بالکل حصہ مت لو ورنہ ان کے تیز دھارے میں بہہ جاؤ گے)

۹۱۵- ابو عبد اللہ حسین بن حمویہ بن حسین عمی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، مصرف بن عمرو، عبد الرحمن بن محمد بن طلحہ، محمد بن طلحہ، اعمش، ابو وائل، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

بلاشبہ فتنہ نافع بھی کر دیتا ہے اور لگا تاریکی پر پارتا ہے۔ پس جو آدمی فتنے کے نافع میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ ضرور

مر جائے۔ (۲) نئے سے مراد اسلحہ کا استعمال کچھ وقت کے لئے موقوف کر دینا اور نیام میں کر لینا)۔

یہ حدیث شیعہ نے بھی اعمش، زید و حذیفہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۹۱۱- ابو اخطب ابراہیم بن حمزہ، حسن بن ابراہیم بن بشر، عبد اللہ بن عمران، جریر، اعمش، ابراہیم، ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: لوگوں پر ضرور بصر و راہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، اس میں کوئی آدمی نجات نہیں پائے گا بجز اس آدمی کے جو ایسی دعا کرتا ہو جیسی دعا پانی میں ڈوبنے والا کرتا ہے۔

۹۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہوسید بن سعید، علی بن مسہر، مسلم، جب کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابوسعودؓ نے حضرت حذیفہؓ سے درخواست کی کہ بلاشبہ قتلہ واقع ہو چکا ہے، آپ نے اس کے بارے میں جو حدیث سن رکھی ہے مجھے بیان کر دیں۔ حذیفہؓ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس یقین نہیں آیا؟ (یعنی) اللہ عزوجل کی کتاب۔

۹۱۸- حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد بن بلال، عمران قطان، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:

شراب مردوں کی عقلوں کو کیا خراب کرتا ہے قتلہ تو اس سے بھی کہیں زیادہ مردوں کی عقلوں کو خراب کر دیتا ہے۔

۹۱۹- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، محمد بن جعفر، شعب، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: قتلے کا تمام تر وبال تین آدمیوں کے سر پر ہے، ایک وہ حاذق اور بے راہرو آدمی کہ جسکے سامنے کوئی چیز نہیں اٹھاتی مگر وہ صرف تلوار ہی سے اس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ دوسرا وہ خطیب جو (اپنی تقریروں سے) لوگوں کو اس قتلے کی دعوت دیتا ہے۔ ان دونوں کو قتلہ انکے چہروں کے بل اوندھے منہ کر دے گا۔ تیسرا شخص وہ مردار ہے جس کو قتلہ برا چھینتا کرتا ہے گا جیسا کہ جو کچھ بھی اس کے پاس ہو گا وہ سب کچھ تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔

۹۲۰- ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن شبرویہ، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں سند) اخطب بن ابراہیم، عبد الرزاق، یحییٰ بن عبد اللہ، غلام بن عبد الرحمن، ابوطیفل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھ سے

پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے شر و برائی کے بارے میں پوچھتا تھا۔ کیا تم "میت احیاء" زندوں کے مردہ کے بارے میں نہیں پوچھتے ہو؟ چنانچہ حضرت حذیفہؓ خود ہی بیان کرنے لگے کہ بے

شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو جسوٹ کیا ہے۔ انہوں نے لوگوں کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر ہدایت کی طرف آنے کی دعوت دی اور کفر سے نکل کر ایمان کی طرف آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جس نے ان کی دعوت کو قبول کرنا تھا اس نے قبول کر لیا پس جو پہلے (روحانی

اعتبار سے) مردہ تھا وہ اب حق پر زندہ رہنے لگا اور جو پہلے (ظاہری اعتبار سے) زندہ تھا وہ (ان کی دعوت کا انکار کر کے) باطل پر مر گیا، پھر نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔ چنانچہ نبوت کے بعد اسی کی بجائے خلافت قائم ہوئی پھر اس کے بعد "ملک معشوش" (یعنی بادشاہت ہوگی۔ پس

بعض لوگ اپنے دل، اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لامحالہ انہوں نے کامل حق پر برقرار رہنے کی پابندی کی اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے دل و زبان سے اس بادشاہت کا انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھوں کو اس کے انکار سے روک رکھیں

گے لامحالہ ایسے لوگ حق کا ایک شیعہ ترک کریں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو اس بادشاہت کا دل سے تو انکار کریں گے لیکن اپنے ہاتھ اور زبان کو اس کے انکار سے روک رکھیں گے لامحالہ ایسے لوگ حق کے دو شیعے ترک کر دیں گے اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو ایسی

بادشاہت کا نذول سے انکار کریں گے اور نہ ہی زبان سے پس ایسے لوگ "میت احیاء" زندوں میں مردہ ہیں۔

۹۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضری، عثمان بن ابی شیبہ، سعید اللہ بن موسیٰ، شیام، اعمش، یحییٰ، قسطلہ، اہلبصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا بخدا! اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں..... جنکو سن کر تم مجھ سے محبت کرنے لگ جاؤ اور میرے پیچھے چلنا شروع کر دو اور تم میری تصدیق بھی کرو۔ ان کلمات کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے ہے۔ اور اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم مجھ سے بغض و عداوت کرنے لگ جاؤ اور مجھ سے کوسوں دور ہو جاؤ اور میری تکذیب بھی کرنے لگ جاؤ۔

۹۲۲- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالہتھیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں..... جن پر تم لوگ میری تصدیق کرنے لگ جاؤ میرے پاس بار بار آنا شروع کر دو اور میری مدد کرنے لگ جاؤ۔ اگر میں چاہوں تمہیں ایک ہزار ایسے کلمات سنا سکتا ہوں جنہیں سن کر تم لوگ میری تکذیب کر دو، مجھ سے کوسوں دور ہو جاؤ اور مجھے گالیاں دینی شروع کر دو حالانکہ وہ کلمات اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے سراسر سچے ہوں گے۔

۹۲۳- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ، اسحاق، معتز بن سلیمان، سلیمان، حسن، جنید بن عبداللہ بن سفیان کی سند سے مروی ہے: حذیفہؓ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ ایک قوم کا قائد (راہنما) جنت میں جائے گا جبکہ اس کے تابعین دوزخ میں جائیں گے۔ ہم نے کہا: کیا یہ وہی قوم نہیں جس کے بارے میں آپ نے ہمیں بتایا تھا؟ حذیفہؓ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس کے لئے پہلے سے کیا چیز تیار کر لی گئی ہے۔

۹۲۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ، جریر، اعمش، عبدالرحمن بن سعید بن وہب، سعید بن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: گویا کہ میں ایک سوار آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے درمیان موجود ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ساری زمین ہماری اپنی ہے۔ سارا مال ہماری ملکیت میں ہے۔ چنانچہ وہ بیواؤں اور مسکینوں کے درمیان حائل ہے اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اس کے آبا و اجداد کو عطا فرمایا ہے اس میں بھی وہ حائل ہے۔ (یعنی ایک ایسا بادشاہ آنے والا ہے جو اموال مسکین اور ان کی املاک پر خود براہمان ہوگا بیت المال وہ اپنی ذاتی ملکیت سمجھے گا۔ غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کا مطلق خیال نہیں رکھے گا)۔

۹۲۵- محمد بن عبدالرحمن، حسن، عمرو بن مرہ، ابوالہتھیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: دل چار قسموں کے ہوتے ہیں: ایک وہ دل ہے جو پردوں میں پڑا غیر محفوظ ہو، وہ کافر کا دل ہے۔ دوسرا دل وہ ہے جس میں ایمان و نفاق کا اختلاط رہتا ہے لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہی رہتا ہے، یہ منافق کا دل ہے۔ تیسرا دل صاف ستھرا دل ہے اس میں نور ہدایت کا ایک روشن چمکتا ہوا چراغ ہوتا ہے، یہ مومن کا دل ہے۔ اور چوتھا دل وہ ہے جس میں نفاق اور ایمان دونوں ہوں۔ ایمان کی مثال اس درخت کی سی ہے جسے پاکیزہ پانی سیراب کرتا ہے اور نفاق کی مثال اس زخم جیسی ہے، جس میں پیپ اور خون بھرا ہوا ہو، پس ان میں سے جس نے بھی غلبہ پایا وہ غالب ہو جاتا ہے۔

۹۲۶- احمد بن جعفر بن حمدان البصری، عبداللہ بن احمد دورقی، مسدد، ابوالاحوص، ابوالاسحاق، ابو یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے تیز زبان ہونے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم طلب مغفرت کے کس درجے پر ہو؟ بلاشبہ میں تو ہر دن اللہ عزوجل سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔ یہ حدیث عمرو بن قیس ملانی نے ابوالفتح، عبید بن مغیرہ، حدیثہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۹۱۷- احمد بن مہران، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن یونس، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس ملانی، ابوالفتح، عبید بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ حضرت حدیثہؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ! گھر والوں پر میری زبان تیز ہو جاتی ہے، مجھ ڈر لگتا ہے کہ مجھے یہ چیز دوزخ میں نہ داخل کر دے۔ ارشاد فرمایا: تم طلب مغفرت کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۹۱۸- ابو عمرو بن محمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبد اللہ بن عمار، معانی بن عمران، یمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے ہے کہ ابوالفضل مدنی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حدیثہؓ نے فرمایا: سب سے زیادہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والا دن وہ ہوتا ہے جس دن میں گھر والوں اور میرے گھر والے مجھ سے فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے ہوں۔

۹۱۹- ابو محمد بن حیان، ابومعنی رازی، ہناد، قبیصہ، سفیان، (دوسری سند) ابو عمرو بن محمدان، حسن بن سفیان، قاسم بن غلیفہ، حسین بن علی، زائدہ، (دونوں سند) ابان بن ابی عیاش، امیہ بن قسیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیثہؓ نے فرمایا: سب سے زیادہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک اس وقت پہنچتی ہے جب میرے گھر والے مجھ سے سخت فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو دنیا سے اس طرح پرہیز کراتے ہیں جس طرح کسی مریض کے گھر والے اپنے مریض کو کھانے سے پرہیز کراتے ہیں۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زائدہ نے پرہیز کے متعلق آخری کلام مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۹۲۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابو کریب، عمر بن یزید، حارث بن حجاج، ابومعنی، ساعد بن سعد بن حدیثہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حدیثہؓ فرمایا کرتے تھے کہ سب سے زیادہ محبوب اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والا دن وہ ہے کہ جس دن میں اپنے گھر والوں اور میں اپنے گھر والوں کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ پاؤں اور گھر والے کہہ رہے ہوں کہ تم تھوڑے بہت پر بھی قدرت نہیں رکھتے ہو۔

چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک جتنی پرہیز مریض کے گھر والے مریض کو کھانا کھانے سے کرواتے ہیں اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ مومن کو دنیا سے پرہیز کرواتے ہیں۔ جس قدر والد اپنی اولاد کو خیریت میں رکھنا چاہتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ مومن کو آزمائش میں رکھنا چاہتا ہے۔

۹۲۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد، قبیصہ، سفیان، اعمش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیثہؓ نے حضرت سعد بن معاذ سے کہا: آپ ہمیں کس کیفیت میں دیکھیں گے جب ہم دنیا میں مبتلا ہو جائیں گے؟ حضرت سعد نے کہا: ہم ایسا نہ دیکھیں پائیں گے۔ حضرت حدیثہؓ نے فرمایا: اعطی علی ظنہ واعطیت علی ظنی، یعنی دنیا اس کو اس کے گمان کے مطابق عطا ہوگی اور مجھے میرے گمان کے مطابق۔

۱- مسند الامام احمد ۵/۳۹۳، ۳۹۶، ۳۰۲، وسنن الدارمی ۲/۳۰۲، والمستدرک ۱/۵۱۰، ۵۱۱، ۲/۳۵۷، واملی الشجرى ۱/۲۳۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۱۹۷، ۱/۲۶۳، وتاریخ بغداد ۱۲/۳۸۱، وكشف الخفا ۱/۲۳۲، وناحاف السادة المطین ۵/۵۷، ۷/۵۵۹، وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۳۵۲، مجمع الكبير للطبرانی ۳/۱۸۰، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۸۵، وکنز العمال ۶۱۳۶، والجامع الكبير ۲/۳۶۷.



میں سے بہترین لوگ وہ نہیں ہیں جو آخرت کے لئے دنیا کو ترک کر دیں اور نہ ہی وہ لوگ ہیں جو دنیا کی خاطر آخرت کو ترک کر دیں، لیکن بہترین لوگ وہ ہیں جو دونوں سے برابر سزا بردار حصہ لیں۔

۹۲۱- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ابوالخلیف، صلہ بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: (قیامت کے دن) سارے لوگ ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں گے وہاں کسی کو بھی بات کرنے کی جرات نہیں ہوگی۔ چنانچہ سب سے پہلے محمدؐ کو بلایا جائے گا پل آپؐ فرمائیں گے: اے اللہ! میں تیرے حضور میں حاضر ہوں، تمام تر بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے اور برائی کا مرجع تو نہیں ہے۔ ہدایت جسکو تو نے دے دی (سودے دی)۔ تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے۔ میرا خلق اور واسطہ تجھی سے ہے اور میں نے تیری طرف لوٹنا ہے۔ تیرے سوا میرے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔ تو بہت برکت والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے اور تو ہی بیت اللہ کا مالک ہے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "عسیٰ ان یتعشک ربک مقاماً محموداً" (سورہ ۷۷، فقرہ ۱۷) تیرا رب تجھے مقام محمود سے سرفراز کرے گا اس حدیث کو ابوالخلیف سے ایک بڑی جماعت نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۹۲۲- ابو یوسف بن حیان، محمد بن عباس، ابوبکر بن محمد بن حازم، اعمش، سلیمان بن مسہر، طارق بن شہاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا: کیا ایک ہی دن میں بنی اسرائیل نے اپنے دین پر چلنا چھوڑا یا تھا؟ فرمایا: نہیں لیکن جب انہیں کسی چیز کے کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب انہیں کسی چیز سے باز رہنے کی تاکید کی جاتی تو وہ اس کو کر گزرتے تھے حتیٰ کہ (آہستہ آہستہ) وہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جس طرح کوئی آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔ یہ حدیث جریر نے اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالخیر، حذیفہؓ کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے اور یحییٰ بن یحییٰ نے اعمش، عبداللہ بن عبداللہ، ابن ابی اسحاق، حذیفہؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۹۲۳- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید..... محمد بن علی بن حنیس، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر، اعمش، یسویں بن مہران، عبداللہ بن سیدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جو ہم میں سے نہ ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔ بخدا! تم ضرور بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ گے اور بلا آخر تمہارے برے لوگ تمہارے اچھوں پر غالب آجائیں گے۔ وہ برے اچھوں کا اس قدر قتل عام کریں گے کہ ان میں کوئی بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ کو پکارو گے وہ تمہاری پکار کا جواب نہیں دے گا۔

۹۲۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن نمیر، رزین جعفی:

ابو قاد کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے آقا کے ساتھ حضرت حذیفہؓ کے پاس چلا گیا میں اس وقت غلام تھا۔ حذیفہؓ فرما رہے تھے: بے شک رسول اللہؐ کے زمانے میں ایک آدمی کوئی ایسی بات کر دیتا تھا جس سے وہ منافق ہو جاتا تھا اور اب میں مجلس میں تم سے چار چار مرتبہ وہ بات سن لیتا ہوں۔ تم ضرور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہو اور دوسروں کو خیر کے کاموں پر ابھارتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں گرفتار کرے گا اور پھر تمہارے اوپر ضرور برے لوگ حکمرانی کرنے لگ جائیں گے پھر تم اپنے اچھوں کو پکارو گے لیکن تمہاری پکار کا مطلق جواب نہیں دیا جائے گا۔

۹۲۵- احمد بن اسحاق، ابویحییٰ رازی، ابویزید خزازی، عبیدہ، اعمش، ابوطہیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: جو قوم بھی آپس میں لعن طعن کرتی ہے اس پر بات چیت و پختہ ہو جاتی ہے (یعنی وہ قوم دوزخ کی مستحق ہو جاتی ہے)۔

۹۳۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن منوب، عبید بن اسباط، اسباط، اعمش، عبدالملک بن میسرہ، نزال بن بصرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے: نزال بن بصرہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حدیث کے ساتھ گھر میں تھے۔ حضرت عثمان ان سے کہنے لگے: مجھے آپ کے بارے میں یہ کیا بات پہنچی رہی ہے؟ حدیث نے کہا: میں نے تو یہ بات نہیں کہی۔ عثمان نے فرمایا: تم سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ نیک ہو۔ جب باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: اے ابو عبید اللہ! جو بات آپ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کیا وہ آپ نے نہیں کہی؟ حدیث نے فرمایا: کیوں نہیں کہی، لیکن میں دین کے بعض کو بعض کے بدلے میں خریدتا ہوں اس خوف سے کہ کہیں سارے کا سارے دین اٹل جائے۔

۹۳۷- حسین بن جوئیہ، شعمی، محمد بن عبداللہ حضری، عمر بن ابی الرطیل، حبیب بن خالد، اعمش، عمرو بن مرہ، ابوالخثری، ابوعمر و (زاذان) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیث نے فرمایا: ضرور تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ انہیں تم میں سے بہترین آدمی وہ ہوگا جو ام بالمعروف اور خبی منکر نہ کرتا ہو۔

۹۳۸- احمد بن محمد بن علی حارث مرھی کنڈی، حسن بن علی بن جعفر و شام، ابونعیم، قطر بن خلیفہ، حبیب، ابن ابی ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیث نے فرمایا: مومن کا فر کے ساتھ اختلاط رکھ لیکن اپنے دین کو داندھار مت بنا۔

۹۳۹- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یزید، شعبہ، حبیب بن ابی ثابت، ابوشعثا، محاربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیث نے فرمایا: نفاق کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اب ایمان کے بعد کفر ہی کفر ہے۔ (یعنی اب یا تو ایمان کا درجہ ہے یا کفر کا، درمیان میں نفاق کا درجہ نہیں رہا)۔

۹۵۰- کل اور آج کے منافق کا امتیاز..... عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، اعمش، ابوالواکل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیث نے فرمایا: آج کل کے منافقین رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے منافقین سے بدرجہا بڑے ہیں۔ چونکہ اس وقت کے منافقین اپنے نفاق کو چھپا کر رکھتے تھے اور آج کل کے منافقین اپنے نفاق کو ظاہر ایلے پھرتے ہیں۔

۹۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حقیقہ بن سعید، جریر، اعمش، شمر بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حدیث نے ایک آدمی سے کہا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تم نے لوگوں میں سے بدترین فاجر آدمی کو کھل کیا ہو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا حضرت حدیث نے فرمایا: تب تو تم اس سے بھی زیادہ فاجر ہو گے۔

۹۵۲- علی بن ہارون، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زہیر، ابوالخثر، سعد بن حدیث کے سلسلہ سند سے مروی ہے: سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب حضرت حدیث کو فرماتے سنا: بخدا! جس آدمی نے ایک باشت کے برابر بھی جماعت (مسلمین) کو چھوڑا معاملہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

۹۵۳- ابوالخثر بن ضمیر، عبید بن غنم، ابن نمیر، کعب، اعمش، ابراہیم بن ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حدیث نے فرمایا: اے جماعت قراء! سیدھے راستے پر چلتے رہو چونکہ اگر تم سیدھے راستے پر چلو گے تو سیدھے سیدھے آگے بڑھتے جاؤ گے اور اگر تم پھل کروائیں بائیں ہو گئے تو دور کی منالرت و گمراہی میں جا پڑو گے۔

۹۵۴- محمد بن علی، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن جعد، شریک، سہاک، ابی سلامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حدیث نے فرمایا: ضرور بالضرور تمہارے اوپر کچھ ایسے امراء حکمرانی کریں گے کہ ان میں سے کسی ایک کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کے چھلکے کے برابر بھی درجہ (مرتبہ و مقام) نہیں ہوگا۔

۹۵۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدیب بن خالد، ہام، عطاء بن سائب، ..... ابو عبد الرحمن مسلمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدائن میں اپنے والد کے ساتھ نماز جمعہ کے لئے گیا۔ ہمارے اور جامع مسجد کے درمیان تقریباً ایک فرسخ کا فاصلہ ہوگا۔ اس وقت حدیثہؓ بن یحییٰ مدائن کے گورنر تھے۔ چنانچہ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: قیامت قریب ہوگئی اور چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ پیش آچکا ہے اور دنیا جدائی کے قریب تر ہو چکی ہے۔ خبردار! آج میدان گھڑ دوڑ میں جانا ہے اور کل مقابلہ دوڑ ہوگا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا دوڑ کے مقابلے کا کیا مطلب؟ انہوں نے جواب دیا جنت کی طرف سبقت۔ عطاء سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۹۵۶- ابو عمر بن محمد ان، حسن بن سفیان، اہلق بن ابراہیم بن قدامہ، نصر بن شوئیل، محمد بن ثور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حدیثہؓ نے مدائن میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! اپنے غلاموں کی آمدنی میں اچھی طرح سے غور و فکر کر لیا کرو۔ اگر وہ آمدنی حلال کی ہے تو اسے استعمال میں لے آؤ اور اگر حرام کی ہے تو اسے پھینک دو۔ چونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرمایا: بلاشبہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام سے پروان چڑھا ہو اور پھر وہ جنت میں داخل ہوا ہو۔ (یعنی جس جسم کی پرورش حرام سے ہوئی ہو وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا اس معنی میں ایک دوسری حدیث بھی مروی ہے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: لا یدخل الجنة جسد غدی بالحرام!)

۹۵۷- عبداللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، محمد بن فضیل، اعمش، سلیم حامری کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حدیثہؓ نے فرمایا: آدمی کو ظلم کی اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ڈر رکھتا ہو اور آدمی کو جھوٹ کی اتنی بات کافی ہے کہ وہ "استغفر اللہ" کہہ کر پھر لوٹ آئے (یعنی جس گناہ سے اللہ کی مغفرت طلب کی اسے دوبارہ کرنا شروع کر دے)۔

۹۵۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، فضیل بن غزوان، ابو فرات، مالک احمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیثہؓ نے فرمایا:

شراب کا بیچنے والا اپنے والے کی طرح ہے اور خزیروں کی رکھوالی کرنا ان کے کھانے کی طرح ہے۔ (لہذا تم لوگ اپنے غلاموں کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کر لیا کرو اور دیکھا کرو کہ وہ اپنی آمدنی کہاں سے لاتے ہیں؟ اس لئے کہ کوئی ایسا گوشت (جسم) جنت میں داخل نہیں ہوتا جسکی پرورش حرام سے کی گئی ہو۔

۹۵۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی کبیل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، وکیع، بکر بن عمار، ابو عبد اللہ فلسطینی، عبد العزیز (یا عبداللہ) حدیثہؓ کے بیچنے کے سلسلہ سند سے مروی ہے: عبد العزیز کہتے ہیں:

میں پینتالیس سال سے حضرت حدیثہؓ کو فرماتے سن رہا ہوں کہ پہلی چیز جسکو تم اپنے دین میں گم پاؤ گے وہ خشوع ہے اور آخری چیز جسکو تم اپنے دین میں گم پاؤ گے وہ نماز ہے۔ (یعنی سب سے پہلے خشوع و خضوع اور آخر میں نماز اٹھائی جائے گی)۔

۹۶۰- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شریہ، اہلق بن راہویہ، وکیع، اعمش و سفیان، ثابت بن ہریرہ ابو مقدام، ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حدیثہؓ سے پوچھا گیا کہ مناقق کون ہے؟ جواب دیا: جو زبان سے اسلام اسلام کہتا ہو (یعنی زبانی کلامی اسلام کے محققان و احکام بیان کرتا ہو) لیکن اس پر عمل نہ کرتا ہو۔

۹۶۱- حضرت حدیثہؓ کا آخری وقت ..... عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اہلق حرابی، محمد زید ادوی، یحییٰ بن سلیم بن اسماعیل بن کثیر،



زیادہ مولیٰ ابن عباس کہتے ہیں مجھے ایک آدمی جو حضرت حدیفہؓ کے پاس ان کے مرض و وفات میں آتا جاتا رہتا تھا نے بتایا کہ حضرت حدیفہؓ نے فرمایا: اگر میرا یہ دن دنیا کا آخری اور آخرت کا پہلا دن نہ ہوتا تو میں کوئی بات نہ کرتا۔ پھر دعائیہ انداز میں فرمایا: یا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فقر و فاقہ کو مالدار پر ترجیح دی ہے اور موت کو حیات پر ترجیح دی ہے۔ ایک دوست (موت کا فرشتہ) فاقہ کے عالم میں میرے پاس قدم رنجہ ہوا ہے۔ یا اللہ! وہ اپنے کام میں کامیاب رہے اسے کسی قسم کی ندامت نہ اٹھانی پڑی۔ پھر حضرت حدیفہؓ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۹۶۲- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سلیمان بن حرب، ہری بن مہدی، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت حدیفہؓ کا وقت وفات قریب ہوا کہتے لگے: ایک دوست فاقہ کے عالم میں تشریف لایا ہے وہ اپنے کام میں کامیاب رہا ہے کسی قسم کی ندامت کا سامنا نہ ہو۔ میں اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس نے مجھے فتنے اور اس کے قائدین سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لیا۔

۹۶۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق سراج، یعقوب بن ابراہیم، یثیم، حصین، ابو اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ابو اسحاق کہتے ہیں: جب حضرت حدیفہؓ کے مرض الموت نے زیادہ شدت اختیار کر لی تو قبیلہ بنو عیس کے لوگ ان کے پاس آنے لگے۔ مجھے خالد بن ریح بھی نے بتایا کہ ہم حضرت حدیفہؓ کے پاس آئے اور وہ اس وقت مدائن میں تھے۔ ہم تقریباً آدھی رات کے وقت ان کے پاس آئے حضرت حدیفہؓ نے ہم سے پوچھا: اب کیا وقت ہوا ہے؟ ہم نے جواب دیا: آدھی رات گزر چکی ہے فرمایا: میں ایسی صبح سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جو روزخ کی طرف لے جانے والی ہو۔ پھر فرمایا: تم لوگ آئے ہو کیا اپنے ساتھ کفن لانے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: میرے کفن میں زیادہ غلو نہیں کرنا چھوٹا اگر تمہارے ساتھی کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں خیر و بھلائی ہے تو یقیناً اسے کفن اس سے بہتر کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا ورنہ تو یہ کفن بھی چھین لیا جائے گا۔

۹۶۴- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، قیس، ابو مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت حدیفہؓ کا کفن لایا گیا تو ان کا کفن نئے کپڑوں میں تھا حضرت حدیفہؓ نے اس وقت ابو مسعود کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حدیفہؓ نے فرمایا: تم لوگ اس کفن کو کیا کرو گے اگر تمہارا ساتھی (یعنی خود حدیفہؓ) نیک صالح آدمی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کفن کو بہتر کپڑوں میں بدل دیں گے ورنہ یہ کپڑے (کفن) بھی قیامت کے دن تک قبر کے ایک کونے میں پھینک دیے جائیں گے۔

۹۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابو کریب، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، زکریا بن ابی زائدہ، اسحاق، صلہ بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

صلہ کہتے ہیں: حضرت حدیفہؓ نے مجھے اور ابو مسعود رحمہما اللہ کو کفن خریدنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ ہم ان کے لئے عمدہ چادروں پر مشتمل تین سو درہموں کا کفن خرید لائے۔ (جب ہم کفن ان کے پاس لے کر حاضر ہوئے) فرمانے لگے: مجھے دکھاؤ تم نے میرے لئے کیا کفن خریدا ہے! چنانچہ ہم نے انہیں کفن دکھایا۔ کہنے لگے: یہ کفن میرے لیے تو نہیں ہے مجھے تو ایک پاٹ کی دو سفید (عام قسم کی) چادریں کافی ہیں، جن کے ساتھ قیس بھی نہ ہو۔ میں یقیناً قلیل شی چھوڑنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے ان دو چادروں کے بدلہ میں ان سے بہتر یا بدر تر کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم ان کے لئے ایک پاٹ کی دو سفید چادریں خرید لائے۔

۹۶۶- حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابو ریح، یثیم، مجالد، شععی، صلہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حدیفہؓ نے فرمایا: تم لوگ مہر کو اپنی گھٹی میں باندھ لو۔ مختصر یہی تمہارے اوپر ایک بلا (آزمائش و مصیبت) نازل ہونے والی ہے اور سنو! تمہیں اُس آزمائش سے زیادہ سخت آزمائش نہیں پیش آئے گی جو کہ ہمیں اس وقت پیش آئی جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔

۹۶۷- محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبدالرحیم بن سلیمان، مجالد، محمد بن منتشر، ابن خراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: قبر میں بھی حساب ہوگا اور قیامت کے دن بھی۔ سو جس کا محاسبہ کر لیا گیا وہ عذاب میں پڑ گیا۔

### (۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک قوی، صاحب خشوع و متواضع قاری، روزے دار اور قائم اللیل حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہمؓ ہیں۔ حق کی باتوں کے قائل اور باطل سے سراسر غافل، عمل کے دیوانے اور نزاع و خصومت سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔ لوگوں کو کھانا کھلاتے سلام میں پہل کرتے عمدہ اور پاکیزہ کلام کرتے تھے۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ عمدہ اخلاق کو اپنانے اور نازل شدہ احکام کے آگے سرخم کرنے کا نام تصوف ہے۔

۹۶۸- نقلی عبادت میں طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانا ممنوع ہے..... اپنے اوپر سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، ابویمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید بن مسیب و ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی گئی کہ میں (عبداللہ بن عمرو بن عاص) نے کہا ہے کہ جب تک میں زندہ ہوں ضرور بصر و ردن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: تم ہی ہو جو کہتے ہو کہ جب تک میں زندہ ہوں ضرور بصر و ردن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو قیام کروں گا؟ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں میں یہ بات کہہ چکا ہوں۔ ارشاد فرمایا یقیناً تم انکی طاقت نہیں رکھ سکو گے۔

یہ حدیث معروبان مسافر و یسعی بن مطیب و بکر بن وائل نے زہری کے عام حلافہ میں مقرر و ناروایت کی ہے۔

۹۶۹- سلیمان بن احمد، اور لیس بن جعفر عطارد، یزید بن ہارون، محمد بن عمرو بن علقمہ، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو بن عاص! کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرنے میں تکلف کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یقیناً میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تمہیں یہ کافی ہے کہ تم ہر جمعہ (ہفتہ میں) تین دن کے روزے رکھ لو۔ عبداللہ کہتے ہیں: پس میں نے سختی کی میرے اوپر بھی سختی کی گئی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں (ابداً مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادیجئے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تیرے اوپر تیری آنکھوں کا بھی حق ہے یعنی نیند کا اور یقیناً تیرے اوپر تیرے مہمان کا بھی حق ہے اور بے شک تیرے اوپر تیرے گھر والوں کا بھی حق ہے۔

۹۷۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اکتف، جعید بن سعید، عبدالعزیز بن محمد دروردی، محمد بن طلحہ،..... ابوسلمہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے اور آپ کو حکم دینے کے بارے میں حدیث سنائیے۔ عبداللہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم رات کو

۱- طبقات ابن سعد ۳/۴۳۳، ۳/۴۶۱، والتاریخ الكبير ۵/۶، والجرح ۵/۵۲۹، والاصیاب ۳/۹۵۶ والجمع ۲۲۹/۱، وأسد الغابة ۳/۲۳۳، وتذکرة الحفاظ ۱/۳۱، والعبء ۱/۴۲، ۳/۳۸۰، وسیر النبلاء ۳/۴۹۳، والاصابة ۲/۳۸۴، وتہذیب الکمال ۱۵/۳۵۷.

۲- المسند الامام أحمد ۲/۱۸۸، وطبقات ابن سعد ۴/۱۰۲، وصحیح البخاری ۳/۱۹۵.

۳- صحیح البخاری ۳/۵۲، وصحیح مسلم، کتاب الصیام، ۱۸۶، وسنن النسائی ۳/۲۱۵، وسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۹۹، والمسند الامام أحمد ۲/۱۹۹، وفتح الباری ۳/۲۱۸، ۹/۹۹، ۱۰/۵۳۱، ط.

قیام اور دن کو روزہ رکھنے میں تکلف کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ میں ایسا تو کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تمہیں یہ کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھ لو پس جب تم ایسا کر لو گے گویا تم نے پورے زمانے کے روزے رکھ لئے۔ پس میں نے اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر بھی سختی کی گئی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس سے (کمیں) زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے افضل اور انصاف پسند طریقہ تمہیں یہ ہے جو دادِ دعلیہ السلام نے روزے رکھنے میں اپنایا تھا (یعنی ایک دن روزہ دوسرے دن افطار)۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہنے لگے: اب مجھے بڑھاپے اور کمزوری نے دیوبق لیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے مال اور اہل کوتاوان میں دے دیا ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت یعنی ہر مہینے میں تین روزے کی قبول کی ہوتی۔

۹۷۱- علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابو مصعب زہری، عبدالعزیز بن ابی حازم، یزید بن حاد، محمد بن ابراہیم، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (مجھے) فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم (ہیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور افطار کرتے ہی نہیں ہو (یعنی ہر روز روزہ رکھتے ہو کسی دن بھی چھوڑتے نہیں۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو افطار ہی نہیں کرتے۔) اور رات کو نماز پڑھتے رہتے ہو سوتے نہیں؟ فرمایا: تم ہر جمعہ میں (یعنی ہر ہفتہ میں) دو دن کے روزے رکھ لو تمہیں کافی ہیں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ (روزے رکھنے کے لئے) قوی پاتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے لئے دادِ علیہ السلام کے طریقہ روزہ داری میں گنجائش ہے کہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اندر اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: شاید تم اس طریقہ پر بڑھاپے کو پہنچ جاؤ اور کمزور ہو جاؤ (یعنی جب تم بڑھاپے اور کمزوری کو پہنچ جاؤ گے اس وقت اس طرح روزے نہیں رکھ سکو گے چونکہ بہترین عمل وہ ہے جو دائمی ہو) اگرچہ تمھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان و یحییٰ بن کثیر نے بھی ابوسلمہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جبکہ ابوسلمہ کے علاوہ دیگر راویوں نے اور ایک بڑی جماعت نے عبداللہ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی یہ حدیث ابوسلمہ کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے)۔

۹۷۲- سلیمان بن احمد، اٹحق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، ابن ابی سلیمہ، یحییٰ بن حکیم (ایک نسخہ میں عثمان بن حکیم ہے) بن صفوان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: میں نے قرآن مجید جمع کر لیا (یعنی جتنا قرآن مجید نازل ہو چکا تھا وہ میں نے اپنے پاس جمع کر کے یاد کر لیا) اور میں ہر رات میں اس کو پورا پڑھ لیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ (کو جب اس بات کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تمہارے اوپر زیادہ زمانہ گزرے گا اور تم قرآن مجید کے پڑھنے سے آگیا جاؤ گے (یعنی اس طرح زیادہ زیادہ پڑھنے سے کچھ عرصے کے بعد تمہاری طبیعت قرأت قرآن سے آگیا جائے گی)۔ پھر فرمایا: میں نے بھر میں قرآن مجید پڑھ لیا کرو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے (اپنی حالت پر) چھوڑ دیجئے تاکہ میں اپنی قوت (خدا داد) اور جوانی سے (پورا) فائدہ اٹھا سکوں۔ ارشاد ہوا: چلو میں دن میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے! کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے نفع اٹھا سکوں۔ حکم ہوا: چلو سات دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں اپنی قوت اور جوانی سے نفع اٹھا سکوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے رخصت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۲۰۱۔ صحیح البخاری ۵۲/۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، ۱۸۶، و سنن النسائی ۲۱۵/۳۔ و السنن الکبریٰ للبیہقی

۲۹۹/۳۔ و المعتمد الامام احمد ۱۹۹/۲۔ و فتح الباری ۲۱۸/۳، ۹۹/۹، ۱۰۰/۵۳۱ ط

۳۔ سنن ابن ماجہ ۱۳۳۶۔ و مسند الامام احمد ۱۹۹/۲۔

۹۷۳- ابو عمرو بن محمد، عبد اللہ بن شریہ، اہل حق بن راہویہ، ہسلی بن یونس، عبد الرحمن بن زیاد فریقی، عبد الرحمن بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عامرؓ بوڑھے ہو گئے تو ان پر قرأت قرآن گراں ہونے لگی۔ فرمایا: جب میں نے قرآن مجید جمع کر لیا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرے لئے قرآن مجید پڑھنے کی مقدار مقرر کر دیجئے۔ حکم ہوا کہ مہینہ بھر میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ حکم ہوا: مہینے میں دو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے پھر عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت و طاقت رکھتا ہوں۔ حکم ہوا: مہینے میں تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے پھر عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں: ارشاد فرمایا: پھر ہر تین دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے بھی زیادہ کی قوت رکھتا ہوں: چنانچہ رسول کریم ﷺ غصہ ہو گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور پڑھو۔

۹۷۴- عبد اللہ بن عمرو کے عورت کے حقوق ادا نہ کرنے پر تنبیہ..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن عبد الرحمن وغیرہ ضعیف، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا: میرے والد عمرؓ نے قریش کی ایک (خوبصورت) عورت کے ساتھ میری شادی کرادی۔ چنانچہ وہ عورت جب میرے پاس لائی گئی میں نے اس سے علیحدہ رہنا شروع کر دیا۔ چونکہ مجھ میں عبادت یعنی نماز روزے کی بے پناہ قوت موجود تھی۔ (لہذا میں ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا اور اس عورت کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتا تھا) چنانچہ میرے والد حضرت عمرؓ بن عامرؓ اپنی بہو کے پاس تشریف لائے۔ بہو سے پوچھا: تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ کہنے لگی: (میں نے اپنے شوہر کو) مردوں یا شوہروں میں سے بہترین پایا۔ وہ ایسا شوہر ہے کہ اس نے پہلو تک کو نہیں ڈھونڈا (یعنی صحبت کے لئے میرے قریب نہیں آیا)۔ میرے چہرے پر سے چادر کے پلو کو ہٹایا تک نہیں اور نہ ہی بستر پر ہمارے قریب ہوا ہے۔ میرے والد حضرت عمرؓ بن عامرؓ مجھے سرزنش کی اور کہنے لگے: میں نے قریش کی اونچے حسب و نسب والی عورت سے تمہارا نکاح کر لیا اور پھر عورتوں نے اسے تجھ تک پہنچا دیا اور پھر تم نے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا! پھر حضرت عمرو بن عامرؓ نبی ﷺ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے میری شکایت کی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔ تاہم میں نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ارشاد ہوا: کیا تم رات کو عبادت کے لئے کھڑے رہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میں تو روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں اور نیند بھی کرتا ہوں اور عورتوں کے پاس بھی (صحبت کے لئے) جاتا ہوں۔ پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: ہر مہینے میں صرف ایک مرتبہ قرآن پڑھا کرو!۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے اندر اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر ہر دس دنوں میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو اس سے زیادہ قوی پاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر ہر تین دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ہر مہینے میں صرف تین دن کے روزے رکھا کرو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں، ارشاد فرمایا: پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو چونکہ روزہ داری کا یہ افضل ترین طریقہ ہے اور یہی طریقہ صیام میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا بھی ہے۔

صحیحین نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ: پھر نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہر عبادت گزار کے لئے ایک تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لئے ایک نامہ (فترت سستی و کمزوری) ہوتا ہے جو یا تو سنت کی طرف لے جاتا ہے یا بدعت کی طرف۔ سو جب کا نامہ (فترت) سنت کی

طرف لے جائے اس نے ہدایت پالی اور جسکی فترت و نمانت کے علاوہ کسی اور چیز (بدعت وغیرہ) کی طرف لے جائے وہ ہلاک ہو گیا۔

امام مجاہد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ جب بوڑھے ہو گئے اور جسم ناتواں ہو گیا تو کئی کئی دنوں تک لگا تار روزے رکھتے (یعنی درمیان میں کوئی روزہ نہ چھوڑتے) پھر ان دنوں کے بعد افطار کرتے۔ اس سے اپنے اندر قوت جمع کرتے اور اسی طرح اپنے وظائف کو بھی کبھی کبھی اضافہ کے ساتھ پڑھتے اور کبھی کبھی ان میں کمی کر دیتے۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ اپنے وعدے پر پورے اترتے تھے یا تو سات دنوں میں پڑھ لیتے یا پھر تین دنوں میں، پھر اس کے بعد فرمایا کرتے: کاش میں رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی رخصت قبول کر لیتا۔ یہ رخصت مجھے ہر چیز سے زیادہ پسند ہے، افسوس میں نبی ﷺ سے اس حال میں جدا ہوا کہ میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ بوجھ دلا لیا تھا اب میں اس کی مخالفت بھی نہیں کر سکتا۔  
یہ حدیث ابو یوسف نے منیرہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۷۵۔ عبداللہ بن عمرو کے فضائل اور اقوال..... ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ، ابو یوسف، واہب بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا: گویا کہ میری ایک انگلی میں کھنکھن ہے اور دوسری میں شہد اور میں ان دونوں انگلیوں کو چاٹ رہا ہوں۔ جب صبح ہوئی تو میں نے خواب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو کتابیں تورات اور فرقان حمید پڑھو گے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ دونوں کتابیں پڑھتے تھے۔  
۹۷۶۔ محمد بن احمد بن حسن و سلیمان بن احمد، بشر بن سوئی، مقرئ ابو عبدالرحمن، حیوہ، بشر حلیل بن شریک، ابو عبدالرحمن حبلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ایک مرتبہ فرما رہے تھے کہ میں آج بیکل کوئی بھلائی کا عمل کروں مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہونا اس جیسا دو گنا عمل کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چونکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں آخرت تمکین کیے رکھتی تھی اور دنیا کا ہمیں کچھ تمکین نہیں ہوتا تھا جبکہ آج ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

۹۷۷۔ ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یونس بن محمد مودب، لیث بن سعد، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کونسا اسلام (کا حکم) سب سے زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ اور اس آدمی کو بھی سلام کرو جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی سلام کرو جسے تم پہچانتے نہیں ہو۔ (یعنی ہر آدمی کو سلام کرو خواہ وہ تمہارا کوئی معروف آدمی ہو یا غیر معروف)۔

(حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ دین اسلام کے ہر حکم سے کھانا کھلانا اور دوسروں کو سلام کرنا افضل ہے۔ ورنہ جہاد فی سبیل اللہ، نماز اور روزہ وغیرہ کہاں جائیں گے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مسائل کے احوال کا باخوبی مشاہدہ کر کے یہ جواب دیا ہے کہ اس آدمی میں نماز، روزہ اور جہاد وغیرہ کے احکام علی وجہ الاتم پائے جاتے ہیں ہاں ان دو چیزوں میں اس سے بسا اوقات کوتاہی ہو جاتی ہے اس لئے اس آدمی کو ترجیحاً حکم دیا کہ یہ احکام افضل ہیں۔)

- ۱۔ مسند الامام احمد ۲/۱۵۸، ۱۸۸، ۳۰۹/۵، وصحیح ابن حبان (موارد) مجمع الزوائد ۲/۲۹۵، والزهد لابن المبارک ۳۸۹، وکنز العمال ۳۳۳۳، ۳۳۳۵، ۳۳۳۵، ومسند الشہاب للقضاہی ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰،

۹۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن شریوہ، اہلحق بن راہویہ، جریر، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: رب رحمن کی عبادت کرو، سلام پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ سلام کرو) اور (دوسروں کو) کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔  
یہ حدیث ابو حوانہ، عبد الوارث اور خالد واسطی نے عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۹۷۹- ابو عمر بن حمدان، عبد اللہ بن محمد، اہلحق بن ابراہیم، جریر، لیث، ابوسلم، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یادگار) مجلس اختیار کی میں نے اس سے پہلے ایسی مجلس اختیار کی اور نہ اس کے بعد۔ چنانچہ اس مجلس کے بارے میں مجھے اپنے آپ پر شک آنے لگا۔

۹۸۰- ابو عمرو بن حمدان، ابن شریوہ، اہلحق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثنی بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے ساتھ بیت اللہ کی طرف جا رہا تھا جب ہم کعبہ کی کچھلی طرف سے ہو کر آئے تو میں نے کہا: کیا آپ پناہ نہیں مانگتے؟ فرمایا: میں دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آگے چل پڑے حتیٰ کہ جب اسلام حج کیا تو رکن اور باب کے درمیان کھڑے ہو گئے اور اپنا سینہ اور چہرہ رکھ لیا اور دونوں ہاتھ باندھ لئے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۹۸۱- محمد بن حسن، بشر بن عمرو بن خالد، حسین بن شفیق کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک سامنے سے ایک پھچڑا آتا ہوا دکھائی دیا۔ عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے گئے: اس پر جو آدمی سوار ہو کر آیا ہے میں اسے پچھانتا ہوں۔ جب سوار آ کر بیٹھ گیا تو حضرت عبد اللہ نے فرمایا: ہمیں تین بھلائیوں اور تین برائیوں کے بارے میں خبر دو۔ وہ صاحب بولے: جی ہاں! تین بھلائیاں یہ ہیں، گنی زبان، تقویٰ والا صاف سحر اول اور نیک بیوی اور تین برائیاں یہ ہیں، جھوٹی زبان، فحش و فجور والا دل اور بری بیوی۔ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہنے لگے: یہی چیزیں میں تم سے بیان کر چکا ہوں۔

۹۸۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اہلحق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، ابن لہیعہ، عیاش بن عیاش، ابو عبد الرحمن حلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا: مجھے دس مالداروں میں سے دسواں ہونے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قیامت کے دن دس مسکینوں میں سے سے دسواں ہوں۔ چونکہ قیامت کے دن کثرتِ اموال والے قلتِ توشہ میں ہوں گے، بجز اس آدمی کے جو اپنے دائیں بائیں خرچ کرتا ہو۔

حدیث کے الفاظ لیث کے روایت کردہ ہیں

۹۸۳- محمد بن معمر، موسیٰ بن ہارون، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عیاش بن عیاش، ابو عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونا ہر فاحش پر حرام ہے۔

۹۸۴- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن یزید مرقی، ابولہیعہ، ابی قبیل، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی پلایا اللہ تعالیٰ اسے گھوڑے کے ایک پتھر کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔

۹۸۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبد اللہ بن یزید مرقی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت

۱۔ سنن الترمذی ۱۸۵/۵، سنن الدارمی ۱۰۹/۲، و مسند الامام احمد ۱۷۰/۱، ۱۹۶/۱، و صحیح ابن حبان ۱۳۶۰، (موارد) و المصنف لابن ابی شیبہ ۳۶۸/۸، و فتح الباری ۱۹۱/۱، و الترحیب والترہیب ۶۳/۲۔

عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: دع مہالست منہ طی شعی، یعنی اس چیز کو چھوڑ دو جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ یعنی (فضول) بات مت کہو اور اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جس طرح تم سونے چاندی کو محفوظ رکھتے ہو۔

۹۸۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، مقری، ابن ابیہ، ابن ہبیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والے ناموس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں تین آدمیوں سے بغض رکھتا ہے ایک آدمی وہ جو دو باہمی محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی ڈالے۔ دوسرا وہ جو تعویذات لئے چلتا ہو (یعنی انہی کے درپے ہو یا ان کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہو) اور تیسرا وہ آدمی جو کسی بری الذمہ کی تلاش میں رہتا ہوتا کہ اس کے عیب کو بیان کر کے اسے شرمندہ کر دے۔

۹۸۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن ابیہ، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے: "من تجسر فحجر" یعنی جس نے شراب کا کاروبار کیا اس نے فحور کیا۔ اور جس نے اپنے کسی ساتھی کے لئے برائی کا گڑھا کھودا وہ خود اس میں پڑ جاتا ہے۔

۹۸۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن ابیہ، ابی قبیل، حیوۃ بن شریح، شراحیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عامر نے فرمایا: شیطان نیچے والی زمین میں بکڑا ہوا ہے۔ پس جب وہ حرکت کرتا ہے تو اس کی حرکت سے زمین پر واقع ہر شے دو یا اس سے زیادہ حصوں میں بٹ جاتا ہے۔

۹۸۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، وکیع، عبد الجبار بن ورد، ابن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر نے فرمایا:

جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جان لو بھلا تم بسو تھوڑا روز زیادہ اور اگر تم اس طرح علم رکھو جو علم رکھنے کا حق ہے بھلا تم اتنا چیخو کہ تمہاری آواز کٹ جائے اور یوں سجدہ کرو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے۔

۹۹۰- دنیا کی آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔۔۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضیل، عبداللہ بن عمرو قواری، ابی عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ابی عمران کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر نے آگ کی آواز سنی۔ آپ کہنے لگے "اور میں" (یعنی بے اختیاری کے عالم میں ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہو گیا)۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابن عمرو! کیا بات ہے؟ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے: یہ آگ تار کبریٰ سے پناہ مانگ رہی ہے کہ دوبارہ اس میں لوٹائی جائے ۹۹۱- ابوعمر بن محمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، مقری، حیوۃ بن شریح، ابوبانی خولانی، ابوعبدالرحمن حلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو سے کہنے لگا: کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمرو نے جواب دیا: کیا تمہاری بیوی ہے جسکے پاس تم جاتے ہو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر فرمایا: کیا تمہاری کوئی رہائش ہے جس میں تم سکونت اختیار کرتے ہو؟ کہا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر تم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہو۔ اگر تم چاہو ہم تمہیں عطا کریں اور اگر چاہو تمہارا معاملہ ہم سلطان کے سامنے رکھتے ہیں۔ وہ آدمی بولا، ہم صبر کریں گے اور کسی چیز کا سوال نہیں کریں گے۔

۹۹۲- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، محمد بن جعفر، شعبہ، عمرو بن مرہ، عبداللہ بن حارث، ابوکثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: محشر میں تمہیں جمع کیا جاوے گا پس پوچھا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور

ساکین کہاں ہیں؟ پس تم لوگ ظاہر ہو گے۔ فرشتے کہیں گے تمہارے پاس کیا ہے؟ تم جواب دو گے: اے ہمارے پروردگار ہمیں آزمائشوں میں مبتلا کیا گیا لیکن ہم نے صبر کا مظاہرہ کیا تو یہ خوبی جانتا ہے اور تو نے اموال اور سلطنت ہمارے علاوہ اوروں کو سونپا۔ کہا جائے گا: تم نے سچ کہا۔ فرمایا: چنانچہ فقراء و مساکین تمام لوگوں سے ایک (طویل) زمانہ پہلے جنت میں جائیں گے اور مالداروں پر حساب و کتاب کی شدت بدستور باقی رہے گی۔

۹۹۳- حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، ثور بن یزید، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نے فرمایا: جنت لٹھی ہوئی..... سورج کے کناروں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ ہر سال صرف ایک مرتبہ کھولی جاتی ہے۔ موشین کی روئیں ہز پرندوں کے پینوں میں ہوتی ہیں۔ وہ پرندے جسامت و شبابہت میں زرازیر (پرندوں کی ایک قسم جو چیز یا سے تقریباً بڑے ہوتے ہیں) پرندوں جیسے ہوتے ہیں اور وہ جس ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور انہیں جنت کے پھلوں سے رزق دیا جاتا ہے۔

۹۹۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مسکین بن بکیر (ایک نسخہ میں ابن مسکین ہے) شعبہ، یحییٰ بن عطاء اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے لئے سرمہ تیار کرتی تھیں۔ چونکہ حضرت عبداللہ بہت کثرت سے روتے تھے..... حتیٰ کہ دروازہ بند کروا کر رویا کرتے تھے، جسکی وجہ سے ان کی آنکھیں شدید رطوبت زدہ ہو گئی تھیں۔ چنانچہ میری والدہ ان کے لئے سرمہ بنایا کرتی تھی۔

۹۹۵- ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیریہ، اسحاق بن راہویہ، عثمان بن عمرو، ابن ابی ذئب، ابراہیم بن عبید مولیٰ بنی رفاعہ زرقی، عبداللہ بن باباہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس عرفہ کے موقع پر آیا۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے حرم ہی میں خیمہ گاڑ رکھا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا: تاکہ میری نماز حرم میں ہوتی رہے اور جب میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں تو میں حلال ہوں۔

۹۹۶- سلیمان بن احمد، ہارون بن طول، عبداللہ بن یزید مقرئ، سعید بن ابی ایوب، خالد بن یزید و عبداللہ بن سلیمان، عمرو بن نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ وہ آدمی سورہ ہاتھ یہ صلوات فجر کے بعد کا وقت تھا۔ انہوں نے اس آدمی کو پاؤں سے حرکت دی حتیٰ کہ وہ آدمی جاگ گیا۔ اس کو فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت اپنی مخلوقات کی طرف نظر رحمت سے جھانکتے ہیں اور مخلوق میں سے بعض کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرتے ہیں!۔

۹۹۷- ابو احمد، ابن شیریہ، اسحاق بن راہویہ، مقرئ کی سند سے بمثل حدیث بالا کے مروی ہے اور مقرئ نے عمرو بن نافع کا نام ذکر کیا ہے، ۹۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن آدم، زبیر بن معاویہ، ابو زبیر، عمرو بن شعیب، شعیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو کے غلام نے فاضل پانی عبداللہ بن عمرو کے ایک چچا کو بیس ہزار میں بیچ دیا حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا: اسے مت بیچو چونکہ اسکی بیع حلال نہیں ہے۔

۹۹۹- محمد بن محمد بن ہارون طحان، اسحاق بن محمد بن مروان، محمد بن مروان، ابراہیم بن ہر اسہ، محمد بن مسلم طاہی، ابراہیم بن میسرہ، یعقوب بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا:

جس سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور پھر اس نے سائل کو عطا کر دیا اس کے نامہ اعمال میں ستر اجر لکھ دیئے جاتے ہیں۔ ۱۰۰۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد الوارث، ابن عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الصمد بن عبد الوارث، حسین بن معلم، عبداللہ بریدہ



سلیمان بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہؓ کی امارت میں حج کیا اور میرے ساتھ منصف بن عمارؓ بھی اہل بصرہ کے قراء کی ایک جماعت تھی۔ چنانچہ یہ سب لوگ کہنے لگے: بخدا! ہم واپس نہیں لوٹیں گے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے ملاقات نہ کر لیں، جو ہمیں حدیثیں سنائے۔ چنانچہ ہم لوگوں سے برابر صحابہ کرامؓ کے بارے میں پوچھتے رہے..... حتیٰ کہ ہمیں بتایا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ مکہ کی چٹلی طرف اترے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے ارادے سے ان کی طرف چل پڑے۔

اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عظیم لاؤ لشکر ہے، جس میں تین سو کے لگ بھگ اونٹ ہیں ان میں سے سواونٹ سواری کے لئے اور سواونٹ بار برداری کے لئے ہیں۔ ہم نے لوگوں سے پوچھا یہ لشکر کس کا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کا ہے۔ ہم نے کہا: کیا یہ سارے کا سارا انہیں کا ہے؟ ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بہت عاجزی اور تواضع والے ہیں۔ لوگ کہنے لگے: یہ سواونٹ ان کے بھائیوں کے لئے ہیں جنہیں وہ ان پر سوار کرتے ہیں اور بقیہ دو سواونٹ ان لوگوں کے لئے جو مختلف شہروں والے ان کے پاس آ جاتے ہیں اور ان کے مہمانوں کے لئے ہیں۔ ہم نے اس پر بڑا شدید تعجب کیا۔ خدام کہنے لگے: اس پر تعجب نہ کرو چونکہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ مالدار آدمی ہیں، اور وہ ہر آنے والے مہمان کو توشہ دینا ضروری و لازم سمجھتے ہیں۔

ہم نے خدام سے کہا کہ ہماری ان تک رہنمائی کرو۔ کہنے لگے: وہ مسجد حرام میں ہیں۔ چنانچہ ہم ان کی طلب میں چل پڑے ہم نے انہیں کعبہ کی کچھلی طرف بیٹھے ہوئے پایا۔ چھوٹے قد کے آدمی ہیں اور آشوب چشم کے مریض ہیں۔ دو چادریں اوڑھ رکھی ہیں اور سر پر عمامہ بجا رکھا ہے ان پر قمیص وغیرہ نہیں تھی اور اپنی پائیں طرف جوتے لٹکا رکھے تھے۔

۱۰۰۱- محمد بن عمرو، ابوشعیبہ حرانی، یحییٰ بن عبداللہ حرانی، صفوان بن عمرو، زبیر عیسیٰ ابو حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں افضل ترین شہید کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا مرتبہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں بہت بلند ہوگا؟ وہ لوگ جو دشمن سے مدد بھیڑتے ہیں درآنحالیکہ وہ صف بستہ ہوتے ہیں پس جب اپنے دشمن کا سامنا کرتے ہیں تو ان کا دشمن نہ دوائیں دیکھتا ہے اور نہ ہی پائیں وہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے دار کرنا چاہتا ہے۔ پس یہ بندہ مومن کہتا ہے کہ یا اللہ! آج میں گزرے ہوئے دنوں کے بدلے میں تجھی کو اختیار کرتا ہوں، چنانچہ وہ قتل ہو جاتا ہے پس یہ ان شہداء میں سے ہے جو جنت کے بالا خانوں میں جہاں جایاں کے لوٹ پوٹ ہوں گے۔

۱۰۰۲- محمد بن عمرو، ابوشعیبہ حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزامی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے پاس سے اہل یمن کی ایک جماعت گزری۔ جماعت کے شرکاء پوچھنے لگے: آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو اسلام لائے اور بہت اچھا ہوا اسکا اسلام لانا، پھر وہ ہجرت کرے اور اس کی ہجرت بھی بہت ہی اچھی ہو، وہ جہاد کرے اس کا جہاد بھی بہت اچھا ہو، اور پھر وہ اپنے والدین کے پاس یمن میں ان کی خدمت کرنے واپس لوٹ آئے؟ عبداللہ نے فرمایا: تمہارا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ لوگ کہنے لگے: یہ تو اٹنے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ فرمایا: نہیں، بلکہ وہ جنت میں جائے گا۔ میں تمہیں اٹنے پاؤں واپس اونٹنے والے کے بارے میں خبر دیتا ہوں، وہ یہ کہ ایک آدمی اسلام لایا اور اسکا اسلام اچھا ہوا، ان نے ہجرت کی اور اس کی ہجرت بھی اچھی رہی اور اس نے اچھی طرح سے جہاد میں بھی حصہ لیا پھر اس نے کسی زمین کا قصد کر لیا اور اس کو خرید کر اسکی تعمیر وترقی میں مصروف ہو جاتا ہے اور جہاد کو بالکل ترک کر دیتا ہے یہ اٹنے پاؤں واپس لوٹنے والا۔

### (۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن الخطابؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک امارت و مراتب سے کنارہ کش، تربت خداوندی اور مناقب عالیہ میں رغبت کرنے والے، عبادت گزار، تہجد گزار، سنت رسول اللہ ﷺ کے متلاشی، مساجد اور سخت جگہوں پر پڑاؤ کرنے والے، مشاہد میں غور و فکر کرنے والے، اپنے آپ کو دنیا میں اجنبی اور پردیس شمار کرنے والے اور ہر پیش آنے والی چیز کو قریب تر سمجھنے والے اور استغفار و توبہ کرنے والے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرکشی سے دور رہنا اور بلند مراتب میں رغبت کرنا ہے۔

۱۰۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید نخعی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ کعبہ میں داخل ہوئے اور پھر کعبہ سے میں جا کر کہنے لگے: یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے اس دنیا میں قریش کی محارمت سے بجز تیرے خوف کے کسی چیز نے نہیں روکا۔

۱۰۰۴- قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر، علی بن سعید عسکری، عباد بن ولید، قرہ بن حبیب غنوی، عبداللہ بن بکر بن عبداللہ حرنی، عبید اللہ بن عمر (ایک نسخہ میں عبداللہ بن عمر) نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! آپ عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ اس آدمی نے ان کے مناقب ذکر کرنے شروع کر دیئے پھر کہا: آپ کو اس معاملہ (یعنی میدان میں ٹکراؤ لے کر نکل آنے) سے کسا چیز نے روک رکھا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کسی مسلمان کے خون بہانے کو حرام کر دیا ہے۔ آدمی بولا بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قاتلوہم حتی لاتکون فتنقویکون الدین للہ (بقرہ/۱۹۳)

یعنی ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین خالص خدا کے لئے ہو جائے۔

فرمایا: بے شک ہم لڑے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہا اور دین خدا کے لئے ہو گیا اور تم لوگ چاہے ہو کہ لڑتے رہو یہاں تک کہ دین غیر اللہ کے لئے ہو جائے۔

یہ حدیث جعفر بن حارث نے بھی عبید اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے عبداللہ بن بکر حرنی کی حدیث بالا صرف قاضی عبداللہ بن محمد بن عمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، ..... مطعم بن مقدم صنعانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو خط لکھا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ خلافت کے خواستگار ہیں حالانکہ کلام سے عاجز آدمی، جو بخیل اور خیور ہووہ خلافت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ حضرت ابن عمرؓ نے اسے جواب لکھا: تم نے جو خلافت کا تذکرہ کیا ہے کہ میں نے خلافت طلب کی ہے، میں نے اسے قطعاً طلب نہیں کیا اور نہ ہی میرے دل میں اس کا کلکا پیدا ہوا اور تم نے جو کلام سے عاجز ہونے اور بخیل ہونے کا تذکرہ کیا ہے، سو بلاشبہ جو آدمی قرآن مجید کا حافظ ہووہ کلام سے عاجز نہیں ہوتا اور جو آدمی اپنے مال کی (زکوٰۃ) دیتا ہو وہ بخیل نہیں ہو سکتا اور جو تم نے غیرت کا تذکرہ کیا ہے سو بلاشبہ جس بات پر میں نے غیرت کی ہے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ وہ یہ کہ میری اولاد میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر دے۔

۱۰۰۶۔ خلافت سے کوسوں دور رہنے والے..... ابو حامد بن جبلة، محمد بن اٹحق، عمر بن محمد بن حسن اسدی، ابوسلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب لوگوں کا معاملہ طول پکڑتا گیا اور فتنہ میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ سردار کے بیٹے اور لوگوں کے سردار ہیں، نیز لوگ آپ سے راضی بھی ہیں، آپ باہر نکلے تاکہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں، فرمایا: بخدا! پچھنے لگوانے کی جگہ کے برابر بھی خون نہیں بہایا جائے گا (یعنی انہوں نے سراسر انکار کر دیا)۔ پھر انہیں ڈرایا دھمکایا گیا کہ اگر آپ بیعت کے لئے باہر نہ نکلے تو آپ کو اپنے بستر پر ہی قتل کر دیا جائے گا۔ انہوں نے پھر پیلے کی طرح انکار کر دیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا! لوگ ان کے پائے ثبات میں زور برابر بھی لغزش نہ پیدا کر سکے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جائے۔

۱۰۰۷۔ احمد بن سنان، ابو عاصم ثقفی، عبداللہ بن جریر بن جبلة، سلیمان بن حرب، جریر، یحییٰ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ ایام حکیم میں تشریف لائے، ابوموسیٰ کہنے لگے: میں اس امر خلافت کا مستحق عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔ عمروؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں! کیا آپ کے لئے گنجائش ہے کہ آپ کو مال عظیم دے کر اس امر خلافت کو اس آدمی کے لئے چھوڑ دیں جو بہ نسبت آپ کے اسکا زیادہ حریص ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرؓ غصہ ہو گئے اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابن زبیرؓ نے ان کا کپڑا پکڑا اور کہا: اے ابو عبدالرحمن! عمروؓ نے تو یہ کہا ہے کہ: آپ کو مال دیا جائے گا اس شرط پر کہ ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اے عمرو! بڑا افسوس ہے تم پر۔ عمروؓ نے فرمایا: میں نے یہ بات آچکڑا زمانے کے لئے کہی ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: بخدا! اس پر میں کچھ نہیں دوں گا، اور نہ ہی میں امر خلافت کو قبول کروں گا۔ الایہ کہ تمام مسلمان راضی ہو جائیں۔

۱۰۰۸۔ ابو حامد بن جبلة، محمد بن اٹحق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، ابن جابر، قاسم بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے فتنہ اولیٰ میں لوگوں نے حضرت ابن عمرؓ سے درخواست کی کہ آپ بھی نکلیں اور لوگوں سے قتال کریں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: بلاشبہ میں قتال کر چکا ہوں جبکہ رکن اور باب کے درمیان بتوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے سر زمین عرب سے بتوں کا صفایا کر دیا۔ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ اس آدمی کے ساتھ قتال کروں جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔ لوگوں نے کہا: بخدا! آپ کی یہ رائے درست نہیں ہے لیکن آپ کا ارادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو فتنہ کرتے رہیں حتیٰ کہ آپ کے سوا کوئی باقی نہ رہے اور تب کہا جائے: عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ پر امارت کے لئے بیعت کر لو۔ فرمایا: بخدا! میرے دل میں یہ خیال مطلق نہیں ہے۔ لیکن جب تم کہو گے کہ نماز کی طرف آؤ تو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا اور جب تم کسی بھلائی کی طرف بلاؤ گے تب بھی میں جواب دوں گا لیکن جب تم تفرقہ کا شکار ہو جاؤ گے میں تمہارے ساتھ نہیں مل سکتا۔

۱۰۰۹۔ عبداللہ بن محمد بن یوسف البنا، صوفی، عبدالجبار بن علاء، سفیان، اعثم، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جو ان قریش میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ دنیا کی رعنائیوں سے قابو میں رکھنے والا حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہے۔  
۱۰۱۰۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن ادیس، حصین، سالم بن ابی جعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: میں نے: بجز حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ دنیا کی دلغریوں نے اسے اپنی طرف مائل نہ کیا ہو یا وہ خود نہ مائل ہو اور۔

۱۰۱۱۔ خدا کے محبوب بندے نہیں بن سکتے جب تک تم اپنی محبوب شئی کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کر دو..... ابراہیم بن عبداللہ۔

محمد بن اہلق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید بن حمیس، عبدالحزیز بن ابی رواد، نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے دل کو جب کوئی چیز زیادہ بہانے لگتی اسے تقرب الی اللہ کے لئے صدقہ و خیرات کر دیتے تھے۔ نافع کا بیان ہے کہ ابن عمرؓ کے غلاموں کو اس بات کا پتہ چل گیا کہ ابن عمرؓ کے دل کو جو چیز زیادہ اچھی لگ جائے اسے اللہ کے لئے خیرات کر دیتے ہیں۔ چنانچہ غلام خوب بن سنور کرمسجد کے ساتھ چمٹ جاتے اور ایسی جگہ بیٹھتے جہاں سے ابن عمرؓ کا گزر ہوتا۔ چنانچہ ابن عمرؓ جب غلاموں کو اس بہتر حالت میں دیکھتے انہیں اچھے لگ جاتے اور فوراً انہیں آزاد کر دیتے۔

بارہالوگوں نے انہیں آگاہ کیا کہ حضرت! غلام اس طرح بن سنور کر آپ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ ابن عمرؓ جواب دیتے: کوئی فریب نہیں، جو میں اللہ کے لئے دھوکہ دے گا ہم بھی اس سے اللہ کے لئے دھوکہ کھاتے رہیں گے۔

نافع کا بیان ہے میں نے ایک مرتبہ شام کے وقت ابن عمرؓ کو "کوا یک عمدہ اونٹنی پر سوار ہو کر آتے ہوئے دیکھا۔ اس اونٹنی کو انہوں نے مالِ عظیم کے بدلے میں خرید لیا تھا۔ جب اونٹنی کی چال نے ان کے دل کو موہ لیا تو اونٹنی کو ایک جگہ بٹھایا پھر اس سے نیچے اترا آئے اور فرمایا: اے نافع! اس کی لگام، کجاوہ وغیرہ اتار دو اور اس کو بناؤ سنوارو اور اسے ہڈن (قریبانی وغیرہ کے اونٹوں) میں داخل کر دو۔

۱۰۱۲- ابوہامد بن جبلیہ، ابوعماس ثقفی، محمد بن صباح، سفیان بن عبد اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عمرؓ اپنی ناقہ (اونٹنی) پر سوار کہیں جا رہے تھے۔ اچانک سواری کے دلکش انداز چال نے ان کا دل موہ لیا۔ فرمایا: اراخ (یہ نکلہ اونٹ بٹھانے کے لئے بولا جاتا ہے)۔ چنانچہ سواری بٹھادی پھر فرمایا: اے نافع! کجاوہ اس سے نیچے اتار لو۔ نافع کہتے ہیں: میں دیکھ رہا تھا کہ وہ کسی چیز کے درپے ہو چکے ہیں۔ تاہم میں نے کجاوہ نیچے اتارا۔ پھر آپ مجھے فرمایا: دیکھو اس جیسی سواری کوئی اور بھی ہو سکتی ہے! میں نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ اس کوچ دیں اور حاصل شدہ رقم سے اور خرید لیں۔ فرمایا: اسے آزاد کر دو اور اس میں قلاوہ لگا دو چنانچہ اس ناقہ کو قربانی کے اونٹوں میں شامل کر دیا۔ اس طرح انہیں جب بھی کوئی چیز اچھی لگی اسے ضرور خیرات و صدقات کے لئے پیش کر دیا۔

۱۰۱۳- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اہلق سراج، عمرو بن زرارہ، ابو سعید حداد، عبداللہ بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی رمیہ نامی اونٹنی آزاد کر دی، پھر فرمایا: قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" تم ہرگز نیکی نہیں پا سکتے ہو تا وقتیکہ تم اپنی محبوب ترین اشیاء میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ نہ کرو۔ (آل عمران ۹۲)

فرمایا اللہ کی قسم! بادشاہ میں تجھ سے (اے رمیہ!) دنیا میں شہید محبت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ عزوجل کی رضا جوئی کے لئے آزاد ہو۔

۱۰۱۴- قاضی ابو احمد محمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن عقیب (ایک نسخہ میں من عقیب ہے) محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم، ابو عاصم، مالک بن مغول، ابراہیم بن مہاجر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

مجاہد فرماتے ہیں: جب آیت کریمہ "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی ایک محبوب اونٹنی کو بلایا اور اسے آزاد کر دیا۔

۱۰۱۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالاعلیٰ، برد، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اپنے مال میں سے جو چیز اچھی لگتی اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کر دیتے۔ بسا اوقات تمیں تمیں ہزار درہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کر دیتے۔ چنانچہ ابن عامر نے انہیں دو مرتبہ تمیں تمیں ہزار درہم دیئے۔ آپ فرمایا: اے نافع! مجھے خوف ہے کہ ابن عامر کے درہم مجھے نئے میں نہ جلا کر دیں۔ جاؤ پس تم آزاد ہو۔

ابن عمرؓ ایک ایک مہینہ تک گوشت نہیں کھاتے تھے لایہ کہ مسافر ہوتے یا رمضان کا مہینہ آجاتا۔  
نافع کا بیان ہے کہ ایک ایک مہینہ تک گوشت کی بوٹی نہیں کھکتے تھے۔

۱۰۱۶- سلیمان بن احمد، محمد بن سری بن مہران، حکم بن موسیٰ، یحییٰ بن حمزہ، برد بن سنان، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:  
ابن عمرؓ نے بسا اوقات ایک ہی مجلس میں تیس تیس ہزار درہم تقسیم کر دیئے۔ پھر ان پر ایسا مہینہ آجاتا کہ گوشت کی بوٹی تک نہ چکھ پاتے۔  
۱۰۱۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، خالد بن حیان، یحییٰ بن کثیر، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے:  
ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بائیس ۲۲۰۰۰ ہزار دینار گنہما سے آئے۔ انہوں نے مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے سب دینار لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

۱۰۱۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو ہمام، عمر بن عبدالواحد، عمر بن محمد عمری..... نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ انہوں نے ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زائد انسانوں کو آزاد نہیں کر دیا۔

۱۰۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، حاتم بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں:  
محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ مروان کے غلام نافع کے بدلہ دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار کی پیش کش ہوئی۔ میں نے کہا:  
اے ابو عبد الرحمن! آپ کو کس چیز کا انتظار ہے؟ اس کو کیوں فروخت نہیں کر دیتے؟ فرمایا: کیا وہ ان پیسوں سے بہتر نہیں ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے آزاد ہے۔

۱۰۲۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کعب بن عزیہ بن زیاد موصلی کے سلسلہ سند سے:  
نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنی ایک زمین دو دو اونٹوں کے بدلے میں بیچ ڈالی۔ ان میں سے دو اونٹ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کیلئے وقف کر دیئے اور سوار ہونے والوں پر شرط لگا دی کہ ان اونٹوں میں سے کوئی بھی نہ بیچا جائے حتیٰ کہ وہی قرنی کو عبور نہ کر جائیں۔

۱۰۲۱- احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، عمرو بن زرارہ، اسماعیل، ایوب، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:  
ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ نے حضرت ابن عمرؓ کے پاس ایک لاکھ درہم بیچھے، سال نہیں گزرنے پایا تھا کہ ان کے پاس ان درہم میں سے کچھ باقی نہیں بچا تھا۔

۱۰۲۲- حسن بن محمد بن کيسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، سلیمان بن حرب، ابولہلال کی سند سے مروی ہے:  
ایوب بن داؤد راہی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ آیا۔ مجھے ابن عمرؓ کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ ابن عمرؓ کے پاس معاویہؓ کی طرف سے چار ہزار درہم آئے اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی چار ہزار درہم آئے اور ایک تیسرے آدمی کی طرف سے دو ہزار درہم اور ایک اعلیٰ شان چادر آئی ہے۔

چنانچہ ابن عمرؓ بازار شریف لائے تاکہ سواری کے لئے چارہ وغیرہ خرید لائیں۔ انہوں نے چارے کے لئے ایک کھوٹا درہم آگے بڑھایا، جسے میں نے پہچان لیا۔ میں ان کی اہلیہ کے پاس آیا اور کہا: میں تجھ سے ایک شیء کے حقائق پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے پسند ہے کہ تو مجھ سے سچ بولے؟ میں نے کہا: کیا ابو عبد الرحمنؓ کے پاس معاویہؓ کی طرف سے چار ہزار درہم نہیں آئے اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی چار ہزار درہم اور ایک تیسرے آدمی کی طرف سے دو ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی؟ کہنے لگی: جی ہاں ضرور آئے ہیں۔ میں نے کہا: بلاشبہ میں نے ابن عمرؓ کو کھوٹے درہم کے بدلے میں چارہ خریدتے دیکھا ہے! بولی: انہوں نے رات کو ہی ساری رقم لوگوں میں تقسیم کر دی تھی، پھر چادر اپنے کانٹے سے پر ڈالی اور کہیں چل پڑے۔

میں نے کہا: اے تاجروں کی جماعت! تم دنیا کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ حالانکہ ابن عمرؓ کے پاس رات کو (۱۰) دس ہزار درہم آئے اور انہوں نے راتوں رات سب خیرات کر دیئے اور جب صبح کو اٹھے تو اپنی سواری کے لئے کھونے درہم کے بدلے میں چارہ خرید ا ۱۰۲۳۔ سلیمان بن احمد، ابو یزید قرظی، نعیم بن حماد، ابن مبارک، عمر بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیمار ہو گئے۔ نافع رحمہ اللہ ان کے لئے انگوروں کا ایک خوش خرید لائے۔ اتنے میں ایک مسکین آ گیا فرمایا: خوشہ اسے تمہارو۔ ایک اور آدمی ان سے ملنے آیا اور وہ انگوروں کا ایک خوشہ اسی فقیر سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لایا۔ لیکن پھر مسکین ان کے پاس آ کھڑا ہوا اور سوال کرنے لگا: فرمایا: یہ خوشہ اسے دے دو۔ پھر ایک آدمی ابن عمرؓ سے ملنے آیا اور اس سے ایک درہم کے انگور خرید لایا۔ لیکن مسکین پھر سوال کرنے آ گیا۔ فرمایا: یہ خوشہ اسے دے دو۔ ایک اور آدمی ابن عمرؓ سے ملنے آیا اور ایک درہم کے بدلے میں اس سے انگور خرید لایا۔ مسکین نے دوبارہ سوال کرنے کا ابرادہ کیا لیکن اس آدمی نے اسے آنے سے منع کر دیا۔ اگر ابن عمرؓ کو اس کا علم ہو جاتا تو انگور کبھی نہ چکھتے۔

۱۰۲۴۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مسلم بن سعید ثقفی، زبیب بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے: نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کو انگور کھانے کی خواہش ہوئی۔ آپ اس وقت مریض تھے۔ میں ایک درہم کے بدلے میں انگوروں کا ایک خوشہ ان کے لئے خرید لایا اور ان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اتنے میں دروازے پر ایک مسکین آن کھڑا ہوا اور سوال کرنے لگا۔ ابن عمرؓ بولے: یہ انگور اسے دیدو! میں نے عرض کیا: آپ اس میں سے کچھ کھالیں، تمہوڑا سا چکھو تو لیں۔ فرمایا: نہیں چکھتا ہوں، اسے دے دو۔ چنانچہ انگور میں نے مسکین کو دے دیے۔ میں دوبارہ اسی سے ایک درہم کے بدلے وہ انگور خرید لایا اور ان کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ سائل نے دوبارہ سوال کر دیا ابن عمرؓ نے فرمایا: انگور اسے دیدو میں نے عرض کیا، آپ اس میں سے کھالیں۔ تمہوڑا چکھو تو لیں! فرمایا: نہیں چکھتا ہوں، اسے دے دو۔ میں اسے دے کر دوبارہ خرید لایا۔ لیکن اس سائل نے دوبارہ سوال کر دیا، ابن عمرؓ نے فرمایا: انگور اسے دیدو۔ میں نے کہا: آپ کچھ کھالیں، تمہوڑا چکھ لیں۔ فرمایا: نہیں بلکہ اسے دیدو۔ چنانچہ میں نے انگور سائل کو دیدیئے الغرض اسی طرح تین چار مرتبہ واقعہ پیش آیا۔ بالآخر میں نے سائل سے کہا: تیری ہلاکت ہو! کیا تجھے حیا نہیں آتی؟ چنانچہ میں پھر ایک درہم کے انگور خرید لایا اور ابن عمرؓ کو دیدیئے پھر انہوں نے تناول فرمائے۔

۱۰۲۵۔ ابو نعیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، یث بن سعد، خالد بن زید، سعید بن ابی ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ مقام جحفہ میں اترے۔ آپ کچھ مریض تھے۔ فرمایا: مجھے مچھلی کی خواہش ہے۔ چنانچہ خدام نے مچھلی تلاش کی مگر صرف ایک ہی مچھلی کہیں سے دستیاب ہو سکی۔ چنانچہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی سعید نے مچھلی لے لی اور اچھی طرح فریائی کی اور پھر انہیں پیش کی۔ اتنے میں ایک مسکین ادھر آ نکلا اور ابن عمرؓ کے سر پر آ کھڑا ہو گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ لو چکڑو۔ گھروالے سارے تجب سے کہنے لگے: سبحان اللہ! اس مچھلی نے تو ہمیں تھکا دیا، حالانکہ ہمارے پاس اور بھی توشہ ہے ہم اس مسکین کو مچھلی کے علاوہ اور کچھ دیدیتے ہیں! فرمایا: لیکن عبد اللہ تو اس مچھلی کو پسند کرتا ہے۔ (یعنی جسے پسند کرتا ہے اسے ہی خیرات کرے گا۔)

۱۰۲۶۔ ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد بن سری، قتیصہ بن عتیصہ بن سلیم غزالی، ابو بکر بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن سعد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کو کسی مرض کی شکایت ہو گئی اور انہوں نے مچھلی کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ مچھلی تیار کر کے جو نبی ان کے سامنے رکھی گئی، اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: مچھلی اٹھا کر اسے دے دو۔ ان کی بیوی کہنے لگی: ہم اسے ایک درہم دے دیں گے، وہ درہم اس کے لئے مچھلی سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ اپنی خواہش پوری کر لیں، فرمایا: اب میری خواہش وہی ہے جو جس کو بہتر ہوں۔

۱۰۲۷- محمد بن علی، حسین بن علی، ابو خطاب، حاتم بن وردان، ایوب، نافع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے مچھلی کا شوق نظر کیا۔ چنانچہ میں ان کے لئے مچھلی خرید لایا اور بھون کر ان کے سامنے رکھ دی۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ ابن عمرؓ نے مچھلی جسکی تھی ویسی ہی اٹھا کر اسے دے دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے مچھلی سے زرہ برابری نہیں چکھا تھا۔ گھروالوں نے کہا ہم سائل کو اس مچھلی کی قیمت دیدیتے ہیں جو کہ سائل کے لئے بہتر بھی ہے لیکن ابن عمرؓ نے انکار کر دیا۔

۱۰۲۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کی بیوی کو ڈانٹا گیا، اس سے کہا گیا: کیا تم اس بوڑھے کے ساتھ نرمی والا برتاؤ نہیں کرتی ہو، کہنے لگی: میں ان کے ساتھ کیا کروں! ہم ان کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں تو یہ کسی کو کھانے کے لئے بلا لیتے ہیں۔ چنانچہ میں کھانا کچھ مسکینوں کے پاس بھیج دیتی ہوں جو ان کے راستے میں بیٹھتے ہوتے ہیں۔

ابن عمرؓ کی بیوی ان مسکینوں سے کہتی تھی کہ ابن عمرؓ کے راستے میں مت بیٹھو۔ پھر ابن عمرؓ گھر آتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ فلاں فلاں کے پاس کھانا بھیج دو۔ چنانچہ ان کی بیوی ان لوگوں کے پاس کھانا بھیج دیتی تھی اور ساتھ کہہ دیتی: اگر تمہیں ابن عمرؓ بلائیں مت آنا، ابن عمرؓ مارتے: تم چاہتے ہو کہ میں آج کی رات کھانا نہ کھاؤں چنانچہ وہ اس رات کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔

۱۰۲۹- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، ابو معشر، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے حتیٰ کہ اس طرح سے ان کے جسم میں نقاہت پیدا ہو گئی چنانچہ ان کی اہلیہ کھجوروں سے بنا ہوا شیرہ ان کے لئے تیار کر لیتی تھی اور جب ابن عمرؓ کھانا تناول فرماتے وہ شیرہ انہیں ساتھ ساتھ پلائی رہتی تھیں۔

۱۰۳۰- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، ضمرہ بن عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ اگر کھانا زیادہ ہوتا اور ابن عمرؓ کسی کھانا کھانے والے کو پالیتے تو خود پیٹ بھر کر نہیں کھانا کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ابن مطیع ان کی تار داری کرنے ان کے پاس آئے۔ آپ کا جسم بہت کمزور ہو چکا تھا۔ ابن مطیع صفیہ سے کہنے لگے: تم ان کے ساتھ نرم برتاؤ کیوں نہیں کرتی ہو (یعنی انہیں اچھا اچھا کھانا کیوں نہیں بنا کر دیتی ہوتا کہ ان کے جسم کی قوت و طاقت لوٹ آئے) تم ان کے لئے عمدہ قسم کا کھانا تیار کرو! بیوی بولی: ہم لوگ کھانا تیار کرتے ہیں لیکن وہ اہل خانہ میں سے ہر آدمی کو اور جو آدمی ان کے پاس حاضر ہوتا ہے ضرور اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے ہیں۔ ابن مطیع کہنے لگے: اے ابو عبد الرحمن! اگر آپ عمدہ کھانا استعمال کریں ممکن ہے آپ کا جسم اصلی حالت پر لوٹ آئے۔ فرمایا: میری عمر کے اسی (۸۰) سال بیت چکے ہیں۔ میں نے اس عمر میں ایک بار بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اب تم چاہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں..... اب جبکہ میری عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جس قدر گدھا اپنی پیاس مٹانے کے لئے پانی کی طرف مڑتا ہے (یعنی اب تو میری عمر بہت قلیل رہ گئی ہے، جانوروں میں گدھے سے پیاس بالکل برداشت نہیں ہوتی اور وہ بہت جلد جلد پانی پیتا ہے۔)

یہ حدیث عمر بن حمزہ نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۳۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، حاصم بن محمد، عمر بن حمزہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد حمزہ بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا۔ اچانک ایک آدمی گزرا کہنے لگا: ایک مرتبہ میں نے تمہیں (حمزہ بن عبد اللہ) کو عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ مقام جرف میں کچھ باتیں کرتے دیکھا تھا بتاؤ تم عبد اللہ بن عمرؓ سے کیا کہہ رہے تھے؟ میرے والد نے جواب دیا: میں نے کہا تھا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کا جسم دبلا اور لاغر ہو چکا ہے اور اب آپ کی عمر بڑھانے کو پہنچ چکی ہے۔ آپ کے جلسہ آؤ کا حق نہیں پہنچاتے اور نہ ہی آپ کے شرف و مرتبہ سے واقف ہیں۔ آپ اپنے اہل خانہ کو حکم دیں کہ آپ کے لئے کھانا بنائیں اور آپ سے نرم

دو ٹکڑا کر تار کر لیں تاکہ آپ کا جسم از سر نو طاقور ہو جائے۔ ابن عمرؓ نے جواب میں فرمایا: میری ہلاکت ہو، بجز اہل میں نے گیارہ سالوں سے اور نہ ہی بارہ سالوں سے اور نہ ہی تیرہ سالوں سے اور نہ ہی چودہ سالوں سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے، اور نہ ہی ایک آدھ مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہے اور اب یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میری عمر تو بس اتنی ہی باقی ہے جتنا کہ گدھے کا شدت پیاس سے پانی پینا (یعنی جس طرح جانوروں میں پیاسا گدھا فوراً پانی کی طرف بڑھتا ہے اسی طرح میں بھی اقتضائے عمر کی طرف جلدی سے بڑھ رہا ہوں۔ یعنی اب تو میری بہت تھوڑی سی عمر باقی رہی ہے اس قسم کے تکلفات کرنے کی اب کیا ضرورت ہے۔)

۱۰۳۱- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن صالح، ابراہیم بن حمزہ، عبدالعزیز بن محمد، عبید اللہ بن عمر، تابع کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: جب سے میں اسلام کی دولت سے مالا مال ہوا ہوں شکم میرا بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۰۳۲- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، لیث بن خالد الخلی، عطاء بن خالد جاشعی، ابو بکر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جب بھی کھانا تناول فرمایا ان کے دسترخوان پر ضرور کوئی نہ کوئی یتیم موجود ہوتا تھا۔

۱۰۳۳- محمد بن علی بن حوش، احمد بن منگی حلوانی، احمد بن یونس، سری بن منگی، حسن (دوسری سند) ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یثیم، منصور، حسن، امام احمد کی دوسری سند یزید بن ہارون، سفیان بن حسن، حسن بصری رحمہ اللہ تینوں اسناد سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب بھی دوپہر یا شام کا کھانا تناول فرماتے اپنے گرد پیش کے قیموں کو ضرور بلا لیتے۔ چنانچہ ایک دن دوپہر کا کھانا تناول فرمانے بیٹھے اور ایک یتیم کی طرف پیغام بھیجا لیکن اتفاقاً یتیم نہ ملا۔ اس وقت ان کے سامنے کوٹے ہوئے ستوتھے جنہیں وہ عموماً دوپہر کے کھانے کے بعد نوش فرماتے تھے۔ چنانچہ جب کھانے سے فارغ ہوئے حب یتیم آ گیا اور ان عمر ہاتھ میں پینے کے لئے ستوتھاٹھے ہوئے تھے، انہوں نے وہی ستوتھیم کو تھما دیا اور فرمایا: پکڑو میں نہیں سمجھتا کہ تم نے دھوکہ کھایا ہے۔

۱۰۳۵- سالم بن عمام، منگی بن حکیم، عمر بن ابی خلیفہ، اح بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ساک کو نامراد واپس نہیں لوٹاتے تھے حتیٰ کہ ایسا وقت کوئی جذامی آجاتا اور برتن میں ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھ جاتا اور اس کی انگلیوں سے خون پیکتارہتا۔

۱۰۳۶- عبداللہ صغیمانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، عبید اللہ بن مغیرہ، عبید اللہ بن عدی (ابن عمرؓ کا آزاد کردہ غلام) ایک مرتبہ عراق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر کہنے لگا: میں آپ کو ایک ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ فرمایا: وہ کیا ہدیہ ہے؟ جواب دیا: جوارش (ایک دوائی جو ہانسی کے لئے مؤثر ہوتی ہے)۔ فرمایا: جوارش کیا ہے؟ عبید اللہ بن عدی نے جواب دیا: یہ (دوائی ہے جو) کھانا ہضم کر دیتی ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے چالیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا لہذا میں اسے کیا کروں گا۔

۱۰۳۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یثیم، منصور، ابن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا: کیا میں آپ کے لئے جوارش نہ بنا دوں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: جوارش کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: جوارش ایک دوائی ہے، جب آپ کا کھانا ہضم نہ ہونے پائے تو آپ اسے استعمال کر لیں کھانا فوراً ہضم ہو جائے گا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: میں نے چار مہینوں سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ مجھے اس کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ میں کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ رہا ہوں جو کبھی پیٹ بھر کر کھانا کھاتے تھے اور کبھی بھوکے رہتے۔

۱۰۳۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، مالک (بن مخول) تابع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:



حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک مرتبہ ایک چیز لائی گئی جسے کبر کہا جاتا ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم اسے کیا کریں گے؟ لانے والے نے کہا: یہ آپ کے پیٹ میں پڑے ہوئے کھانے کو خوشگوار بنانے کی (یعنی زود ہاضم ہے)۔ فرمایا: میرے اوپر مہینہ بھر گزر جاتا ہے میں پیٹ بھر کر نہیں کھاتا ہوں مگر ایک آدھ مرتبہ۔

۱۰۳۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک مرتبہ نجدہ حروری (خارجی) کے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اونٹوں کے پاس سے گزرے اور اونٹوں کو اپنے ساتھ بانک کر لے گئے۔ مگر اونٹوں کا چرواہا (رکھوالا) واپس آ گیا اور کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! اپنے اونٹوں کو اب عند اللہ باعث قربت سمجھئے! ابن عمرؓ نے اس سے پوچھا: بھلا اونٹوں کو ہوا کیا؟ چرواہے نے جواب دیا: نجدہ کے کچھ لوگ اونٹوں کے پاس سے گزرے اور بانک کر انہیں اپنے ساتھ لیتے گئے۔ فرمایا: یہ کیسے ہو گیا کہ وہ لوگ اونٹوں کو تولے گئے اور جنہیں چھوڑ گئے؟ چرواہا بولا: وہ لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے تھے لیکن میں ان کے ہاتھ سے نکل بھاگا۔ فرمایا: تجھے کیا داعیہ پیش آیا جو تو انہیں چھوڑ کر میرے پاس آ گیا؟ کہا: آپ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا واقعہ میں تجھے ان سے زیادہ محبوب ہوں؟ چنانچہ چرواہے نے قسم اٹھا کر اقرار کیا۔ فرمایا: بلاشبہ میں تجھے بھی اونٹوں کے ساتھ باعث قربت سمجھتا ہوں (یعنی عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھتا ہوں) چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے چرواہے کو آزاد کر دیا (وہ غلام تھا اس لئے آزاد کر دیا)۔ چنانچہ کچھ ہی عرصہ کے بعد ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو غلام اونٹنی میں رغبت ہے؟ وہ بازار میں بک رہی ہے۔ فرمایا: مجھے میری چادر دے دو۔ جب انہوں نے چادر اپنے کاندھوں پر ڈالی، چلتے ہی لگے تھے کہ تھوڑی دیر کیلئے کھڑے ہو گئے پھر فوراً بیٹھ گئے اور کاندھوں سے چادر اتار کر رکھ دی۔ پھر فرمایا: میں تو اس اونٹنی کو عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھ چکا ہوں (اور اللہ کی راہ میں دے چکا ہوں) اب میں اسے کیوں طلب کروں؟

۱۰۴۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو مکاتب بنا دیا (مکاتب وہ ہوتا ہے جسے کہا جائے تم اتنے پیسے لاؤ تو تم آزاد ہو) اور بدل کتابت (کی رقم) قسط وار غلام پر مقرر کر دی۔ چنانچہ جب پہلی ہی قسط کی ادائیگی کا وقت ہوا غلام ابن عمرؓ کے پاس آیا۔ پوچھا: تم یہ قسط کہاں سے کا کر لائے ہو؟ غلام بولا: میں کام بھی کرتا تھا اور ماٹنگ بھی تھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم میرے پاس لوگوں کے اوساخ (دوخ کی جمع بمعنی میل کیل) لائے ہو اور مجھے وہ کھلانا چاہتے ہو؟ جاؤ تم اللہ کے لئے آزاد ہو اور جو کچھ تم اپنے ساتھ لائے ہو وہ تمہاری اپنی ملکیت ہوا۔

۱۰۴۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹوں میں سے ایک نے عبداللہ بن عمرؓ سے ازار (تہبند) مانگا اور کہا: میرا ازار پھٹ چکا ہے۔ فرمایا: اپنا ازار کاٹو اور پھر اسے پہن لو۔ یعنی عام کپڑوں میں سے اپنے لئے ازار بنا لو۔ لیکن لڑکے نے ایسا کرنا پسند سمجھا۔ ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: بڑا افسوس ہے! اللہ سے ڈرو! تم ان لوگوں میں سے نہ ہو! جنہوں نے اللہ کے دیئے ہوئے سارے رزق کو اپنے بطلوں میں ڈال لیا اور جسموں پر پہن لیا۔

۱۰۴۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ہشیرہ رجاہ بن ابی سلمہ، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے: میمون کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے گھر میں داخل ہوا میں نے ان کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جو میری اس چادر کے برابر قیمت کی ہو۔

۱۰۴۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، یوسف بن ماشون، ماشون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو نبی کریم ﷺ کے ان صحابہ کرامؓ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہو جو حادری دار چادروں میں دفن کر دیئے گئے (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور دیگر اکابر صحابہ کرامؓ)۔

۱۰۳۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، موسیٰ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن انس رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ مقام جحفہ میں اترے۔ ابن عامر بن کریم نے اپنے نان پانی کو حکم دیا کہ پکھا کھانا ابن عمرؓ کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ نان پانی ایک برتن اٹھا کر لے گیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اسے یہاں رکھ دو، نان پانی پھر ایک دوسرا برتن اٹھا لیا۔ نان پانی نے پہلے برتن کو اٹھانا چاہا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا تم کیا کر رہے ہو؟ کہا: میں اسکو اٹھانا چاہتا ہوں! فرمایا: اسے چھوڑ دو اور دوسرے کو اسی میں اٹھیل دو۔ چنانچہ نان پانی جب بھی کھانے سے بھرا ہوا برتن (جو کہ پیالہ تھا) لاتا اور پہلے والے برتن پر بھا جاتا۔ آخر کار خادم ابن عامر کے پاس واپس گیا اور کہنے لگا: اس امر ارباب (دیہاتی) کا پیش بہت بھوکا ہے۔ ابن عامر نے غلام کو جواب دیا: یہ تو تمہارے سردار ابن عمرؓ ہیں۔

۱۰۳۵- غلام سے صحبت ..... ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، موسیٰ بن داؤد، مالک بن انس .....

ابو جعفر قاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرے آقا نے کہا: ابن عمرؓ کے ساتھ جاؤ اور ان کی خدمت کرو۔ چنانچہ میں نے راستے میں دیکھا کہ حضرت ابن عمرؓ جب بھی کسی پانی پر اترتے تو اس پانی کے مالکان کو بلاتے اور اپنے ساتھ کھانے میں شریک کر لیتے۔ چنانچہ ان کے بڑے بیٹے آتے اور کھانا کھاتے لیکن وہ خود صرف دو یا تین لقمے تناول فرماتے۔ چنانچہ جب مقام جحفہ میں پہنچے وہاں ان کے پاس ایک سیاہ فام عریاں بدن غلام آیا۔ ابن عمرؓ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ غلام بولا: میں کوئی ایسی جگہ نہیں پاتا ہوں جس میں میں بیٹھوں چونکہ آپ کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہیں۔ چنانچہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ ایک جانب کھسک گئے اور غلام کو اپنے سینے سے چمٹا لیا۔

۱۰۳۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو کامل، ابو عوانہ، ہلال بن خباب قزحہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمرؓ پر کھر در سے کپڑے دیکھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! میں آپ کے لئے کپڑے لایا ہوں جو کہ خراسان میں بنائے جاتے ہیں۔ (اگر آپ پہن لیں تو) میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، چونکہ آپ پر کھر در سے کپڑے ہیں۔ فرمایا: مجھے دکھاؤ تاکہ میں انہیں ایک نظر دیکھ لوں۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے کپڑے لے کر ہاتھ سے چھوئے پھر فرمایا: کیا یہ ریشم کے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ یہ توروی کے ہیں۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں انہیں لے لوں اور شیخی اور فخر میں مبتلا ہو جاؤں، اور اللہ تعالیٰ شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۱۰۳۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عثمان بن ابی شیبہ، یونس بن ابی یعقور، ابو یعقور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا: میں کیسے کپڑے پہنوں؟ فرمایا: ایسے کپڑے پہنو جنہیں پہن کر تمہیں بے وقوف لوگ حیرت نہ سمجھیں اور نہ ہی علیم الطبع لوگ تمہیں ڈالیں۔ اس آدمی نے عرض کیا وہ کیسے کپڑے ہیں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ کپڑے ایسے ہیں کہ جنگلی قیمت پانچ درہم سے لیکر تیس درہم تک ہو (یعنی درمیانہ درجہ کے کپڑے پہنو)۔

۱۰۳۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابوالنعمان، ابو عوانہ، عبد اللہ بن حنیس کا بیان ہے کہ میں نے ابن عمرؓ پر معافری کپڑے (ایک قسم کا کپڑا جسے یمن کا قبیلہ معافری تیار کرتا تھا) دیکھے اور ان کی تہ بند نصف چٹائی تک تھی۔

۱۰۳۹- احمد بن سنان، ابو عباس سراج، ابو عمر، سفیان، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جب سے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں میں نے انہیں پرانے نہیں رکھی (یعنی مکانات تعمیر نہیں کئے) اور نہ ہی گھجوروں کے باغات لگائے۔

۱۰۵۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان، عمر بن محمد بن زید (جو کہ صدوق اور نیکو کار ہیں)، محمد بن زید کے سلسلہ سند سے

روایت کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک حویلی تھی جسے چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔ چنانچہ جب بھی اس حویلی کے پاس سے گزرتے اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور لہو بھر کے لئے بھی اسکی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے اور نہ ہی کبھی اس میں پڑاؤ ڈالنے کے لئے اترتے۔

۱۰۵۱- ابن عمرؓ کی عبادت کا حال..... سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر زہری، سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غیر شادی شدہ نوجوان لڑکا تھا اور رات کو مسجد میں سو جایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو دوسرے دن رسول کریم ﷺ کو بیان کرتا (تا کہ آپ ﷺ سے خواب کی تعبیر سن لے)۔ چنانچہ مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تا کہ رسول اکرم ﷺ کو بیان کر سکوں۔ تاہم میں نے (ایک رات) خواب دیکھا (وہ یوں) گویا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ (کیا دیکھتا ہوں کہ) کنویں کی طرح دوزخ کا بھی منڈیر بندھا ہوا ہے اور دوزخ کے بھی کنویں کے کناروں کی طرح دو کنارے ہیں۔ اچانک میں نے دوزخ میں اٹک لگنے ہوئے کچھ لوگ دیکھے اور میں نے انہیں پہچان بھی لیا، پھر میں نے "اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار" دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، کہنا شروع کر دیا۔ (وہیں) مجھے ایک اور فرشتہ ملا جو مجھے کہہ رہا تھا: مت ڈرو، مت ڈرو۔ چنانچہ میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ "کونستایا" پھر حفصہ نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے اگر وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کے بعد عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

یہ حدیث امام احمد و اسحاق نے عبدالرزاق سے روایت کی ہے اور ابویہ نے نافع عن ابن عمرؓ کے طریق سے مختصر روایت کی ہے۔

۱۰۵۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، (دوسری سند) ابو محمد بن حیان، ابو یعلیٰ، محمد بن حسین برجلانی، زید بن حباب، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کی عشاء کی نماز جب جماعت سے فوت ہو جاتی تو بقیہ پوری رات بیدار رہتے (اور نماز پڑھتے رہتے)۔

۱۰۵۳- سلیمان بن احمد، یزید قرظیسی، اسد، ولید بن مسلم، ابن جابر، سلیمان بن موسیٰ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات بھر نماز میں مشغول رہتے پھر کہتے: اے نافع! کیا سحری کا وقت ہو چکا ہے؟ نافع رحمہ اللہ جواب دیتے: ابھی سحری نہیں ہوئی، چنانچہ ابن عمرؓ دوبارہ نماز میں مشغول ہو جاتے پھر پوچھتے: اے نافع! کیا ہم نے سحری کا وقت کر لیا ہے۔ نافع رحمہ اللہ جواب دیتے: جی ہاں۔ چنانچہ ابن عمرؓ بیٹھ جاتے اور استغفار دہا کرنے لگ جاتے تا وقتیکہ صبح ہو جائے (یعنی نماز فجر کا وقت ہو جائے)۔

۱۰۵۴- محمد بن علی، حسین بن سوود، بندار، ابن ابی عدی، ابن عون، محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ رات کو جب بیدار ہوتے نماز میں مشغول ہو جاتے۔

۱۰۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعامر عقدی، داؤد بن ابی فرات کی سند سے مروی ہے:

عبداللہؓ کے غلام ابوعقاب کہتے ہیں: آپ ﷺ میں ہمارے ہاں اترے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ رات کو تہجد پڑھتے تھے۔ چنانچہ ایک رات صبح سے تھوڑی دیر پہلے مجھ سے فرمانے لگے: اے ابوعقاب! کیا تم اٹھ کر نماز نہیں پڑھتے ہو؟ کاش کہ آپ ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیتے! میں نے عرض کیا: اب تو صبح قریب ہو چکی ہے میں ایک تہائی قرآن مجید کیسے پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا سورت اخلاص یعنی "قل هو اللہ احد" تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۰۵۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، محمد بن فضل بن خزوان، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ

حضرت عبداللہؓ ظہر اور عصر کے درمیان عبادت یعنی نماز وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔

۱۰۵۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید، ابن جریج، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی طرح نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ میں نے قبلہ کی طرف منہ ہتھیلیاں اور پاؤں کیے ہوئے ان سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۰۵۸- محمد بن حسن بلطنی، صالح بن احمد، قاسم بن بشر بن معروف، سفیان بن عیینہ، مسعر، سعید بن ابی بردہ، ابو بردہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ چنانچہ میں نے انہیں سنا آپؓ سجدے میں کہہ رہے تھے: یا اللہ! تو اپنی ذات کو میرے لئے محبوب ترین شی بنا دے اور سب سے زیادہ اپنی ذات کا ڈر مجھے عطا فرما دے۔ نیز میں نے انہیں سجدے میں کہتے ہوئے سنا: اے میرے پروردگار! اپنے فضل و کرم کا مجھ پر انعام کرتا کہ میں گناہگاروں کی پشت پناہی نہ کر سکوں۔

ابن عمرؓ ایسا اوقات فرمایا کرتے: جب سے میں اسلام لایا ہوں اس وقت سے جو نماز بھی پڑھی اس میں نے یہ امید کی کہ وہ نماز کفارہ بن جائے۔

۱۰۵۹- سلیمان بن احمد، معاذ بن ثنی، مسدد، ابو عوانہ، حسین، عبداللہ بن براء کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب صبح کو اٹھتے تو کہتے: یا اللہ! تو نے اپنے بندوں میں صبح کو جو خیر و بھلائی تقسیم کرنی ہے سب سے زیادہ حصہ مجھے عطا فرما اور مجھے سب سے زیادہ نور عطا فرما، جس کے ذریعے تو ہدایت فرماتا ہے، وہ رحمت عطا فرما جسے تو روئے زمین پر پھیلا دیتا ہے، مجھے اپنے کشادہ رزق میں سے عطا فرما، میری تنگی و سختی کو دور فرما دے، پیش آنے والی مصیبت و بلا کو مجھ سے ہٹا دے اور جو فتنہ پیش آنے والا ہے اسے مجھ سے بھیر دے۔

۱۰۶۰- محمد بن علی، حسین بن محمد بن بشیر، محمد بن ثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جس دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ دنیا سے رخصت ہوئے، روئے زمین پر ایسا کوئی آدمی نہیں تھا جو ان جیسا عمل لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا۔

۱۰۶۱- ابن عمرؓ کی خشیت خداوندی..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام دستوائی، قاسم بن ابی براء ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں جس نے ابن عمرؓ سے سنا۔ ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ سورہ مطففین تلاوت کی اور جب آیت کریمہ "یوم یقوم الناس لرب العالمین" (مطففین ۱۶) جس دن کہ لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے، پر پہنچے تو بہت روئے حتیٰ کہ گر پڑے۔ کوشش کے باوجود اس آیت کے بعد تلاوت نہ کر سکے۔

۱۰۶۲- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل بن عمر، براء بن سلیم، نافع (ابن عمرؓ کے آزاد کردہ غلام) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ نے سورت بقرہ کی آخری آیت کی قرأت کی اور جب آیت "ان تسئلوا سالی انفسکم او تحفوهو یحاسبکم بہ اللہ" (بقرہ ۲۸۴) کو پڑھا تو ہارے دلوں میں سے خواہ تم اسے ظاہر کرو یا چھپائے رکھو اس کا اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا" پر پہنچے تو بہت روئے پھر فرمایا: ماشیہ یہ شدید حساب ہے۔

۱۰۶۳- احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، بہز، جعفر بن سلیمان، اسماعیل بن عبید (ایک نسخہ میں اسماء بن عبید ہے): نافع رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر ہوتا تو وقف کر لیتے اور پھر دعا کرتے اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے۔

۱۰۶۴- احمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن مطیع و یعقوب، یثیم، ابی قیس، یوسف بن ماکہ کا بیان ہے:

ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو عبید بن عمر کے پاس دیکھا۔ عبید کچھ بیان کر رہے تھے اور ابن عمرؓ کی آنکھیں آنسوؤں سے بڑبڑا رہی تھیں۔

۱۰۶۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، عثمان بن واقد، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ آیت کریمہ "السم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذكر الله" (الہدایہ/۱۶) کیا ابھی تک ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جھک جائیں، کی تلاوت کی اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ رونے سے ان کی لپکی بندھ گئی۔

۱۰۶۶- محمد بن احمد بن محمد، احمد بن موسیٰ بن اسحاق، موسیٰ بن سفیان، عبداللہ بن جہم، عمرو بن ابی قیس، ابوسفیان، عمر بن نیمان، حسن (بصری) رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: جو آدمی کسی کی بیروی کرنا چاہتا ہو تو وہ حقدارین کی بیروی کرے اور وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرام ہیں۔ وہ حضرات اس امت کے بہترین لوگ تھے۔ ان کے قلوب سب سے زیادہ نیکوکار، ان کا علم سب سے زیادہ گہرا اور وہ پوری امت میں سب سے کم تکلف کرنے والے تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کے لئے منتخب کیا پس تم لوگ ان نفوس قدسیہ کے اخلاق و عادات اور ان کے طریقہ کار کے ساتھ مشابہت اختیار کرو، چونکہ وہ محمد ﷺ کے صحابہ کرام تھے۔ رب کعبہ کی قسم! یہ حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر تھے۔ نیز اے ابن آدم! محض اپنے بدن کی حد تک دنیا کی مصابحت اختیار کر اور اپنے دل کے اعتبار سے دنیا سے کوسوں دور رہو، چونکہ تیرا سارا دار و مدار تیرے عمل پر ہے۔ پس دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرتا کہ تمہیں خیر و بھلائی سے واسطہ پڑے۔

۱۰۶۷- ابو حامد بن جلیہ، ابوعباس سمران، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، محمد بن ابان، ہمدانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ہمدانی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو، ابوسعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کو دیکھا ہے۔ چنانچہ یہ حضرات صحابہ کرام اپنے میں سے کسی کو بھی بجز حضرت ابن عمرؓ کے اس حالت پر نہیں سمجھتے تھے جس حالت پر محمد ﷺ (ان سے) جدا ہوئے۔

۱۰۶۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، عبداللہ بن محمد عیسیٰ، یحییٰ بن یمان، سفیان، لیث ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: کوئی آدمی بھی علم سے بلند مرتبہ نہیں حاصل کر سکتا حتیٰ کہ وہ علم میں اپنے سے اوپر والے پر حسد نہ کرے اور اپنے سے کمتر کو حقیر نہ سمجھے اور نہ ہی علم سے روپے پیسے کا حشاشی ہو۔ (یعنی علم کا مرتبہ کمال یہ ہے کہ ہر عالم اپنے سے اوپر والے ذی علم پر حسد کرے اور اپنے سے کمتر کو حقیر نہ سمجھے اور علم کو ذریعہ معاش نہ بنائے)۔

۱۰۶۹- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اہل، عبداللہ بن محمد (یحییٰ) دکنج، سفیان، منصور، سالم بن ابی الجعد کی سند سے مروی ہے: ابن عمرؓ نے فرمایا: کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ لوگ اسے دین پر سختی سے کار بند رہنے کی وجہ سے بے وقوف نہ کہیں۔

۱۰۷۰- یوسف بن یعقوب، نجیری، حسن بن شعیب، عفان، خالد بن ابی عثمان، سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: خیر و بھلائی کے کاموں میں مشورہ کیا کرو اور شر و برائی کے کاموں میں مشورہ نہ کیا کرو۔

۱۰۷۱- ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، حناد بن سری، ابومعاویہ، اعلمش، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: جو بندہ بھی دنیا کی کسی چیز کو پاتا ہے (یعنی دنیاوی معاملہ میں ترقی کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے درجات گھٹا دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ دنیاوی چیز (یا دنیاوی ترقی) اس کے نزدیک کتنی ہی عمدہ ہو۔

یہ حدیث اسماعیل نے بھی ثورین مجاہد کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۷۲- محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، ہناد مجاہد، عمرو بن میمون، میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ زید بن حارثہ انصاریؓ وفات پا گئے ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ابن عمرؓ سے کہا گیا: اے ابو عبدالرحمن! انہوں نے تو تزک میں ایک لاکھ درہم چھوڑے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: لیکن ایک لاکھ نے تو ان کو نہیں چھوڑا۔ ۱۰۷۳۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سمری، ہمار بنی، ہمام، احوول ایک آدمی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ نے ایک آدمی کو کہتے سنا: کہاں ہیں دنیا سے کنارہ کشی کرنے والے اور آخرت میں رغبت کرنے والے؟ تاکہ میں انہیں نبی ﷺ، ابو بکر اور عمرؓ کی قبریں دکھاؤں! ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا تم ان لوگوں کے بارے میں سوال کرتے ہو؟۔

۱۰۷۴۔ اولشک آبائی فحشیں مہملہم..... محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، سلیمان بن حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے: اگر میں اپنی اگلی شراب میں رکھ دوں مجھے پسند نہیں کہ وہ جوں کی توں میرے ساتھ واہل لوٹے (یعنی مجھے پسند یہ ہے کہ وہ میرے جسم سے کٹ کر علیحدہ ہو جائے)۔

۱۰۷۵۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن ثقفی، عصفان، حماد علی بن زید، یوسف بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں سمجھوروں کی پسندی (مجھو کا شہرہ لکھوں۔ جو اس طرح لپکائی جائے کہ جتنی چلتی تھی جل جائے اور جتنی باقی رہتی تھی باقی رہ جائے یہ مجھے ملنے میں بنی ہوئی نمبیز کے پینے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۰۷۶۔ یوسف بن یعقوب، حسن بن شعیب، عصفان، جریر بن حازم، قیس بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے جسے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا ہو کہ اگر شراب نہ پئے اور خنزیر کا گوشت نہ کھائے اور قتل ہو جائے تو اس نے خیر و بھلائی کو پایا اور اگر شراب پی لے اور خنزیر کا گوشت کھالے تو وہ معذور ہے۔

۱۰۷۷۔ ابو بکر بن محمد بن احمد بن ہارون، ابراہیم، حماد قاضی، محمد بن جوان، موئل، سفیان، یحییٰ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: آدمی پر زیادہ حق ہے کہ وہ اپنی زبان کو پاکیزہ رکھے (یعنی جھوٹ، عیب، ملعنت زنی، جھش کوئی، لایحی، انگلو اور فضولیات سے پرہیز کرے)۔

یہ حدیث فریابی اور قبیسہ نے سفیان، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۰۷۸۔ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کبھی بھی کسی خادم کو لکھتے نہیں کی، صرف ایک خادم کو لکھتے کی پھر اس کی پاداش میں اسے آزاد کر دیا۔

امام زہری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ نے اپنی ایک خادمہ کو لکھتے کرنی چاہی اور صرف (یعنی لام اور میں) ہی کہہ پائے تھے اور لفظ پورا نہیں کہا تھا کہ فرمانے لگے: میں اس گلے کو کہنا پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۰۷۹۔ سلیمان بن احمد، اسحاق، عبدالرزاق، معمر، ایوب، نافع وغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے ابن عمرؓ کو یا خیر الناس! یا ابن خیر الناس! کہہ کر پکارا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: نہ تو میں خیر الناس ہوں اور نہ ہی خیر الناس کا بیٹا۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ نیز میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں، بخدا! تم لوگ آدمی کو اسی طرح مجب و بزدلی میں مبتلا رکھتے ہو حتیٰ کہ اسے ہلاک کر دیتے ہو۔

۱۰۸۰۔ حج و عمرہ میں ابن عمرؓ کا طریقہ..... ابو بکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق، سلمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نبی ﷺ کا بتایا ہوا تلبیہ کہتے اور اس میں کچھ اضافہ بھی کر دیتے اور یوں فرماتے: لبیک لبیک لبیک وسعدیک لبیک والخبیر لبیک والربغاء لبیک والعلل (واضح رہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ

ماثور تلبیہ میں اضافہ کے قائل ہیں)

۱۰۸۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عمر بن ذر، ..... ویرہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ ابن عمرؓ کے ساتھ مناسک حج ادا کرنے جا رہے تھے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو تلبیہ پڑھتے سنا، آپ پڑھ رہے تھے: لیبک لیبک والرغباء الیک والععل۔

۱۰۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن یحییٰ بن منذر، حفص بن عمر حوضی، وہام بن یحییٰ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عمرؓ (سعی کرتے وقت) صفا پر یوں دعا کرتے تھے: یا اللہ اپنے دین اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کے ذریعے میری حفاظت فرما، یا اللہ مجھے اپنی مقرر کردہ حدود کے تجاوز کرنے سے بچالے، یا اللہ: مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو تجھ سے محبت کرتے ہوں، تیرے رسول سے محبت کرتے ہوں، تیرے فرشتوں سے محبت کرتے ہوں اور تیرے نیک بندوں سے محبت کرتے ہوں، یا اللہ! مجھے آسان راستے (یعنی نیکی) کی سہولت عطا فرما اور غلگی و مشکل (یعنی برائی و مصیبت) سے مجھے بچالے، دنیا و آخرت میں میری سقوت فرما، مجھے پرہیزگاروں کا امام بنا دے، یا اللہ تو کہتا ہے: مجھے پکارو! میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا، بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ یا اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے تو یہ نعمت مجھ سے نہ چھیننا اور نہ ہی مجھے اس نعمت سے دور کرنا یہاں تک کہ تو میری روح قبض کر لے۔ اور میری روح اس وقت قبض کرنا جب میں دین اسلام پر سختی سے کار بند ہوں۔

ابن عمر صفا و مروہ پر لمبی دعا کرتے تھے۔ اس لمبی دعا کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے یہی دعا ابن عمرؓ عرفات، دو جہروں کے درمیان اور طواف کے وقت مانگا کرتے تھے۔

یہ حدیث ایوب نے نافع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۸۳- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم حربی، ابو عمر حوضی، حسن بن ابی جعفر، سعید بن ابی حرہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب حجر اسود کا استلام کرتے تو کہتے: بسم اللہ واللہ اکبر۔

۱۰۸۴- سلیمان بن احمد، اہلخت بن ابراہیم، عبدالرزاق، عبید اللہ بن عمر، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ گور کن کا استلام کرتے وقت سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا تھی کہ تکبیر پھوٹ جاتی پھر تشریف لاتے اور خون وغیرہ دھوتے۔

۱۰۸۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ مدینہ منورہ تشریف لاتے تو نبی ﷺ کے روضہ اقدس پر آتے اور قبلہ رو ہو کر نبی ﷺ پر درود بھیجتے: اللہ سے ان کے لئے دعا کرتے۔ پھر ابوبکرؓ کی قبر پر تشریف لاتے اور قبلہ رو ہو کر ان پر درود بھیجتے اور دعا کرتے پھر عمرؓ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور قبلہ رو ہو کر ان پر درود بھیجتے اور ان کے لئے دعا کرتے پھر کہتے: اے ابا جان! اے ابا جان!۔

اس حدیث کو حمد بن زید نے ایوب سے بمثل مذکور بالا روایت کیا ہے۔

۱۰۸۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمن مقرئ، حرملہ، ابو اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عروہ بن زبیرؓ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو ان کی بیٹی کے لئے پیغام نکاح دیا۔ ہم اس وقت طواف کر رہے تھے۔ چنانچہ ابن عمرؓ گے سے خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا کہ اگر راضی ہوتے ضرور مجھے جواب دیتے، میں نے دل میں کہا: بخدا! آئندہ میں اس بارے میں کبھی کوئی بات نہیں کروں گا۔ تاہم واقعہ ایسا پیش آیا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی مدینہ کی طرف کوچ کر آئے پھر میں مدینہ آیا اور آتے ہی رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں داخل ہوا۔ روضہ اقدس پر ہدیہ سلام پیش کیا پھر میں ابن عمرؓ کے پاس آیا چنانچہ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور پوچھا: تم کب آئے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ ابھی آ رہا ہوں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سوہ بنت عبداللہ کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت ہم طواف میں مشغول تھے اور وہاں اللہ عزوجل کی کبریائی طوطی تھی (اس لئے وہاں میں تمہیں کچھ

جواب نہ دے سکا)۔ کیونکہ تم مجھے اس جگہ کے علاوہ کہیں اور بھی مل سکتے ہو۔

میں نے کہا: تقدیر میں اسی طرح معاملہ لکھا جا چکا تھا۔ ابن عمرؓ نے پوچھا: آج تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ابن خیال پر تھا اسی پر اب بھی برقرار ہوں۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے اپنے دو بیٹوں سالم و عبد اللہ کو بلایا اور اپنی بیٹی سے میری شادی کرا دی۔

۱۰۸۱۔ سلیمان بن احمد، احمد بن زید بن حریس، ابو حاتم سجستانی، قمی، عبدالرحمن بن ابی زناد،

ابوزناد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مصعب بن زبیر، عروہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیر اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اکٹھے ہو گئے۔ ان حضرات میں یہ طے پایا کہ ہر آدمی اپنی اپنی آرزو ظاہر کرے۔ چنانچہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے کہا مجھے خلافت کی تمنا ہے۔ عروہ بن زبیرؓ نے کہا میری تمنا ہے کہ مجھے سے علم حاصل کیا جائے۔ مصعب بن زبیرؓ نے کہا: میری آرزو ہے کہ مجھے عراق کی وزارت ملے اور میں دو بویوں کا عشرت بنت طلحہ اور سکیزہ بنت حسین کو اپنے عقد نکاح میں لاؤں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا: مجھے مغفرت کی تمنا ہے۔ ابوزناد کہتے ہیں: ان تمام حضرات نے اپنی اپنی تمنا پالی۔ ان شاء اللہ ابن عمرؓ کی مغفرت بھی ہو جائے گی۔

۱۰۸۲۔ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، احمد بن یونس، ابوشہاب، یونس بن عبید، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ ابن زبیرؓ، خوارج اور شعیبہ کے زمانے میں ابن عمرؓ سے کسی نے کہا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے قتل کے دوپے ہیں؟ ابن عمرؓ نے جواب دیا۔ جس نے حنی علی الصلوٰۃ کہا، میں اسے جواب دوں گا اور جس نے حنی علی الفلاح کہا، اسے بھی جواب دوں گا اور جس نے حنی علی القتل (آؤ قتل کی طرف) کہا تو میں اسکی بات قبول کرنے سے انکار کر دوں گا۔

۱۰۸۳۔ ابن عمرؓ کی اتباع سنت اور آپؐ کے فرمودات..... محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خالد بن سبکی، ہارون بن ابراہیم، عبد اللہ بن عبید بن عمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: قند میں ہماری مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو سیدھے راستے پر چلتے جا رہے ہوں اور وہ لوگ اس راستے کو باخوبی پہچانتے ہوں کہ چانک بادلوں نے انہیں گھیر لیا اور سخت تاریکی ان کے راستے میں رکاوٹوں کے پہاڑ کھڑے کر دے۔ پھر وہ لوگ راستے سے پھل کر دائیں بائیں ہو جائیں اور راستہ ہی انہیں بھول جائے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اس موقع پر جہاں ہوں وہیں کھڑے کے کھڑے رہ جائیں..... جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے راستے کو صاف ستھرا کر دیں اور ہم راستے کو واضح دیکھ لیں اور اسے پہچان بھی لیں پھر اس پر چلنا شروع کریں۔

یہ کچھ قریش کے نوجوان ہیں جو آپس میں سلطنت کے لئے لڑ رہے ہیں اور اس دنیا کے پیچھے مر مٹ رہے ہیں۔ مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو میرے ان دو جوتوں کے بدلے میں قتل کریں۔ (یعنی حقیر چیز پر ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔ جس کی مجھے کچھ پرواہ نہیں لہذا میں ان کا شریک نہیں ہوں گا)۔

۱۰۹۰۔ محمد بن حسن کوثر، بشر بن موسیٰ، عبد الصمد بن حسان، خارجہ بن مصعب، موسیٰ بن عقبہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے: کہتے ہیں میں ابن عمرؓ کو نبی ﷺ کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ یہ تو مجنون ہیں۔ (یعنی اتنے قبیح سنت تھے کہ دیکھنے والا انہیں دیوانہ سمجھتا یہی قول حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی ہے کہ اگر تم صحابہ کرامؓ کو دیکھ لیتے انہیں دیوانے سمجھتے لیکن وہ اگر تمہیں دیکھ لیتے تمہیں منافع سمجھتے)۔

۱۰۹۱۔ عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، عاصم احوول ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ابن عمرؓ کی طرف دیکھتا تو ان کو آثار نبی ﷺ کی اتباع کی وجہ سے مجنون سمجھتا۔



۱۰۹۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن حبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابو موسیٰ ووداع، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن عمرؓ مکہ کی طرف تشریف لاتے تو اپنی سواری کو سر سے پکڑ کر ادھر ادھر موزتے رہتے اور فرماتے: شاید میری سواری کا کھر کہیں ایسی جگہ پڑ جائے جس جگہ نبی ﷺ کی سواری کا کھر پڑا ہو (یعنی اتباع سنت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ نبی ﷺ کی سواری کا پاؤں لگا ہوتا اس جگہ اپنی سواری کا پاؤں بھی لگانے کی تلاش میں سواری کو ادھر ادھر موزتے رہتے)۔

۱۰۹۳- ابو بکر محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، خارجہ بن مصعب، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جس طرح کسی اونٹنی کا پچھرا جنگل میں گم ہو جاتا ہے اور اونٹنی اس کی تلاش میں سرگرداں مارے مارے پھرتی ہے اس سے بھی کئی گنا زیادہ مان عمرؓ اپنے والد ماجد عمرؓ بن خطاب کے آجاری کی تتبع و تلاش میں رہتے تھے۔

۱۰۹۳- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قعبنی، مالک، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، طفیل بن ابی کعب کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس جاتا اور پھر ان کے ہمراہ بازار کی طرف چلا جاتا۔ چنانچہ جب ہم بازار میں پہنچ جاتے تو ابن عمرؓ "جس مسکین، غریب بیچنے والا ہو یا خریدنے والا کے پاس سے گزرتے اسے ضرور سلام کرتے۔ میں نے عرض کیا: آپ بازار میں کیا کرنے آتے ہیں؟ چونکہ آپ نہی خریداری کرنے کھڑے ہوتے ہیں، نہ ہی اشیاء کے بھاؤ کے بارے میں آپ پوچھتے ہیں، نہ ہی کہیں آپ بہاؤ تاؤ لگاتے ہیں اور نہ ہی آپ بازار کی مجالس میں بیٹھتے ہیں؟ آپ یہاں بیٹھیں ہم بات چیت اور گفتگو کریں۔ فرمایا: اے ابیطلحہ! طفیل رحمہ اللہ کی تو نہ پابہرنگی ہوئی تھی (اس وجہ سے ابیطلحہ پیٹ کے باپ فرمایا) ہم تو صرف لوگوں کو سلام کرنے بازار آتے ہیں پس جس سے بھی ملو ضرور سلام کرو۔

۱۰۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حنیفہ بن سعید، مالک بن انس، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نیکی اس وقت تک نہیں پہچانی جاتی تھی جب تک کہ عمرؓ اور ان کے بیٹے ابن عمرؓ اس کے بارے میں کچھ نہ کہہ دیں یا اسے نہ کہیں۔ یہ حدیث نسیم بن عدی نے بھی مالک سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۰۹۶- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، شعبہ، حکم، مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن سعدانؓ نے مجھے فرمایا: اے ابوغازی! نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کتنا عرصہ ٹھہرے رہے؟ میں نے عرض کیا: ساڑھے نو سو سال۔ فرمایا: بلاشبہ وہ لوگ اپنی عمروں جسموں اور عقلوں میں ترقی کرنے کی بجائے نقصان کر گئے۔

۱۰۹۷- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کیا نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ ہنستے بھی تھے؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ عظیم تر ہوتا تھا۔

۱۰۹۸- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، محمد بن عبدوس بن کامل، علی بن جعد، زہیر، آدم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: بے شک قیامت کے دن کچھ لوگ بلائے جائیں گے، جو نقصان اور کمی کے مرتکب ہوں گے۔ پوچھا گیا: نقصان اور کمی کرنے والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی نماز میں قلت التفات اور وضو میں بے توجہی کر کے کمی کی۔

۱۰۹۹- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو حصین، بلیح بن وکیع، جریر، اعش، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ ایک آدمی کے پاس بطور مہمان کے ٹھہرے۔ چنانچہ جب تین دن گزر گئے فرمایا: اسے نافع! اب ہمارے اوپر ہمارے اپنے مال میں سے خرچ کرو۔

۱۱۰۰- سلیمان، اسحاق، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا "لا الہ الا اللہ" کے ہوتے ہوئے کوئی عمل ضرور رساں ہو سکتا ہے جس طرح کے بدوں "لا الہ الا اللہ" کے کوئی عمل نفع بخش نہیں ہو سکتا؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: زندگی بسر کرو اور دھوکہ مت کھاؤ (یعنی کلہ طیبہ پر مطلق بھروسہ مت کئے رکھو اور برے اعمال کرتے جاؤ یوں دھوکے میں پڑ جاؤ گے)۔

۱۱۰۰- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی قاسم بن فضل حدانی، معاویہ بن قرہ، معبد جعفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے ابن عمرؓ سے کہا: ایک آدمی ہے کہ وہ بھلائی کا کوئی عمل نہیں چھوڑتا بلکہ اس پر ضرور عمل کرتا ہے الایہ کہ وہ اللہ عزوجل کے بارے میں شک میں مبتلا ہے (یعنی اسے شک ہے کہ اللہ بھڑ پر رحمت نہیں کرے گا اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟) ابن عمرؓ نے فرمایا: البتہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو گیا۔ میں نے پھر پوچھا: ایک آدمی جو کہ ہر قسم کی شر و برائی پر عمل پیرا ہو صرف اتنی بات ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی دیتا ہے (اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟) فرمایا: زندگی گزارو اور دھوکے میں مت پڑو۔ (عمل کی بہر حال ضرورت ہے)۔

۱۱۰۲- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، عباس بن ولید، ابو عوانہ، عمر بن ابی سلم، ابو سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمرؓ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے۔ درآں حالانکہ لوگ اس کے پاس ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان ہاتھوں کو کاٹ دے تمہاری ہلاکت ہو اللہ تعالیٰ تو تمہارے زیادہ قریب ہے حتیٰ کہ اللہ تمہاری رگ جان سے بھی تمہارے زیادہ قریب ہے۔

۱۱۰۳- یوسف بن یعقوب، حسن بن ثقی، عقیان، جویریہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نافع کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں ابن عمرؓ کے ساتھ حاضر تھا، جب اسکوفن کر کے فارغ ہو چکے تو ایک کہنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نام پر اٹھو، ابن عمرؓ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام ہر چیز پر موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نام سے اٹھو۔ (بسم اللہ کہہ کر اٹھو)

۱۱۰۴- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، مالک، ابی حصین، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ چار ہاتھ چنانچہ ایک کھنڈر کے پاس سے ہمارا گزر ہوا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اے مجاہد ذرا پوچھو: اے کھنڈرات! تمہارے پاسیوں کا کیا بنا؟ میں نے کہا: اے کھنڈرات تمہارے پاسیوں کا کیا بنا؟ ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ تو دنیا سے چلے بے صرف ان کے اعمال ہی باقی رہ گئے ہیں۔

۱۱۰۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مرتب بن یونس، سعید بن عبد الرحمن جعفی، ابو حازم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عمرؓ اہل عراق کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جو بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ فرمایا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جب اس کے پاس قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو اس پر یہ ہوش طاری ہو جاتی ہے۔ فرمایا، یقیناً ہم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اس طرح کی بے ہوشی سے پناہ مانگتے ہیں۔

۱۱۰۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، اسحاق بن عیسیٰ بن طہان، حماد بن زید (دوسری سند) حبیب بن حسن، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، زائدہ، (تیسری سند) احمد بن حنظل بن حمدان، عبد اللہ بن احمد دورقی، احمد بن یونس، زہیر (چوتھی سند) سلیمان بن احمد جلی بن عبد العزیز البوعین، سفیان (حدیث کے الفاظ سفیان ہی کے روایت کردہ ہیں) (چاروں روات حدیث کی سند سے) لیث بن ابی سلم عن مجاہد کی روایت ہے:

ابن عمرؓ فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ ہی کے لئے محبت کرو، اللہ ہی کے لئے بغض وعداوت کرو، اللہ ہی کے لئے دوستی کرو اور اللہ ہی کے لئے دشمنی کرو، چونکہ تم اسی چیز سے اللہ کی محبت کو پا سکتے ہو۔ اور کوئی آدمی بھی ایمان کا ذائقہ نہیں پاسکتا خواہ وہ کتنے ہی زیادہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو..... جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے (یعنی مذکورہ صفات کا حامل نہ ہو جائے)۔ لوگوں کی دوستیاں دنیاوی امور میں ہوتی ہیں حالانکہ یہ چیز انہیں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی۔

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا اے ابن عمر! جب تم صبح کر لو تو اپنے نفس کو شام کی فکر میں مبتلا مت کرو۔ نیز اپنی

حالت صحت میں اعمال کر لو جو تمہاری بیماری کے موقع پر کارآمد ہوں اور اپنی حیات میں اعمال کر لو جو تمہاری موت کے لئے نفع بخش ہوں چونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کا ایک حصہ پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک اجنبی مسافر کی طرح ہو کر رہو، یا ایک راہ گیر کی طرح اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو (یعنی گویا کہ تم مر چکے ہو اور اعمال کو تیار رکھو)۔ شیخ ابو نعیم اصفہانی کہتے ہیں کہ حماد بن زہیر و زائدہ نے دوستی دشمنی کا ذکر اپنی اپنی اسناد میں نہیں کیا ہے اور بقیہ حدیث میں سفیان کی موافقت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن حروف فضیل بن عیاض و حریر ابو معاویہ نے لیٹ سے روایت کی ہے اور اعمش نے مجاہد، ابن عمر کے طریق سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۱۱۰۷- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حرابی، حکم بن موسیٰ، اسماعیل بن عیاش، عطاء بن عقبہ، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک بڑے لڑکے نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! مومنین میں سب سے زیادہ تمہارا کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں جو سب سے زیادہ تمہارا ہیں وہ موت کو کثرت سے یاد کرتے ہیں، اس کے آنے سے پہلے اس کی پوری پوری تیاری کرتے ہیں۔۲-

یہ حدیث ابوسبیل بن مالک و حفص بن غیمان و یزید بن ابی مالک و قرہ بن قیس و معاویہ بن عبدالرحمن نے عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے جبکہ امام مجاہد نے بھی ابن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۰۸- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن خلف و ابوبکر بن خلف و حارث بن ابی اسامہ و داؤد بن الحمر، عباد بن کثیر، عبد اللہ بن دینار کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے عاقل لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھتے اور عمل کرتے ہیں..... جبکہ وہ لوگوں کے نزدیک حقیر اور کرہہ النظر ہوتے ہیں لیکن کل وہ نجات پا جائیں گے اور کتنے ہی زبان کے تیز اور لوگوں کو خوش شکل لگنے والے لکل قیامت کو ہلاک ہونگے۔ ۱۱۰۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، عبد اللہ بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مسجد بنائی تو عورتوں کے لئے (مخصوص) ایک دروازہ بنایا اور پھر ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ہرگز کوئی آدمی داخل نہ ہو اور نہ ہی باہر نکلے۔

۱۱۱۰- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم علی بن محمد بن عبد الوہاب، ابوبلال اشعری، ابودکدینہ بکلی، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہمارے اوپر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے کہ (ہم میں سے) ہر آدمی اپنے بچائے اپنے مسلمان بھائی کو اپنے دینار و درہم کا زیادہ حق دار سمجھتا تھا حتیٰ کہ کوئی ضرورت نہ پیش آئے۔

بخدا! میں نے نبی ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرما رہے تھے: کہ جب لوگ درہم و دینار میں بخل کرنے لگ جائیں اور آپس میں خرید و فروخت اور کاروبار میں ہمد تن مشغول ہو جائیں یعنی کھتی باڑی میں گن ہو جائیں اور گائے بیلوں کی دیموں کے پیچھے ہو جائیں اور جہادنی سبیل اللہ کو ترک کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت و رسوائی کو مسلط کر دے گا اور انہیں اس ذلت سے چھٹکارہ نہیں ملنے پائے گا تا وقتیکہ وہ

۱- صحیح البخاری ۱۱۰۸، وسنن الترمذی ۳۳۳۳، وسنن ابن ماجہ ۳۱۱۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۹۹/۱۲، ۳۱۸، والصغیر ۳۰/۱، والزہد لابن المبارک ۵، وتاریخ بغداد ۹۶/۳، ۹۷/۳، ۹۸/۳، والأمالی للشنجری ۱۹۳/۲، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۷.

۲- سنن ابن ماجہ ۳۲۵۹، والمستدرک ۵۳۰/۳، والأمالی للشنجری ۲۹۳/۲، وتفسیر الطبری ۲۰/۸، وتفسیر ابن کثیر ۳۲۷/۳، والاعراف السادۃ المتفقین ۲۲۹/۱۰.

۳- المطالب العالیہ ۲۷۵۹، وکنز العمال ۵۹۳۰، وتزیہ الشریعہ ۲۱۵/۱.

اپنے دین پر واپس لوٹ آئیں۔

اس حدیث کو اعمش نے بھی عطاء و نافع سے روایت کیا ہے جبکہ راشد حمانی نے ابن عمرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

### (۳۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک زود فہم معلم، سمجھدار ملہم، قابل فخر، بدر العلماء، قطب الافلاک، عنصر الاملاک، بحر بیکر ان، بے بوئے چشمے، ہنسر قرآن، تاویل و تفسیر کے واضح کرنے والے، ہار کیوں کے جاننے والے، عالی شان لباس زیب تن کرنے والے، ہاں بیٹھے والوں کا اکرام کرنے والے اور لوگوں کو کھانا کھلانے والے حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف عمدہ اخلاق و عادات کو اپنانے میں دوسروں پر سبقت لے جانا اور نفس کو تعلقات دنیوی سے چھڑانا ہے۔  
۱۱۱- احمد بن محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن ایوب، عباد بن عباد، حجاج بن فریضہ، رجوان ذکر اسہما الحجاج، زہری، عبداللہ بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا:

اے لڑکے! کیا میں تم کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن سے اللہ تم کو فتح بخشنے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق و احکام کی حفاظت کرو تم اپنے سامنے پاؤ گے۔ فراخی اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچانو وہ تمہیں سختی و شدت میں پہچانے گا۔ جب سوال کرو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرو اور جب مدد طلب کرو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کرو۔ جو کچھ ہونا تھا اسے لکھ کر قلم خشک ہو چکے (یعنی تقدیر لکھی جا چکی ہے)۔ اگر ساری مخلوق تجھے کوئی چیز عطا کرنے پر راجع ہو جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں وہ چیز نہیں لکھی تو مخلوق (کسی صورت میں) وہ چیز تجھے دینے پر قدرت نہیں رکھتی اور اگر ساری مخلوق اس پر راجع ہو جائے کہ تجھے کسی چیز کے حاصل کرنے سے منع کر دے حالانکہ وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دی ہے تو ساری مخلوق تجھے اس چیز سے نہیں روک سکتی اور بلاشبہ مدد مہرب کے ساتھ تم ہی ہے اور وسعت و کشادگی و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر شے کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۱۲- محمد بن جعفر بن یثیم، محمد بن احمد بن عبداللہ بن ابی عوام، عبداللہ بن بکر سہمی، خاتم بن ابی صغیرہ، عمرو بن دینار، کریم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے رات کے آخری حصہ میں نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ (نماز ہی میں) نبی ﷺ نے مجھے اپنے برابر کرنا شروع کر دیا۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے میں نے ان سے عرض کیا: کیا کسی کے لئے مناسب ہے کہ آپ کے برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھوں، حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم و علم میں ترقی عطا فرمائے۔

۱۱۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، ابو یزید فراز، نضر بن شمیل، یونس، ابی الخلق، عبدالمؤمن انصاری کے سلسلہ سند سے

از مسند الامام احمد ۲/۲۸، ونصب الرایۃ ۳/۱۷۷، وتلخیص الحیو ۳/۱۹، والدر المنثور ۱/۲۳۹، وکنز العمال ۱۰۵۰۳، ۱۰۷۵۱۔

۲/رطبقات ابن سعد ۲/۳۶۷، والتاریخ الکبیر ۵/۵۵ والجرح ۵/۵۲۷، والاستیعاب ۳/۹۳۳، وسیر النبلاء ۳/۳۲۱، و تذکرۃ الحفاظ ۳۰، والکاشف ۲/۳۷۱۸، وتہذیب الکمال ۱۵/۱۵۳۔

۳/مسند الامام احمد ۳۰/۳۰، والدر المنثور ۱/۶۶، والضعفاء للعقلی ۳/۱۷۸، وکشف الخفا ۲/۳۳۸، وکنز العمال ۱۵۹۰، ۶۳۱۔

مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہؐ کے پاس تھا چنانچہ رسول اللہؐ مشکینے کی طرف اٹھے وٹھوٹھا اور کھڑے کھڑے پانی پیا۔

میں نے کہا: بخدا! میں بھی ضرور اسی طرح کروں گا جس طرح کہ نبیؐ نے کیا ہے، چنانچہ میں بھی کھڑا ہوا وضو کیا اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر میں نبیؐ کے پیچھے صفا بستہ ہو گیا۔ (نماز ہی میں) نبیؐ نے اشارہ کیا تاکہ میں ان کے برابر دائیں طرف کھڑا ہو جاؤں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا، جب نبیؐ نے اپنی نماز پوری کر لی ارشاد فرمایا: تم میرے برابر میں کیوں نہ کھڑے ہوئے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے مقابلہ میں آپ کا مرتبہ جلیل الشان ہے اور آپ بالاتر ہیں اس سے کہ میں آپ کے برابر ہو جاؤں۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے حکمت (علم، دانائی، تقویٰ اور عمل) عطا فرما۔

۱۱۱۳- حسن بن علان، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، محبوب بن حسن بصری، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چٹایا اور پھر فرمایا: یا اللہ! اسے علم و حکمت عطا فرما۔

۱۱۱۵- ابو بکر مکی، محمد بن علی بن مہدی، زبیر بن بکار، سعید بن عبد اللہ، داؤد بن عطاء، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے عبد اللہ بن عباسؓ کے لئے دعا فرمائی: یا اللہ! اس کے علم میں برکت عطا فرما اور اسے پوری دنیا میں علم پھیلانے کا ذریعہ بنا۔

داؤد بن عطاء نے اس سند میں متقدم ہیں۔

۱۱۱۶- محمد بن مظفر، عمر بن حسن بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبید اموی، محمد بن صالح عدوی، لابتر بن جعفر حمیمی، عبد العزیز بن عبد الصمد مکی، علی بن زید بن جدعان، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ گھر سے باہر تشریف لائے تو باہر حضرت عباسؓ سے ملاقات ہو گئی ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل (حضرت عباسؓ کی کنیت ہے) کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟ عباسؓ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور سناؤں، ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے میرے ہاتھ پر اس امر (یعنی امور دین و امور خلافت) کی ابتداء کی ہے اور تیری اولاد کے ہاتھوں اس کا خاتمہ فرمائے گا۔

سند حدیث میں لاہور بن جعفر متقدم ہیں اور یہ حدیث عزیز ہے۔

۱۱۱۷- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان و نصر بن محمد، علی بن احمد سواق، عمر بن راشد حبادی، عبد اللہ بن محمد بن صالح، محمد بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

عباسؓ کی اولاد میں کچھ بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے امور خلافت کے ذمہ دار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین اسلام کی عزت کو دو بالا کریں گے۔

۱۱۱۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، ابوالاسامہ، امحش، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۵۹۶/۱۲، وتاریخ بغداد ۹۸/۸۔ و التحاف السادة المتقين ۵۳۲/۳۔

۲۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۹۳/۱۰، ۳۳۵/۱۱، و طبقات ابن سعد ۱۱۹/۲/۲، و شرح السنة ۱۳۶/۱۳، و مشکاة المصابيح ۶۱۳۸۔ و التحاف السادة المتقين ۲۵۸/۱، ۵۳۲/۳، و البداية و النہایة ۲۹۷/۸۔

۳۔ المستدرک ۳۰۰/۱، و البداية و النہایة ۲۹۶/۸، و التحاف السادة المتقين ۶۳۷/۹، و الجامع الكبير ۱۰۰۱۔ و کنز العمال ۳۳۵۸۵۔

عباسؑ کو کثرتِ علم کی وجہ سے حجر بیکراں کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔

۱۱۹- تھن بن جعفر ابو یسویٰ خشکی، احمد بن منصور، سعدان بن جعفر مروزی (نقذ اور امین راوی) عبدالمومن بن خالد، عبد اللہ بن بریدہ کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؑ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت جبریل علیہ السلام تشریف فرماتھے۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے کہنے لگے: بلاشبہ وہ (یعنی ابن عباسؑ) اس امت کے حرم (یعنی بہت بڑے عالم) ہوں گے، انہیں خیر و بھلائی کی وصیت کیجئے۔

عبدالمومن بن خالد متفقہ ہیں اور یہ انہیں کی مروی حدیث ہے۔

۱۲۰- علم و حکمت سے بھرپور..... سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن سعید رقی، عامر بن سیارۃ، فرات بن سائب، میمون بن مہران، عبد اللہ بن عباسؑ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عبد اللہ بن عباسؑ کے سر پر دستِ شفقت رکھا اور فرمایا: یا اللہ! اسے علم و حکمت عطا فرما اور تاویل کے علم سے اسے نواز دے۔ اور پھر آپ ﷺ نے دستِ اقدس ان کے سینے پر رکھا جس سے عبد اللہ بن عباسؑ نے دستِ اقدس کی ٹھنڈک اپنی پشت میں محسوس کی پھر فرمایا: یا اللہ! علم و حکمت سے اس کا پیٹ بھر دے۔ چنانچہ عبد اللہ بن عباسؑ حکمت سے بھر پور تھے، لوگوں کے محتاج نہیں ہوئے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے اس امت کے حرم کو اپنے پاس بلا لیا۔

۱۲۱- ابو بکر کلمی، جعفر بن عمران، ابراہیم بن یوسف صیرفی، کوئی، عبد اللہ بن خراش، عوام بن حوشب، مجاہد کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؑ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے خیر کثیر کی دعا کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا: تم قرآن مجید کے بہت اچھے ترجمان ہو۔

۱۲۲- ابو حامد بن جبلیہ، ابو عباس سمران، عمر بن محمد بن حسن، ابو شریک، سعید بن مسروق، منذر ثوری، ابن حنفیہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؑ اس امت کے حرم تھے (یعنی بہت بڑے عالم)۔

۱۲۳- ابن عباسؑ کی دیگر اکابر صحابہ پر فضیلت..... سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، عارم ابو یحسان، ابو یحسان، ابو شریک، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباسؑ کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ شیوخِ ہد کے ساتھ مجھے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ بعض حضرات نے کہا: آپ ہمارے ساتھ اس لئے آئے ہیں؟ حالاً کداس جیسے تو ہمارے بھی بیٹے ہیں! حضرت عمرؓ نے فرمایا: بے شک اس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جنہیں تم جانتے ہو۔ چنانچہ ایک دن عمرؓ نے ان حضرات شیوخ کو بھی بلایا اور مجھے بھی بلایا۔ میں صرف یہی سمجھا کہ عمرؓ نے مجھے اس لئے بلایا ہے تا کہ میرے مرتبے سے انہیں آگاہ کریں۔ حضرت عمرؓ "اذاجاء نصر اللہ والفتح" پوری سورت نقر تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: تم اس کی تفسیر میں کیا کہتے ہو؟ بعض حضرات نے کہا کہ اس سورت میں ہمیں حکم دیا جا رہا ہے کہ جب مدو فتح آجائے تو ہم اللہ تعالیٰ کی حمد اور استغفار کریں بعض نے کہا: ہم کچھ نہیں جانتے اور بعض نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن عباسؑ! جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے کیا تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس سورت میں اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے وصال کے متعلق بتلایا ہے۔ "اذاجاء نصر اللہ والفتح" جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے، میں فتح سے مراد فتح مکہ سے اور یہی نبی ﷺ کے وصال کی علامت ہے۔ اور فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان تو اباساً" پس اپنے رب کی حمد و تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو بلاشبہ

اللہ عزوجل رجوع کرنے والا ہے۔

عمرؓ نے فرمایا: اس سورت سے میں بھی وقتی کچھ سمجھتا ہوں جو کچھ تم سمجھتے ہو۔

۱۱۲۳- عدد سات کی فضیلت..... احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس کدی، ابو بکر حفصی، عبد اللہ بن وہب مدنی، محمد بن کعب قرظی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ مہاجرین صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے اور یہ سب حضرات آپس میں لیلۃ القدر کا تذکرہ کر رہے تھے۔ تاہم ان حضرات میں سے جس نے لیلۃ القدر کے متعلق جو کچھ سن رکھا تھا اس نے وہ کہہ دیا۔ یہ حضرات لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابن عباس! تمہیں کیا ہوا جو خاموش بیٹھے ہو اور کوئی بات نہیں کر رہے ہو؟ کچھ کہو اور کس نے تمہارے کہنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! بلاشبہ اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایام دنیا کو ایسی نچ پر پیدا کیا کہ وہ سات کے عدد پر چکر لگائے جا رہے ہیں (یعنی ہفتے میں سات دن ہیں)۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بھی سات چیزوں سے پیدا کیا۔ ہمارے رزق کو بھی سات چیزوں سے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر سات آسمان پیدا کیے ہیں۔ ہمارے نیچے سات زمینیں پیدا کی ہیں۔ قرآن مجید میں سات بڑی سورتوں کو مثنیٰ کا نام عطا کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سات قسم کے اقرباء سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سات قسم کے ورثاء پر وراثت تقسیم کی ہے۔ ہم اپنے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے ارد گرد طواف سات چکر لگائے ہیں۔ صفواروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے زنی چار سات لنگریوں کے ساتھ کی ہے۔ چنانچہ میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں سمجھتا ہوں۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمرؓ بن الخطابؓ سے مروی ہے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے سن ہوئی حدیث میں میری موافقت کسی نے نہیں کی سوائے اس لڑکے کے جس کے اہلی کردار اور دماغی صلاحیتوں کا کوئی مساوی نہیں۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لیلۃ القدر کو آخری دن راتوں میں تلاش کرو۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے لوگو! اس طرح میری تائید کیوں کر سکتا ہے جس طرح کہ ابن عباسؓ نے کی ہے ایسا۔

۱۱۲۵- سلیمان بن احمد، احنق بن احمد، ابراہیم دیری، عبدالرزاق، حمید، ابی بکر بڈلی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کہنے لگے: بلاشبہ حضرت ابن عباسؓ تفسیر قرآن میں بلند مقام رکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ بوزھوں کے اس نوجوان لڑکے کے ساتھ لازم رہو۔ بلاشبہ یہ سیر کر دینے والی زبان اور سمجھ اردل کا مالک ہے۔ چنانچہ عرفہ کی رات ابن عباسؓ ہمارے منبر پر تشریف فرما ہوتے اور سورت بقرہ و سورت آل عمران پڑھتے ان کی ایک ایک آیت کی تفسیر بیان فرماتے چنانچہ ان کے کلام کی روانی بے مثال ہوتی تھی۔

۱۱۲۶- حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن احنق قاضی، علی بن مدینی، ابواسامہ، مجالد، حاشم صحنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میرے والد (یعنی حضرت عباسؓ) نے مجھے صیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! اے بیٹا! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں کہ امیر المؤمنین (حضرت عمرؓ) تمہیں صحابہ کرامؓ کے ساتھ بلا لیتے ہیں تمہیں اپنے قریب بٹھاتے ہیں اور تم سے امور

۱- صحیح البخاری ۶۰/۳، وصحیح مسلم، کتاب الصیام، ۲۰۹، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۸۵، ۳/۷، ۳/۸، ۳/۹، ۳/۱۰، ۳/۱۱، ۳/۱۲، ۳/۱۳، ۳/۱۴، ۳/۱۵، ۳/۱۶، ۳/۱۷، ۳/۱۸، ۳/۱۹، ۳/۲۰، ۳/۲۱، ۳/۲۲، ۳/۲۳، ۳/۲۴، ۳/۲۵، ۳/۲۶، ۳/۲۷، ۳/۲۸، ۳/۲۹، ۳/۳۰، ۳/۳۱، ۳/۳۲، ۳/۳۳، ۳/۳۴، ۳/۳۵، ۳/۳۶، ۳/۳۷، ۳/۳۸، ۳/۳۹، ۳/۴۰، ۳/۴۱، ۳/۴۲، ۳/۴۳، ۳/۴۴، ۳/۴۵، ۳/۴۶، ۳/۴۷، ۳/۴۸، ۳/۴۹، ۳/۵۰، ۳/۵۱، ۳/۵۲، ۳/۵۳، ۳/۵۴، ۳/۵۵، ۳/۵۶، ۳/۵۷، ۳/۵۸، ۳/۵۹، ۳/۶۰، ۳/۶۱، ۳/۶۲، ۳/۶۳، ۳/۶۴، ۳/۶۵، ۳/۶۶، ۳/۶۷، ۳/۶۸، ۳/۶۹، ۳/۷۰، ۳/۷۱، ۳/۷۲، ۳/۷۳، ۳/۷۴، ۳/۷۵، ۳/۷۶، ۳/۷۷، ۳/۷۸، ۳/۷۹، ۳/۸۰، ۳/۸۱، ۳/۸۲، ۳/۸۳، ۳/۸۴، ۳/۸۵، ۳/۸۶، ۳/۸۷، ۳/۸۸، ۳/۸۹، ۳/۹۰، ۳/۹۱، ۳/۹۲، ۳/۹۳، ۳/۹۴، ۳/۹۵، ۳/۹۶، ۳/۹۷، ۳/۹۸، ۳/۹۹، ۳/۱۰۰، ۳/۱۰۱، ۳/۱۰۲، ۳/۱۰۳، ۳/۱۰۴، ۳/۱۰۵، ۳/۱۰۶، ۳/۱۰۷، ۳/۱۰۸، ۳/۱۰۹، ۳/۱۱۰، ۳/۱۱۱، ۳/۱۱۲، ۳/۱۱۳، ۳/۱۱۴، ۳/۱۱۵، ۳/۱۱۶، ۳/۱۱۷، ۳/۱۱۸، ۳/۱۱۹، ۳/۱۲۰، ۳/۱۲۱، ۳/۱۲۲، ۳/۱۲۳، ۳/۱۲۴، ۳/۱۲۵، ۳/۱۲۶، ۳/۱۲۷، ۳/۱۲۸، ۳/۱۲۹، ۳/۱۳۰، ۳/۱۳۱، ۳/۱۳۲، ۳/۱۳۳، ۳/۱۳۴، ۳/۱۳۵، ۳/۱۳۶، ۳/۱۳۷، ۳/۱۳۸، ۳/۱۳۹، ۳/۱۴۰، ۳/۱۴۱، ۳/۱۴۲، ۳/۱۴۳، ۳/۱۴۴، ۳/۱۴۵، ۳/۱۴۶، ۳/۱۴۷، ۳/۱۴۸، ۳/۱۴۹، ۳/۱۵۰، ۳/۱۵۱، ۳/۱۵۲، ۳/۱۵۳، ۳/۱۵۴، ۳/۱۵۵، ۳/۱۵۶، ۳/۱۵۷، ۳/۱۵۸، ۳/۱۵۹، ۳/۱۶۰، ۳/۱۶۱، ۳/۱۶۲، ۳/۱۶۳، ۳/۱۶۴، ۳/۱۶۵، ۳/۱۶۶، ۳/۱۶۷، ۳/۱۶۸، ۳/۱۶۹، ۳/۱۷۰، ۳/۱۷۱، ۳/۱۷۲، ۳/۱۷۳، ۳/۱۷۴، ۳/۱۷۵، ۳/۱۷۶، ۳/۱۷۷، ۳/۱۷۸، ۳/۱۷۹، ۳/۱۸۰، ۳/۱۸۱، ۳/۱۸۲، ۳/۱۸۳، ۳/۱۸۴، ۳/۱۸۵، ۳/۱۸۶، ۳/۱۸۷، ۳/۱۸۸، ۳/۱۸۹، ۳/۱۹۰، ۳/۱۹۱، ۳/۱۹۲، ۳/۱۹۳، ۳/۱۹۴، ۳/۱۹۵، ۳/۱۹۶، ۳/۱۹۷، ۳/۱۹۸، ۳/۱۹۹، ۳/۲۰۰، ۳/۲۰۱، ۳/۲۰۲، ۳/۲۰۳، ۳/۲۰۴، ۳/۲۰۵، ۳/۲۰۶، ۳/۲۰۷، ۳/۲۰۸، ۳/۲۰۹، ۳/۲۱۰، ۳/۲۱۱، ۳/۲۱۲، ۳/۲۱۳، ۳/۲۱۴، ۳/۲۱۵، ۳/۲۱۶، ۳/۲۱۷، ۳/۲۱۸، ۳/۲۱۹، ۳/۲۲۰، ۳/۲۲۱، ۳/۲۲۲، ۳/۲۲۳، ۳/۲۲۴، ۳/۲۲۵، ۳/۲۲۶، ۳/۲۲۷، ۳/۲۲۸، ۳/۲۲۹، ۳/۲۳۰، ۳/۲۳۱، ۳/۲۳۲، ۳/۲۳۳، ۳/۲۳۴، ۳/۲۳۵، ۳/۲۳۶، ۳/۲۳۷، ۳/۲۳۸، ۳/۲۳۹، ۳/۲۴۰، ۳/۲۴۱، ۳/۲۴۲، ۳/۲۴۳، ۳/۲۴۴، ۳/۲۴۵، ۳/۲۴۶، ۳/۲۴۷، ۳/۲۴۸، ۳/۲۴۹، ۳/۲۵۰، ۳/۲۵۱، ۳/۲۵۲، ۳/۲۵۳، ۳/۲۵۴، ۳/۲۵۵، ۳/۲۵۶، ۳/۲۵۷، ۳/۲۵۸، ۳/۲۵۹، ۳/۲۶۰، ۳/۲۶۱، ۳/۲۶۲، ۳/۲۶۳، ۳/۲۶۴، ۳/۲۶۵، ۳/۲۶۶، ۳/۲۶۷، ۳/۲۶۸، ۳/۲۶۹، ۳/۲۷۰، ۳/۲۷۱، ۳/۲۷۲، ۳/۲۷۳، ۳/۲۷۴، ۳/۲۷۵، ۳/۲۷۶، ۳/۲۷۷، ۳/۲۷۸، ۳/۲۷۹، ۳/۲۸۰، ۳/۲۸۱، ۳/۲۸۲، ۳/۲۸۳، ۳/۲۸۴، ۳/۲۸۵، ۳/۲۸۶، ۳/۲۸۷، ۳/۲۸۸، ۳/۲۸۹، ۳/۲۹۰، ۳/۲۹۱، ۳/۲۹۲، ۳/۲۹۳، ۳/۲۹۴، ۳/۲۹۵، ۳/۲۹۶، ۳/۲۹۷، ۳/۲۹۸، ۳/۲۹۹، ۳/۳۰۰، ۳/۳۰۱، ۳/۳۰۲، ۳/۳۰۳، ۳/۳۰۴، ۳/۳۰۵، ۳/۳۰۶، ۳/۳۰۷، ۳/۳۰۸، ۳/۳۰۹، ۳/۳۱۰، ۳/۳۱۱، ۳/۳۱۲، ۳/۳۱۳، ۳/۳۱۴، ۳/۳۱۵، ۳/۳۱۶، ۳/۳۱۷، ۳/۳۱۸، ۳/۳۱۹، ۳/۳۲۰، ۳/۳۲۱، ۳/۳۲۲، ۳/۳۲۳، ۳/۳۲۴، ۳/۳۲۵، ۳/۳۲۶، ۳/۳۲۷، ۳/۳۲۸، ۳/۳۲۹، ۳/۳۳۰، ۳/۳۳۱، ۳/۳۳۲، ۳/۳۳۳، ۳/۳۳۴، ۳/۳۳۵، ۳/۳۳۶، ۳/۳۳۷، ۳/۳۳۸، ۳/۳۳۹، ۳/۳۴۰، ۳/۳۴۱، ۳/۳۴۲، ۳/۳۴۳، ۳/۳۴۴، ۳/۳۴۵، ۳/۳۴۶، ۳/۳۴۷، ۳/۳۴۸، ۳/۳۴۹، ۳/۳۵۰، ۳/۳۵۱، ۳/۳۵۲، ۳/۳۵۳، ۳/۳۵۴، ۳/۳۵۵، ۳/۳۵۶، ۳/۳۵۷، ۳/۳۵۸، ۳/۳۵۹، ۳/۳۶۰، ۳/۳۶۱، ۳/۳۶۲، ۳/۳۶۳، ۳/۳۶۴، ۳/۳۶۵، ۳/۳۶۶، ۳/۳۶۷، ۳/۳۶۸، ۳/۳۶۹، ۳/۳۷۰، ۳/۳۷۱، ۳/۳۷۲، ۳/۳۷۳، ۳/۳۷۴، ۳/۳۷۵، ۳/۳۷۶، ۳/۳۷۷، ۳/۳۷۸، ۳/۳۷۹، ۳/۳۸۰، ۳/۳۸۱، ۳/۳۸۲، ۳/۳۸۳، ۳/۳۸۴، ۳/۳۸۵، ۳/۳۸۶، ۳/۳۸۷، ۳/۳۸۸، ۳/۳۸۹، ۳/۳۹۰، ۳/۳۹۱، ۳/۳۹۲، ۳/۳۹۳، ۳/۳۹۴، ۳/۳۹۵، ۳/۳۹۶، ۳/۳۹۷، ۳/۳۹۸، ۳/۳۹۹، ۳/۴۰۰، ۳/۴۰۱، ۳/۴۰۲، ۳/۴۰۳، ۳/۴۰۴، ۳/۴۰۵، ۳/۴۰۶، ۳/۴۰۷، ۳/۴۰۸، ۳/۴۰۹، ۳/۴۱۰، ۳/۴۱۱، ۳/۴۱۲، ۳/۴۱۳، ۳/۴۱۴، ۳/۴۱۵، ۳/۴۱۶، ۳/۴۱۷، ۳/۴۱۸، ۳/۴۱۹، ۳/۴۲۰، ۳/۴۲۱، ۳/۴۲۲، ۳/۴۲۳، ۳/۴۲۴، ۳/۴۲۵، ۳/۴۲۶، ۳/۴۲۷، ۳/۴۲۸، ۳/۴۲۹، ۳/۴۳۰، ۳/۴۳۱، ۳/۴۳۲، ۳/۴۳۳، ۳/۴۳۴، ۳/۴۳۵، ۳/۴۳۶، ۳/۴۳۷، ۳/۴۳۸، ۳/۴۳۹، ۳/۴۴۰، ۳/۴۴۱، ۳/۴۴۲، ۳/۴۴۳، ۳/۴۴۴، ۳/۴۴۵، ۳/۴۴۶، ۳/۴۴۷، ۳/۴۴۸، ۳/۴۴۹، ۳/۴۵۰، ۳/۴۵۱، ۳/۴۵۲، ۳/۴۵۳، ۳/۴۵۴، ۳/۴۵۵، ۳/۴۵۶، ۳/۴۵۷، ۳/۴۵۸، ۳/۴۵۹، ۳/۴۶۰، ۳/۴۶۱، ۳/۴۶۲، ۳/۴۶۳، ۳/۴۶۴، ۳/۴۶۵، ۳/۴۶۶، ۳/۴۶۷، ۳/۴۶۸، ۳/۴۶۹، ۳/۴۷۰، ۳/۴۷۱، ۳/۴۷۲، ۳/۴۷۳، ۳/۴۷۴، ۳/۴۷۵، ۳/۴۷۶، ۳/۴۷۷، ۳/۴۷۸، ۳/۴۷۹، ۳/۴۸۰، ۳/۴۸۱، ۳/۴۸۲، ۳/۴۸۳، ۳/۴۸۴، ۳/۴۸۵، ۳/۴۸۶، ۳/۴۸۷، ۳/۴۸۸، ۳/۴۸۹، ۳/۴۹۰، ۳/۴۹۱، ۳/۴۹۲، ۳/۴۹۳، ۳/۴۹۴، ۳/۴۹۵، ۳/۴۹۶، ۳/۴۹۷، ۳/۴۹۸، ۳/۴۹۹، ۳/۵۰۰، ۳/۵۰۱، ۳/۵۰۲، ۳/۵۰۳، ۳/۵۰۴، ۳/۵۰۵، ۳/۵۰۶، ۳/۵۰۷، ۳/۵۰۸، ۳/۵۰۹، ۳/۵۱۰، ۳/۵۱۱، ۳/۵۱۲، ۳/۵۱۳، ۳/۵۱۴، ۳/۵۱۵، ۳/۵۱۶، ۳/۵۱۷، ۳/۵۱۸، ۳/۵۱۹، ۳/۵۲۰، ۳/۵۲۱، ۳/۵۲۲، ۳/۵۲۳، ۳/۵۲۴، ۳/۵۲۵، ۳/۵۲۶، ۳/۵۲۷، ۳/۵۲۸، ۳/۵۲۹، ۳/۵۳۰، ۳/۵۳۱، ۳/۵۳۲، ۳/۵۳۳، ۳/۵۳۴، ۳/۵۳۵، ۳/۵۳۶، ۳/۵۳۷، ۳/۵۳۸، ۳/۵۳۹، ۳/۵۴۰، ۳/۵۴۱، ۳/۵۴۲، ۳/۵۴۳، ۳/۵۴۴، ۳/۵۴۵، ۳/۵۴۶، ۳/۵۴۷، ۳/۵۴۸، ۳/۵۴۹، ۳/۵۵۰، ۳/۵۵۱، ۳/۵۵۲، ۳/۵۵۳، ۳/۵۵۴، ۳/۵۵۵، ۳/۵۵۶، ۳/۵۵۷، ۳/۵۵۸، ۳/۵۵۹، ۳/۵۶۰، ۳/۵۶۱، ۳/۵۶۲، ۳/۵۶۳، ۳/۵۶۴، ۳/۵۶۵، ۳/۵۶۶، ۳/۵۶۷، ۳/۵۶۸، ۳/۵۶۹، ۳/۵۷۰، ۳/۵۷۱، ۳/۵۷۲، ۳/۵۷۳، ۳/۵۷۴، ۳/۵۷۵، ۳/۵۷۶، ۳/۵۷۷، ۳/۵۷۸، ۳/۵۷۹، ۳/۵۸۰، ۳/۵۸۱، ۳/۵۸۲، ۳/۵۸۳، ۳/۵۸۴، ۳/۵۸۵، ۳/۵۸۶، ۳/۵۸۷، ۳/۵۸۸، ۳/۵۸۹، ۳/۵۹۰، ۳/۵۹۱، ۳/۵۹۲، ۳/۵۹۳، ۳/۵۹۴، ۳/۵۹۵، ۳/۵۹۶، ۳/۵۹۷، ۳/۵۹۸، ۳/۵۹۹، ۳/۶۰۰، ۳/۶۰۱، ۳/۶۰۲، ۳/۶۰۳، ۳/۶۰۴، ۳/۶۰۵، ۳/۶۰۶، ۳/۶۰۷، ۳/۶۰۸، ۳/۶۰۹، ۳/۶۱۰، ۳/۶۱۱، ۳/۶۱۲، ۳/۶۱۳، ۳/۶۱۴، ۳/۶۱۵، ۳/۶۱۶، ۳/۶۱۷، ۳/۶۱۸، ۳/۶۱۹، ۳/۶۲۰، ۳/۶۲۱، ۳/۶۲۲، ۳/۶۲۳، ۳/۶۲۴، ۳/۶۲۵، ۳/۶۲۶، ۳/۶۲۷، ۳/۶۲۸، ۳/۶۲۹، ۳/۶۳۰، ۳/۶۳۱، ۳/۶۳۲، ۳/۶۳۳، ۳/۶۳۴، ۳/۶۳۵، ۳/۶۳۶، ۳/۶۳۷، ۳/۶۳۸، ۳/۶۳۹، ۳/۶۴۰، ۳/۶۴۱، ۳/۶۴۲، ۳/۶۴۳، ۳/۶۴۴، ۳/۶۴۵، ۳/۶۴۶، ۳/۶۴۷، ۳/۶۴۸، ۳/۶۴۹، ۳/۶۵۰، ۳/۶۵۱، ۳/۶۵۲، ۳/۶۵۳، ۳/۶۵۴، ۳/۶۵۵، ۳/۶۵۶، ۳/۶۵۷، ۳/۶۵۸، ۳/۶۵۹، ۳/۶۶۰، ۳/۶۶۱، ۳/۶۶۲، ۳/۶۶۳، ۳/۶۶۴، ۳/۶۶۵، ۳/۶۶۶، ۳/۶۶۷، ۳/۶۶۸، ۳/۶۶۹، ۳/۶۷۰، ۳/۶۷۱، ۳/۶۷۲، ۳/۶۷۳، ۳/۶۷۴، ۳/۶۷۵، ۳/۶۷۶، ۳/۶۷۷، ۳/۶۷۸، ۳/۶۷۹، ۳/۶۸۰، ۳/۶۸۱، ۳/۶۸۲، ۳/۶۸۳، ۳/۶۸۴، ۳/۶۸۵، ۳/۶۸۶، ۳/۶۸۷، ۳/۶۸۸، ۳/۶۸۹، ۳/۶۹۰، ۳/۶۹۱، ۳/۶۹۲، ۳/۶۹۳، ۳/۶۹۴، ۳/۶۹۵، ۳/۶۹۶، ۳/۶۹۷، ۳/۶۹۸، ۳/۶۹۹، ۳/۷۰۰، ۳/۷۰۱، ۳/۷۰۲، ۳/۷۰۳، ۳/۷۰۴، ۳/۷۰۵، ۳/۷۰۶، ۳/۷۰۷، ۳/۷۰۸، ۳/۷۰۹، ۳/۷۱۰، ۳/۷۱۱، ۳/۷۱۲، ۳/۷۱۳، ۳/۷۱۴، ۳/۷۱۵، ۳/۷۱۶، ۳/۷۱۷، ۳/۷۱۸، ۳/۷۱۹، ۳/۷۲۰، ۳/۷۲۱، ۳/۷۲۲، ۳/۷۲۳، ۳/۷۲۴، ۳/۷۲۵، ۳/۷۲۶، ۳/۷۲۷، ۳/۷۲۸، ۳/۷۲۹، ۳/۷۳۰، ۳/۷۳۱، ۳/۷۳۲، ۳/۷۳۳، ۳/۷۳۴، ۳/۷۳۵، ۳/۷۳۶، ۳/۷۳۷، ۳/۷۳۸، ۳/۷۳۹، ۳/۷۴۰، ۳/۷۴۱، ۳/۷۴۲، ۳/۷۴۳، ۳/۷۴۴، ۳/۷۴۵، ۳/۷۴۶، ۳/۷۴۷، ۳/۷۴۸، ۳/۷۴۹، ۳/۷۵۰، ۳/۷۵۱، ۳/۷۵۲، ۳/۷۵۳، ۳/۷۵۴، ۳/۷۵۵، ۳/۷۵۶، ۳/۷۵۷، ۳/۷۵۸، ۳/۷۵۹، ۳/۷۶۰، ۳/۷۶۱، ۳/۷۶۲، ۳/۷۶۳، ۳/۷۶۴، ۳/۷۶۵، ۳/۷۶۶، ۳/۷۶۷، ۳/۷۶۸، ۳/۷۶۹، ۳/۷۷۰، ۳/۷۷۱، ۳/۷۷۲، ۳/۷۷۳، ۳/۷۷۴، ۳/۷۷۵، ۳/۷۷۶، ۳/۷۷۷، ۳/۷۷۸، ۳/۷۷۹، ۳/۷۸۰، ۳/۷۸۱، ۳/۷۸۲، ۳/۷۸۳، ۳/۷۸۴، ۳/۷۸۵، ۳/۷۸۶، ۳/۷۸۷، ۳/۷۸۸، ۳/۷۸۹، ۳/۷۹۰، ۳/۷۹۱، ۳/۷۹۲، ۳/۷۹۳، ۳/۷۹۴، ۳/۷۹۵، ۳/۷۹۶، ۳/۷۹۷، ۳/۷۹۸، ۳/۷۹۹، ۳/۸۰۰، ۳/۸۰۱، ۳/۸۰۲، ۳/۸۰۳، ۳/۸۰۴، ۳/۸۰۵، ۳/۸۰۶، ۳/۸۰۷، ۳/۸۰۸، ۳/۸۰۹، ۳/۸۱۰، ۳/۸۱۱، ۳/۸۱۲، ۳/۸۱۳، ۳/۸۱۴، ۳/۸۱۵، ۳/۸۱۶، ۳/۸۱۷، ۳/۸۱۸، ۳/۸۱۹، ۳/۸۲۰، ۳/۸۲۱، ۳/۸۲۲، ۳/۸۲۳، ۳/۸۲۴، ۳/۸۲۵، ۳/۸۲۶، ۳/۸۲۷، ۳/۸۲۸، ۳/۸۲۹، ۳/۸۳۰، ۳/۸۳۱، ۳/۸۳۲، ۳/۸۳۳، ۳/۸۳۴، ۳/۸۳۵، ۳/۸۳۶، ۳/۸۳۷، ۳/۸۳۸، ۳/۸۳۹، ۳/۸۴۰، ۳/۸۴۱، ۳/۸۴۲، ۳/۸۴۳، ۳/۸۴۴، ۳/۸۴۵، ۳/۸۴۶، ۳/۸۴۷، ۳/۸۴۸، ۳/۸۴۹، ۳/۸۵۰، ۳/۸۵۱، ۳/۸۵۲، ۳/۸۵۳، ۳/۸۵۴، ۳/۸۵۵، ۳/۸۵۶، ۳/۸۵۷، ۳/۸۵۸، ۳/۸۵۹، ۳/۸۶۰، ۳/۸۶۱، ۳/۸۶۲، ۳/۸۶۳، ۳/۸۶۴، ۳/۸۶۵، ۳/۸۶۶، ۳/۸۶۷، ۳/۸۶۸، ۳/۸۶۹، ۳/۸۷۰، ۳/۸۷۱، ۳/۸۷۲، ۳/۸۷۳، ۳/۸۷۴، ۳/۸۷۵، ۳/۸۷۶، ۳/۸۷۷، ۳/۸۷۸، ۳/۸۷۹، ۳/۸۸۰، ۳/۸۸۱، ۳/۸۸۲، ۳/۸۸۳، ۳/۸۸۴، ۳/۸۸۵، ۳/۸۸۶، ۳/۸۸۷، ۳/۸۸۸، ۳/۸۸۹، ۳/۸۹۰، ۳/۸۹۱، ۳/۸۹۲، ۳/۸۹۳، ۳/۸۹۴، ۳/۸۹۵، ۳/۸۹۶، ۳/۸۹۷، ۳/۸۹۸، ۳/۸۹۹، ۳/۹۰۰، ۳/۹۰۱، ۳/۹۰۲، ۳/۹۰۳، ۳/۹۰۴، ۳/۹۰۵، ۳/۹۰۶، ۳/۹۰۷، ۳/۹۰۸، ۳/۹۰۹، ۳/۹۱۰، ۳/۹۱۱، ۳/۹۱۲، ۳/۹۱۳، ۳/۹۱۴، ۳/۹۱۵، ۳/۹۱۶، ۳/۹۱۷، ۳/۹۱۸، ۳/۹۱۹، ۳/۹۲۰، ۳/۹۲۱، ۳/۹۲۲، ۳/۹۲۳، ۳/۹۲۴، ۳/۹۲۵، ۳/۹۲۶، ۳/۹

خلافت وغیرہ کے بارے میں مشورے لیتے رہتے ہیں، لہذا مجھ سے تین حصلتیں اچھی طرح یاد کر لو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور امیر المؤمنین تجھ پر کبھی جھوٹ کا تجربہ نہ کریں (یعنی ان سے کچی چٹیا بات کہو)۔ ان کا راز ہرگز افشاء نہیں کرنا اور ان کے پاس ہرگز کسی کی نسبت نہیں کرنا۔

عامر مضعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا: یقیناً ان میں سے ہر صفت ایک ہزار دینار سے بدرجہا افضل ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا: نہیں، بلکہ دس ہزار دیناروں سے بھی بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۲۷ھ - ابن عباسؓ اور خوارج کے درمیان مناظرہ..... سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو حذیفہ موسیٰ بن مسعود ہمدانی، (دوسری سند) سلیمان، اہل حق، عبدالرزاق، ہکرمہ بن عمار، ابو زبیر حنفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب خوارج نے علیؓ کی غلطی کی اختیار کی تو میں نے حضرت علیؓ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھیں (یعنی تھوڑی تاخیر سے پڑھیں) تاکہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان سے بات کروں! حضرت علیؓ نے فرمایا: مجھے ان لوگوں کا خوف ہے کہ آپ کو کوئی گزند نہ پہنچائیں۔ میں نے کہا: ان شاء اللہ! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یمن کا سفر سے عمدہ جو زازیب تن کیا اور پھر خوارج کے پاس آ گیا۔

وہ لوگ عین دو پہر کے وقت قیلولہ کر رہے تھے۔ چنانچہ میں ایسے لوگوں کے پاس گیا کہ ان جیسے میں نے کبھی نہیں دیکھے وہ لوگ شدت و ریاضت سے عبادت خداوندی کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ کثرت عبادت کی وجہ سے اونٹ کے بدن کی طرح بچنے ہوئے تھے اور ان کے چہروں پر کثرت سجد کی وجہ سے نمایاں نشانات پڑے ہوئے تھے۔ تاہم میں ان کے پاس داخل ہوا۔ وہ لوگ کہنے لگے: اے ابن عباس! مرحبا! (خوش آمدید) یہاں آپ کیوں تشریف لائے؟ میں نے کہا: میں تمہارے پاس آیا ہوں تاکہ تم سے بات کروں! پھر میں بولا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے زمانے میں وحی نازل ہوتی تھی، لہذا صحابہ کرامؓ کی تاویل سے باخوبی واقف ہیں۔ تاہم بعض خارجیوں نے کہا: ابن عباس کے ساتھ بات مت کرو اور بعض نے کہا: ہم ان سے ضرور بات کریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھے بتاؤ! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی، ان کے داماد اور رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے (یعنی حضرت علیؓ) پر کیوں طعن و تشنیع کرتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ بھی ان کے ساتھ ہیں؟ خوارج بولے: ہم لوگ ان پر تین چیزوں کی وجہ سے طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ میں نے کہا: بھلا وہ ہیں کیا کیا؟ کہنے لگے: پہلی چیز یہ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں مردوں کو حکم (منصف) بنایا ہے، حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "ان الحکم الا للہ" (الاحکام: ۵۷) حکم و فیصلے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ اور کیا چیز ہے؟ کہنے لگے: حضرت علیؓ معاویہ کے ساتھ قتال کرتے ہیں اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قیدی نہیں بناتے اور نہ ہی ان کے اموال کو غنیمت سمجھ کر تقسیم کرتے ہیں۔ سو اگر وہ کافر ہیں تو لا محالہ ان کے اموال ہمارے لئے حلال ہیں اور اگر وہ مؤمنین ہیں پھر تو ہمارا ان کی طرف تو ارشاد باری تعالیٰ حرام ہے۔ میں نے کہا ان دو کے علاوہ اور کوئی بات ہے جو طعن و تشنیع کے قابل ہو؟ کہنے لگے: انہوں نے اپنے نام سے "امیر المؤمنین" لقب منادیا ہے۔ پس اگر وہ امیر المؤمنین نہیں تو پھر وہ امیر الکافرین ہوں گے۔ میں نے کہا: اگر میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی محکم کتاب سے آیات اور نبی ﷺ کی سنت سے احادیث پڑھ کر (بطور دلائل کے) تمہیں سناؤں تو کیا تم رجوع کر لو گے؟ کہنے لگے: جی ہاں ہم ضرور رجوع کر لیں گے۔ میں نے کہا: رہی تمہاری یہ بات کہ حضرت علیؓ نے اللہ کے دین کے معاملہ میں مردوں کو حکم بنایا ہے، مولا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يا ايها الذين آمنوا لا تقتلوا الصديقين و انتم حرم و من قتله منكم متعمداً فجزاءه ان يتركه الله طيباً و من قتل منكم به ذوا عدل منكم





۱۱۲۸- تین عجیب سوال اور ان کا جواب..... محمد بن علی بن حشیش، ابراہیم بن شریک اسدی، عقبہ بن مکرم، یثیم، ابو بشر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت معاویہؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کی طرف خط لکھا اور خط میں ان سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا: سعید بن جبیر کہتے ہیں اصل میں برقل نے یہ تین چیزیں لکھ کر معاویہؓ سے پوچھی تھیں۔ حضرت معاویہؓ نے خط ملنے پر پوچھا تھا کہ ان کا جواب کون دے گا؟ کسی نے کہا: حضرت ابن عباسؓ ان کا باخوبی جواب دے سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت معاویہؓ نے ابن عباسؓ کو خط لکھا اور پوچھا کہ مجھ کو کیا ہے؟ کمان کس چیز کی علامت ہے؟ اور پوچھا کہ وہ کونسی جگہ ہے جس میں صرف ایک ہی مرتبہ سورج طلوع ہوا نہ اس سے پہلے سورج کبھی طلوع ہوا تھا نہ اس کے بعد کبھی طلوع ہوگا؟

ابن عباسؓ نے جواب لکھ بھیجا: (فرمایا:) مجرہ ایک دروازہ ہے جو آسمان میں کھلتا ہے۔ کمان اہل زمین کے لئے فرق ہونے سے ان کی علامت ہے (بارش کے دنوں میں آسمان پر بننے والی قوس قزح کو کمان کہا گیا ہے، اصغر) اور رسی وہ جگہ جہاں صرف ایک ہی مرتبہ سورج طلوع ہوا یہ وہ راستہ ہے جو بنی اسرائیل کو سمندر نے اپنے بیچ سے دیا تھا۔ اس جگہ پر ان کے گزرے گزرتے سورج طلوع ہوا پھر جب وہ گزر گئے تو سمندر بدستور مل گیا۔

۱۱۲۹- زمین و آسمان جڑے ہوئے تھے کی تفسیر..... ابو بکر بن غلامہ، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن حمزہ، حمزہ بن ابی محمد، عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور آیت کریمہ ”کائنات انقضا فتصاھما“ (انبیاء) یعنی آسمان و زمین آپس میں باہم ملے ہوئے تھے ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا کے متعلق دریافت کرنے لگا: ابن عمرؓ نے فرمایا: اس شخص یعنی ابن عباسؓ کے پاس چلے جاؤ اور اس سے پوچھو! پھر میرے پاس آؤ اور مجھے بھی بتاؤ۔

چنانچہ وہ آدمی ابن عباسؓ کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا: ابن عباسؓ نے فرمایا: آسمان و زمین کے جڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آسمان بارش نہیں برساتا تھا اور زمین سبز نہیں اگاتی تھی چنانچہ آسمان بارش سے پھٹ پڑا (اور برسنے لگا) اور زمین پھٹ کر سبزہ اگانے لگی۔ وہ آدمی جواب سن کر ابن عمرؓ کے پاس گیا اور انہیں بھی جواب سنایا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: یقیناً ابن عباسؓ کو بہت بڑا عظیم علم عطا کیا گیا ہے جو کچھ انہوں نے کہا سچ کہا۔ زمین و آسمان ایسے ہی تھے۔ پھر ابن عمرؓ نے فرمایا: میں کہا کرتا تھا کہ ابن عباسؓ تفسیر قرآن پر برأت کر لیتے ہیں جو مجھے تعجب میں ڈال دیتی تھی سو اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ انہیں واقعی علم عظیم سے نوازا گیا ہے۔

۱۱۳۰- علم کا بحر ذوالخار..... ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن عمر ابان عھلی، یونس بن کبیر، ابو حمزہ ثمالی،

ابوصالح کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کو ایک عظیم الشان مجلس میں دیکھا کہ اگر سارے کے سارے قریش مل کر اس مجلس پر فخر کریں تو واقعہ یہ بات ان کے لئے قابل فخر ہوگی۔ حتیٰ کہ کثرت نجوم کی وجہ سے راستہ بھی تنگ پڑ گیا تھا اور کوئی آدمی اس نجوم سے گزر کر آنے جانے کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ میں (اللہ اللہ کر کے) ابن عباسؓ کے پاس داخل ہوا اور انہیں دروازے پر لوگوں کے جمع ہونے کی خبر سنائی۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میرے لئے وضو کے واسطے پانی رکھو۔ پھر انہوں نے وضو کیا اور ایک جگہ تشریف فرما ہو گئے اور پھر فرمایا: باہر جاؤ اور ان لوگوں سے کہو: جو آدمی قرآن مجید یا قرآن مجید کے حروف یا کسی بات کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر آ جائے۔

ابوصالح کہتے ہیں: میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی۔ لوگ اندر داخل ہو گئے اور پورا گھر اور حجرہ بھر گیا۔

چنانچہ لوگوں نے ابن عباسؓ سے جس چیز کے متعلق بھی دریافت کیا انہوں نے بھرپور جواب دیا بلکہ ان کے سوال کے مقررہ جواب میں اضافہ کر کے انہیں مطمئن کیا۔ پھر فرمایا: تم اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ سب لوگ باہر نکل گئے۔ پھر مجھے حکم دیا کہ باہر جاؤ اور لوگوں سے کہو جو آدی تفسیر قرآن اور تاویل قرآن کے متعلق پوچھنا چاہتا ہو وہ اندر داخل ہو جائے۔ میں باہر نکلا اور لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تاہم لوگوں نے پھر گھر اور حجرہ بھر دیا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا انہوں نے لوگوں کو بالا اضافہ کافی شافی جواب دیا۔ پھر فرمایا: اپنے بھائیوں کے پاس لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ لوگ باہر نکل آئے۔ اس کے بعد مجھے پھر فرمایا باہر جاؤ اور کہو: جو آدی حلال و حرام اور فقہ کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر داخل ہو جائے۔ میں نے باہر نکل کر لوگوں تک پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ اتنی کثرت سے لوگ داخل ہوئے کہ گھر اور حجرہ پورا بھر دیا۔ لوگوں نے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا ابن عباسؓ نے خوب اچھی طرح اسکا جواب دیا۔ پھر فرمایا: تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ چنانچہ وہ سب نکل گئے۔ پھر فرمایا: باہر جاؤ اور کہو کہ جو آدی قرآن (مسائل میراث) اور ان جیسے دیگر مسائل کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہو، اندر آ جائے۔ جب میں نے باہر نکل کر لوگوں کو اندر آنے کی اجازت دی تو اتنی کثرت سے لوگ اندر داخل ہوئے کہ گھر اور حجرے کو بھر دیا۔ سو جس نے بھی پوچھا اسے توقع سے بھی زیادہ عمدہ جواب ملا۔ پھر فرمایا: تم لوگ باہر چلے جاؤ چنانچہ وہ سب باہر نکل گئے۔ فرمایا: باہر جاؤ اور کہو کہ جو آدی عربیت، اشعار اور لغت و نادر کلام کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو وہ اندر آ جائے۔ چنانچہ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم داخل ہوا کہ گھر و حجرہ دونوں لوگوں سے بھر گئے۔ پھر جس آدی نے بھی سوال کیا اسے بھرپور اور بالا اضافہ جواب دیا۔

ابوصالح کہتے ہیں: اگر سارے کے سارے قریش اس مجلس پر فخر کریں تو یقیناً یہ بات ان کے لئے قابل فخر ہوگی۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا (یہ صفت تمام ہی صحابہ کرامؓ کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی تھی چنانچہ دیکھنے والوں نے صحابہ کرامؓ کو اگر میدان جنگ میں دیکھا تب بھی کہا ان جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ علم میدان میں انہیں کسی نے دیکھا تب بھی دیکھنے والے نے کہا، ان جیسا کوئی نہ دیکھا۔ امور خلافت کی زمام کو اگر انہیں تھامتے ہوئے دیکھا تب بھی کہا ان جیسا کوئی نہ دیکھا۔ اگر سخاوت اور جود و کرم کے مواقع پر صحابہؓ کو دیکھا تب بھی دیکھنے والوں نے کہا ان جیسا کوئی نہ دیکھا..... الغرض ان جیسی دیگر صفات سے صحابہ کرامؓ کی پوری زندگی عبارت تھی اور وہ مرتفع محاسن تھے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔)

۱۱۳۱- بیت ابن عباسؓ کی فضیلت..... ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ کا تب، حسین بن علی طوسی، محمد بن عبد الکریم، یثیم بن عدی، ابن جریج، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے کوئی گھر ابن عباسؓ کے گھر جیسا نہیں دیکھا، کیونکہ ابن عباسؓ کا گھر کھانا کھلانے اور پانی پلانے میں سب سے بڑھا ہوا تھا۔

۱۱۳۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اطلق، عبد اللہ بن عمر، ابو معاویہ، شیبہ بن شیبہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عباسؓ کے گھر سے بڑھ کر کوئی گھر ایسا نہیں دیکھا کہ جس میں علم کی کثرت ہو، کھانے پینے کی فراوانی ہو اور کثرت سے لوگوں کو بیوہ جات کھلائے جاتے ہوں۔

۱۱۳۳- فرمودات ابن عباسؓ..... بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے ایک ہزار درہم کے بدلے میں ایک عالی شان جوڑا خرید کر زیب تن کیا۔

۱۱۳۴- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مرقی، کہس بن حسن بریدہ (ایک نسخہ میں کہس بن حسن البریدہ ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کو ایک آدمی نے گالی دی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تم مجھے گالی دے رہے ہو حالانکہ مجھ میں تین خصلتیں ہیں؛ جب میں کتاب اللہ کی کسی آیت کو دہراتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ کاش سارے کے سارے لوگ اس آیت کے بارے میں جانتے ہوں جتنا کہ میں چاہتا ہوں۔ میں مسلمانوں کے حکام میں سے کسی حاکم کو فیصلوں میں عدل و انصاف کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے دلی خوشی ہوتی ہے خواہ میں اس کے پاس اپنا کوئی فیصلہ کبھی نہ لے کر آؤں پھر کبھی مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اور جب کبھی میں زمین کے کسی قطعہ پر بارش کی برسات سنتا ہوں تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے حالانکہ وہاں میرے جانور چر رہے ہوں یا نہیں۔

۱۱۳۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، سفیان، ضرار بن مردہ، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا: بالفرض اگر فرعون بھی مجھے کہدے کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت کرے (یعنی تیری عمر و علم میں برکت کرے) تو میں بھی اسے جواباً کہدوں گا کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت کرے۔

۱۱۳۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، غلام بن یحییٰ، قطر، ابی یحییٰ قات، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر سرکشی کرنے کیلئے اتر آئے تو سرکش پہاڑ اس کی پاداش میں ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائے۔

۱۱۳۷- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، سلیمان بن حرب، شعبہ، حکم، حسن بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جس قوم میں بھی بغاوت ظاہر ہوئی اس میں اموات کی کثرت واقع ہوئی۔

۱۱۳۸- احمد بن محمد، ابواسامیل ترمذی، ابو نعیم، یونس بن اسحاق، منہال بن عمرو، سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب تم کسی بیت ناک سلطان کے پاس آؤ اور تمہیں اس کے ظلمے کا خوف ہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرو:

اللہ اکبر اللہ اعز من خلقه جميعاً اللہ اعز مما اعفوا واحذر، اعوذ باللہ الذی لا الہ الا هو الممسک

السموات السبع ان تقع علی الارض الا باذنه من شر عبده فلان وجنته واتباعه واشیاعه من الجن

والانس اللهم کن لی جاراً من شرمہم جل ثناءک وعز جوارک وتبارک اسمک و لا الہ غیرک۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ساری کی ساری مخلوق سے غالب تر ہے۔ جس چیز سے میں خوفزدہ اور

ڈر رہا ہوں اس سے بھی اللہ تعالیٰ غالب تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی

سات آسمانوں کو زمین پر گر پڑنے سے روکے ہوئے ہے مگر اسی کے حکم سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے

فلاں فلاں بندے کے شر سے، اسکی جماعت کے شر سے، اس کے قبیلہ کے شر سے اور اس کے مددگاروں کے شر

سے۔ خواہ ان کا تعلق جنات سے ہو یا انسانوں سے۔ یا اللہ! میرا نگہبان رہو، تمام مخلوق کے شر سے۔ تو جلیل

الشان تعریف والا ہے۔ محفوظ تیری پناہ دیا ہوا ہے۔ بابرکت ہے تیرا نام اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۹- سلیمان، بکر بن ہبل، عمرو بن ہاشم، سلیمان بن ابی کریم، جوہر، شحاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جس نے بسم اللہ کہہ لیا اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا۔ جس نے الحمد للہ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ جس نے اللہ اکبر کہہ لیا اس

نے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر دی۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر لیا اور جس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا اس نے اللہ کیلئے سر تسلیم خم کر دیا اور یہ اذکار اس کے لئے جنت میں رونق و خزانہ ہوں گے۔

۱۱۴۰- حبیب، ابو مسلم شہی، ابو عاصم تمیمی، عبد الحمید بن جعفر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ انار کا ایک دانہ اٹھاتے اور اسے تناول فرماتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ زمین میں کوئی بھی ایسا دانہ نہیں جس

میں تلخ کے لئے جنت کے انار سے دانہ نہ ڈالا جاتا ہو ممکن ہے یہ وہی دانہ ہو (تلخ کبھے ہیں کہ زردخت کا ٹکڑا مادہ زردخت میں ڈالنا)۔

۱۱۳۱- عمرو بن احمد، عبداللہ بن احمد بن ثابت، علی بن یحییٰ، ہشام بن عبداللہ رازی، رشید بن سعد، معاویہ بن صالح، بکر مد کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

بکر مد کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ نے ایک مرتبہ ابن حنفیہ کے ہاں ناشتہ کیا (میں بھی آپ کے ساتھ تھا)۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب ابن عباسؓ کی آنکھوں سے بینائی ختم ہو چکی تھی۔ اچانک ہمارے سامنے دسترخوان پر ایک ٹڈی آ پڑی۔ میں نے پکڑ کر حضرت ابن عباسؓ کو تھمادی اور کہا: اے رسول اللہ کے چچا زاد بھائی! ہمارے دسترخوان پر یہ ٹڈی گری ہے۔ آپ نے فرمایا: بکر مد! میں نے کہا: جی لیک! فرمایا: اس ٹڈی پر سریانی زبان میں لکھا ہے کہ: بلاشبہ میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں۔ ٹڈی دل میرے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، اسے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں مسلط کر دوں۔

۱۱۳۲- احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، یحییٰ بن عمرو بن مالک کمری، عمرو بن مالک، ابو جوزاء (ربیع) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ: "الامن اسی اللہ بقلب مسلم" (شعرہ ۸۹) مگر جو آدمی اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: جو آدمی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی شہادت لے کر آیا۔

۱۱۳۳- حبیب بن حسن، حامد بن شعیب، حسین بن حریث، علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، اعمش، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ "یعلم خانئۃ الاعین" اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والی آنکھوں کا علم رکھتا ہے، کے بارے میں فرمایا: جب تم کسی عورت کی طرف دیکھو تو یاد رکھو اس سے خیانت کرنا چاہتے ہو یا نہیں۔ "و ماتخفی الصدور" یعنی اللہ تعالیٰ دلوں میں پوشیدہ باتوں کو بھی بہ خوبی جانتا ہے۔ فرمایا: کہ جب تمہیں کسی عورت کے نفس پر قدرت حاصل ہو جائے آیا کہ تم اس سے زنا کرتے ہو یا کہ نہیں۔

حسین بن واقد راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر اعمش خاموش ہو گئے۔ پھر یوں: کیا میں تمہیں ان آیات کے ساتھ ملی ہوئی آیت کے بارے میں خبر نہ دوں؟ میں نے کہا ضرور خبر دیجئے! فرمایا: "واللہ یقضی بالحق" اور اللہ تعالیٰ برحق فیصلے کریں گے، یعنی اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیں "ان اللہ هو السميع البصیر" (غافر ۲۰۱) ہے شک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والے ہیں۔

۱۱۳۴- حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد، عبدالعزیز، داؤد بن عمرو، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یوسف علیہ السلام کے "ہَمَّ" یعنی ارادے کے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ ابن عباسؓ نے جواب میں فرمایا: یوسف علیہ السلام بیٹھ کر ہیمان (بچٹی، ازار بند) کھولنے لگے تھے کہ انہیں آواز دی گئی کہ اے یوسف! اس پرندے کی طرح مت ہو جاؤ، جس کے پر ہوں پس جب وہ زنا کرتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اس کے پر باقی نہیں رہتے۔ (آیت کریمہ یعنی "ولقد همت به وهم بها" کی تفسیر مروج ہے۔ ان کے دل میں تو ارادہ تک نہیں پیدا ہوا ہوا ہیمان کھولنا کہاں؟ تفصیل کے لئے تفاسیر کو دیکھ لیا جائے)۔

۱۱۳۵- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظہیر، ابو ظہیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے آیت کریمہ:

"يا ايها الذين آمنوا كونوا قوامين بالقسط شهداء لله" (نساء ۱۳۵)

اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور اللہ تعالیٰ کے لئے سچی گواہی دینے والے ہو۔

کے بارے میں فرمایا: کہ دو آدمی قاضی کے پاس بیٹھ جائیں اور پھر قاضی کسی کا لحاظ نہ رکھے اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر پیش کرے، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، ہبل بن یوسف، سلیمان بنی، ابو نصرہ کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ایک منادی قیامت کے قریب آواز لگائے گا: قیامت آچکی ہے! قیامت آچکی ہے! یہاں تک کہ اس کی آواز کو ہر زندہ و مردہ سن لے گا۔ پھر وہی منادی آواز لگائے گا: آج کے دن بادشاہت کس کے لئے ہے؟ صرف ایک غالب رہنے والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہی آج بادشاہت ہے۔

۱۱۳۷- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن عمر جعفری، ابو معاویہ، اعمش، حقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ نے ہمیں خطاب کیا اور وہ ان دنوں امیر حج تھے۔ چنانچہ انہوں نے سورۃ بقرہ پر مثنوی شروع کر دی۔ پڑھتے جاتے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے۔ جبکہ میں کہتا ہوا ہاتھ ہاتھ میں نے ان جیسا کلام کسی آدمی سے سنا اور ان جیسا کوئی دیکھا۔ بخدا! اگر ان کے کلام کو اہل فارس و اہل روم سن لیں لامحالہ اسلام لے آئیں۔

۱۱۳۸- گناہہ درجہ بدرجہ..... احمد بن سند، حسن بن علی، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر بن جوہر، شجاع کے سلسلہ سند سے مروی حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اے گناہگار انسان! اپنے گناہ کے برے انجام سے بے خوف مت رہو، جو کچھ گناہ کے نتیجے میں ہونے والا ہے وہ گناہ سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے۔ بشرطیکہ تم اسے جانتے ہو۔ بلاشبہ تجھے کراما کا تین سے حیا میں کمی ہے۔ نیز جس گناہ کا تجھے علم نہیں وہ اس گناہ سے عظیم تر ہے جکا تجھے علم ہے۔ حالانکہ تو بے خبر ہے کہ گناہ کی پاداش میں اللہ تعالیٰ تجھ سے کتنا خطرناک معاملہ کرنے والے ہیں! جب تو گناہ کرنے میں کامیاب ہو جائے اور پھر تجھے خوشی حاصل ہو یہ خوشی گناہ سے بھی عظیم تر ہے۔ اسی طرح جب تم گناہ پر خوفزدہ نہ ہو یہ بھی گناہ سے بڑھی ہوئی بات ہے۔ اسی طرح جب تم پردے لٹکائے گھر کے اندر گناہ کرنے میں مصروف ہو کہ ہوا سے پردے ہٹنے لگیں اور تیرا دل ہوا کی حرکت سے خوفزدہ نہ ہو یہ بھی گناہ سے عظیم تر بات ہے۔ تیری ہلاکت! کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کا کوئی گناہ نہیں تھا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں امتحان میں ڈال دیا کہ ان کے جسم میں لا علاج بیماری عود کر آئی اور ان کا مال بھی ختم ہو گیا۔ ان سے صرف اتنی خطا ہوئی تھی کہ ایک مظلوم مسکین نے اپنے ظلم کو دفع کرنے کے لئے ان سے مدد مانگی تھی تا چار ایوب علیہ السلام اسکی مدد نہ کر سکے، نہ بھلی بات کا حکم دیا اور نہ ہی ظالم کو ظلم سے باز رہنے کی تاکید کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈال دیا۔

۱۱۳۹- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، خلف بن ہشام، ابوشہاب، ابراہیم بن موسیٰ، ابن معبد، (دوسری سند) ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن آدم و ابوبکر بن عیاش، ادریس بن وہب بن معبد، موسیٰ بن اسدین سے ذیل کا کلام مروی ہے۔

۱۱۵۰- حسین بن علی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، احمد بن ستان، عبدالرحمن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد، موسیٰ بن ابی دارم، وہب بن معبد کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ کو ایک مرتبہ خبر دی گئی کہ باب بنی سہم کے پاس کچھ لوگ مسئلہٴ تقدیر کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ چنانچہ ابن عباسؓ ان لوگوں کی طرف جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنی چھڑی مکرہ کو دی، ایک بازو مکرہ کے کاندھے پر رکھا اور دوسرا اٹاؤس کے کاندھے پر (یہ دونوں آپ کے شاگرد تھے)۔ جب ابن عباسؓ ان لوگوں کے پاس پہنچے..... انہوں نے ابن عباسؓ کو مرحبا! کہا اور کہکس کر ان کے لئے جگہ بنانے لگے۔ لیکن ابن عباسؓ ان کے پاس تشریف فرمانا نہ ہوئے۔

ابوشہاب راوی نے اپنی سند میں کہا ہے کہ: ابن عباسؓ نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اپنی نسبت بیان کرو تا کہ میں تمہیں پہچان لوں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنی اپنی نسبت بیان کی۔ پھر ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکو کار بندے

جس جنتیں اللہ تعالیٰ کی خشیت خاموش کئے رکھتی ہے..... حالانکہ وہ لوگ گونگے نہیں ہوتے نہ ہی کلام کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اور ایسے علماء، نصحاء، آزاد مشائخ و دانشور ہیں جو اللہ تعالیٰ کے امور و ایام سے واقف کار ہیں۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا تذکرہ کرتے ہیں ان کی عقلیں زائل ہو جاتی ہیں۔ ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں اور جب انہیں اتفاقاً ہوتا ہے وہ از سر نو اللہ تعالیٰ کے لئے پاکیزہ اعمال کرنے کی طرف پلٹنے لگتے ہیں۔

عبدالرحمن بن مہدی نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے: کہ وہ حضرات اپنے آپ کو افراط کرنے والوں کے ساتھ شمار کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ عقلمند، قوی الاعضاء والایمان، عالموں اور خطا کاروں کے ساتھ رہتے ہیں، وہ نیکو کار گناہوں سے بری الذمہ ہیں وہ اللہ کے لئے کسی قسم کی کثرت کے خواہاں نہیں ہوتے اور نہ ہی قلت اعمال کو اللہ تعالیٰ کے لئے پسند کرتے ہیں۔ تم جہاں کہیں بھی ان سے ملو گے انہیں عقلمند، خوفزدہ، ڈرے ہوئے اور خائف پاؤں گے، وہ ب کہتے ہیں پھر حضرت ابن عباسؓ اپنی مجلس کو واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۱- سلیم بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، عبداللہ بن ولید، علی، بکیر بن شہاب، سعید بن جبیر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: بخدا! میں چاہتا ہوں کہ اہل قدر کا کوئی آدمی میرے پاس ہو میں اس کے سر کو کچھو کے لگا دوں (یعنی اس کے سر کی ٹھکانی کروں) لوگوں نے پوچھا: بھلا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا کیا۔ اس کے دونوں پہلوں پر سیاہی قوت کے ہیں، اس کا قلم نور ہے، اس کی کتابت (کلمائی) نور سے ہوئی ہے اور اس کی چوڑائی آسمان و زمین کے درمیان کی فضاء کے بقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لوح محفوظ میں ہر روز تین سو سات مرتبہ نظر کرتا ہے اور ہر مرتبہ کی نظر سے نئی نئی شان کی مخلوق پیدا کرتا ہے مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے، عزت دیتا ہے اور رسوا کرتا ہے۔ الغرض ہر مرتبہ کی نظر میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۱۵۲- احمد بن محمد بن معین، جعفر بن محمد بن شریک، محمد بن سلمان، اسماعیل بن ذکریا، محمد بن عیون خراسانی، ابو غالب شیخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تم فرمائیں کو اپنے اوپر لازم کرو اور جو احکام اللہ نے تمہارے اوپر واجب کئے ہیں ان کا حق ادا کرو۔ ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کی صدق نیت اور اس کے حسن ثواب والے عمل کو دیکھتا ہے اس کی سبھی تکلیف کو موخر کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ عظیم تر بادشاہ ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

۱۱۵۳- عبداللہ الصنہبانی، حسن بن محمد بن حمید، یعقوب بن عبد اللہ اشعری، جعفر بن ابی نعیرہ، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: نہ کوئی مومن ایسا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کافر جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے رزق حلال نہ لکھا ہو اگر وہ اس رزق حلال کے آنے تک صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔ لیکن اگر بے صبری سے کام لے اور حرام کو حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق حلال میں کمی کر دیتا ہے۔

۱۱۵۴- محمد بن علی بن حمیش، حسن بن ذکریا، محمد بن سلیمان، اسماعیل بن ذکریا، محمد بن عیون، عکرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمان باری تعالیٰ:

”احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آتواہم لایفتنون۔ (علیوت ۲) کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ انہیں بس اتنا کہہ دینے پر چھوڑ دیا جائے گا کہ ہم ایمان لائے اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف مبعوث کرتے۔ چنانچہ جتنا عرصہ نبی نے اس امت میں ٹھہرنا ہوتا ٹھہرتا، پھر اللہ تعالیٰ اسکی روح قبض کر لیتے۔ پس اس نبی کی امت نبی کی وفات کے بعد کہتی: ہم اپنے نبی کے طریقہ کار اور اس کے راستے پر کار بند ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لینے کے لئے انہیں کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتے۔ پس ان میں سے جو آدمی اپنے نبی کے طریقہ کار پر ثابت قدمی رکھتا ہے چلاو صادق ہوتا اور جو اپنے نبی کے طریقہ کار کی مخالفت کرتا اور کہیں اور بہک جاتا وہ جھوٹا و کاذب ہوتا۔

۱۱۵۰- منکر کے تقدیر کے ساتھ کھوپڑی کا واقعہ..... سلیمان بن احمد، یوسف قاضی، ابو ریح زہرانی، عون بن عمارہ، یحییٰ بن ابی الصہبہ  
 وحق بن مریم، علی بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو تقدیر کا انکار کرتا تھا  
 اور اپنی بیوی کے ساتھ برابرتا و کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن بیابان کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اسے ایک کھوپڑی پڑی ہوئی ملی۔ اس پر  
 لہاں لکھا ہوا تھا "کھوپڑی جلاوی جائے گی اور پھر اس کی خاک ہوا میں اڑادی جائے گی" قدری نے (دل میں خیال کیا کہ میں  
 ایسا ہوں کہ کیسے اس کو جلا یا جائے گا چنانچہ اس نے) کھوپڑی اٹھائی اور ایک جامہ دان میں رکھ کر بیوی کو دیدی۔ پھر بیوی کے ساتھ اچھا  
 برتاؤ کر کے سفر میں نکل گیا۔ چنانچہ قدری کی بیوی کے پاس اسکی پڑوسنیں جمع ہو گئیں اور اس سے کہنے لگیں: اے ام قلاں! تیرے شوہر نے  
 تیرے ساتھ اچھا برتاؤ کیسے کیا؟ درحقیقت تمہیں رکھنے کے لئے ایک معشوقہ کا مردیا ہے اور جامہ دان (توکری) میں تیرے خاوند کی ایک  
 معشوقہ کا سر ہے۔ چنانچہ قدری کی بیوی سن کر آگ بگولہ ہوئی اور فوراً توکری کی طرف لپکی، جو توکری کھولی تو اس میں واقعہ کھوپڑی  
 پائی۔ عورتوں نے کہا: اے ام قلاں! تم اس کھوپڑی کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گی؟ پھر عورتوں نے ہی اسے مشورہ دیا کہ اسے جلاؤ اور پھر اس  
 کی خاک ہوا میں اڑا دو۔ چنانچہ قدری کی بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب اسکا خاوند سفر سے واپس آیا تو بیوی کو آگ بگولہ پایا۔ قدری نے  
 توکری کے متعلق دریافت کیا۔ بیوی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ قدری سن کر کہنے لگا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور تقدیر کی تصدیق کی چنانچہ  
 اس نے انکار تقدیر سے رجوع کر لیا۔

۱۱۵۱- مجھے ضرور پڑھو..... احمد بن سندی، حسن بن علویہ، اسماعیل بن یحییٰ، اسحاق بن بشر، ابی بکر ہذلی، ہشام بن حسان و مقامل، ایک  
 تابعی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا اس نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی پھر اچانک اس  
 سے کوئی خطا سرزد ہو گئی، جس سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہوا۔ چنانچہ وہ بیابان میں آیا اور بیابان کو مخاطب کر کے کہنے لگا: اے بیابان! تیری  
 ریت کے ذمیر کثرت سے ہیں، تجھ میں جہاد کے درخت و جھاڑیاں بے شمار ہیں، تجھ میں ریگتے والے حیوانات بہت زیادہ ہیں اور تیرے  
 ٹیلوں کی تعداد بھی بے حساب ہے، کیا تجھ میں کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے میرے پروردگار عزوجل سے پوشیدہ کر دے؟ چنانچہ بیابان  
 نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے جواب دیا: اے آدمی! مجھ میں موجود ہر درخت، جھاڑی اور ہر جسم کی نباتات کے پاس کوئی نہ کوئی ذمہ دار  
 فرشتہ موجود ہے۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ سے کیسے چھپا سکتا ہوں؟ پھر وہ آدمی سمندر کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا: اے گہرے  
 پانی والے اور کثیر پھلیوں والے سمندر! کیا تجھ میں کوئی جگہ ایسی ہے جو مجھے اللہ عزوجل سے چھپا دے؟ سمندر نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے  
 اسے جواب دیا: اے آدمی! بخدا! مجھ میں پائی جانے والی ہر کنکری اور ہر جاندار شے کے پاس ایک ایک نگہبان فرشتہ موجود ہے۔ بتائیں  
 اللہ عزوجل سے تجھے کیسے پناہ دے سکتا ہوں! یہاں سے بھی مایوس ہو کر وہ پہاڑوں کے پاس آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا: اے بے  
 پناہ بلند یوں والے اور ان گنت غاروں والے پہاڑو! کیا تمہارے اندر کوئی ایسی جگہ ہے جو مجھے اللہ عزوجل سے روپوش کر دے؟  
 پہاڑوں نے جواب دیا: بخدا! ہم میں موجود ہر کنکری اور ہر غار کے پاس ضرور ایک موکل فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ بتا ہم تجھے اپنے اندر کیسے  
 خدا سے روپوش کر سکتے ہیں! تاہم وہ آدمی ہر طرف سے ناامید ہو کر توبہ کرنے لگا۔ پھر موت اس کے پاس آئی تو رونے لگا اور دعا کی:  
 اے میرے پروردگار! میری روح قبض کر کے ارواح مقبوضہ کے ساتھ شامل کر دے اور میرے جسم کو فوت شدہ جسموں میں شامل کر دے  
 اور مجھے قیامت کے دن دوبارہ زندہ نہیں کرنا۔

۱۱۵۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو سعیدہ حداد و اسماعیل بن علیہ، صالح بن رستم، عبد اللہ بن ابی ملیکہ کے



سلسلہ سند سے مروی ہے:

عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کی مکہ سے مدینہ تک صحبت اختیار کی۔ چنانچہ آپؓ جب راستے میں کہیں اترتے تو آدمی رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے ایوب نے پوچھا: ابن عباسؓ قرأت کیسے تھی؟ عبداللہ بن ابی ملیکہ نے جواب دیا: ابن عباسؓ نے آیت کریمہ:

”وَجَاءتْ سَكْرَةٌ بِالْحَقِّ ذَالِكُمْ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ (ق۔ ۱۹)

اور موت کی بے ہوشی حق لے کر آن پہنچی۔ یہی ہے وہ جس سے تو بد کرتا تھا۔

تلاوت کی اور اس آیت کو ترتیل کے ساتھ بار بار پڑھنا شروع کیا اور بہت زیادہ روئے۔ الفاظ حدیث ابو عبیدہ کے ہیں۔

۱۱۵۸۔ زبان کی وجہ سے انسان گھٹن کا شکار ہوگا..... احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب سعید جری، ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان کی نوک ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے اور کہہ رہے ہیں: تیری ہلاکت! بھلی بات کہہ! اس میں تیرے لئے فائدہ ہے اور بری بات سے خائف رہ! تاکہ تو سلامتی میں رہے۔ آدمی نے ابن عباسؓ سے کہا: اے ابن عباسؓ! کیا ہوا کہ میں آپؓ کو زبان کا ایک کنارہ پکڑے ہونے لگوں رہا ہوں؟ فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن آدمی اسی زبان کی وجہ سے سب سے زیادہ گھٹن کا شکار ہوگا۔

۱۱۵۹۔ نقلی حج بہتر ہے یا کسی بے کس کی مدد۔ محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی بن ولید نسوی، خلف بن عبد الحمید، ابو صیان، عبدالغفور بن سعید، ابو ہاشم رمانی، عکرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: بخدا! میں مسلمانوں کے کسی گمراہ کی مہینہ بھر یا ہفتہ بھر کے لئے کفالت کروں مجھے پے در پے حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں ایک دابق کے بقد مال اپنے کسی بھائی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہدیہ کروں مجھے اللہ کے راستے میں دینا خرچ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۱۶۰۔ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن اسحاق، علی بن حسین بن اشکاب (اصل نسو میں اٹھلیک ہے) کثیر بن ہشام، یحییٰ بن ابراہیم، محمد بن عبید اللہ مغزازی، شہاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب درہم دو دینار ڈھالے گئے اٹھلیس نے انہیں پکڑ کر اپنی آنکھوں کے ساتھ لگایا اور کہا: تم میرا شرم قلب اور میری آنکھوں کی خشنک ہو۔ تمہارے ذریعے میں لوگوں کو سرکشی پر آمادہ کروں گا اور تمہاری وجہ سے لوگوں کو کافر بناؤں گا اور تمہاری وجہ سے میں لوگوں کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ پس میں ابن آدم سے راضی ہوں خواہ وہ خدا کی عبادت کرے، لیکن دنیا سے لگاؤ رکھے۔

۱۱۶۱۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، سفیان ثوری، ابن جریر، ابو ملیکہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: کامل لوگ تو ختم ہو گئے صرف نسائے رہ گئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: نسائے کیا ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جو کامل لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں۔ فی الواقع وہ کامل لوگ نہ ہوں۔

۱۱۶۲۔ عمر بن احمد بن عثمان، علی بن محمد صری، محمد بن اسماعیل سلمی، ابو نعیم، شریک، ابیٹ، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگوں کی عقلیں مانند پڑ جائیں گی حتیٰ کہ تم اس زمانے میں کوئی ایک عقلمند بھی نہیں پاؤ گے۔

۱۱۶۳۔ ابو بکر بن خلاد، اسحاق بن ابراہیم حربی، عماد بن موسیٰ، سفیان، ابن طاہر، طاہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن

عباسؑ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ معاویہؓ نے مجھے کہا: کیا تم علیؑ کی ملت پر ہو؟ میں نے جواب دیا: میں تو عثمانؓ کی ملت پر بھی نہیں ہوں، میں تو صرف رسول اللہ ﷺ کی ملت پر ہوں۔

۱۱۶۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل و یحییٰ بن معین، معمر، شعیب، ابو رجاہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے (اکثر سے رونے کی وجہ سے ان کے) چہرے پر آنسو بہنے کی جگہ پر آنے سے کی طرح ہو گئی تھی۔

۱۱۶۵- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، طاؤس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حرمت کی تعظیم کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ بخدا! میں انہیں یاد کر کے جب بھی رونا چاہوں رو لیتا ہوں۔

۱۱۶۶- ابن عباسؓ کی وفات کا واقعہ..... امام ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن سلیمان بصری، ابو عمر حفص بن عمر ربکی، فرات بن سائب، میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جنازے میں حاضر ہوا۔ جب ان کے جنازے کو نماز پڑھنے کے لئے رکھا گیا اچانک سفید رنگ کا ایک پرندہ آیا اور ان کے کفن میں گھس گیا۔ لوگوں نے اسے کفن میں تلاش کیا مگر نہ ملا، چنانچہ جب ان کی قبر پر انٹیشیں درست کی گئیں، ہم نے ایک آواز سنی لیکن آواز والا دکھائی نہیں دیتا تھا، کہنے والا کہہ رہا تھا:

بایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (جر ۳۰۴۷)  
اے اطمینان والی روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل، اس طرح کہ تو اس سے راضی و توجہ سے راضی۔ پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔

### (۳۶) حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ایک حق کی خاطر حملہ آور ہونے والے، صدق کے قائل، جنہیں بعد از ولادت نبی اکرم ﷺ نے اپنے منہ مبارک سے کھجور چبا کر کھلائی، ماں باپ کے خاندانوں کی شرافتوں کے جامع، قیام اللیل میں مشاہدہ کرنے والے، لگاتار روزے رکھنے والے، بے مثال شمشیر زن، پختہ رائے والے، بہادروں کو لاکارنے والے، حافظ قرآن، نبی ﷺ کے طریقہ کار پر چلنے والے، صدیق اکبرؓ کے رفیق سفر و حضر، نبی ﷺ کی چھوٹی صفیہ کے پوتے اور نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ صدیقہؓ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف مخلوق کی کثرت پر فخر کرنے والوں پر حق کو غالب کرتا ہے۔

۱۱۶۷- نبی ﷺ کا مبارک خون اپنے جسم میں محفوظ کرنے والے..... سلیمان بن احمد، دران بن سفیان بصری، موسیٰ بن اسماعیل، ہبید بن قاسم بن عبدالرحمن بن ماعز، عامر بن عبداللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عبداللہ بن زبیرؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس آیا اس وقت نبی ﷺ چھینے لگوا رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! یہ خون (جو کہ چھینے لگوانے کی وجہ سے نکلا ہے) لے جاؤ اور اسے ایسی جگہ گرا دو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ چنانچہ

جب میں نبی ﷺ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو میں نے گھونٹ گھونٹ کر کے سارا خون پی لیا۔ جب میں واپس لوٹا نبی ﷺ نے فرمایا: اب عبد اللہ! تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے خون کو ایسی جگہ پہنچا دیا ہے (جو سب کی نظروں سے اوجھل ہے)۔ مجھے گمان تھا کہ آپ کو لوگوں کے مطلع ہونے کا خوف ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید تم اسے پی چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تمہیں خون پینے کا حکم کس نے دیا تھا! (ویل لک من الناس وویل الناس منک)۔ (۱)

۱۱۶۸۔ محمد بن علی بن حوش، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن موسیٰ جرشی، سعد ابو عامر مولیٰ سلیمان بن علی، کیسان مولیٰ عبد اللہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سلمان رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اچانک سلمان دیکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے پاس ایک طشت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اسے پیئے جا رہے ہیں۔ سلمان نے عرض کیا: یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: میں نے اسے (یعنی عبد اللہ بن زبیرؓ) کو پھینچنے سے نکالا ہوا خون گرانے کے لئے دیا تھا۔ سلمان نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے، وہ تو اسے پی چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ابن الزبیر سے ارشاد فرمایا: کیا تم اسے پی چکے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: وہ کیوں؟ میں نے عرض کیا: مجھے پسند تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا خون میرے پیٹ میں چلا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست شفقت ابن الزبیرؓ کے سر پر رکھا اور ارشاد فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہے لوگوں سے اور لوگوں کے لئے ہلاکت ہے تجھ سے۔ تجھے آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے۔ (یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں فرمان الیزدی ہے کہ تیرے رب نے اپنے اوپر یہ بات لازم کر لی ہے کہ جہنم سے ہر ایک کو گزرتا ہوگا۔) (۲)

۱۱۶۹۔ محمد بن علی، حسین بن مودود، سلیمان بن یوسف، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابراہیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابن شہاب، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

حضرت معاویہؓ کو خبر دی گئی کہ عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیرؓ ینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے گئے ہیں۔ تاکہ وہاں یزید بن معاویہ کی بیعت سے کعبہ میں پناہ حاصل کر سکیں۔ چنانچہ جب حضرت معاویہؓ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مقام تنعم میں عبد اللہ بن زبیرؓ کے ساتھ ان کی ملاقات ہو گئی۔ معاویہؓ نے عبد اللہ سے صرف رشتہ داروں کے حال احوال دریافت کئے اور جو شکایت انہیں پہنچی تھی اسکے متعلق کچھ نہ کہا۔ پھر حضرت معاویہؓ کی حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے ملاقات ہوئی۔ ان دونوں حضرات نے یزید کی ولی عہدی میں حضرت معاویہؓ سے بات چیت کی۔ پھر معاویہؓ نے عبد اللہ بن زبیرؓ کو بلایا اور ان سے کہا: یہ سارا کام تمہارا ہے اور تم نے ان دونوں کو پھسلا یا اور ان کو یہاں لے کر آئے۔ تم تو اس دھوکہ باز لومڑی کی مانند ہو جو ایک سو داغ سے لٹختے نہیں پاتی کہ دوسرے میں گھس جاتی ہے۔ ابن زبیرؓ نے فرمایا: میں کسی قسم کی محالیت کے درپے نہیں ہوں لیکن میں وہ آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا پسند کرتا ہوں۔ سو جب میں تم دونوں سے پختہ عہد و معاہدہ کر چکوں گا پھر تم دونوں میں سے کسی کی اطاعت کروں گا؟ سو اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انارت کے مالک ہیں تو آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت کر لیں، ہم بھی آپ کے ساتھ اس کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ الغرض ان سب حضرات نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت معاویہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: خبردار! مجھے بہت سارے لوگوں کی باتیں پہنچی ہیں جو قابل غور ہیں۔ نیز مجھے ان لوگوں کے بارے میں مختلف افواہیں پہنچی ہیں۔

۱۔ المستدرک ۵۵۳/۳، والمطالب العالیۃ ۳۸۳، ومجمع الزوائد ۲۷۰/۸، وتفسیر القرطبی ۱۰۳/۲، وکنز العمال ۳۷۲۲۲

۲۔ سنن الدارقطنی ۱۲۸/۱، وتلخیص الحمیر ۳۱/۱، وتاریخ ابن عساکر ۲۰۱/۷، (التہذیب) وکنز العمال ۳۳۵۹۱، ۳۷۲۲۳

جنس میں سراسر جھوٹ پاتا ہوں۔ حالانکہ یہ لوگ بات سنتے ہیں اطاعت بجالاتے ہیں اور جس صلح میں پوری امت داخل ہے یہ لوگ بھی داخل ہیں۔

۱۱۔ عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی عاصم، حوٹلی عمرو بن عثمان، شعیب بن اخطی، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک مرتبہ یزید بن معاویہ نے عبد اللہ بن زبیرؓ کی طرف خط لکھا: میں نے چاندی کی بنی ہوئی ایک چھڑی اور سونے کی بنی ہوئی دو صدیہ زیاں اور چاندی کا بنا ہوا ایک طوق بھیجا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ آپ ضرور بالضرور ان اوزار میں اپنے آپ کو گرفتار کروائیں گے۔ چنانچہ عبد اللہ بن زبیرؓ نے خط دور پھینکا اور ذیل کا شعر پڑھا:

ولا الین لغیر الحق اسالہ  
حتی یلین لضرر من الماضع الحجر

جس باحق کا مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے میں اسکے لئے نرمی نہیں دکھلاؤں گا تا وقتیکہ چبانے والی داڑھیوں کے لئے پتھر نہ نرم ہو جائے۔

۱۲۔ ابن الزبیر کا آخری وقت..... سلیمان بن احمد علی مبارک صنعانی، یزید بن مبارک، عبد الملک بن عبد الرحمن زماری، قاسم بن من، ہشام بن عروہ:

عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جب معاویہؓ وفات پا گئے تو عبد اللہ بن زبیرؓ جان بوجھ کر یزید بن معاویہ کی اطاعت بجالانے سے پہلو تہی کرنے لگے اور علانیہ طور پر اسے برا بھلا کہنے لگے۔ یزید کو جب اسکی خبر ملی تو کہنے لگا: بخدا! ابن زبیر کو بیڑیوں اور طوقوں میں گرفتار کر کے لایا جائے، ورنہ میں اس پر لشکر کشی کروں گا۔ ابن زبیرؓ سے کہا گیا: کیا ہم آپ کے لئے چاندی کا ایک طوق نہ بنا دیں جسے آپ پکڑوں تھے تاہم بیڑیوں میں یزید کی قسم پوری ہو جائے گی اور آپ صلح کر لیں۔ ابن زبیرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا نہ کرے پھر مجھ ذیل شعر پڑھنے لگے:

ولا الین لغیر الحق اسالہ  
حتی یلین لضرر من الماضع الحجر

جس باحق کا مجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے میں اسکے لئے نرمی نہیں دکھلاؤں گا تا وقتیکہ چبانے والی داڑھیوں کے لئے پتھر نہ نرم ہو جائے۔

پھر فرمایا: بخدا! عزت کی تلوار زلت کے کوڑے سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی اور یزید کی مخالفت کا اعلان کر دیا۔ یزید نے ابن زبیرؓ کے پاس حصین بن نمیر کندی کو لڑنے کیلئے بھیجا اور اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا: اے ابن زبیرؓ! (گدھے کے بیچ) قریش کی دھوکہ بازیوں سے بچ کر رہنا اور ان کے ساتھ صرف نیزوں اور گھوڑوں سے معاملہ کرنا (یعنی تازیانہ حملے کرنا اور صلح جوئی کے دھوکہ میں نہ آنا)۔ چنانچہ حصین مکہ آن وار د ہوا ابن زبیرؓ نے اسکے ساتھ بھر پور جنگ کی۔ مگر حصین کی فوجوں نے کعبہ کو جلا ڈالا۔ پھر حصین کو یزید کی موت کی خبر پہنچی تو وہ خیر سنتے ہی بھاگ نکلا۔

جب یزید مر گیا تو مروان بن حکم نے لوگوں کو اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی دعوت دی۔ پھر جب مروان مر گیا تو عبد الملک نے اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے کی لوگوں کو دعوت دی۔ چنانچہ عبد الملک نے حجاج کو اپنے ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے مکہ بھیجا۔ حجاج مکہ میں وارد ہوا اور ابوجہش پہاڑ پر چڑھ گیا۔ وہیں پہاڑ پر اس نے یحییٰ بن زبیرؓ کی اور ابن زبیرؓ اور ان کے ہمراہیوں پر پتھر برسانے شروع کئے۔

(اس وقت ابن زبیرؓ اپنی فوج کے ساتھ مسجد حرام میں موجود تھے، حجاج نے مسجد پر بھر پور سنگباری کی)، چنانچہ جب وہ دن طلوع ہوا جس میں ابن زبیرؓ گوشہید کیا گیا تو حضرت ابن الزبیرؓ صبح صبح اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس گئے۔ وہ اس وقت سو سال کی عمر کی تھیں۔ ابھی تک ان کا ایک دانت بھی نہیں گرا تھا اور نہ ہی ان کی مینائی میں کچھ فرق آیا تھا۔ اسماء کہنے لگیں: اے عبد اللہ! تم نے اپنی جنگ کے بارے میں کیا کیا؟ ابن زبیرؓ نے جواب دیا: دشمن فلاں فلاں جگہ تک پہنچ گیا ہے یہ کہتے ہوئے ابن زبیرؓ ہنس

پڑے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ موت میں راحت و آرام ہے۔ اسما نے فرمایا: اے پیارے بیٹے! شاید تم نے موت کی تمنائیں میرے لئے کی تھیں مجھے مرنا پسند نہیں تا وقتیکہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے۔ یا تو تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ اور میری آنکھیں خشک نہ ہوں یا پھر تمہیں قتل کر دیا جائے اور میں تمہاری جان و جسم کو عند اللہ باعث ثواب سمجھوں۔ پھر ابن زبیر نے والدہ کو الوداع کیا اور اسما نے تاریکی و صیبت فرمائی اور فرمایا: اے پیارے بیٹے! خبردار! تم قتل کے ڈر سے اپنے دین کی کوئی خصلت نہ چھوڑو جیسو۔ پھر ابن زبیر والدہ کے پاس سے نکل آئے اور مسجد میں تشریف لے آئے یہاں ان سے کہا گیا: کیا ہم شامیوں کے ساتھ صلح کے بارے میں بات چیت نہ کریں؟ فرمایا: کیا یہ وقت صلح کا ہے؟ بخدا! اس وقت اگر شامی تمہیں کعبہ کے پتھوں سے بھی پالیں تمہیں ضرور ذبح کر ڈالیں گے پھر درج ذیل شعر پڑھا:

ولست بمناع الحیاة بذلہ  
ولا مرقق من خشیة الموت سلماً

میں ذلت و رسوائی کے بدلے میں زندگی کو خریدنے والا ہوں اور نہ ہی میں موت کے ڈر سے سیرگی پر چڑھنے والا ہوں۔  
پھر ابن زبیر نے اپنے ہمراہیوں کو وعظ و نصیحت کی اور فرمایا: جس طرح تمہارے چہرے غصے سے آگ اگل رہے ہیں اسی طرح تمہاری تلواریں بھی آگ اگلیں۔ کسی کی تلوار نہ ٹوٹے پائے کہ پھر وہ عورت کی طرح ہاتھوں سے اپنی جان کا دفاع کرنے لگ جائے۔ بخدا! جب بھی میری کسی لشکر سے ملے بھیجی ہوئی میں ہمیشہ صف اول میں رہا نیز مجھے جنگوں کے دوران جو زخم بھی آیا اس کا درد مجھے صرف اتنا محسوس ہوا جس طرح بیماری کے لئے دوائی کا اثر محسوس ہوتا ہے۔

پھر ابن زبیر نے شامیوں پر حملہ کر دیا اور ان کے ساتھ سفیان بھی تھے۔ سب سے پہلے اسود نامی آدمی سے ان کا مقابلہ ہوا اس پر تلوار کا ایک ہی وار کیا وہ لڑکھڑاتا ہوا دوڑ جا کر ا۔ وہ اسود نامی شخص بولا: آخ! اے ابن زبیر! ابن زبیر نے اسے جواباً فرمایا: ہیش! اے حام! کیا اسما زانیہ ہے؟ پھر شامیوں کو مسجد سے مار بھاگایا اور مسلسل اسی طرح لگا تار ان پر حملے کرتے رہے اور انہیں مسجد سے باہر نکالتے رہے اور ساتھ ساتھ فرماتے رہے کاش! مسجد کا ایک کونہ میرے ذمہ ہوتا تو میں اس کے لئے کافی ہوتا۔ عروہ کہتے ہیں: مسجد کی چھت پر ابن زبیر کے کچھ مددگار چڑھے ہوئے تھے جو دشمنوں پر ایشیں برسا رہے تھے اتفاقاً ایک اینٹ ابن زبیر کے سر پر بھی آن لگی حتیٰ کہ ان کا سر چھٹ گیا کھڑے کھڑے رک گئے اور زبان سے فرمائے جا رہے تھے۔

ولسا علی الاعقاب تدمی کلومنا  
ولکن علی اقدامنا تقطر الدما۔

ہم وہ نہیں کہ پیچھے پھیرنے کی وجہ سے ہماری ایزویوں پر خون گرنا ہو بلکہ سینہ پر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون چپکتا ہے۔  
عروہ کہتے ہیں: پھر ابن زبیر گر گئے اور ان کے دو آڑ کردہ غلام یہ کہتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوئے: بندہ اپنے رب کی خاطر حملہ کرتا ہے اور اس سے بچتا رہتا ہے۔ عروہ کہتے ہیں: پھر شامیوں کے انہو نے آگے بڑھ کر ابن زبیر کا سر تن سے جدا کر دیا۔  
۱۱- سلیمان بن احمد علی بن مبارک، زید بن مبارک، ابراہیم بن اخطی، ابو اخطی کہتے ہیں:

جس دن حضرت عبداللہ بن زبیر کو مسجد حرام میں شہید کیا گیا تھا میں ادھر موجود تھا۔ شامیوں کے لشکر مسجد کے مختلف دروازوں سے داخل ہوتے تھے۔ چنانچہ جب بھی شامیوں کی کوئی جماعت مسجد میں داخل ہوتی ابن زبیرؓ تجھمراؤں حملہ کرتے اور ان سب کو مسجد سے باہر نکال دیتے۔ وہ اسی حالت پر بدستور قائم تھے کہ اچانک مسجد کے اوپر سے ایک اینٹ ان کے سر پر لگی جس کے کاری زخم سے وہ گر پڑے آپ رجزیہ یا اشعار پڑھ رہے تھے:

اسماء ان قتلت لاتبکین  
لم یبق الاحسی و دینی

و صارم لانت بہ یمینی

اے اسماء! اگر مجھے شہید کر دیا جائے تم نے نہیں رونا چونکہ باقی صرف میرا حسب و دین ہی رہا ہے اور ایک تنگی کاٹنے والی تلوار

ہے جس سے میرا دایاں ہاتھ نرم پڑ گیا ہے۔

۱۱۳- فاروق بن عبدالکبیر خطابی، عبدالعزیز بن معاویہ عقی، جعفر بن عون، ہشام بن عروہ:

عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ہشامیوں پر حملہ کرتے اور انہیں مسجد کے مختلف دروازوں سے باہر نکال دیتے اور یہ ریز پڑتے تھے:

لو کان قرنی واحد اکفیتہ

یعنی اگر مسجد کا ایک کونہ میرے پر دہوتا تو میں اکیلا اس کے لئے کافی ہوتا۔

نیز یہ رجز بھی پڑتے تھے:

ولکن اقدامتقطر الدما.

ولسا علی الاعقاب تدمی کلومنا

یعنی ہم وہ نہیں کہ پیٹھ پھیرنے کی وجہ سے ہماری اڑیوں پر خون گرتا ہو بلکہ سینہ پر ہونے کی وجہ سے ہمارے قدموں پر خون چکاتا ہے۔  
۱۱۴- جعفر بن محمد بن عمرو اسلم، ابو حصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ، اسامہ بنت ابی بکر (دوسری سند) عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، وحیم، شعیب بن اسحق، ہشام بن عروہ و فاطمہ بنت منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بنت ابی بکر نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی، اس وقت ان کے وطن میں حضرت عبداللہ بن زبیر بصورت حمل تھے۔ چنانچہ جب اسامہ نے انہیں حرم دیا اس وقت تک انہیں دودھ نہ پلایا جب تک کہ نبی ﷺ کے پاس لے کر نہ آ گئیں۔ چنانچہ ولادت کے بعد ان کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آغوش رسالت میں دیدیا آپ ﷺ نے گود میں لیکر خیر وبرکت کی دعا کی اور تبرک کاجھور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی۔ اس دنیا میں آنے کے بعد اس عالم سے جو سب سے پہلی نعمت عبداللہ بن زبیر کے منہ میں گئی وہ آنحضرت ﷺ کا لعاب دہن تھا۔

۱۱۵- ابوبکر طلحی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، ابوالحمیہ یحییٰ بن یعلیٰ تمیمی، یعلیٰ تمیمی کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ شہادت کے تین دن بعد مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ وہ اس وقت سو لی پر لٹکاے ہوئے تھے۔ ابن زبیرؓ کی والدہ لاش کے پاس تشریف لائیں وہ اس وقت یوزمی ہو چکی تھیں۔ قد لسا تھا اور آنکھوں کی پیرنا کی جواب دے چکی تھی۔ حجاج سے کہنے لگیں: کیا ابھی تک اس شہسوار کو نیچے اتارنے کا وقت نہیں آیا؟ حجاج بولا: (یہ شہسوار کہاں کی تو منافق ہے۔ اسامہ نے جواب دیا: بخدا! یہ منافق نہیں تھا بلاشبہ یہ تو نیکو کا تھا اور دن کو روزہ رکھتا اور رات کو مصلے پر کھڑا رہتا تھا۔ حجاج بولا: اے بڑھیا! وہاں لوٹ جا، تیری عقل میں فساد آ گیا ہے۔ اسامہ نے جواب دیا: بخدا! ایسی بات نہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اس وقت سے میری عقل میں فساد نہیں آیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ ثقیف میں سے ایک کذاب اور ایک میر (بلا کو یعنی لوگوں کا قتل عام کرنے والا) ظاہر ہوگا، رہا کذاب سوہم اسے (مختار غلطی کو) دیکھ چکے، اور میر تو تم ہی ہو۔

۱۱۶- علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، محمد بن حسان، عبدالوہاب بن عطاء، زبیر بن جعدان، مجاہد کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا: وہ ابن زبیرؓ کی سو لی پر لٹکی ہوئی لاش کے پاس سے گزرے اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو یقیناً دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا اور رشتہ داری کی پاسداری رکھتا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ وہ تجھے کسی صورت عذاب نہیں دے گا۔ مجاہد کہتے ہیں: پھر ابن عمرؓ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے ابوبکر صدیقؓ نے

حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی برائے عمل کماے گا اسے اسکا بھر پورا بدلہ دیا جائے گا۔  
۱۱۷۷- ابو بکر مکی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، ہندل، سیف ابو بذیل، نافع کا بیان ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو کھجور کے جس سے پڑان  
زیرؓ کو لٹکایا گیا تھا اس کے قریب کیا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔ بخدا! تو دنوں کو روزے رکھتا تھا اور راتوں  
کو قیام کرتا تھا۔

۱۱۷۸- ابن زبیرؓ موزبانوں کے عالم..... ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن سعید الدارمی، ابو عاصم،..... عمر بن قیس کہتے  
ہیں حضرت ابن زبیرؓ کے سوغام تھے۔ ہر ایک دوسری سے زبان میں مختلف تھا۔ حضرت ابن زبیرؓ ہر ایک سے اسی کی زبان میں بات چیت  
کرتے تھے۔ جب میں آپ کو دنیا میں مشغول دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کو ایک گھڑی کیلئے بھی آخرت کا خیال نہیں۔ لیکن جب  
آخرت کے کام میں مشغول دیکھتا تو یوں معلوم ہوتا کہ دنیا سے آپ کو کچھ لگا وہی نہیں ہے۔

۱۱۷۹- احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، محمد بن صباح و محمد بن میمون، سفیان، ابن جریج، ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک  
مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس ابن زبیرؓ کا ذکر کیا۔ ابن عباسؓ کہنے لگے: بلاشبہ ابن زبیرؓ اسلام میں عقیف و پاکدامن ہیں۔ قرآن  
کے بے مثال قاری ہیں۔ ان کے والد زبیرؓ ہیں۔ ان کی والدہ اسماءؓ ہیں۔ ان کے نانا ابو بکرؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ ان کی چھوٹی بہن ہیں۔ سفید  
ان کی دادی ہیں اور عائشہؓ ان کی خالہ ہیں۔ بخدا! جیسی جیسی ونسی شرافت میں ابن زبیرؓ کی سمجھتا ہوں ایسی شرافت ابو بکرؓ کے لئے  
بھی نہیں سمجھتا۔

۱۱۸۰- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید زہری، مسلم بن خالد زہی، عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں: جس حسن و خوبی  
کے ساتھ عبداللہ بن زبیرؓ نماز پڑھتے تھے اس طرح میں نے کبھی کسی نمازی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۸۱- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباس، سفیان، ہشام بن عروہ کہتے ہیں مجھے ابن مسکد نے بتایا کہ اگر تم ابن زبیرؓ  
کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے تم ضرور کہتے کہ یہ کسی درخت کی ٹہنی ہے، جسے ہوا جھکی دے رہی ہے۔ نماز کے دوران حجاب کی فوجیں جھنجھتی سے  
پتھر برساتی تھیں اور پھر ان کے آس پاس گلتے تھے مگر انہیں پرواہ تک نہیں ہوتی تھی۔

۱۱۸۲- ابو بکر مکی، ابو حصین وداعی، احمد بن یونس، زائدہ، منصور، مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب نماز میں مشغول ہوتے  
یوں گتے جیسے وہ کوئی لکڑی ہوں (جو کھڑی کر دی گئی ہو) ان کی یہ کیفیت نماز میں کمال خشوع و خضوع کی وجہ سے تھی۔

۱۱۸۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، ابن جریج، عطاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن زبیرؓ جب نماز پڑھ رہے ہوتے  
یوں گتے گویا کہ وہ ابھری ہوئی کوئی چیز ہے جو حرکت نہیں کر پارہی۔

۱۱۸۴- محمد بن علی بن عاصم، حسین بن حرانی، عبدالوارث بن عبدالصمد، عن امہ، ماطرہ مہدیہ عن خالہ ام جعفر بنت نعمان سے روایت کرتی  
ہیں کہ:

ام جعفر ایک مرتبہ اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس گئیں اور انہیں سلام کیا اور پھر ان کے پاس عبداللہ بن زبیرؓ کا ذکر کرنے لگیں  
اسماءؓ بولیں: ابن زبیرؓ راتوں کو قیام کرتا اور دنوں کو روزہ رکھتا تھا کثرت عبادت کی وجہ سے اسے حمام المسجد (مسجد کا کوثر) کہا جاتا تھا۔  
۱۱۸۵- ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید، علی بن حسن بن شقیق، نافع بن عمر، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں مجھے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ

نے کہا تمہارے دل میں ابن زبیر کی اتنی زیادہ محبت کیوں بھری ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا: کاش اگر آپ انہیں دیکھ لیتے یقیناً ان میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرگوشی کرنے والا کسی کو نہ پاتے۔

۱۱۸۶- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حرانی، محمد بن بشر، روح بن عبادہ، حبیب بن شہید، ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سات سات دن لگا تاروزے رکھتے جب ساتواں دن ہوتا وہ پھر بھی ہم سے زیادہ طاقتور اور زور آور ہوتے۔

۱۱۸۷- سلیمان، ذکریا ساجی، حوشرہ بن محمد، ابواسامہ، سعید بن مرزبان ابوسعید، محمد بن عبداللہ ثقفی کہتے ہیں ایک مرتبہ حج کے موقع پر ابن زبیرؓ نے خطبہ دیا میں ان کے خطبہ میں موجود تھا چنانچہ یوم ترویہ (یعنی آٹھ ذوالحجہ) سے ایک دن قبل ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے تلبیہ پڑھایا اور کیا ہی خوب تلبیہ پڑھایا میں نے کبھی ایسا تلبیہ نہیں سنا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا:

اما بعد!

یقیناً تم لوگ مختلف آفاق و جہات سے وفود کی حالت میں اللہ تعالیٰ (کے عالی شان مگر بیت اللہ) کے پاس تشریف لائے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اپنے وفود کا اکرام کرے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کی خیر و بھلائی کو طلب کرنے آیا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے طالب کو سزا نہیں کرتا۔ اپنے قول کو فعل سے سچا کر دکھاؤ چونکہ قول کا اصل مرحہ چشمہ فعل ہے نیت کو خالص رکھو اور دل کو صاف ستھرا رکھو اور ان دنوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ ان دنوں میں گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ تم لوگ مختلف آفاق سے آئے ہو تم لوگ کسی تجارت یا مال یا کسی قسم کی دنیا کو یہاں طلب کرنے نہیں آئے ہو۔ پھر ابن زبیرؓ نے تلبیہ پڑھا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھا، چنانچہ ابن زبیرؓ کو جتنا زیادہ روتے ہوئے میں نے آج دیکھا اتنا زیادہ روتے ہوئے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

۱۱۸۸- ابو عمرو بن محمدان، حسین بن سفیان، حبیب بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، مالک بن انس، وہب بن کیسان کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے میری طرف ایک نصیحت نامہ لکھ کر بھیجا:

اما بعد!

بلاشبہ اہل تقویٰ کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن کے ذریعے انہیں پہچان لیا جاتا ہے اور اہل تقویٰ بذات خود بھی ان علامتوں کو پہچانتے ہیں: جس نے مصیبت پر صبر کیا، تقدیر و قضاء پر راضی رہا، نعمتوں کا شکر ادا کیا اور حکم قرآن کے آگے سرنگوں ہوا یہ متقی ہے۔ یقیناً امام (سلطان) کی مثال بازار جیسی ہے کہ جو چیز بھی بازار سے ختم ہو جاتی ہے اس چیز کی رسد کا بازار میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ سو اگر امام نے حق کو رانج کیا اس کے پاس اہل حق آئیں گے اور اگر امام نے باطل کو رانج کیا اس کے پاس اہل باطل کا جھوم ہوگا اور اس کے پاس سے باطل ہی کو رانج ملے گا۔

۱۱۸۹- ابوبکر کئی، محمد بن حسین وداعی، احمد بن عبداللہ بن یونس، معاویہ، ہشام بن عمرو، وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے سلطان یا سفیر سلطان سے ڈر کر کسی سلطان کے کارندے کو صلح کا پروانہ یا پیغام دیا ہو۔

۱۱۹۰- ابوبکر کئی، محمد بن حسین وداعی، احمد بن عبداللہ بن یونس، ابومعاویہ، ہشام بن عمرو، وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ اہل شام حضرت ابن زبیرؓ کو "کونیاہن ذات النطاقین" (نطاق معنی کمر بند یعنی اے دو کمر بندوں والی کے بیٹے) کہہ کر عار دلاتے تھے۔ حضرت اسامہؓ نے ابن زبیرؓ سے فرمایا: اہل شام تجھے نطا قین کا لفظ بول کر عار دلاتے ہیں۔ اس کی حقیقت سن ابلاشبہ میرے پاس ایک نطا ق (کمر بند) تھا جسے میں نے دو حصوں میں پھاڑ لیا تھا چنانچہ ایک حصہ کے ساتھ میں نے رسول اللہ ﷺ کا زوراء (ہجرت مدینہ کے موقع پر) باندھا تھا



اور دوسرے حصے کے ساتھ میں نے مشکیزہ پاندھ لیا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ذات الطالقین کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد جب بھی اہل شام طالقین (کا لفظ بول کر) ابن زبیرؓ کو عار دلاتے تو ابن زبیرؓ کہتے: رب کعبہ کی قسم یقیناً وہ (میری والدہ اسماؓ) ذات الطالقین ہیں۔

تلك شکاة ظاہر عنک عارھا.

یہ شکوہ تجھ سے عار کو زائل کر دے گا۔

۱۱۹۱- فاروق بن عبد اللہ کبیر خطابی، ابو مسلم کشی، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، محمد بن عمرو، حجاج بن عبد الرحمن بن حاطب، ابن زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب آیت کریمہ:

”ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون“ (الزمر، ۳۱)

پھر تم یقیناً قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑے کرو گے۔

نازل ہوئی تو آپؐ کے والد حضرت زبیرؓ (بن عوام) نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان کے حساب و کتاب کا پھر تکرار ہوگا دوسرے گناہوں کے ساتھ؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! یہاں تک کہ ہر ذی حق کو اپنا حق مل جائے۔

۱۱۹۲- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، محمد بن عمرو، حجاج بن عبد الرحمن بن حاطب، ابن زبیرؓ کی روایت ہے کہ جب آیت کریمہ: ”ثم لنسئلن ھو مند عن النعم“۔ (۱۶۷-۱۶۸) پھر ضرور تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، نازل ہوئی تو حضرت زبیرؓ (بن عوام) نے پوچھا: یا رسول اللہ! کوئی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ ہمیں تو (گزارے کے لئے) صرف جھجور اور پانی میسر ہوتا ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! ان نعمتوں کی حقیر سیب فراوانی ہو جائے گی۔

۱۱۹۳- سلیمان، فضیل بن محمد مصلیٰ، ابو زرعہ الدمشقی، ابو نعیم، عبد الرحمن بن عساکر، ابن سہل بن سعد ساعدی انصاری کہتے ہیں میں نے ابن زبیرؓ کو مکہ مکرمہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے: اگر کسی آدمی کو سونے کی ایک وادی مل جائے وہ چاہے گا کہ اسے ایک اور مل جائے۔ اگر اسے دوسری بھی مل جائے وہ تیسری کا بھی خواہاں ہوگا آدمی کے پیٹ کو بس مٹی ہی بھرتی ہے اور جو آدمی توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرماتے ہیں۔

۱۔ مسند الحمیدی، ۶۲، و مشکل الآثار، ۳۹۱۔

۲۔ مسند الامام احمد، ۱/۱۶۳، والدر المنثور، ۲/۳۸۸، وتفسیر ابن کثیر، ۸/۳۹۶۔

۳۔ صحیح البخاری، ۸/۱۱۵، وفتح الباری، ۱۱/۲۵۳، والفرغیہ والترغیب، ۲/۵۳۲۔

## اہل صفہ کا بیان

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے بعض زاہدین و عبادت گزار صحابہ کرام کے کچھ احوال و اقوال کا تذکرہ کیا ہے یہ حضرات صحابہ کرامؓ کا علم و آئینہ صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ جو کہ اپنے معبود اور اس کے ذکر پر بہت فریفتہ تھے، رب یکتا اور اکیلی محبت میں برتن مستغرق تھے، جنہیں عارفین و عاتلین کے لئے پیشوا بنایا گیا ہے، جنہیں دنیا کے امتحان میں جتلا ہونا پڑا۔ بالآخر دنیا پر حجت قائم کر کے اس سے رخصت ہوئے۔

اب ہم اہل صفہ کی شان عالی اور ان کے اخلاق و احوال کا اللہ تعالیٰ سے مدد و طلب کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں۔ نیز اسانید مشہورہ اور شاہد مذکورہ کے بل بوتے پر ان حضرت کے ناموں کا بھی تذکرہ کریں گے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں حق تعالیٰ نے مادیت سے سراسر غافل رکھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سامان دنیوی کے امتحان سے محفوظ رکھا، حق تعالیٰ نے انہیں منگدست فقراء کے لئے پیشوا بنایا جس طرح مذکورہ بالا حضرات صحابہ کرامؓ کو حق تعالیٰ نے عارفین کے لئے نمونہ بنایا، چنانچہ ان حضرات اہل صفہ کو اہل و عیال کی فکر تھی اور نہ ہی کسی قسم کے مال کی۔ انہیں حق تعالیٰ کی یاد سے تجارت غافل کر سکی اور نہ ہی کوئی مال۔ وہ حضرات دنیا کے مافات پر مطمئن نہیں ہوئے وہ صرف اخروی انجام پر ہی خوش ہوئے۔ ان کی کل خوشی معبود باری تعالیٰ اور مالک مختار کی ذات تھی۔ ان کا غم ہاتھ سے نکل جانے والے وقت اور فوت ہونے والے وظیفے پر تھا۔ وہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے تجارت غافل کر سکتی تھی اور نہ ہی بیع و شراء۔ مافات پر انہوں نے کبھی افسوس نہیں کیا اور جو کچھ انہیں مل گیا اس پر بھی اترائے نہیں۔ مالک قادر مطلق نے ان کی حفاظت فرمائی اور دنیاوی آسودگی سے انہیں محفوظ رکھا اور رزق کی فراوانی کے امتحان میں انہیں جتلا نہیں کیا تاکہ کہیں سرکشی پر نہ اتر آئیں، مافات پر عمر دگی انہوں نے دور پیک دی، دنیاوی بکھیڑوں سے بے سرو کار تھے اور حسب و نسب کا فقر و غرور ان کے ہاں معدوم تھا۔

۱۱۹۲- عبد اللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، ابو ہانی، عمرو بن حریت و دیگر حضرات کا بیان ہے کہ آیت کریمہ: "وَلَوْ سِوَيْكَ لَمَلَأَ اللَّهُ الرَّزْقَ لِعِبَادِهِ لِبُعْثِ الْارْحَضِ" (شوری ۲۷) اگر اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے لئے رزق کی فراوانی کر دے تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگ جائیں، اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ چونکہ اصحاب صفہ کہتے تھے: کاش کہ ہمارے لئے بھی دنیا ہوتی، پس وہ حضرات دنیا کی تمنا کرتے تھے۔ یہ حدیث حیوۃ نے بھی ابو ہانی سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۵- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، عبد اللہ بن مبارک، حیوۃ بن شریح، ابو حانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حریت نے فرمایا: کہ یہ آیت "وَلَوْ سِوَيْكَ لَمَلَأَ اللَّهُ الرَّزْقَ لِعِبَادِهِ لِبُعْثِ الْارْحَضِ" اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی چونکہ وہ دنیا کے متمنی تھے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اہل صفہ سے دور رکھ کر اور انہیں دنیاوی آسودگی سے دور رکھ کر ان پر شفقت فرمائی اور انہیں محفوظ رکھا تاکہ سرکشی نہ بن جائیں۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں دنیاوی بکھیڑوں سے ماسون رہے، دنیاوی اشغال سے بچے رہے، اموال نے انہیں رسوا نہیں کیا اور نہ ہی ان کے احوال متغیر ہوئے۔

۱۱۹۶- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، سعید بن معاذ، محترم بن سلیمان، سلیمان، ابو عثمان ہمدانی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد الرحمن بن ابوبکرؓ نے حدیث سنائی کہ اصحاب صفہ منگدست لوگ تھے۔ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو

وہ تیسرے کو اپنے ساتھ لے جائے، جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں اور چھٹے کو اپنے ساتھ لے جائے۔ ”اوکا قال ابو بکر اپنے ساتھ تین (اہل صفہ کے) آدمیوں کو لیکر آئے اور خود نبی ﷺ اپنے ساتھ دس آدمیوں کو لیکر گئے۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۱۹۷- سلیمان، علی بن عبدالعزیز، ابو نعیم، عمر بن ذر، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں ارشاد فرمایا: اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بالادعہ۔

ابو ہریرہ فرماتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے وہ اہل و عیال کے پاس جاتے تھے اور نہ ہی مال کے پاس۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس صدمتے کی کوئی چیز آ جاتی اسے اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور اس سے خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب آپ ﷺ کے پاس بطور ہدیہ کے کوئی چیز آ جاتی اسے اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود بھی اس میں سے کچھ لے لیتے تھے اور اہل صفہ کو بھی اکسب شامل کر لیتے تھے۔

۱۱۹۸- ابو عمر بن محمد ان، حسین بن سفیان، وہب بن بقیع، خالد بن عبد اللہ، داؤد بن ابی ہند، ابو حرب بن ابی الاسود دکی کے سلسلہ سند سے طلحہ بن عمرو کی روایت ہے کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس آتا اور اس کی جان پہچان والا کوئی آدمی مدینہ میں ہوتا تو وہ (آنے والا) اس کے پاس ٹھہرتا اور اگر اس کا پہچاننے والا کوئی نہ ہوتا تو اصحاب صفہ کے پاس ٹھہرتا۔ چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو صفہ میں ٹھہرتے تھے اور میری ایک آدمی سے موافقت اور جان پہچان بھی ہو گئی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ہمارے اوپر کچھوروں کا ایک مد (ایک پیانہ) دو آدمیوں کے درمیان جاری کیا جاتا۔

۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر ازدی، موسیٰ بن داؤد، شریک، عبد اللہ بن محمد بن عقیل، علی بن حسین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو رافع کی حدیث ہے کہ جب فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت ہوئی تو فاطمہ کہنے لگیں: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے بیٹے کا حقیقہ نہ کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن اس کا سر صاف کرو اور بالوں کے وزن کے برابر مساکین و افاقص پر صدقہ کرو۔ افاقص سے مراد اہل صفہ ہیں۔ ۱۲۰۰- محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، حیوہ، ابو ہانی، ابو طلحہ جعفی، فضالہ بن عبید کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو ان میں سے بعض بھوک کی وجہ سے نماز میں قیام کرنے سے عاجز ہو کر نیچے گر جاتے۔ یہ کرنے والے اصحاب صفہ ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ گنوار کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔ یہ حدیث ابن وہب نے بھی ابو ہانی سے روایت کی ہے۔

۱۲۰۱- محمد بن محمد بن اسحاق، زکریا ساجسی، احمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن وہب، فضیل بن غزوان، ابی حازم، ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ اہل صفہ کے ستر آدمی تھے۔ ان میں سے کسی ایک کے پاس چادر تک بھی نہیں ہوتی تھی۔

۱۲۰۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو ایوب مقرئ، جریر، عطاء، قسطلی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت

۱- صحیح البخاری ۱۵۶/۲، ۲۳۶/۲، و صحیح مسلم، کتاب الاشرۃ ۱۷۶.

۲- صحیح البخاری ۱۲۰، ۹۸/۸، و سنن الترمذی ۲۳۷۷، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۸۳/۷، ۳۴۰/۸، و عمل الیوم والليلة

لاہن السنی ۳۰۶.

۳- مسند الامام احمد ۳۹۰/۶، و المعجم الکبیر للطبرانی ۱۷/۳، و المصنف لاہن ابی شیبہ ۳۷/۸، و مجمع الزوائد

ہے میں صفہ میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف مجھ کو کھجوریں بھیجیں۔ ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اٹھانے لگے نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام سے فرماتے تھے: میں بھی دو دو اٹھا رہا ہوں تم بھی دو دو اٹھا کر کھاؤ۔

۱۲۰۳- ابو محمد بن حنیان، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، حساد بن سری، ابو معاویہ، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اہل صفہ کے پاس تشریف لائے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اصحاب صفہ نے جواب دیا ہم نے خیریت سے صبح کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تم لوگ بدر جہا بہتر ہو (اس وقت سے کہ) جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے کھانے کے لئے ایک بڑا پیالہ لایا جائے گا اور شام کے وقت ایک دوسرا کھانے سے بھرا ہوا پیالہ لایا جائے گا اور تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر پر اس طرح پردے لٹکائے گا جس طرح کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں۔ اصحاب صفہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم اس آسودگی کو پائیں گے درآں حالانکہ ہم اپنے دین پر کاربند ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، کہنے لگے: پھر تو ہم اس وقت (آج سے بدرجہا) بہتر ہوں گے۔ چونکہ ہم صدقات کریں گے اور غلاموں کو آزاد کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں بلکہ تم لوگ بہت اس وقت کے آج بدرجہا بہتر ہو۔ چونکہ جب تم دنیاوی آسودگی و فراوانی کو پا لو گے آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو گے اور ایک دوسرے سے بغض و عداوت کرنے لگ جاؤ گے۔

۱۲۰۴- عبداللہ بن محمد، ابو جحی رازی، ہناد بن سری، یونس بن بکیر، سنان بن سینین حنفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب شغفاء مسلمین کے لئے صفہ بنایا گیا تو مسلمانوں نے حسب استطاعت جو کچھ میسر ہو سکا لے کر ان کے پاس آنا شروع کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اہل صفہ کے پاس تشریف لاتے اور ارشاد فرماتے: السلام علیکم! یا اہل صفہ! اصحاب صفہ جواب دیتے "وعلیک السلام یا رسول اللہ" آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تم لوگ آج کے دن بدرجہا بہتر ہو اس دن سے کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس کھانے سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ صبح کے کھانے کے لئے لایا جائے گا اور پھر ایک شام کے وقت اور وہ صبح کو ایک عالی شان جوڑے میں لمبوں ہو کر نکلے گا اور شام کے وقت دوسرے میں۔ تم لوگ اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں۔ (یعنی تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں تمہارے پاس مال و دولت کی خوب ریل ٹیل ہوگی) اہل صفہ کہنے لگے: ہم تو اس دن بہت بہتر ہوں گے چونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں آسودگی عطا فرمائے گا ہم اس کا شکر ادا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ آج بہت بہتر ہو۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صفہ میں رہنے والوں کی تعداد مختلف اوقات میں مختلف ہوتی رہتی تھی۔ بسا اوقات اہل صفہ متفرق ہو جاتے اور پردیسیوں اور آنے والوں کی تعداد کم ہو جاتی، جسکی وجہ سے اہل صفہ کی مجموعی تعداد بھی کم ہو جاتی اور بسا اوقات باہر سے آنے والوں اور خود کی تعداد بڑھ جاتی اور انہیں اہل صفہ کے ساتھ شامل کر لیا جاتا۔ یوں اہل صفہ کی تعداد بڑھ جاتی، ہاں البتہ ان کے حالات و اخبار میں مشہور بات یہ تھی کہ ان پر فقر وفاقہ کا غلبہ زیادہ رہتا تھا، اس کے باوجود وہ حضرات پھر بھی ایثار سے کام لیتے اور فقر وفاقہ کو اپنے لئے پسند کرتے تھے۔ ان پر ایسا وقت بھی آیا کہ ان کے پاس دو کپڑے گزارے کے لئے بھی نہیں ہوتے تھے۔ رنگ برنگ کے کھانوں کا تو ان کے ہاں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ان کے فقر وفاقہ اور ایثار پر ذیل کی حدیث خوب دلالت کرتی ہے۔

۱۱۰۵- فقر و ناداری کی انتہاء..... ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، کعب، فضیل بن غزوان، ابو حازم کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ستر اہل صفہ کو ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ان میں سے بعض ایسے تھے کہ

کپڑے صرف ان کے گھٹنوں تک پہنچا اور بعض کا تھوڑا نیچے تک۔ جب ان میں سے کوئی رکوع کرتا تو وہ اپنے کپڑے کو ہاتھ سے پکڑ لیتا چونکہ اسے ستر کھٹنے کا خوف دامن گیر ہوتا تھا۔

۱۲۰۶- عبداللہ بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، ہشام بن عامر، صدق بن خالد، زبید بن واقد، بسر بن عبید اللہ حضرمی کے سلسلہ سند سے اللہ بن اسحاق کی روایت ہے کہ میں اصحاب صفہ میں سے ہوتا تھا۔ چنانچہ ہم اہل صفہ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہوتا تھا کہ جس کو پورا کپڑا (جو ستر کے لئے کافی ہو) میسر ہو سکے۔ ہماری اس تنگدستی کی حالت میں ہمارے جسموں پر میل اور غبار اثار رہتا تھا جب پسینہ آتا میل اور غبار گھل کر ہمارے جسموں پر بہ جاتا جس کے نشانات جسم پر واضح نظر آتے تھے۔

۱۲۰۷- اہل صفہ کی گزر بسر کا طرز بقیہ..... عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سری، ابو اسامہ، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شام کے وقت تشریف لاتے تو اہل صفہ کو صحابہ میں (کھانا کھلانے کے لئے) تقسیم کر دیتے چنانچہ ایک صحابی اٹھتے وہ اپنے ساتھ اہل صفہ کا ایک آدمی لے جاتے کوئی اور صحابی اٹھتے وہ اپنے ساتھ دو کو لے جاتے اور کوئی تین کو لے جاتے حتیٰ کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے دس تک کا ذکر کیا۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ ہر رات اپنے گھر والوں کے پاس اسی (۸۰) آدمیوں کو لے کر آتے اور انہیں شام کا کھانا کھلاتے ان سب کا تعلق اہل صفہ سے ہوتا ہے۔

۱۲۰۸- عبداللہ بن محمد بن ابی بکر، عبداللہ بن محمد بن نعمان، ابو نعیم (دوسری سند) ابو بکر حنفی، عبید بن غنم۔ (ایک نسخہ میں غنم اور ایک میں غنم ہے) الفاظ حدیث انہی کے ہیں۔ ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو نعیم، موسیٰ بن علی، اپنے والد علی سے حضرت عقبہ بن عامر کی روایت ہے: کہ ایک دن رسول کریم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے کون شخص پسند کرے گا کہ وہ ہر روز بطمان یا عقیق کی طرف جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑے کوہان والی بغیر کسی گناہ کے اور بغیر انقطاع صلہ رحمی کے لے آئے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سب ہی پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (تو پھر جن لوگوں تم میں سے جو شخص مسجد میں جاتا ہے اور وہاں کتاب اللہ کی دو آیتیں کسی کو سکھلاتا ہے یا خود پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے تین آیتیں اس کے لئے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں اس کے لئے چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، حاصل یہ کہ آیتوں کی تعداد اونٹنیوں کی تعداد سے بہتر ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عقبہ بن عامر کی حدیث بالا میں تصریح ہے کہ نبی ﷺ اصحاب صفہ کو دنیاوی پیشکشوں سے الگ تھلگ رکھنا چاہتے تھے اور انہیں ہمہ وقت عبادت ذکر و فکر اور تعلیم و تعلم میں مشغول رکھنا چاہتے تھے، جس میں ان کی حالت خوش اسلوبی کے ساتھ استوار رہ سکتی تھی۔ چونکہ وہ ان اشغال میں مصروف رہ کر بلا کوئی اور خطرات سے محفوظ رہ سکتے تھے۔ نیز یوں وہ حضرات اپنی بے پایاں امیدوں سے راحت بھی پاسکتے تھے۔

۱۲۰۹- محمد بن احمد بن محمد، ابو اسماعیل ترمذی، یحییٰ بن بکیر، ابن مہیجہ، عمارہ بن غزیہ، ربیعہ بن ابو عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی حدیث ہے کہ ایک دن حضرت ابو طلحہ اہل صفہ کے پاس گئے۔ اچانک دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور اصحاب صفہ کو پڑھا رہے ہیں اور آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے تاکہ اس سے ان کی کمر سیدھی رہے۔ چنانچہ اہل صفہ کتاب اللہ کو سمجھنے اور سیکھنے میں مشغول رہتے تھے ان کا رخ نظر یہی تھا کہ دین اسلام کی نئی بات سننے کو مل جائے

۱- تاریخ ابن عساکر ۹۱/۶، (التہذیب)

۲- المصنف لابن ابی شیبہ ۵۰۳/۱۰، و مسند الامام احمد ۵۴/۳، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۰/۱۷

ذیل کی حدیث اس امر کی باخوبی گواہی دیتی ہے۔

۱۲۱۰۔ حضرت بن محمد بن عمرو، ابو حصین و داعی، یحییٰ بن عبد الحمید، حماد بن زید، مطیٰ بن زیاد، علماء بن بشیر، ابو صدیق ناجی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک دن غرباء یعنی اصحاب صفہ کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ ننگے بدن ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھیوں کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص ہمارے سامنے قرآن پڑھ رہا تھا اور ہمارے لئے دعا بھی کرتا جاتا کہ اچانک نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے۔ پڑھنے والے نے جب نبی کریم ﷺ کو کھڑے دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم کتاب اللہ سن رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے میری امت میں وہ لوگ پیدا کئے جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھوں۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ فرما کر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ سے حلقہ بنا کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ چنانچہ سب لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے مصلحین کی جماعت! تمہیں خوشخبری ہو اس بات کی کہ قیامت کے دن تمہیں بھرپور نورا حاصل ہوگا اور تم دو تندرہ طبقے سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔ چنانچہ یہ فقراء جنت میں عیش و عشرت کر رہے ہوں گے اور دو تندرہ دن کا طبقہ حساب دے رہا ہوگا۔

یہ حدیث حضرت بن سلیمان نے مطیٰ بن زیاد سے اپنی اسناد سے بسمتہ روایت کی ہے اور حضرت بن ثابت بنانی، مسلمان کے طریق سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۲۱۱۔ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حضرت بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلمانؓ ایک جماعت میں بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے کہ اچانک نبی کریم ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا چنانچہ یہ حضرات چپ ہو گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو بلاشبہ میں نے تمہارے اوپر رحمت نازل ہوتی ہوئی دیکھی تو میں نے بھی چاہا کہ تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں، پھر ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگوں کو پیدا کیا جن کے ساتھ مجھے جم کر بیٹھنے کا حکم دیا گیا۔

یہ حدیث مسلم بن عبد اللہ نے عن عمہ بن سلیمان کے طریق سے طویل قصے کے ساتھ روایت کی ہے، ہم نے اسے کتاب شرف الفقہ میں ذکر کیا ہے۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعین کرامؓ میں سے جن حضرات نے فقر و فاقہ کو گلے لگایا وہ تاقیامت دین کی ایک واضح علامت ہیں۔ ان کے صدق کے جھنڈے لہراتے ہیں، ان کا باطنی مشاہدہ حق سے آبا و تھا، جبکہ حق انکا مشاہدہ و انتظام کردہ ہے۔ رسول کریم ﷺ ان کے کفیل اور ان کے مؤدب تھے۔ جو دنیا اور اس کے دھوکے سے فروتنی برتتے اور آخرت اور اسکی عشقوں کی طرف متوجہ ہو، اس آدمی کا حق ہمیشہ حق تعالیٰ جو یکساں اور باقی رہنے والا ہے اسکی کارگیری کا مشاہدہ کرے۔ آنے والی آخرت کی راستوں کی دھن میں لگا ہو جو کہ آخرت کے دوام اور خوشنمائی سے تعلق رکھتی ہیں، دوائی سکونت و اسکی رونق افزائی، ملاقات حق تعالیٰ اور اسکی جلوہ افزائی، محاسبہ معبود اور اسکی لذت یہ سارے امور اسکے قیمتی انعامات ہیں۔ اس کا حق ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے پسند فرمودہ فقر و فاقہ پر راضی رہے اور جن دنیا کے امور سے اللہ تعالیٰ نے اسے پھیر دیا ہے اس سے الگ رہے اور جو چیز اس کے لئے مقید کر دی ہے اسکی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے دل کی کڑی نگرانی کرتا ہو، اپنے آپ کو زمرہ مساکین میں سے سمجھتا ہو، اللہ کے مقرب بندوں نے جن خصلتوں کو اپنے لئے مختص کیا ہے ان کے درپے ہو، اپنے اوقات کو تقسیم سمجھتا ہو اور اختلاط سے پرہیز کرتا ہو، اپنے اوقات کی حفاظت

کرتا ہوا اور اپنے آپ کو باطل پرستوں کی مسالحت سے کنارہ کش رکھتا ہو، رب العالمین کے معاملہ میں کوشش و اجتہاد سے کام لیتا ہو اور تمام احوال میں سید المرسلین ﷺ کی اقتداء کرتا ہو۔

۱۲۱۲- حسین بن اہلق استری، محمد بن ابی خلف، یحییٰ بن عباد، محمد بن عثمان واسطی، ہاربت کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ (ایک نسخہ میں انان عباسؓ) کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی آدمی کی دھونی بھلی لگتی اسے نماز کا حکم دیتے۔

شیخ ابویعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان حضرات نے صف کو اپنا ٹھکانا بنایا اور باطنی گندگیوں سے اپنے قلوب کو صاف کیا، ان فرشتوں کی نفوس کی چال چلوی سے محفوظ رہے، نیکوکاروں کے طریقہ کار پر چسپاں رہے، پس انہیں دائمی نعمتوں کی بیستوں میں اتارا گیا اور انہیں خالص تسنیم (جنت کی شراب) پلائی گئی۔

۱۲۱۳- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن غنبل، محمد بن عبداللہ بن نمیر، عمران بن عیینہ، اسماعیل، ابوصالح کہتے ہیں "و مسزاجہ من تسنیم" (مطلبین ۲۷) میں تسنیم اہل جنت کی اعلیٰ ترین شراب ہے جو کہ مقربین کو خالص ملے گی اور بقیہ لوگوں کو تسنیم کی محض ملاوت ملے گی۔

شیخ ابویعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل صف مختلف قبائل کے اچھے لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں پر نور کا تاج سجایا، انہوں نے اذکار سے اپنے دلوں کو پاکیزہ کیا، ان کے اعضاء نے راحت پائی، ان کے باطنی اسرار منور چاند کی طرح کھل اٹھے، چونکہ حق تعالیٰ نے اپنی رضا ان کے شامل حال کر دی تھی۔ انہوں نے دنیاوی کمبیزوں میں مشغول ہونے والوں سے اعراض کیا، وہ دنیا جمع کرنے والوں سے دور رہے، حاسد دشمن کے ساتھ مصالحت سے کنارہ کشی کی، حق تعالیٰ کی حمایت کو انہوں نے تھا سے رکھا، دنیا سے بالکل قطع تعلق تھے، دنیاوی ملبوسات ان کے سامنے بیچ تھے، حق تعالیٰ کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے، انہوں نے حق تعالیٰ کی محبت و رضا کو اپنا مرجع بنایا حتیٰ کہ فرشتوں نے بھی ان کی زیارت و دوستی میں رغبت کی اور رسول اللہ ﷺ کو بھی ان کے ساتھ مل بیٹھے اور انگلو کرنے کا حکم ہوا۔

۱۲۱۴- اصحاب صفہ کی اہمیت..... ابو بکر طلحی، عبید بن عثام، ابو بکر بن ابی شیبہ، احمد بن منفل، اسباط بن نصر، سدی، ابوسعید ازدی، ابوالکود کے سلسلہ سند سے حضرت خیاب بن ارتؓ کی روایت ہے کہ آیت کریمہ: "والعشی یریدون وجہہ" (انعام ۵۲) اور خاص اسی کی رضامندی کا قصد کرتے ہیں، کے سبب نزول کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کو بلال و عمار و صہیب اور خیاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ یہ حضرات ضعفاء مؤمنین میں سے تھے۔ جب ان دونوں نے ضعفاء مؤمنین کو دیکھا تو انہیں حقیر سمجھا اور آپ ﷺ کو خلوت میں لے گئے اور کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے خصوصی مجلس کا اہتمام کریں تاکہ عرب ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں۔ پس جب ہم آپ کے پاس مختلف اطراف سے وفود آتے رہتے ہیں ہمیں حیا آتی ہے کہ عرب ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھیں۔ پس جب ہم آپ کے پاس آئیں آپ انہیں وہیں چھوڑ کر ہماری طرف اٹھ آیا کریں اور جب ہم فارغ ہو جائیں آپ بے شک ان کے پاس جا کر بیٹھ جایا کریں، آپ ﷺ نے ان کے مطالبے کو منظور کر لیا، پھر وہ دونوں کہنے لگے: ہمارے لئے ایک تحریر لکھ دیجئے جو بطور معاہدہ کے ہمارے پاس رہے چنانچہ نبی ﷺ نے ورق منگولیا تاکہ ان کے لئے معاہدہ لکھ دیں اور بطور کتاب کے حضرت علیؓ کو بلایا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے معاہدہ لکھنے کا قصد کیا اس وقت ہم ایک کنارے میں بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے اچانک جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے فرمایا: "لا تطر السدیسین یسدعون ربہم بالسغاۃ والعشی یریدون وجہہ" الی قول تعالیٰ: "فکون من الظالمین" (انعام ۵۲)۔ پھر اقرع بن حابس اور ان کے ساتھی کا ذکر

کیا۔ اور فرمایا:

و کذا لک فتنا بعضہم ببعض ليقولوا هولاء من الله عليهم من بيننا ليس الله باعلم بالشاكرين (انعام: ۵۲)

اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض کے ذریعے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں: کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ نے فضل کیا ہے؟ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے۔

آگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: و اذا جاءك الدين يؤمنون بآياتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة (انعام: ۵۲) اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے (اور تمہارے رب نے تمہارے لئے) مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ورق دور بھینک دیا اور ہمیں اپنے پاس بلا لیا۔ ہم ان کے پاس گئے آپ ﷺ کہہ رہے تھے: ”سلام علیکم“ یعنی تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ ہم آپ ﷺ کے قریب تر ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے اپنے گھٹنے ان کے گھٹنوں کے ساتھ ملائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب چلے جانے کا قصد کرتے تو اٹھ کر چلے جاتے اور ہمیں چھوڑ دیتے پس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کی: ”و اصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم تريد زينة الحياة الدنيا“ (سورہ کہف: ۲۸) اور اپنے آپ کو انہی لوگوں کے ساتھ رکھئے جو اپنے پروردگار کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ خبردار! آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹائیں کہ آپ دنیاوی زندگی کی ٹھانڈھ کے ارادے میں لگ جائیں۔

یعنی آپ اپنی آنکھیں ان سے نہ ہٹائیں کہ آپ اشرف کے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ولا تطعن من اغفلنا قلمه عن ذكرنا واتع هواه و كان امره فرطاً (کہف: ۲۸) اور اس آدمی کا کہنا نہ مایے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور بڑے معاملہ سے گزر چکا ہے۔

جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے وہ عینہ بن حصن فراری اور اقرع بن حابس ہے اور معالیٰ کا حد سے گزرنا بلا کت ہے۔ پھر قرآن میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں اور دنیاوی زندگی کی مثال بیان فرمائی ہے، حباب بن ارت کہتے ہیں: ہم ان کے بعد نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب ہم سمجھتے کہ آپ ﷺ کے اٹھنے کا وقت آن پہنچا ہے تو ہم خود ہی اٹھ کھڑے ہوتے اور آپ ﷺ کو وہیں چھوڑ دیتے پھر آپ ﷺ بھی کھڑے ہو جاتے ورنہ ایسا ہوتا کہ آپ ﷺ جم کر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ ہم کھڑے نہ ہو جائیں۔ یہ حدیث عمر بن محمد عتقی علی اسباط نے بھی ہمیشہ بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو وہب حرانی، سلیمان بن عطاء، مسلمہ بن عبد اللہ، اپنے بیٹے سے حضرت سلمان فارسی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مؤلف قلوب (وہ لوگ جنہیں کچھ مال دے دیا جاتا تھا تاکہ اسلام کی طرف راغب ہو جائیں) یعنی عینہ بن حصین فراری، اقرع بن حابس اور کچھ ان کے خیر خواہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اگر آپ مسجد کے چبوتلوں میں بیٹھیں اور آپ ہمارے لئے مسجد کے ایک کونے میں ان لوگوں سے الگ ہو کر بیٹھا کریں۔ ان کی مراد ابو ذر و سلمان اور فقرا مسلمین یعنی اہل صفہ تھے۔ تاکہ ہمیں ان لوگوں کے جوں سے بدیونہ آئے۔ کیونکہ اہل صفہ نے اون کے بے ہونے سے بے بہن رکھے تھے، ان کے پاس اور کچھ ہوتا ہی نہیں تھا۔ کہنے لگے: (آپ ہمارے لئے مسجد میں ایک کنارے میں الگ ہو کر بیٹھ جایا کریں تاکہ) ہم آپ کے ساتھ بیٹھا کریں اور آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں اس طرح ہم آپ سے علم حاصل کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: و اتل ما وحى اليك من كتاب ربك لا مبدل لكلماته ولن تجد من دونه ملتحداً و اصبر نفسك مع

الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه... الی اللہ تعالیٰ... ناراً أحاط بهم سرادقها“ (کہف: ۲۹)



آپ کی طرف جو آپ کے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھتے رہیں۔ اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں آپ اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائیں گے اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کریں جو اپنے رب کو صحیح و شام پکارتے رہتے ہیں اور اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔ الخ۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دوزخ کی آگ کی دھمکی دی چنانچہ آپ ﷺ اٹھے اور اہل صفہ کو تلاش کرنے لگے۔ تاہم انہیں مسجد کی پچھلی جانب اللہ کے ذکر میں مشغول پایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ مجھے اپنی امت کے کچھ لوگوں کے ساتھ جم کر بیٹھنے کا حکم نہ دے دیا سو میں نے تمہارے ہی ساتھ زندہ رہنا ہے اور تمہارے ہی ساتھ مرنا ہے۔

۱۲۱۶- سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو حفص، سفیان ثوری، مقدم بن شریح، شریح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ:

”وَلَا تَطْرُقُ الدِّينِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاوَةِ الْعِشْيِ يَرِيدُونَ وَجْهَ (الانعام: ۵۲) اور ان لوگوں کو نہ نکالنے جو صحیح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا قصد کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کے چوتھے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ان میں سے ایک ابن مسعود بھی ہیں، اور ابن ابی وقاص کہتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان کے قریب تر ہو کر بیٹھے تھے۔ قریش ہمیں دیکھ کر کہنے لگے: آپ ہمارے علاوہ ان لوگوں کو اپنے پاس قریب کر کے بٹھاتے ہیں؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں خوش کرنے کے لئے کچھ ارادہ کیا کہ ان کو کچھ خصوصیت دیں لیکن یہ آیت نازل ہوئی۔

۱۲۱۷- ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن شریح، ابو حفص، ابن راہویہ، عبد اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، مقدم بن شریح حارثی، شریح کے سلسلہ سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور ہم جیسے آدمی تھے، مشرکین کہتے لگے: انہیں اپنے سے دور کیجئے چونکہ یہ لوگ ہمارے ہم پلہ نہیں ہیں۔ سعد کہتے ہیں ایک میں تھا ایک ابن مسعود، ایک قبیلہ ہذیل کا آدمی تھا، ایک بال اور دو آدمی اور تھے بٹکے میں نام بھول گیا ہوں۔ (عالمباہان دو میں سے ایک حضرت خیاب بن ارت تھے اور دوسرے عمار)۔ چنانچہ نبی ﷺ کے دل میں مشرکین کی رعایت کرنے کے واسطے کچھ خیال پیدا ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ”وَلَا تَطْرُقُ الدِّينِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاوَةِ وَالْعِشْيِ يَرِيدُونَ وَجْهَ“ (الانعام: ۵۲)

۱۲۱۸- محمد بن احمد، عبد اللہ بن شریح، ابو حفص، ابن راہویہ، جریر، اشعب بن سوار، کردوس، عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ قریش کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزری اس وقت آپ ﷺ کے پاس صیب، بلال، خیاب، عمار اور ان جیسے دیگر حضرات اور کچھ صحابہ مسلمین (یعنی اہل صفہ) بیٹھے ہوئے تھے، قریش کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا آپ اپنی قوم کے بجائے ان لوگوں سے راضی ہو گئے ہیں؟ کیا ہم ان لوگوں کے تابع ہو گئے ہیں؟ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کیا ہے؟ اپنے سے انہیں دور کیجئے شاید ہم آپ کی اتباع کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجدد ہذیل آیت نازل فرمائی: ”وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخْفَوْنَ أَنْ يَحْشُرُوا إِلَيْهِ رَبَّهُمْ“ سے لیکر ”فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ“ تک۔ (الانعام: ۵۰، ۵۱) ترجمہ اور ایسے لوگوں کو ڈرا لے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کئے جائیں گے کہ جتنے بھی غیر اللہ ہیں نہ کوئی ان کا مددگار ہوگا اور نہ ہی کوئی سفارشی

اس امید پر کہ شاید وہ ڈر جائیں۔ ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب ذرا بھی ان کے متعلق نہیں کہ آپ ان کو کال دیں، ورنہ آپ ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

۱۲۱۹- عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائذ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ابوسفیان (جب مدینہ آئے اور ایک موقع پر) صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے سلمان فارسیؓ، حمیب رومی اور بلال حبشیؓ کے سامنے سے گزرے تو ان تینوں نے ابوسفیان کو دیکھ کر کہا: اللہ کی تلواروں نے ابھی تک اس دشمن خدا کی گردن کیوں نہیں اڑائی؟ حضرت ابوبکرؓ بولے: تم قریش کے اس بڑے آدمی کے بارے میں ایسی بات کہہ رہے ہو جو اپنی قوم کا سردار بھی ہے پھر حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے۔ اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو خدا کی قسم تم نے اپنے پروردگار کو ناراض کر دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً ان تینوں کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! شاید میں نے تم پر غصہ کر دیا ہے (جسکی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو گئے ہو) ان تینوں نے جواب دیا: نہیں، ہم ناراض نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔

۱۲۲۰- اہل صفحہ کی فضیلت ..... محمد بن عبد اللہ، عبد المؤمن بن احمد جرجانی، حسین بن علی سسارہ، ابو عبد الرحمن مکتب، مسیب بن شریک، حمید کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلند مقام عطا فرماتا ہے اور انہیں قائم و دائم بناتا ہے چنانچہ دوسرے لوگ (عوام الناس) خیر و بھلائی کے امور میں ان کی اقتداء کرتے ہیں۔ ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ان کے اعمال کو بنظر غائر دیکھ کر ان کی پیروی کرتے ہیں ..... حتیٰ کہ فرشتے بھی ان کی دوستی میں رنجت کرتے ہیں اور ان کے قدموں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

۱۲۲۱- سلیمان بن احمد، ہارون بن طول، ابو عبد الرحمن مقرئ، سعید بن ایوب، معروف بن سوید جذامی، ابو عشانہ معافری کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنت میں سب سے پہلے کون لوگ داخل ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے انقرامہا جرجین (داخل ہوں گے)۔ جن کے ذریعے مصیبتوں کا تحفظ کیا جاتا ہے اور وہ اپنی حسرتیں اور تمنائیں سینوں میں لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ اتنا وقت در انہیں حسرتیں پوری کرنے کی مہلت ہی نہیں دیتی۔ فرشتے بھی رشک آمیز لہجے میں کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے فرشتے ہیں اور تیرے آسمانوں کے ہاسی ہیں لہذا انہیں ہم سے پہلے جنت میں داخل نہ کیجئے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے ان برگزیدہ بندوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ..... بلکہ مصیبتوں میں ان کے فضائل لوگوں کا تحفظ کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے دلوں ہی میں آرزوئیں لئے ہوئے دنیا کو خیراً یاد کہہ آئے۔ تقدیر نے انہیں آرزوئیں پوری کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ پس یہ جواب سن کر فرشتے ان کے پاس ہر روز ازے سے داخل ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے "سلام علیکم بما صیرتم فنعیم عسی الدار" یعنی تمہارے صبر کے بدلے میں تمہارے اوپر سلامتی ہو۔ سو آخرت کا ٹھکانا بہت اچھا ہے۔

۱۲۲۲- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن سوار، ابولہلال اشعری، محمد بن مروان، ثابت ثمالی ابو مزہ، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی

۱- مسند الامام احمد ۶/۲۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۸/۱۸، ومشكاة المصابيح ۶۲۰۵، وتفسیر القرطبی ۶/۲۳۵.

۲- کنز العمال ۲۸۹۲۰ (التہذیب) ۳/۳۱۴.

۳- مسند الامام احمد ۲/۱۶۸، ومجمع الزوائد ۱۰/۳۵۹، وتفسیر ابن کثیر ۳/۳۷۳.

طالب نے آیت کریمہ تلاوت کی:

اولشک یجزون العرفۃ بما صبروا (نرتان ۷۵) یہاں وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں جنت کے بلند پہاڑ خانے میں دیے جائیں گے، اور پھر فرمایا: ہا! خالوں سے مراد جنت ہے چونکہ انہوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کر لیا تھا۔  
 شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: رہی بات اہل صفہ کے اسماء کی سو جس نے بعض متاخرین کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اہل صفہ کے تذکرے میں متبع سے کام لیا ہے اور ان کے احوال کو حروف معجمہ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اہل صفہ کے ساتھ فقراء مہاجرین کو بھی ذکر کر دیا ہے جنکا تذکرہ ہم نے پیشتر کر دیا ہے۔ چنانچہ میرے ایک شاگرد نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں بھی ان متاخرین کی کتاب کی بیرونی کروں حالانکہ اس کتاب میں ایک موہوم جماعت کا بھی ذکر ہے چونکہ ایک جماعت مدینے وارد ہوئی تھی جو کہ ”اہل قبہ“ کے لقب سے مشہور ہوئی تو ان بعض متاخرین نے انہیں (یعنی اہل قبہ کو) بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کر دیا ہے حالانکہ یہ بعض ناقلین سے تصحیف ہوئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب ہم اس مقام پر پہنچیں گے انکی وضاحت کریں گے، پس جن کے نام سے ہم نے ابتداء کی ہے وہ یہ ہیں۔

### (۴۷) اوس بن اوس ثقفیؓ

ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن ہذیفہ ہے۔ چنانچہ انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کرنا زاوہم ہے۔ چونکہ وہ بنی ثقیف کے وفد کے ساتھ مدینہ آئے تھے اور بنو ثقیف کا وفد نبی ﷺ کے اخیر عہد میں مدینہ آیا تھا۔ اوس کا تعلق مالکین سے ہے چنانچہ نبی ﷺ نے مالکین کو احلافیوں کے ساتھ قدم بٹھرایا تھا نہ کہ صفہ میں۔ اوس بن اوس نے رسول اللہ ﷺ سے بہت ساری احادیث روایت کی ہیں اور ان سے اہل صفہ کے بارے میں کوئی بات نقل نہیں کی گئی۔ تاہم ان کی سند سے کچھ روایات ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عمرو بن خالد حرانی، عمرو بن خالد، زہیر، سماک بن حرب، نعمان بن سالم کے سلسلہ سند سے حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ کی روایت ہے کہ (جب ہمارا وفد مدینہ آیا اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم مسجد نبویؐ میں بنائے گئے ایک قدم بیٹھے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی، ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اسے قتل کر دیں۔ پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو؟ اس آدمی نے جواب دیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ اسے چھوڑ دیں، چونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دے دیں۔ پس جب وہ اس گلے کا اقرار کر لیں تو میرے اوپر ان کی جائیں اور ان کے اسواں حرام کر دیئے گئے ہیں الا یہ کہ کوئی برحق معاملہ پیش آجائے اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔

یہ حدیث شعی اور ان کے دیگر معاصرین نے بھی سماک سے روایت کی ہے۔ شعبہ کی حدیث میں اضافہ ہے کہ: میں قصے کی چٹلی طرف بیٹھا ہوا تھا۔

۱۲۲۴- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد الطیالسی، عبد اللہ بن عبد الرحمن طاکمی، عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا اوس بن ہذیفہ سے روایت کرتے ہیں:

اوسؓ کہتے ہیں کہ ہم بنو ثقیف کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں آیا چنانچہ احلافیوں کو مغیرہ بن شعبہ کے پاس ٹھہرایا گیا

اور مالکوں کو قبہ میں ٹھہرا گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ ہمارے پاس عشاء کے بعد تشریف لاتے اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کرتے۔ اکثر قریش کی شکایت کا ذکر ہوتا اور فرماتے: ہمیں مکہ میں بے یار و مددگار اور کمزور سمجھا جاتا تھا پس جب ہم مدینہ آئے تو ہم کو قوم سے انصاف ملا۔

### (۲۸) اسماء بن حارثہ

حضرت اسماء بن حارثہ سلمیٰ جو کہ حضرت ہند رحمہ اللہ کے بھائی ہیں، انہیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے: میں اسماءؓ اور ہندؓ کو رسول اللہ ﷺ کے خاص الخاص خادم سمجھتا ہوں۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے ساتھ پئے رہتے اور ہمہ وقت ان کی خدمت میں مشغول رہتے تھے، چنانچہ بعض متاخرین نے انہیں بھی اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔

۱۲۲۵- احمد بن یوسف مصری، عبد اللہ بن محمد بغوی کہتے ہیں میں نے محمد بن سعد واندلی کی کتاب میں لکھا ہوا دیکھا تھا کہ اسماء بن حارثہ بن سعید بن عبد اللہ بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبہ بن مالک بن انسی رسول اللہ ﷺ کی محبت سے مشرف ہوئے اور اہل صفہ میں سے تھے۔ ۶۰ عیس بصرہ میں وفات پائی اور بوقت وفات ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔

ان کی سند سے مروی ایک حدیث:

۱۲۲۶- قاروق خطابی، ابو مسلم کشی، ابن بکار، وہیب، عبد الرحمن بن صرمد، یحییٰ بن ہند بن حارثہ کے سلسلہ سند سے حضرت اسماء بن حارثہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو جا کر حکم دو کہ وہ آج کے دن کاروزہ رکھیں۔ میں نے عرض کیا اگر میں انہیں کھانا کھاتے ہوئے پاؤں تو پھر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اپنے دن کے بقیہ حصے کو پورا کریں۔ یعنی بقیہ دن کھنڈ کھائیں۔ یہ یوم عاشوراء کا روزہ تھا۔

### (۳۹) حضرت اغرمزنیؓ

ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے اغرمزنیؓ کو موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے اہل صفہ میں شمار کیا ہے۔

۱۲۲۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہدیہ بن خالد، حماد بن ثابت، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے حضرت اغرمزنیؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دل پر پردے پڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۲۲۸- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو الصخر، شعبہ، عمرو بن مرہ، ابو بردہ کہتے ہیں میں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی کو حدیث بیان کرتے سنا اسے اغرمزنیؓ کہا جاتا تھا: کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے رب کے حضور توبہ کرو میں بھی دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

### حضرت بلالؓ بن رباح

بعض متاخرین نے بلال بن رباحؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے تاہم ان کا تذکرہ ہم نے پہلے کر دیا ہے۔ نیر بلالؓ سابقین

۱۔ سنن ابن ماجہ ۱۳۳۵۔ و تفسیر ابن کثیر ۴۰۷/۷۔

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۸۴، ۳/۷۸۳۔ و المستدرک ۳/۵۲۹، ۵۳۰۔ و صحیح ابن حبان ۸۳۳، (موارد) و البدایة و النہایة ۳۳۳/۵۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۲، و الجرح ۱/۳۰۸، و التاريخ الكبير ۱/۲۳، ۳۔ اتحاف السادة المطین ۸/۵۱۷۔

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر ۳۲، و سنن ابن ماجہ ۷۸، ۱۰۸۱، و فتح الباری ۱۱/۱۰۱۔ و شرح السنة ۵/۷۱۔

اولین میں سے ہیں انہیں اللہ عزوجل کی توحید کے اقرار پر بہت سخت صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں نیز بلالؓ نبی ﷺ کے خازن بھی تھے۔

۱۲۲۹- دعائے رسول ﷺ کا فوری اثر..... حضرت بن محمد بن عمرو، ابو صہین و داعی، سبکی بن عبدالمحید، ایوب بن سیار، محمد بن منکدر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے بلالؓ کی حدیث مروی ہے کہ حضرت بلالؓ کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ سخت ٹھنڈی رات میں صبح کی اذان دی لیکن میرے پاس کوئی آدمی حاضر نہ ہوا (یعنی مسجد میں نماز پڑھنے کوئی نہ آیا) میں نے پھر اذان دی مگر اس بار بھی کوئی نہ آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: شدید سردی نے لوگوں کے لئے رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ سردی کو لوگوں کی راہوں سے ہٹا دے۔ چنانچہ حضرت بلالؓ کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ لوگ صبح کے وقت گرمی کی فوج سے ہوا جمول رہے تھے۔

### (۵۰) حضرت براء بن مالکؓ

بعض متاخرین نے حضرت براء بن مالکؓ برادر حضرت انسؓ بن مالک کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن اسحاق کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت براءؓ اہل صفہ میں سے تھے، لیکن ان کی مسانید کا تذکرہ نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت براءؓ احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے اور معرکہ تستر میں شہید ہوئے۔ پاکیزہ و طیب دل کے مالک تھے اور سماع کی طرف بھی ان کا قدرے میاں تھا اچھے اشعار گنگنا تھے اور اسلام کے مشہور شہسواروں اور جرنیلوں میں سے ایک تھے۔

۱۲۳۰- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ و ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو عمر، سعید بن محمد، مصعب بن سلیم کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ، خبار آلود چہرے والے جنگلی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی جب خدا کی قسم کھا بیٹھے ہیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور براءؓ بن مالک بھی انہیں لوگوں میں سے ہیں۔ چنانچہ معرکہ تستر میں مسلمانوں کو عارضی طور پر ہزیمت ہوئی تو مسلمان ان سے کہنے لگے: اے براءؓ آج اپنے خدا پر قسم کھا لیجئے! چنانچہ براءؓ کہنے لگے: اے میرے پروردگار! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اس معرکہ کو ہمارے حق میں فتح کر دے اور مجھے اپنی نبی ﷺ کے ساتھ ملادے، چنانچہ اسی معرکہ میں براءؓ بن مالک کو شہید کیا گیا۔

۱۲۳۱- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون حافظ، حسن بن حماد و راق، عبیدہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ثنی، عثمانہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ حضرت براءؓ بن مالک خوش گھوڑا سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں رجزیہ اشعار پڑھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں کسی سفر کے موقع پر رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے کہ چلتے چلتے اچانک عورتوں کے قریب ہو گئے (انہیں دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان عیشوں سے بچو، ان عیشوں سے بچو (یعنی دلکش آواز میں اشعار نہ پڑھو کہیں ان عورتوں پر غلبہ حال نہ طاری ہو جائے چونکہ عورتوں کے دل بہت زیادہ نرم ہوتے ہیں اس حدیث کی آڑ میں بعض بد باطن منافقین نے جان دو عالمؐ ابر کرم سرکارؐ دو عالم ہادیؐ کل نور ہدایت سرور کو تین رسول کریم ﷺ کی ذات پر اشکال کیا ہے جس کا تذکرہ کرتا بھی کفر ہے)۔

۱۲۳۲- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عمر، ایوب، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث

۱- تنزیہ الشریعة ۴/۷۹، والموضوعات لابن الجوزی ۲/۹۳، والضمفاء للعقیلی ۱/۱۱۳.

۲- صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ باب ۳۰، رقم ۱۳۰، والجنۃ باب ۱۳، رقم ۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۳، وکشف

الخفا ۱/۵۱۲، وشرح السنۃ ۱۲/۲۶۹.

۳- المستدرک ۳/۲۹۱، وکنز العمال ۶۳۳/۳۰، والجامع الکبیر ۹۹۲۹۸.

ہے کہ (غالباً معمر کہ ستر میں) براہ بن مالک کمر کے بل لیٹ گئے۔ پھر کچھ گھٹنٹانے لگے، حضرت انسؓ نے ان سے کہا: سیدھے ہو کر بیٹھ جائیے۔ حضرت براہؓ نے فرمایا: کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں اپنے بستر پر مہاجر ہوں؟ حالانکہ میں نے ایک سو مشرکین کو لاکار کر ڈنکے کی پٹ پٹل کر دیا ہے ماسوائے اس مقتول کے کہ جس کے قتل میں تم بھی شریک ہو گئے تھے۔

### ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ

بعض متاخرین نے عمرو بن علی کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے، چنانچہ ہم نے ان کا ذکر کر پہلے کر دیا ہے کہ ثوبان تقاعد کرنے والے، عقیف، وفادار اور ظریف الطبع انسان تھے۔

۱۲۳۳- سلیمان بن احمد، احمد بن حنبلہ، ابو یوسف، ابن ماجہ، ابن نافع، معاویہ بن سلام، زید بن سلام، ابو سلام، ابو اسامہ رجبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے میں سے بیویوں کا ایک بڑا عالم آگیا اور کہنے لگا میں آپ سے کچھ سوالات کرنے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سوالات کرنا چاہتے ہو کرو۔ یہودی بولا: جس دن زمین کو تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمانوں کو بھی تبدیل کر دیا جائے گا اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ہیں سے پہلے تاریکی و ظلمت میں ٹھہرے ہوں گے۔ یہودی بولا: جنت میں داخل ہونے کی سب سے پہلے کن لوگوں کو اجازت دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقراء و مہاجرین کو سب سے پہلے۔

۱۲۳۴- حبیب بن حسن، ابراہیم بن عبد اللہ بن ایوب، ابو طالب عبد الجبار بن عاصم، عبید اللہ بن عمرو، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے ثوبانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین دینار (یعنی روپیہ پیسہ) وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کے راستے میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔

### (۵۱) ثابت بن الضحاکؓ

بعض متاخرین نے ثابت بن ضحاک انصاری ابو زید اہلبلی کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ وہ اہل شجرہ (شکر کا صلح حدیبیہ) میں سے ہیں اور اہل صفہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

۱۲۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن بشر حریری، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) درخت (جو کہ بیول کا تھا) کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیٹھ لی اور آپؐ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کو کفر کی تہمت لگائی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے مومن کو قتل کر دیا۔

۱۲۳۶- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے ثابت بن ضحاکؓ کی حدیث ہے کہ نبی

۱- صحیح مسلم، کتاب الحیض باب ۳۴، والسنن الکبریٰ ۱/۱۶۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۸۸، ومسند ابی عوانہ ۲/۲۹۳، والذریعہ المنثور ۳/۹۰۳۔

۲- مسند للامام احمد ۵/۴۷۷، ۴۸۳۔

۳- التاریخ الکبیر ۲/۱۶۵، والجرح ۱/۳۵۳، والامتیعاب ۱/۲۰۵، والجمع ۱/۲۵، وأسد الغابۃ ۱/۲۲۶، والکاشف ۱/۱۷۱، والاصابة ۱/۹۳، وتہذیب الکمال ۳/۳۵۹۔

۴- صحیح البخاری ۸/۱۹، ومسند ابی عوانہ ۳۵، وفتح الباری ۱۰/۳۶۵، والبدایة والنهاية ۸/۳۴۷۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہے۔

(مثلاً یوں قسم کھائے کہ "اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی یا نصرانی یا ہندو یا کافر یا اسلام سے خارج، حدیث کے بظاہر مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی نے ایسی قسم کھائی اور پھر قسم توڑ دی چونکہ اس نے اس طرح قسم کھا کر صریحاً حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے، لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ حدیث میں تہدید ہے یعنی آدمی واقعی کافر ہو جاتا ہے بلکہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور قسم کا کفارہ اسکے ذمے واجب ہوگا بہر حال اس طرح کی قسم سے حتی الامکان بچنا چاہیے)

### (۵۲) ثابت بن ودیعہ انصاریؓ

بعض متاخرین نے ثابت بن ودیعہ انصاریؓ کو اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ کوفہ میں سکونت پذیر ہوئے تھے نہ کہ صفہ میں۔ ان کی سند سے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی گئی ہے۔  
۱۲۳۷- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نصر، شعبہ، حکم، زید بن وہب، برائہ بن عازب کے سلسلہ سند سے ثابت کی حدیث مروی ہے کہ نبی کریم کے پاس ایک گویہ لائی گئی۔ آپ ﷺ نے (اسے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: یہ ایک امت تھی جسے مسخ کر دیا گیا۔  
واللہ اعلم۔ یعنی گویہ فی الواقع مسخ شدہ ایک امت ہے جو مصیبت خدا کی مرتکب ہوئی اور اسے بطور سزا عذاب کے گویہ بنا دیا گیا۔

### (۵۳) حضرت ثقیف بن عمروؓ

بعض متاخرین نے حضرت ثقیف بن عمرو بن حمیط اسدی جو کہ ہوامیہ کے حلیفوں میں سے تھے کو خلیفہ بن خیاط کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضرت ثقیف بن عمروؓ خیرہ میں شہید ہوئے تھے۔  
اسی طرح بعض متاخرین نے حضرت جندب بن جنادہ ابو ذر غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کا ذکر پہلے کر دیا ہے۔ ہم نے ان کے حالات، ان کی مکہ میں آمد، ان کے قبول اسلام کہ وہ چوتھے نمبر پر اسلام لائے اور یہ کہ جب وہ مدینہ منورہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو مسجد نبویؐ میں مقیم ہو گئے (اور ہر وقت مسجد میں رہتے اور مسجد کے اعمال کا کما حقہ اہتمام کرتے تھے) ذکر کیا ہے۔ آپؐ مودعہ اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے، جس کا ذکر ہو چکا۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ بسا اوقات اہل صفہ کے پاس تشریف لاتے اور ان کے ساتھ گفتگو کرتے اس وجہ سے بعض متاخرین نے اہل صفہ میں سے ان کو بھی ذکر کر دیا ہے۔

۱۔ صحیح البکاری ۱/۲۰۸، ۳۲/۸، ۱۶۶، صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱/۷۷، سنن ابی داؤد، کتاب النور باب ۹، سنن الترمذی ۱/۵۳۳، سنن النسائی ۶/۷، سنن ابن ماجہ ۲/۹۸، سنن الامام احمد ۳/۳۳، ۳۳، والمعجم الكبير ۲/۶۳، ۶۷۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۳/۴۴۳، ۵۲/۶، والتاریخ الكبير ۱/۱۷۰، والجرح ۱/۳۵۹، والاستیعاب ۱/۲۰۵، ۲۰۶، و أسد الغابۃ ۲/۲۳۳، والکاشف ۱/۱۷۲، والاصابة ۱/۱۹۷، وتہذیب الکمال ۳/۳۸۱۔

۳۔ سنن الامام احمد ۳/۱۹۶، ۳۲۰، سنن الدارمی ۲/۹۲، والسنن الكبرى للبيهقي ۹/۳۲۵، والمعجم الكبير للطبرانی ۱/۵۳، والکبير ۲/۷۳، وطبقات ابن سعد ۱/۱۱۱۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۳/۷۴، والمعازی ۱/۵۳، ۶۶۹، ۷۳۷۔

۱۲۳۸- ابو عمر بن محمد ان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مفلس، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اور جب خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آجاتے یہی مسجد ان کا گھر ہوتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مسجد میں آئے اور لیٹ گئے، رات کے وقت رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں مسجد کے نئے فرش پر سوائے ہوئے پایا۔ آپ ﷺ نے انہیں ایک لات ماری حتیٰ کہ ابو ذر اٹھ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں مسجد میں کیوں سوائے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ ابو ذر نے جواب دیا: پھر میں کہاں سوؤں؟ میرے پاس کوئی اور گھر بھی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی ابو ذر کے پاس بیٹھ گئے۔

۱۲۳۹- منہ کے بل الثا سونا ممنوع ہے۔۔۔۔۔ ابو سعید بن محمد بن زیاد، محمد بن عبداللہ عامری، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن عمر اسلمی، موسیٰ بن عبیدہ، نعیم بن جراح اپنے والد سے حضرت ابو ذر غفاریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں، ابو ذر غفاریؓ نے فرمایا: میں بھی اہل صفہ میں سے تھا، چنانچہ جب شام ہو جاتی ہم اہل صفہ رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو جاتے، آپ ﷺ کسی صحابی کو حکم دیتے وہ اپنے ساتھ اہل صفہ کے ایک آدمی کو لے کر چلا جاتا حتیٰ کہ اہل صفہ کے کم و بیش دس آدمی باقی رہ جاتے۔ اسے میں نبی کریم ﷺ کے پاس شام کا کھانا لایا جاتا چنانچہ ہم بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھ کر شام کا کھانا کھا لیتے۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو جاتے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے: (جاؤ اور) مسجد میں سو جاؤ" چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے میں (مسجد میں) منہ کے بل سو یا ہوا تھا آپ ﷺ نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے جلایا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جنتب! یہ سونے کی کوئی حالت ہے؟ بلاشبہ یہ تو شیطان کے سونے کی ہیئت ہے۔

(منہ کے بل لیٹنے کے بارے میں متعدد احادیث میں نبیؐ کی وارد ہوئی ہے ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح لیٹنے کی حالت کو ناپسند فرماتے ہیں۔ واقعہ عقلاً بھی اس طرح سونا برائے مومن ہوتا ہے، بہت سارے لوگ اس بارے میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور جو لوگ اس طرح سوتے ہیں وہ یہ عذر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اور طرح سونے سے نیند نہیں آتی۔ ان سے پوچھا جائے یوں لیٹنے سے کیسے نیند آتی ہے؟ لالچالہ جواب دیں گے کہ عادت جو اس طرح بن گئی ہے۔ عادت بھی تو خود ہی بنا رکھی ہے اسے تبدیل کیجئے قربان جاؤں یہاں سے نبی ﷺ کی تعلیمات پر جو ہمیں سونے پریشاں کرنے اٹھنے بیٹھنے اور حکومت کرنے کے انداز بھی سمجھا گئے)۔

### (۵۴) حضرت جرہد بن خویلدؓ

بعض متاخرین نے جرہد بن خویلد کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، ایک قول کے مطابق ان کا نام جرہد بن رزاح اسلمی ہے صفہ میں سکونت اختیار کی اور صلح حدیبیہ میں شریک رہے۔

۱۲۴۰- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قیس بن مالک بن انس، ابو نضر، زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد اپنے والد حضرت جرہد سے روایت کرتے ہیں کہ جرہد صاحب صفہ میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف فرماتے اور میری ران ٹنگی تھی۔ آپ

۱۔ مسند الامام احمد ۵/۱۵۶، ۶/۳۵۷، والسنۃ لابن ابی عاصم ۲/۵۱۱، وصحیح ابن حبان ۱۵۳۹، (موارد) ومجمع الزوائد ۵/۲۴۲، ۲۴۳، وکنز العمال ۵۹/۱۳۳۸۳۔  
 ۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۶۳، وسنن ابن ماجہ ۴۲۳، والترغیب والترہیب ۳/۵۷۔  
 ۳۔ طبقات ابن سعد ۳/۴۹۸، والصارمیخ الکبیر ۲/۲۳۸، والحرج ۱/۱۵۳۹، والاستیعاب ۱/۲۷۰، وأسند الغابۃ ۱/۲۷۷، والکاشف ۱/۱۸۱، والاصابة ۱/۲۳۱، وتہذیب الکمال ۳/۵۲۳۔



ﷺ نے (دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ان ستر کی جگہ ہے؟

### (۵۵) حضرت جمیل بن سراقہ

بعض متاخرین نے حضرت جمیل بن سراقہ صمریؓ کو بھی اہل صف میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے صف میں سکونت اختیار کی تھی۔  
۱۲۳۱- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے محمد بن ابراہیم بن حارث بھی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ:

کسی صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو ایک ایک سواونٹ دیئے ہیں اور جمیل بن سراقہ صمری کو کچھ نہیں دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمیل بن سراقہ اقرع و عیینہ جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہیں۔ ان دونوں کو میں نے تالیف قلب کے لئے دیا ہے تاکہ وہ اسلام لے آئیں اور جمیل کو ان کے اسلام کے سپرد کر دیا ہے۔  
۱۲۳۲- محمد بن عبد اللہ بن سعید، عبدان، یونس بن وہب، عمر بن حارث، بکر بن سوادہ، ابوسالم، حیصانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ذرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم جمیل کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: وہ لوگوں میں سے ایک مسکین آدمی ہے جیسا کہ اسکی شکل ہے۔ پھر فرمایا: تم فلاں آدمی کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اسے لوگوں کے سرداروں میں سے ایک سردار سمجھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمیل اس جیسے روئے زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی تو اسی طرح ہے لیکن آپ جمیل کے ساتھ اس طرح معاملہ نہیں کرتے جس طرح کہ آپ اس کے ساتھ کرتے ہیں؟ (یعنی جس طرح آپ عیینہ کو نوازتے ہیں آپ اس طرح جمیل کو تو نہیں نوازتے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ وہ (یعنی عیینہ بن حصن فزاری) اپنی قوم کا سردار ہے اس لئے میں اسے تالیف قلب کے لئے دیتا ہوں۔

### (۵۶) حضرت جاریہ بن جمیل

بعض متاخرین نے حضرت جاریہ بن جمیل بن شہد بن قرط (ایک نسخہ میں حارث بن جمیل بن شہیلہ ہے) کو بھی دارقطنی کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے اور جریر سے نقل کیا ہے کہ انہیں صحابیت کا شرف حاصل ہے۔

### حدیفہ بن یمان

حضرت حدیفہؓ کو بھی بعض متاخرین نے اہل صف میں ذکر کیا ہے حالانکہ وہ اہل صف کے ساتھ مل جلتے تھے۔ حدیفہؓ اور ان کے والد یمانؓ مہاجرین میں سے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں ہجرت اور نصرت میں اختیار دیا تھا بہر حال انہوں نے اپنے لئے نصرت کو ترجیح دی۔ انصار کے حلیف تھے، جب بعض متاخرین نے انہیں جملہ اہل صف میں شمار کر لیا۔ چنانچہ ہم نے طبقہ اولیٰ میں ان کے احوال

۱- سنن ابی داؤد ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳۱۴۲، ۳۱۴۳، ۳۱۴۴، ۳۱۴۵، ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۱۴۸، ۳۱۴۹، ۳۱۵۰، ۳۱۵۱، ۳۱۵۲، ۳۱۵۳، ۳۱۵۴، ۳۱۵۵، ۳۱۵۶، ۳۱۵۷، ۳۱۵۸، ۳۱۵۹، ۳۱۶۰، ۳۱۶۱، ۳۱۶۲، ۳۱۶۳، ۳۱۶۴، ۳۱۶۵، ۳۱۶۶، ۳۱۶۷، ۳۱۶۸، ۳۱۶۹، ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ۳۱۷۳، ۳۱۷۴، ۳۱۷۵، ۳۱۷۶، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸، ۳۱۷۹، ۳۱۸۰، ۳۱۸۱، ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴، ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷، ۳۱۸۸، ۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۲، ۳۱۹۳، ۳۱۹۴، ۳۱۹۵، ۳۱۹۶، ۳۱۹۷، ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۳۲۰۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۲، ۳۲۰۳، ۳۲۰۴، ۳۲۰۵، ۳۲۰۶، ۳۲۰۷، ۳۲۰۸، ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، ۳۲۱۱، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۳۲۱۴، ۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷، ۳۲۱۸، ۳۲۱۹، ۳۲۲۰، ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، ۳۲۲۵، ۳۲۲۶، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳۲، ۳۲۳۳، ۳۲۳۴، ۳۲۳۵، ۳۲۳۶، ۳۲۳۷، ۳۲۳۸، ۳۲۳۹، ۳۲۴۰، ۳۲۴۱، ۳۲۴۲، ۳۲۴۳، ۳۲۴۴، ۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ۳۲۴۷، ۳۲۴۸، ۳۲۴۹، ۳۲۵۰، ۳۲۵۱، ۳۲۵۲، ۳۲۵۳، ۳۲۵۴، ۳۲۵۵، ۳۲۵۶، ۳۲۵۷، ۳۲۵۸، ۳۲۵۹، ۳۲۶۰، ۳۲۶۱، ۳۲۶۲، ۳۲۶۳، ۳۲۶۴، ۳۲۶۵، ۳۲۶۶، ۳۲۶۷، ۳۲۶۸، ۳۲۶۹، ۳۲۷۰، ۳۲۷۱، ۳۲۷۲، ۳۲۷۳، ۳۲۷۴، ۳۲۷۵، ۳۲۷۶، ۳۲۷۷، ۳۲۷۸، ۳۲۷۹، ۳۲۸۰، ۳۲۸۱، ۳۲۸۲، ۳۲۸۳، ۳۲۸۴، ۳۲۸۵، ۳۲۸۶، ۳۲۸۷، ۳۲۸۸، ۳۲۸۹، ۳۲۹۰، ۳۲۹۱، ۳۲۹۲، ۳۲۹۳، ۳۲۹۴، ۳۲۹۵، ۳۲۹۶، ۳۲۹۷، ۳۲۹۸، ۳۲۹۹، ۳۳۰۰، ۳۳۰۱، ۳۳۰۲، ۳۳۰۳، ۳۳۰۴، ۳۳۰۵، ۳۳۰۶، ۳۳۰۷، ۳۳۰۸، ۳۳۰۹، ۳۳۱۰، ۳۳۱۱، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ۳۳۱۴، ۳۳۱۵، ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، ۳۳۱۹، ۳۳۲۰، ۳۳۲۱، ۳۳۲۲، ۳۳۲۳، ۳۳۲۴، ۳۳۲۵، ۳۳۲۶، ۳۳۲۷، ۳۳۲۸، ۳۳۲۹، ۳۳۳۰، ۳۳۳۱، ۳۳۳۲، ۳۳۳۳، ۳۳۳۴، ۳۳۳۵، ۳۳۳۶، ۳۳۳۷، ۳۳۳۸، ۳۳۳۹، ۳۳۴۰، ۳۳۴۱، ۳۳۴۲، ۳۳۴۳، ۳۳۴۴، ۳۳۴۵، ۳۳۴۶، ۳۳۴۷، ۳۳۴۸، ۳۳۴۹، ۳۳۵۰، ۳۳۵۱، ۳۳۵۲، ۳۳۵۳، ۳۳۵۴، ۳۳۵۵، ۳۳۵۶، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۳۳۵۹، ۳۳۶۰، ۳۳۶۱، ۳۳۶۲، ۳۳۶۳، ۳۳۶۴، ۳۳۶۵، ۳۳۶۶، ۳۳۶۷، ۳۳۶۸، ۳۳۶۹، ۳۳۷۰، ۳۳۷۱، ۳۳۷۲، ۳۳۷۳، ۳۳۷۴، ۳۳۷۵، ۳۳۷۶، ۳۳۷۷، ۳۳۷۸، ۳۳۷۹، ۳۳۸۰، ۳۳۸۱، ۳۳۸۲، ۳۳۸۳، ۳۳۸۴، ۳۳۸۵، ۳۳۸۶، ۳۳۸۷، ۳۳۸۸، ۳۳۸۹، ۳۳۹۰، ۳۳۹۱، ۳۳۹۲، ۳۳۹۳، ۳۳۹۴، ۳۳۹۵، ۳۳۹۶، ۳۳۹۷، ۳۳۹۸، ۳۳۹۹، ۳۴۰۰، ۳۴۰۱، ۳۴۰۲، ۳۴۰۳، ۳۴۰۴، ۳۴۰۵، ۳۴۰۶، ۳۴۰۷، ۳۴۰۸، ۳۴۰۹، ۳۴۱۰، ۳۴۱۱، ۳۴۱۲، ۳۴۱۳، ۳۴۱۴، ۳۴۱۵، ۳۴۱۶، ۳۴۱۷، ۳۴۱۸، ۳۴۱۹، ۳۴۲۰، ۳۴۲۱، ۳۴۲۲، ۳۴۲۳، ۳۴۲۴، ۳۴۲۵، ۳۴۲۶، ۳۴۲۷، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۳۴۳۰، ۳۴۳۱، ۳۴۳۲، ۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ۳۴۳۶، ۳۴۳۷، ۳۴۳۸، ۳۴۳۹، ۳۴۴۰، ۳۴۴۱، ۳۴۴۲، ۳۴۴۳، ۳۴۴۴، ۳۴۴۵، ۳۴۴۶، ۳۴۴۷، ۳۴۴۸، ۳۴۴۹، ۳۴۵۰، ۳۴۵۱، ۳۴۵۲، ۳۴۵۳، ۳۴۵۴، ۳۴۵۵، ۳۴۵۶، ۳۴۵۷، ۳۴۵۸، ۳۴۵۹، ۳۴۶۰، ۳۴۶۱، ۳۴۶۲، ۳۴۶۳، ۳۴۶۴، ۳۴۶۵، ۳۴۶۶، ۳۴۶۷، ۳۴۶۸، ۳۴۶۹، ۳۴۷۰، ۳۴۷۱، ۳۴۷۲، ۳۴۷۳، ۳۴۷۴، ۳۴۷۵، ۳۴۷۶، ۳۴۷۷، ۳۴۷۸، ۳۴۷۹، ۳۴۸۰، ۳۴۸۱، ۳۴۸۲، ۳۴۸۳، ۳۴۸۴، ۳۴۸۵، ۳۴۸۶، ۳۴۸۷، ۳۴۸۸، ۳۴۸۹، ۳۴۹۰، ۳۴۹۱، ۳۴۹۲، ۳۴۹۳، ۳۴۹۴، ۳۴۹۵، ۳۴۹۶، ۳۴۹۷، ۳۴۹۸، ۳۴۹۹، ۳۵۰۰، ۳۵۰۱، ۳۵۰۲، ۳۵۰۳، ۳۵۰۴، ۳۵۰۵، ۳۵۰۶، ۳۵۰۷، ۳۵۰۸، ۳۵۰۹، ۳۵۱۰، ۳۵۱۱، ۳۵۱۲، ۳۵۱۳، ۳۵۱۴، ۳۵۱۵، ۳۵۱۶، ۳۵۱۷، ۳۵۱۸، ۳۵۱۹، ۳۵۲۰، ۳۵۲۱، ۳۵۲۲، ۳۵۲۳، ۳۵۲۴، ۳۵۲۵، ۳۵۲۶، ۳۵۲۷، ۳۵۲۸، ۳۵۲۹، ۳۵۳۰، ۳۵۳۱، ۳۵۳۲، ۳۵۳۳، ۳۵۳۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۷، ۳۵۳۸، ۳۵۳۹، ۳۵۴۰، ۳۵۴۱، ۳۵۴۲، ۳۵۴۳، ۳۵۴۴، ۳۵۴۵، ۳۵۴۶، ۳۵۴۷، ۳۵۴۸، ۳۵۴۹، ۳۵۵۰، ۳۵۵۱، ۳۵۵۲، ۳۵۵۳، ۳۵۵۴، ۳۵۵۵، ۳۵۵۶، ۳۵۵۷، ۳۵۵۸، ۳۵۵۹، ۳۵۶۰، ۳۵۶۱، ۳۵۶۲، ۳۵۶۳، ۳۵۶۴، ۳۵۶۵، ۳۵۶۶، ۳۵۶۷، ۳۵۶۸، ۳۵۶۹، ۳۵۷۰، ۳۵۷۱، ۳۵۷۲، ۳۵۷۳، ۳۵۷۴، ۳۵۷۵، ۳۵۷۶، ۳۵۷۷، ۳۵۷۸، ۳۵۷۹، ۳۵۸۰، ۳۵۸۱، ۳۵۸۲، ۳۵۸۳، ۳۵۸۴، ۳۵۸۵، ۳۵۸۶، ۳۵۸۷، ۳۵۸۸، ۳۵۸۹، ۳۵۹۰، ۳۵۹۱، ۳۵۹۲، ۳۵۹۳، ۳۵۹۴، ۳۵۹۵، ۳۵۹۶، ۳۵۹۷، ۳۵۹۸، ۳۵۹۹، ۳۶۰۰، ۳۶۰۱، ۳۶۰۲، ۳۶۰۳، ۳۶۰۴، ۳۶۰۵، ۳۶۰۶، ۳۶۰۷، ۳۶۰۸، ۳۶۰۹، ۳۶۱۰، ۳۶۱۱، ۳۶۱۲، ۳۶۱۳، ۳۶۱۴، ۳۶۱۵، ۳۶۱۶، ۳۶۱۷، ۳۶۱۸، ۳۶۱۹، ۳۶۲۰، ۳۶۲۱، ۳۶۲۲، ۳۶۲۳، ۳۶۲۴، ۳۶۲۵، ۳۶۲۶، ۳۶۲۷، ۳۶۲۸، ۳۶۲۹، ۳۶۳۰، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳، ۳۶۳۴، ۳۶۳۵، ۳۶۳۶، ۳۶۳۷، ۳۶۳۸، ۳۶۳۹، ۳۶۴۰، ۳۶۴۱، ۳۶۴۲، ۳۶۴۳، ۳۶۴۴، ۳۶۴۵، ۳۶۴۶، ۳۶۴۷، ۳۶۴۸، ۳۶۴۹، ۳۶۵۰، ۳۶۵۱، ۳۶۵۲، ۳۶۵۳، ۳۶۵۴، ۳۶۵۵، ۳۶۵۶، ۳۶۵۷، ۳۶۵۸، ۳۶۵۹، ۳۶۶۰، ۳۶۶۱، ۳۶۶۲، ۳۶۶۳، ۳۶۶۴، ۳۶۶۵، ۳۶۶۶، ۳۶۶۷، ۳۶۶۸، ۳۶۶۹، ۳۶۷۰، ۳۶۷۱، ۳۶۷۲، ۳۶۷۳، ۳۶۷۴، ۳۶۷۵، ۳۶۷۶، ۳۶۷۷، ۳۶۷۸، ۳۶۷۹، ۳۶۸۰، ۳۶۸۱، ۳۶۸۲، ۳۶۸۳، ۳۶۸۴، ۳۶۸۵، ۳۶۸۶، ۳۶۸۷، ۳۶۸۸، ۳۶۸۹، ۳۶۹۰، ۳۶۹۱، ۳۶۹۲، ۳۶۹۳، ۳۶۹۴، ۳۶۹۵، ۳۶۹۶، ۳۶۹۷، ۳۶۹۸، ۳۶۹۹، ۳۷۰۰، ۳۷۰۱، ۳۷۰۲، ۳۷۰۳، ۳۷۰۴، ۳۷۰۵، ۳۷۰۶، ۳۷۰۷، ۳۷۰۸، ۳۷۰۹، ۳۷۱۰، ۳۷۱۱، ۳۷۱۲، ۳۷۱۳، ۳۷۱۴، ۳۷۱۵، ۳۷۱۶، ۳۷۱۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۹، ۳۷۲۰، ۳۷۲۱، ۳۷۲۲، ۳۷۲۳، ۳۷۲۴، ۳۷۲۵، ۳۷۲۶، ۳۷۲۷، ۳۷۲۸، ۳۷۲۹، ۳۷۳۰، ۳۷۳۱، ۳۷۳۲، ۳۷۳۳، ۳۷۳۴، ۳۷۳۵، ۳۷۳۶، ۳۷۳۷، ۳۷۳۸، ۳۷۳۹، ۳۷۴۰، ۳۷۴۱، ۳۷۴۲، ۳۷۴۳، ۳۷۴۴، ۳۷۴۵، ۳۷۴۶، ۳۷۴۷، ۳۷۴۸، ۳۷۴۹، ۳۷۵۰، ۳۷۵۱، ۳۷۵۲، ۳۷۵۳، ۳۷۵۴، ۳۷۵۵، ۳۷۵۶، ۳۷۵۷، ۳۷۵۸، ۳۷۵۹، ۳۷۶۰، ۳۷۶۱، ۳۷۶۲، ۳۷۶۳، ۳۷۶۴، ۳۷۶۵، ۳۷۶۶، ۳۷۶۷، ۳۷۶۸، ۳۷۶۹، ۳۷۷۰، ۳۷۷۱، ۳۷۷۲، ۳۷۷۳، ۳۷۷۴، ۳۷۷۵، ۳۷۷۶، ۳۷۷۷، ۳۷۷۸، ۳۷۷۹، ۳۷۸۰، ۳۷۸۱، ۳۷۸۲، ۳۷۸۳، ۳۷۸۴، ۳۷۸۵، ۳۷۸۶، ۳۷۸۷، ۳۷۸۸، ۳۷۸۹، ۳۷۹۰، ۳۷۹۱، ۳۷۹۲، ۳۷۹۳، ۳۷۹۴، ۳۷۹۵، ۳۷۹۶، ۳۷۹۷، ۳۷۹۸، ۳۷۹۹، ۳۸۰۰، ۳۸۰۱، ۳۸۰۲، ۳۸۰۳، ۳۸۰۴، ۳۸۰۵، ۳۸۰۶، ۳۸۰۷، ۳۸۰۸، ۳۸۰۹، ۳۸۱۰، ۳۸۱۱، ۳۸۱۲، ۳۸۱۳، ۳۸۱۴، ۳۸۱۵، ۳۸۱۶، ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ۳۸۱۹، ۳۸۲۰، ۳۸۲۱، ۳۸۲۲، ۳۸۲۳، ۳۸۲۴، ۳۸۲۵، ۳۸۲۶، ۳۸۲۷، ۳۸۲۸، ۳۸۲۹، ۳۸۳۰، ۳۸۳۱، ۳۸۳۲، ۳۸۳۳، ۳۸۳۴، ۳۸۳۵، ۳۸۳۶، ۳۸۳۷، ۳۸۳۸، ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، ۳۸۴۱، ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، ۳۸۴۴، ۳۸۴۵، ۳۸۴۶، ۳۸۴۷، ۳۸۴۸، ۳۸۴۹، ۳۸۵۰، ۳۸۵۱، ۳۸۵۲، ۳۸۵۳، ۳۸۵۴، ۳۸۵۵، ۳۸۵۶، ۳۸۵۷، ۳۸۵۸، ۳۸۵۹، ۳۸۶۰، ۳۸۶۱، ۳۸۶۲، ۳۸۶۳، ۳۸۶۴، ۳۸۶۵، ۳۸۶۶، ۳۸۶۷، ۳۸۶۸، ۳۸۶۹، ۳۸۷۰، ۳۸۷۱، ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲، ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸، ۳۸۸۹، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۸۹۴، ۳۸۹۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۷، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، ۳۹۰۱، ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴، ۳۹۰۵، ۳۹۰۶، ۳۹۰۷، ۳۹۰۸، ۳۹۰۹، ۳۹۱۰، ۳۹۱۱، ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۳۹۱۵، ۳۹۱۶، ۳۹۱۷، ۳۹۱۸، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۲۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۴، ۳۹۲۵، ۳۹۲۶، ۳۹۲۷، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۳۰، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۳، ۳۹۳۴، ۳۹۳۵، ۳۹۳۶، ۳۹۳۷، ۳۹۳۸، ۳۹۳۹، ۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵، ۳۹۴۶، ۳۹۴۷، ۳۹۴۸، ۳۹۴۹، ۳۹۵۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۲، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷، ۳۹۵۸، ۳۹۵۹، ۳۹۶۰، ۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۶۳، ۳۹۶۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۶، ۳۹۶۷، ۳۹۶۸، ۳۹۶۹، ۳۹۷۰، ۳۹۷۱، ۳۹۷۲، ۳۹۷۳، ۳۹۷۴، ۳۹۷۵، ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، ۳۹۷۸، ۳۹۷۹، ۳۹۸۰، ۳۹۸۱، ۳۹۸۲، ۳۹۸۳، ۳۹۸۴، ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۸۷، ۳۹۸۸، ۳۹۸۹، ۳۹۹۰، ۳۹۹۱، ۳۹۹۲، ۳۹۹۳، ۳۹۹۴، ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲

واقوال کا بخوبی تذکرہ کر دیا ہے۔

حذیفہؓ فتن و آفات سے بہ خوبی واقف تھے۔ علم و عبادت کے متوالے تھے۔ دنیاوی فوائد سے دوری برتی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہی کو فزوہ احزاب میں ایک رات جاسوسی کے لئے بھیجا تھا۔ یہ جب اپنے مشن سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا چہرہ پہنایا تھا تا کہ انہیں تند و تیز ہوا اور شہید سردی سے محفوظ رکھے۔

۱۲۳۲- محمد بن احمد، عبد اللہ بن شریہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، امش، ابراہیم جمحی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حذیفہ بن یمان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے: غزوہ احزاب کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ چنانچہ ایک رات تند و تیز ہوا پئی اور شدت کی سردی برپا ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ایسا آدمی ہے جو میرے پاس قریش کی خبر لائے اور وہ قیامت کے دن میری معیت میں ہو؟ لیکن تمام لوگ خاموش رہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: پھر تیسری مرتبہ فرمایا: (مگر لوگ پھر بھی خاموش رہے) پھر ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! میرے پاس قریش کی خبر لاؤ، چنانچہ جب آپ ﷺ نے میرا نام لیکر مجھے پکارا۔ اب حکم بجالانے کے سوا میرے لئے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ ارشاد فرمایا: میرے پاس قریش کی خبر لاؤ اور سنو! ادھر کوئی نئی بات نہیں کھڑی کر دینا بہر حال میں چل پڑا اور مجھے یوں محسوس ہوا گویا کہ میں کسی گرم حمام میں چل رہا ہوں۔ حذیفہؓ کہتے ہیں: جب میں واپس لوٹا تب بھی مجھے یوں محسوس ہوا جیسا میں کسی گرم حمام میں چل رہا ہوں، میں (قریش کے سارے حالات معلوم کر کے) واپس آیا اور نبی کریم ﷺ کو ساری خبر سنا دی۔ چنانچہ جب میں اس مہم سے فارغ ہوا تب مجھے ٹھنڈک محسوس ہونے لگی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ کو ان پر تھا کے فاضل حصہ کو میرے اوپر اوڑھایا میں صبح تک میٹھی نیند سو یا رہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قم یا نویمان" یعنی اے سونے والے اٹھ جا جا۔

۱۲۳۳- محمد بن احمد، عطر علی، عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن راہویہ، جریر، عبد اللہ بن یزید، اسفہانی، یزید بن امر کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں بلالؓ نے اذان دینے کا ارادہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تموزی درغیظ ہو، پھر آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ کھانا کھا لو چنانچہ ہم نے کھانا کھایا پھر ارشاد فرمایا: پانی بھی پی لو، چنانچہ ہم نے پانی بھی پی لیا پھر حضرت بلالؓ اذان کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جریر کہتے ہیں کہ یہ عری کا کھانا تھا۔

### (۵۷) حضرت حذیفہ بن اسیدؓ

بعض متاخرین نے حضرت حذیفہ بن اسید البصریؓ غفاریؓ کو بھی اہل صف میں ذکر کیا ہے، حضرت حذیفہؓ بیعت شجرہ میں حاضر تھے۔

۱۲۳۵- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، مسعودی، فرات قزاز، ابو طفیل کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ جو کہ اہل صف میں سے تھے کی حدیث مروی ہے: حضرت حذیفہ بن اسیدؓ کہتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ اس نشانیاں نہ ظاہر ہو جائیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دلیہ الارض (جانور) (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور تین خسوف (یعنی تین جگہوں سے زمین کا دھنسا) (۶) ایک نصف مشرق میں (۷) دوسرا نصف مغرب میں (۸) تیسرا نصف جزیرہ عرب میں (۹)

۱- صحیح مسلم، کتاب الجہاد ۹۹۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۳۸/۹۔ تفسیر القرطبی ۱۳/۱۳۷۔ تفسیر ابن کثیر

۳۸۶/۶

۲- طبقات ابن سعد ۲/۲۴۔ والتاریخ الکبیر ۳/۳۳۳۔ والجرح ۳/۱۱۳۱۔ والجمع ۱/۳۱۵۔ والکاشف

۳۱۰/۱، وأسد الغاب۱/۱۲۸۱۔ والاصابة ۱/۶۳۳۔ وتہذیب الکمال ۵/۳۹۳۔

یا جو بن ماجہ کا ظاہر ہوتا (۱۰) اور ایک آگ کا ظاہر ہونا جو کہ عدن میں ظاہر ہوگی اور لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔  
شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے نزول یعنی بن مریم علیہ السلام کا بھی ذکر کیا ہے۔  
۱۲۳۶- محمد بن احمد بن محمد ان، حسن بن سفیان، نصر بن عبدالرحمن و شام، زید بن حسن انماطی، معروف خریوذکی، ابو طفیل عامر بن واہد کے  
سلسلہ سند سے حضرت حذیفہ بن اسید کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے لئے امیر سامان ہوں  
اور بلاشبہ تم نے حوض کوثر پر وارد ہونا ہے اور جب تم میرے پاس آؤ گے بے شک میں تم سے دو حکم چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا  
پس غور و فکر کرو کہ تم میرے بعد ان دونوں کے بارے میں کس کیفیت میں ہو گے، بڑی حکم چیز کتاب اللہ ہے، اس کی رسی کا ایک کنارہ  
اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ پس کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور گمراہ مت ہو جاؤ اور نہ  
اسی تبدیل ہو جاؤ، دوسری حکم چیز میری عزت یعنی میرے اہل بیت ہیں۔ بلاشبہ خدائے تعالیٰ جو کہ لطیف و خبیر ہے اس نے آگ کو کیا ہے  
کہ یہ دونوں افتراق کا شکار نہیں ہوں گی تا وقتیکہ حوض پر وارد ہو جائیں۔

### (۵۸) حضرت حبیب بن زیدؓ

بعض نے حضرت حبیب بن زید بن عاصم انصاری ازدی جن کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے ہے کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے  
حالانکہ وہ اہل عقبہ میں سے ہیں (یعنی وہ ان حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے)۔  
انہیں مسیلہ کذاب نے پکڑ لیا تھا اور ان سے پوچھنے لگا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حبیب نے جواب دیا:  
جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ مسیلہ نے پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حبیب نے جواب دیا: میں گواہی نہیں  
دیتا ہوں۔ چنانچہ مسیلہ نے انہیں اسی وقت شہید کر دیا۔ حبیب کی والدہ کا نام نسیمہ تھا اور بیعت عقبہ میں وہ بھی شریک تھیں۔ چنانچہ  
حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کے ہمراہ مسیلہ کے خلاف جہاد میں لگے چنانچہ بذات خود جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حتی  
کہ مسیلہ کذاب کو اصل جہنم کیا گیا اور وہ مدینہ واپس لوٹ آئے ان کے جسم پر نیزوں اور تلواروں کے بے شمار زخم آئے تھے۔  
۱۲۳۷- حبیب بن حسن، محمد بن سنان، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق کی سند سے ہمیں مذکورہ بالا حدیث پہنچی ہے۔

### (۵۹) حضرت حارث بن نعمانؓ

بعض متاخرین نے حارث بن نعمان انصاری نجاری کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور انہیں ابو عبدالرحمن نسائی کے حوالے سے  
ذکر کیا ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں اور غزوہ جین میں ان اسی (۸۰) جاٹاران اسلام میں سے تھے جنہوں نے ثابت قدمی کے جوہر دکھائے  
اور سینہ پر رہے، پشت نہیں پھیری۔ آخری عمر میں ان کی بیٹائی ختم ہو گئی تھی۔  
۱۲۳۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عمروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک مرتبہ سو گیا اور اپنے آپ کو (غالبا خواب میں) جنت میں پایا پس میں نے ایک (عظیم الشان) قاری کی  
آواز سنی میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے مجھے جواب دیا: یہ حارث بن نعمان ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسی طرح

۱- مسند الامام احمد ۷/۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹۰/۳، والجامع الكبير ۵۵۷/۵، ومنحة المعبود ۲۷۹/۲، وقع  
البازی ۳۷۸/۱۱، وکنز العمال ۳۸۲۳۹،  
۲- المعجم الكبير للطبرانی ۲۵۳/۳، وکنز العمال ۳۹۱۶۹، والجامع الكبير ۹۶۳۵،  
۳- التاريخ الكبير ۲/۲، والجرح ۳۶۸/۳، والكاشف ۲۰۲/۱، وتهذيب الكمال ۳۷۳/۵.

اطاعت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی طرح اطاعت و فرمانبرداری ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت حارث بن نعمان لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی والدہ کے فرمانبردار تھے۔

یہ حدیث ابن ابی حنیفہ نے زہری، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۲۶۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، یعقوب بن یوسف صفار، ابن ابی نذیر، محمد بن عثمان، عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حارث بن نعمان کی بیعتی ختم ہو گئی تھی انہوں نے اپنی جائے نماز سے حجرے کے دروازے تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ہوئی ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے چنانچہ جب کوئی مسکین آتا اور سلام کرتا تو حارث ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے اور رسی پکڑ کر چلتے ہوئے مسکین کے پاس آتے اور کھجوریں اسے تمنا دیتے۔ گھر والوں نے بارہا اصرار کیا کہ آپ کی بجائے ہم خود یہ کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں آپ کیوں زحمت کرتے ہیں؟ آگے سے جواب دیتے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے ارشاد فرما رہے تھے کہ مسکین کو کوئی چیز تمنا باری موت سے پیدا ہوتا ہے۔

### (۶۰) حضرت حازم بن حرمہ ۳

بعض متاخرین نے حضرت حازم بن حرمہ کو بھی حسن بن سفیان کے حوالے سے اہل صفحہ کی طرف سے منسوب کیا ہے۔  
۱۲۵۰- ابو احمد غطری، حسن بن سفیان، ابراہیم بن منذر، محمد بن معین بن فضلہ غفاری، خالد بن سعید، حازم بن حرمہ کے آزاد کردہ غلام ابو ننب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حازم فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا آپ نے مجھے پکارا جب میں آپ ﷺ کے پاس آ کر کھڑا ہوا تو ارشاد فرمایا: اے حازم اتم "لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" زیادہ سے زیادہ کہا کرو چونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

### (۶۱) حضرت حنظلہ بن ابی عامر ۳

بعض متاخرین نے حضرت حنظلہ بن ابی عامر (راہب منش) انصاری کو بھی موسیٰ محمد بن ثنی کے حوالے سے اہل صفحہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حضرت حنظلہ کو شعیب الملائکہ بھی کہا جاتا ہے۔  
۱۲۵۱- محمد بن احمد بن حسن، ابو شعیبہ حرانی، ابو جعفر ثعلبی، محمد بن سلہ، محمد بن اسحاق، عامر بن عمر بن قتادہ، محمود بن سعید کی روایت ہے کہ فرزادہ احد میں حضرت حنظلہ بن ابی عامر جو عمر بن عوف کے بھائی ہیں کا ابو سفیان کے ساتھ آنا سامنا ہو گیا۔ جب حضرت حنظلہ نے ابو سفیان کو مغلوب و زچ کر لیا تو انہیں شہداد بن اسود جسے ابن شیبہ کہا جاتا تھا نے دیکھ لیا چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر حضرت حنظلہ پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے ساتھی یعنی حنظلہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ چنانچہ بعد

۱۔ مسند الامام احمد ۱/۱۵۱، ۱۶۷، المستدرک ۳/۱۵۱، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹/۲۰۱، والدر المنثور ۳/۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳

میں صحابہ کرام نے ان کے گھروالوں سے ان کے متعلق دریافت کیا تو ان کی بیوی کہنے لگی: جو نبی صبح کو جنگ کے لئے کوچ کرنے کی آواز لگی..... حظلہ حالت جنابت میں ہی اٹھ کر چل پڑے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے۔

### (۶۲) حضرت حجاج بن عمرو

بعض متاخرین نے حضرت حجاج بن عمروؓ کو حافظ عبد اللہ کے حوالہ سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کرنا وہم ہے۔ چونکہ حجاجؓ اسلمی دراصل حجاج بن مالک ابو حجاج بن حجاج ہیں جبکہ حجاج بن عمرو وہ مازنی انصاری ہیں۔ حجاج بن عمرو انصاریؓ کو کسی نے بھی اہل صفہ میں سے قرار نہیں دیا۔ بہر حال ان کی سند سے ذیل کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۳۵۲- محمد بن جعفر بن ذہم، محمد بن احمد بن ابی عوام، ابو عاصم، حجاج بن ابی عثمان، یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ مولیٰ ابن عباس کے سلسلہ سند سے حضرت حجاجؓ بن عمرو کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے حلال ہو جائے اس پر دو سراج واجب ہے۔ (یعنی جس آدمی نے حج کی نیت کر لی اور احرام باندھ لیا پھر وہ محصور ہو گیا تو وہ ہدی ذبح کر کے احرام کھول لے اور پھر آئندہ سال دوبارہ حج کر لے)۔ ۳

### (۶۳) حضرت حکم بن عمیرؓ

بعض متاخرین نے حکم بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔

۱۲۵۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن یحییٰ، یقینہ، یحییٰ بن ابراہیم، موسیٰ بن ابی حبیب کے سلسلہ سند سے حضرت حکم بن عمیرؓ صحابی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے لوگو!) دنیا میں مہمان بن کر رہو! (یعنی جس طرح مہمان میزبان کے گھر میں ایک دو دن ہی ٹھہرتا ہے پھر رخصت ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کو عارضی قیام گاہ بناؤ) اور مساجد کو اپنے گھر بناؤ (یعنی تمہارے اوقات زیادہ سے زیادہ مساجد میں گزریں) اپنے دلوں کو رقت و مہربانی کا عادی بنا لو اور کثرت سے غور و فکر کرو (یعنی تمکین رہو اور آخرت کی فکر کرو) اور کثرت سے رویا کرو (خواہشات نفسانہ کا تمہارے دلوں میں دور دورہ نہ ہو)۔ تم ایسی عمارتیں بناؤ گے جن میں تم سکونت نہیں کر سکو گے تم ایسے اموال جمع کرو گے جنہیں کھائیں سکو گے، ایسے امور کی آرزو کریں کرو گے جنہیں تم پائیں سکو گے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے دین میں ناقص ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اسکی خطائیں کثیر ہوں اور اس کی بردباری

۱۔ المستدرک ۳/۲۰۳، وتلخیص الحبیر ۲/۱۱۸، ودلائل النبوة ۳/۲۳۶، والبداية والنهاية ۳/۲۱، وکنز العمال ۳۳۴۵۸

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۲۶۷، والتاریخ الكبير ۲/۲۸۰، والجرح ۳/۸۱، والاستیعاب ۱/۳۲۶، وأسد الغابة ۱/۳۸۲، والكاشف ۱/۲۰۷، والاصابة ۱۶۲۳، وتہذیب الکمال ۵/۳۳۳

۳۔ سنن الترمذی ۹۳۰، وسنن النسائی ۵/۱۹۹، وسنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۲۴۰، والمستدرک ۱/۳۸۳، ۳۷۰، وسنن الدارمی ۲/۶۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۳/۲۵۳، وطبقات ابن سعد ۳/۴۷، وسنن ابن ماجہ ۷/۳۰، وسنن الدارقطنی ۲/۴۷۸

۴۔ طبقات ابن سعد ۷/۳۵۲، والتاریخ الكبير ۳/۶۳، والجرح ۳/۸۹، والكاشف ۱/۲۳۹، وتہذیب الکمال ۱۹۹۷

”و یسئل حقیقتہ جیغۃ باللیل“ (عبارت مشوش ہے مفہوم واضح نہیں لہذا عبارت ہی نقل کر دی گئی ہے) بہر حال مفہوم ترجمہ حاضر ہے) اور اس کی حقیقت ایمان کم ہو، وہ آدی رات کو مردے کی طرح پڑا ہوتا ہے اور دن کو بیکار، ڈرپوک، بخیل اور خیر کی باتوں سے رکا ہوا اور آسودہ زندگی گزارنے کی فکر میں لگا رہتا ہوتا۔

۱۳۵۲- سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبد الباقی، محمد بن مصطفیٰ، یقینہ، یحییٰ بن ابراہیم، موسیٰ بن ابی حسیب کے سلسلہ سند سے حضرت حکم بن عمیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے جس طرح حیاہ کرنے کا حق ہے اس طرح حیاہ کرو۔ سر کی حفاظت کرو اور جس چیز کا اس نے احاطہ کر رکھا ہے اس کی بھی حفاظت کرو۔ بطن (پینٹ) کی حفاظت کرو اور جو اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے اس کی بھی حفاظت کرو، موت اور یوسیدگی کو یاد رکھو، پس جو آدمی ان امور کو عمل میں لائے گا اس کا ثواب دُعا کا جنت ہے۔

### (۶۳) حضرت حرملہ بن ایاس

بعض متاخرین نے حدیقہ بن خیاط کے حوالے سے حضرت حرملہ بن ایاس کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ حرملہ کا نام حرملہ بن عبد اللہ خزرجی ہے۔

۱۳۵۵- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حسیب، ابو داؤد، قرہ بن خالد، مرقا بن علیہ بن حرملہ، علیہ بن حرملہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حرملہ کہتے ہیں: کہ میں ایک مرتبہ ایک بستی کے سواروں کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا جب میں نے واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جب تم مجلس سے اٹھ کر جاتے لگو اور اہل مجلس کو ایسی باتیں کرتے سناؤ جو تمہیں اچھی لگیں تو ان باتوں کو بجالاؤ اور اگر تم نے انہیں ایسی باتیں کرتے سناؤ جسے تم پسند کرتے ہو تو ان باتوں سے اجتناب کرو۔

۱۳۵۶- احمد بن محمد بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، ابو یوسف، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد اللہ بن حسان، حبان بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے: حضرت حرملہ بن ایاس نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ ہی کے پاس اقامت کی..... حتیٰ کہ انوار نبوت سے اپنے دل و دماغ کو منور کر لیا جب واپس لوٹنے کا ارادہ کیا تو کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حرملہ! بھلی باتوں کو بجالاؤ اور بری باتوں سے اجتناب کرو۔ میں آپ ﷺ کے پاس سے چل پڑا پھر مجھے خیال آیا کہ اگر میں دوبارہ پلٹ کر آپ ﷺ سے عرض کروں عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ مجھے مزید کچھ وصیت کریں، چنانچہ میں نے (دوبارہ پلٹ کر) عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بری باتوں سے اجتناب کرو اور بھلی باتوں کو بجالاؤ۔ اہل مجلس جو باتیں تم سے کہہ رہے ہوں وہ تمہارے کانوں کو سرد کر رہی ہوں تو ان کے پاس سے اٹھ کر جانے کے بعد ان باتوں کو بجالاؤ اور ان پر عمل کرو چونکہ وہ اچھی باتیں یعنی دین اسلام کی باتیں ہیں۔ اور اگر وہ ایسی باتیں کر رہے ہوں جو تمہارے

۱- تفسیر القرطبی ۴/۱۲، وکنز العمال ۲۳۸۳۹، ۲۳۸۹۵.

۲- سنن الترمذی ۲۳۵۸، والمستدرک ۳/۳۲۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۳/۲۳۶، ۱۰/۱۸۸، والصغیر ۱/۱۷۷.

۳- المستند للإمام أحمد ۱/۳۸۷، وجمع الزوائد ۱۰/۲۸۳، وکشف الخفا ۱/۱۳۸، واملی الشجرى ۲/۱۹۷، ومشکاة المصابیح ۵/۵۴۱.

۴- التاريخ الكبير ۳/۲۳۰، والجرح والتعديل ۳/۱۲۲، والکاشف ۱/۲۱۲، ومیزان الاعتدال ۱/۴۷۲، وتہذیب الکمال ۵/۵۴۱، ۳- مستند الإمام أحمد ۳/۳۰۵، ومنحة المعبود ۲/۲۱۲۳، وکنز العمال ۲۳۵۲.

کا نوں کو بری لگیں جب تم ان کے پاس سے جانے لگو تو ان باتوں سے اجتناب کرو۔

یہ حدیث احمد بن اسحاق حسری نے عبد اللہ بن حسان، حیان بن عاصم کے طریق سے روایت کی ہے۔ نیز احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث علیہ کی دو بیسیوں نے بھی سنائی ہے کہ حضرت حرمہ نے انہیں حدیث سنائی کہ وہ نماز کے پاس آئے اور مذکور بالا حدیث کی طرح حدیث سنائی، اس میں اضافہ ہے کہ جب میں باہر نکلا تو سوچا کہ بجلی بات، بجالانے اور بری باتوں سے اجتناب کرنے میں تقریباً تمام امور شامل ہو جاتے ہیں۔

### حضرت خبابؓ بن ارت

بعض متاخرین نے حضرت خبابؓ بن ارت کو کربوں کے حوالے سے اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ خبابؓ سابقین اولین میں سے تھے اور مہاجرین میں سے تھے۔ ہم نے ان کے احوال کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے، چنانچہ اسلام کی خاطر انہوں نے بھی بہت مصیبتیں برداشت کیں۔ غزوہ بدر میں شریک رہے اس کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ (پچھلے نمبر پر اسلام لائے تھے۔ ۳۳ھ میں انہوں نے کوفہ میں وفات پائی حضرت علیؓ نے نماز جنازہ پڑھائی ان کی مرویات کی تعداد ۳۳ ہے۔)

۱۲۵۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، مسر، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے حضرت طارق بن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت خبابؓ مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ اور یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی خاطر سخت عذاب دیا گیا۔

۱۲۵۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر، محمد بن فضل، فضیل، کربوں رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حضرت خبابؓ بن ارت پچھلے نمبر پر اسلام لائے گویا وہ اس وقت اسلام کے ایک مدرس (پچھلے حصے) تھے۔

۱۲۵۹- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابو اسحاق، ابو یعلیٰ کندی کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ سے فرمانے لگے: قریب ہو جائیے میں آپ کے سوا اس مجلس کا زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خبابؓ حضرت عمرؓ کو اپنے پیٹ پر ڈنوں کے نشانات دکھانے لگے جو انہیں مشرکین کی مصیبتوں سے پہنچتے تھے۔

۱۲۶۰- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، آدم بن ابی ایاس، شعبہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت خبابؓ بن ارت کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ چنانچہ ان کے جسم پر جلانے جانے سے سات نشانات پڑے ہوئے تھے، پھر فرمانے لگے: بلاشبہ ہمارے کچھ ساتھی دنیا سے سدھار گئے ہیں۔ تاہم دنیا ان کی عزت و شرف میں کچھ کمی نہ کر سکی جبکہ ہم دنیا میں استدر مبتلا ہو گئے کہ صرف مٹی ہی کو اپنے لئے جئے پناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوسری مرتبہ ہم ان کے پاس آئے۔ اس وقت اپنے گھر کی ایک دیوار بنا رہے تھے، کہنے لگے: ہر چیز میں مومن کے لئے اجر ہے، بجز اس چیز کے جسکو وہ مٹی میں بنا رہا ہو۔ کاش! اگر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا میں ضرور موت کی دعا مانگ لیتا۔

یہ حدیث یزید بن ابی اسیر نے ایک بڑی جماعت میں اسماعیل سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۶۱- سلیمان بن احمد، ابو زرعدی، موسیٰ بن یحییٰ، ابو ییمان، شعبہ بن ابی حمزہ، زہری، عبد اللہ بن حارث بن نوفل، عبد اللہ بن خباب بن ارت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت خبابؓ بن ارت نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی نگہبانی کی آپ ﷺ فجر

تک نماز میں مشغول رہے۔ خواب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج رات میں نے آپ کو ایسی نماز میں مشغول دیکھا ہے اس سے پہلے اس طرح نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں بلاشبہ یہ غربت اور خوف کی نماز تھی۔ تاہم میں نے اپنے پروردگار سے تمہیں چیزوں کا سوال کیا میرے رب نے مجھے دو عطا فرمادیں اور ایک سے منع کر دیا: میں نے رب تعالیٰ سے ایک اس چیز کا سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بلاک نہ کر دے جس طرح کہ دیگر امتوں کو عذاب دے کر ہلاک کر دیا گیا، میرا یہ مطالبہ اللہ تعالیٰ نے منظور کر لیا، دوسری چیز کا میں نے اللہ سے یہ مطالبہ کیا کہ ہمارے اوپر دشمن کو مسلط نہیں کرتا جو ہمارا استیصال کر دے سو اللہ تعالیٰ نے میرا یہ مطالبہ پورا کیا، تیسرا مطالبہ یہ کیا کہ میری امت آپس میں دست و گریبان ہو کر مختلف گروہوں کا شکار نہ ہو جائے مجھے اس مطالبے سے باز رہنے کی تاکید کی گئی۔

یہ حدیث صالح بن کیسان و عمر و نعمان بن راشد و زبیدی نے آخرین میں زہری سے روایت کی ہے۔

۱۲۶۲- ابو بکر جی، عبید بن حازم، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن عبیدہ، عمرو بن دینار، یحییٰ بن جعدہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے بعض حضرات نے حضرت خوابؓ کی تہوار داری کی۔ یہ حضرات کہنے لگے: اے اللہ کے بندے! خوش ہو جائیے ابھی آپ نبی ﷺ کے پاس وارد ہو نہ ہی چاہتے ہیں۔ خوابؓ نے فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ مکان کی یہ ٹھلی منزل ہے اور اس کے اوپر ایک اور منزل بھی ہے (یہ بات حضرت خوابؓ نے عاجزی میں کہی کہ ہم تو دنیاوی کھینچوں میں گتھے ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے) حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا تھا کہ تمہیں دنیا میں سے اتنا کافی ہے جتنا مسافر کا زاد سفر ہے۔

### (۶۵) حضرت حمیس بن حذافہؓ

بعض متاخرین نے حضرت حمیس بن حذافہؓ کی کو بھی حافظ ابوطالب اور محمد بن اسحاق بن یسار کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ حمیسؓ مہاجرین اولین میں سے ہیں۔ انہی کے نکاح میں پہلے ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمرؓ مہاجرہ حبشہ تھیں۔ بدر میں شریک رہے (وہیں انہیں زخم آئے) اور مدینہ منورہ میں اول اسلام میں وفات پائی۔ حفصہؓ ان سے بیوہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ اپنے نکاح میں لے آئے۔

۱۲۶۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: حفصہ بنت عمرؓ حمیس بن حذافہؓ سے بیوہ ہو گئیں۔ حذافہؓ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ بدر میں شریک رہے اور مدینہ میں وفات پائی۔ عمرؓ ماتے ہیں: میری حضرت ابو بکرؓ سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمرؓ سے آپ کا نکاح کرادوں۔ انہوں نے خاموشی اختیار کی اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ پس میں چند ہی دن ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ کے نکاح کا پیام دے دیا۔ میں نے حفصہ کے ساتھ آپ ﷺ کا نکاح کر دیا۔ پھر مجھ سے ابو بکرؓ ملے اور فرمایا جب تم نے مجھ سے حفصہ کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش ظاہر کی اور میں خاموش رہا مگر ہے آپ کو تا کو اگر گزارا ہو لیکن میں نے اسی بنا پر کچھ جواب نہیں دیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور میں ان کا راز فاش کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا ان سے نکاح کا قصد نہ ہوتا تو میں ان کے لئے آمادہ تھا۔

از المعجم الكبير للطبرانی ۲/۲۵۷. وصحيح ابن حبان ۱۸۳۰. (موارد) ومشكاة المصابيح ۵۴.

۲/ مجمع الزوائد ۱۰/۲۵۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳/۲۱۹. وأمثالي الشجرى ۲/۱۹۹. وتاريخ أصبهان للمصنف

۸۹/۱. ۳/ طبقات ابن سعد ۳۰۰. وتاريخ الطبرى ۲/۳۹۹. وابن هشام ۱/۲۵۶.



(۶۶) حضرت خالد بن زید (ابو ایوب انصاریؓ)

بعض متاخرین نے خالد بن زید ابو ایوب انصاریؓ کو محمد بن جریر کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور ابو ایوب دو مشہور صحابی اور اس گھر کے مالک ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ ہجرت مدینہ کے موقع پر مدینہ پہنچ کر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ مسجد بنائی اور ایک حجرہ بھی بنایا اور وہ مشہور گھر آج بھی مدینہ میں موجود ہے۔ ابو ایوبؓ قیام صفہ سے مستغنی تھے۔ آپؓ کھانے پھرنے سے ہیں اور بیعت عقبہ میں بھی حصہ لیا لہذا وہ اہل عقبہ میں سے ہیں نہ کہ اہل صفہ میں سے۔ قسطنطنیہ میں (۵۲ھ میں) وفات پائی اور شہر کی سرحد پر انہیں دفن کیا گیا۔

۱۲۶۳- فاروق العظامی، زیاد بن خلیفہ، اللہ، امیر ایم بن منذر، محمد بن فتح، موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ابو ایوب خالد بن زید ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت عقبہ میں شریک رہے۔

۱۲۶۵- ابو ایوبؓ کی چند مسانید..... ابو بکر بن خلد، عمارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محیر، میسرہ بن عبد ربہ، موسیٰ بن عبیدہ، زہری، عطاء بن زید کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ آدمی مسجد کی طرف جاتے ہیں اور دونوں نماز پڑھتے ہیں پھر ان میں سے ایک واپس لوٹ آتا ہے اور اسکی نماز (از روئے قیولت) احد کے پہاڑ سے بھی زیادہ وزن دار ہوتی ہے۔ جبکہ دوسرا آدمی واپس لوٹتا ہے تو اسکی نماز ایک ذرہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے گئے: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ آدمی اس دوسرے سے عقلاً اچھا ہو۔ انہوں نے پھر عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ان اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے زیادہ سے زیادہ بچنے والا ہو اور بھلائی کے امور میں سے زیادہ سبقت کرنے والا ہو اگرچہ ظنی عبادت میں دوسرے سے کتر ہی کیوں نہ ہو۔

زہری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اسی طرح موسیٰ بن عبیدہ کی سند سے بھی غریب ہے۔ ہاں البتہ زبیدی نے موسیٰ بن عبیدہ کی متابعت کی ہے اور انہوں نے ابو حمیدؓ کے قول کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۶۶- حبیب بن حسن، ابو شیبہ حرانی، عاصم بن علی، علی، عبد اللہ بن خنیس، امین جبیر، جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ایوبؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے مختصری تعلیم کیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز میں کھڑے ہو جاؤ تو رخصت کیے ہوئے آدمی کی سی نماز پڑھو اور ایسی بات ہرگز ہرگز مت کرو جس سے تمہیں عقدرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس موجود مال و دولت سے اپنی امیدیں وابستہ نہ رکھو۔

شیخ ابو نعیم اسفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت ابو ایوبؓ کی حدیث بالآخر غریب ہے اسے صرف عبد اللہ بن عثمان بن خنیس نے ہی

۱- طبقات ابن سعد ۳/ ۳۸۳، والنزایخ ۳/ ۳۶۲، والجرح ۳/ ۱۳۸۳، وتاریخ بغداد ۱/ ۱۵۳، والاستیعاب ۱۶۰۶/۳، والجمع ۱/ ۱۱۸، واسبغ الغابة ۲/ ۸۰، وسیر النبلاء ۲/ ۳۰۲، والکاشف ۱/ ۲۶۸، والاصابة ۱/ ۳۰۵، وتہذیب الکمال ۶/ ۲۶۸.

۲- المطالب العالیة ۲۷۵۲، والبدایة والنہایة ۵۹/۸.

۳- مسنن ابن ماجہ ۱/ ۳۱، ومسنن الامام احمد ۵/ ۳۱۲، والمعجم الکبیر للطبری ۳/ ۱۸۵، ومشکاۃ المصابیح ۲۲۶.

۴- واتحاف السادة المتقین ۸/ ۱۶۰، ۱۰/ ۲۵۱.

حدیث کیا ہے ہاں البتہ ابن عمرؓ نے اس جھٹی ایک اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۱۲۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن حماد بن زعرب، سعید بن ابی مریم، ابن لہیعہ، ابویقین، عباد بن ناثروہ، ابورحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابویوب انصاریؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے اس میں کہ ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں یا اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے لپ بھر جنت میں داخل کر دے۔ ایک صحابی بولے: یا رسول اللہ: کیا اللہ تعالیٰ آپ کے لئے لپ بھر میں گئے؟ پس رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے پھر بہر گئی کہ صحابہ کے پاس تشریف لائے درآن حالانکہ آپ ﷺ بگبیر پڑھ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے رب نے میرے لئے اضافہ کیا ہے کہ ہر ہزار کے پیچھے ستر ہزار لوگ ہوں گے (جو جنت میں داخل ہوں گے) اور ان کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے لپ بھر بھی جنت میں داخل فرمائیں گے۔ راوی حدیث ابورحمہ کہنے لگے: اے ابویوب! اللہ تعالیٰ کی لپ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ اسے تو لوگ اپنے مومنوں سے کہا لیں گے۔ چنانچہ ابویوب انصاریؓ نے جواب دیا۔ چھوڑو اپنی ساتھی کو (آؤ) میں تمہیں نبی ﷺ کی لپ کے بارے میں خبر دیتا ہوں، جیسا کہ مجھے گمان ہے بلکہ یقین ہے۔ نبی ﷺ کی لپ یہ ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: اے میرے پروردگار! جو آدمی گواہی دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تیری توحید کا اقرار کرے اور تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور گواہی دیتا ہو کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں پھر اکاد ل انکی زبان کی تصدیق بھی کرتا ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابویقین متقدم ہیں عباد سے اس حدیث کو روایت کرنے میں۔ یہ حدیث کبار نے سعید بن ابی مریم سے مثل محمد بن اسلم بن عسکر کی روایت کے نقل کی ہے۔

### (۶۷) حضرت خرم بن فاککؓ

بعض متاخرین نے حضرت خرم بن فاککؓ کو بھی احمد بن سلیمان مروزی کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ خرمؓ فرزند ہمدان شریک رہے یہ وہی صحابی ہیں جنہیں قیام ابرق عراق میں رات ہو گئی تھی اور ایک غیبی آواز سنائی دی تھی اور کسی نے ذیل کے دو اشعار پڑھے تھے۔

ويحك عد بالله ذي الجلال  
تیری ہلاکت، اس اللہ تبارک و تعالیٰ کی پناہ مانگ جو جلال والا ہے بزرگی والا ہے بقا والا ہے اور فضل والا ہے۔  
واقرا آيات من الانفال  
اور انفال کی آیتیں پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کر اور بے پرواہ ہو جا۔  
والمجدو البقاء والافضل

چنانچہ اس کے بعد خرمؓ نے مدینہ منورہ کا قصد کیا اور مدینہ آن پہنچے اس وقت نبی ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جن اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے اور پھر فرودہ بدر میں بھی شرکت کی (حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت میں شام میں وفات پائی)۔  
۱۲۶۸- عبداللہ بن ابراہیم، ابوزہرہ فضل بن محمد صاحب، محمد بن صباح، سلمہ بن صالح، ابواخت، شمر بن علیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت خرم بن فاککؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے میری طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا: اے آدمی! اگر تم میں دو خصلتیں نہ ہوتیں ۳ (کیا یہی

۱۔ المعجم الكبير ۱/۳، ۱۵۱، واتحاف السادة المطين ۱۰/۵۶۸، وكنز العمال ۳۹۱۰۱.

۲۔ طبقات ابن سعد ۶/۳۸، والصارمخ الكبير ۳/۷۵۷، والجرح ۳/۱۸۳، واسبغ الغابة ۲/۱۱۲، والكاشف

۳۔ ۲۷۹، والاصابة ۱/۳۲۳، وتهذيب الكمال ۸/۲۳۹.

۴۔ الجامع الكبير للسيوطي ۳/۹۶۵، والمعجم الكبير للطبراني ۳/۲۳۷.

اچھا ہوتا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بھلا وہ کونسی دو خصلتیں ہیں ابلاشبہ (ایسی خصلت تو برائی کیلئے) ایک بھی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہند کا لٹکانا اور بالوں کا بڑھا ہوا ہونا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ خیریمؓ نے اپنی جبند کو اوپر کر لیا اور بال بھی چھوٹے کر لئے۔

یہ حدیث قمی بن ربیع نے ابوالخنیق سے روایت کی ہے۔

### (۶۸) حضرت خیریم بن اوسؓ

بعض متاخرین نے حضرت خیریم بن اوسؓ طائی کو ابو الحسن بن عمرو قطنی کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے حضرت خیریمؓ مہاجرین میں سے ہیں یہ وہی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو جرہ پیش کیا گیا (یعنی فتح جرہ کی خوشخبری دی گئی) تو انہوں نے شیما بنت بھیلہ کو چادر اوڑھے ہوئے سیاہی مائل ایک طاقتور خنجر پر سوار دیکھا۔ خیریمؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے جرہ کو فتح کر لیا اور ہم نے شیما کو اسی حالت میں پایا تو کیا وہ میری ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وہ تیری ہوگئی، پھر خیریمؓ خالد بن ولیدؓ کے ساتھ میلہ کذاب کو قتل کرنے چل پڑے۔ چنانچہ حضرات صحابہ کرامؓ نے میلہ کذاب کو جہنم واصل کیا پھر خیریمؓ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ جرہ کی طرف چل دیئے۔ جب مسلمانوں کا لشکر جرہ میں داخل ہوا تو سب سے پہلے انہیں (شیما) بنت بھیلہ سیاہی مائل ایک طاقتور خنجر پر سوار ملی جیسا کہ نبی ﷺ نے اس کی حالت بیان فرمائی تھی، چنانچہ اسے دیکھتے ہی خیریمؓ اس کے ساتھ چٹ گئے اور اس کا دعویٰ کرنے لگے: ان کے معلق حضور کے فرمان کی گواہی محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمرؓ نے دی۔ لہذا خالد بن ولیدؓ نے شیما خیریمؓ کے سپرد کر دی۔ پھر شیما کے پاس اس کا بھائی عبدالاسح قلعے سے نیچے اتر کر آیا اور خیریمؓ سے کہنے لگا: شیما کو مجھے سچ دے۔ خیریمؓ نے جواب دیا: بخدا! میں ایک ہزار سے کم نہیں کروں گا چنانچہ عبدالاسح نے ایک ہزار دے کر شیما کو لے لیا اور پھر کہنے لگا: اگر تم ایک لاکھ بھی مانگتے میں وہ بھی دے دوں گا۔ حضرت خیریمؓ کہنے لگے: میں تو یہ بھتہا رہا کہ مال دس سو (یعنی ایک ہزار) سے زیادہ ہوتا ہی نہیں۔ (یہاں نبی کریم ﷺ کا فرمان: المؤمن غر کریم والفا بربہ لیس۔ (مکتوٰۃ) کہ مومن بھولا بھلا اشریف آدمی ہوتا ہے اور کار فرھو کہ باز کمینہ ہوتا ہے صادق آتا ہے۔)

۱۲۶۹- صحیح بن محمد، ابویسکین زکریا بن محیی، ابوزجر بن حصن کے چچا، حمید بن منہب کے سلسلہ سند سے خیریم بن اوسؓ کی حدیث مروی ہے کہ خیریمؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس اس وقت پہنچا جب آپ ﷺ غزوہ جہوک سے واپس تشریف لارہے تھے۔ پھر میں نے اسلام قبول کیا: اس موقع پر حضرت عباسؓ نے خیریم بن اوسؓ سے کہا: بلاشبہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مدح کروں! خیریمؓ نے جواب دیا: کیجئے۔ فرمایا: یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دانت نہ توڑے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بچائے اور بلیغانہ انداز میں گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۲

### (۶۹) حضرت ضعیب بن یسافؓ

بعض متاخرین نے حضرت ضعیب بن یسافؓ عتبہ ابو عبد الرحمنؓ کو حافظہ ابو عبد اللہ نیشاپوری کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور ابوبکر بن ابوداؤد کے حوالے سے کہا ہے کہ وہ بدری صحابی ہیں۔

۱۲۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یزید بن ہارون، مسلم بن سعید ثقفی، ضعیب بن عبد الرحمن بن ضعیب، عبد الرحمن بن ضعیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ضعیبؓ کہتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس وقت آپ ﷺ کی غزوہ

۱- المستظم لابن الجوزی ۳/ ۳۷۱، ۲- المستدرک ۳/ ۳۲۲.

۳- طبقات ابن سعد ۳/ ۳۰۳، المغازی ۳۶، ۳۷، ۸۱، ۸۳، ۸۴.

کے ارادے سے نکلنا چاہتے تھے میں اور میری قوم کا ایک اور آدمی مشرف یہ اسلام نہیں ہوئے تھے۔ ہم دونوں آپس میں کہنے لگے: یقیناً ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم جہاد میں حصہ لے اور ہم ان کے ساتھ مل کر حصہ نہ لے سکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں مسلمان ہو چکے ہو؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ ہم مشرکین سے مدد نہیں حاصل کرتے۔ غیب کہتے ہیں: ہم مشرف یہ اسلام ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی چنانچہ جہاد میں میں نے ایک آدمی کو قتل کیا اس نے بھی مجھ پر تلوار سے حملہ کیا مگر اس کا وارضائع گیا لیکن معمولی زخم یا بعد میں میں نے اس کی بیٹی کے ساتھ شادی کر لی۔ وہ کہا کرتی تھی ”تم نے کسی اور ایسے آدمی کو قتل نہیں کیا جس نے تمہارے گلے میں یہ خوبصورتی سجائی اور میں کہا کرتا تھا تم بھی کسی ایسے آدمی کو چھوڑ کر نہیں جا سکتی جس نے تمہارے باپ کو آغا بنا کر جہنم واصل کیا۔“

یہ حدیث ابو جعفر رازی نے مسلم سے روایت کی ہے۔

### (۷۰) حضرت دیکین بن سعیدؓ

بعض متاخرین نے حضرت دیکین بن سعید حرنی ایک قول کے مطابق شعمی کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی۔ دیکین چار سو آدمیوں کی ایک جماعت میں نبی ﷺ کے پاس آئے تھے انہوں نے آ کر نبی ﷺ سے کھانا طلب کیا پانچ آپ ﷺ نے ان تمام لوگوں کو کھانا کھلایا اور ان کے لئے زاد سفر کا بھی بندوبست کیا۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ دیکینؓ نے صفہ کو ٹھکانا بنایا ہو یا صفہ میں کبھی ٹھہرے ہوں، اس بارے میں مجھے کوئی اتر صحیح نہیں معلوم ہو سکا۔

۱۲۷۱- معجزہ نبوت..... محمد بن احمد بن حسن، ثور بن موسیٰ، جمیدی، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت دیکینؓ کہتے ہیں ہم چار سو سواروں (مسافروں) کی ایک جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور ان لوگوں کو کھانا دو اور انہیں ساتھ لے جانے کے لئے بھی دو۔ عمرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس تو صرف چند ایک صاع (ایک پیمانہ جو تین کلو کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں ہوں گی اور کھجوروں کی یہ مقدار میری اور میرے اہل و عیال کی موسم گرما میں بمشکل کفایت کرے گی۔ ابو بکرؓ نے فرمایا (اے عمر!) بات سنو اور بس اطاعت کرو۔ عمرؓ بولے: ہم نے حکم سنا اور اسکی اطاعت کی چنانچہ عمرؓ چل پڑے حتیٰ کہ ایک کمرے میں داخل ہوئے اور چابی نکال کر اپنے ایک حجرے میں تشریف لے گئے۔ حجرہ کھولا اور پھر لوگوں سے کہا: داخل ہو جاؤ (وہ اندر جا کر کھانے لگے اور) میں لوگوں میں سے سب سے آخر میں داخل ہوا میں نے کھجوریں لیں اور پھر نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں کہ کھجوروں کا ایک بڑا ڈھیر ابھی باقی ہے۔

یہ صحیح حدیث ہے اور اسے اسماعیل سے بہت سارے محدثین نے روایت کیا ہے یہ حدیث نبی ﷺ کے دلائل نبوت میں سے ہے (یعنی معجزہ نبوت ہے)۔

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۳/۲۶۳، وکنز العمال ۱۰/۳۲۸۱.

۲- طبقات ابن سعد ۶/۳۸، والتاریخ الكبير ۳/۸۸۱، والجرح ۳/۱۹۹۳، والاستیعاب ۲/۳۶۲، وأسد الغابة

۱۳۳/۱، والكاشف ۱/۳۹۲، والاصابة ۱/۳۷۶، وتہذیب الکمال ۸/۳۹۲.

## حضرت عبداللہ ذوالحجاء دینؓ

بعض متاخرین نے حضرت عبداللہ ذوالحجاء دینؓ کو بھی علی بن مدینی کے حوالے سے اہل صفہ میں شمار کیا ہے، ہم نے انہیں جملہ مہاجرین سابقین میں پہلے ذکر کر دیا ہے۔ ان کا نام ذوالحجاء دین پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ اپنے چچا کی کفالت کے زیر سایہ تھے اور وہ چچا ہی ان کی پرورش کرتے تھے۔ چنانچہ جب ذوالحجاء دین مشرف یہ اسلام ہوئے تو چچا نے جمع مشفقانہ اقدار کو سلب کر لیا لیکن جتنی تھے کہ ان کی زبان پر صرف اسلام اور اسلام کا فخر تھا۔ والدہ نے ترس کھا کر انہیں ایک بڑی دھاری دار چادر عنایت فرمائی انہوں نے چادر کو دو حصوں میں بچھاڑ لیا ایک حصہ کی تہ بند بنالی اور دوسرا حصہ اوپر اوڑھ لیا۔ پھر نبی ﷺ کے دربار اقدس میں تشریف لائے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا نام ”عبدالعزیٰ“ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تمہیں بلکہ تمہارا نام ”عبداللہ ذوالحجاء دین“ (یعنی دو چاروں والا) ہے۔ غزوہ تبوک میں مرتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے اور سرکار دو عالم ﷺ بذات خود ان کی قبر میں اترے اور اپنے نبوت والے مبارک ہاتھوں سے انہیں دفن کیا۔

## (۷۱) حضرت رفاعہ ابولبابہؓ

بعض متاخرین نے حضرت رفاعہ ابولبابہؓ انصاریؓ کو بھی حافظ ابو عبد اللہ شیشاپوری کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ایک دوسرے قول کے مطابق ان کا نام بشیر بن عبدالمند رہے اور ان کا تعلق قبیلہ بنو عمرو بن عوف سے بتایا گیا ہے۔ رفاعہؓ بدری صحابی ہیں مال قیمت میں سے انہیں بھی حصہ ملا تھا۔

۱۲۷۲- ابو بکر بن خلدو، حارث بن ابی اسامہ، سحکی بن ابی بکر، زبیر بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے حضرت ابولبابہ بن عبدالمندؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے اور تمام دنوں میں سب سے زیادہ باعظمت ہے اور خدا کے نزدیک جمعہ کے دن کی عظمت عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے۔ اس دن کی پانچ خصلتیں ہیں (۱) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی (۲) اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے اتارا (۹۳) اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی (۳) اسی دن میں ایک ساعت آتی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے حرام چیز کے سوا جو کچھ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عنایت فرماتا ہے۔ (یعنی حرام چیز مانگنا مقبول نہیں) (۵) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ تمام مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ، اور دریا سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ قیامت جمعہ کے دن آئی ہے نہ معلوم کس وقت آجائے۔

## (۷۲) حضرت ابورزینؓ

بعض متاخرین نے حضرت ابورزینؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور اس پر مندرجہ ذیل حدیث سے استشہاد پیش کیا ہے۔ اس حدیث کو روایت کیا ہے عمرو بن بکر سکسی، محمد بن یزید، ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبدالرحمن نے کہ نبی ﷺ نے اہل صفہ میں سے ایک آدمی

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۵۱، ۵۳۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۱۰۸۳، والمجمع الكبير للطبرانی ۲۳/۵۔ والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۵۰/۲۔ ومشکاة المصابیح ۱۳۶۳۔ والترغیب والترہیب ۱/۳۹۰۔ وکتب العمال ۲۱۰۶۱۔

۳۔ تہذیب الکمال ۳۳/۳۱۲، ۳۱۳۔

اے الوزیرین کہا جاتا تھا سے فرمایا: اے الوزیرین! جب تم خلوت میں ہو تو اپنی زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھو چونکہ جب تک تم ذکر اللہ میں مشغول رہو گے اس وقت تک تم برابر نماز میں رہو گے، (یعنی نماز جیسا ثواب ملے گا) اگر تم علانیہ ذکر کرو گے تو وہ علانیہ نماز کی طرح ہوگا اور اگر تم تنہائی میں ذکر کرو گے تو وہ خلوت کی نماز کی طرح ہوگا۔ اے الوزیرین! جب لوگ راتوں کے قیام اور دنوں کے روزوں کی مشقتیں جھیل رہے ہوں تو اس وقت تم مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کی مشقتیں جھیلو۔ اے الوزیرین! جب لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول ہوں اور تم پسند کرو کہ تمہارے واسطے بھی انہی جیسا اجر و ثواب ہو تو تم مسجد کو لازم پکڑ لو اس میں آذان دو اور آذان پر اجرت مت لو۔ (تمہیں بھی ان جیسا اجر و ثواب ملے گا)۔

۱۲۷۳- ابراہیم بن عبد اللہ، عبد الملک بن محمد بن عدی، عباس بن ولید، ولید بن عثمان بن عطاء، حسن رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت الوزیرین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں اس امر یعنی دین کی جڑ بتا دوں جس کے ذریعے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکو؟ (تو سنو) ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کر لو: اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو (تا کہ تمہیں بھی ذکر اللہ کی لائق نصیب ہو) جب تمہارا ہوتو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو، اگر کسی کو دوست دکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لئے دوست رکھو اور (جسکو دشمن رکھو) محض اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے اس سے بغض رکھو، اے الوزیرین! کیا تمہیں معلوم ہے! کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں اور وہ فرشتے اس کے لئے دعا استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اسی شخص نے محض تیری رضا کی خاطر (ایک مسلمان بھائی سے) ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت و مغفرت کے ساتھ منسلک کر دے پس (اے الوزیرین) اگر تمہارے لئے ان (مذکورہ) چیزوں میں اپنی جان کو لگانا (یعنی ان پر عمل کرنا) ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔

یہ حدیث علی بن ہاشم نے عثمان بن عطاء، الوزیرین کے طریق سے روایت کی اور حسن بصری رحمہ اللہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

### (۷۳) حضرت زید بن خطاب

بعض متاخرین نے حضرت زید بن خطاب کو حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے، زیدؓ کی سیلہ کذاب والے معرکہ میں شہید ہوئے۔ بدری صحابی تھے ان کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔

۱۲۷۲- خطاب کے دو فرزندوں کا شوق شہادت..... سلیمان بن احمد، عبد العزیز، ابراہیم بن ضمصر، عبد العزیز بن محمد بن عبد اللہ بن عمر، نافع، ابن عمر کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں عمرؓ نے اپنے بھائی حضرت زیدؓ سے کہا: میری ذرہ پکڑو۔ زیدؓ نے جواب دیا: جس طرح آپ شہادت کے متمنی ہیں اسی طرح میں بھی شہادت کا متمنی ہوں، چنانچہ دونوں نے ذرہ کو چھوڑ دیا۔

۱۲۷۵- سلیمان بن احمد، اہلق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، سالم، ابن عمر کی روایت ہے کہ مجھے ایک مرتبہ حضرت ابولبابہؓ یا زید بن خطاب نے اس حال میں دیکھا کہ میں ایک سانپ پر حملہ کر کے اسے قتل کرنا چاہتا تھا، انہوں نے مجھے سانپ کو قتل کرنے سے روک دیا

۱- تاریخ ابن عساکر ۳/۲۳۲، (تہذیب)

۲- تاریخ ابن عساکر ۳/۲۳۲، ومشکاہ المصابیح ۵۰۲۵، وکنز العمال ۲۳۲۲۹

۳- طبقات ابن سعد ۳/۲۷۳، والتاریخ الكبير ۳/۱۲۷۳، والجرح ۳/۲۵۳۹، والاستیعاب ۲/۵۵۰، والجمع ۱/۱۳۵، وأسند الغابة ۲/۲۴۸، وسیر النبلاء ۱/۲۹۷، والکاشف ۱/۱۷۵۲، والاصابة ۱/۵۲۵، وتہذیب الکمال

اور کہنے لگے: بنا شہ رسول اللہ ﷺ نے گھروں کے اندر رہنے والے ساتھیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
یہ حدیث ابراہیم بن سعد و ابراہیم بن اسماعیل بن جمح و زمر بن صدیق نے زہری، ابویابہ و یزید سے بدون شک کے روایت کی ہے۔

### حضرت سلمان فارسیؓ

بعض متاخرین نے حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض احوال پہلے ذکر کر دیے ہیں کہ وہ نجیب شریف ذکی الفہم اور پر دہی منش انسان تھے۔

۱۲۷۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حیان، عمر بن حصین، عبد العزیز بن مسلم، اعمش، ابوسلمان (نسخہ میں اسی طرح ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی جہاد میں) جب مومن کا دل کپکپاتا ہے تو اس کے گناہ اس سے اس طرح جھڑتے (گرتے) ہیں جس طرح جھوٹی شامخارشی سے پتے گرتے ہیں۔

۱۲۷۷- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد الرحیم بن حبیب، اہل حق طائی کوئی، عمرو بن خالد کوئی، ابو ہاشم رمانی، زاذان ابو عمر کندی کے سلسلہ سند سے سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ان دو آدمیوں کے لئے اپنی بعثت سے لیکر قیامت کے دن تک سفارش کرنے والا ہوں جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر آپس میں محبت کر رہے ہوں۔

### حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

بعض متاخرین نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور اپنے اس قول پر درج ذیل آیت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا: یہ آیت کریمہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی:

و لا تطرد اللین يدعون ربهم بالغداه والعشی الاية. (انعام: ۵۲)

اور انہیں دور نہ کیجئے جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔

ہم نے سعد بن ابی وقاصؓ کا ذکر پہلے کر دیا ہے کہ وہ ساتیئین مہاجرین میں سے تھے۔ ان کی کنیت ابو اہل حق ہے اور انہوں نے (۵۲ھ) میں مدینہ منورہ میں مقام یتیم میں وفات پائی۔

۱۲۷۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ و ہشام و حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ مشتقوں کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ مشتقوں کا سامنا انبیاء کرام علیہم السلام کو کرنا پڑتا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ (یعنی پھر انبیاء سے جو لوگ کم درجہ میں ہوں یعنی انبیاء کے صحابہ کو پھر ان کے تابعین کو یا ان کے پیچھے کے انبیاء کے بعد صدیقین کو پھر شہداء کو پھر صالحین کو یعنی اولیاء کرام کو) حتیٰ کہ آدمی کو اسی کے (مرتبہ و درجہ کے) بقدر آرزائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مومن پر لگا تا آرزائش آتی رہتی ہیں حتیٰ کہ وہ سطح زمین پر چل رہا ہوتا ہے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا (یعنی آرزائش اس کے گناہوں کا صفایا کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ امتحان سے انہیں اپنی پناہ میں

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۲/۲۸۹، و مجمع الزوائد ۶/۲۷۶، و الترغیب و الترہیب ۲/۲۷۴، و الدر المنثور ۱/۲۳۸.

و کنز العمال ۱۰۳۸۵.

۲- کنز العمال ۲۳۶۳.

رکے اور اگر آزماتوں سے واسطہ پڑ جائے تو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین کی

۱۲۶۹- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمرو القدی، کبیر بن سمار، عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نثار شاد فرما رہے تھے: یقیناً اللہ تعالیٰ اس بندے کو بہت پسند کرتے ہیں جو سخی و غنی اور گوشہ نشین ہو (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے پرہیز کرتا ہو اور والد ارغمی ہو کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہو یا دل کا غنی ہو اور لوگوں سے کنارہ کش ہو قوتوں میں نہ پڑتا ہو)۔

سعید بن عامر بن جزیم <sup>جعی</sup> جعی ..... اسی طرح بعض متاخرین نے حضرت سعید بن عامر بن جزیم <sup>جعی</sup> کو بھی واقدی کے حوالے سے اہل سنت میں ذکر کیا ہے نیز یہ کہ ان کا کوئی گھر مدینہ میں معروف نہیں تھا بہر حال ہم نے ان کے احوال کا تذکرہ پہلے کر دیا ہے کہ وہ دنیا سے بالکل تہی دست تھے اور انہوں نے جملہ مہاجرین میں فقر کو ترجیح دی تھی۔

### (۷۴) حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن <sup>رحم</sup>

اور بعض متاخرین نے حضرت سفینہ ابو عبد الرحمن رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کو سخی بن سعید قطان کے حوالے سے اہل سنت میں ذکر کیا ہے۔ انہیں حضرت ام سلمہ نے آزاد کیا تھا اور یہ شرط لگا دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کریں جب تک زندہ رہیں چنانچہ سفینہ نے آپ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ حضرت سفینہ اہل صفہ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے اور ان سے انہیں محبت والہت بھی تھی۔

۱۲۸۰- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، یحییٰ بن حمانی، عبد الوارث بن سعید، سعید بن جحمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سفینہ نے فرمایا: مجھے حضرت ام سلمہ نے خرید لیا تھا اور پھر انہوں نے مجھے اس شرط پر آزاد کر دیا کہ میں جب تک زندہ رہوں نبی ﷺ کی خدمت کرتا رہوں گا میں نے عرض کیا کہ مجھے قطعاً پسند نہیں کہ جب تک میں زندہ رہوں لمحہ بھر کے لئے بھی نبی ﷺ سے جدا ہو جاؤں۔

۱۲۸۱- سلیمان بن احمد، حفص سدوسی، عامر بن علی، حشر بن علی، سعید بن جحمان کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ حضرت سفینہ سے ان (ان کا) نام ”سفینہ“ پڑنے کے متعلق دریافت کیا فرمانے لگے: میں تمہیں اپنے نام کے متعلق خبر دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام ”سفینہ“ رکھا ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی: کہتے لگے: ایک مرتبہ آپ ﷺ کوئی مہم سر کرنے کے لئے اپنے صحابہ کے ساتھ گھر سے نکلے چنانچہ ان حضرات پر ان کے ساز و سامان کا زیادہ بوجھ ہو گیا، تاہم آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اپنی چادر بچھائی اس میں صحابہ کرام کا ساز و سامان رکھ دیا پھر (باندھ کر) میرے اوپر لا دئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اٹھاؤ تم نہیں ہو مگر ایک

۱- سنن الترمذی ۲۳۹۸، سنن ابن ماجہ ۳۰۲۳، مسند الامام احمد ۱۷۴/۱، ۱۸۰، ۱۸۵، والمستدرک ۳۱/۱، ۳۰۷/۳، وشرح السنۃ ۲۳۳/۵، والأدب المفرد للبخاری ۵۱۰، وفتح الباری ۱۱۱/۱۰، ومنتح المعبود ۲۰۹۱، وطبقات ابن سعد ۱۲/۲/۲، والترغیب والترہیب ۲۸۰/۳.

۲- صحیح مسلم، کتاب الزہد ۱۱، مسند الامام احمد ۱۶۸/۱، وشرح السنۃ ۲۴/۱۵، ومشکاة المصابیح ۵۲۸۳، وکشف الخفا ۲۸۷/۱، وناحاف السادة المنقین ۳۱۸/۳، ۳۰۸.

۳- التاريخ الكبير ۲/۳، والجرح ۱۳۹۲، والاستيعاب ۶۸۳/۲، والجمع ۲۰۶/۱، وأسد الغابة ۲/۲۲۳، وسیر النبلاء ۱۷۴/۳، والكاشف ۱/۱۰۲۶، والاصابة ۲/۳۳۵، وتہذیب الکمال ۱۱/۲۰۳.



سفینہ (یعنی کشتی) سفینہ نے فرمایا: اگر میں اس دن ایک اونٹ یا دو اونٹوں یا پانچ اونٹوں یا چھ اونٹوں کا بوجھ اٹھاتا پھر بھی وہ میرے لئے ہماری نہ ہوتا۔

۱۲۸۲- ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی عزام، ابو عمرو بن ابی خزیمہ، سعید بن مسوی، اسامہ بن زید، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سفینہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ سمندر میں کشتی پر سوار ہوا۔ سمندری طوفان کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی میں ایک تختے پر سوار ہو گیا چنانچہ مجھے سمندری لہروں نے جھاڑیوں میں لاپھونکا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ان جھاڑیوں میں ایک شیر کھڑا ہے۔ میں نے کہا: اے ابو حارث! (ابو حارث شیر کی کنیت ہے یعنی اے شیر) میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام سفینہ ہوں۔ شیر نے سنتے ہی ہر جھکایا اور اپنے پہلو سے مجھ ایک طرف ہونے کا اشارہ کرنے لگا حتیٰ کہ مجھے ایک راستے پر لاجھوڑا جب میں راستے پر پہنچ گیا تو شیر نے اپنی راہ لی میں یہی سمجھا کہ شیر مجھے الوداع کر رہا تھا۔

۱۲۸۳- عبد اللہ بن جعفر، اسامیل، عبد اللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ، سعید بن جحمان کے سلسلہ سند سے حضرت سفینہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے عمدہ کھانا بنا کر ایک آدمی کی مہمان نوازی کی۔ فاطمہ نے حضرت علیؑ سے کہا: نبی ﷺ سے پوچھئے کیوں داخل لوٹ گئے ہیں؟ حضرت علیؑ نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے جائز ہے اور نہ ہی کسی نبی کے لئے کہ وہ کسی مزین گھر میں داخل ہو۔ (غالباً آپ ﷺ کو بھی دعوت دی ہوگی لیکن آپ ﷺ گھر کو مزین دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔) ع

### (۷۵) حضرت سعید بن مالکؓ

بعض متاخرین نے حضرت ابوسعید سعید بن مالک خدریؓ کو بھی ابوسعیدہ قاسم بن سلام کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے چنانچہ ابوسعید خدریؓ کے احوال اہل صفہ کے قریب قریب تھے۔ اگرچہ وہ انصاری تھے لیکن انہوں نے مبروفاتہ کو ترجیح دی اور کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلا یا اللہ تعالیٰ نے انہیں جو ہر استغناء سے مالا مال کیا ہوا تھا۔

۱۲۸۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ایبٹ بن سعد، ابن عجلان، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میرے گھر والوں نے مجھے فقرو فاقہ کی شکایت کی چنانچہ میں حضور ﷺ کی طرف چل پڑا تا کہ آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگ لاؤں۔ ابوسعید خدریؓ نے آپ ﷺ کو نمبر پر بیٹھے ہوئے پایا اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے کہ تم لوگوں سے سوال کرنے سے بچو اور جو لوگ سوال کرنے سے بچتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بری باتوں سے بچاتا ہے اور انہیں لوگوں کا محتاج نہیں کرتا اور جو لوگ بے پروائی ظاہر کرتے ہیں (یعنی مخلوق سے مستغنی ہو جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ انہیں بے پرواہ (یعنی غنی) کر دیتا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! بندے کو میرے زیادہ بہتر وسیع کوئی دوسری چیز عطا نہیں کی گئی اور اگر تم نے انکار کیا کہ مجھ سے سوال نہیں کرو گے تو میں جو کچھ پاؤں گا تمہیں عطا کروں گا۔ ع

۱- مسند الامام احمد ۵/۲۲۱، والمستدرک ۳/۶۰۶، والمعجم الكبير للطبرانی ۷/۹۷، ودلائل النبوة للبيهقي ۶/۳۷، ومجمع الزوائد ۹/۳۶۶.

۲- المستدرک ۲/۱۸۶، ومسند الامام احمد ۵/۲۲۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۷/۹۹، وتاريخ ابن عساکر ۲/۲۹۷، (التهذيب) وكنز العمال ۳۱۵۸۳، والبدایة والنہایة ۸/۳۲۳.

۳- التاريخ الكبير ۳/۱۹۱، والجرح ۳/۳۰۶، وتاريخ بغداد ۱۸۰/۱، والاستيعاب ۲/۶۰۲، ۳/۱۶۷، والجمع ۱/۱۵۸، وأسد الغابة ۲/۲۸۹، وسير النبلاء ۳/۱۶۸، والكاشف ۱/۱۸۶، والاصابة ۲/۳۱۹، والتهذيب الكمال ۱۰/۲۹۳.

۴- البدایة والنہایة لابن کثیر ۹/۳.

یہ حدیث عطاء بن یسار نے بھی ابوسعیدؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۸۵- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، خالد بن زرارہ، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جو لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دولت غنا سے مالا مال کر دیتے ہیں اور جو ہم سے سوال کرتا ہے (یعنی کوئی چیز مانگتا ہے) ہم اسے عطا کر دیتے ہیں۔ لیکن سنو! کسی بندے کو صبر سے زیادہ بہتر وسیع کوئی دوسری چیز عطا نہیں کی گئی۔

۱۲۸۶- سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، خالد بن زرارہ، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کن لوگوں کو سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ان میں سے جو نے عرض کیا: پھر کن کو؟ ارشاد فرمایا: پھر صالحین کو۔ یقیناً یقینان کو (بسا اوقات) فقر و قادی کی آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اپنے پاس کھجور تک نہیں پاتے (مجھے وہ کھا کر اپنے جی کو بہلا سکیں) اور یقیناً ان میں سے کسی کو جوڑوں کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ اس کے جسم اور سر میں جو کچھ ہی جو کچھ پڑ جاتی ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے جسم سے جو کچھ اٹھا اٹھا کر بھینکارتا ہے لیکن سنو! یقینان کو فراخی کی نسبت بلا و آزمائش سے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

۱۲۸۷- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبد الرحمن مقرئ، حیوۃ، سالم بن خیطان، ابوالسج، ابویثم کے سلسلہ سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتے ہیں تو اسے خیر و بھلائی کا سات گنا بڑھا کر اجر و ثواب دیتے ہیں..... حالانکہ اس نے اس قدر خیر و بھلائی کے کام کئے نہیں ہوتے اور جب اللہ تعالیٰ بندے پر ناراض ہو جاتا ہے اسکی شر و برائی کو سات گنا تک بڑھا دیتے ہیں حالانکہ اس نے اس قدر برے اعمال کئے نہیں ہوتے۔

### ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالمؓ

بعض متاخرین نے ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ہم نے ان کا ذکر پہلے کر دیا ہے انہیں جنگ یمامہ میں شہید کیا گیا، جنگ میں انہوں نے جھنڈا پہیلے دائیں ہاتھ میں پکڑے رکھا جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا جب وہ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو کٹے ہوئے ہاتھوں کے سہارے سینے سے چمٹا لیا تاکہ لہجہ بھر کے لئے بھی جھنڈا سرنگوں نہ ہونے پائے اور زبان سے تلاوت کے چارہے تھے:

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الفتن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم

حضرت محمد ﷺ صرف رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں کیا اگر ان کا

انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایزدوں کے بل پھر جاؤ گے؟

حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔

۱۲۸۸- ابومرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح و محمد بن مصعبی، ولید، حظلہ بن ابی سفیان، عبد الرحمن بن سابط کے سلسلہ سند

۱- صحیح البخاری ۱۵۱/۲، صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۱۲۳، وسنن الترمذی ۲۰۲۳، وسنن النسائی، کتاب الزکاة باب ۸۳، وسنن الامام احمد ۴۳/۳، وسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹۵/۳، والتعمید ۱۰/۱۳۲.

۲- مسند الامام احمد ۳۸/۳، وتاریخ اصفہان للمصنف ۱۹۶/۲، والعلل المتناہیة لابن الجوزی ۳۳۴/۲، والجامع الکبیر للسیوطی ۳۶۳/۳.

سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے میں دیر ہوئی آپ ﷺ نے توقف کی بہ دریافت کی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مسجد میں ایک آدمی تلاوت کر رہا ہے میں اسے سن رہی تھی۔ خوش الحانی کی استقدر تعریف کی کہ آنحضرت ﷺ باہر تعریف لے آئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا: کچھ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہیں پھر فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اس جیسا آدمی میری امت میں پیدا کیا!

یہ حدیث ابن مبارک نے بھی حفظ سے روایت کی ہے۔

## (۷۶) حضرت سالم بن عبید اشجعیؓ

حضرت سالم بن عبید اشجعیؓ صف میں سکونت پذیر رہے پھر کوفہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں رہائش اختیار کی۔

۱۲۸۹- ابو بکرؓ کی حسن، وہب بن ابیہ، اخیق بن یوسف سلمہ بن عبید و نعیم بن ابی حند، عبید بن شریط کے سلسلہ سند سے حضرت سالم بن عبیدؓ کی روایت ہے (سالم بن عبید اہل صف میں سے تھے) کہ نبی کریم ﷺ کے مرض نے جب شدت اختیار کر لی تو آپ ﷺ پر بیہوشی طاری ہو گئی جب افاقہ ہوا ارشاد فرمایا: بلال سے کہو کہ آذان دے اور ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سالم بن عبیدؓ کہتے ہیں: آپ ﷺ پر پھر بیہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: بلاشبہ میرے باپ (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) نرم دل انسان ہیں اگر تم کسی اور کو نماز پڑھانے کا کہہ دو۔ (جب افاقہ ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتیں ہو (یعنی ایک بات پر مسلسل اصرار کئے جاری ہو) بلال سے کہو کہ آذان دے اور ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ۳

## (۷۷) حضرت سالم بن عمیرؓ

بعض متاخرین نے ابو عبد اللہ کے حوالے سے حضرت سالم بن عمیرؓ کو بھی اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ بدر میں شریک رہے اور قبیلہ بنو ثعلبہ بن عمرو بن عوف کی شاخ اوس سے ہیں۔ آپ ان صحابہ کرام میں سے ہیں۔ آپؓ تو اہلین میں سے تھے، انہی کے بارے میں اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت کریمہ: "تولوا واعینہم تفیض من الدع" (۷۷: ۶۷) نازل ہوئی۔

۱۲۹۰- خدا کے برگزیدہ..... سلیمان بن احمد، بکر بن اہل، عبد الغنی بن سعید، موسیٰ بن عبد الرحمن، ابن جریج، عطاء، ابن عباسؓ (دوسرا طریق حدیث) مقاتل، شحاک کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ:

ولا علی الذین اذا ماتوا ک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینہم تفیض من الدع (۷۷: ۶۷)

- ۱- سنن ابن ماجہ ۱۳۳۸، والمستدرک ۲۲۵/۳، ومسنن الامام احمد ۱۲۵/۶، مجمع الزوائد ۱۶۵/۵، ۳۰۰/۹.
- ۲- طبقات ابن سعد ۳۳/۶، والصارمخ الکبیر ۲/۳، ۲۱۳۰، والرح ۹۵/۳، والانسحاب ۵۶۶/۲، واسباب الغابۃ ۲۴۷/۲، والکاشف ۱/۷۹۶، وفتیاب الکمال ۱۰/۱۶۲.
- ۳- سنن ابن ماجہ ۱۲۳۳، وصحیح ابن خزیمہ ۱۵۳۱، ۱۶۳۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۵/۷، والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۰۳/۱، والشمال للترمذی ۲۰۷، والشمال للترمذی ۲۰۷، ومجمع الزوائد للترمذی ۲۰۷، ومجمع الزوائد للطبرانی ۶۵/۷، والمصنف لابن ابی شیبہ ۲۰۳/۱، والشمال للترمذی ۲۰۷، ومجمع الزوائد ۱۸۲/۵.
- ۴- المنتظم ۲۱۸/۵، وطبقات ابن سعد ۳۶/۲۳.

اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ انہیں سواری مہیا کر دیں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ میں تو آپ کی سواری کے لئے کچھ نہیں پاتا تو وہ واپس لوٹتے ہیں اور ان حالانکہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوتے ہیں۔  
ابن عباسؓ نے فرمایا: سواری مانگتے والے سالم بن عمیرؓ ہیں جو کہ قبیلہ بنو عمرو بن عبدمنہ بن زید کے ایک آدمی ہیں۔

### (۷۸) حضرت سائب بن خلادؓ

بعض متاخرین نے حضرت سائبؓ بن خلادؓ کو بھی حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔  
۱۲۶۱- علی بن ہارون، جعفر فریابی، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن جعفر، یزید بن حصیب، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ، عطاء بن یسار، سائب بن خلادؓ (جو کہ ابو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اہل مدینہ کو ظلماً ڈرایا دھکایا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، فرشتوں کی لعنت ہو اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے صرف عدل (فرض و نفل کچھ بھی) قبول نہیں فرمائیں گے۔

### (۷۹) شقرانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

بعض متاخرین نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت شقرانؓ کو بھی جعفر بن محمد بن صادق کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔  
۱۲۹۲- عمر بن محمد زیات، عبد اللہ بن عمر شیبی، محمد بن عبد الوہاب، مسلم بن خالد زنجی، عمر بن یحییٰ مازنی، یحییٰ مازنی کے سلسلہ سند سے حضرت شقرانؓ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو گلدھے پر سواری خیر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

### (۸۰) حضرت شداد بن اسیدؓ

بعض متاخرین نے حضرت شداد بن اسیدؓ کو بھی اہل صف میں ذکر کیا ہے اور اس سند سے استدلال کیا ہے، عمرو بن قتیبی بن عامر بن شداد، قتیبی بن عامر بن شداد، عامر بن شداد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت شداد بن اسیدؓ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے انہیں صف میں رہائش دی۔

۱۲۹۳- سلیمان بن احمد، معاذ بن شیبی، علی بن مدینی، یزید بن حباب، عمرو بن قتیبی بن عامر بن شداد بن اسید سلمیٰ مدنی، قتیبی بن عامر بن شداد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے دادا حضرت شداد بن اسیدؓ کے پاس آئے اور ان کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کی اور (چند ہی دن کے بعد) انہیں کسی مرض کی شکایت ہو گئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے شداد! تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایک مرض کی شکایت ہے کاش کہ میں بلحان کے پانی کو چند مرتبہ پی لوں! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہیں کس نے روکا ہے؟ عرض

۱- الصاریخ الكبير ۳/ ۲۲۸۵، والجرح ۳/ ۱۰۲۷، والاستيعاب ۲/ ۵۷۱، وأسد الغابة ۲/ ۲۵۱۲، والكاشف ۱۸۰۸، والاصابة ۲/ ۳۰۶۲، وتهذيب الكمال ۱۰/ ۱۸۶.

۲- مسند الامام أحمد ۳/ ۳۹۳، ۵۵/۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲۹/۷، ۱۷۱، وصحيح ابن حبان ۱۰۳۹ (موارد) والكنى والاسماء ۱/ ۷۲، ۱۲۳، والترغيب والترهيب ۲/ ۲۳۲، والتاريخ الكبير ۱/ ۱۱۷، ۱۸۶/۳.

۳- التاريخ الكبير ۳/ ۲۷۵۸، والجرح ۳/ ۱۲۹۲، والاستيعاب ۲/ ۷۰۹، ۷۳۵، وأسد الغابة ۲/ ۲۰۲، والكاشف ۲/ ۲۲۲۰، والاصابة ۲/ ۳۹۱۹، وتهذيب الكمال ۱۲/ ۵۳۳.

۴- طبقات ابن سعد ۷/ ۳۰۱، الصاریخ الكبير ۳/ ۲۵۹۱، والجرح ۳/ ۱۳۳۳، والاستيعاب ۲/ ۳۸۷، والكاشف ۲/ ۲۲۲۵، والاصابة ۲/ ۳۸۴، وتهذيب الكمال ۱۲/ ۳۸۹.

کیا میری ہجرت نے مجھے بظمان جانے سے روک رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم جہاں بھی ہو پس تم مہاجر ہو جاؤ۔

### حضرت صہیب بن سنانؓ

بعض متاخرین نے حضرت صہیبؓ بن سنان کو ابو ہریرہؓ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کا تذکرہ خیر پہلے کر دیا ہے کہ وہ سابقین اولین میں سے تھے۔

۱۲۹۳- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن ابی مروان، مروان، عبدالرحمن بن مغیث، کعب احبار کے سلسلہ سند سے حضرت صہیبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اللهم لست باله استحدثناه ولا برب ابتد عناه ولا كان لنا قلیک من اله نلجأ الیه وندعک ولا اعانک علی خلقنا احد فشر کہ فیک تبارکت وتعالیت۔

یا اللہ تو ایسا خدا تو نہیں ہے جسے ہم نے گھڑ لیا ہو اور نہ ایسا پروردگار ہے جس کا ذکر ناپائیدار ہے کہ ہم نے اسے اختراع کر لیا ہو اور نہ تجھ سے پہلے ہی ہمارا کوئی خدا تھا جس سے ہم پناہ حاصل کرتے رہے ہوں اور تجھ کو چھوڑ دیتے ہوں اور نہ کسی نے ہمارے پیداکرنے میں تیری مدد کی ہے کہ ہم اس کو تیرے ساتھ شریک سمجھیں تو ہا برکت ہے اور تو برتر ہے، کعب احبار رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسی طرح اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام دعا کیا کرتے تھے۔

### (۸۱) حضرت صفوان بن بیضاءؓ

بعض متاخرین نے حضرت صفوان بن بیضاءؓ کو حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو نضیر سے ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ نبی ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں بھی بھیجا تھا حضرت عبد اللہ بن جحشؓ سے مروی ہے کہ انہی کے بارے میں آیت نازل ہوئی:

ان السدین آمنوا والذین ہاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ (بقرہ، ۲۱۵) یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد بھی کرتے رہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔

### (۸۲) حضرت طلحہ بن قیسؓ

بعض متاخرین نے حضرت طلحہ بن قیسؓ غفاری کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور صفہ میں وفات پائی۔

۱۲۹۵- فاروق خطاب بن حبیب بن حسن، ابو مسلم، حجاج بن نصیر، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، انس بن طلحہ بن قیس غفاری اپنے والد حضرت طلحہ بن قیسؓ (جو کہ اہل صفہ میں سے ہیں) سے روایت کرتے ہیں طلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا چنانچہ کوئی صحابی اہل صفہ کے ایک آدمی کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے اور کوئی صحابی دو آدمیوں کو اپنے ساتھ (گھر میں کھانا کھلا کے لئے)

۱- المعجم الکبیر للطبری ۳/۳۲۸، و مجمع الزوائد ۹/۳۱۱، و کنز العمال ۲۱۶/۳۷۲۔

۲- طبقات ابن سعد ۳/۳۱۸، ۱۲/۲۔

۳- الصاریح الکبیر ۳/۳۱۶، و الجرح ۳/۲۴۰، و الکاشف ۲/۲۳۸۲، و الاصابہ ۲/۳۲۹۶، و تہذیب

الکمال ۱۳/۳۷۵، التاریخ الصغیر للبخاری ۱/۵۱، ۱۵۲۔

نے کہ جا رہا ہے..... حتیٰ کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا چنانچہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے اور عائشہ کے پاس جا پہنچے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ اور پانی بھی پلاؤ۔ چنانچہ عائشہ ہمارے پاس بشیر ( ایک طلوع رحم کا کھانا کہ گندم کو اچھی طرح پیس کر ہانڈی میں پکنے کے لئے ڈال دیا جائے اور اس میں گوشت یا کھجور ملا لی جائے) لے کر آئیں۔ ہم نے وہ کھایا۔ پھر عائشہ حیرہ (ایک کھانا جو گھی ستوا رکھجور سے بنتا ہے) جو کہ تھکاو کی مانند تھا لے کر آئیں ہم نے وہ بھی کھایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اب ہمیں کچھ پلاؤ۔ چنانچہ عائشہ دودھ سے بھرا ہوا ایک چھوٹا سا برتن اٹھالائیں۔ ہم نے دودھ بھی پیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہیں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔ ہم نے عرض کیا: ہم مسجد میں جا سکتے ہیں، لیکن تم نے اس دوران میں مسجد میں پیٹ کے بل سو رہا تھا اچانک کسی آدمی نے مجھے پاؤں کے ساتھ ہلایا اور کہا: یقیناً اللہ تعالیٰ سونے کی اس ہیئت کو ناپسند کرتے ہیں۔ میں نے نظر جو اوپر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

یہ حدیث عبد الوہاب ثقفی وابن علیہ و خالد بن حارث نے بھی ہشام سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے جبکہ شیبان و اوزاعی نے بھی بن کثیر سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

### (۸۳) حضرت طلحہ بن عمرو

بعض متاخرین نے طلحہ بن عمرو بصریؒ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے انہوں نے پہلے صفہ میں قیام کیا پھر وہ بصرہ میں مقیم ہو گئے ۱۲۹۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن نمیر، خلف بن غیاث، (دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، وہب بن بقیع، خالد بن عبد اللہ (دونوں راوی) داؤد بن ابی ہند، ابو حرب بن ابی اسود و علی کے سلسلہ سند سے حضرت طلحہ بن عمروؒ کی روایت نقل کرتے ہیں:

ایک صحابی کی کھانے کی شکایت..... طلحہ فرماتے ہیں: کہ جب کوئی آدمی نبی ﷺ کے پاس آتا اگر مدینہ میں اس کی جان پہچان والا کوئی ہوتا تو وہ اس کے پاس ٹھہرتا اور اگر مدینہ میں اسکو جاننے والا کوئی نہ ہوتا تو اہل صفہ کے پاس ٹھہرتا چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو اہل صفہ کے ہاں ٹھہرتے تھے صفہ میں ایک آدمی کے ساتھ میری رفاقت ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ کی طرف سے ہمارے لئے روزانہ ایک مد کھجوریں جاری کی جاتیں جو وہ آدمی مل کر کھا لیتے (یعنی ہر دو آدمیوں کے لئے ایک مد کھجوریں جاری کی جاتیں) ایک دن آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا ہم اہل صفہ میں سے ایک آدمی پکار کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور ہماری چادریں اور کپڑے وغیرہ پھٹ گئے۔ نبی ﷺ اٹھے اور منبر پر چڑھ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد اپنی قوم کے برے کردار کا ذکر کیا اور پھر ارشاد فرمایا: یقیناً میں اور میرا سہمی (یعنی ابو بکر صدیقؓ) دس سے زیادہ دن اس حالت میں (ایک جگہ) ٹھہرے کہ ہمارے پاس کھانے کو بجز بیوے کے درخت کے پھل کے کچھ نہیں تھا۔ پھر ہم اپنے بھائیوں یعنی انصار کے پاس آئے انکا بڑا کھانا کھجوریں ہوتی تھیں ہم نے کھجوروں سے مد حاصل کی۔ بخدا! اگر میں تمہارے لئے گوشت روٹی پاتا تو تمہیں ضرور کھلاتا۔ لیکن عین ممکن ہے کہ تم ایک زمانے کو پاؤ گے جس میں تم عجب کے پردوں جیسے (نرم و ملائم) کپڑے پہنو گے۔ تم لوگ بھرے پیالوں میں صبح کو بھی شکم سیر ہو کر کھاؤ گے اور شام کو بھی۔

۱- سنن الترمذی ۵۰۳۰۔ و مسند الامام احمد ۳/۳۳۰، ۲۶۶/۵، و المصنف لعبد الرزاق ۱۹۸۰۲، و المعجم الکبیر للطبرانی ۳۹۳/۸، و مشکاھ المصابیح ۳۷۱۹، و التاریخ الکبیر ۳۶۶/۳، و الترغیب و الترہیب ۵۷/۳۔  
 ۲- طبقات ابن سعد ۵/۳۹۳، و التاریخ الکبیر ۳/۳۱۰، و الجرح ۳/۲۰۹، و الکاشف ۲/۲۳۹۸، و تہذیب التہذیب ۲۳/۵، و تہذیب الکمال ۱۳/۳۲۷۔  
 ۳- کنز العمال ۱۸۶۳۱۔

یہ حدیث وہب بن بقیہ کی ہے۔

### (۸۴) حضرت طفاوی دوسی

حضرت طفاوی دوسی کو بھی ابو نصرہ کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۲۹۷- ابو عمر و بن حمدان، حسن بن سفیان، ہدیہ، ہمدان بن سلمہ، جریر، ابو نصرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت طفاوی کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور ابو ہریرہؓ کے پاس ایک مہینہ قیام کیا اس دوران مجھے سخت بخار ہو گیا رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور پوچھا کہاں ہے وہ دوسی تو جوان؟ کسی نے کہا: وہ ہے مسجد کے کونے میں اور اسے سخت بخار ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ اچھی اچھی باتیں کیں۔

### حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

بعض مسافرین نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو بھی صحیحی بن مہین کے حوالے سے اہل صف میں ذکر کیا ہے ہم نے ان کے بعض احوال و اقوال کا ذکر پہلے کر دیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ مہاجرین کے طبقہ سابقین میں سے تھے۔ آج کل انہوں نے کتب صحیحہ، نبی کریم ﷺ کے مخلوقین صحابہ کرام میں سے ہیں (یعنی مشاہیرات سے محفوظ رہے صحابہ کے باہمی جھگڑوں سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے ۳۲ میں وفات پائی) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وسیلہ کے اعتبار سے اقرب الی اللہ تھے۔

۱۲۹۸- عبداللہ بن جعفر، یونس بن جبیب، ابو داؤد، مسعودی، عاصم، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کو منتخب کیا اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف مبعوث کیا اور انہیں رسول بنا کر بھیجا اور انہیں اپنے علم سے منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بندوں کے دلوں میں دیکھا تو محمد ﷺ کے لئے ان کے صحابہ کو منتخب کیا اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کا مدگار بنا دیا اور ان کو اپنے نبی ﷺ کے وزراء بنا دیا۔ سو جس چیز کو مومنین اچھی سمجھیں، وہ اچھی ہے اور جس چیز کو بری سمجھیں وہ بری ہے۔

۱۲۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، سلیمان بن داؤد، شاذ کوفی، ربیع بن زید، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ دو طرح کے ہو سکتے ہیں یا عالم یا محکم ان دو کے علاوہ کسی سے خیر و بھلائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

۱۳۰۰- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافعی، محمد بن ہارون بن بکار دمشقی، محمد بن سلیمان استری، ابن سناک، اعمش، ابو وائل شقیق کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس سے اس قدم کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے اٹھانے سے بندے کو کس کام کا ارادہ ہے۔

۱۳۰۱- محمد بن حمید، عبداللہ بن صالح بخاری، حسن بن علی حلوانی، عون بن عمارہ، بشر مولیٰ ہاشم، اعمش، ابو وائل کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم (یعنی جماعت صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک مسافر سوار سامنے سے نمودار ہوا اور نبی ﷺ کے سامنے راستے میں سواری لائے اور کہنے لگا: یا رسول اللہ میں آپ کے پاس تو دن کی مسافت طے کر کے آیا ہوں۔ میری سواری لافرو ہو چکی۔ میں تو راتوں کو بیدار رہا، دنوں میں بھوکا پیاسا رہا میں ضرور آپ سے دو خصلتوں کے متعلق

سوال کروں گا جنہوں نے مجھے بیدار رکھا ہے! نبی ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: زید الخلیل، ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تمہارا نام ”زید الخلیل“ ہے اور اب سوال کرو، ہاں! بہت ساری بیکار چیزوں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے، وہ آدمی بولا: میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ جس آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کی کیا علامت ہے اور جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں رکھتا اس کی کیا علامت ہے؟ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی سے پوچھنے لگے: تم نے صبح کسی حالت میں کی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے کہ میں خیر و اہل خیر اور جو خیر پر عمل کرے ان سب سے مجھے محبت ہے اور اگر میں خود خیر و بھلائی پر عمل پیرا ہوں تو مجھے اس کے اجر و ثواب کا یقین ہے اور اگر خیر و بھلائی پر عمل مجھ سے فوت ہو جائے تو میرے دل میں اسکے کرنے کا شوق اجاگر رہتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پس جس آدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے بارے میں اللہ کی یہی علامت ہے اور اللہ تعالیٰ جس آدمی کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ نہیں رکھتا اس میں اللہ تعالیٰ کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ میں مذکور اوصاف کے برعکس کرنے کا ارادہ پیدا کرے اور تجھے اس کیلئے تیار بھی کر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو تیری کچھ پرواہ نہیں تو جس وادی (جگہ) میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

### (۸۵) حضرت ابو ہریرہؓ

ابو ہریرہؓ کا نام گرامی..... بعض متاخرین نے حضرت ابو ہریرہؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے، ان کے نام میں شدید اختلاف ہے بعض نے کہا ان کا نام عبدالعتمس تھا بعض نے کہا: ”عبدالرحمن“ بعض نے ”صحیحہ“ کا بھی قول کیا ہے۔ بہر حال حضرت ابو ہریرہؓ صفہ کے مشہور مساکین میں سے ہیں جب تک نبی ﷺ دنیا میں رہے حضرت ابو ہریرہؓ نے صفہ ہی کو اپنا مسکن بنائے رکھا اور لحد بھر کے لئے بھی وہاں سے متعلق نہیں ہوئے۔ صفہ میں رہنے والے حضرات سے باخوبی واقف تھے اور ان کو بھی باخوبی جانتے تھے جو کچھ وقت کے لئے مدینہ آتے اور صفہ میں قیام کرتے تھے۔

جب نبی ﷺ ارادہ کرتے کہ اہل صفہ کو کھانے پر جمع کریں تو حضرت ابو ہریرہؓ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجتے تھے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ حسن و خوبی کے ساتھ اہل صفہ کو جمع کر لاتے چونکہ وہ اہل صفہ کے ہر فرد کو جانتے تھے ان کے منازل و مراتب سے بھی باخوبی واقف تھے۔ آپؓ فقراء و مساکین کے اعلام (نشانیوں) میں سے ہیں۔ انہوں نے شدید فقر وفاقہ پر صبر کیا حتیٰ کہ یہی صبر انہیں دائمی سائے (جنت) کی طرف لے گیا۔ دنیاوی تکھیڑوں سے کنارہ کش رہے، باغبانی سے اعراض کیا، نہریں جاری کرنے کی فکر انہیں ذرہ برابر بھی واہن گیر نہیں ہوئی، اغنیا اور تاجروں کے میل جول سے دوری اختیار کی، عارضی دنیا سے الگ تھلک رہے، معبود حقیقی کے دائمی تحائف سے نفع اٹھانے کی فکر میں رہے، نرم و ملائم اور ریشم پہننے سے پرہیز کیا اور اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے حکم کے سپرد کر دیا (نیز ان کی مرویات کی تعداد ۵۳۷ ہے تمام صحابہ میں انہوں نے سب سے زیادہ احادیث روایت کی ہیں، ۵۳۷ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاه)۔

۱۳۰۲۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، عمر بن ذر، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے تھے: یقیناً میں اپنے پیٹ پر شدت بھوک کی وجہ سے سب سے زیادہ پتھر باندھتا تھا، بخدا میں ایک دن ایک راستے پر بیٹھ گیا جس پر صحابہ کی کثرت سے

۱۔ انصاف السادة المتقين ۱/۱۶۸، ۲/۳۷۶، (التهذيب) والسنة لابن عاصم ۱/۱۸۱، وتخریج

الاحیاء ۳/۱۳۱، وکتب العمال ۳۰۸۰۹،

۲۔ تہذیب الکمال ۳/۳۶۲، ۳/۳۷۹، وسیر النبلاء ۲/۵۸۳، ۵۸۴، وطبقات ابن سعد ۳/۳۰۰، والتاریخ الکبیر

۵/۱۱۳۵، والصحیح ۵/۱۲۹۳،





کچھ کھانا کھا ہوا تھا۔ دراصل اس پیالے میں کسی نے کھانا کھایا تھا اور کچھ چکنا پھٹ سی پیالے پر باقی لگی رہ گئی تھی۔ تاہم میں نے وہی کھائی تھی کہ میں شکم بھر ہو گیا۔ (یہ نبی ﷺ کا معجزہ ہے واضح رہے، کہ اس حدیث میں اور اس طرح کی دیگر احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ ابو بکر و عمر ابو ہریرہ کے پاس سے گزر گئے مگر ان حضرات نے ابو ہریرہ کی طرف کوئی توجہ نہ دی یعنی انہیں کھانے کی دعوت نہ دی پہلی بات یہ ہے کہ میں ممکن ہے حضرت شیخین کو ان کی بھوک کا احساس ہی نہ ہوا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود ان حضرات کے گھر میں کچھ نہ تھا۔ ہوجو ابو ہریرہ کو کھلاتے چونکہ ان حضرات کے گھروں میں مہینہ مہینہ چولہا تک نہیں جلتا تھا۔ کیا خیال ہے جب ایک غزوہ کے موقع پر ابو بکر صدیق نے سوئی تک بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیدی تھی تو کیا ابو ہریرہ بھوک کے واپس لوٹتے؟)

۱۳۰۵- ابو محمد بن حیان، ابو عباس احمد بن محمد خزاعی، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے آپ کو بار بار دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ کے حجرے کے درمیان کھٹی کھا کر گر جاتا تھا لوگ مجھے دیکھ کر کہتے اسے جنون آ گیا ہے حالانکہ مجھے جنون کی شکایت نہیں ہوتی تھی بلکہ میری یہ کیفیت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ حدیث متکی بن حسان نے بھی حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے جبکہ کعب نے یزید بن ابراہیم، ابن سیرین کے طریق سے روایت کی ہے اور ابی حدیث مقبری و ابو حازم وغیرہ ہمارے بھی ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

۱۳۰۶- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، ابویمان، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید و ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ کثرت سے نبی ﷺ کی احادیث روایت کرتا ہے، مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا کہ وہ ابو ہریرہ کی طرح اتنی کثرت سے نبی ﷺ کی احادیث روایت نہیں کرتے؟ دراصل بات یہ ہے کہ میرے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں تجارت مشغول رکھتی تھی اور میرے انصاری بھائیوں کو مالی مشغل سے فرصت نہیں ملتی تھی حالانکہ میں منہ کے مسکینوں میں سے ایک مسکین آدمی تھا اور محض پیٹ بھر جانے کے سوا کوئی فکر نہ رکھتا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ احادیث سننے کیلئے لازم رہتا تھا پس جب مہاجرین و انصار موجود نہ ہوتے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا اور جب وہ احادیث کو بھول جاتے میں یاد کر رہا ہوتا۔

۱۳۰۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام، محمد بن سیرین کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس کتان کے عمدہ دو کپڑے تھے ان میں وہ ریخت صاف کرتے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے: واہ واہ ابو ہریرہ آن تو کتان کے کپڑے میں ریخت صاف کرتا ہے، حالانکہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ کے حجرے کے درمیان کھٹی کھا کر گر جاتا تھا کوئی راہ گیر آتا اور عارضہ جنون مجھ کر میرے سینے پر بیٹھ جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے جنون کا عارضہ نہیں پیش آتا تھا میری یہ کیفیت تو صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

۱۳۰۸- ابوبکر بن خالد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن حمزہ، عبد العزیز بن محمد بن ابی ذئب، مقبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے حالانکہ بخدا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض بیٹ بھرنے کے لئے چمٹا رہتا تھا۔ حتیٰ کہ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور نہ ہی ریشم پہنتا تھا اور نہ ہی مجھے فلاں مرد اور فلاں عورت حدیثیں سناتی تھی۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ کو سنگریزوں کے ساتھ چمٹا کر رکھتا تھا اور کسی آدمی سے کتاب اللہ کی آیت کے متعلق میں سوال کرتا حالانکہ اس آیت کا ظم میرے پاس ہوتا میں صرف اس لئے سوال کرتا تاکہ یہ آدمی میری طرف متوجہ ہو اور مجھے کچھ کھانا کھلاوے۔



یہ حدیث بشر بن مکر نے اوزاعی، ابن سیرین، ابو ہریرہ کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابن طاؤس، طاؤس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنی بیٹی سے کہہ رہے تھے: بیٹیوں! کہہ: ابا جان! ابا جان! مجھے سونے کے زیورات نے مزین کر دیا ہے اور مجھ پر میرا باپ آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہے۔

۱۳۱۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، ساک بن حرب، ابورویح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: یہ کیوں کر کثرت (یعنی زیورات) تمہاری دنیا و آخرت دونوں کو ہلاک و تباہ کر دے گا۔

۱۳۱۷- سلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق، شاذان، اسحاق، سعید بن صامت، یحییٰ بن علیاء، ایوب سختیانی، محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب نے انہیں کسی علاقے کا گورنر بنا دیا مگر انہوں نے انکار کر دیا عمرؓ نے فرمایا: کیا تم گورنری کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ اس عہدے کا مطالبہ تم سے بدرجہا افضل آدمی نے کیا تھا؟ ابو ہریرہؓ نے کہا: وہ کون ہے؟ عمرؓ نے فرمایا: وہ یوسف بن یعقوب علیہ السلام ہیں۔ ابو ہریرہؓ کہنے لگے: یوسف علیہ السلام خود بھی اللہ کے نبی تھے اور اللہ کے نبی کے بیٹے بھی تھے۔ میں تو ابو ہریرہ بن امیہ ہوں۔ میں تمہیں اور دو سے ڈرتا ہوں! عمرؓ نے فرمایا: تمہیں اور دو پانچ ہوتے ہیں تم نے پانچ کیوں نہ کہا؟ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: میں ڈرتا ہوں کہ بغیر علم کے کوئی بات کہہ دوں گا اور بغیر عدل و انصاف کے کوئی فیصلہ کر دوں گا اور میں ڈرتا ہوں کہ میری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں گے میرا مال چھین لیا جائے گا اور مجھے بے عزت کیا جائے گا۔

۱۳۱۸- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ، ابو یمن، شعیب بن ابی حمزہ، زہری، سعید و ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث سنائی اس میں فرمایا: جو آدمی بھی اپنا کپڑا (چادر وغیرہ) پھیلانے کا حتیٰ کہ میں اپنی بات پوری کر لوں پھر وہ کپڑا سمیٹ کر اپنے پاس رکھ لے میں نے جو کچھ بھی کہا ہو گا وہ اسے ازبر ہو گا، چنانچہ میں نے اپنی چادر پھیلا دی حتیٰ کہ جب نبی ﷺ نے بات پوری کی میں نے چادر سمیٹ کر اپنے سینے کے ساتھ لگائی، پس میں آپ ﷺ کے اس مقالے میں کچھ بھی نہیں بھولا ہوں۔

یہ حدیث مالک بن عیینہ نے زہری، اعراب، ابو ہریرہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۹- محمد، حسین بن محمد بن سوود، محمد بن شعیب، ابو بکر خثعمی، عبد اللہ بن ابی نعیم، سعید بن ابی ہند، ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابو ہریرہ) کیا تم مجھ سے یہ علم طلب نہیں کرتے ہو جنہیں تمہارے ساتھی مجھ سے طلب کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں آپ سے وہ علم طلب کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے؟ میں نے اپنی چادر اتاری اپنے اور آپ ﷺ کے درمیان پھیلا دی پھر مجھے یوں لگا جیسا میرے بدن پر جو کیمیں ریگ رہی ہوں، آپ ﷺ نے مجھے حدیثیں سنائیں حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی حدیثوں کو اچھی طرح ازبر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: چادر سمیٹ کر اپنے سینے کے ساتھ لگا لو، پس اس وقت سے آپ ﷺ کی احادیث سے ایک حرف بھی نہیں بھولا ہوں۔

۱۳۲۰- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، یزید بن اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ لوگ اعتراض کرتے کہ اے ابو ہریرہ! آپ اتنی کثرت سے احادیث کیوں بیان کرتے ہیں، ابو ہریرہؓ کہتے: جتنی احادیثیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں وہ سب کی سب اگر تمہیں کہہ سناؤں لامحالہ تم لوگ مجھے ٹھکر یوں سے مارنا شروع کرو اور پھر تم مجھ سے آسنے سانسنے ہی نہ



۱۳۲۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حمید بن سعید، عمر بن عبد اللہ رووی، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پانچ تھیلوں کی بقدر احادیث یاد کی ہیں میں نے ان میں سے صرف دو ہی تھیلے پھر نکالے ہیں اگر میں تیسرا پھر نکال دوں تو تم لوگ مجھے پتھروں کے ساتھ سنسکا کر دو۔

۱۳۲۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ہمام، قتادہ، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں شہدائی نصیحت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے پوچھا: اسے ابو ہریرہؓ وہ کیا ہے؟ سردیوں کے روزے۔

۱۳۲۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی رستہ، محمد بن عبید بن حساب، ہمام بن زید عباس بن فروخ، ابو عثمان نہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے سات روز تک حضرت ابو ہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران میں نے ان سے پوچھا: آپ روزے کیسے رکھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ لیتا ہوں۔ اگر کوئی نیا واقعہ پیش آجائے اور میں روزے نہ رکھ سکوں تو یہ تین دن کے روزے میرے پورے مہینے کے روزوں کا ثواب بن جاتے ہیں۔ (من جاء بحسنة فله عشر امثالها)۔

۱۳۲۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الاعلیٰ بن حماد، حماد بن سلمہ، ثابت، ابو عثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ ایک سفر پر تھے..... جب ایک جگہ رفتائے سفر نے پڑاؤ کیا انہوں نے دسترخوان لگایا اور ایک آدمی کو حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس بھیجا حضرت ابو ہریرہؓ اس وقت نماز میں مشغول تھے کہنے لگے: میں روزے میں ہوں چنانچہ لوگ جب کھانا کھا کر فارغ ہو گئے حضرت ابو ہریرہؓ آئے اور کھانا کھانا شروع کر دیا۔ سارے لوگ قاصد کو گھورنے لگے، قاصد بولا: تم لوگ مجھے کیا دیکھتے ہو؟ بخدا! انہوں نے تو مجھے یہی خبر دی کہ میں روزے میں ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا:

یہ آدمی جگہ کہتا ہے: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا کہ وہ سنا ہے کہ رمضان کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے زمانہ بھر کے روزوں کے برابر ہوتے ہیں، میں تو شروع مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ چکا ہوں، سو میں اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی تخفیف کے اعتبار سے اظہار کر رہا ہوں اور اسکی تضعیف کے اعتبار سے روزے میں ہوں۔

۱۳۲۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الملک بن عمرو، اسماعیل، ابو متوکل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور ان کے تلامذہ جب روزہ رکھتے تو مسجد میں بیٹھ جاتے اور کہتے: ہم اپنے روزے کو پاکیزہ کر رہے ہیں۔

۱۳۲۶- حبیب بن حسن، ابو مسلم شامی، ابو عاصم، ابن ابی ذئب، عثمان بن حنیف، سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بازار میں چکر لگا کر واپس گھر آتے اور گھروالوں سے پوچھتے: کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ اگر جواب نفی میں ملتا تو کہتے: پھر میں روزے کی نیت کرتا ہوں۔

۱۳۲۷- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو عبیدہ حداد، عثمان شحام ابو سلمہ، فرقد نخعی سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ گھر کا چکر لگاتے اور پھر کہتے: مجھے اپنے پیٹ کا بڑا انوسوس ہے اگر میں اسے بھردیتا ہوں تو مجھے سانس نہیں لینے دیتا اور اگر اسے بھوکا رکھتا ہوں تو مجھے گالیاں دیتا ہے۔

۱۳۲۸- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ رستہ، محمد بن عبید بن حساب، ہمام بن زید، عباس بن فروخ، ابو عثمان نہدی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ سات دن تک حضرت ابو ہریرہؓ کی مہمان نوازی کی۔ اس دوران وہ خود اور ان کا خادم اور ان کی بیوی رات کو باری باری اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

۱۳۲۹- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن الصباح، زید بن الحباب، عبد الواحد بن موسیٰ، نعم بن محرر بن ابی ہریرہ

اپنے داد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے ہر روز بارہ ہزار دفعہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ اور یہ میرے دین کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۳۳۰- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن صباح، زید بن حباب، عبد الواحد بن موسیٰ، نعیم بن محرز بن ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میرے دادا جان حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ایک دھاگہ تھا جسکو انہوں نے ایک ہزار گرہیں دے رکھی تھیں چنانچہ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک اس دھاگے پر تسبیحات نہ مکمل کر لیتے۔

۱۳۳۱- احمد بن بندار، ابراہیم بن محمد بن حارث، عباس زری، عبد الوہاب بن ورد، سالم بن بشر بن جحل سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنے مرض وفات میں رونے لگے۔ ان سے کسی نے رونے کی وجہ دریافت کی؟ فرمایا: میں تمہاری اس دنیا کے چھوٹ جانے پر نہیں رو رہا ہوں لیکن میں تو اپنے سفر کی دوری اور زور راہ کی قلت پر رو رہا ہوں چونکہ آنے والی صبح کو میں نے یا تو جنت کے بالا خانوں میں سدھار جانا ہے یا دوزخ کی پستی میں۔ مجھے معلوم نہیں ان دونوں میں سے کس ٹھکانے میں میری وارو گیری ہونی ہے۔ (سخن اللہ! یہ حضرت ابو ہریرہؓ کی عاجزی تھی ورنہ جنت الفردوس تو ان کا یقینی ٹھکانہ ہے ان شاء اللہ)۔

۱۳۳۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، فرج بن فضالہ، ابو سعید، ابو ہریرہؓ نے فرمایا: جب تم اپنی مساجد کو مزین کرو گے اور قرآن مجید کے نسخوں کو آراستہ کرو گے اس وقت ہلاکت تمہارا مقدر بن جائے گی (یعنی محض ظاہری کرو فر ہوگی عمل کچھ نہیں ہوگا)۔

۱۳۳۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر کہتے ہیں: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جب کسی جنازے کے پاس سے گزرتے تو (جنازے کو مخاطب کر کے) کہتے: تم شام کو اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچ گئے ہو، صبح کو آنے والے ہیں۔ یا یوں کہتے تم صبح کو چل پڑے ہو، تم شام کو آنے والے ہیں، یہ موت ایک بیخ و عطف ہے لیکن تیز رفتار غفلت ساتھ ساتھ گل ہوئی ہے۔ اول جا رہا ہے دوسرا باقی ہے لیکن کبھی کبھی آتا۔

۱۳۳۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو بکر لیث بن خالد بنی، عبد المؤمن بن عبد اللہ سدوسی، ابو یزید مدنی کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ منورہ میں منبر رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہؓ کو ہدایت اسلام سے مالا مال کیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہؓ کو قرآن مجید کے علوم سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے محمد ﷺ کے ذریعے ابو ہریرہؓ پر احسان عظیم فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہؓ کو خیر و بھلائی کی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی اور مجھے ریشم پہنایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے بنت فروان سے میری شادی کرائی حالانکہ اس سے پہلے میں محض بیٹ پالنے پر اسکا ملازم رہ چکا تھا۔ وہ مجھے سوار کراتی ہے جیسے میں اسے سوار کراتا تھا۔ پھر فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس شر و برائی سے جو قریب تر ہو چکی ہے، عربوں کے لئے لوٹنوں کی بادشاہت سے ہلاکت ہے، جس بادشاہت کے تحت وہ اپنے من پسند فیصلے کریں گے، محض غصے کی بنیاد پر مصلوم لوگوں کا قتل عام کریں گے، اے عجمی لوگو! خوشخبری ہے تمہارے لئے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، بالفرض اگر دین ثریا پر بھی ہوتا وہاں سے بھی عجمیوں کے کچھ لوگ اسے اتار لاتے۔

۱۳۳۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن ثابت، اسامہ بن زید، ابو یزید صولئی ابن عباس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میرے پاس پندرہ عدد کھجوریں تھیں پانچ کھجوروں سے میں نے روزہ افطار کر لیا پانچ سے سحری کھائی اور پانچ کھجوریں افطاری کے لئے میرے پاس باقی بچ گئیں۔

۱۳۳۶- خدا خریدار ہے، ہے کوئی فروخت کرنے والا؟ ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الملک بن

عمر ۱۰، اسماعیل عبیدی، ابو متوکل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حبشیہ لونڈی تھی اس نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کچھ پریشان کر رکھا تھا ایک دن ڈنڈے سے اسکی پٹائی کرنے لگے لیکن فرمایا: اگر قصاص کی بات نہ ہوتی تجھے میں اس ڈنڈے سے مار مار کر بیہوش کر دیتا لیکن عنقریب میں تجھے ایسے خریدار کے ہاتھ بیچ دوں گا جو مجھے تیری پوری پوری قیمت ادا کرے گا پس چلی جا اللہ کی رضا کے لئے تو آزاد ہے۔

۱۳۳۷- عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبید اللہ بن عمر، حماد، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار ہو گئے۔ میں ان کی تیماردی کرنے گیا اور ان کے پاس بیٹھ کر کہا: یا اللہ! ابو ہریرہؓ کو شفاء عطا فرما۔ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: یا اللہ! شفاء عطا نہ فرما۔ پھر فرمایا: اے ابوسلمہ! عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں انہیں موت سرخ سونے سے بھی زیادہ محبوب ہوگی۔

۱۳۳۸- عبداللہ بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن منصور، حسن بن موسیٰ، حاتم بن راشد، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: جب تم چھ چیزیں دیکھ لو اگر تمہاری جان تمہارے اپنے قبضے میں ہو تو جان کو ختم کر کے مر جاؤ۔ اسی لئے میں بھی موت کی آرزو کرتا رہتا ہوں مجھے خوف ہے کہ میں ان چھ چیزوں کو نہ دیکھ لوں وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) جب سفہاء (بے وقوفوں) کو امارت (حکومت) مل جائے۔ (۲) عدالتی فیصلوں کی بولی لگائی جانے لگے (یعنی بدو علم کے فیصلے ہونے لگیں یا رشوت لے دے کے فیصلے ہونے لگیں)۔ (۳) معصوم جانوں کا ضیاع بیچ و کتر سمجھا جانے لگے۔ (۴) قطع تعلقی کی جانے لگے۔ (۵) حکومت کے سپاہی راہزنی کرنے لگیں (۶) اور جب قرآن مجید کو گانے بجانے کا سامان بنا لیا جائے۔

۱۳۳۹- عبداللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید بن وہب، عمرو بن حارث، یزید بن زیاد قرقلی، ثعلبہ بن ابی مالک قرظی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ بازار سے واپس آئے اور پیٹھ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھالائے وہ اس وقت مروان کے نائب تھے۔ فرمانے لگے: اے ابن ابی مالک! امیر کے لئے راستہ کشادہ کرو، میں نے ان سے کہا: یہ راستہ تو کافی ہے، فرمایا: امیر کیلئے راستہ کشادہ کرو چونکہ امیر نے پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رکھا ہے۔

۱۳۴۰- عبداللہ الاصغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابراہیم بن شیبہ، عبدالرحمن بن عباس بنی الاسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عبدالرحمن کہتے ہیں: کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک آدمی نے گھر بنایا جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوا تو گھر کے پاس سے حضرت ابو ہریرہؓ کا گزر ہوا مالک مکان دروازے پر کھڑا تھا، کہنے لگا: اے ابو ہریرہؓ! ذرا ٹھہریے۔ مجھے بتائیے: میں اپنے گھر کے دروازے پر کیا لکھوں؟ راوی کہتا ہے: اتفاق سے وہاں ایک اعرابی بھی موجود تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ بولے: اس گھر کے دروازے پر لکھو "ابن للغراب، ولد للشکل و اجمع للوارث" یعنی گھنڈرو خراب ہونے کے لئے گھر بناؤ اور ضائع ہونے کے لئے بیچ جنو اور مال و دولت و رتاء کے لئے جمع کرو۔ اعرابی سن کر کہنے لگا: اے شیخ! تو نے بہت بری بات کہی۔ گھر کے مالک نے اعرابی سے کہا: (اے کعبتہ!) تیری ہلاکت ہو! (جاتا نہیں) یہ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین قد تم ترجمتہ الى اللغة الارادية بعون الله نستل الله ان يتقبل قبولاً حسنًا ويرزقنا الصلاح والسداد والاجتناب عن المعاصي واتباع سنتي بنام محمد ﷺ واصحابه. وسبحان الله وبحمده وسبحان الله العظيم والله مولانا ولارب غيره.



تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء اردو

## طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

اہل صفہ صحابہ کرام، صحابیات، مکررات، تابعین کرام کا طبقہ اولیٰ اور

اہل عدیۃ کے تابعین کرام کا تذکرہ

عبد اللہ بن الاسد الخزومی تا مالک بن دینار رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی  
استاد مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

امام حافظ علامہ ابو نعیم محمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

ڈیولوپرز اسلام آباد  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت



## حلیۃ الاولیاء حصہ دوم

### دیباچہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

ایمانی جوش و جذبہ، دینی غیرت، مذہبی و اخلاقی روحانیت اور علمی و عملی میدانوں میں خیر القرون کے تین سنہری ادوار ہیں جنہیں بالترتیب صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے خوبصورت القاب سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنکے مقدر کا ستارہ اونج ٹریا پر چمکا اور چمک رہا ہے۔ ان حضرات کا مسلک و مشرب تقویٰ، ورع، زہد اور علم و عمل تھا دنیا ان کے آگے باز سچے اطفال تھی۔

خیر القرون کے سنہری تین ادوار میں سے دوسرا دور اس جلد کا اصل موضوع ہے۔ یہی وہ امت کے سرخیل ہیں جنہوں نے معیار کرام کو اٹھتے، بیٹھتے، سوتے، جاگتے، علم و عمل غرض ہر میدان میں جانچا پڑھنا لالا اور حسن و خوبی کے ساتھ ان کا مشاہدہ کیا خصوصاً دین حنیف کو انہی سے حاصل کر کے امت تک پہنچایا اور صحابہ کرامؓ کی علمی اور اخلاقی برکتوں کو سارے عالم میں پھیلایا۔

کام اللہ اور احادیث نبوی دونوں میں ان کے فضائل بے شمار وارد ہوئے ہیں۔ مہاجرین و انصار کے ساتھ جہاں رضوان اللہ علیہم کا سنہری مختومہ ذکر کیا گیا وہاں ان حضرات تابعین کرام کو بھی اس دولت سے سرفراز کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

مہاجرین و انصار میں سے جن حضرات نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جن لوگوں نے خوشدلی کے ساتھ ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے عظیم الشان باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے پانی کی نہریں بہتی ہیں

عربی سے معمولی واقفیت بھی اتنی بات سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ مذکور بالا آیت کریمہ "وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ" کے جملے کا مصداق حضرات تابعین کرام ہیں۔

احادیث مبارکہ میں اس سے بھی واضح الفاظ کے ساتھ ان حضرات کا تعارف خیر القرون کے لقب کے ساتھ کیا گیا ہے۔

چنانچہ متفق علیہ حدیث ہے، جو آئندہ صفحات میں بھی آ رہی ہے:

خیر الناس قرنی ثم اللدین یلونہم ثم اللدین یلونہم

سب سے بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں (صحابہ کرامؓ) پھر وہ جو ان سے متصل ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (تابعین)۔

آپ ﷺ کا ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

خیر امتی قرنی اللدین یلونی ثم اللدین یلونہم ثم اللدین یلونہم الخ

میری امت میں اس زمانہ کے لوگ بہتر ہیں جو مجھ سے ملے ہوئے ہیں (صحابہؓ) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین) پھر وہ لوگ جو ان سے ملے ہوئے ہیں (تابعین)۔

تابعین کرام کی یہ مقدس جماعت علم و عمل میں صحابہ کرامؓ کا عکس پر تو تھی، خلاف سنت امور کا ان سے اظہار تو بحال تھا جب کسی سے خلاف سنت کام کو ہوتے دیکھتے بے باکانہ انداز اختیار کر کے مرکب کو تسمیہ کرتے تھے، یہی وجہ ہے بارہا ان حضرات نے خلفاء نبوی امیہ کو کھری کھری ستائیں حتیٰ کہ پاس بیٹھے ہوئے لوگ ان کے سخت رویہ پر انہیں غمز کرتے یا بالکل ساتھ بیٹھا ہوا کہنی مارتا کہ آپ نے بہت سخت بات کر دی، لیکن یہ حضرات ہیں کہ دین کے معاملہ میں نہ رشتہ داری کا پاس رکھنا نہ بادشاہی تاج و تخت کی رعایت رکھی۔

آپ اس کتاب میں تابعین کرام کے ایمان، افراد و واقعات، نصاب، و وصایا اور زریں اقوال پر ہمیں گے، یہ سچ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کے حالات و واقعات پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ کیا یہ اس امت کے لوگ تھے؟ یا کیا یہ انسانی گوشت پوست کے بنے ہوئے تھے؟ یا ان کے جسم ائنت و پتھر سے تعمیر کئے گئے تھے یہ وہ خیالات ہیں جو اس جزء کے مطالعہ کے دوران پر وہ دماغ پر جو گردش رہتے ہیں حسن بصریؒ نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا تھا اگر تم صحابہ کرامؓ کو دیکھ لیتے انہیں جیون گمان کرتے اور اگر صحابہ کرامؓ تمہیں دیکھ لیتے تمہیں پکا منافق سمجھتے آج یہی الفاظ میں ان حضرات تابعین کرام کے لئے کہتا ہوں کہ اگر تم تابعین کو دیکھ لیتے انہیں کوئی تیسری مخلوق ائنت پتھر سے بنی ہوئی گمان کرتے اور اگر وہ ہمیں دیکھ لیتے منافق نہیں بلکہ فرمان کرتے، العبادۃ باللہ۔

الغرض بزرگان سلف کے واقعات و اقوال انسان کی اصلاح کے لئے انتہائی مفید اور موثر ہوتے ہیں چونکہ ان سے اسلامی احکام کی عملی تطبیق سامنے آتی ہے اور بزرگوں کا وہ مزاج و مذاق واضح ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ و تابعین کرامؓ سے لے کر آخری دور تک عملی طور پر نسل بعد نسل منتقل ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ لمبی چوڑی نصیحت آمیز تقریریں ایک طرف اور کسی بزرگ کا کوئی واقعہ دوسری طرف رکھا جائے، تو ایسا اوقات یہ ایک واقعہ ان طویل تقریروں سے کہیں زیادہ دل پر اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے ہر دور کے مصنفین نے بزرگوں کے متفرق واقعات جمع کر کے انہیں امت کے لئے محفوظ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ابو یوسف اصفہانی کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے تابعین کرام اولیاء عظام کے حالات و واقعات اور ان کے اقوال زریں جمع کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے تاہم مصنف نے حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً اہل صفہ کے ذکر کے بعد حضرات تابعین کرام کا طبقہ وارد نہ کر دیا ہے۔ طبقہ اولیٰ میں چونکہ زہدین عبادت گزار تابعین کرامؓ جیسے اویس بن عامر قرنی، عامر بن عبد اللہ بن قیس، مسروق بن عبد الرحمن ہمدانی، ملقم بن قیس ثقفی، اسود بن زینب، ہرم بن حیان، ابو مسلم خولانی، اور حسن بصریؒ کو ذکر کیا ہے یہ وہ حضرات ہیں جن پر زہد و تقویٰ اور ورع کی تابعین کرامؓ میں سے انتہا ہوئی، مصنف نے طبقہ اولیٰ کے بعد طبقہ اہل مدینہ کو ذکر کیا ہے اور ان میں سے فقہاء سیدہ سعید، عمرو، قاسم، ابوبکر بن عبد الرحمن، عبید اللہ بن عتبہ، خارجہ، سلیمان اور سالم کو اولاً ذکر کیا ہے، ان کے بعد فرداً فرداً تابعین کرام کو لائے ہیں اور اس جلد کے آخر میں مالک بن دینار کا تفصیلاً ذکر کیا ہے، ان میں سے اکثر بلکہ سب ہی صحیحین (بخاری

اسلم کے رجال ہیں جیسے فقہائے سہد محمد بن سیرین، مسلم بن یسار، ثابت بن اسلم ہناتی، قتادہ، مورق مجلی، ابو عالیہ، علاء بن زید اور دیگر حضرات تابعین ایسے محدثین ہیں جن کی روایات سے بخاری و مسلم کی صحیحین بھری پڑی ہیں۔

حضرات قارئین کرام! آپ باخوبی جانتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی برقی پاشیوں نے اہل اسلام کو عموماً اور اہل مشرق کو خصوصاً کچھ اس قدر مہجوت کر دیا ہے کہ اصل ہوش و حواس گم ہو چکے ہیں مغربی تہذیب کے سکل رواں نے ہماری ملی اقدار اور روایات کو کچھ اس طرح خن و خاشاک میں ملا دیا ہے کہ اب خالص اور خش کی تمیز کرنا مشکل ہو چکی ہے تاہم تابعین کرام کا سنہری دور جو کہ سراسر مادیت سے ماری اور کوسوں دور ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مغربی تہذیب کے خلاف مدد و معاون اور ڈھال کا کام دیتا ہے، ان حضرات کے مات کے مطالعہ سے اسلام کی اصل روحانیت کھل کر سامنے آتی ہے اور نظریں کھل جاتی ہیں کہ اسلام ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔

ان حضرات تابعین کرام نے زہد، تقویٰ اور ورع کو اپنا مسلک و مشرب بنایا، وہ دنیا و مافیہا سے کنارہ کش تھے مادیت سے ایسے مت کش ہوئے گویا انھیں دنیا کی ہوا لگی ہی نہ ہو، حالانکہ سب کچھ ان کی قدرت میں تھا اگر یہ حضرات چاہتے وقت کے سب سے بڑے جنوں بن سکتے تھے۔ اگر چاہتے اپنے ساتھ دو چار ملا کر کلوشیں کر سکتے تھے، ان کی بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ وقت کا کوئی فرمانروا اگر ان کے پاس بدایا اور تحائف بھیجتا تو بے باکانہ انداز میں تحائف کو ٹھکرادیتے، اگر دنیا سے ہاتھ ڈال کر کچھ لیا بھی تو محض اتنا، جتنے سے سترپوشی یا جان میں جس سے حرارت باقی رہے، الغرض ان حضرات نفوس قدسیہ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے مشعل راہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان جیسے سو فیصد نہ بنیں چند فیصد بننے کی کوشش تو ضرور کریں۔

دوسری جلد کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ ہم نے حتی الامکان سلیس اور سادہ زبان میں ترجمہ کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اپنی طرزِ تحریر سے کلیہً احتراز کیا ہے تاکہ کتاب سے استفادہ ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ کر سکیں، تاہم قارئین اگر کسی مقام پر کسی غلطی پر مطلع ہوں تو ادارہ کو ضرور مطلع فرمائیں۔

آخر میں قارئین سے گزارش ہے کہ جن جن حضرات نے اس کتاب کے ترجمہ میں سعی کی ہے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ مترجمین معاونین اور کپوزروں کی مغفرت فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

فقط

مترجم بندہ ناچیز مولوی محمد یوسف تنولی ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر



## الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

(۸۶) عبد اللہ بن عبد الاسد المخزومیؓ

ابن الاعرابی نے عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عبد الاسد مخزومی ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ اُحد کے موقع پر انھیں ایک زخم آیا تھا اسی کے صدمہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ۱۳۳۱- محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ الحضرمی، عثمان بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، عبد الملک بن قدامتہ نجفی، قدامتہ نجفی، عمرو بن ابی سلمہ کی سند سے ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ..... ابو سلمہؓ حدیث بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ "انا لله وانا الیہ راجعون اللهم عندک احتسب مصیبتی فاجزنی واعقبنی منها خیراً" پڑھے اور تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے"۔ ۲

(۸۷) عبد اللہ بن حوالہ ازدیؓ

ابن الاعرابی نے عبد اللہ بن حوالہ ازدی کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے عبد اللہ بن حوالہ ازدی ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ۱ طبقات ابن سعد ۳/ ۲۳۹. والتاریخ الكبير ۵/ ۸، تهذيب الكمال ۳۳۶۹ / ۵ (۱۸۷ م ۱۸۷). الجرح والتعديل ۵/ ۳۹۳. الاستيعاب ۳/ ۹۳۹، ۳/ ۱۶۸۲. اسد الغابة ۳/ ۱۹۵. الكاشف ۲/ ۳۸۳۰ والاصابة ۲/ ۲۷۸۳. والتقريب ۱/ ۳۲۷. والخلاصة ۲/ ۳۶۰۳ ۲ التحاف السادة المتقين ۹/ ۱۳۲، ۳۷. وکنز العمال ۸/ ۶۶۳۸. وطبقات ابن سعد ۸/ ۶۱ ۳ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۱۳، والتاریخ الكبير ۵/ ۵۷، والجرح والتعديل ۵/ ۱۲۶، والاستيعاب ۳/ ۸۹۳، اسد الغابة ۳/ ۱۳۸. والكاشف ۲/ ۲۷۲۱، وتهذيب التهذيب ۵/ ۱۹۳. والتقريب ۱/ ۳۱۱. والخلاصة ۲/ ۳۳۶۳. وتهذيب الكمال ۳۲۳۸ (۱۳/ ۳۳۰)

نام میں سکونت اختیار کی تھی۔

۱۳۲۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، وشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، نصر بن علقمہ، جبیر بن نفیر کی سند سے..... عبد اللہ بن حوالہ حر ماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے، ہم نے نبی ﷺ سے تنگدستی، قلت لباس اور قلت مال و اسباب کی شکایت کی نبی ﷺ نے فرمایا، کہ خوش رہو! اللہ کی قسم مجھے تمہارے اور قلت اسباب کی نسبت کثرت اسباب کا زیادہ خوف ہے اللہ کی قسم کم مائیگی کا تمہیں مسلسل سامنا کرنا ہے گا تا وقتیکہ تمہارے لئے فارس، روم اور حمیر کی زمین فتح ہو جائے اور تم تین لشکروں میں بٹ جاؤ، ایک لشکر شام میں، ایک عراق میں اور ایک یمن میں، اور یہاں تک کہ مالدار آدمی سو دینار دے گا مگر ان کو بھی کم سمجھے گا۔

### (۸۸) عبد اللہ بن ام مکتوم

عبد اللہ بن ام مکتومؓ کو بھی اہل صفہ میں شمار کیا گیا ہے۔ ابو زرین نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ام مکتومؓ بدر کے قہوڑے ہی عمرو بن عبد یزید تشریف لائے اور بیعت اپنے اہل و عیال کے اہل صفہ میں شامل ہو گئے۔ نبی ﷺ نے انھیں دار الغداء میں بھیج دیا، دار الغداء بحر مدینہ کا گھر تھا۔ عبد اللہ بن ام مکتومؓ کے بارے میں سورت عیسٰی نازل ہوئی۔

۱۳۲۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی حمیہ اپنے چچا ابو بکر اور عبد اللہ بن عمر بن ابان سے وہ دونوں اسحاق بن سلیمان، ابی ستان، ثروانہ، ابو الخضر، ابی الطائی کے سلسلہ سند سے..... عبد اللہ بن ام مکتومؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج بلند ہو جانے کے بعد اپنے حجرے سے نکل کر ہمارے پاس آتے اس دوران صحابہ کرام حجرات کے پاس جمع تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے فرات والو! آگ بھر کا دی گئی ہے اور اندھیری رات کی طرح فتنے الہ آئے ہیں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے تم لوگ ہنستے کم اور دوتے زیادہ ہے۔

### (۸۹) عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری

عبد اللہ بن عمرو بن حرام انصاری کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابرؓ کے والد ہیں، احمد بن مال شطوی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام غزوہ احد میں شہید ہوئے بیعت عقبہ میں بھی شامل رہے اور تقیہ بدر میں سے ہیں۔

۱۳۲۴- محمد بن علی بن حوشب، احمد بن یحییٰ حلوانی، فیض بن الوثیق، ابو عبادۃ انصاری، ابن شہاب زہری، عروہ..... حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا! میں تمہیں خبر کی بشارت دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ (عبد اللہ بن عمروؓ) کو زندہ کیا اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا اے میرے بندے! جو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا تمہارے باپ نے جو پایا کہا، اے میرے رب! جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا اس طرح میں عبادت نہیں کر سکا، اب میری صرف اتنی تمنا ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بلاوے تاکہ میں تیرے نبی ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کروں اور تیرے راستے میں دوسری مرتبہ شہید کیا جاؤں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات

دلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۳۲۷ و تاریخ ابن عساکر ۱/ ۲۹ (التہذیب) و مجمع الزوائد ۶/ ۲۱۲ و مشکل الآثار للطحاوی

۳۵/ ۱ و کنز العمال ۳۱۷۸۵، ۳۱۷۸۶، ۳۸۲۱۸

المطالب العالیة ۷/ ۳۳، و الضعفاء للعقبلی ۳/ ۱۲۱، و کنز العمال ۲۳/ ۳۱۰۳۶، ۳۱

یکی ہو چکی ہے کہ تجھے دنیا کی طرف واپس نہیں بھیجا جائے گا۔

### (۹۰) عبداللہ بن انیسؓ

ابن اعرابی نے عبداللہ بن انیسؓ کو اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ ابو عبداللہ حافظ نیشاپوری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ قبیلہ جہدہ میں سے ہیں، انہوں نے دیہات میں سکونت اختیار کر لی تھی، رمضان میں مدینہ طیبہ آتے اور صرف ایک ہی رات میں مسجد نبویؐ میں آ کر صدف میں قیام کرتے تھے۔ عبداللہ بن انیسؓ کو ایک چھتری عنایت فرمائی تھی تاکہ اس چھتری کو ٹکڑی قیامت کے دن نبیؐ سے ملاقات کریں اسی وجہ سے انہیں صاحب انصرہؓ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۲۳۵ھ - علی بن احمد مصعبی، یثیم بن خالد مصعبی، سعید بن داؤد، یثیم ابوبشر جعفر بن ایاس، نافع بن جبیر..... عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ میں مدینہ کے مضافات میں سکونت پذیر تھا میں نے نبیؐ سے پوچھا مجھے مسجد میں رمضان کے مہینے میں ایک رات گزارنے کا حکم دے دیں، نبیؐ نے رمضان کی تیسویں رات کا حکم دیا چنانچہ جب بھی رمضان کی تیسویں رات آتی اہل مدینہ مسجد میں جمع ہو جاتے۔

دشمن رسول خالد بن یحییٰ کا قتل ۱۳۳۶ھ - قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن عبداللہ بن الہاد، محمد بن کعب..... عبداللہ بن انیسؓ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: مجھے خالد بن یحییٰ (قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی) سے کون نجات دے گا؟ خالد بن یحییٰ اس وقت عرفہ کے پہاڑ میں مقام عرینہ میں تھا۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! اس کا تمام کر کے لئے میں تیار ہوں۔ آپ مجھے اس کی کچھ علامات و صفات بتلا دیں، رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: تم اسے جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے۔ عبداللہ بن انیسؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ خالد بن یحییٰ کی تلاش میں نکل پڑے اور سورج ڈوبنے ہی کو تھا کہ اس سے جہال عرینہ میں آنے لے۔ عبداللہ بن انیسؓ فرماتے ہیں میں ایک دم اسے دیکھتے ہی مرعوب ہو گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو میں اسے پہچان گیا اور نبیؐ کی پیشین گوئی بھی میری سمجھ میں آ گئی۔ خالد بن یحییٰ نے مجھ سے کہا کون آدمی ہے؟ میں نے کہا: میں ایک حاجت مند ہوں اور کیا تمہارے پاس رات گزارے کا بندوبست ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا۔ اتنی دیر میں عصر کا وقت ہو گیا میں نے ہلکی پھلکی دو رکعتیں نماز عصر کی پڑھیں اس ڈر کی وجہ سے کہ وہ کہیں مجھے دیکھ نہ لے۔ چنانچہ موقع ملنے ہی میں نے تلوار سے اس کا سر قلم کیا اور واپس آ کر نبیؐ کو سارا واقعہ بتایا۔

محمد بن کعب کہتے ہیں اسی موقع پر نبیؐ نے عبداللہ بن انیسؓ کو چھتری عطا فرمائی تھی اور ساتھ ساتھ ارشاد فرمایا تھا: اس چھتری سے سہارا لیتے رہو تا وقتیکہ قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرو اور قیامت کے دن چھتریوں والے بہت کم ہوں گے۔ ۳

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیسؓ نے جب وفات پائی ان کے حکم کے مطابق چھتری ان کے سینے پر رکھی دی گئی اور اس چھتری سمیت انہیں دفن کیا گیا۔

۱. اتحاف السادة المتقين ۵ / ۲۳. وتخریج الاحیاء ۵ / ۳۰۵. وتفسیر القرطبی ۱۶ / ۲۹۷

۲. التاریخ الكبير ۵ / ۲۶. والجرح والتعديل ۵ / ۱. والاستیعاب ۳ / ۸۶۹. والجمع ۱ / ۲۳۵. والکاشف ۲ / ۲۶۵۸.

والاصابة ۲ / ۳۵۵. والتقريب ۱ / ۳۰۲. والعلامة ۲ / ۳۳۹۰. وتهذیب الڪمال (۱۳ / ۳۱۲)

## (۹۱) عبد اللہ بن زید جہنیؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن زید جہنیؓ کو اہل صف میں ذکر کیا ہے و اقدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید جہنیؓ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ حمیرہ کا جھنڈا اٹھانے والے چار آدمیوں میں سے ایک ہیں۔ عبد اللہ بن زیدؓ نے حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔ ۱۳۲ھ - محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن محمد بن میمون، سعید بن عقیلم، ابو عمر، حزام بن عثمان بن معاذ بن عبد اللہ - عبد اللہ بن زیدؓ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹو اگر دوسری بار پوری کرے اس کا پاؤں کاٹو، اگر تیسری بار چوری کرے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دو، اگر چوتھی بار چوری کرے اس کا دوسرا پاؤں کاٹ دو۔ ان کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اس کا سر قلم کر دو۔ اس روایت میں حزام منفرد ہیں اور مزید برآں وہ انتہائی درجہ کے ضعیف ہیں۔

## (۹۲) عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ کو اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ عبد اللہؓ مسر منقل ہو گئے تھے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ حمیرہ بن جزء زبیدی کے بیٹے تھے آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے لیکن انہوں نے لوگوں کو دیکھنے کی بجائے ذکر اللہ میں مشغول رہنے پر اکتفا کر لیا تھا۔

۱۳۲۸ھ - عبد اللہ بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حرابی، احمد بن منصور، ابن ابی مریم، ابن امیرہ کی سند کے ساتھ..... ابن وہب سے روایت ہے کہ عبد العزیز بن مروان نے عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ کے بارے میں کہا کہ عبد اللہ اگر مرجا میں ان پر گناہوں کا کچھ بوجھ نہیں ہوگا۔

عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ کا قول ہے کہ ایک آدھ بکیر یا شیعہ میزان میں زیادہ ہو جائے مجھے زیادہ پسند ہے۔ ربی بات نظیات (صغیرہ گناہوں) کی وہ قسم ہو چکے ہیں۔

۱۳۳۹ھ - ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملة بن یحییٰ، ابن وہب، جویہ بن شریح، عقیلم بن مسلم..... عبد اللہ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پاس صف میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں کھانا لگا دیا گیا، ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی ہم نے نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

## (۹۳) عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ

ابن اعرابی نے عبد اللہ بن عمرؓ کو ابو عبد اللہ حافظ نیشاپوری کے حوالہ سے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ ہم نے ان کے بعض حالات کا ذکر کر دیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے حتیٰ کہ کئی کئی دن تک مسجد میں ہی سکونت کر لیتے۔

۱۳۵۰ھ - سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، یزید بن حریش، عبد اللہ بن خراش، ابن حوشب، مسیب بن رافع..... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی نے کسی کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی اور وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا مسلسل اس پر اللہ تعالیٰ کا



قصہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس عمل سے باز آجائے یا اس عمل پر کار بند ہو جائے جس کی دعوت دیتا ہے۔  
۱۳۵۱- سلیمان بن احمد، اسحاق بن حسن تلمیذی، کثیر بن سعید، بقیہ بن ولید، ابو قویہ نمیری، عباد بن کثیر (یا کبیر)، ابن طاؤس اپنے والد سے وہ..... عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کپڑے کا صاف ستھرا رکھنا تھوڑی چیز پر راضی رہنا مؤمن کی شان اور اس کے اعزاز میں سے ہے۔ ج ۲

### (۹۴) عبدالرحمن بن قرظ

۱۳۵۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز و معاذ بن المثنیٰ و محمد بن علی بن صالح، سعید بن منصور، مسکین بن میمون مؤذن مسجد حرمہ، عروہ بن رویم..... عبدالرحمن بن قرظ سے روایت ہے کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف معراج کے لئے لے جایا گیا، رسول اللہ ﷺ آب زرم اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے تھے اور جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور میکائیل بائیں جانب وہ دونوں آپ ﷺ کو لیکر پرواز کر گئے اور آپ ﷺ سات آسمانوں پر پہنچ گئے جب واپس آئے ارشاد فرمایا: میں نے بلند و بالا آسمانوں میں صیحت والی ذات کی طرف سے تسبیح سنی ہے اور آسمان بھی اس بلند و بالا ذات والے کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے اس بلند و بالا ذات کے لئے۔

۱۳۵۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن منصور کے طریق سے بھی ابوسلیمان فرماتے ہیں ہمیں مسکین نے مذکورہ بالا کی مثل روایت پہنچائی۔

### (۹۵) عبدالرحمن بن جبر بن عمرو

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبداللہ نمیشاپوری کی طرف منسوب کر کے عبدالرحمن بن جبر بن عمرو ابو عیسیٰ انصاری حارثی کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۴- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، اسحاق بن خالویہ، علی بن بحر، ولید بن مسلم..... یزید بن ابی مریم کہتے ہیں میں نماز جمعہ کو جا رہا تھا کہ اسی دوران عیاب بن رفاعہ بن خدیج میرے ہمراہ ہو گئے اور فرمایا میں نے ابو عیسیٰ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتے ہیں۔ ۵

۱. مجمع الزوائد ۷/ ۲۷۶، وتفسیر ابن کثیر ۱/ ۱۲۳ والدر المنثور ۱/ ۶۵، وکنز العمال ۸/ ۲۹۱

۲. كشف الخفاء ۱/ ۳۳۱، ۳۳۲، ومجمع الزوائد ۵/ ۱۳۲ وکنز العمال ۶/ ۱۸۶، ۱۷۱ وفض القدير ۶/ ۱۶

۳. علامہ متاؤنی فرماتے ہیں کہ علامہ نمیشی کا کہنا ہے کہ اس روایت میں عیاب بن کثیر ایک راوی سے جس کو ابن عیسیٰ نے ثقہ جبکہ دوسرے حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کی کئی روایات مگر اور ناقابل اعتبار ہیں روایت کے بقية روايت ثقہ ہیں۔ دیکھئے فض القدير ۶/ ۱۶

۴. الاصابة ۲/ ۳۱۹، والاستيعاب ۲/ ۳۱۹، وتهذيب التهذيب ۶/ ۲۵۵، والتقريب ۱/ ۳۹۵

۵. (ص ۹) صحيح البخاري ۲/ ۹، وسنن الترمذي ۱۶۳۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۵، ۴۲۶، ۴۲۵

۶. ۲۵۵، وسنن الدارمي ۲/ ۲۰۲، وصحيح ابن حبان ۵۸۸ (موارد) سوال السنن الكبير للبيهقي ۳/ ۲۲۹، ۲۶۲، ۱۶۲

۷. فتح الباري ۲/ ۳۹۰، وشرح السنة ۱۰/ ۳۵۳، والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/ ۲۹۸، ۲۹۷، والمطالب العالیة

۱۸۸۳، ۱۹۰۳، وسنن النسائي ۶/ ۱۳، والمصنف لابن ابی شیبہ ۵/ ۳۱۰، ونصب الرایة ۲/ ۳۶۰، ومجمع الزوائد ۵/

سگی بن حمزہ نے بھی یزید بن ابی مریم سے اس کے مثل روایت نقل فرمائی ہے۔

### عقبہ بن غزوانؓ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق سے عقبہ بن غزوان کو، غمار بن یاسر کو سعید بن مسیب سے اور عثمان بن مظعون کو ابویسی ترمذی سے نقل کرتے ہوئے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے کتاب کے اوائل حصہ مہاجرین میں ان کے کچھ حالات مذکور ہو چکے ہیں۔ تینوں صحابہ سابقین اور کبار صحابہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

### (۹۶) عقبہ بن عامر جعفیؓ

عقبہ بن عامر کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے عقبہ بن عامر نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں وفات پائی۔

۱۳۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن المقرئ، سلیمان بن احمد، بکر بن کھیل، عبد اللہ بن صالح، عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد ثمان، ابو نعیم، موسیٰ بن علی بن رباح، علی بن رباح..... عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ ہم (جماعت صحابہ) صفہ میں تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بلخان کی طرف جائے اور ہر دن دو خوبصورت بڑے کوہان والی اونٹیاں پکڑ کر لے آئے؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بخدا تم میں سے کوئی مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتیں سکھ لے وہ دو خوبصورت اونٹنیوں سے بہتر ہیں، تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں، حتیٰ کہ بے شمار اونٹوں سے بہتر ہیں۔ ۲

۱۳۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو یوسف، یحییٰ بن عبد الحمید، ابن المبارک، یحییٰ بن ایوب، عبد اللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابی الملتہ..... عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میری نجات کیسے ہوگی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھ، تیرے لئے تیرا گھر کشادہ رہے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتا رہ۔ ۳

۱۳۵۷- ابو عمرو دھمان، حسن بن سفیان، احمد بن حواری، ابو الاحوص، ابو اسحاق عبد اللہ بن عطاء..... عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ ہم نے آپس میں اونٹ چرانے کی باریاں مقرر کی ہوئی تھیں جب میری باری ہوتی میں اونٹ چرانے کے لئے چھوڑ دیتا اور خود نبی ﷺ کے پاس آجاتا، اسی طرح ایک وفد میں آیا تو نبی ﷺ صحابہ کرام سے خطاب فرما رہے تھے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن لوگ ایک چھیل میدان میں جمع کر دیئے جائیں گے اور نظر انہیں نواز کرے گی پھر ایک منادی تین مرتبہ آواز لگائے گا، اب جمع ہونے والے عقرب سمجھ جائیں گے کہ عزت و شرافت کس کے لئے ہے؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنگی صفت ہے: "المصالحی جنوبہم عن المصالح یدعون یدعون خوفاً وطمعاً" (سورہ ۱۶: ۱۶) جو لوگ اپنے پہلوؤں کو بستروں سے دور رکھتے ہیں اور خوف و امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں۔"

پھر آواز لگائے گا اب پھر جمع ہونے والے عقرب سمجھ جائیں گے کہ عزت و کرامت کس ذات کے لئے ہے پھر کہے گا کہاں

۱) (الاصابة ۲/ ۸۹، الاستيعاب ۳/ ۱۰۶ و تهذيب التهذيب ۷/ ۲۳۳، والتقريب ۲/ ۲۷.

۲ مسند الامام احمد ۳/ ۱۵۳.

۳ سنن الترمذی ۳۰۶، وفتح الباری ۱۰/ ۳۳۷، ۱۱/ ۳۰۹ و امالی الشجرۃ ۲/ ۱۹۹، و تاریخ بغداد ۸/ ۲۷۱، و تفسیر

القرطبی ۱۰/ ۳۶۱، و الاذکار ۲۹۶، و الترغیب و الترہیب ۳/ ۵۲۳، ۲۳۲، و التحف السادة المتقين ۶/ ۳۳۹،

۴ ۳۵۰/۹، ۲۱۳.

ہیں اس آیت کے مصداق لوگ "لا تسلبہم تجارتہ ولا بیع عن ذکر اللہ" (النور: ۳۷) جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں رکھتی تھی۔ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے تھے۔

۱۳۵۸- جبر بن عرفہ، عبد اللہ بن عبد الحکم، ابن لہیعہ، ابو عشاہ..... عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میری امت کے لوگوں میں سے ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر طہارت حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس پر کرم کی نظر میں فرماتے ہیں دیکھو میرا بندہ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر مجھ سے مانگتا ہے یہ جو بھی مانگے گا میں اسے دوں گا۔

### (۹۷) عباد بن خالد غفاریؓ

ابن اعرابی نے واقدی سے حکایت کر کے عباد بن خالد غفاریؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے واقدی کہتے ہیں عباد بن خالدؓ حدیبیہ کے موقع پر تیر کے ساتھ کنوئیں میں اترے تھے۔

۱۳۵۹- محمد بن جعفر بن یثیم، جعفر بن محمد صالح، مالک بن اسماعیل، مسعود بن سعد، عطاء بن سائب، ابن عباد..... عباد بن خالد غفاریؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو لہیع کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کی مدح میں اشعار نہ کہوں رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا "نہیں" حتیٰ کہ تین مرتبہ اصرار کیا اور چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی مدح میں اشعار کہنے شروع کر دیئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر شعراء میں کسی کو شاباش ملتی تھی تو تو اس شاباش کا مستحق ہے۔

### (۹۸) عمرو بن عوف مزنیؓ

عمرو بن عوف مزنیؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن اسحاق، احمد بن کھل بن ایوب، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن عوف..... حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ جب ہم روحاء میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ مقام عرق ظلیہ میں تھوڑی دیر کے لئے اترے اور نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا! مجھ سے پہلے اس جگہ ستر انبیاء کرام نماز پڑھ چکے ہیں اور اس جگہ مویٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے انہوں نے دو لمبے پٹے پہن رکھے تھے، وہ خاکستری رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے اور ان کے ہمراہ ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) بنی اسرائیل تھے۔

اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عیسیٰ بن مریم (جو کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) حج و عمرہ کی غرض سے ادھر سے نہ گزر جائیں۔

۱۳۶۱- سلیمان بن احمد، علی بن مبارک، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن عوف..... حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دنیا سے مجھے چلے جانے کے بعد اپنی امت پر تین چیزوں کا

۱ المستدرک ۲/ ۳۶۳، ۳۹۹، وانحاف السادة المتقين ۱۰/ ۳۷۲، والدر المنثور ۵/ ۵۰، ۵۳، وکنز العمال ۹۱/ ۲۳۳.

۲ المعجم الكبير للطبرانی ۱۷/ ۳۰۶.

۳ المعجم الكبير للطبرانی ۵/ ۶۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/ ۵۲۹، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۱۹، وکنز العمال ۳/ ۳۳۰.

۴ الاصابہ ۳/ ۹، والاسیاب ۲/ ۵۱۶، وتہذیب التہذیب ۸/ ۸۵، والتقریب ۲/ ۷۵.

۵ مصنف ابونعیم اصفہانی ان الفاظ میں منفرد ہیں ان کے علاوہ کوئی اور ان کے روایت کنندہ نہیں ہیں۔

خوف ہے عالم کے پھسل جانے کا، حاکم کے فیصلہ جاری کرنے کا اور اتباعِ ہویٰ کا کیا  
 ۱۳۶۲- ابو بکر محمد بن احمد بن عبد الوہاب، علی بن جبلة، اسماعیل بن ابی اویس، کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن عمرو بن  
 عوف..... حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے شک دین کی ابتدا غریب حالت میں تھی اور دین  
 غریب ہو کر لوٹنے کا پس خوشخبری ہے ان غریبوں کے لئے جو میری سنت میں پیدا شدہ بگاڑ کو درنگی کی سطح پر لائیں گے یہ۔

### (۹۹) عمرو بن تغلبؓ

عمرو بن تغلب بھی اہل صفہ میں سے تھے اور لہرہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۳۶۳- سلیمان بن محمد بن رزق بن جامع، محمد بن ہشام سدوسی، محمد بن عدی، اشعث، حسن..... حضرت عمرو بن تغلب کہتے ہیں رسول  
 اللہ ﷺ نے ایک ایسا کلمہ ارشاد فرمایا تھا جو مجھے سرخ رنگ کے قیمتی چوپایوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اہل  
 صفہ کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا: بے شک میں کچھ لوگوں کو (مال و اسباب) دیتا ہوں چونکہ مجھے ان کی بے صبری اور جزع فزع کا ڈر  
 ہوتا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں کو میں نہیں دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں استغناء کی عظمت کو جاگزیں کر دے۔ عمرو بن عوفؓ  
 فرماتے ہیں کہ میں دوسری قسم کے لوگوں میں سے تھا۔

### (۱۰۰) حضرت عویم بن ساعدہ انصاریؓ

ابن اعرابی نے ابو عبد اللہ نیشاپوری سے نقل کیا ہے کہ عویم بن ساعدہ انصاری بھی اہل صفہ کے فقراء اولیاء میں سے ہیں۔ عویم  
 بن ساعدہؓ غزوہ بدر میں شریک رہے ہیں اور قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیفوں میں سے ہیں۔ کہا گیا ہے وہ انہی میں سے ہیں۔

۱۳۶۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ جمیدی، محمد بن طلحہ تمیمی، عبد الرحمن بن سالم بن عویم بن ساعدہ، سالم بن عویم بن  
 ساعدہ..... حضرت عویم بن ساعدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے  
 میرے صحابہؓ کو چننا ہے ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے سرالی قرابت بخشی ہے اور بعض کو انصاف ہونے کی عظمت سے سرفراز فرمایا اور  
 بعض کو میرے وزیر و معاون بنایا جو میرے ان صحابہؓ کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ

المعجم الكبير للطبرانی ۱۷ / ۱۷۰. و مجمع الزوائد ۵ / ۲۳۹ / ۱۸۷.

سنن الترمذی ۲۶۳۰. و مستند الامام احمد ۲ / ۳۸۹. و المعجم الكبير للطبرانی ۱۷ / ۱۶. و المصنف لان ابی شیبہ  
 ۲ / ۲۹۷. و مشکل الآثار للطحاوی ۱ / ۴۹۸.

طبقات ابن سعد ۷ / ۶۷. و التاريخ الكبير ۶ / ۲۳۷. و الجرح والتعديل ۶ / ۲۳۵. و الاستيعاب ۳ / ۱۱۶۶.  
 و الجمع ۱ / ۳۷۱. و اسد الغابة ۳ / ورقة. و الكاشف ۲ / ۳۱۹۴. و الاصابة ۲ / ۵۷۸۳.  
 صحیح البخاری ۳ / ۱۱۳. و کنز العمال ۷۹ / ۳۳۵.

طبقات ابن سعد ۳ / ۵۹. و الاستيعاب ۳ / ۲۳۸. و اسد الغابة ۵ / ۱۸۵. و امیر النبلاء ۱ / ۵۰۳. ۲ / ۳۳۵.  
 و الكاشف ۲ / ۳۳۸۶. و الاصابة ۳ / ۶۱۱۲. و التقریب ۲ / ۹۰. و تهذیب التهذیب ۸ / ۱۷۴. و تهذیب الكمال

قیامت کے دن ان گالیاں دینے والوں سے کوئی فدیہ و سفارش قبول نہیں کرے گا" **ح**

حافظ ابو عبد اللہ نے عموماً "اور ابو الدرداء" کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کے حالات صفحہ کتاب میں گزر چکے ہیں۔

۱۳۶۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید کوفی، عبد اللہ بن سعید۔ ابن ابی ہند مولیٰ ابن عباس۔ یزید بن ابی زیاد، ابی بکر بن محمد۔ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ جو کہ تمہارے رب کے پاس زیادہ پاکیزہ اور عمدہ سمجھا جاتا ہو اور تمہارے درجات کو بھی زیادہ بلند کرنے والا ہو سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہو اور اسکی جنگ میں حصہ لینے سے بھی افضل ہو جس میں تم دشمن کی گردنیں اڑاؤ اور دشمن تمہاری گردنیں اڑائیں؟ صحابہ کرام نے فرمایا یا رسول اللہ! وہ کون سا اتنا عظیم عمل ہے ضرور بتلائیں ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے افضل عمل ہے۔ **ح**

۱۳۶۶- ابو بکر بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، سلیمان بن عقیقہ، یونس بن میرقہ بن حمیش، ابو ادریس خلوانی۔ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ جو مصیبت اسے پہنچنے والی ہے وہ اس سے کبھی چوک نہیں سکتی، اور جس مصیبت نے اس سے چوک کر کھل جاتا ہے اس میں کبھی گرفتار نہیں ہوگا۔ **ح**

۱۳۶۷- سلیمان بن احمد، ابو زرہ و احمد بن حلیہ، عبد اللہ بن جعفر الزرقی، عبید بن عمرو، زید بن ابی ہبیشہ، جنادہ بن ابی خالد، بکول، ابو ادریس۔ حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایک نور عطا فرمائیں گے (جس کی روشنی میں وہ باخوف و خطر چلے گا) **ح**

### (۱۰۱) عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ

مسلمی اور ابن اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے ان کا پورا نام عبید ابو عامر اشعری ہے غزوہ حنین میں شہید ہوئے۔

۱۳۶۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، (حدیثی ابی) احمد، معتمر بن سلیمان، (عن ابیہ) سلیمان، ربیع۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام عبید سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ فرض نماز کے علاوہ بھی کسی نماز کا حکم دیتے تھے؟ فرمایا: "جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔"

۱ المستدرک ۲/۳، ۶۳۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۷/۱۷۰، والسنة لابن ابي عاصم ۲/۲۸۳، ومجمع الزوائد ۱۰/۱۷۰، وتفسير القرطبي ۱۶/۲۹۷، والجامع الكبير للسيوطي ۲۹۶۹، ۳۶۳۱، ۳۶۳۲، ۳۶۳۳.

۲ سنن الترمذی ۷۷/۳۳، ومستند الامام احمد ۵/۱۹۵، وسنن ابن ماجه ۹۰/۳۷، والمستدرک ۱/۳۹۲، ومشكاة المصابيح ۲۲۶۹، وشرح السنة ۲۲۶۹، والترويح والترويب ۲/۳۹۵، واتحاف السادة المتقين ۵/۷، والاذکار ۱۹، وتخریج الاحیاء ۱/۲۹۶.

۳ السنة لابن ابي عاصم ۱/۱۱۰.

۴ صحيح ابن حبان ۳۲۳ (موارد) والمصنف لابن ابي شيبة ۲/۲۵۳، ومجمع الزوائد ۲/۳۰، وكنز العمال ۲۰۲۸۸.

۵ العلل المتناهية ۱/۳۱۰، والدر المنثور ۳/۲۱۷.

### (۱۰۲) عکاشہ بن محسن اسدیؓ

حضرت عکاشہ بن محسن اسدیؓ بھی اہل صفہ میں سے ہیں عکاشہؓ کو بزاخہ کے موقع پر ایام ردة میں طلحہ نے شہید کیا تھا۔

۱۳۶۹- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام بن قناد، یمن، عمران بن حصین..... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم (جماعت صحابہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام اپنے تعین اور امتوں کے ساتھ مجھے سامنے دکھائے گئے ہیں میں نے کہا اے میرے رب! بھلا میری امت کہاں گئی؟ کہا گیا: اپنی دائیں جانب دیکھو، دیکھا تو اچانک میری دائیں جانب کی زمین چھوٹے قدموں کے لوگوں سے اتنی پڑی ہے۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ تیری امت ہے کہا گیا: تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ارشاد ہوا: اپنی بائیں جانب دیکھو؟ پس اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بائیں جانب کا افق بہت سارے لوگوں سے اٹا پڑا ہے۔ میں نے پھر پوچھا اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا: یہ بھی تیری امت ہے پھر ارشاد ہوا کیا تو راضی ہے میں نے کہا اے میرے مالک میں راضی ہوں۔ پھر ارشاد ہوا ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں گے۔

حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے اس جماعت میں سے کر دے رسول اللہ ﷺ نے دعا کی "اللہم اجعلہ منہم" یا اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنا دے، اتنے میں ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ مجھے بھی اس جماعت کا شریک بنا دے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس فضیلت کو حاصل کرنے میں عکاشہؓ پر سبقت لے گیا۔

بعد میں صحابہ کرامؓ اس حدیث کا آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ خوش قسمت ستر ہزار کون لوگ ہوں گے ارشاد فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو فخر اور تکبر نہیں کرتے، پوری نہیں کرتے، بدقالی نہیں نکالتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

### (۱۰۳) حضرت عرباض بن ساریہؓ

مسلمی نے حضرت عرباضؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے فکر آخرت سے ان کی آنکھ ہمیشہ تر رہتی تھی عرباضؓ اور ان کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں آیت "موسوا و اعینہم تفیض من الدع حزنًا ان لا یجدوا ما ینفقون" دوا پس لوٹتے ہیں حالت ان کی یہ ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں خرچ کرنے کی کوئی چیز نہ پانے پر غم کرنے کی وجہ سے، نازل ہوئی۔

۱۳۷۰- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، شیبان بن عبد الرحمن، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابی ایوبؓ، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر کے سلسلہ سے..... عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ میں اہل صفہ میں ہوا کرتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پہلی صف میں تین مرتبہ نماز پڑھتے اور دوسری صف میں ایک مرتبہ۔

۱- صحیح البخاری ۷/ ۱۶۳، ۱۷۴، ۱۸۱، ۱۲۲. و صحیح مسلم کتاب الایمان ۷/ ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱

یہی حدیث احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ اشیب، عن ولید بن مسلم عن شیبان کے طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۳۷۱- ابو اسحاق بن حنظلہ، احمد بن مکرم، ابن عبد اللہ المدنی، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عبد الرحمن بن عمرو سلمیٰ اور حجر بن حجر کی سند سے روایت ہے کہ حجر بن حجر کہتے ہیں..... عریاضؓ کے بارے میں آیت ”ولا علی الذین اذا ما اتوک لصحلهم قلت لا احذما احملکم علیہ“ ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں جو آپ کے پاس آتے ہیں تاکہ آپ انھیں سواری دیں اور آپ آگے سے کہہ دیتے ہیں کہ میرے پاس سواری نہیں جس پر میں تمہیں سواری کروں، نازل ہوئی۔ حجر بن حجر کہتے ہیں: ہم عریاض بن ساریہ کے پاس گئے انھیں سلام کیا اور ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آپ سے ملاقات کرنے آئے ہیں تاکہ آپ کی حزان پر ہی کریں اور آپ سے علم حاصل کریں۔

۱۳۷۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبد الرحمن بن حنظلہ، ابن عباس، ضمیمہ، بشر بن معمر کی سند سے..... حضرت عریاضؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کو ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کاش تم اگر جہان لیٹے ان خزانوں کو جو تم سے بچا کر کے اکٹھے کیے جا رہے ہیں تو تم کسی فوت شدہ شیء پر رنج نہ کرتے، بخدا تم ضرور فارس اور روم کو فتح کر کے رہو گے۔

۱۳۷۳- سلیمان بن احمد، ابو زینب، سعید بن عقیل، ابن وہب، سعید بن مقلم، سعید بن ابراہیم، عمرو بن رویم کی سند سے روایت ہے کہ..... عریاضؓ بڑی عمر کے بوڑھے ہو چکے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے تھے وہ پسند کرتے تھے کہ ان کی روح قبض کر لی جائے اور دعا کیا کرتے تھے کہ اے میرے رب! میری عمر زیادہ ہوگئی، میرا جسم کمزور ہو گیا پس میری روح قبض کر لے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عریاضؓ کو ابن اعرابی نے حرف عین کی بحث میں اہل صفہ میں سے ذکر کیا ہے جبکہ مسلمی نے انھیں ذکر نہیں کیا۔

### عبد اللہ بن حبشیؓ (۱۰۳)

ابو سعید بن اعرابی نے عبد اللہ بن حبشیؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ازدی، عبید بن نمیر کی سند سے..... عبد اللہ بن حبشیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں زہرہ شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں دھوکہ نہ ہو اور حج مبرور۔ پھر کسی نے سوال کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لمبے قیام والی نماز افضل ہے، پھر کہا گیا کہ کونسا صدقہ افضل ترین ہے؟ فرمایا جو کے کی مصیبت کو دور کرنا افضل ترین صدقہ ہے۔

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۲۸، و مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۶۱، و کنز العمال ۹۰/ ۳۱۷

۲۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۲۶۰، و التاريخ الكبير ۵/ ۳۱، و الجرح والتعديل ۵/ ۲۶۰، و الاستيعاب ۳/ ۸۸۷، و اسد

الغابة ۳/ ۱۲۰، و الكاشف ۲/ ۲۷۰۳، و تهذيب التهذيب ۵/ ۱۸۳، و التقریب ۱/ ۳۰۸، و الخلاصة ۲/ ۳۲۳

۳۔ سنن النسائي ۵/ ۸۵، و مسند الامام احمد ۲/ ۳۲۸، ۳/ ۳۱۲، و مشکاة المصابيح ۳۸۳۳، و التاريخ الكبير ۵/ ۲۵،

و الترغيب والترهيب ۲/ ۲۹۳، و الدر المنثور ۱/ ۲۲۹، و الجامع الكبير ۵۹/ ۹۵۵

### (۱۰۵) عقبہ بن عبد سلیمؓ

ابوسعید بن اعرابی نے عقبہ بن عبد سلیمؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۵- محمد بن علی بن جنش، موسیٰ بن ہارون، ابوطالب و ابوہام، بقیر، یحییٰ بن سعد، خالد بن معدان سے بالترتیب..... عقبہ بن عبد سلیمؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی آدمی پیدائش کے دن سے لیکر مرنے کے دن تک اللہ کی رضا کے لئے سجدے میں پڑا رہے قیامت کے دن اس قدر عبادت کو بھی کم سمجھے گا"۔

۱۳۷۶- حبیب بن حسن، خلف بن عمرو، اسماعیل بن عیاش، قتیل بن مدرک، القمان بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... عقبہ بن عبد سلیمؓ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے کپڑے مانگے نبی ﷺ نے کتان کے دو کپڑے مجھے پہنائے، تم مجھے ان دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو اور میں اپنے ساتھیوں کو بھی پہناؤں گا۔

### (۱۰۶) عقبہ بن ندر سلیمؓ

عقبہ بن ندر سلیمؓ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عثمان بن صالح، ابن ابرہہ، حارث بن یزید کی سند سے..... علی بن رباح کہتے ہیں کہ عقبہ بن ندر سلیمؓ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے دو مقررہ مدتوں میں سے کون سی مدت پوری کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ان میں سے جو کامل اور اچھی تھی اس کو پورا کیا ہے۔

### (۱۰۷) عمرو بن عبسہ سلیمؓ

حضرت عمرو بن عبسہؓ کو ابوسعید بن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۷۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، ربیع بن صبیح، قیس بن سعد، نقیعہ شام کے سلسلہ سند کے ساتھ..... عمرو بن عبسہ سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے اپنی یادداشت ہے کہ میں اسلام میں چوتھا شخص تھا، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ کے اس

طبقات ابن سعد ۷ / ۳۱۳، والتاریخ الكبير ۶ / ۳۱۸۶، والجرح والتعديل ۶ / ۲۰۵۰، والاستيعاب ۳ / ۳۱۰،  
۱۰. و اسد الغابۃ ۳ / ۳۶۲، و سیر النبلاء ۳ / ۱۶۲، و الکاشف ۲ / ۳۷۱۸، و تہذیب ۷ / ۹۸، و الاصابۃ ۲ / ۷۰۷،  
۵۳. و التقریب ۲ / ۵.

۱. مسند الامام احمد ۳ / ۱۸۵، و المعجم الكبير للطبرانی ۷ / ۱۲۳، و مجمع الزوائد ۱ / ۵۱، ۳۵۸، ۱۰ / ۲۲۵، ۳۵۸،  
و الادب المفرد ۱ / ۱۵، و الترغیب و الترہیب ۳ / ۳۹۷، و الاحادیث الصحیحة ۳۶ / ۳، و البدایہ و النہایہ ۹ / ۷۳.

۲. طبقات ابن سعد ۷ / ۳۱۳، و التاریخ الكبير ۶ / ۳۱۸۷، و الجرح ۶ / ۲۰۶۷، و الاستيعاب ۳ / ۱۰۳۱، و اسد  
الغابۃ ۳ / ۳۶۷، و سیر النبلاء ۳ / ۱۷۷، و الکاشف ۲ / ۳۷۲۳، و الاصابۃ ۲ / ۵۳۱۵، و التقریب ۲ / ۵، و الخلاصۃ  
۲ / ۷۰۸.

۳. مجمع الزوائد ۷ / ۸۸، ۸ / ۲۰۳، و تفسیر ابن کثیر ۶ / ۲۴۱، و تفسیر الطبری ۲ / ۳۳، و البدایہ و النہایہ ۱ / ۲۳۵،  
و الدر المنثور ۵ / ۱۲۷.

۴. الاصابۃ ۳ / ۵، و الاستيعاب ۲ / ۳۹۸، و تہذیب التہذیب ۸ / ۶۹، و التقریب ۲ / ۷۷.



دعوی نبوت کی کون اتباع کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آزاد آدمی اور ایک غلام۔ آپ ﷺ کی مراد ابو بکر اور بلال تھے۔ ۱۳۷۹- محمد بن علی بن حبش، ابراہیم بن شریک، عقبہ بن مکرم، یثیم، یعلیٰ بن عطاء، عبدالرحمن بن عمرو بن عبسہ، عمرو بن عبسہ کے طریقے سے بھی مذکورہ بالا۔ یث مروی ہے۔

۱۳۸۰- محمد بن علی بن حبش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عباد بن عوام، حصین بن عمران بن حارث کے سلسلہ سند سے۔ مولیٰ کعب کی روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم عمرو بن عبسہؓ، مقداد بن اسود اور نافع بن حبیبؓ کے ساتھ سفر میں چلے اور ہم میں سے ہر آدمی کے ماتحت کچھ لوگ تھے، جب عمرو بن عبسہؓ کا دن آتا ہم گروہوں کی شکل میں نکل جاتے، چنانچہ ایک دن حضرت عمرو بن عبسہؓ کچھ ماتحتوں کے ساتھ نکل گئے، عین دو پہر کے وقت میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا چا تک دیکھتا ہوں کہ بادلوں نے حضرت عمرو بن عبسہؓ پر سایہ کیا ہوا ہے میں نے انہیں جگایا تو وہ فرمانے لگے اس چیز کو ہم لائے ہیں بخدا اگر مجھے پتہ چلا کہ تو نے اس راز کی کسی کو خبر دی پھر میرے اور تیرے درمیان اچھائی والا معاملہ نہیں رہے گا مولیٰ کعب فرماتے ہیں اللہ کی قسم ان کے مرنے تک اس راز کی کسی کو خبر نہیں کی، اللہ ان پر رحم و کرم فرمائے۔

### (۱۰۸) عبادہ بن قریصؓ

عبادہ بن قریصؓ (یا قرط) کو ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۱- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعد، ابن بکاء، قرہ بن خالد، حمید بن حلال کی سند سے۔ عبادہ بن قریصؓ کہتے ہیں: بہت سارے ایسے اعمال تم کرتے ہو جنکی حیثیت تمہاری نظروں میں بال سے بھی کم ہے حالانکہ ہم ان اعمال کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انتہائی مہلک گناہوں میں شمار کرتے تھے (یعنی تم انہیں کچھ سمجھتے ہی نہیں ہو)۔

### (۱۰۹) عیاض بن حمار جاشعیؓ

عیاض بن حمار جاشعیؓ کو بھی ابن اعرابی نے اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن ہشیر کے سلسلہ سند سے۔ عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جہنمی ہوں گے انصاف پرور سلطان جو خدا کی راہ میں خلوص کے ساتھ صدقہ کرے، دوسرا وہ آدمی جو ہر قرابت دار اور ہر مسلمان کے ساتھ زہی سے پیش آئے اور تیسرا وہ پابکار فقیر جو کسی سے نہ مانگے۔ ۱۳۸۳- ابراہیم بن احمد بزوری مرقی، جعفر فریانی، احمد بن سعید دارمی، علی بن حسین بن واقد، حسین بن واقد، مطرف وراق، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن ہشیر کے سلسلہ سند سے۔ عیاض بن حمار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری

۱ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۲۹۳ و سنن النسائی ۱ / ۲۸۳ و سنن ابن ماجہ ۱۳۶۳۔ و مسند الامام احمد ۳ / ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳

طرف دینی بھیجی ہے کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ اور کوئی کسی دوسرے پر فخر و تکبر نہ کرے۔

### (۱۱۰) فضالہ بن عبید انصاریؓ

ابن اعرابی نے فضالہ بن عبید کو اہل صف میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۲- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابواسامہ، محمد بن احمد بن الحسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مصری، حیوۃ، ابو حانی، ابو علی جہنی کی سند سے فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جب نماز پڑھاتے اکثر لوگ شدت بھوک کی وجہ سے قیام کرتے ہوئے گر جاتے، یہ صف والے ہوتے تھے، ان کی حالت دیکھ کر دیہاتی کہتے کہ یہ لوگ تو دیوانے ہیں۔ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اہل صف کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے اگر تمہیں اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ عزت معلوم ہو جائے یقیناً تم بھوک و حاجت میں زیادتی کے خواہاں ہو جاؤ گے۔ فضالہؓ کہتے ہیں اس دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۱۳۸۵- محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دروقی، ابن زاذان، رشد بن بشر اخیل بن یزید کے سلسلہ سند سے فضالہ بن عبیدؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہو گیا اللہ تعالیٰ نے رائی کے ایک دانے کے برابر بھی میرا کوئی عمل قبول فرمایا ہے یہ مجھے دنیا دانیہا سے زیادہ پسند ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "انما یستقبل اللہ من المتقین" (ماکہ ۲۷)۔ بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے اعمال قبول فرماتا ہے۔

### (۱۱۱) فرات بن حیان عجمیؓ

ابو عبد الرحمن سلمی نے فرات بن حیان عجمیؓ کو سفیان ثوریؓ کے قول کے مطابق اہل صف میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو ہام دلال، سفیان ثوریؓ ابو اسحاق، حارث بن مضرب کی سند سے فرات بن حیان عجمیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرات بن حیان کے قتل کرنے کا حکم دے رکھا تھا چونکہ اسلام لانے سے پہلے فرات بن حیان ابو سفیان کے خصوصی جاسوس اور حلیف بھی تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انصاریؓ کی ایک جماعت پر سے انکا گزر ہوا (انصاریؓ ان کو قتل کرنے کی تاک میں تھے) یہ کہنے لگے میں مسلمان ہوں، انصاریؓ کی جماعت میں سے ایک صحابی نے نبی ﷺ سے کہا، یا رسول اللہ! وہ کہتا ہے میں تو مسلمان ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "بے شک تم میں سے بہت سارے ایسے لوگ ہیں ہم ان کے (زبانی، کاذب) ایمان پر بھروسہ کر کے انہیں چھوڑ دیتے ہیں" فرات بن حیان بھی انہیں میں سے ہیں۔

صحیح مسلم، کتاب الجنة ۶۳، سنن ابی داؤد ۳۸۹۵۵/۱۰، سنن ابن ماجہ ۴۲۱۳، ۴۱۷۸، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۳/۱۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۶۵/۱۷، فتح الباری ۱۰/۳۹۱، ۱۱/۳۳۷، والادب المفرد ۳/۲۸، ۶/۳۲۸، والترغیب والترہیب ۳/۵۸۸، ومشکاۃ المصابیح ۳۸۹۸، ع الاصابہ ۲/۲۰۶، والاستیعاب ۳/۱۹۷، وتہذیب التہذیب ۱۸/۲۶۷، سنن الترمذی ۲۳۶۸، ومستند الامام احمد ۱۸/۲، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۳۱۰، ۳۱۱، ابن حبان ۲۵۳۸، اعمالی الشجری ۲/۱۸۵، الترغیب ۳/۲۱۵،

ع طبقات ابن سعد ۶/۳۰، التاريخ الکبیر ۷/۲۵۶، الاستیعاب ۳/۱۲۵۸، اسد الغابہ ۳/۱۷۵، الکاشف ۲/۲۵۰۸، الاصابہ ۳/۶۹۶۳، التقریب ۲/۱۰۷، تہذیب التہذیب ۸/۲۵۸، الخلاصہ ۲/۲۵۹۱، ابو داؤد ۲۶۵۲، مستند احمد ۳/۳۳۶، السنن للبیہقی ۸/۱۹۷، المستدرک ۲/۵۱۱، ۳/۲۶۳، الاحادیث الصحیحہ ۱/۷۰۱،

بشر بن سری نے سفیان ثوری سے اس کے مثل روایت کیا ہے۔

### (۱۱۲) ابوفراس اسلمیؓ

محمد بن عمرو بن عطاء نے ابوفراس اسلمیؓ کو اہل صف میں شمار کیا ہے۔ ابن اعرابی نے بھی ابوفراس کو اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ ۱۳۸۷- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، قتیبہ بن سعید، ابن ابیہیہ، محمد بن عبداللہ بن مالک، محمد بن عمرو بن عطاء..... ابوفراس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ وہ نوجوان تھے اور اپنے آپ کو نبی ﷺ کے ساتھ لازم کر لیا تھا، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے تنہائی میں ان سے فرمایا ماٹھ میں تجھے عطا کروں گا میں نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے قیامت کے دن مجھے آپ کی معیت عطا فرمائے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور عطا کروں گا لیکن تم بھی زیادہ سے زیادہ عبادت کر کے میری مدد کرنا۔ اسامیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن سعید اللہ عن محمد بن عمرو کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

### قرۃ بن ایاس مزنیؓ

قرہ بن ایاس ابو معاویہ مزنیؓ کو ابن اعرابی نے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ ۱۳۸۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، روح بن عبادہ، بسطام، معاویہ بن قرۃ کی سند سے روایت ہے۔ قرۃ بن ایاس فرماتے ہیں ہم عمر بھرنی ﷺ کے ساتھ رہے۔ ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی سوائے اسودان (دوکالی چیزوں) کے کیا تم جانتے ہو اسودان (دوکالی چیزیں) کیا ہیں؟ معاویہ بن قرۃ نے عرض کیا: مجھے معلوم نہیں آپ ہی بتلا دیجئے فرمانے لگے پانی اور کھجور۔ جعفر بن سلیمان نے بسطام سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

### (۱۱۳) کناز بن حصینؓ

ابن اعرابی نے کناز بن حصینؓ ابو مرثد غنویؓ کو اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ واقدی اور حافظ ابو عبد اللہ نے بھی انھیں اہل صف میں شمار کیا ہے۔ غزوہ بدر میں شریک رہے اور حمزہؓ کے حلیف بھی تھے۔ ۱۳۸۹- عبداللہ بن احمد، ابوبکر بن ابوعاصم ہشام بن عمار و صدقہ بن خالد عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بشر بن عبداللہ، واصلہ بن اسحق کے سلسلہ سند سے۔ ابو مرثد غنویؓ کناز بن حصینؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں پر نماز پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔

### (۱۱۵) کعب بن عمروؓ

ابن اعرابی نے کعب بن عمروؓ ابو بکر الصاریؓ کو بقول ابو عبد اللہ حافظ نیشاپوری کے اہل صف میں ذکر کیا ہے۔ کعب بن عمروؓ وہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے شہید ہوا ہے۔

۱ ابو داؤد ۱۳۴۰۔ السنائی باب ۱۶۵ من الافتاح۔ مسند احمد ۵۹/۳۔

۲ الاصابہ ۳/۲۳۲۔ الاستیعاب ۳/۲۵۲۔ تہذیب التہذیب ۸/۳۷۰، التقرب ۲/۱۲۵۔

۳ تہذیب التہذیب ۸/۳۳۸۔ التقرب ۲/۱۳۶۔ الاصابہ ۳/۳۰۷، ۳/۱۷۷۔ الاستیعاب ۳/۳۲۰، ۳/۱۷۱۔

۴ صحیح مسلم باب ۳۳ کتاب الجنائز۔ ابو داؤد ۳۲۴۹، الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱۔ مسند احمد ۳/۱۳۵۔ الکبریٰ

للبيهقي ۲/۳۳۵، ۴۹/۳۔ المستدرک ۳/۲۲۰، ۲۲۱۔ الصغير للطبرانی ۱/۲۵۲۔ مشکوٰۃ ۱۶۹۸۔

۵ الاصابہ ۳/۳۰۰، ۳/۲۲۱۔ الاستیعاب ۳/۲۹۱، ۳/۲۱۹۔ تہذیب التہذیب ۸/۳۳۷، التقرب ۲/۱۳۵۔

۱۳۹۰- سلیمان بن احمد، مسعد بن سعد، ابراہیم بن منذر، عبد العزیز بن عمران، محمد بن موسیٰ عمار بن ابوبکر کی سند سے..... کعب بن عمر والیو برگی روایت ہے کہ بدر کے دن میں نے عباس بن عبدالمطلب کی طرف دیکھا وہ بیت کی مانند کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے جب میں نے انہیں دیکھا تو کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اچھا بدلہ دے کیا تم اپنے پیچھے کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ کہنے لگے ایسا نہیں کیا اور کیا وہ قتل ہوئے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تعالیٰ انہیں (نبی ﷺ کو) عزت دینے والا ہے اور ان کا مددگار ہے انہوں نے کہا: میرے متعلق تیرا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا تجھے قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے جاؤں گا چونکہ نبی ﷺ نے تجھ کو قتل کرنے سے ہمیں روک دیا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کہنے لگے یہ انکی پہلی صلہ رحمی نہیں (بلکہ اس سے پہلے بھی وہ ایسا کی بارگاہ رکھے ہیں) چنانچہ میں عباس بن عبدالمطلب کو قیدی بنا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔

۱۳۹۱- جعفر بن عمرو، ابو حصین وادعی، یحییٰ بن عبدالحمد، حاتم بن اسماعیل ابو حرزہ عبادہ بن ولید کی بالترتیب سند سے ابوبکرؓ فرماتے ہیں میں کو اسی دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جس آدمی نے کسی تکلمت مقررہ کو (ادائیگی قرض کے لئے) مہلت دی یا قرض اسے چھوڑ دیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے تلے جگہ دیں گے اور اس دن عرش باری تعالیٰ کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

### (۱۱۶) ابوبکرؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ سے نقل کر کے ابوبکرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۹۲- سلیمان بن احمد، بکر بن کھیل، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ازہر بن سعد کی سند سے روایت ہے کہ..... ابوبکرؓ صحابی رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس سے ایک عورت گزری، رسول اللہ ﷺ غور اٹھے اور اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے جب وہاں آئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، ہم (جماعت صحابہ) نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہو گئی تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں میرے قریب سے فلاں عورت گزری، میرے دل میں عورتوں کی خواہش پیدا ہوئی تب میں جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور اپنی حاجت پوری کی، تمہیں بھی جب کبھی ایسا مسئلہ پیش آجائے ایسا ہی کرو، بے شک تمہارے اعمال میں افضل ترین عمل حلال کے پاس آنا ہے۔

۱۳۹۳- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عمرو بن مرزوق، مسعود، اسماعیل بن اوسط، ابن ابی کبیر، ابن ابی کبیر کی سند سے..... ابوبکرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: استقامت دکھلاؤ اور راہ راست پر رہو، خواہ بخواہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کوئی غرض نہیں ہے مگر قریب کچھ ایسے لوگ آنے والے ہیں جنہیں اپنے نفسوں سے کئی دور کرنے کی کچھ پروا نہیں ہوگی۔

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے مصعب بن عمیرؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے اور محمد بن یحییٰ ذہلی کے حوالے سے مقداد بن اسودؓ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے جبکہ ہم نے ان کے احوال کو طبقات مہاجرین میں ذکر کر دیا ہے۔

۱. مسلم، کتاب الزہد، ۷۳، الترمذی، ۱۳۰۶، مسند احمد، ۲/۳۵۹، ۳/۳۲۷، السنن الکبریٰ للبیہقی، ۵/۳۵۷، الدارمی، ۲/۲۶۱، الکبیر للطبرانی، ۱۹/۱۶۶، مجمع الزوائد، ۳/۱۳۳، ۱۳۴، مشکوٰۃ، ۳/۲۹۰، ۴/۲۹۰، الکافی للدولابی، ۱/

### (۱۱۷) ابو عباد مسطح بن اثاثہ

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے مسطح بن اثاثہ ابو عبادؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ حدیث انکب میں انکا تفسیراً ذکر آتا ہے۔ ابو بکر صدیقؓ مسطح بن اثاثہ کے فقرو قرابت کی بنا پر ان پر اپنا مال خرچ کرتے تھے۔ لیکن واقعہ انکب میں مسطح بھی شریک تھے۔ اس وجہ سے ابو بکر صدیقؓ نے ان پر خرچ کرنا بند کر دیا، لیکن صدیق اکبرؓ کی یہ اداہ باری تعالیٰ کو پسند نہ آئی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ولیعصفوا ولیصفحو الامحسون ان یغفر اللہ لکم" (النور ۲۴)۔ اصحاب وسعت کو چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں کیا تمہیں پسند نہیں کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ چنانچہ صدیق اکبرؓ نے دوبارہ سے حضرت مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور ارشاد فرمایا کیوں نہیں؟ مجھے بہت پسند ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے۔

### (۱۱۸) مسعود بن الربیع قاری

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ کے حوالے سے مسعود بن ربیعؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ۱۳۹۳- ابو بکر محی، احمد بن حماد بن سفیان، حمید بن مسعود، حصین بن نمیر، ابن ابی لیلی، عبد الکریم، سعید بن یزید کے سلسلہ سند سے مسعود بن ربیع کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل کسی چیز کا سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہوتا ہے، یہاں تک کہ اس کے حصول کی کوئی نہ کوئی صورت نکال لیتا ہے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں اس کی کوئی صورت موجود نہیں ہوتی۔

### (۱۱۹) معاذ ابو حلیمہ قاری

ابن اعرابی نے حافظ ابو عبد اللہ شیشا پوری کے حوالے سے معاذ ابو حلیمہ کو بھی اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔ ۱۳۹۵- احمد بن محمد بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بنغوی، عبد اللہ بن عمر، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے..... ابو بکر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابن عمرؓ کی زیارت کے لئے گئے وہاں بنت عبد الرحمن بھی موجود تھیں، میں رات کو نماز پڑھنے اٹھا اور قرأت آہستہ آواز سے کرنی شروع کر دی، بنت عبد الرحمن مجھ سے کہنے لگیں اے بیٹے بلند آواز سے قرآن کیوں نہیں پڑھتے؟ ہمیں تو رات کو صرف قاری معاذ اور اراخ (مولیٰ ابویوب) کی جہری قرأت ہی جگایا کرتی تھی۔

### (۱۲۰) واثلہ بن الاسقع

واقدی اور یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ واثلہ بن اسقعؓ اہل صفہ میں سے تھے اور صفہ میں سکونت (کرتے تھے) واقدی کہتے ہیں واثلہ بن اسقع اس وقت اسلام لائے جب نبی ﷺ غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔ ۱۳۹۶- محمد بن علی، عبد اللہ بن مسلم، ہشام بن عمار، صدقہ بن خالد، واقد بشر بن عبید اللہ کی سند سے..... واثلہ بن اسقعؓ سے مروی ہے کہ ہم صفو الے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رہتے تھے ہم (اہل صفو والوں) میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے پاس کفایت کرنے والا ایک آدھ کپڑا ہو، بخدا پسینے اور غبار سے ہمارے جسموں پر سوئی تہہ جم گئی تھی، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد

فرمایا: خوش خبری ہو فقرا مہاجرین کو۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔

۱۳۹۷- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن منصور، سلیمان بن عبد الرحمن، عثمان بن بشر بن مرثد، یحییٰ بن سعید بن سلیمان بن ابی سائب، وائل بن خطاب، خطاب بن وائلہ کی سند سے..... وائلہ بن اسحاق کی روایت ہے کہ ہم صف میں تھے، اسی دوران رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا اور صفی میں رمضان کے روزے رکھے، جب افطاری کا وقت آتا ایک ایک آدمی آتا اور ہم اہل صف میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے شام کا کھانا کھلاتا ایک رات ایسی بھی آئی ہمارے پاس افطار کرانے کوئی نہ آیا چنانچہ ہم نے صبح روزے کی حالت میں کی، دوسری رات بھی کوئی نہ آیا، بلا آخر ہم نبی ﷺ کے پاس گئے اور ان سے بھوک کی شکایت کی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ گھر میں جو کچھ بھی ہو حاضر کرو، مگر ازواج مطہرات تمہیں کھائیں کہ ہمارے پاس ایسی چیز بھی نہیں جسے کوئی جاندار کھائے رسول اللہ ﷺ نے اہل صف سے فرمایا ایک جگہ جمع ہو جاؤ جب صحابہ ایک جگہ جمع ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی شروع کر دی، "اے اللہ! ہم تیرے فضل و رحمت کا سوال تجھ ہی سے کرتے ہیں بے شک فضل و رحمت تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں اور تیرے سوا ان دونوں چیزوں کا کوئی مالک نہیں، پس تھوڑی دیر گزری تھی ایک آدمی نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اپنے ساتھ بھونی ہوئی بکری اور روٹیاں لایا چنانچہ بکری اور روٹیاں ہمارے سامنے رکھی گئیں ہم نے سیر ہو کر کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اللہ سے اس کے فضل و رحمت کا سوال کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس رحمت کو ہمارے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔"

۱۳۹۸- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن یحییٰ بن منذر، محمد بن مالک، اسماعیل بن عباس، سلیمان بن حیان، عذری کی سند سے..... وائلہ بن اسحاق کی روایت ہے، وائلہ بن اسحاق فرماتے ہیں: میں صف والوں میں سے تھا، میرے ساتھیوں نے بھوک کی شکایت کی اور مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ان کے لئے کھانا مانگ کر لاؤں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جا کر کہا، یا رسول اللہ! میرے کچھ ساتھی بھوک کی شکایت کر رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو آواز دی کیا تمہارے پاس کچھ ہے کہنے لگیں یا رسول اللہ! میرے پاس روٹی کے چند خشک ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ارشاد فرمایا ہاں لیتی آؤ چنانچہ عائشہ صدیقہؓ روٹی کے چند خشک ٹکڑے ایک تھیلے میں ڈال کر لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوا لیا اور اپنے ہاتھ سے اس میں ٹرید بنانے لگے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ پیالہ ٹرید سے بھر گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: وائلہ! جاؤ اور دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے آؤ اس طرح کہ دسویں تم خود ہو، بس میں جلدی سے گیا اور دس آدمیوں کو کھالایا جبکہ ان کا دواں میں خود تھا، ارشاد فرمایا سب بیٹھ جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاتے جاؤ اور پیالے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان میں اوپر والے حصہ سے مت کھاؤ چونکہ برکت اوپر سے نیچے گرتی رہتی ہے۔

ان دس آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور پیالہ ٹرید سے جوں کا توں بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ پیالے میں پڑی ٹرید کو اپنے ہاتھ مبارک سے درست کرنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے پیالہ پھر ٹرید سے بھر گیا ارشاد فرمایا اے وائلہ! جاؤ اور (صف سے) اپنے اور دس ساتھیوں کو لیتے آؤ میں گیا اور دس آدمیوں کو لے آیا فرمایا بیٹھ جاؤ چنانچہ وہ بیٹھ گئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا اور پھر اٹھ کر چلے گئے ان کے بعد میں پھر گیا اور دس آدمیوں کو اور لیتا آیا انھوں نے بھی اسی طرح سیر ہو کر کھانا کھایا آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی باقی ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! دس آدمی باقی نکال گئے ہیں فرمایا جاؤ ان کو بھی ساتھ لیتے آؤ چنانچہ میں گیا اور ان کو بھی ساتھ لے آیا آپ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور ان دس آدمیوں نے بھی پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور پھر چلے گئے مگر پیالہ گزشتہ کی طرح ٹرید سے جوں کا توں بھرا ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا اے

واٹلہ اس بیالے کو عاتشہ کے پاس لے جاؤ۔

۱۳۹۹- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن عبداللہ قرظی، احمد بن یحییٰ صوفی، یحییٰ، ولید بن عبداللہ حمصی، خبیثہ، سلیمان بن حیان کی سند سے روایت ہے کہ..... واٹلہ بن اسحاق فرماتے ہیں میں اہل صفہ کے فقراء مسلمانوں میں سے تھا ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تمہارا کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور زیتون سے پیٹ بھر کر کھاؤ گے اور تم (اس کے علاوہ) قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور طرح طرح کے کپڑے پہنو گے، کیا تم اس وقت بہتری میں ہو گے یا آج ہو؟ ہم نے ایک زبان ہو کر کہا ہم اس وقت بہتری میں ہوں گے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم آج بہتری میں ہو۔

۱۴۰۰- حضرت واٹلہ بن اسحاق فرماتے ہیں زمانہ گزر گیا ہم نے مختلف رنگوں کے کھانے کھائے، مختلف انواع کے کپڑے پہنے اور عمر و جم کی سواریوں پر سواری ہوئے۔

### (۱۴۱) وابصہ بن معبد چہنیؓ

ابن اعرابی کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد چہنیؓ اہل صفہ میں سے تھے، ایوب بن کمرز کہتے ہیں کہ وابصہ بن معبد فقراء کے ساتھ مل بیٹھے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں میرے بھائی تھے۔ وابصہؓ اور عقیقہؓ کا انہی لوگوں کے ساتھ ٹھکانہ رہا۔ ۱۴۰۱- ابو بکر بن خلف، حارث بن ابواسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابو عبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن کمرز کی سند سے وابصہؓ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور اپنے طور پر طے کر لیا کہ آپ ﷺ سے ہر قسم کی نیکی اور برائی کے متعلق سوال کروں گا، میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا، صحابہ کرامؓ نے مجھے روکا لیکن میں نے کہا، مجھے چھوڑو، میں لوگوں کی رعایت کی بہ نسبت آپ ﷺ کے قریب جانے کو ترجیح دیتا ہوں، ارشاد فرمایا وابصہ! قریب آ جاؤ چنانچہ میں آپ ﷺ کے اتنے قریب پہنچا کہ میرے گھنٹے آپ ﷺ کے گھنٹوں کو مس کرنے لگے، ارشاد فرمایا تاملو اس تو کیا سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے کہا تاملاد بیٹھے، ارشاد فرمایا تو نیکی اور برائی کے بارے میں پوچھنے آیا ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں جمع کر کے میرے سینے پر ٹھوکیں اور ارشاد فرمایا اے وابصہ! اپنے دل اور اپنے نفس سے پوچھ، نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور نفس مطمئن ہوں اور بدی وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹک پیدا کرے اور تیرے سینے میں تردد لائے۔ اور یہ کہ لوگ تجھ سے پوچھیں اور تو انہیں بتلائے۔

### (۱۴۲) ہلال مولیٰ مغیرہ بن شعبہؓ

۱۴۰۲- محمد بن محمد حافظ ابو احمد کراہیسی کی کتاب میں محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی بن یحییٰ ازدی، عبداللہ بن محمد، یوسف بن خشاب، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے..... ابو ہریرہؓ کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ضرور ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ ہلالؓ اس دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے ہلالؓ مجھ پر درود پڑھو، تم کس قدر اللہ کے ہاں محبوب اور ذی مرتبہ ہو۔

۱. الکافی / ۱ / ۱۶۶ . کنز العمال ۶۲۲۹ . ابن عساکر ۶ / ۲۵۰ .

۲. تہذیب الکمال ۶۶۵۸ (۳ / ۳۹۲) . طبقات ابن سعد ۷ / ۳۷۶ . تاریخ الکبیر ۸ / ۲۶۳۷ . الجرح ۹ / ۲۰۳ .

۳. الاستیعاب ۳ / ۱۵۲۳ . الکاشف ۳ / ۶۱۲۵ . الاصابہ ۳ / ۸۵ .

۴. مسند احمد ۳ / ۲۲۸ . مشکل الآثار ۳ / ۳۳ تاریخ ابن عساکر ۳ / ۲۱۲ (تہذیب) . الدر المنثور ۲ / ۲۲۵ . اتحاف

المسادة المتقین / ۱ / ۱۶۰ . کنز العمال ۳۷۵۶ .

### (۱۲۳) یسار ابو قلیبہؓ

ابن اعرابی نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے صفوان بن امیہ کے آزاد کردہ غلام یسار ابو قلیبہؓ کو اہل صفہ میں ذکر کیا ہے۔  
 ۱۲۰۳- حبیب بن حسن، ابن سنی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھے تو ان کے پاس صحابہ کرامؓ میں سے کزور حضرات، جناب ہمام، ابو قلیبہؓ، صہیبؓ بن سنان اور ان جیسے دوسرے حضرات صحابہ کرامؓ آکر بیٹھ جاتے، انہیں دیکھ کر قریش استہزاء کرتے اور آپس میں کہتے: یہ ہیں محمد کے ساتھی جن پر ہمارے علاوہ اللہ نے ہدایت اور نبی پرستی کا انعام کیا، اگر محمد ﷺ لائی ہوئی تعلیمات بہتر ہوتیں یہ گھنیا تم کے لوگ ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور نہ ہی اس دین کے راتھ اللہ تعالیٰ ہمارے علاوہ انہیں خصوصیت بخشتا: اللہ تعالیٰ نے ان حضرات صحابہ کرامؓ کے بارے میں آیت نازل فرمائی "ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه" (الانعام ۵۲) ان لوگوں کو اپنے سے علیحدہ مت کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اس کی رضا کے متلاشی ہیں۔

### عندیہ

شیخ کہتے ہیں: ہم نے اب تک ان حضرات اصحاب صفہ کا تذکرہ کیا ہے جنہیں شیخ ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ذکر کیا ہے اور انہیں اہل صفہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ شیخ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے ہماری ملاقات ہوئی ہے۔ شیخ ابو عبد الرحمن کو صوفیاء کرام کے مذہب کی عنایت کاملہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں وہ اسلاف حنفیہ کی آراء سے بھی باخوبی واقف ہیں۔ مزید برآں آپ ان کی اقتداء کرنے والے ہیں، ان کے رستہ پر چلنے والے ہیں، ان کے آثار کی بھرپور پیروی کرتے ہیں، طائفہ صوفیاء کرام میں سے جاہلوں اور نفس کے بندوں کو اہل حق صوفیاء کرام سے علیحدہ کرنے والے ہیں۔ ان کی پرزور ترویج فرماتے ہیں، چونکہ تصوف کی حقیقت اتباع رسول اللہ ﷺ ہے اور جس چیز کو شروع کیا گیا ہے اسے عمل میں لانا ہے۔ پھر پیروی ان حضرات کی ہے جو علماء صوفیاء اور آثار کے راوی ہیں اور پائے کے فقہاء ہیں۔ اسی طرح ابو سعید ابن اعرابی رحمہ اللہ نے بھی ان حضرات کا ذکر کیا ہے۔ ابن اعرابی بلند پایہ صوفی، بزرگ، راوی حدیث ہیں، صوفیاء اور رواقہ کے حالات میں ان کی بے شمار تصانیف ہیں۔

کتاب کے بقیہ حصہ میں ان شاء اللہ تابعین کے ذکر پر اکتفا کروں گا جیسا کہ ابن اعرابی نے کیا ہے۔ میں ہر جماعت کے ایک طبقہ کے تذکرے پر اکتفا کروں گا اور ان کے اثبات کے لئے حدیث مسند ذکر کروں گا اور زیادہ سے زیادہ ایک یا دو یا تین حکایتیں ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسیحینا یہ معتد اعلیٰ ازہو الولی والمؤمنین۔



ان حضرات اہل صف کا ذکر جنہیں ابوسلمی اور ابن اعرابی نے چھوڑ دیا جبکہ محققین کی ایک مستقل جماعت نے ان حضرات کا اہل صف میں ذکر کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

### (۱۲۴) بشیر بن خصاصیرؓ

نسب و نام۔ ان کا نسب یوں ہے بشیر بن معبد بن شراہیل بن سح بن ضہاری بن سدوس، جاہلیت میں ان کا نام نذیر تھا، بعض نے ذم نام کہا ہے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ہجرت کر کے تشریف لائے آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر تجویز کیا۔

۱۲۰۳۔ محمد بن عبد اللہ شہین، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد عبد الکریم، یثیم بن عدی، ابو جناب کلبی، ایاد بن لقیط ذہلی، جہد مد زو جہ بشیر بن خصاصیر کی سند۔ بشیر بن خصاصیر کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت دینی پھر مجھ سے میرا نام پوچھا میں نے اپنا نام نذیر بتایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام بشیر ہے پھر مجھے صف میں ٹھہرا دیا۔

چنانچہ جب کبھی آپ ﷺ کے پاس ہدیہ آتا اس میں ہمیں بھی شریک کرتے اور جب آپ ﷺ کے پاس صدقے کی کوئی چیز آتی اسے ہمارے پاس بھجوا دیتے ایک رات آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا گیا چنانچہ آپ ﷺ بیعت میں تشریف لے گئے، اور ارشاد فرمایا السلام علیکم اے قوم موئین! ہم بھی عنقریب تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" تم نے بہت بڑی بھلائی کو پایا ہے اور ایک طویل شرف و فساد پر سبقت لے گئے ہو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں بشیر ہوں ارشاد فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کان، دل اور آنکھوں کو قبیلہ ربیعہ میں سے جن کو اسلام کی طرف مائل کیا، حالانکہ یہی ربیعہ فرس یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتے زمین اپنے اوپر رہنے والوں کو لے کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتی، میں نے کہا یا رسول اللہ جی ہاں، ایسا ہی ہے، ارشاد فرمایا کس چیز نے تمہیں یہاں لانے پر مجبور کیا؟ میں نے کہا خوف ہوا کہیں آپ کو کوئی بچھو، سانپ گزند نہ پہنچائے۔

محمد بن عبد الکریم کہتے ہیں: ربیعہ کے باپ نزار بن معد کے پاس ایک فرس (گھوڑا) ایک چڑے کا قید (خیمہ) اور ایک گدھا تھا اور نزار کے تین بیٹے تھے، بڑے بیٹے ربیعہ کو فرس گھوڑا دے دیا، دوسرے بیٹے معز کو قید دے دیا اور تیسرے کو گدھا دے دیا اسی مناسبت سے ان کو ربیعہ الفرس، معز حرہ اور ایاد حمار کہا جاتا ہے۔

اسحاق بن ابی اسحاق شیبانی نے اس کو اپنے والد کے توسط سے حضرت بشیر سے مختصر انقل کیا ہے۔

### (۱۲۵) ابو موسیٰ بیہدہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو موسیٰ بیہدہؓ مسجد نبوی میں رات گزارتے اور اہل صف کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔

۱. طبقات ابن سعد ۶/ ۵۰، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹

۱۴۰۵- عبداللہ بن جعفر، اسحاق بن محمد بن عبد اللہ، عبد العزیز بن محیٰ حرابی، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، ابو مالک بن اعلم، عمر بن حکیم بن ثوبان، عبداللہ بن عمرو بن عاص کی سند سے..... ابو موسیٰ جہنی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ آدھی رات کو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے کر قبیح کی طرف چلے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے حکم ملا ہے کہ میں اہل قبیح کے لئے استغفار کروں، چنانچہ پ ﷺ قبیح میں آئے اور استغفار کیا، پھر ارشاد فرمایا اے اہل قبیح جو صبح تم کرتے ہو وہ تمہارے حق میں لکھی ہوئی ہے یہ نسبت اس صبح کے جو لوگ دنیا میں کرتے ہیں، رات کی تاریکی کی مانند نشتے اُڑاتے ہیں اور بعد والاقتہ پیلے والے نشتے سے زیادہ خطرناک ہے پھر ارشاد فرمایا اے ابو موسیٰ! مجھے دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور یہ بھی اختیار دیا گیا کہ جب تک چاہوں دنیا میں رہوں پھر مجھے جنت دی گئی لیکن اے ابو موسیٰ! میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو اختیار کیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ اور آپس گھر تشریف لے آئے اور مرض وقات میں مبتلا ہو گئے۔

### ابو عسیب مولیٰ رسول اللہ ﷺ

ابو عسیبؒ مسجد میں رات بسر کرتے اور اہل مذہب کے ساتھ مل کر بیٹھتے تھے۔

۱۴۰۶- محمد بن سابق بن حسن، اسحاق بن حسن حرابی، محمد بن سابق نے حشر بن نباتہ، ابو بصیرہ کی سند سے..... ابو عسیبؒ کی روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر باہر تشریف لائے میں بھی آپ ﷺ کی طرف نکل آیا آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس سے گزرے انھیں آواز دی وہ بھی باہر نکل آئے پھر آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہو گئے اور باغ کے مالک سے گدڑی بھجور مانگی۔ اس نے بھجوروں کا ایک خوش لاکر سامنے رکھ دیا پس انہوں نے کھایا پھر پانی مانگا اور نوش فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخیر اقیامت کے دن اس خوشے کے متعلق بھی تم سے ضرور سوال کیا جائے گا حضرت عمرؓ نے بھجوروں کا خوشہ اٹھایا اور زمین پر دے مارا آپ ﷺ کے سامنے ساری بھجوریں بکھر گئیں اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس خوشے کے متعلق بھی قیامت کے دن ہم سے سوال کیا جائے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں ضرور اس کے متعلق سوال کیا جائے گا صرف تین چیزوں کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا روٹی کا اتکا، کراہ جس سے بھوک مٹ جائے، اتکا کپڑا جس سے ستر پوشی کی جائے اور اتنا جھوپڑا جس میں گرمی سردی میں سر چھپایا جائے۔

### (۱۲۷) ابوریحانہ شمعون ازدیؒ

ابوریحانہ شمعون ازدی انصاری بہت زیادہ رونے والے تھے اور بہت مجاہد کرتے انھیں بھی اہل مذہب میں شمار کیا گیا ہے۔

۱۴۰۷- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، عبدالرحمن بن شرح ابوشریح، سکندرانی، ابوصباح محمد بن بصر بن یحییٰ ابوملیٰ ہرانی کی سند سے..... ابوریحانہؒ کی حدیث مروی ہے کہ وہ (ابوریحانہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک فرسہ میں شریک تھے، ہم نے ایک رات ایک اونچے ٹیلے پر گزارا، ہم شدید سردی میں مبتلا ہو گئے حتیٰ کہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ سردی سے بچاؤ کی خاطر گڑھا

۱. المستدرک ۵۶/۳. مسند احمد ۳/۳۸۸، ۳۸۹. النسائی ۱/۳۷ طبقات ابن سعد ۲/۲۹۲. والکنی للذوالہی ۱/۵۷. ودلائل النبوة للبیہقی ۷/۱۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۵۳ تفسیر ابن کثیر ۸/۳۹۶.

۲. مسند الامام احمد ۵/۸۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۵۳ تفسیر ابن کثیر ۸/۳۹۶. وتفسیر الطبری ۳/۱۸۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۲۵۸. والفریغیہ والتاریخ ۳/۱۶۲.

۳. طبقات ابن سعد ۲/۳۱۰. والاریخ الکبیر ۳/۲۲۲. والجرح ۳/۱۶۱. والکاشف ۲/۲۳۲. والمیزان ۲/۳۷۳. وتہذیب التہذیب ۳/۳۶۳. والتقریب ۱/۳۵۳.

کھود کر اس میں داخل ہو جاتے، جب آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی یہ کیفیت دیکھی تو ارشاد فرمایا: جو آدمی آج رات ہماری چوکیداری کرے گا میں اس کے لئے افضل و مرتبے کے حصول کی دعا کروں گا، اتنے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کام کے لئے میں تیار ہوں آپ ﷺ نے پوچھا، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں فلاں بن فلاں انصاری ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قریب ہو جا، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے اس کے کپڑوں کا کچھ حصہ ہاتھ میں پکڑ کر دعا کرنی شروع کر دی جب میں نے دعائی میں نے بھی اٹھ کر کہا، یا رسول اللہ! میں بھی تیار ہوں پھر مجھ سے بھی اسی طرح سوال جواب کیا جس طرح پہلے سے کیا تھا، پھر مجھے بھی اپنے قریب کیا اور میرے لئے بھی دعا فرمائی مگر میرے لئے پہلی دعا کے علاوہ دوسری دعا کی پھر ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ کو اس پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کے راستے میں بیدار رہے اور اس آنکھ پر بھی جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے ایک تیسری چیز بھی ارشاد فرمائی جو میں بھول گیا۔ ابو شریح کہتے ہیں وہ تیسری چیز: اللہ نے اس آنکھ پر بھی جہنم کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے جھک جائے۔

۱۳۰۸- ابوریحانہ کا تقویٰ اسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن یوسف، یحییٰ بن طلحہ، یوسف، ابو بکر بن عیاش حمید کندی، عبادہ بن نسبی کی سند سے..... ابوریحانہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ اپنے تخت کو سمندر پر بچھاتا ہے حالانکہ اس کے ورے پر دے ہی پر دے ہوتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکی مشابہت ہو جائے پھر اس کا لشکر رات گزارتا ہے اور وہ اعلان کرتا ہے کہ فلاں آدمی کو گمراہ کرنے کا کام کون سرانجام دے گا اسکے دو چیلے کھڑے ہوتے ہیں اور ان سے کہتا ہے میں نے تمہیں ایک سال کی مدت دی، سو اگر تم اسے گمراہ کرنے پر کامیاب ہو گئے میں تمہارے کام میں وسعت کروں گا اور اگر تم ناکام ہوئے میں تمہیں سولی پر چڑھا دوں گا۔

راوی کہتے ہیں ابوریحانہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ آپ کے بارے میں شیطان اپنے چیلوں کو کئی بار سولی پر چڑھا چکا ہے۔  
۱۳۰۹- محمد بن حسن بن قتیبہ یحییٰ بن عثمان، محمد بن حمید، عمیرہ بن عبدالرحمن عمی، یحییٰ بن حسان بکری کی مسلسل سند سے..... ابوریحانہ صاحب النبی ﷺ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر (حافظ سے) قرآن کے جلدی نکل جانے اور مشقت حفظ کی شکایت کی ارشاد فرمایا: جس چیز کو اٹھانے کی تمہارے اندر طاقت نہیں اس کا بوجھ اپنے اوپر کیوں ڈالتے ہو تم کثرت بخود (نماز) کا اہتمام کرو۔ ابو عمیرہ کہتے ہیں ابوریحانہ عثمان تشریف لائے وہ کثرت سے نماز کا اہتمام کرتے تھے۔

۱۳۱۰- عباس بن محمد بن قاتم، محمد بن مصعب، ابو بکر بن ابی عمیر، ضمیرہ بن حبیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ..... ابوریحانہ گھر سے کہیں غائب تھے، جب اپنے اہل و عیال کے پاس تشریف لائے شام کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلے گئے عشاء کی نماز پڑھی اور گھر واپس پلٹ کر پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک لمبی سورت شروع کر دی، جب وہ سورت ختم ہو جاتی دوسری سورت شروع کر دیتے یہاں تک کہ صبح کر دی اور مؤذن کی آذان سن کر مسجد کی طرف نکلنے کے لئے اپنے کپڑوں کی حالت درست کی اتنے میں ان کی اہلیہ کہنے لگیں اے ابوریحانہ چلو پہلے تم جہاد کرنے گئے تھے اب تو تم تشریف لائے ہو کیا تمہارے اوپر میرا کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا ضرور تیرا بھی حق ہے

۱ سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب ۱۷ و مسند الامام احمد ۱ / ۳۹۱ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۲ / ۷۹ / ۱۳۹ و دلائل النبوة للبیہقی ۳ / ۲۷۵ / ۱۲۶ و المعجم الکبیر للطبرانی ۶ / ۱۱۶ / ۱۰ / ۲۷۸ و المصنف لابن ابی شیبہ ۵ / ۳۵۰ و مجمع الزوائد ۱ / ۳۱۸ و نصب الزاویۃ ۲ / ۳ و تاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۱۸ و تفسیر ابن کثیر ۲ / ۱۷۳ / ۱۱ / ۱  
۲ تاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۳۳ (التہذیب) و شرح السنة ۱۳ / ۳۱۰ و کنز العمال ۱۲۹۰ و الجامع الکبیر ۷ / ۶۰۳  
۳ مجمع الزوائد ۲ / ۳۵۰ و الکنی للذولابی ۱ / ۳۰ و تاریخ ابن عساکر ۶ / ۳۳۳ (التہذیب) و کنز العمال ۱۹ / ۲۸

لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے دور رکھا ہے وہ یہ بولیں: اے ابوریحانہ! بھلا کس چیز نے تمکو مجھ سے دور رکھا؟ ارشاد فرمایا میرا دل مسلسل اس چیز کی تمنا میں رہا جس کے لباس ازواج اور نعتوں کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے بڑھا چڑھا کر بیان کئے ہیں، میرے دل میں (تیرے بارے میں) خیال تک پیدا نہیں ہوا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

### (۱۲۸) ابوالخبلہ حنفیؒ

ابوالخبلہ حنفیؒ عبادت گزار صحابہؓ میں سے ہیں انھیں بھی اہل صفہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۳۱۱- احمد بن حنبل بن مسلم، احمد بن علی الابار، ابوریح زہرانی، عبداللہ بن مبارک، قتیبہ بن ابولکیم، عمرو بن چاریہ لُحی، ابوامیر شعبانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... ابوامیر شعبانی کہتے ہیں میں ابوالخبلہ حنفیؒ کے پاس آیا اور ان سے کہا: اے ابوالخبلہ تم اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ علیکم الفسکم لایضروکم من ضل اذاھتدیتم " (المائدہ: ۱۰۵) تم اپنے نفسوں کو لازمی پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پہ ہو گے تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا، کہنے لگے: بخدا، اس آیت کے بارے میں میں نے باخبر ذات یعنی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا، انھوں نے ارشاد فرمایا تم اچھی باتوں پر عمل کرتے رہو اور بری باتوں سے باز رہو، یہاں تک کہ گھٹانے کی نکل، اتباع خواہشات، خوشنمادینا اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر مغرور ہونا نہ دیکھ لو، اس وقت تو اپنے ذاتی معاملے کی سوچ بچار کرو اور عوام الناس کے معاملہ کو چھوڑو۔ چونکہ تمہارے بعد ایک زمانہ آیا آنے والا ہے کہ اس میں مہر کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا انکارے کو مٹھی میں لینا، اس زمانے میں عمل کرنے والے کو پچاس عالمتاب کا ثواب ملے گا پچاس طور کو وہ پچاس آدمی وہی عمل کرنے والے ہوں۔

اس کے علاوہ روایت میں ہے کہ ابوالخبلہؒ نے پوچھا یا رسول اللہ ان کے پچاس عالمتاب کا ثواب ملے گا؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمہارے پچاس عالمتاب کا ثواب ملے گا۔

۱۳۱۲- محمد بن احمد بن حسن، اوریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، زید بن یحییٰ دمشقی، عبداللہ بن علاء، مسلم بن مشکم کی سند سے روایت ہے..... ابوالخبلہ حنفیؒ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: خبر دیجئے کہ میرے لئے کیا حال ہے اور میرے اوپر حرام کیا ہے آپ ﷺ نے پہلے مجھے غور سے دیکھا پھر میرے مدعا کی تصدیق کی اور ارشاد فرمایا: جس چیز سے نفس کو سکون ملے اور قلب مطمئن ہو وہ سب ہی ہے اور بڑی وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور نہ ہی دل مطمئن ہو اگرچہ کوئی مفتی تجھے فتویٰ دے۔

۱۳۱۳- علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن کثیر، ابوفروہ یزید بن سنان رہادی، عروہ بن رویم کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... عروہ بن رویم کہتے ہیں: میں نے ابوالخبلہ حنفیؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر ازواج مطہرات کے گھروں میں جانے سے پہلے حضرت فاطمہؓ کے گھر پر تشریف لائے حضرت فاطمہؓ نے گرجوشی سے استقبال کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک اور آنکھوں کو بوسے دینے لگیں، آپ ﷺ نے فاطمہؓ کو دستے دیکھ کر وجہ پوچھی، کہنے لگیں میں آپ کے جسم میں بہتا ہوا خون دیکھ کر رو رہی ہوں، ارشاد فرمایا اے فاطمہؓ اللہ عزوجل نے

۱. الاصابة ۲/ ۲۹، والاصحاب ۳/ ۲۷، وتہذیب التہذیب ۱۲/ ۳۹، والترغیب ۲/ ۳۰۳.

۲. سنن الترمذی ۵۸/ ۳۰، وسنن ابی داؤد ۳۳۱/ ۳۰، وسنن ابن ماجہ ۱۳/ ۳۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/ ۹۲، وشرح السنۃ للبیہقی ۱۳/ ۳۳۷، ومشکاۃ المصابیح ۵۱۳۳، ومشکل الآثار للطحاوی ۲/ ۶۵، واتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۷، والدر المنثور ۲/ ۳۳۹.

۳. المسند للامام احمد ۳/ ۱۹۳، ۲۲۸، ودلائل النبوة للبیہقی ۶/ ۳۲، ۷/ ۲۹۸، ومجمع الزوائد ۱/ ۱۷۵، والترغیب والترہیب ۲/ ۵۵۸، وتاریخ بغداد ۸/ ۳۳۵، وتخریج الاحیاء ۳/ ۳۲، واتحاف السادۃ المتقین ۶/ ۳۳، ۷/ ۲۹۸،.....

تیرے باپ کو ایسا کام سونپ کر مبعوث کیا ہے کہ یہ کام ہر گھر اور خیمے میں جہاں رات پہنچتی ہے داخل ہوگا خواہ عزت سے یا ذلت سے۔ ۱۳۱۳- احمد بن بندار، ابو بکر بن ابوعاصم، عمرو بن عثمان، خالد بن محمد کندی، ابو محمد بن خالد وہبی و ابو احمد بن خالد وہبی۔ ابو راہویہ کی سند سے..... ابو ثعلبہ حسنیؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے امید ہے کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ میرا گلا نہیں گھونے گا جیسا کہ موت کے وقت تمہارے گلے گھونٹ دیئے جاتے ہیں۔ ابو زاہد کہتے ہیں کہ ابو ثعلبہؓ "آدھی رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ بجد سے کی حالت میں ان کی روح قبض ہو گئی۔ بیٹی نے خواب میں باپ کو مرتے ہوئے دیکھا خوف کی ماری فوراً بیدار ہوئی اور اپنی ماں کو آواز دی کہ میرے ابو کہاں ہیں؟ ماں نے جواب دیا وہ مصلیٰ پر نماز پڑھ رہے ہیں، بیٹی نے باپ کو آواز دی مگر کوئی جواب نہ آیا فوراً گئی باپ کو جگانا چاہا مگر انھیں بجد سے کی حالت میں پایا جب انھیں حرکت دی تو پہلو کے بل گر پڑے چونکہ ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔

۱۳۱۵- محمد بن علی بن حشیش اسماعیل بن اسحاق سراج، داؤد بن رشید، ولید بن مسلم کی سند سے روایت ہے کہ..... ابو ثعلبہ حسنیؓ فرمایا کرتے تھے، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ موت کے وقت میرا گلا نہیں گھونے گا جیسا کہ تمہارا گلا گھونٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں اسی دوران ابو ثعلبہؓ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے کہ اچانک فطی آواز آئی اے عبدالرحمن حالانکہ عبدالرحمن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شہید کر دیئے گئے تھے جب انھیں موت کا یقین ہوا فوراً گھر میں نماز کے لئے مقرر جگہ پر تشریف لائے اور بجد سے شس گر پڑے چنانچہ ان کی وفات ہوئی، جبکہ وہ بجد سے کی حالت میں تھے۔

### (۱۲۹) ربیعہ بن کعب اساسیؓ

ربیعہ بن کعب اساسی مسجد نبوی کے مقیمین میں سے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی خدمت کو اپنے لئے لازم کر رکھا تھا۔ وہ بھی اہل صفہ میں سے تھے۔

۱۳۱۶- ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر سہمی، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے..... ربیعہ بن کعب اساسیؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر رات گزارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ کو وضو کے لئے پانی دیتا تھا، میں آپ ﷺ کو رات کے سناٹے میں سمع اللہ لمن حمدہ اور الحمد للہ رب العالمین کہتے ہوئے سن لیتا تھا۔

۱۳۱۷- محمد بن محمد مقرئ، محمد بن عبداللہ حضرمی، حکم بن موسیٰ، بھقل بن زیاد، اوزاعی، یحییٰ بن کثیر، ابوسلمہ..... ربیعہ بن کعبؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات گزارتا اور انھیں وضو کے لئے پانی دیتا، ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، کچھ مانگ، میں نے کہا میں جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، ارشاد فرمایا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگ لے؟ میں نے کہا میں اسی کو آپ سے دوبارہ مانگتا ہوں ارشاد فرمایا کہ کثرت تجود (نماز) سے میری مدد کرنا، یعنی محض بھروسہ کر کے بیٹھ نہیں جانا بلکہ زیادہ سے زیادہ عبادت بھی کرنا۔

۱ المسند رک ۱ / ۲۸۹۔ وکنز العمال ۶۳ / ۳۲۱۔ امام حاکم فرماتے ہیں اس روایت کے تمام روایات ثقہ ہیں سوائے ابو فروقہ بن یزید بن سنان کے لیکن ابراہیم بن قیس کی حدیث میں اس کا شہاد اور نظیر موجود ہے لہذا یہ روایت قابل اعتبار ہے۔ المسند رک ۱ / ۳۸۹۔

۲ تہذیب الکمال ۱۸۸۶ (۱۳۹ / ۹) وطبقات ابن سعد ۴ / ۳۱۳۔ والجرح والتعلیل ۳ / ۳۱۱۔ والاصحاب ۳ / ۲۷۔ والجمع ۱ / ۱۲۶۔ ولسد الغابہ ۲ / ۱۷۱۔ والکاشف ۱ / ۳۰۷۔ والاصابة ۱ / ۵۱۱۔ وتہذیب التہذیب ۳ / ۲۲۔ والخلاصۃ ۱ / ۲۰۴۔

۳ اس حدیث کی تخریج ما قبل میں گذر چکی۔

## (۱۳۰) ابو برزہ اسلمیؓ

ابو برزہ اسلمی نھلہ بن عبید دینا سے کنارہ کش اور ذکر اللہ میں بڑے مشہور تھے، صف میں داخل ہوئے اور اہل صفہ کے ساتھ گھل مل گئے۔

۱۳۱۸- حبیب بن حسن، عمرو بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابوجہب، ابویحکم..... ابو برزہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے، مجھے تمہارے بیٹوں اور شرمگاہوں کے بارے میں مالدار کی ہوس اور خواہشات کا خوف ہے۔

۱۳۱۹- ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ہوزہ بن خلیفہ، عوف اعرابی کی سند سے روایت ہے..... ابو مصال کہتے ہیں حوادث زمانہ نے جب ابن زیاد کو لاکھڑا کیا مروان شام میں پہنچ گیا، ابن زبیر مکہ میں آگئے اور وہ حضرات جنہیں قراء کے لقب سے پکارا جاتا تھا بصرہ میں آگئے تو میرے والد شدید غم میں مبتلا ہو گئے اور مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس آدمی یعنی ابو برزہ اسلمیؓ کے پاس چلا جا چنانچہ میں اپنے والد کے ہمراہ ابو برزہؓ کے گھر آ گیا، چنانچہ دیکھا کہ ابو برزہ شدت یوس سے بچنے کے لئے نرکل کے بنے ہوئے ایک سانپان میں بیٹھے ہیں۔ میں بھی ان کے پاس جا بیٹھا، میرے والد نے بات کرنے میں ابتدا کی تاکہ ابو برزہؓ بھی بات کریں، کہا ہے ابو برزہ! آپ آج بکل کے حالات کو نہیں دیکھ رہے؟ ابو مصال کہتے ہیں ابو برزہؓ نے جواب میں سب سے پہلی بات جو کہی تو فرمایا: بے شک میں اللہ کے ہاں باعث ثواب سمجھتا ہوں کہ میں قریش کے قبیلوں پر غضبناک ہو جاؤں، اور تمہیں جہالت کتتری رسوائی اور گراہی جیسے حالات کا سامنا ہے تم جماعت عرب ان حالات سے بخوبی واقف ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے اور تمام مخلوق کے سر تاج محمد ﷺ سے تمہیں سرفراز کیا حتیٰ کہ تم اس حالت کو پہنچ گئے جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو اسی دنیا نے تمہارے اندر برپا دی کو چشم دیا ہے۔ اور وہ شخص (مروان) جو شام میں ہے اللہ کی قسم محض دنیا داری کے لئے قتال کر رہا ہے اور وہ حضرات جنہیں تم اپنے قراء (عبادت گزار) سمجھتے ہو بخدا وہ بھی دنیا کی خاطر لڑ رہے ہیں۔

ابو مصال کہتے ہیں جب ابو برزہؓ نے ہر ایک کی اچھی طرح سے خبر لی تو میرے والد نے ان سے پوچھا، پھر آپ اس وقت کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں آج لوگوں میں بہتر کسی کو نہیں پایا صرف زمین پر چنگ دینے والی ایک جماعت ہے جو اپنے بطنوں کو لوگوں کے احوال سے بھرنا اور اپنے آپ کو ان کے خون سے رنگنا چاہتے ہیں۔

مبارک بن فضالہ نے ابی مصال سے اس کے مثل روایت نقل کی ہے۔

۱۳۲۰- ابراہیم بن نائلہ، شبان، ابولہلال، جابر بن عمرو کی سند سے روایت ہے کہ..... ابو برزہ اسلمیؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اللہ کے راستے میں جموں یا بھر بھر کفر خیرات کر رہا ہو اور دوسرے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو تو ذکر اللہ کرنے والا خیرات کرنے والے سے افضل ہے۔

## (۱۳۱) معاویہ بن حکم سلمیؓ

معاویہ بن حکم سلمیؓ بھی صف میں رہتے تھے۔

۱۳۲۱- عبدالملک بن حسن معدل سطلی، ابو بردہ فضل بن محمد حاسب، عبداللہ بن عمر ابو عبدالرحمن، عمر بن محمد، صلت بن دینار، عجمی بن ابی کثیر،

۱. تہذیب التہذیب ۱۰ / ۳۳۶، والتقریب ۲ / ۳۰۳، والاصابہ ۳ / ۵۵۹، والاستیعاب ۳ / ۵۴۳، ۳ / ۲۴.

۲. مسند الامام احمد ۳ / ۹۱، ۳۲۰، ۳۲۳، والکنی للذولابی ۱ / ۱۵۳.

۳. التاریخ الکبیر ۷ / ۱۳۰۶، والجرح ۸ / ۱۸۲۰، والاستیعاب ۳ / ۱۳۱۳، واند الغایة ۳ / ۳۸۳، والکاشف

۳ / ۵۶۱۳، والاصابہ ۳ / ۸۰۶۳، والتقریب ۲ / ۲۵۸، والعلامة ۳ / ۷۰۷۳.

حلال بن ابی میمون، عطاء بن یسار کی سند سے..... معاویہ بن حکم کی روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صف میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ کسی انصاری کو ایک مہاجر کے ساتھ بھیج رہے تھے اور کسی انصاری کے ساتھ دو کو اور کسی کے ساتھ تین کو آخر میں ہم چار آدمی باقی بچ گئے اور پانچویں خود رسول اللہ ﷺ تھے۔ ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ چلو، جب ہم آگئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اے عائشہ ہمیں (شام کا) کھانا کھلاؤ، وہ چکی کے پیسے ہوئے آٹے سے کچی روٹیاں لے آئیں۔ جب کھالیں ارشاد فرمایا اے عائشہ ہمیں کچھ اور کھلاؤ وہ حیدہ (کھجور اور گھی سے تیار کردہ کھانا) لے آئیں وہ بھی ہم نے کھایا پھر ارشاد فرمایا اے عائشہ! ہمیں کچھ پینے کے لئے دو۔ وہ دودھ سے بھرا برتن لے آئیں ہم نے دودھ پیا، پھر فرمایا اے عائشہ ہمیں پانی پلاؤ وہ پانی سے بھرا مشکیزہ اٹھالائیں ہم نے جی بھر کر پانی پیا آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا جو مسجد میں جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے اور جو یہاں رات گزارنا چاہتا ہے وہ یہاں رہے، ہم نے کہا: ہم مسجد میں جائیں گے، معاویہ بن حکم کہتے ہیں اسی دوران میں مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا آدمی رات کے وقت کسی آدمی نے میرے سینے پر لات ماری، میں نے جلدی سے سراسھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے ارشاد فرمایا او پر اٹھ، اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔

شیخ کہتے ہیں اس حدیث کو اوزاعی، ہشام اور شیبان نے بھی صحیح بنی کثیر، ابوسلمہ، طحطہ، ابوطحہ کی سند سے ہمیشہ مذکور ہوا ہے۔



### حضور ﷺ کے عزیز واقارب

شیخؒ کہتے ہیں اہل صفہ نبی ﷺ کے بعد آپ کے عزیز واقارب اور دیگر اکابر صحابہ کی زیارت کے لئے آتے اور ان کے خصائل تہذیب سے برکتیں حاصل کرتے اور اپنے آپ کو اسراف اور خود آرائی سے بچاتے تھے۔

۱۳۲۲- سلیمان بن احمد جعفر بن سلیمان نوقلی، ابراہیم بن حمزہ زبیری، عبدالعزیز بن محمد در اوروی، زبید بن اسلم، وہ اپنے باپ اسلم سے سند متصل کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ..... عمر بن خطابؓ نے حضرت علیؓ کو صفہ میں بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی پھر حضرت علیؓ صفہ میں واپس آئے اور عباسؓ قتل اور حسینؓ کے ساتھ ام کلثومؓ کے حضرت عمرؓ کے ساتھ نکاح کرنے کے متعلق مشورہ کیا، پھر حضرت علیؓ فرمائے لگے کہ مجھے حضرت عمرؓ نے خبر دی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق اور رشتہ منقطع ہو جائے گا صرف میرا تعلق اور رشتہ باقی رہے گا۔

شیخؒ کہتے ہیں کہ اسی طرح نبی ﷺ کے اہل بیت اور ان کی اولاد، اہل صفہ کے فقراء کے ساتھ دوستی سے پیش آتے تھے، اور نبی ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے، اور ان کی سنتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ اکثر مل بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کرتے۔ حضرت حسن بن علیؓ اور عبداللہ بن جعفرؓ اپنا زیادہ وقت اہل صفہ کے ساتھ گزارتے تھے۔ چونکہ یہ حضرات اہل صفہ کے ساتھ مجالست اور دوستی کو عین دین، باعث شرافت اور نسبت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ سمجھتے تھے، اور اہل صفہ کی دعاؤں کو غنیمت سمجھتے اور ان کی مادت و آداب کو اپنانا اپنی شرافت سمجھتے تھے، صحابہؓ بھی اہل صفہ کے ساتھ اختلاط اور ان کی دعائیں لینے کو غنیمت سمجھتے تھے۔

۱۳۲۳- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعا کیا کرتے تھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر نیک لوگوں سے دعائیں لینا لازم کر دیا ہے کیونکہ وہ نیک لوگ راتوں کو اٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزے رکھتے ہیں اور ان سے فسق و فجور کی کوئی بات سر نہ نہیں ہوتی۔

۱۳۲۴- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، یسطام بن مسلم کی سند سے..... معاویہ بن قریب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ والد صاحب نے کہا اے بیٹے جب تم ایسے لوگوں میں بیٹھے ہو جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں اور مجلس میں تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو اٹھتے وقت انہیں سلام کرو، چونکہ جب تک وہ بیٹھے ہیں گے تو ان کا برابر شریک رہے گا۔

### (۱۳۲) حسن بن علیؓ

جنتی نو جوانوں کے سردار، مخلوق کے محبوب، حکیم مقرب حسن بن علیؓ میں بے شمار صوفیانہ خصائص تھیں اور ان کے کلام میں صوفی کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور وہ خود عالی شان، بلند مقام کے مالک تھے۔

۱- المستدرک ۳/ ۱۳۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۷/ ۱۱۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۳۶، ۱۱/ ۲۳۳، والمطالب

العالیہ ۳۲۵۸، ومجمع الزوائد ۳/ ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳،



۱۳۲۵- محمد بن احمد بن حسن، قاضی یوسف، ابو ولید طلیسی، مبارک بن فضالہ، حسن، ابو بکرہ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کرام کو نماز پڑھا رہے تھے مجھ سے میں گئے ہی تھے کہ اتنے میں حسن آگئے وہ ابھی چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ کی کمریا گردن پر چڑھ بیٹھے آپ ﷺ نے انہیں آہستہ سے اوپر اٹھالیا جب نماز پوری کر لی صحابہؓ جمعیں کہنے لگے، یا رسول اللہ! آپ اس بچے سے اس امتاز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے اس طرح پیش نہیں آتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرا پھول اور جنت کے نوجوانوں کا سردار ہے، عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

اس روایت کو حسن سے یونس بن عبید، منصور بن زاذان، علی بن زید، اشعث اور ابو موسیٰ اسرائیل نے روایت کیا ہے۔

۱۳۲۶- عبداللہ بن جعفر یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، بخاری بن ثابت کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت براہ قرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسنؓ کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے فرماتے دیکھا: جو مجھ سے محبت کرتا ہو وہ حسنؓ سے بھی محبت کرے گا۔ اس روایت کو اشعث بن سوار اور فضیل بن مرزوق نے حدیث سے بھی نقل کیا ہے۔

۱۳۲۷- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، مخلد بن یحییٰ، ہشام بن سعید، نعیم کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی حسنؓ کو دیکھا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، وہ اس لئے کہ ایک مرتبہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کی گود میں بیٹھ گئے اور ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک میں بچکانہ چھید چھاڑ کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ کا منہ کھولتے اور اپنے منہ مبارک کو ان کے منہ میں لے جاتے پھر ارشاد فرمایا، اے میرے اللہ! میں حسنؓ سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۳۲۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابن منذر، عثمان بن سعید، محمد بن عبد اللہ ابو جابہ، طلحہ، شعبہ بن حجاج، ابو اسحاق، ہمدانی، حارث کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ سے ذیل میں دی گئی چیزوں کے متعلق سوال کیا۔

حضرت علیؓ

حضرت حسنؓ

اے بیٹے راست بازی کیا ہے؟

اے ابا جان اچھائی سے برائی کو مٹانا رہتا ہے۔

شرف کیا ہے؟

قبیلہ پروری اور جرات۔

مروت کیا ہے؟

عفت مآبی اور مال کی درستی۔

مہربانی کیا ہے؟

تھوڑے پر نظر رکھنا اور نظر حقارت سے باز رہنا۔

ملا مت کیا ہے؟

آدمی کا اپنے کو چھوڑ کر دوسرے کو الزام دینا۔

ساحت (سختی) کیا ہے؟

مالداری و تنگدستی میں خرچ کرنا۔

بخل کیا ہے؟

جو تیرے پاس ہو اسے عظیم سمجھے اور جو خرچ کرے اسے تکف ضائع سمجھے۔

بھائی چارہ کیا ہے؟

بیماری و تنگدستی میں تمگساری کرنا۔

۱ السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/ ۱۶۵، ۷/ ۶۳، ۸/ ۴۳، ۱. و مسند الحمیدی ۹۳، ۷. و المصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/ ۹۶،

۱۵/ ۹۶. و المعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۲۳. صحیح البخاری اور سنن کی دیگر کتب میں اس روایت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔

۲ المستدرک ۳/ ۴۳-۱. و المصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/ ۹۹. و مسند الامام احمد ۵/ ۳۶۶. و التاريخ الکبیر للبخاری

۳/ ۳۲۸. و کنز العمال ۶۳۹/ ۳، ۷۶۵۰/ ۳.

۳ صحیح البخاری ۵/ ۴۳، ۷/ ۲۰۵. و صحیح مسلم ۱۸۸۲، وغیرہما.

دوست پر بہادری دکھانا اور دشمن سے بھاگ جانا۔	جین (سستی) کیا ہے؟
تقویٰ میں رغبت اور دنیا سے بے رغبتی قیمت ہے	قیمت کیا ہے؟
غصے کو پی جانا اور نفس پر قابو پالینا۔	بردباری کیا ہے؟
اللہ کے دیئے پر نفس کو راضی رکھنا بے شک اصل غمی تو نفس کا غمی ہے۔	غمی کیا ہے؟
نفس کا ہر چیز پر جریس ہونا۔	فقر کیا ہے؟
لڑائی کی شدت میں اور طاقتوروں کے مقابلہ میں جم جانا۔	قوت و طاقت کیا ہے؟
بہادری دکھانے کے وقت گھبرا جانا	ذلت کیا ہے؟
ڈاڑھی سے کھیلنا اور باتوں کے دوران تھوک کا کثرت سے آنا۔	عاجزی کیا ہے؟
ہم عمروں کی موافقت	جرات کیا ہے؟
لا یعنی باتیں کرنا۔	تکلف و کلفت کیا ہے؟
عزم اور نیک جگہ میں عطاء کرنا اور جرم کی جگہ میں روکنا۔	بزرگی کیا ہے؟
جو کچھ تو نے جمع کیا ہے دل کا اس کو یاد رکھنا عقلمندی ہے۔	عقلمندی کیا ہے؟
دشمنیوں کو آگے رکھنا اور باتوں کو بلند کرنا۔	اختلاف کیا ہے؟
اچھے کام کرنا بڑے کام چھوڑنا۔	چمک، غرور، صوری کیا ہے؟
بردباری کرنا اور حاکموں کے ساتھ نرمی کرنا۔	دانش مندی کیا ہے؟
ڈھٹائی کی اتباع اور گمراہیوں کی مصاحبت	بے وقوفی کیا ہے؟
اچھائی کو چھوڑ کر برائی کے پیچھے پڑ جانا۔	نفلت کیا ہے؟
تیرا حصہ تجھ کو پیش کر دیا جائے اور تو اس کو چھوڑ دے۔	حرمان کیا ہے؟
اپنے مال میں حماقت کرنے والا، اپنی عزت کا خیال نہ رکھنے والا جسے گالی دی	سرمداری کیا ہے؟
جائے اور وہ جواب نہ دے اور قبیلے کے معاملہ میں پریشان سرمدار ہے۔	

حضرت علیؑ یہ جوابات سن کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جہالت سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں اور عقلمندی سے بڑھ کر کوئی مال نہیں۔

۱۳۲۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، یزید بن حمیر، عبد الرحمن بن حمیر، جیسر بن نصیر، جیسر بن نصیر کی سند سے روایت ہے کہ..... جیسر بن نصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسنؑ سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ آپ خلافت کے خواہشمند ہیں؟ ارشاد فرمایا سارے کا سارا عرب میرے ہاتھ میں تھا جس سے میں لڑتا وہ بھی لڑتے، جس سے میں صلح کرتا وہ بھی کرتے میں محض اللہ کی رضا کی خاطر اور امت محمد ﷺ کی جانوں کو محفوظ رکھنے کی خاطر خلافت سے دستبردار ہوں۔

۱۳۳۰- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حمید اللہ بن سعد، سفیان بن عیینہ، مجالد کی سند سے..... امام شعبیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن

علیؑ کے پاس گیا جب انہوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ کچھ عطیہ پر صلح کر لی تھی حضرت معاویہؓ نے کہا کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کے سامنے خلافت سے دست برداری کا اعلان کرو اور خلافت کو میرے سپرد کرو، (چنانچہ حضرت حسنؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا اما بعد ابے شک بہترین عظیمی پر بیزگاری ہے اور فوجو بدترین حماقت ہے، بے شک مسئلہ خلافت میں میرا معاویہؓ کے ساتھ اختلاف رہا ہے یا تو معاویہؓ مجھ سے زیادہ خلافت کے حقدار تھے تو میں خلافت سے دست کش ہو چکا ہوں اور معاویہؓ کو اپنا حق مل چکا اور اگر معاویہؓ کی نسبت مسئلہ خلافت کا میں زیادہ حقدار تھا تو سن لو میں اصلاح امت اور ان کی جانوں کی حفاظت کی خاطر دستبردار ہو چکا ہوں، یقیناً میں جانتا ہوں کہ ہو سکتا ہے خلافت تمہارے لئے باعث فتنہ بنے اور کچھ وقت کے لئے متاع ہو (سامان دنیا) ہو۔

۱۳۳۱..... احمد بن محمد بن حارث بن حلف ابو بکر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن احمد بن حسن، کی سند سے روایت ہے کہ..... ابان بن طفیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو حضرت حسنؓ سے فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے جسم کے اعتبار سے دنیا میں رہو اور اپنے دل کے اعتبار سے آخرت میں رہو۔

۱۳۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، عباس بن فضل، قاسم بن عبدالرحمن، محمد بن علی کی سند سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے ملاقات کروں حالانکہ میں اس کے گھر کی طرف بھی چلا نہ ہوں چنانچہ تیس مرتبہ مدینہ سے پیادہ پایت اللہ کی طرف چلے۔

۱۳۳۳- ابوالاحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن کھل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عبداللہ بن داؤد، مغیرہ بن زیاد، ابن نجیح کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت حسنؓ نے پایادہ حج کیا اور اپنا آدھا مال اللہ کے راستے میں تقسیم کیا۔

۱۳۳۴- محمد بن احمد بن اسحاق، احمد بن کھل بن ایوب، خلیفہ بن خیاط، عامر بن حفص، شہاب بن عامر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ نے دو مرتبہ اپنا آدھا آدھا مال اللہ کے راستے میں صدقہ کیا حتیٰ کہ اپنا ایک جوتا بھی دے دیا۔

۱۳۳۵- عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، زہیر بن یکار، عقی بن یزید بن جدعان کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت حسنؓ نے دو مرتبہ اپنا کل مال اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا اور تین مرتبہ اپنا آدھا مال صدقہ کیا حتیٰ کہ ایک جوتہ دے دیا ایک رکھ لیا اور ایک موزہ صدقہ کر دیا ایک رکھ لیا۔

۱۳۳۶- محمد بن ابراہیم، حصین بن حماد، سلیمان بن سیف، سلم بن ابراہیم، قرہ بن خالد کی سند سے روایت ہے..... قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین کے گھر کھانا کھایا جب میں سیر ہو گیا تو کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور ہاتھ میں رومال لے لیا۔ محمد بن سیرین کہنے لگے کہ حسن بن علیؑ فرماتے تھے کھانا بڑی ہلکی چیز ہے۔ اس سے کھانے میں تقسیم کی جائے۔

۱۳۳۷- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عثمان بن ابی شیبہ، عبدالاعلیٰ ہشام بن جمال کی سند سے روایت ہے کہ..... محمد بن سیرین کہتے ہیں: حسن بن علیؓ نے ایک خاتون سے شادی کی تو اس کے پاس بطور مہر کے ایک سو کینیریں چھبیں ہر کینیر کے پاس ایک ہزار درہم تھے۔

۱۳۳۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، سفیان، ثوری عبدالرحمن بن عبداللہ، عبداللہ، حسن بن سعد، سعد کی سند سے روایت ہے کہ..... حسن بن علیؓ نے بطور تحفہ کے دو گورتوں کو بیس ہزار درہم اور شہد کے بہت سارے مشکیزے دے دیے، اس عطیہ کو کم سمجھ کر ایک کہنے لگی (راوی کہتے ہیں وہ حنفیہ ہو سکتی ہے) متاع قلیل من حبیب مفارق..... یعنی جدا ہونے والے دوست کی طرف سے بہت کم عطیہ ملا ہے۔

۱۳۳۹- محمد بن علی، ابو عمرو، حرانی، سلیمان بن عمر بن خالد، ابن علیہ، ابو یونس، عمیر بن اسحاق، کی سند سے روایت ہے کہ..... عمیر بن اسحاق کہتے ہیں میں اور ایک اور آدمی حضرت حسنؓ بن علیؑ کے پاس ان کی عیادت کرنے آئے۔ حسنؓ فرمانے لگے۔ اے آدمی! مجھ سے

مانگ کہا بخدا ہم آپ سے اس وقت تک نہیں مانگیں گے جب تک اللہ آپ کو عافیت نہ بخشے، حضرت حسن تھوڑی دیر کے لئے اندر تشریف لے گئے اور پھر باہر آ کر ارشاد فرمایا: اس سے پہلے تم مجھ سے نہ مانگ سکو اس سے پہلے پہلے مجھ سے مانگ لو۔ اس نے کہا بلکہ ملا آپ کو پہلے مستعیاب کرے پھر ہم آپ سے مانگیں گے۔ ارشاد فرمایا میں دل برداشتہ ہوں، مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا مگر اس مرتبہ زہر نے کچھ زیادہ اثر کر دیا ہے۔ پھر میں دوسرے دن حضرت حسنؑ کے پاس گیا وہ زندگی کے آخری مراحل میں تھے حضرت حسینؑ پاس تھے۔ کہا اے بھائی آپ زہر پلانے کے سلسلے میں کس کو ملوث سمجھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا کیوں؟ تاکہ تم اسے قتل کر دو؟ کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جس کے بارے میں مجھے گمان ہے اگر حقیقت میں وہی مجھے زہر پلانے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے خوب بدلہ لینے والا ہے۔ اور اگر اس کے بارے میں میرا محض گمان ہی ہو تو مجھے پسند نہیں کہ بری الذمہ کو میرے بدلے میں قتل کیا جائے۔ بس اتنی بات کہی تھی کہ ان کی روح بہاڑ کر گئی۔

۱۳۲۰- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری، عثمان بن ابوشیبہ، ابواسامہ سفیان بن عیینہ، رقبہ بن مصقلہ کی سند سے روایت ہے کہ..... جب حضرت حسنؑ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو فرمایا مجھے صحراء کی طرف لے جاؤ تاکہ میں ملکوت سماویہ میں غور کر سکوں، جب انھیں خدام باہر لے گئے فرمانے لگے، اے میرے رب! میں اپنی جان کو تیرے دربار میں باعث ثواب سمجھتا ہوں بے شک جان کنی کا عالم میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے، چنانچہ حضرت حسنؑ اپنی جان کو اللہ کے ہاں باعث اجر و ثواب سمجھتے تھے۔

اہل صفہ کے ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ کا لگاؤ..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت حسنؑ اہل بیت میں سے تھے اور فقراء اہل صفہ کے نگران بھی تھے۔ حسن بن علیؑ اور جعفر بن ابی طالبؑ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اہل صفہ کے ساتھ کثرت کے ساتھ مجالست کرتے تھے۔ چونکہ اہل صفہ کے ساتھ مجالست کا انھیں حکم دیا گیا تھا۔

اسی طرح نبی ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ اجمعین اہل صفہ سے محبت کرتے، ان کے پاس اٹھتے بیٹھتے اور ان کے ساتھ مجالست کو باعث ثواب سمجھتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ اہل صفہ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو ثواب سمجھتے تھے، اور ان کے اختلاط کو بلندیء مقام سے تعبیر کرتے اور ان سے جدائی کو برے حال سے گردانتے تھے، جیسا کہ حسین بن علیؑ کے خیالات کو ذیل میں حکایت کیا گیا ہے:

۱۳۲۱- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، زبیر بن بکار، محمد بن حسن کی سند سے روایت ہے کہ..... جب شریکیند لوگوں نے حضرت حسینؑ پر دھاوا بول دیا تو آپ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا تم دیکھ رہے ہو کہ فتنہ ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ دنیا تبدیل اور اجنبی ہو چکی ہے، اس کی اچھائیاں بھاگ رہی ہیں، حتیٰ کہ اچھائی دنیا میں ایسے ہی باقی رہ گئی ہے جیسا کہ چھاوا پانی۔ دنیا میں زندگی گزارنا ایسا ہی ہے جیسا کہ چوپائے کو مضر صحت چراگاہ میں چھوڑ دیا جائے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ حق پر کچھ عمل نہیں کیا جا رہا اور باطل کی پرستش کی جا رہی ہے، مومن آدمی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں رغبت رکھتا ہے۔ میں تو موت کو باعث سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کو باعث جرم سمجھتا ہوں۔

## صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(۱۳۲) فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہا بزرگ، پاکباز، سیدہ بتول، جگر گوشہ رسول اللہ ﷺ، اولاد میں آپ ﷺ کو سب سے پیاری اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملنے والی ہیں۔ دنیا اور آسائش دنیا سے کنارہ کش تھیں، اور دنیا کی آفات و موب سے باخوبی واقف تھیں۔  
کہا گیا ہے وفاق میں ثبات اور لحاق میں قطعیت کا نام تصوف ہے۔

۱۳۲۲- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابو عوانہ، فراس، بن مہجی، طحی، مسروق، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ فرماتی ہیں ہم (ازواج مطہرات) سب کی سب نبی ﷺ کے پاس ان کی مرض و فوات میں موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت فاطمہ آگئیں (ان کی چال نبی ﷺ کی چال سے بہت مشابہ تھی) جب نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا دیا، پھر ان سے سرگوشی کی جسکی وجہ سے وہ رو پڑیں میں آپ ﷺ کی ازواج میں موجود تھی میں نے فاطمہ سے کہا، بھلا وہ کونسا راز ہے جس سے نبی ﷺ نے تمہیں کو خاص کیا ہے، جسے تم سن کر رو بھی پڑیں پھر رسول اللہ ﷺ نے تم سے سرگوشی کی تو تم ہنس پڑیں، میں نے فاطمہ سے کہا میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تمہارے اوپر ہے کہ مجھے اس راز کے بارے میں بتاؤ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی، خیر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی میں نے دوبارہ حضرت فاطمہ سے پوچھا کہنے لگیں ہاں اب بتائیے دیتی ہوں میرا رونا اس وجہ سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جبرئیل امین سال میں صرف ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال انہوں نے مجھے دو مرتبہ قرآن سنایا ہے، جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات کا وقت اب قریب آچکا ہے چنانچہ میں یہ بات سن کر رو پڑی، پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرتی رہو اور صبر سے کام لو میرا تم سے پہلے جانا تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر ارشاد فرمایا اے فاطمہ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ میں یہ بات سن کر ہنس پڑی۔  
جاہر جھٹی نے طحی سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ جاہر نے ابی طفیل عن عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ عروہ بن زبیر، ابو سلمہ بن عبدالرحمن، یحییٰ بن عباد نے عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔ فاطمہ بنت الحسین و عائشہ بنت فاطمہ نے بھی حضرت عائشہ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۳۲۳- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن یونس، ہش بن سعد، ابن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ..... مسور بن

۱۔ التہذیب الکمال ۷۸/۹۹ (۲۴۷/۳۵) والامتیعاب ۱۸۹۳/۳، وطبقات ابن سعد ۷/۷۳، ۴۔

۲۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة ۹۸، و صحیح البخاری ۷۹/۸، والمستدرک ۱۵۶/۳، و فتح الباری ۱۱/۸۰۔

فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک فاطمہ میری بیٹی اور میرا گوشہ جگر ہے جس نے فاطمہ کو بے قرار کیا اس نے مجھے بے قرار کیا اور جس نے فاطمہ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی ہے۔  
عمر و بن دینار نے ابن ابی ملیکہ عن المسور اور ابو ابوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ عن عبد اللہ بن الزبیر کے طریق سے اس کو نقل کیا ہے۔

۱۳۳۶- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، سلیمان بن داؤد، عباد بن عوام، ہلال بن خباب، بکر مہ کی سند سے..... ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔  
۱۳۳۷- عبد اللہ بن محمد بن عثمان، واسطی، یعقوب بن ابراہیم بن عباد بن عوام، عمرو بن عون، یثیم، یونس، حسن..... انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عورتوں کے لئے بھلائی ہے؟ ہم جماعت صحابہ آپ ﷺ کے فرمان کو نہ سمجھے، حضرت علیؓ ہٹک گئے اور جا کر حضرت فاطمہؓ سے پوچھا، کہنے لگیں تم نے آپ ﷺ سے کیوں نہیں کہہ دیا کہ عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں۔ حضرت علیؓ نے واپس آ کر آپ ﷺ کو جواب دیا ارشاد فرمایا یہ جواب کسی نے تمہیں بتایا ہے، کہا فاطمہؓ نے۔ ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔  
سعید بن المسیب نے حضرت علیؓ سے اس کے مثل نقل کیا ہے۔

۱۳۳۸- ابراہیم بن احمد بن ابو حنیئہ، ابو حصین، سجلی حمانی، قیس، عبد اللہ بن عمران، علی بن زید..... سعید بن المسیب کی سند سے روایت ہے کہ علیؓ نے فاطمہؓ سے فرمایا: عورتوں کے لئے بہتر کیا ہے؟ کہنے لگیں وہ مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی مرد انھیں دیکھیں، حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ ارشاد فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی سختیاں ۱۳۳۷- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن ولید، عبد الواحد بن زیاد، سعید جریری، ابی ورنانہ عبدی کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت علیؓ کہنے لگے اے ابن عبد! کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہؓ کے متعلق خبر نہ دوں؟ فرمانے لگے فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آپ ﷺ کے اہل میں سب سے زیادہ عزت و اکرام والی اور میری زوجہ محترمہ تھیں، چنانچہ وہ چکی پسا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے لئے ہاتھوں میں نشانات پڑ گئے تھے مشکیزے کے ساتھ کنویں سے پانی نکالا کرتی تھیں جسکی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گیا تھا۔ گھر میں جھاڑو دیتیں جس سے ان کے کپڑے خراب آلود ہو جاتے، ہنڈیا کے نیچے آگ جلایا کرتی تھیں جس سے ان کے کپڑے پراگندہ ہو جاتے الغرض ان امور سے انھیں بہت تکلیف پہنچتی تھی۔

۱۳۳۸- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم، اوزاعی کی سند سے..... امام زہریؒ کی روایت ہے کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے چکی پسا کرتی تھیں جس سے ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تھے میرے رب کی قسم چکی کا پاٹ ان کے ہاتھوں میں نشانات ڈال دیتا تھا۔

۱۳۳۹- فاروق بن عبد الکبیر خطابی، ابراہیم بن عبد اللہ، ابراہیم بن بشار، سفیان بن عیینہ، عطاء بن سائب، کی سند سے حضرت علیؓ کرم اللہ

۱ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۹۳، وسنن الترمذی ۳۸۶۹، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲ / ۱۲۶.

۲ طبقات ابن سعد ۲ / ۲ / ۳۰، والدر المنثور ۶ / ۲۰۷، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳ / ۱۲۷.

۳ تخریج الاحیاء ۲ / ۳۸.

۴ کنز العمال ۳۷ / ۳۷۷، ۳۲۲۳۱، ۳۲۲۳۲، ۳۲۲۳۳، ۳۲۲۳۴، ۳۲۲۳۵، صحیح مسلم کتاب الفضائل الصحابة ۹۳، وسنن الترمذی

۳۸۶۹، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲ / ۱۲۶.

و جبہ کی روایت ہے کہ فاطمہؑ حاملہ تھیں، جب تنور پر روٹیاں پکاتیں تو ان کاطن مبارک تنور کے کنارے پر لگتا جس سے انھیں تکلیف ہوئی، چنانچہ وہ نبیؐ کے پاس خادم مانگنے آئیں نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں خادم نہیں دے سکتا چونکہ میں اہل صفہ کے پاس سے آیا ہوں۔ حالانکہ ان کے پیٹ بھوک سے سکرے جا رہے تھے۔ کیا میں تمہیں اس (خادم) سے بہتر چیز نہ بتلا دوں؟ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آتو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

۱۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم، امیہ، یزید بن زریح، روح بن قاسم، عمرو بن دینار کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؑ فرماتی ہیں بخدا میں نے آپؐ کے سوا حضرت فاطمہؑ سے بڑھ کر کسی کو سچا نہیں پایا باوجود ہمارے درمیان ٹوک جھونک کے، انک کے مسئلہ میں کہا تھا: یا رسول اللہ! آپؐ عائشہؑ سے پوچھیں وہ جھوٹ نہیں بولتی۔

۱۳۵۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق محمد بن صباح، علی بن ہاشم، کثیر نواہ..... عمران بن حصین کی سند سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے ساتھ فاطمہؑ کی عیادت کو نہیں چلے؟ چونکہ اسے کسی بیماری کی شکایت ہے، میں نے کہا یا رسول اللہ! ضرور جاؤں گا، چنانچہ جب ہم ان کے دروازے پر پہنچے تو نبیؐ نے سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اور فرمایا کیا میں اور میرے ساتھ جو آدی ہے ہم دونوں اندر آجائیں؟ کہنے لگیں جی ہاں لیکن اے ابا جان میرے پاس تو صرف ایک چغڑ ہے (میں اس سے پورے ستر کا سامان کیسے کر پاؤں گی؟) ارشاد فرمایا کہ تم اس چغڑ کو اس طرح اوزھو لو (یعنی آپؐ نے انھیں ستر کی کیفیت سمجھادی) پھر حضرت فاطمہؑ کہنے لگیں میرے سر پر کوئی اوزھنی نہیں ہے۔؟ چنانچہ آپؐ کے پاس ایک پرانی چادر تھی اسے فاطمہؑ کی طرف پھینک کر فرمایا: اسے سر پر اوزھ لو۔ تو انھوں نے ہم دونوں کو اندر آنے کی اجازت دی اور آپؐ نے فرمایا اے نبیؐ اپنے آپ کو کس حال میں پاتی ہو؟ کہنے لگیں مجھے سخت تکلیف ہے اور تکلیف کی شدت میں اضافہ ہو رہا ہے چونکہ اس وقت میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ ارشاد فرمایا نبیؐ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہو؟ کہنے لگیں مریم بنت عمران کہاں گئیں؟ ارشاد فرمایا وہ اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہے اور تم اپنے جہان کی عورتوں کی سردار ہو، بخدا کیا میں تمہاری شادی ایسے آدی سے نہیں کرانی جو دنیا و آخرت میں سردار ہوگا۔

علی بن ہاشم نے اس کو رسلاً اور تاح ابو عبد اللہ نے جاہر بن سمرقہ سے حصلاً روایت کیا ہے۔

۱۳۵۲- محمد بن احمد، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن محمد مقرئ، محمد بن یحییٰ صوفی کوفی، اسماعیل بن امان وراق، تاح ابو عبد اللہ، ساک کی سند سے..... جاہر بن سمرقہ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ صحابہ کے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر ارشاد فرمایا فاطمہؑ کو سخت تکلیف ہے، صحابہ کرامؓ کہنے لگے اگر ہم ان کی عیادت کو جائیں؟ چنانچہ آپؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ چل پڑے جب دروازے پر پہنچے (دروازہ بند تھا) تو فاطمہؑ کو آواز دی اپنے کپڑے درست کرو، میرے ساتھ تمہاری عیادت کو کچھ لوگ آ رہے ہیں فاطمہؑ کہنے لگیں یا نبیؐ اللہ میرے اوپر صرف ایک چغڑ ہے؟ چنانچہ نبیؐ نے ایک چادر لی اور دروازے کے پیچھے سے حضرت فاطمہؑ کی طرف پھینک دی اور فرمایا۔ اس سے اپنا سر باندھ لو، پس آپؐ اور صحابہ کرامؓ اندر تشریف لے گئے تھوڑی دیر اندر بیٹھے اور پھر واپس نکل آئے، صحابہ کہنے لگے بخدا ہمارے نبیؐ کی بیٹی اس حالت میں ہیں؟ ارشاد فرمایا: سن لو، فاطمہؑ قیامت کے دن عورتوں کی سردار ہوگی۔

۱۳۵۳- سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، ابو ریحان، شیبہ بن یوحنا، زہری، عمرو، کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ صدیقہؑ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہؑ نے وفات پائی اور حضرت علیؑ نے انھیں رات کے وقت دفن کیا۔

۱۔ کنز العمال ۴۸ / ۱۳۹۔ و مسند الامام احمد ۱ / ۴۹۔ و مجمع الزوائد ۸ / ۱۶۸۔ و الجامع الکبیر ۲ / ۳۳۔

۲۔ انصاف السادة المتقين ۸ / ۲۲۷۔ ۹ / ۲۸۰۔ و کنز العمال ۶۱ / ۲۷۴۔

۱۳۵۲- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد الجبار بن علاء، سفیان، عمرو، کی سند سے..... ابو جعفر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد فاطمہؑ کو میں نے ہشتے ہوئے نہیں دیکھا صرف ایک مرتبہ تموز اسماہنی تھیں، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ دنیا میں رہیں۔

۱۳۵۵- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے روایت ہے کہ..... جب حضرت فاطمہؑ کی فات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے حضرت علیؑ کو غسل کے لئے پانی رکھنے کا حکم دیا حضرت علیؑ نے پانی رکھ دیا، پھر حضرت فاطمہؑ نے غسل کیا اور طہارت حاصل کی اور اپنے کفن کے کپڑے منگوائے، چنانچہ موئے کھر درے کپڑے لائے گئے جن کو انہوں نے پہن لیا اور خوشبو بھی لگائی، پھر حضرت علیؑ سے کہا کہ جب میری روح پرواز کر جائے میرے کپڑے نہ اتارے جائیں، اور کپڑوں سمیت مجھے کفنا یا جائے، عبد اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا، کیا آپ نے اس معاملے کا کسی کو بتلایا تھا؟ کہنے لگے ہاں کثیر بن عباس کو؟ اور اس نے کفن کی اطراف میں لکھا تھا کہ ”کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

۱۳۵۶- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس السراج، یحییٰ بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی، عون بن محمد بن علی بن ابی طالب، ام جعفر بنت محمد بن جعفر، عمارۃ بن مصاجر..... ام جعفر کی سند سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتے لگیں، اے اسماء! جو کچھ عورتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مجھے ناپسند ہے، عورت پر کپڑا ڈال دیا جاتا ہے جو اس کے اوصاف کو ظاہر کر دیتا ہے، حضرت اسماءؑ کہنے لگیں، اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کیا میں آپ کو وہ چیز نہ دکھاؤں جسکو میں نے جہش میں دیکھا تھا؟ چنانچہ حضرت اسماءؑ نے چند تر شاخیں منگوائیں اور انہیں (کمان کی طرح) نیڑے ہا کر لگیں۔ پھر ان ٹہنیوں پر ایک کپڑا پھیلا دیا۔ حضرت فاطمہؑ کہنے لگیں یہ کپڑا کتنا اچھا اور کتنا خوبصورت لگ رہا ہے، اس کے ذریعے عورت مرد سے ممتاز ہو جاتی ہے سو جب میں مر جاؤں مجھے صرف تو اور علیؑ غسل دینا اور میرے پاس اس وقت اور کوئی نہ آئے۔ چنانچہ جب حضرت فاطمہؑ نے وفات پائی تو حضرت علیؑ اور حضرت اسماءؑ نے انہیں غسل دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

### (۱۳۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ رُوحہ رسول اللہ ﷺ

اہل صفہ پر رحم کرنے والے صحابہ کرامؓ میں سے ایک صدیقہ بنت صدیق، صدیقہ بنت تقیق، محبوبہ حبیب، سید المرسلین ﷺ سے الفت قریبی رکھنے والی، تمام محبوب سے پاک، دلوں کے شہادت سے پاک، خداوند تعالیٰ کے قاصد جبرئیل امین کو دیکھنے والی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی ہیں۔ دنیا سے نفرت اور لذات دنیا سے کنارہ کش تھیں اور اپنے محبوب ﷺ کی جدائی پر ہمیشہ آنسو بہاتی تھیں۔ سبحان اللہ!

کہا گیا ہے کہ بے شک خدا کے ساتھ ذوق شوق کو گلے لگانا اور دنیا کے رنج میں رونے دھونے سے جدا ہونگی اختیار کرنا تصوف ہے۔  
۱۳۵۷- محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن ابی شیبہ، جعفر بن عون، مسر بن کدام، حبیب بن ابی ثابت، ابوحنیٰ کی سند سے روایت ہے کہ..... مسروقؓ حدیث بیان کرتے وقت فرماتے کہ مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ نے حبیبہ حبیب اللہ ﷺ کی برأت کتاب اللہ میں بیان کی گئی ہے نے حدیث سنائی۔

ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اعش، مسلم بن صحیح کی سند سے مروی ہے کہ جب مسروقؓ حضرت عائشہؓ سے منقول کوئی حدیث سنا تو کہتے مجھے صدیقہ بنت صدیقؓ، حبیبہ حبیب اللہ ﷺ نے حدیث سنائی۔  
۱۳۵۸- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، زمرہ، ابن ابی ملکیہ کی سند سے روایت ہے کہ..... ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کی طرف



سے فریادری کی آواز سنی انھوں نے اپنی لونڈی بھیجی تاکہ دیکھ آئے حضرت عائشہؓ کو کیا معاملہ پیش آیا، چنانچہ لونڈی واپس آ کر کہنے لگی، عائشہؓ اللہ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ ام سلمہؓ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ عائشہؓ پر رحم فرمائے۔ تم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عائشہؓ اپنے باپ کے علاوہ سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھی۔

۱۳۵۹- محمد بن حمید، احمد بن عیسیٰ بن سکیان، عبد اللہ بن حسین مصعبی ابو طاہر مقدسی، ولید بن محمد موقری، زہری کی سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا، اسلام میں پہلی محبت جو ہوئی وہ نبی ﷺ نے عائشہؓ سے کی۔

۱۳۶۰- سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیوان رقی، محمد بن بشر مصری، عثمان بن عبد اللہ، مالک بن انس، ہشام بن عروہ، عروہ بن سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، یا رسول اللہ! مجھ سے آپ کی محبت کیسی ہے۔ ارشاد فرمایا: جیسے رسی کی گرہ، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ سے کہا کرتی، یا رسول اللہ! گرہ کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرماتے وہ اپنے حال پر جوں کی توں برقرار ہے۔ ۱۳۶۱- محمد بن احمد بن حسن، ابو یوسف موسیٰ بن علی خلعی، جابر بن سعید، فقیر محمد بن حسن، یونس بن ابوالحسن، اسحاق..... عرب بن حمید کی سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کی، حضرت عمارؓ کہنے لگے، خاموش ہو جا، تیرا ناس ہو اور تجھے گالیاں دی جائیں، کیا تو صحیبہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، بے شک عائشہؓ جنت میں بھی رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہوں گی۔ حضور ﷺ اور حضرت عائشہؓ کی محبت ۱۳۶۲- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، حفص بن عمر، مبارک بن فضالہ، علی بن زید، ام محمد کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عائشہؓ کے متعلق کچھ بات کرنے لگیں آپ ﷺ نے فرمایا: اے نبی! وہ تیرے باپ کی محبوبہ ہے۔

۱۳۶۳- ابو عمر بن محمد، حسن بن سفیان، ہشام بن جناد، یحییٰ بن سلیم، عبد اللہ بن عثمان بن عثیم کی سند سے ابن ملیکہ کہتے ہیں..... ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی کہنے لگیں مجھے اس کی خود ستائی کی کوئی ضرورت نہیں۔ عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کہنے لگے، امی جان! ابن عباسؓ آپ کے گھر کے نیک آدمی ہیں، وہ آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں۔ کہنے لگیں ٹھیک ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، چنانچہ ابن عباسؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے یا ام المؤمنین خوش ہو جائیے، اللہ کی قسم، آپ کے درمیان اور حضرت محمد ﷺ کے دوسرے حضرات کے ساتھ ملاقات کرنے کے درمیان صرف آپ کی روح پرواز کرنے کی دیر ہے۔ آپ ازواج مطہرات میں سے، سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب تھیں اور رسول اللہ ﷺ صرف خوشبو..... سے محبت کرتے تھے فرمانے لگیں کیا ایسی ہی بات ہے؟ کہنے لگے آپ کا عقد (ہار) ابواء مقام پر گم ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں مصروف ہو گئے جنگی وجہ سے صحابہؓ کو وضو کے لئے پانی بھی نڈل سا، چنانچہ آپ کی یاداش میں اللہ تعالیٰ نے آیت "فلیسوا صعیداً طیباً" پس تم عظیم کرو پاک مٹی کے ساتھ، نازل فرمادی، مسلمانوں کو اس رخصت کا حکم آپ کے سب اور آپ کی برکت کی وجہ سے ملا، نیز مسطح نے آپ کے متعلق جو افواہ پھیلائی تھی، اس کے بارے میں بھی آپ کی برأت اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی، سو کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہو مگر دن اور رات میں ہر وقت آپ کی شان میں نازل کی جانے والی آیات تلاوت نہ کی جاتی ہوں، فرمانے لگیں اے ابن عباس! مجھے اپنے آپ اور اپنی خود ستائی سے دو درجے نیچے اٹھ اٹھ پند ہے کہ میں بھولی ہسری ہوتی۔

بشر بن معصل بن عثیم، ابن ابی ملیکہ، ذکوان، یحییٰ بن سعید القطان، عمر بن سعید، ابی ملیکہ سے بھی اسی طرح روایت منقول ہے اور حسین بن علی، سفیان بن عیینہ، محمد بن عثمان، ابی ملیکہ کی سند سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

۱۳۶۲- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہؓ واقعہ ایک اور جنگ حمل کو یاد کر کے (فرمایا کرتی تھیں اسے کاش میں بھولی بسری ہوتی۔

۱۳۶۵- ابراہیم بن احمد ہدانی، اوس بن احمد بن اوس، داؤد بن سلیمان بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل بخاری، عروہ بن محمد زینبی، ابو سعیدہ معمر بن ثنی، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوتے سیا کرتے تھے اور میں دھاگہ کاٹی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ پسینہ جبین اقدس پر برق پاشیاں کر رہا ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ کے حسن و جمال کو دیکھ کر مبہوت ہو گئی مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا ”کیوں مبہوت سی ہو گئی ہو؟“ میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں نے آپ کی جبین اقدس پر پسینے کو نور کی برق پاشیاں کرتے دیکھا ہے، اگر اس حالت میں ابو کبیر ہڈی آپ کو دیکھ لیتا، اسے یقین ہو جاتا اس کے شعر کے اصل حقدار (مصدق) آپ ہی ہیں۔ فرمایا: عائشہ! ابونعی ہڈی کیا کہتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے شعر پڑھے:

و مبرء من کل غیر حیضۃ  
و اذا نظرت الی اسرۃ وجہہ  
و فساد مرصعۃ و داء مغیل  
برقت کبوق العارض المتہلل

وہ حیض کے پانی ماندھے سے اور دودھ پلانے والی کے فساد سے اور حالت حمل میں دودھ پلانے والی کی بیماری سے پاک ہے۔ جب تو اس کے چہرے کے چمکتے خطوط کو دیکھے گا تو وہ تجھے چمکیلے بالوں کی سی چمک کی طرح چمکتی ہوئی نظر آئے گی۔

یہ اشعار سن کر نبی ﷺ اپنے کام سے دست کش ہو کر میری طرف اٹھے اور مجھے آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اسے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ عطا فرمائے، تو بھی مجھ سے اسی طرح لطف اندوز ہوتی ہے جس طرح میں تجھ سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔

۱۳۶۶- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ حیدری، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، ابوسلمہ کی سند سے..... حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھے دیکھا ہے درآسمانیکہ آپ کھڑے کھڑے وحیدہ کبھی سے ہاتس کر رہے ہیں فرمایا: کیا تو نے اسے دیکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں میں نے اسے دیکھا ہوا ہے فرمایا، وہ جبرئیل امین تھے اور تجھے سلام کہہ رہے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ ملاقاتی اور باریاب کو اچھا بدلہ عطا فرمائے، جبرئیل بہت اچھے ساتھی اور احتیاط کردہ ہیں۔ ابو بکر عیاش نے مجالد بن شعبی عن مسروق عن عائشہ کے طریق سے اور امام زہری نے ابی سلمہ عن عائشہ کے طریق سے اس

کو نقل کیا ہے

۱۳۶۷- ابو بکر بن محمد بن اسحاق، اسامعیل بن محمد مزنی، ابو نعیم، ذکر یا بن ابی زائدہ، عامر شعبی، مسروق کی سند سے..... حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے کہا ”جبرئیل تجھے سلام کہتے ہیں۔“ میں نے کہا وعلیہ السلام۔

۱۳۶۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضبل، سفیان بن کعب، سفیان بن عیینہ، مجالد، شعبی، مسروق کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ کے بعد پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ہاں الاماشاء اللہ اور اگر میں روٹا چاہتی روٹتی۔ الغرض محمد ﷺ کے گھر والوں نے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

۱۳۶۹- عباس بن احمد بن ہاشم کتانی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابن مبارک، ابو معاویہ، مسخر، سعید بن ابی مردہ، ابو مردہ،

اسود بن یزید، کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہ فرماتی ہیں بے شک تم تو وضع کو افضل ترین عبادت کہو گے۔

۱۳۷۰- محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، عبد اللہ بن عون..... قاسم بن محمد کی سند سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ بہت روزے رکھتیں، جسکی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتی تھیں۔

حضرت عائشہ کی سخاوت ۱۳۷۱- حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبد اللہ مدینی، محمد بن حازم، ہشام بن عروہ، ابوسکندر، ام ذرہ کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ کے پاس درہم سے بھرے ہوئے دو تھیلے پیچھے گئے جن میں اسی ہزار یا ایک لاکھ کے لگ بھگ درہم ہوئے ہوں گے چنانچہ ایک طشتری منگوائی اور لوگوں میں درہم تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اور خود اس دن روزہ میں تھیں، جب شام ہوئی ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا اور لوٹنی کو افطاری لانے کا کہا، چنانچہ لوٹنی نے خشک روٹی اور زیتون کا تیل خدمت میں حاضر کر دیا، اتنے میں ام ذرہ حضرت عائشہ سے کہنے لگی آپ نے جو درہم آج تقسیم کئے ان میں سے کچھ بچا لیتیں تاکہ ہم ایک آدھ درہم میں افطاری کے لئے کچھ گوشت خرید لائیں۔ فرمانے لگیں۔ مجھے نہ جھم کو اس وقت اگر تم مجھے یاد کرتی تو میں کچھ تمہارے لئے رکھ لیتی۔

۱۳۷۲- کاتب محمد بن عبد اللہ، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبد المکریم، یحییٰ بن عدی، ہشام کی سند سے مثل مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۱۳۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن بن حقیہ، محمد بن عبد اللہ حنفی، مالک بن سعید، عیسیٰ بن سعید، عیسیٰ بن سعید..... کی سند سے حضرت عروہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ کو ستر ہزار درہم تقسیم کرتے دیکھا ہے۔ اس قدر مال و دولت ہونے کے باوجود، اپنی قیام کے گریبان پر پیوند لگاتی تھیں۔

۱۳۷۴- ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، محمد بن بکر، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے مروی ہے کہ..... حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے، بخند اس راج اس دن ابھی غروب نہیں ہوا تھا کہ وہ سب اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیے، ایک لوٹنی ان سے کہنے لگی اگر آپ ان میں سے ایک درہم کے بدلے میں ہمارے لئے گوشت خرید لائیں، فرمانے لگیں، اگر تقسیم کرنے سے پہلے مجھ سے کہہ دیتی تو میں ایسا کر لیتی۔

۱۳۷۵- محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زہرہ رازی، یوسف بن یعقوب، ایوب بن سعید، عبد اللہ بن شوذب، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے..... حضرت عائشہ نے اپنا مال و اسباب ایک لاکھ درہم کے بدلے میں حج ڈالا اور درہم اللہ کے راستے میں تقسیم کر دیے پھر جو کی خشک روٹی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ خادمہ کہنے لگی اگر آپ اس مال سے ایک آدھ درہم بچا لیتیں تاکہ ہم گوشت خرید لائیں، آپ بھی کھاتیں ہم بھی کھاتیں، فرمایا تو پھر مجھے یاد کیوں نہ کرایا۔

۱۳۷۶- ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن قاسم کی سند سے روایت ہے کہ..... معاویہ نے حضرت عائشہ کو بطور حدیہ کے بہت سارے کپڑے، چاندی اور دوسری اشیاء بھیجیں، یہ مال و اسباب حضرت عائشہ کے حجرے کے باہر ڈھیر کی شکل میں رکھ دیا گیا تھا۔ چنانچہ جب حضرت عائشہ باہر تشریف لائیں، اس کی طرف دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا "لیکن رسول اللہ ﷺ نے تو اس طرح کا مال و اسباب نہیں پایا تھا، پھر وہ سارے کا سارا تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی نہیں بچا تھا حالانکہ ان کے مہمان بھی تھے، چنانچہ جب روزہ افطار کرنے لگیں (رسول اللہ ﷺ کے بعد مسلسل روزے میں رہا کرتی تھیں) تو خشک روٹی اور زیتون کا تیل سامنے رکھوا دیا، خادمہ کہنے لگیں، یا ام المؤمنین ہدیہ کے اس مال میں سے ایک درہم کا اگر آپ حکم دیں تاکہ ہم اس کا گوشت خرید لائیں فرمایا جو کچھ ہے کھا لو، اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں بچا۔ عبد اللہ بن قاسم کہتے ہیں حضرت عائشہ کو انگور کی بہت ساری نوکریاں ہدیہ کی گئیں انھیں بھی تقسیم کر دیا، اسی اثناء میں لوٹنی نے حضرت عائشہ سے آکھ چرا کر ایک نوکری اٹھالی تھی، چنانچہ

رات کو لوٹنے نے نوکری حاضر خدمت کر دی، آپ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ کہنے لگی یا ام المؤمنین میں نے ایک نوکری اپنے کھانے کے لئے اٹھائی تھی، آپ نے فرمایا: ایک خوشہ (گچھا) کیوں کر نہ اٹھایا؟ تم نے پوری نوکری اٹھائی، بخدا میں اس سے کچھ نہیں کھاؤں گی۔

۱۳۷۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، عمار ابو نعمان حماد بن زید، شعیب بن حجاب، ابو سعید..... حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کے پاس گیا وہ اپنے لئے ایک زیر جامہ سی رہی تھیں میں نے کہا، یا ام المؤمنین! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو امت نہیں دے رکھی؟ فرمانے لگیں اس آدمی کا فنی چیز میں کوئی حق نہیں جو پرانا نہ کرے۔

۱۳۷۸- ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش کی سند سے..... ابو یوسفی کہتے ہیں مجھے حضرت عائشہ کون کر ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت عائشہ نے نماز میں آیت کریمہ "فمن الله علينا وقلنا عذاب السموم" ترجمہ اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچایا۔ تلاوت کی اور پھر کہنے لگیں یا اللہ! مجھ پر احسان کر اور مجھے آگ کے عذاب سے بچا۔

۱۳۷۹- ابو یوسفی کسی تابعی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ جب آیت کریمہ "وقرون فی سبوتکم" تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، تلاوت کرتیں تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگتیں حتیٰ کہ ان کا دو پندہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔

حضرت عائشہ کا سانپ کو قتل کرنا ۱۳۸۰- ابو بکر بن خلدو، حارث بن ابو اسامہ، روح بن عبادہ، حاتم بن ابی الصغیر، عبداللہ بن ابی ملیک کی سند سے روایت ہے کہ..... عائشہ نے ایک سانپ مار دیا، چنانچہ خواب میں ان سے کہا گیا، بخدا تم نے مسلمان سانپ کو قتل کر دیا ہے کہنے لگیں اگر وہ مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ کی ازواج کے پاس کیونکر آتا، کہا گیا سانپ تمہارے پاس آیا اور اٹھا لیا، تم اپنے کپڑوں میں پردہ نہیں تھیں چنانچہ حضرت عائشہ نے صبح کی وہ بہت گھبرائی ہوئی تھیں اور اس فعل کی یاداش میں بارہ ہزار درہم اللہ کے راستے میں خیرات کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۸۱- سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، زہری، عوف بن حارث بن طفیل کی سند سے روایت ہے کہ..... حضرت عائشہ نے اپنی جائیداد فروخت کر دی ابن زبیر نے سن کر ان پر (امور معاملات) پابندی لگانا چاہی، آپ نے نذر (منت) مان لی کہ بخدا امرتے دم تک ابن زبیر سے بات نہیں کروں گی، چنانچہ ان کی قطع تعلقی کو طویل مدت گزر گئی اس دوران ابن زبیر نے بہت جتن کیے حتیٰ کہ بہت سارے حضرات کو بطور سفارشی کے بھی لائے تاکہ کسی طرح عائشہ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر کچھ نہ بن پڑی اور کہیں بخدا قطع تعلقی پر مجھے کچھ گناہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ جب قطع تعلقی میں طویل مدت بیت گئی ایک مرتبہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود باتیں کرتے ہوئے حضرت عائشہ کے پاس گئے ان کے ہمراہ ابن زبیر بھی تھے، جونہی اندر داخل ہوئے ابن زبیر حضرت عائشہ سے لپٹ گئے، اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے حضرت عائشہ بھی بہت روئیں اور ابن زبیر نے انہیں اللہ تعالیٰ اور صلہ رحمی کا واسطہ دیا اور دوسرے حضرات نے بھی بہت اصرار کیا پھر انہوں نے ابن زبیر سے بات کی پھر خادمہ بیچ کر یمن سے چالیس غلام خریدے اور انہیں کفارہ کے طور پر آزاد کیا۔ عوف کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ کو اپنی نذر یاد کرتے سنا، وہ رو پڑیں حتیٰ کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔

۱۳۸۲- عبدالملک بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن زید، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... معاویہ نے حضرت عائشہ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے میں گھر خرید لیا شام تک حضرت عائشہ نے سب کچھ خیرات کر دیا اور خشک روٹی اور زیتون کے ساتھ روزہ افطار کیا، لوٹنے کی کہنے لگی: ام المؤمنین! اگر آپ ہمارے لئے ایک درہم کا گوشت خرید لیتیں! فرمایا مجھے یاد کیوں نہیں کر لیا؟

۱۳۸۳- حسن بن علان وراق، جعفر فریابی، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ..... عروہ

ہیں لوگوں میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر قرآن، قرآن، حلال و حرام، اشعار، مجاورات عرب، حالات عرب اور نسب شناسی کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۸۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن معاویہ زبیری، ہشام بن عروہ کی سند سے روایت ہے کہ عروہؓ حضرت عائشہؓ سے کہا کرتے، اے امی جان! مجھے آپ کی فتاہت پر تعجب نہیں ہوتا چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اور ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں نہ ہی مجھے آپ کے اشعار اور عربوں کے حالات و واقعات جاننے پر تعجب ہے کیونکہ آپ ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں اور وہ ان چیزوں میں اہل علم الناس تھے، لیکن مجھے تعجب آپ کی طبی مہارت پر ہے۔ وہ آپ کو کیسے اور کہاں سے مل گیا؟ نیز وہ ہے کیا؟ عروہؓ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ نے میرے کاندھے پر ہاتھ مارا پھر کہنے لگیں۔ اے عروہ! رسول اللہ ﷺ کو آخر عمر میں زہر پلایا گیا تھا، آپ ﷺ کے پاس ہر طرف سے فود آتے اور آپ ﷺ کے لئے ہر طرح کا علاج بیان کر جاتے چنانچہ میں آپ ﷺ کا معالجہ کرتی تھی، پس اس طرح مجھے علم طب سے واقفیت حاصل ہوئی۔

### (۱۳۵) حضرت حفصہ بنت عمرؓ

صحابیات میں سے ایک نماز گزار، روزہ دار، اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالنے والی حضرت حفصہ بنت عمرؓ ہیں، حضرت عمرؓ کے بعد انھوں ہی نے صحیفہ اپنے پاس رکھا تھا۔

۱۳۸۵- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابو اسامہ، یونس بن محمد وعفان، محمد بن یحییٰ بن حسن، علی بن محمد بن ابی شوارب، ہوسیٰ بن اسماعیل البغدادی نے کہا کہ حماد بن سلمہ، ابو عمران جوئی، قیس بن زبید کی سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دیدی، اسی اثناء میں حفصہؓ کے پاس ان کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون آئے، وہ انھیں دیکھ کر رونے لگیں اور فرمایا: بخدا آپ ﷺ نے مجھے حکم سیر ہو کر طلاق نہیں دی، اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے حفصہؓ نے انھیں دیکھ کر اپنے اوپر چادر اوڑھ لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے کہا ہے کہ حفصہؓ سے رجوع کر لو چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار ہے نیز جنت میں وہ آپ کی زوجہ محترمہ ہوگی۔

۱۳۸۶- سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، منذر بن ولید جارود، ولید، حسن، بن ابو جعفر، عاصم، زر، ہمار بن یاسرؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو طلاق دینے کا ارادہ کیا، پس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: انھیں طلاق نہ دیجئے چونکہ وہ روزہ دار اور نماز گزار خاتون ہیں اور جنت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہوں گی۔

۱۳۸۷- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد، بن یحییٰ خولانی، احمد بن عبد الرحمن بن وہب، عبد اللہ بن وہب، عمر بن صالح، ہوسیٰ بن علی، ہوسیٰ بن رباح، رباح، عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حفصہ بنت عمرؓ کو طلاق دی اور عمرؓ کو تیر پچھی تو سخت پریشان ہوئے اور کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو عمرؓ کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی، چنانچہ صبح کے وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرؓ کی خاطر حفصہؓ سے رجوع کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۱۳۸۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبد اللہ بن نیر، یونس بن کثیر، عمار، ابو صالح، ابن عمرؓ کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ حفصہؓ کے پاس گئے وہ آگے رو رہی تھی فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ شاید رسول اللہ ﷺ نے تجھے طلاق دے دی ہو؟

۱۔ تہذیب الکمال ۷۸۱۷ (۱۵۳/۳۵) و طبقات ابن سعد ۸۱/۸. والاصحاب ۱۸۱۱/۳

۲۔ المستدرک ۱۵۴/۳، وسکت عنہ الذہبی فی التلخیص. وکنز العمال ۳۳۳۸۰

۳۔ المستدرک ۱۵۴/۳

۱۲۸۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حقیقہ بن سعید، عبدالعزیز بن محمد، عمارہ بن غزیہ، ابن شہاب، خارجہ بن زید بن ثابت، زید بن ثابت کی سند سے روایت ہے، زید بن ثابت فرماتے ہیں جب ابو بکر نے مجھے جمع قرآن کا حکم دیا میں نے چڑے کے ٹکڑوں شانوں اور کجوری ٹہنیوں سے جمع کر کے لکھا، جب ابو بکر نے وفات پائی تو عمر نے اس مجموعہ کو ایک صحیفہ میں لکھ لیا، جب عمر نے وفات پائی یہ صحیفہ حضرت خضصہؓ زوجہؓ نبیؐ کے پاس تھا، پھر عثمانؓ نے خضصہؓ کو پیغام بھیجا کہ صحیفہ دے دیں اور تم کھائی بخلا میں ضرور اس کو واپس کروں گا، پھر عمرؓ مرتب صحیفہ کو خضصہؓ والے صحیفے پر پیش کیا، اور خضصہؓ کو صحیفہ واپس کر دیا۔ حضرت خضصہؓ صحیفہ واپس لے کر بہت خوش ہوئیں، حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو سحائف لکھنے کا حکم دیا۔ جب صفیہؓ نے وفات پائی تو انکا صحیفہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیج دیا گیا اور انھیں صاف کر کے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ لیا۔

### (۱۳۶) زینب بنت جحشؓ

صحابیات میں سے ڈرنے والی، راضی رہنے والی، خشوع خصوصاً کرنے والی زینب بنت جحش ہیں

۱۳۹۰- سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تسری، حسین بن ابی سری عمقلانی، حسن بن محمد، محمد بن امین حرانی، حفص بن سلیمان، کیت بن زید اسدی، مولیٰ زینب بنت جحش کی سند سے روایت ہے کہ زینب بنت جحش فرماتی ہیں مجھے قریش کے چند بائز حضرات نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ میں نے اپنی بہن حمنہؓ کو رسول اللہؐ کے پاس مشورہ لینے بھیجا، آپؐ نے فرمایا "اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو تمہیں کتاب اللہ اور سنت نبیؐ سکھائے؟ حمنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ فرمایا: زید بن حارثہ۔ چنانچہ حمنہؓ سن کر خضصہؓ میں آپے سے باہر ہو گئیں اور کہا یا رسول اللہ! آپ اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے کرنا چاہتے ہیں؟ چنانچہ حمنہؓ میرے پاس آئیں اور مجھے حالات سے آگاہ کیا مجھے ان کی بات سن کر بہت زیادہ غصہ آیا اور میں نے بھی بہت سخت الفاظ کہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "مساکن لمؤمن ولامؤمنة اذا قضی اللہ ورسولہ امرًا" ترجمہ (جب اللہ اور اللہ کا رسول کوئی فیصلہ کریں تو اس میں کسی مؤمن مرد اور نہ ہی کسی مؤمن عورت کے لئے پہلو تہی کا اختیار ہے) نازل فرمائی۔ میں نے رسول اللہؐ کو پیغام بھیجا کہ میں اللہ سے استغفار کرتی ہوں اور اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت بجالاتی ہوں۔ یا رسول اللہ! میری اب کچھ رائے نہیں۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے زید سے میرا نکاح کر دیا۔ میں زید پر زبان درازی کر جاتی تھی، انھوں نے رسول اللہؐ سے شکایت کی جس پر رسول اللہؐ نے میری سرزنش کی لیکن میں نے پھر سے زید پر چڑھائی کرنا شروع کر دی انھوں نے دوبارہ آپؐ سے میری شکایت کی تو آپؓ نے ارشاد فرمایا اپنی زوجہ کو اپنے پاس روکے رکھو (طلاق نہ دو) اور اللہ سے ڈرو، زید کہنے لگے میں اسے طلاق دیتا ہوں، چنانچہ انھوں نے مجھے طلاق دیدی، جب میری عدت گزر گئی مجھے چہ تک نہ تھا کہ رسول اللہؐ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے بال کٹے ہوئے تھے، میں فوراً سمجھ گئی کہ امر ساوی پیش آنے والا ہے، میں نے کہا: یا رسول اللہ! بغیر پیغام اور گواہوں کے (ہمارا نکاح ہو گیا) ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہیں۔

۱۳۹۱- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حسن بن محمد بن صباح، عمرو بن محمد عتوی، یحییٰ بن طہمان، مالک بن انس کی سند سے روایت ہے کہ زینبؓ ازواج نبیؐ پر فخر کر کے کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر میرا نکاح کیا اور آپؐ نے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا۔

۱۳۹۲- احمد بن حنظل بن حمدان، محمد بن یونس کدی، حبان بن ہلال، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، بنانی، انس بن مالک کی سند سے روایت ہے کہ جب زینبؓ بنت جحشؓ کی عدت گزر چکی تو رسول اللہؐ زیدؓ سے کہنے لگے، جاؤ زینب سے میرا تذکرہ کرو، زید کہتے ہیں جب رسول اللہؐ نے مجھے اس بات کا حکم دیا مجھے یہ بات بہت ہی گراں گزری بہر حال میں زینب کے پاس چلا گیا اور اس کے گھر کی طرف

پیشہ کر کے کہا: اے زینب رسول اللہ ﷺ تجھے یاد کرتے ہیں، کہنے لگی میں کوئی نیا فیصلہ نہیں کر سکتی، تا وقتیکہ میرے رب کا کوئی حکم نہ آجائے۔ چنانچہ زینبؓ گھر میں نماز پڑھنے کی مقررہ جگہ میں تشریف لے گئیں اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "فلما قضیٰ زینب منہا وطراً ذو جنحکھا" ترجمہ: (جب زینب نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی، ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دے دیا) نازل فرمائی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے بغیر اذن زینب کے پاس آنا شروع کر دیا۔

۱۳۹۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، سلمہ بن شیبہ و عبدالرزاق، معمر، زہری، عروہ، کی سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ زینب بنت جحشؓ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں سے مجھ پر زیادہ فخر کیا کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے انہیں درج و تقویٰ کے ذریعے محفوظ رکھا، میں نے زینبؓ بنت جحشؓ سے زیادہ کسی عورت کو کثرت خیر والی، بے تحاشا صدقات کرنی والی، صلہ رحمی کا زیادہ خیال رکھنے والی اور اپنے آپ کو تقرب ایزدی میں کھپانے والی نہیں پایا۔ صرف ایک سورت جو ان کی شان میں نازل ہوئی ہے اس کی وجہ سے کیا بعید ہے کہ ان کے مراتب کو دیکھ کر رشک کیا جائے۔

۱۳۹۳- محمد بن احمد بن موسیٰ۔ عباس بن محمد، یعقوب بن ابراہیم، ابراہیم، صالح، ابن شہاب زہری، محمد بن عبدالرحمن بن عمارت بن ہشام کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں زینب بنت جحشؓ اپنے مرتبہ و مقام کو طوطی رکھ کر مجھ پر فخر کیا کرتی تھیں۔ حالانکہ زینبؓ سے زیادہ دین میں بھلائی والی، اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والی، بات میں سچی، بڑے چیز سے کھل جاتی کرنے والی، بہت زیادہ صدقات کرنے والی اور تقرب الی اللہ کے لئے اعمال میں اپنے آپ کو کھپانے والی کسی عورت کو نہیں دیکھا۔ تہا سورہ احزاب جو ان کی شان میں نازل ہوئی وہ ان کے مراتب کے اظہار کے لئے کافی ہے۔

۱۳۹۵- ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، روح بن عبادہ، عبدالحمید بن بھرام، شہر بن خوشب، عبداللہ بن شداد کی سند سے میمونہ بنت حارث زوجہ نبیؐ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مہاجرین کی ایک جماعت میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا اور اس وقت نبیؐ کے پاس قرابتہ ارجھی تھے، جب آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو عطیات بھر پور دے دیئے تو زینب بنت جحشؓ کہنے لگیں یا رسول اللہ! آپ کی عورتوں میں سے ہر ایک اپنے بھائی یا باپ یا کسی نہ کسی رشتہ دار کو آپ کے پاس دیکھ رہی ہے۔ مجھ سے اس کا تذکرہ کیجئے جس نے آپ سے میرا نکاح کر لیا، آپ ﷺ سن کر غصہ سے بھر پور ہو گئے، عمرؓ نے زینبؓ کو ڈانٹا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر! چھوڑو، اگر آپ کی بیٹی ہوتی تو آپ اس انداز سے راضی نہ ہوتے، رہنے دو چونکہ زینبؓ اوادہ ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اوادہ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خشوع و خضوع کرنے والی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ان ابوہم لا وادہ حلیم بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے خشوع کرنے والے اور حلیم الطبع انسان تھے۔

۱۳۹۶- ابو محمد حسن بن محمد بن کیسان، قاضی اسماعیل بن اسحاق، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، محمد بن عمرو، یزید بن خصیفہ، عبداللہ بن رافع موثیٰ ام سلمہ، برہ بنت رافع کی سند سے روایت ہے کہ جب عطیات دینے کا وقت آیا حضرت عمرؓ نے زینب بنت جحشؓ کے پاس ان کا عطیہ بھیج دیا۔ برہ کہتی ہیں میں عطیہ لے گئی، اس وقت ہم ان کے پاس موجود تھیں۔ زینب کہنے لگیں، یہ کیا ہے؟ کہا یہ آپ کا عطیہ ہے جسے عمرؓ نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہنے لگیں بخدا میرے علاوہ میری دوسری بہنوں کے لئے ہے جو کہ مجھ سے زیادہ اس کی مستحق ہیں۔ ہم نے کہا یہ سارے کا سارا آپ کے لئے ہے۔ کہنے لگیں سبحان اللہ! کیا تم میرے اور اس عطیہ کے درمیان پردہ کرتے ہو؟ اسے ادھر رکھ کر اس پر ایک کپڑا ڈال دو۔ پھر کہا اسے لے جاؤ اور میرے فلاں رشتہ دار اور فلاں یتیم کو تقسیم کر دو، کہ کپڑے کے نیچے کچھ تموز اساق گیا چنانچہ کپڑے کے نیچے سے اسی درہم سے کچھ زیادہ نکلے جنہیں ہم نے اٹھالیا، پھر زینبؓ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگیں اسے

یرے اللہ اس سال کے بعد عمر کا عطیہ مجھے کبھی نہ مل پائے، چنانچہ آپ وفات پا کر تھی ﷺ سے لاحق ہونے والی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں۔  
 ۱۲۹۷- سلیمان بن احمد، عباس بن فضل، اسطغلی، اسماعیل بن ابوالیس، ابوالیس سحی بن سعید، عمرہ کی سند سے روایت سے کہ عائشہؓ  
 فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا تم میں سے لیے ہاتھوں والی سب سے پہلے میرے پیچھے آئے گی (یعنی  
 لیے ہاتھوں والی پہلے وفات پائے گی) چنانچہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب بھی ہم جمع ہوتیں دیوار کے ساتھ ہاتھ لگا کر تپتی رہتیں، ہم  
 مسئل ایسا ہی کرتی ہیں حتیٰ کہ زینب بنت جحش کی وفات سب سے پہلے ہوئی حالانکہ وہ چھوٹے قدم والی خاتون تھیں اور ہم سے لمبی نہیں  
 تھیں، جب بات ہماری کچھ میں آئی کہ آپ ﷺ کے فرمان طولیہ سے کثرت صدقہ مراد تھی۔ چنانچہ وہ اپنے ہاتھ سے مصنوعات تیار  
 کرتیں اور انہیں فروخت کر کے آمدنی کو اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیتی تھیں۔

### (۱۳۷) صفیہ زوجہ نبی کریم ﷺ

صحابیات میں سے ایک انتہائی پرہیزگارہ پاکباز، خوف خدا سے بہت زیادہ روئے والی صفیہ زوجہ نبی ﷺ بھی ہیں۔  
 ۱۳۹۸- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، عمر، ثابت، انس کی سند سے مروی ہے کہ صفیہؓ کو خبر ملی کہ حصہ نے انہیں  
 "بیوی کی بیٹی" کہا ہے تو رونے لگیں۔ اتنے میں نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے حصہ  
 نے "بیوی کی بیٹی" کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تو نبی کی بیٹی ہے، تیرے بچا بھی نبی اور تو نبی کی بیوی بھی ہے۔ حصہ کیونکر تجھ پر  
 فرکرے؟ پھر حصہؓ کو غائب کر کے فرمایا اے حصہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ۳

۱۳۹۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عبدالعزیز بن ابوالعثمان، موسیٰ بن عبیدہ ربیع، عبداللہ بن عبیدہ کی سند سے  
 روایت ہے کہ کچھ لوگ صفیہؓ کے حجرے میں جمع ہو گئے اور اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن مجید اور حمد سے کرنے لگے اتنے میں صفیہؓ نے آواز دی  
 کہ یہ تو تجھ اور تلاوت قرآن ہے۔ اس کے ساتھ رونا کہاں گیا؟

### (۱۳۸) اسماء بنت ابی بکرؓ

صحابیات میں سے صادقہ، ذاکرہ، صابرا، شاکرہ، حضرت اسماء بنت صدیقؓ بھی ہیں جنہوں نے اپنا کمر بند و حصوں میں  
 تقسیم کر دیا، ایک حصہ کے ساتھ نبی ﷺ کا مشکیزہ ہاندھا اور دوسرے کے ساتھ زوراء۔

۱۵۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، امین نمیر، وشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں  
 اسماء کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے انہیں آیت کریمہ "فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم" ترجمہ میں

۱۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۳۷۔ وسنن المسالی ۵/ ۶۷۔ ومسند الامام احمد ۲/ ۲۱۱ و دلائل النبوة للبیہقی ۶/ ۳۷۱،  
 ۳۷۲، وطبقات ابن سعد ۸/ ۷۷۔

۲۔ وہی صفیہ بنت حبیب بن اخطب ام المؤمنین۔

۳۔ النظر ترجمتها فی: تہذیب الکمال ۷۳/ ۷۸ (۳۵/ ۴۱۰) والاستیعاب ۳/ ۷۸ و طبقات ابن سعد ۸/ ۲۸۱۔ والاصابة  
 ۳۲۶، ۳

۴۔ المصنف لعبد الرزاق ۲۰۹۲۱۔ وتاریخ ابن عساکر ۱/ ۳۰۸

۵۔ النظر ترجمتها فی: تہذیب التہذیب ۱۲/ ۳۹۷۔ والتقریب ۲/ ۵۸۹۔ والاصابة ۳/ ۲۲۹۔ والاستیعاب ۳/ ۲۳۲  
 و تہذیب الکمال ۸۰/ ۷۷۔



اللہ تعالیٰ نے ہمارے پر احسان کیا اور ہمیں آ کر عذاب سے بچایا، تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انھوں نے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگی میں کچھ دیر وہاں کھڑا رہا وہ اسی حال میں پناہ مانگ رہی تھیں، جب کافی وقت ہو گیا میں بازار چلا آیا پھر بازار سے واپس ہوا دیکھا تو وہ جوں کی توں روتے ہوئے پناہ مانگ رہی ہیں۔

۱۵۰۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجانب، علی بن مہر، ہشام بن عروہ، فاطمہ بنت منذر کی سند سے روایت ہے کہ اسامہ بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ کیا، میں نے ابو بکرؓ کے گھر میں ان کا زور اہ تیار کیا۔ ابو بکرؓ کہنے لگے، میرے لئے ایک رسی تلاش کر لاؤ جس سے میں رسول اللہ ﷺ کا زور اہ لٹکاؤں اور ان کے مشکیزہ کو ہاندھوں، میں نے کہا، میرے پاس صرف اپنا کمر بند ہے، کہنے لگے ”اسی کو لے آ“ کہتی ہیں میں نے کمر بند دو حصوں میں کاٹ لیا ایک حصہ سے زور اہ ہاندھ لیا اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ ہاندھ کر لٹکا لیا، چنانچہ اسی وجہ سے مجھے ذات العطا قین کہا جانے لگا۔

۱۵۰۲- حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن ابی یوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، عباد بن عبد اللہ، عبد اللہ بن زبیر، زبیر کی سند سے روایت ہے کہ اسامہ بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کی تو ان کے ہمراہ ابو بکرؓ نے اپنا کل مال لے لیا تھا (وہ مال تقریباً پانچ ہزار کی تعداد کے لگ بھگ ہوا ہوگا) ہمارے پاس ہمارے دادا ابو قافذ آئے اس وقت وہ دانا بنا ہو چکے تھے، کہنے لگے بخدا ابو بکرؓ نے اپنے آپ اور اپنے مال سے تمہیں محروم کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے جو کچھ تھا ساتھ لے گیا ہے۔ اسامہؓ کہتی ہیں میں نے ان کا دل بہلانے کے لئے کہا نہیں دادا جان وہ ہمارے لئے کافی مال گھر چھوڑ گئے ہیں کہتی ہیں میں نے گھر کے ایک روشندان میں کچھ کنکریاں جمع کیں اور ان پر کڑا پھیلا دیا، میرے والد صاحب اسی روشندان میں اپنا مال رکھا کرتے تھے، چنانچہ میں دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر اس روشندان کے پاس لے گئی، قریب جا کر کہا، دادا جان! آپ ہاتھ لگا کر دیکھیں ابو بکرؓ ہمارے لئے کتنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ ابو قافذ نے اپنا ہاتھ ان کنکریوں پر لگایا اور کہنے لگے، کوئی بات نہیں، بے شک تمہارے لئے اس نے جو کچھ چھوڑا بہت اچھا کیا، اس سے تمہارا گزارہ چل سکتا ہے۔ اسامہؓ فرماتی ہیں بخدا! ابو بکرؓ نے کچھ نہیں چھوڑا تھا میں نے یہ جیل صرف بوڑھے دادا کو تسلی دینے کے لئے کیا تھا۔

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ اسامہؓ کہتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ ہجرت مدینہ کے موقع پر مکہ سے نکل گئے ہمارے پاس قریش کے با اثر لوگ آئے جن میں ابو جہل بھی تھا، ابو بکرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے میں باہر نکلی کہنے لگے تمہارا باپ کہاں گیا ہے؟ میں نے کہا وہ بخدا مجھے پتہ نہیں کہاں چلے گئے، ابو جہل لعین نے مجھے رخسار پر زور دیا نچہ مارا جس سے میری پانی کان سے گر گئی، ابو جہل بڑا فاحش اور گندا انسان تھا۔ پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

۱۵۰۳- محمد بن علی، حسین بن موذو، ابراہیم بن سعید جوہری، ابواسامہ، ہشام بن عروہ عروہ کی سند سے روایت ہے، عروہ کہتے ہیں میں اور عبد اللہ بن زبیر حضرت اسامہؓ کے پاس گئے، ابن زبیر کے قتل ہونے سے دس دن پہلے، چنانچہ اسامہؓ بہت زیادہ بیمار تھیں، عبد اللہ کہنے لگے، اس وقت آپ کا کیا حال ہے؟ کہنے لگیں مجھے بہت تکلیف ہے کہنے لگے بے شک موت میں بڑی عافیت ہے کہنے لگیں شاید تمہیں میرے مرنے کا بہت شوق ہے اسی لئے موت کی تمنا بھی کر رہا ہے عروہ کہتے ہیں میں عبد اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور مجھے ہنسی آگئی، کہنے لگیں بخدا میں موت کی مشتاق نہیں ہوں، حتیٰ کہ تمہارا کچھ نہ کچھ فیصلہ ہو جائے، یا تمہیں قتل کیا جائے اور میں تمہارے قتل کو عند اللہ باعث ثواب سمجھوں یا تم محمد ہو جاؤ تاکہ میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکوں، تم جاگیروں کے پیش کئے جانے سے بچنا اور ہرگز موافقت نہ کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ موت سے ڈر کر قبول کر لو اور حق کو چھوڑ بیٹھو، عروہ کہتے ہیں ابن زبیر نے موت کو عافیت کی چیز اس لئے قرار دیا کہ لا محالہ انہیں قتل کیا جائے گا اسامہؓ کہیں ان کا سن کر غم و حزن میں مبتلا نہ ہو جائیں اس وقت ان کی عمر (۱۰۰) سال کے لگ بھگ تھی۔

۱۵۰۳- ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابن علیہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ کی سند سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن زبیر کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت اسماءؓ کے پاس آیا کہنے لگیں مجھے پتہ چلا ہے کہ قنسرہ پر رازوں نے عبداللہؓ کو الناسولی پر لٹکا دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک عبداللہؓ مجھے نہ دیا جائے اور میں اسے غسل نہ دے دوں اور اسے خوشبو لگاؤں، کنگناؤں اور پھر میں اسے اپنے ہاتھوں سے دفن نہ کر لوں، چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں عبدالملک بن مروان کا خط آ گیا ”کہ عبداللہؓ کی لاش اس کے ورثاء کو دی جائے“ چنانچہ عبداللہؓ کی لاش حضرت اسماءؓ کے پاس لائی گئی انھوں نے غسل دیا، خوشبو لگائی، حنوط لگائی، کفن دیا اور پھر انھیں دفن کیا، ایوب کہتے ہیں امیرا خیال ہے کہ اسماءؓ حضرت عبداللہؓ کے دفن کرنے کے بعد صرف تین دن تک زندہ رہیں۔

۱۵۰۵- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، داؤد بن عمرو، اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد، قیس بن احنف ثقفی، قاسم بن محمد کی سند مسلسل سے روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ اپنی چند لونڈیوں کے ہمراہ تشریف لائیں اور کہنے لگیں حجاج کہاں ہے؟ ہم نے کہا وہ یہاں پر نہیں ہے بولیں ہمارے پاس ان ہڈیوں کو لانے کا حکم دیدے چونکہ میں نے خود نبی ﷺ کو مشلہ (ناک، کان، ہونٹ کاٹنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، ہم نے کہا جب آئے گا ہم اسے کہہ دیں گے، پھر کہنے لگیں جب آجائے اسے خبر دے دو کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”قبیلہ بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم ہوگا“۔

### (۱۳۹) رمیصاء ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صحابیات میں سے ایک ام سلیمؓ ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے آگے سر جھکا لیا اور بہت سارے غزوات میں شرکت بھی کی۔

کہا گیا ہے کہ تصوف فراخی و مرضی کو چھوڑنا اور آزمائش کے وقت فراخی و مرضی کو لے لینا ہے۔

۱۵۰۶- عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، عبدالعزیز بن ابی سلمہ، بلشون، محمد بن مسند کی سند سے جاہلی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا، بس اچانک میں ابوظلمہ کی بیوی رمیصاء کے پاس ہوں۔

۱۵۰۷- قاروق خطابی، عبداللہ بن محمد بن ابی قریش، محمد بن عبداللہ انصاری، حمید کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا جو کہ ام سلیمؓ کے لطن سے تھا، بیمار ہو گیا، چنانچہ اسی بیماری میں وہ بچہ کو ٹھڑی میں مر گیا، ام سلیمؓ نے اسے ڈھانپ دیا اور ابوظلمہ نے گزشتہ روز کی طرح حسب دستور بیچے کا حال پوچھا کہنے لگیں، وہ پہلے کی بہ نسبت اچھے حال میں ہے، ابوظلمہ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ام سلیمؓ نے ان کے آگے کھانا بڑھا دیا، چنانچہ رات کو دونوں آرام سے بستر پر سو گئے اور ابوظلمہؓ نے ام سلیمؓ کے ساتھ نسوانی خواہش بھی پوری کی، جب سحری کا وقت ہوا ام سلیمؓ کہنے لگیں اے ابوظلمہؓ مجھے بناؤ اگر فلاں آدمی کے گھر والوں نے کسی سے کوئی چیز عاریہ (ادھار) مانگ لائی ہو اور وہ اس سے پوری طرح نفع لے چکے ہوں اور پھر واپسی کے لئے اس چیز کا جب مطالبہ کیا جائے تو ان پر گراں گزرے؟

۱۔ صحیح مسلم : کتاب فضائل الصحابة ۲۲۹، ومسند الامام احمد ۲/ ۸۷، ۹۱، ۹۲، والمستدرک ۳/ ۵۵۳، ومشكاة المصابيح ۵۹، ۸۵، والکنی للذولابی ۲/ ۳۶، ودلائل النبوة للبيهقي ۶/ ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۔ تہذیب الکمال ۸۳/ ۷۹ (۳۵/ ۳۶۵) والاصحاب ۳/ ۱۹۳۰، ۳۔ صحیح مسلم البخاری ۵/ ۱۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۷۲، وفتح الباری ۷/ ۳۰، والاحادیث الصحیحة ۱۰۳۵۔

ابو طلحہ کہنے لگے لینے والوں نے وہ ایسی کے معاملہ میں انصاف سے کام نہیں لیا، بولیں تمہارا بیٹا ہم نے اللہ سے عاریہ لیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے واپس لے لیا ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ نے اللہ کی حمد کی اور انسا اللہ و انسا الیہ راجعون پڑھا، پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور انھیں سارا واقعہ سنایا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ابو طلحہ! اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات کی ہم نشینی میں برکت کرے“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو نعم البدل کے طور پر عبد اللہ بن ابی طلحہ کی شکل میں بچہ عطا فرمایا۔

۱۵۰۸- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، سلیمان بن مقبرہ، ثابت بن انس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ کا ام سلیم کے بطن سے ایک لڑکا تھا جو مر گیا ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا کہ ابو طلحہ کو لڑکے کے مر جانے کی خبر نہ دوتا وقت تک میں خود انھیں نہ بتا دوں، اسے میں ابو طلحہ آگئے انھیں شام کا کھانا اور پانی وغیرہ پیش کیا ام سلیم نے اپنے آپ کو اچھی طرح سے سنوارا جب ابو طلحہ کھانی چکے تو اپنی خواہش نفس پوری کی۔ ام سلیم نے دیکھا کہ ابو طلحہ کھانی چکے ہیں اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی ہے پھر ان سے کہنے لگیں اے ابو طلحہ! مجھے بتاؤ ایک گھر والے دوسرے گھر والوں سے کوئی چیز عاریہ طلب کر لائیں اور پھر اسے واپس نہ کریں؟ کہنے لگے انھوں نے اچھا برتاؤ نہیں کیا، ام سلیم کہنے لگیں جب ایسی بات ہے تب پھر اپنے بیٹے کو عند اللہ باعث ثواب سمجھو، حضرت انس کہتے ہیں ابو طلحہ پہلے غصے ہو گئے اور پھر کہنے لگے تو نے مجھے چھوڑے رکھا اور یہاں تک کہ میں جن امور میں ملوث ہوا سو وہاں اور پھر تو مجھے میرے بیٹے کی موت کی خبر سناتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے شکایت کی کہ ام سلیم نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے۔ کہتے ہیں میری اس رات کی صحبت سے اللہ نے عبد اللہ بن ابی طلحہ عطا فرمایا۔

۱۵۰۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، محمد بن موسیٰ نخعی، فطری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کی سند سے انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ام سلیم کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور وہ تیار ہو گیا آئے دن اسکی بیماری میں اضافہ ہوتا رہا ہذا خروہ اللہ کو تیار ہوا ہو گیا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور مغرب کی نماز پڑھ کر واپس آئے، ان کے آنے سے پہلے پہلے ام سلیم نے بیچ کو لپیٹ کر گھر کے ایک خانے میں رکھ دیا، ابو طلحہ نے بیچ پر جھکنے کا ارادہ کیا کہ اتنے میں ام سلیم بول انھیں، میں آپ کو حق کا واسطہ دیتی ہوں بیچ کے قریب نہ جائیے چونکہ وہ آج کی رات پہلے سے بہتر ہے چنانچہ ام سلیم نے ابو طلحہ کو کھانا پیش کیا پھر انھیں خوشبو لگائی اور آرام سے سو گئے ابو طلحہ نے اپنی حاجت بھی پوری کی۔ پھر ام سلیم کہنے لگیں اے ابو طلحہ مجھے بتائیے اگر کچھ پڑوں دوسرے پڑوسیوں سے کوئی چیز عاریہ لے آئیں اور پھر گمان کر بیٹھیں کہ دوسرے پڑوسیوں نے وہ چیز انھیں کے پاس چھوڑ دی اور جب پہلے والے چیز کا مطالبہ کریں دوسرے والے اپنے لئے اس چیز کو پسند کریں اور واپس نہ دیں؟ کہنے لگے تب تو انھوں نے بہت برا برتاؤ کیا کہنے لگیں جب حق یونہی ہے تو پھر اللہ نے تجھے وہ بچہ عاریہ دیا تھا اب اس نے واپس لے لیا ہے اور وہ اس بیچ کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے واپس لے لے۔ چنانچہ ابو طلحہ صبح کو کوئی شخص کے پاس تشریف لے گئے اور انھیں سارا واقعہ کہ سنایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری اس رات میں برکت کرے۔ سو پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں عبد اللہ بن ابی طلحہ کی شکل میں نعم البدل عطا فرمایا۔

۱۵۱۰- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، محمد بن مسلم بن وارہ، محمد بن سعید بن سابق، عمرو بن ابی قیس، سعید بن مسروق، عبا بن رقاد،

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹،

کی سند سے روایت ہے ام سلمہ فرماتی ہیں میرا بیٹا مر گیا اور میرے شوہر گھر سے غائب تھے میں نے اس مردہ بچے کو گھر کے ایک کونے میں اٹھاپ کر رکھ دیا، اسے میں میرے شوہر آگئے میں انھی اور خوشبو وغیرہ لگائی، انھوں نے نفس کی خواہش پوری کی پھر میں نے انہیں کھانا پیش کیا وہ انھوں نے کھایا، پھر میں نے کہا کیا آپ کو پڑوسیوں کی عجیب بات نہ سناؤں؟ کہنے لگے کیا عجیب بات؟ کہا ایک چیز عاریۃ میں اور جب وہی کا مطالبہ کیا جائے تو انکار کر بیٹھیں، کہنے لگے بہت برابر تاؤ کیا کہنے لگیں یہ تیرا بیٹا ہے جو اللہ سے ہم نے عاریۃ لیا تھا۔ کہنے لگے کوئی حرج نہیں، تم نے مہر کو گزشتہ رات نہ چھوڑنے دیا۔ صبح کو نبی ﷺ کے پاس جا کر انھیں سارا واقعہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ ان کی رات میں برکت ڈال۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے مسجد میں ان کے سات بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

۱۵۱۱- ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، حمید بن سعید، محمد بن موسیٰ مخزومی فطری، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، کی سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے ام سلمہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو انکا مہر قبول اسلام ٹھہرا تھا۔ چنانچہ ام سلمہؓ کو ابو طلحہ کے پیغام کے نکاح سے پہلے اسلام قبول کر چکیں تھیں۔ کہنے لگیں میں تو مسلمان ہوں تمہارے ساتھ کیسے نکاح کر سکتی ہوں چنانچہ ابو طلحہ نے اسلام قبول کر لیا اور ان دونوں کے درمیان بطور مہر ابو طلحہ کا قبول اسلام تھا۔

۱۵۱۲- سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، جعفر بن سلیمان ثابت کی سند سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں ابو طلحہ نے قبول اسلام سے پہلے ام سلمہؓ کو پیغام نکاح دیا کہنے لگیں مجھے تو آپ سے نکاح کرنے میں رغبت ہے اور آپ جیساں کو رو نہیں کیا جا سکتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں ہاں اگر تو اسلام لے آئے تو یہی اسلام میرا مہر ہوگا۔ اس کے علاوہ میں تجھ سے کچھ نہیں مانگی گی، چنانچہ ابو طلحہ نے اسلام قبول کر لیا اور ام سلمہؓ سے نکاح کر لیا۔

۱۵۱۳- عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، سلیمان بن مغیرہ و حماد بن مسلم، جعفر بن سلیمان، ثابت، انسؓ کی سند سے روایت ہے ابو طلحہ نے آ کر ام سلمہؓ کو پیغام نکاح دیا اور اس بارے میں بات کی کہنے لگیں ابو طلحہ تم جیسے آدمی کو رو نہیں کیا جاتا لیکن تو کافر ہے اور میں مسلمان عورت ہوں مجھے اسلام تیرے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہنے لگے کوئی چیز تیرا مہر ہوگی بولیں میرا مہر کیا ہو سکتا ہے۔ کہنے لگے سونا چاندی، بولیں مجھے تم سے سونے چاندی کی ضرورت نہیں مجھے تمہارا قبول اسلام چاہیے۔ کہنے لگے قبول اسلام میں بڑی عبادت کون کرے گا؟ بولیں رسول اللہ ﷺ! ابو طلحہؓ نبی ﷺ کی تلاش میں چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں بیٹھے ہوئے تھے جب ابو طلحہؓ کو دیکھا فرمایا: ابو طلحہؓ تمہارے پاس پیشانی میں اسلام کی چمک لے کر آیا ہے۔ انھوں نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا اور ام سلمہؓ کے ساتھ قبول اسلام پر نکاح کر لیا۔ ثابت کہتے ہیں ہم نے نہیں سنا کہ اتنا عظیم الشان مہر کسی عورت کا ہوا ہو کہ وہ قبول اسلام کو مہر مقرر کر کے نکاح کر لے، ام سلمہؓ خوبصورت عورت تھیں ان کی آنکھوں میں ہلکی سی زردی تھی۔

۱۵۱۴- محمد بن علی، حسین بن محمد حوانی، احمد بن ستان، یزید بن ہارون، حماد، ثابت، اسماعیل بن عبد اللہ ابو طلحہ کی سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلمہؓ کو پیغام نکاح بھیجا کہنے لگیں، ابو طلحہ تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جسکی تم عبادت کرتے ہو، وہ ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں جھٹی نے بنایا ہے۔ کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ زمین سے اگنے والی لکڑی تم عبادت کرتے ہو جس کو فلاں جھٹی نے تمہارے معبود کی شکل میں بنایا۔ اگر تو اسلام لے آئے تو میں تجھ سے قبول اسلام کے علاوہ کسی مہر کا مطالبہ نہیں کروں گی۔

۱. صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۱۰۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۶۶، و مسند الامام احمد ۳/۱۹۶، و عمل  
 اليوم واللیلة لابن السنی ۶۱۴.

۲. السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۶۶، و تاریخ ابن عساکر ۶/۷۶ (التہذیب)

ابو طلحہ کہنے لگے مجھے کچھ مہلت چاہیے تاکہ میں غور و فکر کر لوں، اس وقت ابو طلحہ چلے گئے پھر جب دوبارہ آئے تو کلمہ شہادت کا اقرار کیا اور مسلمان ہو گئے ام سلمہ حضرت انس سے کہنے لگیں اے انس! ابو طلحہ کا نکاح کر دو۔

۱۵۱۵- فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، حجاج بن منہال، حماد، ثابت کی سند سے روایت ہے کہ ام سلمہ غزوہ حنین کے موقع پر ابو طلحہ کے ساتھ تھیں اور ان کے پاس ایک خنجر تھا، ابو طلحہ نے پوچھا ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں یہ خنجر میں نے اس لئے اپنے پاس رکھا ہے ممکن ہے کوئی مشرک میرے قریب آنے کی جسارت کرے تاکہ میں اسے خنجر کے ساتھ کچوکے لگا سکوں۔ ابو طلحہ بولے! یا رسول اللہ آپ نے نہیں سنا ام سلمہ کیا کہتی ہے؟ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کو ساری بات سنائی۔  
ارشاد فرمایا اے ام سلمہ! اللہ عزوجل شانہ نے ہماری بھرپور اور احسن طریقے سے کفایت فرمائی ہے۔

۱۵۱۶- عبد اللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، حماد، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس کی سند سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر ابو طلحہ نے ام سلمہ کو ایک خنجر اٹھائے دیکھا کہنے لگے تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟ بولیں، ممکن ہے کوئی بھولا بھونکا مشرک میرے قریب آجائے تاکہ میں اس کے پیٹ میں کچوکے لگا سکوں۔ چنانچہ ابو طلحہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کر دیا۔ فرمانے لگے ام سلمہ! اللہ تعالیٰ نے ہماری بھرپور اور بڑے اچھے طریقے سے کفایت کی ہے۔

۱۵۱۷- ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، علی بن علی بن عثمان، جعفر بن مہران، عبد الوارث، عبد العزیز کی سند سے روایت ہے کہ انس بن مالک فرماتے ہیں میں نے غزوہ احد کے دن عائشہ اور ام سلمہ کو دیکھا کہ انھوں نے پانچے اوپر کئے ہوئے ہیں اور جلدی سے آجاری ہیں میں نے ان کی پٹلیوں پر بندوقی پازیب دیکھی چنانچہ دونوں اپنی بیٹیوں پر منگینے پانی سے بھر کر لاری ہیں اور لوگوں کو پادتی جاری ہیں پھر واپس جاتی ہیں اور آجاتی ہیں اور لوگوں کو پانی پادتی جاری ہیں۔

۱۵۱۸- ابو احمد محمد بن احمد، جعی بن محمد بن سکن، حیان، ہمام، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ازواج مطہرات کے گھروں کے علاوہ صرف ام سلمہ کے گھر میں جاتے تھے اور ان کے علاوہ کسی کے گھر میں نہیں جاتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی، فرمایا مجھے ام سلمہ پر رحم آتا ہے چونکہ اس کا بھائی میرے ساتھ شہید ہوا ہے۔  
۱۵۱۹- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی سلیمان بن مغیرہ، ثابت انس کی سند سے روایت ہے کہ انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے سو گئے اور آپ ﷺ کے چہرے مبارک پر سینے کی لڑیاں پہنے لگیں، ام سلمہ نے موقع قیمت سمجھا ایک بوسل لائی اور اس میں بیٹہ بھر لیا، اتنے میں نبی ﷺ بیدار ہو گئے اور فرمایا ام سلمہ! تم کیا کر رہی تھیں؟ بولیں یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اسے خوشبو میں ڈالیں گے چونکہ وہ خوشبو سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

### (۱۴۰) حضرت ام حرام بنت ملحان

صحابیات میں سے ایک نیکوکار، مسندری لشکر میں شہید ہونے والی نہایت ہی پرہیزگار ام حرام بنت ملحان ہیں۔ کہا گیا ہے کہ اپنے آپ کو کھپانے، ایثار اور اختیار کی خدمت بجالانے کا نام تصوف ہے۔

۴۰۱ صحیح مسلم کتاب الجہاد ۱۳۳۔ و مسند الامام احمد ۳/۱۰۸ و السنن الکبریٰ للبیہقی ۶/۳۰۷ و دلائل النبوة للبیہقی ۵/۱۰۵ و طبقات ابن سعد ۸/۳۱۱۔  
۳ صحیح البخاری ۳/۳۳ و صحیح مسلم ۸/۱۹۰ و طبقات ابن سعد ۸/۳۱۳۔  
۴ تہذیب الکمال ۲۴/۹۶ (۳۳۸/۳۵) و طبقات ابن سعد ۸/۳۳۳ و سیر النبلاء ۲/۳۱۷۔

۱۵۲۰- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب، قنصی، مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی قبا کی طرف تشریف لے جاتے تو حضرت ام حرام کے گھر آتے اور کھانا نوش فرماتے تھے اور ام حرام عبادہ بن صامت کے عقد خان میں تھیں چنانچہ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور کھانا کھا کر آرام فرمایا۔ ام حرام نے آپ ﷺ کے سر مبارک میں جو مٹی چاٹ کر ناشروع کیں آپ ﷺ کو نیند آگئی۔ لیکن تموزی دیر کے بعد مسکراتے ہوئے اٹھ گئے اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور وہ یہ کہ میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں غزوہ کے ارادے سے سوار ہیں۔ حضرت ام حرام نے کہا یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے دعا کی اور پھر آرام فرمایا، کچھ دیر کے بعد پھر مسکراتے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے مسکرانے کی وجہ پوچھی فرمایا میں نے ایک اور خواب دیکھا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ ام حرام نے پھر اپنی شرکت کی دعا کی درخواست کی فرمایا ”تم پہلی جماعت کے ساتھ ہوگی“ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ام حرام نے معاویہ کے عہد میں ایک لشکر کے ہمراہ سمندر کے راستے سفر کیا۔ جب سمندر سے نکل کر ساحل پر آئیں اور گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوتے گریز میں آئے اور وہیں شہید ہو گئیں۔

۱۵۲۱- ابواسحاق بن حمزہ و محمد بن یحییٰ مروزی و حماد بن زید، یحییٰ بن سعید، محمد بن یحییٰ بن حبان، انس بن مالک کی سند سے روایت ہے کہ ام حرام فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور تموزی دیر کے لئے آرام فرمایا پھر اچانک مسکراتے ہوئے اٹھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کیوں مسکرا رہے ہیں، فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ سمندر کے راستے بادشاہوں کی طرح تختوں پر (جہاد کے ارادے سے) سفر کر رہے ہیں۔ ابولیس یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شریک کر دے“ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ام حرام کے ساتھ عبادہ بن صامت نے نکاح کر لیا اور عبادہ کے ہمراہ سمندر میں سفر کیا جب ساحل سمندر پر پہنچیں اور جو نہی سواری پر بیٹھیں تو سواری نے انہیں بچھا دیا جس سے زمین پر گر کر ان کی گردن ٹوٹ گئی اور پھر اس کے صدمہ میں وفات پائی۔

یہ روایت ثوری، حماد بن سلمہ، بیہق بن سعید اور عبد الوارث سے بھی مروی ہے اور اسماعیل بن جعفر اور زائدہ نے ابی طلحہ عن انس بن مالک کی سند سے اس کو روایت کیا ہے اور حسین بن علی نے زائدہ عن یحییٰ بن عمار بن قفل عن انس کی سند سے منفرد روایت کیا ہے۔

۱۵۲۲- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ہشام بن عمار، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، خالد بن معدان، عمیر بن اسود طوسی کی سند سے روایت ہے، عمیر کہتے ہیں میں عبادہ بن صامت کے پاس گیا اور وہ اس وقت ایک خیمے میں اپنی بیوی ام حرام کے ساتھ تھے، ام حرام کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے پہلا گروہ جو سمندر کی جنگ لڑے گا ان کے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے۔ کہنے لگیں یا رسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں گی؟ فرمایا، ہاں تو ان میں سے ہوگی۔

ثور کہتے ہیں میں نے ام حرام سے یہ حدیث سنی در آنحالیکہ وہ سمندر میں محو سفر تھیں، ہشام کہتے ہیں میں نے ان کی قبر ساحل سمندر پر قافیس مقام پر دیکھی ہے اور میں ان کی قبر پر کھڑا بھی رہا۔

۱۵۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری، ابو کریب، حسین بن علی بھٹی، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عاز کہتے ہیں کہ حرام بنت ملحان کی قبر قبر میں ہے اور وہاں کے لوگ کہا کرتے ہیں کہ یہ ایک برگزیدہ نیک صالحہ عورت کی قبر ہے۔

### (۱۳۱) ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صحابیات میں سے ایک شہید قاریہ ام ورقہ انصاریہؓ بھی ہیں۔ مہاجر مورتوں کی امامت کراتی تھیں اکثر رسول اللہ ﷺ ان سے ملنے جاتے۔

۱۵۲۳- ابوعلی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حزنی، ابو نعیم، ولید بن جمیع، وہ اپنی دادی سے ام ورقہؓ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام ورقہ سے ملنے آتے اور انھیں شہیدہ کے نام سے پکارتے تھے، ام ورقہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں اور اکثر تلاوت میں مصروف رہتیں، رسول اللہ ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے نکلے تو آپ ﷺ سے شرکت کی اجازت مانگی کہ زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمارداری کروانے کی ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کے بدلے میں مجھے شہادت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تم گھر میں رہو بخدا تم کو وہیں شہادت عطا فرمائے گا“ (رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ کو اپنے گھر کی مورتوں کا امام بنایا تھا)۔

(ام ورقہ نے اپنی ایک لوطی اور غلام کو مدبر بنایا تھا (یعنی اس شرط پر آزاد کیا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) ان بد بختوں نے اس وعدے سے ناجائز فائدہ اٹھایا، اور رات کو ایک چادر ڈال کر ان کا کام تمام کر دیا، یہ خلافت عمرؓ کا واقعہ ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا کہ ام ورقہؓ کو ان کے غلام اور لوطی نے قتل کر دیا ہے فرمانے لگے (رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ”شہیدہ کے گھر چلو“۔  
وکیع اللہ بن جمیع نے اس کے مشر روایت کیا ہے۔

### (۱۳۲) ام سلیطہ انصاریہؓ

صحابیات میں سے ایک حصول جنت کے لئے محنت کرنے والی، نمازیہ ام سلیطہ انصاریہؓ بھی ہیں نبی ﷺ کے ساتھ احد میں شریک رہیں کبھی اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈریں۔

۱۵۲۵- ابو بکر بن خالد، احمد بن ابراہیم بن ملحان، ابن بکیر، لیث بن سعد، یونس بن یزید کے ابن شہاب، ثعلبہ بن ابی مالک کی سند سے روایت ہے کہ عمرؓ نے اہل مدینہ کی مورتوں میں کپڑے تقسیم کئے ان میں سے ایک عمدہ قسم کا کپڑا باقی بچ گیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا یا امیر المؤمنین یہ عمدہ کپڑا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ بنت علیؓ کو دے دیں، حضرت عمرؓ فرمانے لگے ”ام سلیطہ اس کپڑے کی زیادہ حقدار ہے، ام سلیطہ انصاریہ کی ان مورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور غزوہ احد میں ہمارے لئے مشکیزے بھر کر لاتی تھیں۔

### (۱۳۳) خولہ بنت قیسؓ

صحابیات میں سے ایک نیک صالحہ خولہ بنت قیسؓ بھی ہیں۔

۱۵۲۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص مدوسی، عاصم بن علی، ابو معشر، سعید بن مقرئ، عبید بن سنوط کی سند سے روایت ہے عبید کہتے ہیں

۱۔ تہذیب الکمال ۱۹/۸۰ (۳۵/۳۹۰) والاستیعاب ۳/۱۹۶۵۔

۲۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۱۳۰، ۱/۳۰۶، وطیقات ابن سعد ۸/۳۳۵، وکنز العمال ۹۲/۳۷۵، والمسند للامام

احمد ۲/۳۰۵، والمطالب العالیۃ ۳۱۵۹، ودلائل النبوة للبیہقی ۶/۳۸

۳۔ تہذیب الکمال ۳۰/۸۷ (۳۵/۱۶۴)





تک کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں تا وقتیکہ کھانا کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں۔  
رواد شریک عن حبیب ثموہ۔

### (۱۳۵) حوالہ بنت تویت

صحابیات میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والی، مہاجرہ، تہجد گزار اور ثابت قدم رہنے والی حوالہ بنت تویت بھی ہیں۔  
۱۵۲۹- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابوالاسامہ، عثمان بن عمر، یونس بن یزید، زہری، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تھے اتنے میں حوالہ ابھر سے گزریں، حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ حوالہ ہے اور لوگ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ رات کو نہیں سوتی آپ ﷺ فرمانے لگے، کیا رات کو نہیں سوتی؟ اتنا ہی عمل کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو بخدا، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، تا وقتیکہ تم خود نہ اکتا جاؤ۔

۱۵۳۰- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن حجاج، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی جب جانے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کون عورت ہے؟ یولیس یا رسول اللہ! کیا آپ اسے نہیں جانتے؟ یہ فلاں عورت ہے رات کو سوتی نہیں اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے ارشاد فرمایا، چھوڑ، چھوڑ، پھر فرمایا تم اپنے اوپر اتنا ہی عمل لازم کرو جتنے کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا حتیٰ کہ تم نہ اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

### (۱۳۶) ام شریک اسدیہ

صحابیات مکرمات میں سے ایک ام شریک اسدیہ بھی ہیں جنکے بڑے عجیب حالات ہیں۔

۱۵۳۱- ابراہیم بن احمد بن فرح، عمر مفری، محمد بن مروان، محمد بن سائب کلبی، ابوصالح کی سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ام شریک مکہ میں تھیں کہ وہ اسلام کی عظمت سے متاثر ہو کر اسلام لے آئیں (ام شریک قریش اور بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں) اور وہ اس وقت ابو عسکری دوی کے عقد نکاح میں تھیں، اسلام لانے کے بعد وہ چپکے سے قریش کی عورتوں سے ہٹیں اور انہیں اسلام لانے کی دعوت و ترغیب دیتیں، حتیٰ کہ ان کے اس کردار کا اہل مکہ کو پتہ چل گیا، چنانچہ انہوں نے ام شریک کو پکڑا اور کہنے لگے اگر ہمیں تیری قوم کا لحاظ نہ ہوتا ہم تجھے سخت سزا دیتے لیکن ہم تجھے مسلمانوں کے پاس بھیج کر ہی دم لیں گے، ام شریک فرماتی ہیں کہ اہل مکہ نے مجھے تنگی پیٹھ والے اونٹ پر سوار کیا، میرے نیچے کوئی کپڑا یا زین وغیرہ نہ تھی پھر انہوں نے مجھے تین دن تک اسی حالت میں چھوڑے رکھا، مجھے کھانا کھلاتے اور تہی پانی پلاتے، تین دن میرے اوپر ایسے بیتے کہ زمین میں موجود کوئی شیء ایسی نہیں تھی جسکو سستی ہوں

۲۔ مسند الامام احمد ۶/۳۶۵، سنن الدارمی ۲/۱۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۰۵، وصحیح ابن حبان ۳/۹۵۳، مسوار (و الزهد لابن المبارک ۵۰۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳/۸۶، وشرح السنة ۶/۳۷۶، ومشکاۃ المصابیح ۸۱، والدر المنثور ۱/۱۸۱، وطبقات ابن سعد ۸/۳۰۳، ولفی المطبوعہ: صبت علیہ۔

۱۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاة المسافرين، ومسند الامام احمد ۶/۲۳۷۔

۲۔ صحیح مسلم، باب ۳۱ من صلاة المسافرين، ومسند الامام احمد ۶/۱۲۲، ۱۲۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/

۲۲۸، ومجمع الزوائد ۲/۲۵۹، وشرح السنة ۳/۳۸، والشمال للترمذی ۵۵، ۱۶۰، وکنز العمال ۵۳۰۲۔

۳۔ تہذیب الکمال ۸۵، ۷۹ (۳۵/۳۶)۔

چنانچہ انھوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے دھوپ میں باندھ دیتے اور خود سائے میں جا بیٹھتے، اور مجھے کھانے پینے کو بچو نہ دیتے، میں مسلسل اسی حالت پر رہتی یہاں تک کہ وہ اگلی منزل کی طرف کوچ کر جاتے، اسی اثناء میں وہ ایک جگہ رُکے، انھوں نے مجھے دھوپ میں باندھ دیا اور خود سائے میں جا بیٹھے، اچانک میں اپنے سینے پر کسی ٹھنڈی چیز کے بوجھ کو محسوس کرنے لگی میں نے اسے پکڑا، کیا دیکھتی ہوں کہ وہ ٹھنڈے پانی کا ایک ڈول ہے میں نے اس سے تھوڑا سا پانی پیا مگر مجھ سے بٹھایا گیا اور بلند ہو گیا، وہ ڈول پھر لوٹ آیا میں نے دوبارہ پکڑا اور تھوڑا سا پانی پیا مگر پھر اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میرے ساتھ اس طرح کئی بار ہوا بالآخر میں نے سیر ہو کر پانی پیا اور جو باقی بچا اسے اپنے جسم اور کپڑوں پر اٹھرایا، دیا جب وہ لوگ (اہل مکہ) بیدار ہوئے تو وہ پانی کے اثرات محسوس کرنے لگے اور انھوں نے مجھے اچھی حالت میں پایا، کہنے لگے تو کھل گئی تھی اور ہمارے منگیلے سے تو نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے کہا بھلا، میں نے ایسا نہیں کیا لیکن میرے ساتھ یہ یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ کہنے لگے اگر تو سچی ہے تو پھر تیرا دین ہمارے دین سے بہتر ہے چنانچہ جب انھوں نے اپنے منگیلے کو دیکھا تو انھیں جوں کا توں پایا۔ اب کی بار انھیں ڈھائے گئے ظلم پر انھوں ہوا، اس کے بعد ام شریک نبی ﷺ کی طرف کوچ کر گئی اور انھیں اپنا نفس بلامہر بہہ کیا، آپ ﷺ نے قبول فرمایا اور ان کے پاس داخل ہو گئے۔

### (۱۳۷) ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام ایمن نے مدینہ کی طرف پیدل ہجرت کی تھی، عبادت گزار، قائمہ اہل اور صائمہ انھار تھیں۔

۱۵۳۲- ابو عمرو عثمان بن محمد عثمانی، امیہ بن محمد باہلی، محمد بن سحیحی ازدی بن عبادة، ہشام بن حسان، عثمان بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ ام ایمن نے مکہ سے مدینہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی حالانکہ ان کے پاس سواری کا بندوبست تھا اور نہ ہی زادراہ کا، اسی بے سرو سامانی کے عالم میں روزہ رکھ کر چل پڑیں، راستے میں شدید پیاس لگی قریب تھا کہ مر جائیں، کہتی ہیں، جب میں روحاء مقام پر پہنچی سورج غروب ہو چکا تھا اچانک میں اپنے سر پر ہلکی سی سرسراہٹ محسوس کرنے لگی سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہوں کہ ایک پانی سے بھر ڈول سفیدی کے ساتھ بندھا آسمان سے لٹکا ہوا ہے، وہ ڈول میرے اور قریب ہوا یہاں تک کہ میں نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لی، میں نے سیر ہو کر پانی پیا، اس کے بعد مجھے کبھی پیاس نہیں لگی حتیٰ کہ میں دھوپ کے اندر بھی چکر لگاتی رہتی ہوں تاکہ مجھے پیاس لگے۔

۱۵۳۳- ابو عمرو بن محمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن بہلول، شبابہ بن سوار، عبدالملک بن حسین بن ابو مالک نخعی، اسود بن قیس، عزیٰ کی سند سے ام ایمن کہتی ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے گھر پر رات گزار لی، رات کو اٹھے اور گھر پر رکھے ٹھیکرے میں پوٹاب کیا، اسی اثناء میں مجھے سخت پیاس لگی حتیٰ کہ ٹھیکرے میں جو کچھ تھا میں نے پی لیا، مجھے پتہ تک بھی نہیں چلا کہ اس میں کیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ام ایمن! ٹھیکرے میں جو پوٹاب ہے اسے باہر گرادو۔ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کیا ہے ٹھیکرے میں جو کچھ تھا وہ میں رات کو پی چکی ہوں، نبی ﷺ سن کر نفس پڑے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر فرمایا سن لو تمہارے پیٹ میں اس کے بعد کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔

۱۵۳۴- سلیمان بن احمد، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، ابن وہب، عمرو بن حارث، بکر بن سوادہ، حنظل بن عبداللہ کی سند سے ام ایمن روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے آٹا چھان کر نبی ﷺ کے لئے روٹی پکائی آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں

۱۔ تہذیب الکمال (۳۵/۳۲۹) والاستیعاب ۳/۱۷۹۳۔

۲۔ المستدرک ۳/۶۳، ۶۴ (ودلائل النبوة المصنف ۱۵۹) ومجمع الزوائد ۸/۲۷۱ واتحاف السادة المطہین ۷/

۱۱ اوتخویج الاحیاء ۲/۳۶۳۔ وکنز العمال ۳۲۲۵۶

انہیں آٹا بنایا جاتا ہے، میں نے چاہا آپ کے لئے روٹی پکا لائیں، ارشاد فرمایا اسے بھوسی کے ساتھ ملا کر دو بارہ گوندھو یا  
 ۱۵۳۵- محمد بن علی، حسین بن محمد بن حماد، عبد القدوس، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کی سند سے روایت ہے، حضرت انس فرماتے  
 ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ام ایمن سے ملنے گیا، ام ایمن نے کھانا یا سُر بت پیش کیا لیکن رسول اللہ ﷺ یا تو روزے میں تھے یا اس  
 وقت کھانا تناول فرمانے کی خواہش نہیں تھی، ام ایمن آپ ﷺ سے چھڑنے لگیں اور بار بار کہتی یا رسول اللہ تناول فرمائیے۔  
 جب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ابو بکر اور عمرؓ ام ایمن سے ملنے گئے، جب انہیں دیکھا تو رو پڑیں، دونوں نے پوچھا

کیوں، کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ کے لئے خدا تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے لیکن میں اس لئے رو رہی  
 ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار  
 رونے لگے۔

۱۵۳۶- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو حذیفہ، سفیان، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب کی سند سے روایت ہے کہ جب رسول  
 اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا تو ام ایمن زار و قطار رونے لگیں، ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ کہنے لگیں اب ہم سے وحی کا  
 سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ (ام ایمن اسامہ بن زید کی والدہ تھیں)

(۱۳۸) سیرۃ

سیرۃ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ہر وقت تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتی تھیں۔

۱۵۳۷- جعفر بن محمد عمرو، ابو حصین، یحییٰ حسانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن بشر، ہانی بن عثمان، ام مہدیہ کی  
 سند سے سیرۃ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم (عورتوں) سے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم تسبیح و تہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر  
 لازم کر لو اور ان اذکار کو اگھیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ قیامت کے دن اگھیوں سے سوال کیا جائے گا اور ان سے باتیں کروائی جائیں گی،  
 غفلت سے کام مت لو کہیں تم اللہ کی رحمت کو بھول نہ جاؤ۔ ۳

(۱۳۹) نسیب ثقیفہ

نسیب بھی صحابیات ولیات کرمات میں سے ایک ہیں، بڑی نماز گزار اور صدقات کرنے والی تھیں کہ اپنے زیورات بھی  
 تقرب الی اللہ کی خاطر اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیئے۔

۱۵۳۸- حبیب بن حسن، قاضی یوسف، ابوریح زهرانی، اسماعیل بن جعفر، عمرو بن ابی عمرو، ابوسعید مقبری کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی  
 روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے واپس لوٹے اور عورتوں کے پاس آ کر ارشاد فرمایا اے عورتوں کی جماعت! میں

۱- سنن ابن ماجہ ۳۳۳۶، والزهد لابن المبارک ۵۵، ۲۵۵، والترغیب والترہیب ۱۸۳/۳، وکنز العمال ۲۳۵۱.  
 ۲- تہذیب الکمال ۴۹۳۶ (۳۲۵/۳۵)، و تہذیب التہذیب ۵۸/۱۲، و التقریب ۲/۶۱۸، و الاصابہ ۳/۲۹.  
 ۳- طبقات ابن سعد ۲۴۷/۸، وکنز العمال ۱۹۲۸، و مستند الامام احمد ۳۷۱/۶.  
 ۴- تہذیب التہذیب ۲۲۲/۱۲، و التقریب ۲/۶۰۰، و الاصابہ ۳/۳۱۹، و الاستیعاب ۳/۳۱۷.  
 ۱۰/۱۳۸، و المستدرک ۲/۱۹۰، ۳/۶۰۳، و فتح الباری ۱/۳۰۵.

تمہاری اکثریت کو جہنم میں دیکھتا ہوں لہذا جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرو، ان حاضر عورتوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ بھی تھیں، وہ فوراً عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس گئیں اور انھیں سارا قصہ سنایا اور اپنے زیورات سنبھالنے لگیں، انھیں دیکھ کر عبد اللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے، ان زیورات کو لے کر کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگیں میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی قربت حاصل کرنے جا رہی ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اہل نار (جہنمیوں) کا شریک نہ ٹھہرائے، کہنے لگے ان زیورات کو میرے پاس لاؤ اور انھیں میرے اور میرے بیٹے پر صدقہ کرو چنانکہ ہم بھی اس کے مستحق ہیں۔

۱۵۳۹- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، عبد الواحد غیاث، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، عروہ، عبد اللہ بن عبد اللہ ثقفی کی سند سے روایت ہے کہ لیلۃ (زینب) عبد اللہ بن مسعودؓ کی بیوی تھیں اور اپنے ہاتھ سے اشیاء بنا کر فروخت کرتی تھیں ایک دن عبد اللہ بن مسعودؓ کہنے لگیں تم نے اور تمہاری اولاد نے مجھ کو صدقہ و خیرات سے روک رکھا ہے لہذا رسول اللہ ﷺ سے پوچھو اگر (تمہارے اوپر خرچ کرنے میں) مجھے کچھ ثواب ملتا ہے تو فیہا ورنہ اللہ کے راستے میں خیرات کروں گی کہنے لگے اگر تمہیں کچھ ثواب نہ ملتا ہو تو مجھے ناپسند ہے کہ تم ہم پر خرچ کرنے سے ہاتھ روک لو، چنانچہ زینبؓ نے آپ ﷺ سے پوچھا، ارشاد فرمایا تمہیں ان پر خرچ کرنا چاہیے یقیناً تمہارے لئے اجر و ثواب ہے۔

۱۵۴۰- عبد اللہ بن جعفر، یونس ابو داؤد، شعبہ، اعمش، ابو یزائدہ، عمرو بن حارث، زینب مہقریہ کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے ارشاد فرمایا صدقہ کرو، اگرچہ تمہیں اپنے زیورات ہی کیوں نہ دینے پڑیں، زینبؓ اپنے خاوند عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہنے لگیں، کیا میری طرف سے کافی ہو جائے گا کہ میں آپ اور اپنے یتیم بھتیجے اور بھانجیوں پر صدقہ کروں؟ یعنی کیا مجھے ان پر صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (عبد اللہ بن مسعودؓ کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا) کہنے لگے رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لو، زینبؓ کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اچانک ایک انصاری عورت اسی مسئلہ کو لئے وہاں موجود تھی، چنانچہ ہمیں آنے کی وجہ پوچھنے بلالؓ باہر آئے، ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھ لاؤ اور ہمارے متعلق نہیں بتلانا کہ ہم کون ہیں، بلالؓ واپس آپ ﷺ کے پاس اندر چلے گئے اور انھیں ساری بات بتلا دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ان سے کہو کہ تمہارے لئے دو اجر ہیں، ایک قربت (صلہ رحمی) رکھنے کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

### (۱۵۰) ماریہؓ

ماریہؓ رسول اللہ ﷺ کی خاص خادمہ ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد بھی کیا۔

۱۵۴۱- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر بن صباح، معطل بن اسد، محمد بن عمران، عبد اللہ بن حبیب، ام سلیمان، وہ اپنی ماں سے مذکورہ سند مسلسل سے ماریہؓ روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک غزوہ کے موقع پر اپنے آپ کو جھکایا تاکہ رسول اللہ ﷺ ان کے واسطے سے دیوار پر چڑھ کر مشرکین کو تیر ماریں۔

### (۱۵۱) عمیرہ بنت مسعود اور ان کی بہنیں

۱۵۳۲- محمد بن علی، حسین بن حماد، ہلال بن بشیر، اسحاق بن اور بس احوال، ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ، جعفر بن محمود، عمیرہ بنت مسعود کی سند سے روایت ہے، عمیرہ اپنی پانچ بہنوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے گئیں اور آگے رسول اللہ ﷺ چھوئے چھوئے نکلے کیا ہوا گوشت تناول فرما رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ گوشت چبا کر انہیں دیا اور انہوں نے آپ میں تقسیم کر لیا اور ایک ایک کھلا چبایا جعفر کہتے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئیں مگر کسی کو بھی گندہ دہنی یا کسی قسم کے درد و الم کی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔

### (۱۵۲) سوداء

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنہوں نے اکثر اوقات مساجد کو اپنے لئے قیام گاہ بنایا۔

۱۵۳۳- عروہ، عبد اللہ بن زبیر کی سند سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عربوں کے ایک قبیلے کی ایک لوطی تھی، جیسے انہوں نے آزاد کر دیا تھا آزادی ملنے کے بعد انہیں کے ساتھ سکونت پذیر تھی، چنانچہ ایک دن قبیلے والوں کی ایک بچی گھر سے باہر نکلتی ہوئی نکل آئی اور اس کے گلے میں قیمتی موتیوں کا بنا ہوا ہار پڑا تھا، بچی نے وہ ہار گلے سے نکال کر کہیں رکھ دیا یا اس سے کہیں گر گیا، اتفاقاً ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار کو گوشت کا ٹکڑا سمجھ کر اچکھایا، چنانچہ قبیلے والوں نے ہار کی تلاش شروع کر دی، وہ لوطی کہتی ہے کہ انہوں نے مجھے تھم کر بنا شروع کر دیا۔ آپ کہتی ہیں کہ انہوں نے ہر طرف ہار کو تلاش کیا حتیٰ کہ میری شرم گاہ میں بھی تلاش کیا۔ اللہ کی قسم میں مہبوت کھڑی تھی کہ اچانک ادھر سے ایک چیل گزری اور اس نے ہار ان کے درمیان لا کر پھینک دیا میں نے کہا یہ رہا وہ ہار جس کے چرانے کا تم مجھ پر شک کر رہے تھے حالانکہ میں اس سے بالکل بری الذمہ ہوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وہ پھاری نبی ﷺ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا، اور اس کا خیمہ مسجد میں نصب کیا گیا، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ لوطی میرے پاس آ کر باتیں کرتی رہتی اور جب بھی بیٹھتی تو اسکی زبان پر یہ شعر ہوتا۔

ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا. الا انه من بلدة الكفر نجاني.

(ہار کا واقعہ میرے رب کے عجائبات میں سے ہے خوب سن لو! اس واقعہ نے مجھے کفرستان سے نجات دی ہے) میں نے کہا تجھے کیا ہوا کہ جب بھی تو بیٹھتی ہے تیری زبان پر یہی شعر ہوتا ہے؟ چنانچہ اس نے مجھے یہ واقعہ بتایا۔

### (۱۵۳) انصار یہ رضی اللہ عنہما

انصار یہؓ محنت کش عورت تھیں حوادث پر صبر کرتی تھیں۔

۱۵۳۴- امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، محمد بن حمید، محمد بن ہارون بن حمید، محمد بن حمید، عبد الرحمن بن مغراء، مفضل بن فضال، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر اہل مدینہ میں کچھ کھلبلی سی جگہ تھی ہر طرف سے لوگوں کی چوگونیاں بلند ہونے لگیں کہ محمد ﷺ شہید کر دیئے گئے۔ اچانک ایک انصاری عورت سامنے آئی اور اپنے بھائی، بیٹے، باپ اور خاوند کا استقبال کیا (یہ سب حضرات شہید ہو چکے تھے) کہنے لگی یہ کون لوگ ہیں صحابہؓ نے کہا یہ تیرا بھائی، باپ، شوہر اور بیٹا ہیں، کہنے لگی نبی ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہؓ کہنے لگے وہ تیرے آگے ہیں۔ چنانچہ وہ انصار یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی آئی اور آپ ﷺ کا دامن پکڑ کر کہنے

۱- ایک روایت میں غش کا لفظ آتا ہے جبکہ صحیحی مجوزے سے اس وقت مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ کی اجازت سے صحابہؓ نے اس لوطی کے لئے چادروں وغیرہ کی تان کر مجوزہ تری بنا لکھڑی بنالی ہوگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو کتاب الصلوٰۃ کی بحث میں ذکر کیا ہے ۱۲۱۲-

گئی یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں جب آپ محفوظ ہیں تو مجھے کچھ پروا نہیں ہے۔

### (۱۵۴) سوداءؓ

صحابیات میں سے ایک سوداءؓ بھی ہیں جنہوں نے آزمائشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۱۵۲۵- ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمود بن محمد، عبدالاعلیٰ، عیسیٰ بن سید، عمران ابو بکر، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھ سے کہا کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھلائیں یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے مرگی کا عارضہ پیش آیا ہے جس کی وجہ سے (بد حالی کے عالم میں) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے ارشاد فرمایا اگر تو صبر کرے تو جنت میں جائے گی، اور اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لئے مصیبتیابی کی دعا کروں! کہنے لگی میں صبر کرتی ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میرا ستر نہ کھلے، آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی۔

### (۱۵۵) ام نجید الجعفیہ رضی اللہ عنہا

ام نجیدہؓ نے اللہ کے راستے میں بہت خرچ کیا ہے۔

۱۵۲۶- حبیب بن حسن، عمر بن حفص، عاصم بن علی، ابن ابی ذئب، مقبری، عبد الرحمن بن جبید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ام نجیدہؓ نے ایک مرتبہ آپ ﷺ سے فرمایا، یا رسول اللہ! اوقات میرے دروازے پر کوئی مسکین آ کر کھڑا ہوا جاتا ہے حتیٰ کہ مجھے اس سے حیاہ آنے لگتی ہے چونکہ میں اتنی چیز بھی نہیں پاتی جسے اس کے ہاتھ میں رکھ دوں تو پھر میں اسے کیا دوں؟ ارشاد فرمایا کچھ نہ کچھ اس کے ہاتھ میں ڈال دیا کرو اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

۱۵۲۷- ابو نعیم اسفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن اہل جونی، طلوت بن عباد، حماد بن سلمہ، محمد بن اسحاق، سعید بن ابوسعید مقبری، عبد الرحمن بن جبید کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ام نجیدہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو نمروہ بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لائے تو میں ایک کوٹھی میں آپ ﷺ کے لئے ستوتیار کرتی اور انہیں پلاتی، ایک مرتبہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی ساک آ جاتا ہے میں اس کے لئے کوئی چیز بچا کر رکھتی ہوں ارشاد فرمایا ام نجیدہؓ ساک کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا کر اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

### (۱۵۶) حضرت ام فروہؓ

۱۵۲۸- ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، منصور بن سلمہ، عبد اللہ بن عمر، قاسم بن ختام، بیاضی، کے سلسلہ سند سے ام فروہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ ارشاد فرمایا "اول وقت میں نماز پڑھنا افضل عمل ہے۔"

۱- صحیح البخاری ۸/۱۵۰، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۵۳، مسند الامام احمد ۱/۳۷۷، وضع الباری ۱۰/۱۱۳

۲- تہذیب الکمال ۶۹۵۲ (۳۲۲/۳۵)

۳- التمهید لابن عبد البر ۳/۲۹۹

۵- تہذیب الکمال ۶۹۹۹ (۳۷۸/۳۵) و تہذیب التہذیب ۱۲/۴۷۶، الاستیعاب ۳/۱۹۳۹

۶- صحیح البخاری ۹/۱۹۱، صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۳۷

۱۵۳۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، ایبٹ بن سعد، عبد اللہ بن عمر، قاسم، ام ایبہ دنیا، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ترین عمل کے بارے میں پوچھا گیا۔ پھر مشرک بالاک کے حدیث کو ذکر کیا۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر اور شحاک بن عثمان نے بھی قاسم سے روایت کیا ہے۔

### (۱۵۷) ام اسحاق

ام اسحاق بھی ہجرت کر کے مدینہ پہنچی اور تکالیف پر صبر و استقامت سے کام لیا۔

۱۵۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، موسیٰ بن اسماعیل، یثرب بن عبد الملک، ام حکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ ام حکیم فرماتی ہیں کہ میں نے ام اسحاق کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف مدینہ ہجرت کی راستے میں بھائی کہنے لگا، ام اسحاق! تم یہاں بیٹھو میں مکہ میں اپنا مال بھول آیا ہوں کہنے لگی، مجھے فاسق کا ڈر ہے کہیں تمہیں قتل نہ کر دے کہنے لگا ہرگز اس کو قتل کے اقدام پر جرات نہ ہوگی، چنانچہ میں کافی دن تک وہاں بھائی کے انتظار میں ٹھہری رہی۔ ایک دن ایک آدمی جسے میں پہچانتی تھی لیکن اس کا نام نہیں جانتی تھی میرے پاس سے گزرا کہنے لگا ام اسحاق! تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں بولی میں اسحاق کا انتظار کر رہی ہوں وہ مکہ میں اپنا مال لینے گیا ہے۔ کہنے لگا اسحاق تجھے نہ مل سکے گا اسے فاسق نے قتل کر دیا ہے چنانچہ میں مدینہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئی اور رسول اللہ ﷺ وضو کر رہے تھے، کہنے لگی یا رسول اللہ! اسحاق قتل ہو چکا ہے، کہتے ہوئے میں رو رہی تھی اور رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ وضو کرنے نیچے جھکے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے چلو میں پانی لیا اور میرے منہ پر چھیننے دے مارے۔ یثرب کہتے ہیں کہ میری دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اس عورت کو بہت بڑی مصیبت پیش آئی تھی، اس کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے تھے۔ مگر اس کے رخساروں پر نہیں بہتے تھے۔

### (۱۵۸) اسماء بنت عمیسؓ

اسماء بنت عمیسؓ نے دو ہجرتیں کی ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ، دو قلوب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، انھیں بحریہ حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔ جعفر طیارؓ کا ان کے ساتھ عقد نکاح ہوا جعفرؓ کی شہادت کے بعد ابو بکرؓ کے عقد نکاح میں آئیں۔

۱۵۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن علی و احمد بن زہیر، ابو کریب، ابواسامہ، بریدہ، ابو بردہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں ہم حبشہ سے نبی ﷺ کے پاس فتح خیبر کے موقع پر آئے آپ ﷺ نے مال نینیت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا جبکہ ہمارے علاوہ غزوہ خیبر غیر حاضر ہونے والے کسی فرد کو حصہ نہیں دیا صرف حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب (اہل سفینہ ۳) کو عطا کیا۔ اہل مدینہ کہتے تھے تم ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے چنانچہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ حضرت حفصہ کے گھر گئیں، اتنے میں حضرت عمرؓ آ گئے اور فرمایا کیا یہ حبشہ والی اور سندروالی ہیں؟ حضرت اسماءؓ نے کہا ہاں وہی، حضرت عمرؓ نے کہا ہم کو تم پر فضیلت ہے چونکہ ہم نے مدینہ کی طرف تم سے پہلے ہجرت کر لی ہے، حضرت اسماءؓ کو یہ فقرہ سن کر غصہ آیا بولیں ”کبھی نہیں۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور جاہلوں کو تعلیم دیتے تھے لیکن ہماری حالت بالکل جدا تھی۔ ہم دو دروازہ مقام حبشہ میں صرف خدا

لا اس سے ام اسحاق کا شوہر مراد ہے جو ابھی تک اسلام نہ لایا تھا۔ تنولی

۲۔ تہذیب الکمال ۷۷۸۳ (۱۲۶/۳۵) والظفات لابن حبان ۲۳/۳۳ و سیوۃ ابن ہشام ۲۵۷/۱ والاصابۃ ۲۳۱/۳

والاستیعاب ۲۳۳/۳۔ تہذیب التہذیب ۳۹۸۔ والتقویہ ۵۸۹/۲

۳۔ اہل سفینہ سے مراد وہ صحابہ ہیں جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پانچ چھ سال تک وہیں مقیم رہے۔ تنولی

اور رسول اللہ کی خوشنودی کے لئے بڑے رہے۔ بخدا میں اس وقت تک نہ جاؤں گی اور نہ بیوں گی جب تک میں رسول اللہ سے تمہاری اس بات کا تذکرہ نہ کروں، ہمیں وہاں اذیتیں دیجاتیں اور ڈرایا جاتا، بس میں ابھی آپ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ سے پوچھوں گی بخدا میں اتنی ہی بات کہوں گی، نہ جھوٹ بولوں گی اور نہ ہی کج روی سے کام لوں گی۔ چنانچہ جب نبی تشریف لائے کئے لگیں یا رسول اللہ! عمر بڑیوں کہہ رہے ہیں پھر واقعہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ان سے کیا کہا؟ حضرت اسماء فرماتی ہیں میں نے کہا میں نے ایسا ایسا کہا تو حضور نے فرمایا: انھوں نے ایک ہجرت کی اور تم نے دو ہجرتیں کی اسماء کہتی ہیں کہ ابو موسیٰ اور دوسرے حضرات حبشہ سے آنے والے میرے پاس گروہ درگروہ آتے اور اس بارے میں دریافت کرتے چونکہ ہمیں آپ کے فرمان سے اس وجہ سے ہوتی کہ دنیا کی تمام تر فضیلتیں بیچ معلوم ہوتی تھیں۔ ابو بردہ کہتے ہیں حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ ابو موسیٰ بار بار مجھ سے یہ حدیث سننے کہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں، ایک نجاشی کی طرف اور دوسری میری طرف۔“

۱۵۵۲- ابو نعیم اسمعہ بن سلیمان بن احمد، محمد بن علی صالح، ابن ابی عمر، سفیان، اسماعیل قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے اسماء بنت عمیس سے کہا کہ ہم ہجرت میں تمہارے اوپر سبقت لے گئے کہنے لگیں ”جی ہاں آپ لوگ ہمارے اوپر ہجرت میں سبقت لے گئے حالانکہ ہم دوزور علاقہ میں بڑے ہوئے تھے اور تم لوگ حضور کے پاس تھے۔ اور تمہارے جاہلوں کو آپ تعلیم دیتے اور عالم کو فقہ پڑھاتے اور تمہیں اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیتے۔“

۱۵۵۳- سلیمان بن احمد، اسحاق، بن ابراہیم، عبد الرزاق، یحییٰ بن علاء رازی، شعیب بن خالد، حظلہ بن سروہ بن مسیب بن مجہد، مسیب بن مجہد کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے فاطمہ کا نکاح حضرت علی سے کرادیا تو عورتوں میں کر دوز پڑیں، آپ اور عورتوں کے درمیان پردہ حائل تھا لیکن پردے کے پیچھے صرف اسماء بنت عمیس باقی رہیں، آپ نے فرمایا تم بہ دستور یہاں ہی ہو، تم کون ہو؟ کہنے لگیں میں آپ کی بیٹی کو مانوس کرنے کے لئے رک گئی ہوں چونکہ نوجوان لڑکی کو سہاگ رات میں کسی چیز کی ضرورت پیش آسکتی ہے لہذا کسی نہ کسی عورت کا موجود رہنا ضروری ہے تاکہ اسکی ضرورت کو پورا کر سکے اس لئے میں آپ کی بیٹی کی پاسبانی کے لئے یہاں رک گئی ہوں۔ ارشاد فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تمہارے سامنے، پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے شیطان مردود سے تمہاری حفاظت فرمائے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اسماء نے کن اکیوں سے آپ کی طرف اشارہ کیا اور آپ اٹھ کر چلے گئے اور اپنے حجرہ میں گھسنے تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

۱۵۵۴- ابو نعیم اسمعہ بن سلیمان، ابو حامد بن جبہ، محمد بن اسحاق، زیاد بن ایوب، ابو زکریا یحییٰ بن ابی زائدہ، ابو زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر کے انتقال فرمانے کے بعد اسماء بنت عمیس سے حضرت علی نے نکاح کر لیا تھا اور حضرت اسماء کے دو بیٹے تھے محمد ابو بکر سے اور عبد اللہ حضرت سے یہ دونوں ایک دوسرے پر فخر کرتے، حضرت علی نے اسماء سے کہا ”ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو عبد اللہ سے کہنے لگیں اے بیٹے تمہارے باپ حضرت سے بڑھ کر میں نے عربوں کا کوئی جوان نہیں دیکھا اور محمد سے کہنے لگیں، اے بیٹے تمہارے باپ سے بڑھ کر افضل تر کسی بوڑھے کو نہیں دیکھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرماتے گئے تم نے فضائل کی عجیب تقسیم کی ہمارے لئے کوئی فضیلت تم نے چھوڑی ہی نہیں، اگر اس کے علاوہ کچھ اور کہتی تو میں تجھے چوم لیتا، کہنے لگیں بخدا آپ تینوں میں سے بہتر ہیں۔“

۱۔ کنز العمال ۹۲۸۲۔ یہ حدیث محل نظر ہے اور محض اہل تشیع کا تکلف ہے چونکہ غزوہ خیبر صلح حدیبیہ کے بعد کن ۶۔ ۷ ہجری میں ہوا اور اسماء غزوہ خیبر کے موقع پر حبشہ سے تشریف لائیں اور وہ حبشہ میں ۷، ۸ سال تک مقیم رہیں۔ جبکہ حضرت فاطمہ کا نکاح ۲ھ میں ہوا گیا اسماء حضرت فاطمہ کے نکاح کے وقت حبشہ میں تھیں۔ من المہجر جمع تولی۔



### (۱۵۹) حضرت اسماء بنت یزیدؓ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ انصاریہ ہیں اور ہر طرح کے فتنوں سے اپنے آپ کو دور رکھا۔

۱۵۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، غلام بن منگی، واؤد، اودی، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں بیعت کرنے نبی ﷺ کے پاس آئی، جب قریب ہوئی تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھوں میں لگے دوسونے کے کنگنوں کی چمک کو دیکھ کر ارشاد فرمایا، اسماء ان کنگنوں کو اتار کر پھینک دے کیا تو اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے پینے ہوئے کنگن پہنائے۔ کہتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو اتار کر پھینک دیا مجھے معلوم نہیں کہ ان کو کس نے اٹھایا۔

۱۵۵۶- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب بن عطاء، عبد الجلیل قیس، شہر بن حوشب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسماء بنت یزیدؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میری خالد آپ ﷺ کے پاس آئیں اور کچھ سوال کرنے لگیں دران حالانکہ انھوں نے ہاتھوں میں دو کنگن پہنے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان سے بہتر ہے کہ تم آگ کے کنگن پہنتی، میں نے کہا اے خالد جان رسول اللہ ﷺ آپ کے کنگنوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں چنانچہ انھوں نے دونوں کنگن اتار کر پھینک دیئے اور کہنے لگی یا رسول اللہ اگر عورتیں بناؤ سگھار نہیں کریں گی تو وہ اپنے خاندانوں کے قریب بے وقعت ہو کر رہ جائیں گی؟ آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کیا عورتیں اتنی طاقت بھی نہیں رکھتیں کہ چاندی کی بالیاں یا چاندی کا ہار بنالیں اور پھر اس پر زعفران کا رنگ چڑھالیں وہ سونے کی طرح چھسوں ہونے لگے گا جس آدی نے بھی ٹیڑی کے وزن کے برابر سونے کے ساتھ اپنے آپ کو مزین کیا قیامت کے دن اسے داغ جائے گا۔

۱۵۵۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ بن یوسف، محمد بن مہاجر، مہاجر، کی سند سے اسماء بنت یزیدؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دو دینار بھی باقی چھوڑے اور انھیں اللہ کی راہ میں خیرات نہ کیا اس نے جہنم کی آگ کے دو داغ اپنے ذمہ میں لازم کر دیئے۔

### (۱۶۰) ام ہانی انصاریہؓ

ام ہانی نے ہی آپ ﷺ سے پوچھا تھا کہ کیا مرنے کے بعد ہماری آپس میں باہمی ملاقات ہوگی؟

۱۵۵۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن حسن، مصعبی، حسن بن شیب، ابن لہیعہ، ابواسود، ذرہ بنت معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام ہانی انصاریہ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا: کیا مرنے کے بعد تم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رو میں پرندوں کی شکل میں درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی جب قیامت کا دن ہوگا جسموں میں دو بارہ لوٹ آئیں گی۔

۱- تہذیب الکمال ۷۷۸۵ (۱۲۸/۳۵) و تہذیب التہذیب ۱۴/۳۹۹ و التقریب ۲/۵۸۹ و الاصابہ ۳/۲۳۴.

۲- مستند الامام احمد ۶/۵۳ و مجمع الزوائد ۵/۱۳۸.

۳- مستند الامام احمد ۶/۶۰.

۴- مستند الامام احمد ۳/۳۴۲ و مجمع الزوائد ۱۰/۲۳۰ و کنز العمال ۶۲۹۷-۳۷۰۰۷.

۵- الاصابہ ۳/۵۰۳ و الاستیعاب ۳/۵۰۳ و تہذیب التہذیب ۱۲/۳۸۱.

۶- مستند الامام احمد ۶/۳۴۵ و کنز العمال ۵۳۵۳ و مجمع الزوائد ۲/۳۲۹ و اتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۸۷.

و تفسیر ابن کثیر ۸/۲۷ و الاحادیث الصحیحہ ۷۷۹.

## (۱۶۱) سلمیٰ بنت قیسؓ

سلمیٰ بنت قیسؓ نے بھی قبلیین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اور دونوں بیعتوں میں شریک رہیں۔

۱۵۵۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعد، محمد بن اسحاق، سلیمان بن ایوب، حکم بن سلیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلمہ بنت قیسؓ رسول اللہ ﷺ کی خالادوں میں سے تھیں اور دونوں قبیلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے ان کا تعلق قبیلہ بنوعدی بن نجار سے تھا۔ کہتی ہیں کہ میں انصاری عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کرنے آئی آپ ﷺ نے اس شرط پر ہمیں بیعت کیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، نہ چوری کریں، نہ زنا کریں، نہ ناحق قتل کریں، نہ کسی قسم کے یتیمان کا اپنے ذویذوار تکاب کریں اور نہ ہی ہم کسی بھلی بات میں نافرمانی کریں۔ پھر فرمایا تم اپنے شوہروں کے ساتھ دھوکہ مت کرو، ہم نے ان شرائط کو قبول کر کے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور پھر ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئیں، میں نے ایک عورت سے کہا ”تم واپس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ شوہروں کے حقوق کے سلسلے میں ہمارے اوپر کیا چیز حرام کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس عورت کو جواب دیا کہ ”عورت چپکے سے اپنے خاوند کا مال لے اور پھر اس کے ذریعے غیر کے ساتھ رشتہ محبت جوڑ دے“ یہ چیز عورتوں پر حرام کی گئی ہے۔

## طبقة تابعین

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آئندہ صفحات میں جن تابعین کرام کا تذکرہ آپ پڑھیں گے یہ وہ حضرات ہیں جو اتباع احکام شریعت، کمال درجہ کی عبادت، کم مانگی پر گزارہ اور حد درجہ کے زہد کے ساتھ مشہور تھے، انہوں نے ہمیشہ دنیا اور اس کے دھوکے سے پہلو تہی کی، عبادت اور اسکی لذات سے راحت پائی ان حضرات تابعین کرام کی جماعت کثیر ہے لیکن ہم نے ان میں سے صرف مشاہیر پر ہی اکتفا کیا ہے ان حضرات کے فضائل میں بے شمار احادیث و آثار مروی ہیں۔

۱۵۶۰- ابو نعیم اصفہانی، یونس الیودادی، شعبہ منصور و عیش، ابراہیم مجیدہ سلمانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو بمثل مذکور بالا کے ابن عون نے ابراہیم سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۵۶۱- ابو بکر بن خلف، حارث بن ابی اسامہ، ابو نضر، شیبان ابو معاویہ، عاصم، حیثمہ و شععی، نعمان بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ و زید بن ابی اسامہ زائدہ اور ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان حضرات نے شععی کا واسطہ میں ذکر نہیں کیا۔

۱۵۶۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، دران بن سفیان، بصری، محمد بن کثیر، ہمام، قتادہ، زرارہ بن ابو اوفی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے زمانے کے لوگ افضل ترین لوگ ہیں پھر وہ افضل ترین ہیں جوان کے بعد آئیں گے؟

اس حدیث کو مطروہ و ہشام و ابو عوانہ نے بمثل مذکور بالا کے قتادہ سے روایت کیا ہے نیز زہد جریمی اور ہلال بن یساف نے یہی حدیث عمران بن حصین سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۵۲۔ و سنن ابی داؤد باب ۹ من کتاب السنن الترمذی ۲۲۲۲۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰ / ۱۶۰۔ و مسند الامام احمد ۲ / ۲۲۸۔ ۳ / ۳۳۰۔ و الحدیث له الفاظ عديدة كما سيأتي في النصوص التالية.

۱۵۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عثمان، حماد بن سلمہ، جریری، ابو نصرہ، عبداللہ بن موالہ، بریدہ اسلمی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”افضل ترین لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں موجود ہوں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔“

۱۵۶۴- حبیب بن حسن، ابو مسلم شیبی، ابو عاصم، محمد بن عجلان، ابو ہریرہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم جماعت صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں سے افضل ترین لوگ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا ”میں اور میرے صحابہ“ کسی نے پوچھا، پھر کون؟ فرمایا: ان کے بعد جو ان کے پیش قدم پر چلیں گے“ راوی کہتے ہیں کہ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر آپ ﷺ نے جواب دینے سے احتراز کیا۔

اس حدیث کو صفوان بن یحییٰ نے ابن عجلان سے بھی اسی طرح روایت کیا۔

۱۵۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر شیبی، عبید بن غنم، ابو بکر بن ابی شیبہ، حسین بن علی، زائدہ، سدیی، عبداللہ بنی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسے لوگ افضل ترین ہیں؟ ارشاد فرمایا، اس زمانے کے لوگ افضل ترین ہیں جس میں موجود ہوں پھر دوسرے زمانے کے پھر تیسرے زمانے کے۔

اس حدیث کو ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اسلمی، سمرہ بن جندب، سعد ابو بلال بن سعد نے بھی نبی ﷺ سے بمثل مذکورہ بالا کے

روایت کیا ہے۔



## تابعین کا پہلا طبقہ

(۱۶۲) اولیس بن عامر قرنی رحمہ اللہ

سید عابدین اور اولیاء عظام کی نشانی اولیس بن عامر قرنی رحمہ اللہ کے بارے میں نبی ﷺ نے بشارت دی تھی اور صحابہ کرام کو ان سے ملاقات کرنے کی وصیت بھی کی تھی۔

۱۵۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن جعفر بن یحییٰ بن احمد بن ظہیر بن علی بن جہان، ابو نصر، سلیمان بن مغیرہ، سعید جریری، ابو نصر، اسیر بن ہارث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوفہ میں ایک محدث ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے، ایک دن اس حدیث کے بعد شاگردوں سے کہنے لگے کہ چلے جاؤ چنانچہ اکثر حضرات چلے گئے لیکن چھوٹی سی جماعت ادھر ہی بیٹھی رہی اس جماعت میں ایک آدمی اس طرح سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہا تھا کوئی دوسرا نہ سن پائے، مجھے اس سے سننے کا شوق پیدا ہوا میں نے اسے تلاش کیا مگر تم پایا۔ اسیر کہتے ہیں میں نے اپنے دوستوں سے پوچھا، کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو؟ ایک آدمی کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ وہ ”اولیس قرنی“ ہیں، میں نے کہا کیا تمہیں اس کے گھر کا پتہ معلوم ہے۔ کہنے لگا جی ہاں مجھے معلوم ہے، چنانچہ میں اس آدمی کے ساتھ ادوی کی تلاش میں نکل پڑا، جب ان کے گھر پہنچے تو وہ باہر نکلے، میں نے کہا میرے بھائی! کس چیز نے آپ کو ہم سے روک رکھا ہے؟ کہنے لگے میرے پاس اتنے کپڑے نہیں کہ میں ان سے کفایت کا کام لے سکوں دراصل اولیس کے ساتھی ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور انھیں اذیت پہنچاتے، میں نے کہا یہ چادر لو اور اس سے ستر پوشی کا کام لو، کہنے لگے ایسا نہ کرو شریر لوگ اس چادر کو دیکھ کر مجھے اور اذیت پہنچائیں گے۔ اسیر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں برابر اصرار کرتا رہا بالآخر مجبوراً ان کو چادر اودھنی پڑی، میں شریروں کی مجلس میں آیا اور ان سے کہا، آخر تم کیا چاہتے ہو کہ تم اس آدمی کو اذیتیں پہنچاتے ہو؟ وہ بھی نگاہیں نہ کھی ہوتا ہے کپڑے میسر ہوں تو کھنکھاتا ہے۔ (اس میں دوسروں کو سنانے کی کیا بات ہے) چنانچہ میں نے ان کی زبانی کلامی خوب خبر لی، راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اہل کوفہ کا ایک وفد عمرؓ کے پاس گیا ان میں ایک مزاق اڑانے والا بھی شریک تھا، عمرؓ نے پوچھا کیا یہاں کوئی قرنی ہے؟ یہ آدمی آیا اور کہنے لگا میں ہوں کہنے لگے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”یمن سے تمہارے پاس“ اولیس“ نامی ایک آدمی آئے گا اور وہ اپنے پیچھے یمن میں صرف اپنی ماں کو چھوڑے گا اس کے علاوہ اس کا کوئی رشتہ دار یمن میں نہیں ہوگا، اس کے چہرے پر چچک کے داغ تھے اس نے اللہ سے دعا کی جس سے اکثر داغ ختم ہو گئے تاہم پھر بھی ایک دینار یا ایک درہم کے بقدر باقی رہ گئے۔ تم میں سے جو آدمی بھی اس سے ملاقات کرے اس سے اپنے لئے استغفار کرائے۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ اولیس رحمہ اللہ ہمارے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگے میں یمن سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، کہنے لگے ”اولیس“ فرمایا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے جسے تم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہو؟ کہنے لگے اپنی والدہ کو پیچھے یمن میں چھوڑا ہے فرمایا کیا تمہارے چہرے پر چچک کے داغ تھے اور پھر تم نے اللہ سے دعا کی اور وہ ختم ہو گئے؟ کہا جی ہاں، فرمایا میرے لئے استغفار کرو۔ کہنے لگے میرے جیسا عام آدمی آپ جیسی شخصیت کے لئے استغفار کرنے کا اہل کیسے ہو سکتا ہے؟ بہر حال انھوں نے حضرت عمرؓ کے لئے استغفار کیا پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرے بھائی! مجھ سے اب جدا نہیں ہونا۔ لیکن وہ کھسک گئے، اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہ تمہارے پاس کوفہ میں آئے ہوئے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ مذاق اڑانے والا آدمی اولیس رحمہ اللہ کی تحقیر کرنے لگا اور کہا یہ آدمی ہم میں نہیں ہے اور نہ ہی

تم اسے جانتے ہیں عمرؓ نے فرمایا جی ہاں وہ ایسا ہی آدمی ہے گویا حضرت عمرؓ ان کی شان کو اس آدمی کے سامنے گھٹا رہے تھے۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے ہاں ایک شخص ہے جسے اوئیس کہتے ہیں فرمایا: اسے پالو لیکن میرا خیال ہے کہ تم اسے نہیں پاسکتے چنانچہ وہ آدمی اوئیس رحمہ اللہ کی طرف محوسفر ہو گیا اور اپنے گھر آنے سے پہلے اوئیس رحمہ اللہ کے پاس گیا، انھوں نے اس آدمی کو دیکھ کر فرمایا تم نے خلاف عادت شجیدگی کی کس طرح اختیار کی؟ کہنے لگا میں نے عمرؓ سے تمہاری شان میں ایسے ایسے سنا ہے۔ لہذا اوئیس! میرے لئے استغفار کرو! فرمایا میں نہیں کروں گا تا وقتیکہ تم میرے ساتھ عہد کرو کہ آج کے بعد میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے اور جو کچھ میرے متعلق تم نے عمرؓ سے سنا ہے اسکا کسی سے ذکر نہیں کرو گے چنانچہ اوئیس رحمہ اللہ نے اس آدمی کے لئے استغفار کیا۔

امیر کہتے ہیں کہ تھوڑے سے عرصہ میں اوئیس رحمہ اللہ کا چرچا کوئٹہ میں عام دام ہو گیا میں بھی ان کے پاس گیا اور کہا اے میرے بھائی کیا میں آپ کو ایک عجیب بات نہ بتاؤں حالانکہ ہمیں اس کا شعور تک نہیں؟ فرمانے لگے، اس میں وہ بات نہیں جس کی وجہ سے میں لوگوں کے بچوں کو بچاؤں گا، اور ہر بندے کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا امیر کہتے ہیں اوئیس کھٹک کر کہیں چلے گئے۔

حماد بن سلمہ نے جریری سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور زرارہ بن ابی اوفی نے اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے امام مسلم نے انکی تخریج ابو یوسف عن ابی نصر کے طریق سے کی ہے۔

۱۵۶۷- ابو عمرو بن محمد ان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام دستوائی، ہشام دستوائی، زرارہ، امیر بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب بھی اہل یمن کی امداد آتی، پوچھتے کیا تمہارے اندر اوئیس بن عامر قرنی ہیں..... پھر مذکورہ بالا حدیث ابو نصر کو بیان کی امیر بن جابر کے طریق سے پوری طوالت کے ساتھ۔

شماک بن حزام نے اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے زائد الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ لیکن اس کا کوئی تابع نہیں ہے۔ اس حدیث کو نوفل سے نقل کرنے میں مجاہد بن یزید متفرد ہے۔

۱۵۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ، حامد بن محمود، سلمہ بن شیبہ، ولید بن اسماعیل حوافی، محمد بن ابراہیم، ابن عبید، مجاہد بن یزید، نوفل بن عبد اللہ، شماک بن حزام، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کل صحیح تمہارے ساتھ ایک جنتی آدمی نماز پڑھے گا حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مجھے امید ہوئی کہ ہو سکتا ہے وہ میں ہوں" چنانچہ صبح کو میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لوگ واپس لوٹ گئے مگر میں برابر مسجد میں ہی بیٹھا رہا اور رسول اللہ بھی بیٹھے رہے، اسی دوران ایک کالا آدمی معمولی کپڑے کا ازار باندھے ہوئے برقعہ اوڑھے ہوئے سامنے آیا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے شہادت کی دعا کی، پھر ہم اس آدمی سے منگوا کر فریاد فرمایا کہ تمہارے ساتھ ایک جنتی آدمی آیا ہے؟ فرمایا "جی ہاں یہ فلاں قبیلے کا قلام ہے" میں نے کہا یا نبی اللہ آپ اسے خرید کر آزاد کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا میرے اختیار میں نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بادشاہ بنا چاہتا ہے اور اے ابو ہریرہ! جنتیوں کے کچھ سردار اور بادشاہ ہوں گے یہ کالا آدمی بھی جنتیوں کا سردار اور بادشاہ ہوگا، ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ بے شک اللہ تعالیٰ اچھے بزرگوں، نیکو کاروں سے محبت کرتا ہے چنگے سر پر آگندہ ہوتے ہیں، ان کے چہرے خراب آلود ہوتے ہیں، عیب ان کے بھوکے ہوتے ہیں، صرف حلال رزق کھاتے ہیں، جو امراء کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے، ہیں تو انھیں اجازت نہیں دی جاتی، اگر عیش پرست عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کا ان کو پیغام دیا جائے تو نکاح نہیں کرتے، اگر غائب ہو جائیں ان کی تلاش نہیں کی جاتی، اگر حاضر ہو جائیں تو انھیں آواز نہیں لگائی جاتی، انکی آمد

باعتبارت نہیں ہوتی، مریض ہوں تو ان کی عیادت نہیں کی جاتی، اور اگر مر جائیں تو ان کے پاس کوئی حاضر نہیں ہوتا۔

صحابہ کرامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! ان بزرگوں میں سے ہمیں کوئی آدمی مل سکتا ہے؟ فرمایا ہاں "اویس قرنی" ہے جس سے تمہاری ملاقات ہوگی، صحابہؓ نے اویس قرنی کی علامات پوچھیں ارشاد فرمایا: اس کی آنکھیں سرخ مائل ہوں گی، سرخ بالوں والا ہوگا، کشادہ کا ندرہوں والا، میاں قد والا، کندم گوں، سینے پر بالوں والا، دایاں بائیں پر رکھتا ہوگا۔ قرآن کی تلاوت کرے گا اور اپنے پر بہت روتا ہوگا، اہل ساء میں مشہور ہے، اگر اللہ پر کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے تو اللہ اسے اپنی قسم میں بری کر دیتا ہے، سنو اس کے ہاں کاندھ سے کے نیچے ایک چمک ہوگی، اہل زمین میں اسے کوئی نہیں جانتا، اون کا ازار باندھا ہوگا، اون ہی کی چادر اوڑھی ہوگی خوب من، اون قیامت کے دن عام لوگوں سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اویس سے کہا جائے گا کہ ادھر کھڑے ہو جاؤ اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، اے عمرو علی! جب تمہاری ان سے ملاقات ہوگی تو ان سے استغفار کرانا اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا، چنانچہ حضرت عمرؓ ۷۱ سال تک ان کی تلاش میں رہے مگر ان سے ملاقات نہ ہو سکی چنانچہ جس سال حضرت عمرؓ نے انتقال فرمایا: اس سال جبل اویس پر کھڑے ہو کر بلند آواز لگائی کہ اے یمن والو کیا تمہارے ساتھ قبیلہ مراد، کا اویس ہے؟ ایک لمبی داڑھی والا بوڑھا تھا اور کہنے لگا ہم نہیں جانتے کون اویس؟ لیکن میرا ایک بھتیجا بھی ہے جس کا نام اویس ہے لیکن وہ ایک گنہگار اور سفید پوش آدمی ہے۔ انکی کیا حیثیت کہ ہم اسے آپ کے پاس لائیں، وہ تو ہمارے اونٹ چراتا ہے اور گھٹیا تصور کیا جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے سامنے اویس رحمہ اللہ کے معاملہ کو ایسے پوشیدہ کیا گویا کہ انھوں نے ان کے متعلق پوچھا ہی نہیں۔ فرمایا: تیرا بھتیجا کہاں ہے، کہا وہ ہم سے زیادہ بُرا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں۔ فرمایا: وہ ہمیں کہاں مل سکتا ہے؟ کہنے لگا، مقام عرفات کے پہلو کے درختوں میں۔

چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ جلدی سے عرفات کی طرف اس کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔ جب وہاں پہنچے انھیں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اور اونٹ ان کے ارد گرد چر رہے تھے۔ چنانچہ ان دونوں نے اپنی سواریوں کو آگے بڑھایا اور ان کے سامنے جا کھڑے ہوئے کہنے لگے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اویس رحمہ اللہ نے سن کر نماز کو خفیہ کر لیا۔ جب فارغ ہوئے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: اونٹ چراتا ہوں اور ایک قبیلہ کا مزدور ہوں فرمایا: ہم تجھ سے اونٹ چرانے اور مزدوری کے بارے میں نہیں پوچھ رہے بلکہ تیرا نام پوچھنا چاہتے ہیں، کہا: میرا نام عبد اللہ ہے۔ حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ فرمانے لگے، آسائوں اور زمینوں میں رہنے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے بندے (عبد اللہ) ہیں ہم تمہارا وہ نام پوچھنا چاہتے ہیں جو تمہاری ماں نے رکھا ہے۔ کہا: بھلا آخر تمہیں مجھ سے کیا غرض ہے؟

کہنے لگے محمد عربیؐ نے ہمیں خیر الایمان یعنی اویس قرنی رحمہ اللہ کی کچھ علامات بتائی ہیں۔ تاہم ہم نے بالوں کی سرخی اور آنکھوں کی سرخی دیکھی نیز آپ ﷺ نے ہمیں یہ بھی خبر دی ہے کہ تمہارے دائیں کاندھے کے نیچے ایک سفید چمکدار نشان ہے۔ سو ہمیں اپنا کاندھا دکھاؤ تاکہ ہم اسے دیکھ سکیں اگر وہ ہے تو پھر تم اویس قرنی ہو چنانچہ انہوں نے اپنا کاندھا دکھایا اور وہ علامت ان حضرات نے حسب بیان اسی طرح پائی، دیکھ کر فرمانے لگے، ہم کو ابی دیتے ہیں کہ تم ہی اویس قرنی ہو، پس ہمارے لئے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت فرمائے۔

حضرت اویس نے کہا: میں تو ہرجان دار کے لئے استغفار کرتا ہوں حتیٰ کہ مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے بھی، اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے حال سے آگاہ کر دیا ہے اور میرے پوشیدہ معاملہ کو تمہارے سامنے آشکار کر دیا ہے۔ ذرا مجھے خبر دو تم دونوں کون ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: تو امیر المؤمنین حضرت عمرؓ ہیں، اور میں علی بن ابی طالب ہوں، چنانچہ حضرت اویس قرنی رحمہ اللہ نے ان حضرات کا تعارف سنا تو سیدھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: السلام علیکم یا امیر المؤمنین اور اے ابن ابی طالب اللہ تعالیٰ آپ کو اس

امت کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ آپ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عمرؓ فرمانے لگے، تم اسی جگہ ٹھہرو تا کہ میں مکہ میں جا کر تمہارے لئے کچھ خرچہ اور کپڑے لے آؤں حضرت عمرؓ نے کہا: میرے اور تمہارے درمیان یہ جگہ مقرر ہے۔ حضرت اویسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے ٹھہرنے کا میرے اور آپ کے درمیان کوئی عہد نہیں اور ممکن ہے آج کے بعد آپ مجھے نہ پہچان سکیں، تاہم میں نے خرچہ اور کپڑے کو کیا کرنا؟ کیا آپ میرے اوپر اون کا نیا زار اور چادر نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے کب انھیں کہنگی میں دیکھا؟ کیا آپ کو علم نہیں مجھے اونٹ چروانے کے چار درہم ملتے ہیں۔ آپ نے مجھے کب انھیں کھاتے ہوئے دیکھا؟ یا امیر المؤمنین میرے اور آپ کے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے۔ اسے وہی عبور کرے گا جو بلا پتلا ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے جب ان کی زہد بھری باتیں سنیں تو اپنے ڈرے کو زمین پر مار کر با آواز بلند پکارا مٹھے۔ اے کاش عمرؓ اس کی ماں نے نہ جنا ہوتا، وہ جانا مجھ ہی رہتی، اور اس نے عمرؓ کے حمل کی مشقت نہ اٹھائی ہوتی۔

اویس قرنی رحمہ اللہ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ اپنی راہ میں اپنی راہ لیتا ہوں، چنانچہ حضرت عمرؓ مکہ کی طرف چل پڑے اور اویس رحمہ اللہ اپنے اونٹ ہانک کر اپنے قبیلے سے جا ملے۔

پھر وہ حزیلہ اونٹ چرانے سے دست کش ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ سبحانہ کی بندگی میں مصروف ہو گئے۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں خیر الراتبین اویس قرنی کے بارے میں یہ قصہ ہمیں اسی طرح پہنچا ہے اور سلمہ بن شویب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اویس رحمہ اللہ کے بارے میں ہم نے بہت سی احادیث لکھیں مگر اس حدیث سے بڑھ کر ہم داخل کوئی حدیث نہیں لکھی۔

۱۵۶۹- ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، محمد بن جریر، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، شریک، داہر، قحطی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی اویس قرنی رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اور اویس قرنی سے کہنے لگا تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ اویس کہنے لگے میں نے صبح اللہ کی حمد کرتے ہوئے کی ہے۔ اس نے پھر کہا: اور زمانہ تمہارے اوپر کیسا گزر رہا ہے؟ فرمایا: ایک عام آدمی پر زمانہ کیسے گزرتا ہے اگر صبح کر دے تو اسے شام کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اگر شام کر دے تو اسے صبح کرنے کا تعین نہیں ہوتا، اور یہ کہ وہ جنت کی بشارت پانے والا ہے یا جہنم کی اسے کچھ علم نہیں۔ اے قبیلہ مراد کے آدمی ابے شک موت کی یاد مومن کی خوشبو کو لے اڑتی ہے۔ اور حقوق اللہ کی معرفت اس کے مال میں سونا چاندی نہیں چھوڑتی اور اس کا حق پر کھڑا ہو جانا اس کے کسی دوست کو باقی نہیں چھوڑتا۔

۱۵۷۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ذکریا بن مکی بن رمویہ، یثیم بن عدی، عبد اللہ بن عمرو بن مرہ، عمرو بن مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے عبد اللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اویس قرنی رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر آذر بائیجان میں جہاد کیا۔ جب ہم واپس لوٹنے لگے اویس قرنی رحمہ اللہ بیمار پڑ گئے۔ ہم انھیں اپنے ساتھ اٹھالائے مگر رستے میں جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ ہم راستے میں ایک جگہ رکے دیکھا کہ اچانک ایک قبر کھدی ہوئی ہے اور پانی، کفن اور حوط تیار رکھا ہے۔ ہم نے انہیں غسل دے کر کفنایا اور نماز پڑھی پھر انھیں دفن کر دیا۔ ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر ہم اس طرف کبھی لوٹے بھی تو ان کی قبر پہچان لیں گے۔ لیکن بعد ہم اس طرف لوٹے تو وہاں نہ قبر تھی اور نہ قبر کا نشان۔

۱۵۷۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد و عبید اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن محمدی، عبد اللہ بن اشعث بن سوار، بخاری بن دثار کے سلسلہ سند سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے سجد اور مصلیٰ میں آنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ان کے ایمان نے انھیں لوگوں کے آگے سوال کرنے سے روک رکھا۔ ان ہی



بزرگزیادہ ہستیوں میں سے اولیس قرنی رحمہ اللہ اور فرات بن حیان رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۵۷۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن ابی شیبہ، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اولیس قرنی رحمہ اللہ کے راستے میں اپنے کپڑے بھی صدقہ کر دیتے اور کتے بیٹھے جاتے اور اتنا کپڑا بھی نہیں پاتے تھے جسے پہن کر جمع پڑھنے جائیں۔

۱۵۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن محمدی، سفیان، قیس بن بشر بن عمرو، بشیر بن عمرو کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بشیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے اولیس قرنی رحمہ اللہ کو ننگا دیکھا تو میں نے انہیں دو کپڑے پہنائے۔

۱۵۷۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن عباس بن ایوب، یحییٰ بن محمد بن سکین، یحییٰ بن کثیر، ابن ابی عسنان، یثیم بن جرموز، حمدان، لیمان حمیمی، اسلم علی بن شہاک جری کے سلسلہ سند سے روایت ہے ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اولیس قرنی کی زیارت کی تمنا میں کوفہ گیا، اور تلاش کرتے کرتے فرات کے کنارہ گیا، وہاں دیکھا کہ ایک شخص تنہا بیٹھا نصف انھار کے وقت وضو کر رہا ہے اور کپڑے دھو رہا ہے۔ جبکہ میں اولیس قرنی رحمہ اللہ کے اوصاف و علامات قبل ازیں سن چکا تھا اس لئے فوراً پہچان گیا، وہ فریاد ماندا تھا، رنگ گندم گوں تھا بدن پر بال زیادہ تھے سر منڈا ہوا تھا، داڑھی کھنی تھی، بدن پر ایک صوف کا ازار اور ایک صوف کی چادر تھی، چہرہ بہت بڑا اور مہیب تھا، قریب پہنچ کر میں نے انہیں سلام کیا میں نے مصافحہ کرنے کیلئے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ ان کی حالت دیکھ کر میرے گلے کو اچھو لگ گیا تھا، پھر میں نے کہا اے اولیس! السلام علیکم، اے بھائی آپ کیسے ہیں؟ اولیس نے کہا اے ہرم بن حیان اللہ تمہیں سلامت رکھے تم کیسے ہو؟ یہ تو بتاؤ تمہیں میرا پتہ کس نے بتایا ہے؟ میں نے کہا خدا نے کہنے لگے، میرا رب پاک ہے۔ بے شک میرے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ اس سے پہلے نہ بھی میں نے ان کو دیکھا تھا اور نہ انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے میرا اور میرے باپ کا نام کیسے جانتا ہے؟ خدا کی قسم آج سے پہلے میں نے کبھی آپ کو نہ دیکھا تھا۔ فرمایا طلیم وخبیر نے مجھے بتایا۔ جب تمہارے نفس نے میرے نفس سے باتیں کیں اسی وقت میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ اور چلتے پھرتے لوگوں کی طرح روحوں کے بھی جان ہوتی ہے مؤمنین خواہ آپس میں کبھی نہ ملے ہوں اور ان میں کوئی تعارف نہ ہو، اور نہ ان کو ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا اتفاق ہوا ہو۔ پھر بھی وہ سب ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور خدا کی روح کے وسیلے سے باتیں کرتے ہیں خواہ وہ ایک دوسرے سے کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں۔

میں نے درخواست کی کہ آپ مجھے حضور ﷺ کی کوئی حدیث سنا سکتے ہیں؟ تاکہ میں آپ کی زبان سے سن کر اس پر یاد کر لوں۔ فرمایا! میں نے آپ ﷺ کو پایا اور نہ ہی آپ ﷺ کی صحبت سے بہرہ ور ہوا۔ البتہ آپ ﷺ کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور تم لوگوں کی طرح مجھے بھی آپ ﷺ کی حدیثیں پہنچی ہیں لیکن میں نے اپنے لئے یہ دروازہ کھولنا پسند نہیں کیا کہ میں قاضی یا مفتی بنوں، مجھے خود اپنی ذات کے بہت سارے کام ہیں۔ میں نے یہ جواب سن کر عرض کیا کہ چلو قرآن کی کچھ آیات ہی مجھے سنا دیجئے، آپ کی زبان سے قرآن سننے کی خواہش ہے۔ میں خدا کے لئے آپ کو محبوب رکھتا ہوں۔ میرے لئے دعا فرمائیے اور کچھ وصیتیں کیجئے۔ تاکہ میں انکو ہمیشہ یاد رکھوں۔ چنانچہ انہوں نے میری درخواست سن کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرات کے کنارے چلتے گئے پھر فرمایا میرے رب کا قول ہے جو سب سے سچا ہے سب سے اچھا کلام اس کا کلام ہے پھر پڑھا عوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم ان يوم الفصل ميقاتهم اجتمعين (النہان: ۴۰) بے شک قیامت کا دن ان سب کیلئے مقررہ وقت ہے، تلاوت کر کے حج مار کر ایسے خاموش ہوئے کہ میں سمجھا بے

ہوش ہو گئے۔ پھر آیت کریمہ "یوم لا یغنی مولی عن مولی شیئاً ولا ہم ینصرون الا من رحمہ اللہ انہ ہو العزیز السرحیم" (ترجمہ) جس دن کوئی دوست کسی دوست کو کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی مگر اس آدمی کی جس پر اللہ رحم کرے، بیشک وہ غالب رحم والا ہے۔ تلاوت کی، پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا اے ہرم بن حیان تمہارے باپ مرچکے، مگر یہ تم نے بھی مر جانا ہے۔ ابو حیان مرچکے، ان کے لئے جنت ہے یا دوزخ۔ ابن حیان! آدم مر گئے۔ حوا تم مر چکیں۔ ابن حیان! لوح اور ابراہیم طیل مر گئے۔ ابن حیان! موسیٰ! نبی الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! اداؤ ذخلیۃ الرحمن مر گئے۔ ابن حیان! محمد رسول الرحمن ﷺ واصلوۃ والسلام علیہ مر گئے۔ ابن حیان! ابوبکر خلیفۃ المسلمین مر گئے۔ ابن حیان! امیر سے بھائی عمر بن خطاب مر گئے۔ یہ کہہ کر واعصواہا کا لغزہ لگایا اور ان کے لئے رحمت کی دعا کی۔ عمر فاروق اس وقت تک زندہ تھے اور ان کی خلافت کا آخری زمانہ تھا۔ اس لئے میں نے کہا خدا آپ پر رحم کرے، عمرؓ بھی زندہ ہے۔ اویس قرنی نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے اگر تم اس کو یونہی سمجھو تو تم کو مظلوم ہو جائے گا کہ ہمارا تمہارا شمار مردوں ہی میں ہے۔ ہونے والی بات ہو چکی ہے۔ اس کے بعد آپ نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اور چند مختصر دعائیں پڑھ کر کہا: اے ہرم بن حیان! تم کو کتاب اللہ، صلحاء امت کی ملاقات اور انبیاء پر درود و سلام بھیجے رہنے کی میری وصیت ہے۔ میں نے اپنی خیر موت دی اور تمہاری خیر موت دی، آئندہ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اور ایک لٹھ کے لئے بھی اس سے غافل نہ ہونا اور وہاں جا کر اپنی قوم کو ڈرانا، اور اپنے ہم مذہبوں کو نصیحت کرنا اور اپنے نفس کے لئے کوشش کرنا، خبردار جماعت کا ساتھ نہ چھوڑنا، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں تمہارا دین چھوٹ جائے۔ اور قیامت میں تم کو آتش دوزخ کا سامنا ہو، پھر فرمایا، خدا یا! اس شخص کا گمان ہے کہ وہ تیرے لئے مجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے لئے مجھ سے ملاقات کی ہے اس لئے خدا! جنت میں اس کا چہرہ مجھے یاد کرادینا۔ اور اپنے گھر دارالاسلام میں مجھے اس سے ملانا، وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی رہے اسکو اپنے حفظ و امان میں رکھنا اس کی کھتی ہاڑی کو اس کے قبضہ میں رہنے دے۔ اس کو تھوڑی دنیا پر خوش رکھ، اور دنیا سے جو حصہ تو نے اس کو دیا ہے وہ اس کے لئے آسان کر اور اپنے عطیات اور نعمتوں پر اس کو شاکر بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما۔

اویس نے یہ دعائیں دے کر مجھ سے خطاب فرمایا کہ ہرم بن حیان اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، اچھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اچھا اب میں تم کو آج کے بعد نہ دیکھوں۔ میں شہرت ناپسند کرتا ہوں، اور تمہائی اور عزت کو دوست رکھتا ہوں، جب تک میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہوں گا، انتہائی غم و الم میں مبتلا رہوں گا، اس لئے آئندہ تم میرے متعلق پوچھنا اور نہ مجھے تلاش کرنا، تمہاری بات میرے دل میں ہمیشہ رہے گی، لیکن اس کے بعد نہ میں تم کو دیکھوں گا اور نہ تم مجھ کو دیکھ سکو گے۔ مجھے یاد کرتے رہنا اور میرے لئے دعائے خیر کرنا۔ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم کو یاد اور تمہارے لئے دعائے خیر کرتا رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ ایک سمت چلے میں بھی ساتھ ساتھ ہو گیا کہ ایک ہی ساعت اور ساتھ ہو جائے لیکن اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے۔ اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے حد نظر تک میں انھیں دیکھتا رہتا آئندہ وہ ایک گلی میں چلے گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت تلاش کیا اور لوگوں سے پوچھا لیکن کسی سے کچھ سراغ نہ ملا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے، اس ملاقات کے بعد سے کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا کہ میں ان کو ایک دوسرے خواب میں نہ دیکھتا ہوں۔

۱۵۷۵۔ ابو نعیم اصبہانی، ابو احمد غطری، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، عبدالصمد بن حسان، ابو صباح، ابو عصمہ (جو ہرم بن حیان کے پڑوسی تھے) اور علی بن عبدالقیس، ہرم بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ہرم کہتے ہیں کہ میں نے اویس قرنی سے کہا: مجھے کوئی حدیث سناؤ، تاکہ میں اسے حفظ کر لوں، چنانچہ وہ روپڑے اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا پھر کہا: میں نے نبی ﷺ کو نہیں پایا نہ ہی ان کی محبت سے مشرف ہوا ہوں، لیکن میں نے نبی ﷺ کے صحابہؓ عمرو وغیرہ کو دیکھا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ پھر مذکورہ حدیث کی

مثل ذکر کیا۔

۱۵۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، شریک، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمن بن ابی علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جنگ طین کے موقع پر ایک شامی نے آواز لگائی کہ کیا تمہارے اندر اویس قرنی ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اویس قرنی خیر الراعیین ہیں" چنانچہ اس نے اپنی سواری کا رخ حضرت علیؑ کے لشکر کی طرف پھیر دیا۔

۱۵۷۷- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، احمد بن معاویہ بن حدیل، محمد بن ابان غزیری، عمرو، شیخ کوفی، ابوسان، حمید بن صالح کی سند سے مروی ہے کہ میں نے اویس قرنی رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صحابہ کے معاملہ میں میری حفاظت کرو اور قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس امت کے بعد میں آنے والے پہلوں پر لعنت کریں گے جب ایسا ہونے لگے گا تو اس وقت زمین اور اہل زمین اللہ کی پھینکار کے سزاوار ہو جائیں گے۔ جو بھی اس زمانے کو پائے گا اسے چاہیے کہ تلوار اپنے کاندھے پر رکھے اور اپنے رب تعالیٰ سے بحالت شہید جا ملے اور اگر ایسا نہ کرے تو صرف اپنے نفس کو ہی ملامت کرے۔

۱۵۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عیاش، ضمیرہ، اصح بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی رحمہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لانے سے والدہ کی خدمت نے باز رکھا۔

۱۵۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، حسن بن محمد، عبید اللہ بن عبدالکریم، سعید بن اسد بن موسیٰ، ضمیرہ بن ربیعہ، اصح بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اویس قرنی جب شام کرتے تو کہتے کہ یہ رات حالت رکوع میں گزار سکی ہے چنانچہ صبح تک حالت رکوع میں رہتے اور پھر جب شام ہوتی کہتے کہ آنے والی رات حالت سجدہ میں گزارنے کی ہے۔ پس پوری رات سجدہ میں رہتے تا وقتیکہ صبح ہو جائے، ان کا یہ دستور تھا کہ سر شام پچا ہوا کھانا اور کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتے اور کہتے اے میرے اللہ! جو بھوک میں مرے تو میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو ننگا رہے انہیں بھی میرا مواخذہ نہ کرنا۔

### (۱۶۳) عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

تابعین طبقہ اولیٰ میں سے ایک تارک الدنیا، عیش و عشرت سے کنارہ کش عامر بن عبداللہ بن عبد قیس رحمہ اللہ بھی ہیں وہ زہدانہ صفات کے ساتھ متصف ہونے کے علاوہ کمال درجہ کے مجاہد بھی تھے۔

۱۵۸۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، شعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے روایت ہے، علقمہ فرماتے ہیں کہ زہد کی انتہا آٹھ آدمیوں پر ہوئی جو کہ یہ ہیں: عامر بن عبداللہ بن عبد قیس، اویس قرنی، ہریم بن حیان، ربیع بن شمیم، مسروق بن اجدع، اسود بن یزید، ابومسلم خولانی، حسن بن ابی حسن زہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ رہی بات عامر بن عبداللہ بن عبد قیس کی تو وہ کہا کرتے تھے کہ دنیا غموں اور حزنوں کا گچھڑ ہے اور آخرت آگ و حساب کا، سوراخت و آرام کہاں ہوا، اے میرے مالک! تو نے مجھے پیدا کیا حالانکہ تجھے میری تخلیق کا حکم نہیں کیا گیا تھا۔ اور تو نے مجھے دنیا کی بلاؤں اور آزمائشوں میں جگہ دی پھر میں اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ اے نفس امارہ! میں کیسے باز رہ سکتا ہوں جب تو مجھے باز نہ رکھے گا۔ اے میرے معبود! یقیناً تو جانتا ہے کہ اگر یہ ساری کی ساری دنیا میرے قدموں میں ہو اور پھر تو مجھ سے اس کا مطالبہ کرے، تیری ذات کی قسم! میں تیرے لئے اس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔

عامر بن عبداللہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی لذتیں چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، میند اور کھانے میں۔ سورہی بات مال اور عورتوں کی تو سو مجھے ان میں کچھ رغبت نہیں۔ رہی بات میند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارہ کار ہے نہیں۔ بخدا میں ان دونوں کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں۔ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ رات نماز میں کھڑے کھڑے گزار دیتے اور دن کو روزہ کی حالت میں

رہتے۔ حتیٰ کہ اٹلیس سانپ کی شکل میں ان کی سجدہ کی جگہ میں لیٹ جاتا، جب اس کی بدبو سونگھتے تو ہاتھ سے اسے دورے پٹا کر سجدہ کر لیتے اور کہتے اگر تیری بدبو نہ ہوتی میں بلا رعایت تیرے اوپر سجدہ کر دیتا۔ علقہ کہتے ہیں کہ میں نے عامر بن عبداللہ کو نماز پڑھتے دیکھا وہ اس حالیکہ شیطان بشکل سانپ ان کی قمیص میں داخل ہوتا اور انہیں محو نماز دیکھ کر نکل جاتا اور انہیں اپنی گرفت میں نہیں لے سکتا تھا۔ انہیں مستغرق دیکھ کر کہا جاتا: جناب والا آپ سانپ کو اپنے آپ سے دور کیوں نہیں بناتے؟ کہتے: بخدا، مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی چیز سے ڈر محسوس کروں۔ بخدا مجھے اس کے داخل ہونے اور نکلنے کا کچھ پتا نہیں چلتا۔

جنت کے حصول اور جہنم سے چھٹکارے کا طریقہ..... بسا اوقات عامر بن عبداللہ سے کہا جاتا کہ حضرت! جنت بدوں مشقت بھرے مجاہدات کے بھی پائی جاسکتی ہے اور بدوں ان تکلفات کے بھی جہنم سے بچا سکتا ہے؟ فرماتے: انہیں میں اس وقت تک جنت کو نہیں پاسکتا اور جہنم سے نہیں بچ سکتا جب تک اپنے نفس کو خوب ذلیل نہ کر لوں چنانچہ ایک مرتبہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے رونے لگے، انہیں دیکھ کر سادہ لوح کہنے لگے جناب آپ تو بڑے متقی پرہیزگار اور زاہد انسان ہیں بھلا پھر رونا کیسا؟ کہتے ہیں کیونکر نہ روؤں، کون مجھ سے زیادہ رونا کا حقدار ہے؟ میں دنیا کی حرص پر نہیں رور ہا اور نہ ہی مجھے موت کا ڈر ہے۔ لیکن میں بعد مسافت اور قلت زاد پر نو حوزن ہوں۔ میں رات یا تو جنت میں گزاروں گا یا جہنم میں مجھے کچھ پتہ نہیں کہ میں کس کی طرف سیدھا جاؤں گا۔

۱۵۸۱- ابو یوسف اصمغہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد حمصی، سنجی بن سعید، یزید بن عطاء، علقہ بن مرہم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ زہد و تقویٰ کی انتہا تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر ہوئی (پھر مذکور بالا حدیث ذکر کی نیز اس میں کچھ زیادتی بھی ہے) کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا اگر کامیاب ہو گیا تو محض اللہ کا فضل و کرم ہوگا اور اگر جہنم میں داخل ہوا تو اپنی کوشش کی کوتاہی کا سزاوار ہوں گا۔ کہا کرتے کہ میں تمہاری دنیا میں رحمت پر نہیں رور ہا میں تو گریبوں کے روزے اور سردیوں کے قیام اللیل پر رور ہا ہوں۔

۱۵۸۲- ابو یوسف اصمغہانی، محمد بن احمد بن محمد عبیدی، احمد بن محمد، ابوبکر بن عہد قرظی، محمد بن یحییٰ ازدی، جعفر رازی، ابو جعفر صالح، امین وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبداللہ افضل ترین عبادت گزار تھے۔ انہوں نے اپنے نفس پر ایک ہزار رکعتیں لازم کر رکھیں تھیں طلوع آفتاب کے بعد نماز پڑھنے لگتے تا عصر مسلسل پڑھتے رہتے۔ وہیں لوٹتے تو ان کی پندلیوں اور پاؤں میں آبلے پڑے ہوتے۔ کہتے! اے نفس امارہ تجھے تو محض عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بخدا میں تجھے سرگرم عمل رکھوں گا حتیٰ کہ بستر پر تجھے آرام نہیں لینے دوں گا۔

علقہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ وادی سہاب (درندوں کی وادی) میں تشریف لائے اور اس وادی میں ایک حبشی حمد نامی عبادت گزار بھی تھا۔ چنانچہ دونوں حضرات چالیس دن تک دن رات عبادت میں مصروف رہے۔ انہوں نے نہ اس کی طرف التفات کیا اور نہ ہی اس نے ان کی طرف، جب فرض نماز کا وقت ہوتا تو دونوں اکٹھے نماز پڑھ لیتے اور پھر انہی مقررہ جگہوں میں چلے جاتے اور نوافل میں مشغول ہو جاتے۔

چالیس دن کے بعد عامر حمد کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم کون ہو؟ اللہ تمہارے اوپر رحم فرمائے۔ کہنے لگے مجھے اپنے کام میں لگے رہنے دو اور میرے تعارف کو چھوڑو۔ فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے بتلاؤ، کہا میں حمد ہوں۔ فرمایا: اگر تم وہی حمد ہو جو کا قبیل از میں مجھ سے تذکرہ کیا گیا ہے تو پھر تم دنیا میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو، براہ کرم مجھے افضل ترین خصلت کے متعلق بتلاؤ؟ کہنے لگے مجھ سے عمل میں کوتاہی ہوتی ہے اگر فرض نماز کے اوقات مقررہ نہ ہوتے جو کہ میرے قیام و سجدہ کو توڑ دیتے ہیں، تو میں پسند کرتا ہوں کہ میری ساری عمر حالت رکوع میں گزرے اور میرا چہرہ حالت سجدہ میں رہے حتیٰ کہ میں اللہ سے ملاقات کر لوں۔ لیکن فرض نمازیں مجھے ایسا نہیں کرنے دیتیں۔

اللہ آپ پر رحم فرمائے ذرا اپنے حلق کو کھولو، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عامر بن عبد قیس ہوں۔ کہا: اگر آپ وہی عامر ہیں منلی شہرت میں نے سن رکھی ہے، تو پھر آپ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں۔ کہا مجھے بھی کسی افضل ترین خصلت کا بتلائیے؟ فرمایا: مجھ سے اعمال میں تقصیر ہو جاتی ہے لیکن میں خوف خدا کو اپنے سینے میں عظیم الشان سمجھتا ہوں حتیٰ کہ میں کسی چیز سے اللہ کے سوا نہیں ڈرتا۔

درندوں کا عامر بن قیس سے شغف رکھنا..... ایک مرتبہ درندوں نے عامر بن قیس کو آن گھیرا حتیٰ کہ ایک درندے نے ان پر چلائی لگائی اور اپنے ہاتھ عامر رحمہ اللہ کے کندھے پر ڈال دیے مگر وہ آیت کریمہ "ذالک یوم مجسوع لہ الناس و ذالک یوم مشہود" (یہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے اور یہ حاضری کا دن ہے) تلاوت کرنے لگے، جب درندے نے دیکھا کہ انہیں اس کی کچھ پروا نہیں تو وہ خود ہی ان سے الگ ہو گیا۔ ہم کہنے لگے کوئی چیز تیرے لئے مہلک ہے؟ فرمایا مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی سے ڈروں، ہم کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیٹ کی آزمائش میں نہ جلا کیا ہوتا چونکہ جب ہم کھاتے ہیں تو پاخانے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تو میرا رب مجھے نہ دیکھتا مگر حالت رکوع و سجدہ میں۔ چنانچہ ہم آٹھ سو رکعتیں روزانہ پڑھتے پھر بھی کہتے ہیں میں نے عبادت میں بہت کوتاہی کی، وہ اپنے نفس کو بہت ڈانٹتے تھے۔

۱۵۸۳- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن، شعیب بن محرز، سہل حزم کے بھائی کہتے ہیں کہ ہمیں عامر بن قیس کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے میرے لئے ہر مصیبت کو آسان کر دیا ہے اور ہر معاملہ میں مجھ سے راضی رہتا ہے اس سے محبت کرتا ہوں تب مجھے کچھ پروا نہیں میں کس حالت پر صبح کروں اور کس حالت پر شام کروں۔

۱۵۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حقیقہ، بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن یزقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ بصرہ کے امیر نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیجا تاکہ ان سے پوچھے کہ وہ عورتوں سے نکاح کیوں نہیں کرتے؟ عامر بن عبد قیس نے فرمایا: میں عورتوں سے نکاح اس لئے نہیں کرتا چونکہ عورتوں کے معاملہ میں میں تھکا ماندہ ہوں۔ قاصد کہنے لگا آپ پیڑ کیوں نہیں کھاتے؟ فرمایا میں ایسی جگہ رہاؤں پذیر ہوں جہاں بھجی کثرت سے آباد ہیں سو جس چیز کے بارے میں وہ مسلمان گواہی دے دیں کہ اس میں مردار کی ملاوٹ نہیں میں اسے کھا لیتا ہوں۔ کہنے لگا: آپ امراء کے پاس کیوں نہیں تشریف لاتے؟ فرمایا، تمہارے دروازوں پر حاجت مندوں کا جوم لگا رہتا ہے۔ تم ان کی ضروریات کو پورا کرو، اور جن لوگوں کو تمہاری چنداں حاجت نہیں انہیں چھوڑ دوتا کہ اپنے کام میں لگے رہیں۔

۱۵۸۵- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد محترم سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن علی بن نہشل بن قیس عبدی، یحییٰ بن ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس فرما رہے تھے کہ کیا میں اہل جنت میں سے ہوں گا۔ یا یوں فرمایا کہ کیا میں جنتی ہوں گا؟ یا یوں فرمایا کہ کیا میرے جیسا بھی کوئی جنت میں جائے گا؟

۱۵۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر، حوشب، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے عبد اللہ بن عامر کو حکم دیا کہ جلدی سے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو ان کا اکرام کرو نیز ان سے کہو کہ جس عورت کو چاہیں نکاح میں لائیں، ان کا مہر بیت المال سے ادا کرو۔ چنانچہ اس نے عبد اللہ نے حضرت معاویہؓ کا پیغام عامر بن عبد قیس تک پہنچا دیا کہ امیر المؤمنین نے مجھے آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عامر نے فرمایا: فلاں شخص اس کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر قاصد نے کہا کہ مجھے اس بات کا بھی فرمایا ہے آپ جس عورت سے چاہیں نکاح کر لیں

میں اس کا مہربیت المال سے ادا کر دوں گا۔ عامر بن عبد قیس فرماتے لگے کہ میں نکاح کے معاملہ میں تھکا مانده ہوں۔ کہا پھر بھی آپ کسی عورت کو نکاح میں لانا چاہتے ہیں؟ جو خشک روٹی کا ایک ٹکڑا اور ایک بوسیدہ چادر قبول کرے۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ مجھے بتاؤ، کیا تم میں کوئی ایسا ہے کہ اس کے دل میں اپنے اہل خانہ کی محبت نہ ہو؟ کہنے لگے جی ہاں کوئی ایسا نہیں۔ فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے پہلو میں پڑی پسلیاں احمر سے احمر ہو جائیں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے دل میں غیر اللہ کی محبت گھر کرے۔ بخدا، میں صرف ایک ہی چیز (اللہ کی محبت) کو اپنا مقصد بناؤں گا، حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پھر ایسا کر بھی دکھلایا۔

۱۵۸۷- دنیا کا ما حاصل..... ابو نعیم اصفہانی، امیر ابیہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق جعفیہ بن سعد، خلف بن خلیفہ، ابو ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کا اصل ما حاصل چار چیزوں میں ہے مال، عورتیں، نیند اور کھانا، سو مجھے مال اور عورتوں کی چنداں حاجت نہیں رہی، رہتی بات کھانے اور نیند کی، سو اللہ کی قسم! اگر میری طاقت میں ہوتا تو میں ان پر بھی قابو پالیتا۔

۱۵۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ضیل، ابو بکر بن مالک، ابو بکر بن ابی شیبہ، عقیان، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، قناس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عامر بن عبد قیس ایک مرتبہ ایک وسیع میدان میں سے گزرے، اچانک ایک ذی کو دیکھا کہ اس پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے چنانچہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اپنی چادر ایک طرف رکھی اور کہا میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوٹھے نہیں دیکھ سکتا پھر اس مظلوم ذی کی جان چھڑانی ۱۵۸۹ ابو نعیم اصفہانی احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، عبید اللہ بن محمد، عبد اللہ بن عیاش مولیٰ بنی ہاشم، عیاش شیخ حدیث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد اللہ ایک مرتبہ سلطان کے کسی معاون کے پاس سے گزرے جو کہ ایک ذی کو کھینچنے جا رہا تھا اور وہ ذی اپنی مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ چنانچہ عامر بن عبد اللہ نے ذی کے پاس آ کر کہا۔ کیا تو نے جزیہ ادا کر دیا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے ادا کر دیا ہے۔ پھر عامل سے کہا: تمہیں اب اس سے کیا مطلب ہے؟ عامل کہنے لگا میں اسے لے جا رہا ہوں تاکہ امیر کے گھر کو بھاڑ دوں۔ عامر رحمہ اللہ نے ذی سے کہا: تم یہ کام خوشی سے کرو، کہنے لگا مجھے اپنی جاگیر میں کام کرنا ہے۔ عامر بن عبد قیس نے عامل سے کہا اس کو چھوڑ دے۔ کہنے لگا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ حتیٰ کہ آپ نے تین مرتبہ اصرار کیا مگر عامل نہ مانا۔ بالآخر جبراً ذی کی جان اس سے چھڑائی اور فرمایا مجھے گوارا نہیں کہ میرے زندہ رہتے ہوئے محمد عربی ﷺ کے ذمہ کو توڑا جائے۔ پس یہ بات ان کی جاودہی کا سبب بنی۔

۱۵۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، عقیان، جعفر بن سلیمان، سعید جریری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبد اللہ کے جلاوطن ہوتے وقت مقام ظہر مدین میں انھیں مریدوں نے وداع کیا تو فرمایا میں دعا کرتا ہوں تم سب مل کر آئین کو مرید بن کہتے لگے ہم بھی اسی کے خواہشمند تھے۔ کہنے لگے اے میرے اللہ! جس نے میری پھٹی کھائی، میرے خلاف جھوٹ بولا، مجھے میرے شہر سے نکالا اور مجھے اپنے مریدوں سے جدا کیا۔ اسکے مال و اولاد کو بڑھادے اسے صحت بخش اور اسے لمبی عمر عطا فرما۔

۱۵۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، عبید اللہ بن محمد، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس ۲ سے کہا گیا اگر آپ بصرہ چلے جائیں تو بہتر ہوگا کہ کہنے لگے بخدا بصرہ ایسا شہر ہے جسکی طرف میں نے ہجرت کی ہے اور اس میں رہ کر قرآن سیکھا ہے لیکن یہ سزا عشق و محبت کی راہوں کا سفر ہے جسکا کوئی ٹھکانا مقرر نہیں ہوتا۔

۱۵۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اشعب، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کو شام کی طرف بھیجا گیا تو کہنے لگے تمام قرظیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے سوار کر کے جلا وطن کیا۔

۱۵۹۳- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس ہریری، محمد بن منصور طوسی، عمرو بن عاصم، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے رب! موسم سرما میں حصول طہارت میرے لئے آسان فرما چنانچہ جب وہ ٹھنڈا پانی استعمال کرتے تو ان کے جسم سے بخارات نکل رہے ہوتے تھے۔

۱۵۹۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ ازودی، مسلم بن ابراہیم، عمارہ بن ابوشعب ازودی، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کا گزرا ایک رکے ہوئے قافلے کے پاس سے ہوا۔ پوچھا تم لوگ آگے چلتے کیوں نہیں؟ کہنے لگے شیر ہمارے راستے میں حائل ہو کر بیٹھ گیا ہے۔ فرمایا: شیر کیسایا تو ایک کتاب ہے چنانچہ عامر رحمہ اللہ شیر کے پاس سے بے پروا ہو گئے حتیٰ کہ ان کے جسد کے کپڑوں نے شیر کے منہ کو مس کیا۔

۱۵۹۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ ازودی، جعفر بن ابوجعفر، احمد بن ابوحواری، ابوسلمان دارانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ کے گھر کا قرب و جوار آگ کی لپیٹ میں آ چکا ہے (لہذا اپنے گھر کی آپ کچھ نگر کریں) کہنے لگے، آگ کو چھوڑ دو وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔ اتنا کہہ کر پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گئے چنانچہ آگ ان کے قرب و جوار کو ہڑپ کر گئی اور جب ان کے مکان تک پہنچی تو دوسری طرف پھرنی۔

۱۵۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابواحمد بن محمد بن احمد، عباس بن احمد، ابراہیم قرظیسی، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں ایک منادی کو آواز لگاتے دیکھا، کہہ رہا تھا کہ لوگوں کو بتا دو کہ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو رہی ہے اور جس دن ان کی ملاقات ہوگی ان کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے گا۔

۱۵۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن جعفر بن احمد، عبداللہ بن احمد، عبدالجبار بن محمد، عبدالاعلیٰ، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کچھ لوگ بیٹھے عامر رحمہ اللہ کے بارے میں جاننا دو غیرہ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ انھوں نے دوران نماز ان کے تذکرات کو سن لیا۔ فرمانے لگے، کیا تم اس کو پا سکتے ہو؟ کہنے لگی جی ہاں، فرمایا: خدا امیر اپنی تیزوں سے چھٹی ہو جائے مجھے پسند ہے اس سے کہ دوران نماز ایسی باتیں کی جائیں۔

۱۵۹۸- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، ابوبکر بن ابی شیبہ، عقیان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ اپنے بیچارے ادبھیائیوں سے کہنے لگے کہ تم اپنے معاملات اللہ کے سپرد کرو راحت پاؤ گے۔

۱۵۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حذافہ، احمد بن ابراہیم، دورق، عبدالصمد بن عبدالوارث، جعفر، جریری، ابوالغلا، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی عامر بن قیس رحمہ اللہ سے کہنے لگا، میرے لئے استغفار کیجئے، فرمایا تو نے ایسے آدمی سے سوال کیا ہے جو اپنے متعلق بھی اس کی امید سے عاجز ہے۔ لیکن اتنی بات کہو کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور پھر اس سے دعا مانگو۔

۱۶۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، شیخ ابوزکریا، مشائخ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس کی ایک عیبیدہ نامی بیچارہ بہن تھی وہ انھیں مجاہدات شاقہ میں دیکھ کر ان کے لئے شریعت بتاتی اور ان کے پاس لے آتی۔ عامر بن عبداللہ رحمہ اللہ شریعت کے قیام کی طرف لے جاتے اور انھیں بلا کر ان میں تقسیم کر دیتے بیچارہ بہن کہتی ہیں، میں نے تو شریعت اپنے ہاتھ سے اس لئے بتائی ہے کہ آپ خود تناول فرمائیں، جواب میں فرماتے کیا تو نے کچھ نفع اٹھانے کا قصد نہیں کیا؟

(قیسوں کے کھانے میں تیرے لئے زیادہ نفع ہے) نیز آپ اپنی بچا زاد بہن سے فرمایا کرتے، یا عقیقہ! دنیا سے الگ تھلگ ہو کر قرآن کے ساتھ نسبت پیدا کرو، جو قرآن کے ساتھ نسبت پیدا نہیں کرتا وہ پھر دنیا پر افسوس و حسرت ہی کرتا رہتا ہے۔

۱۶۰۱- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد، عبدالعزیز بن مسلم، حرب، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ مسجد میں مجلس درس لگاتے تھے چنانچہ انھوں نے مجلس ترک کر دی، ہم سمجھے شاید وہ اہل بدعت سے فروتنی برت رہے ہوں، ہم نے ان کے پاس آ کر ترک مجلس کی وجہ پوچھی، جواب میں فرمانے لگے، دراصل مجلس میں فضول باتوں اور اختلاف کا وقوع زیادہ ہونے لگا تھا۔ ہم نے کہا ہم یہ سمجھے کہ آپ اہل بدعت کے معاملہ میں فروتنی سے کام لے رہے ہوں۔ بہر حال آپ ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے مغرب میں ان کے متعلق کچھ کہوں گا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک اچھی خاصی جماعت کو دکھا ہے اور ان کی صحبت میں مشرف بھی ہوا ہوں۔ انھوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے کہ قیامت کے دن ایمان کے اعتبار سے افضل ترین لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے سختی کے ساتھ دنیا میں اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہوگا اور جو دنیا میں خوشیاں زیادہ رکھے گا اسے آخرت میں غموں کا زیادہ سامنا کرنا پڑے گا اور جو دنیا میں زیادہ ہنساؤہ آخرت میں زیادہ روئے گا۔

اور صحابہ کرامؓ نے ہمیں یہ حدیث بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض فرض کیے ہیں کچھ سنتیں جاری کی ہیں اور کچھ حدود مقرر کی ہیں سو جس نے فرائض و سنت پر عمل کیا اور مقررہ حد سے اجتناب کیا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے فرائض و سنن پر عمل کیا لیکن مقررہ حدود کی کچھ پروا نہ کی اسے شداکد، تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا بہر حال جنت میں داخل ہوگا چونکہ تہاؤر حدود سے اس نے توبہ کر لی تھی۔ اور جس نے فرائض و سنن کی بجائے آوری کا اہتمام کیا، لیکن حدود اللہ کی کچھ پروا نہ کی تہاؤر حدود پر مصر رہا پھر بغیر توبہ کے مر گیا، ہاں مسلمان ہے، پس اللہ چاہے اس کی مغفرت کرے چاہے اسے عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اسی طرح موقوف (بدوں ذکر صحابی کے) روایت کیا ہے۔ اور یہی الفاظ فرمودے نبی ﷺ سے بہت سارے واسطوں کے ساتھ روایت کئے گئے ہیں چنانچہ یہ حدیث ابودرداء، ابوالخیر، ابو عبادہ بن صامت وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔

۱۶۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابوالاعلیٰ مالکی، محمد بن عبدالرحمن بن سہم انباری، عبد اللہ بن مبارک، علی بن علی رفاعی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر سنن امور کی پیشی ہوگی، دو پیشیاں حساب و کتاب اور عذر بازیوں کی شکل میں ہوں گی اور تیسری پیشی اعمال ناموں کی تقسیم کی شکل میں ہوگی پس کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والے ہوں گے اور کوئی بائیں ہاتھ میں لینے والے، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ نے عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ کی طرف منسوب کر کے اشعار پڑھے۔

قد طارت الصحف فی الایدی منتشرة..... فیہا السرائر والجبار مطلع.

تحقیق اعمال ناموں کی تقسیم ہو چکی اور وہ لوگوں کے ہاتھوں میں کھلے پڑے ہیں۔ ان میں پوشیدہ راز ہیں حالانکہ رب جباران کو باخوبی جانتا ہے۔

فکیف سہوک والانباء والقعة..... عما قلیل ولا تدری بما تقع.

تیری بھول کیسی تھی حالانکہ خبریں تیرے پاس آتی رہیں اور تو نہیں جانتا کہ کیا چیز واقع ہونے والی ہے۔

اما الجنان وعیش لا انقضاء لہ..... اما الجحیم فلا تبقی ولا تدع.

یا تو جنت میں عیش پسند زندگی ہوگی جسکا خاتمہ نہیں ہوگا یا تو جہنم میں جائے گا جہاں نہ تجھے باقی رکھا جائے گا اور نہ ہی تجھے

چھوڑا جائے گا۔



تہوی بسکا نہا طورا وترفعہ..... اذا رجوا مخرجاً من غمها قموا۔

جنہم اپنے رہائشیوں کو کبھی نیچے پھینکے گی اور کبھی اوپر اچھالے گی اور جب جنہم کے غم سے چھٹکارہ پانے کی خاطر باہر نکلنے کی امید ظاہر کریں گے انہیں ذلیل و خوار کیا جائے گا۔

لینفع العلم قبل الموت عالمہ..... قد سال قوم بہا الرجعی فما رجعوا۔

عالم کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے اپنے علم سے نفع اٹھالے۔ چونکہ کچھ لوگ سوالی ہوں گے کہ انہیں واپس بھیجا جائے تاکہ اپنے علم سے نفع اٹھالیں لیکن انہیں واپس جنہم میں دھکیل دیا جائے گا۔

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عامر بن عبد قیس نے اس مذکورہ بالا حدیث کو یوں ہی موقوفاً روایت کیا ہے اور اس حدیث کو علی بن زید نے، حسن، ابو موسیٰ، رسول اللہ ﷺ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ بھی شیبہ ہو سکتا ہے کہ عامر بن عبد قیس نے مذکورہ بالا روایت ابو موسیٰ سے روایت کی ہو اور آگے اسے مرسل روایت کیا ہو چونکہ عامر نے قرآن مجید ابو موسیٰ سے پڑھا تھا جب وہ بصرہ تشریف لائے تھے۔ اس حدیث کو مروان اعمر نے ابو اہل، عبد اللہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

ہم نے ابو ایسی قرنی رحمہ اللہ کو اولاً ذکر کیا ہے چونکہ وہ خیر التائبین اور عبادت گزار تائبین کے سردار ہیں، ان کے بعد دوسرے نمبر پر عامر بن عبد قیس کو ذکر کیا ہے چنانچہ وہ قبیلہ بنو خزیمہ سے ہیں وہ پہلے ولی کامل بزرگ ہیں جنہوں نے بصرہ میں زہدانہ و صوفیانا تدارک پکچانا اور عبادت گزار تائبین میں مشہور ہوئے۔ اور بصرہ کے تائبین کو اس لئے مقدم کیا چونکہ بصرہ، کوفہ پر طبعاً مقدم ہے چونکہ بصرہ کی بنیاد کوفہ سے چار سال قبل رکھی گئی۔ اسی طرح اہل بصرہ، اہل کوفہ سے عبادت، زہد و تقویٰ میں زیادہ مشہور ہیں۔ عامر بن قیس عبادت و احکام میں ابو موسیٰ اشعریؓ کے تربیت یافتہ تھے اور انہی سے قرآن سیکھا اور انہی کے طریقہ سلوک کے راہی بنے۔

۱۶۰۳ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن اہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، معاذ بن معاذ، ابو یونس بن سیرین، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس جنہم سے پکارا جاتا تھا۔ کی طرف خط لکھا کہ ابا عبد! میں تم سے ایک بات کا عہد لیتا ہوں اور مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے راستہ تبدیل کر دیا ہے، اللہ سے ڈرو اور واپس لوٹ آؤ۔

### (۱۶۰۳) مسروق

مصنف کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اولیاء تائبین میں سے ایک عالم باللہ، اللہ کی محبت میں سرگرداں رہنے والے، ہر اپنا علم، اللہ پر بھروسہ کرنے والے، اللہ کے بندوں کے مشوق، ابو عاتقہ مسروق رحمہ اللہ بھی ہیں ان کا نسب مسروق بن عبد الرحمن ہمدانی کوئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف شہر لہق (وصل کیلئے تیار رہنے) اور تہرنی الوجود (کائنات میں غور و فکر کرنے) کا نام ہے۔

۱۶۰۴ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر طحی، حسین بن حفص، احمد بن عبد اللہ بن یونس، زائدہ، اعش، مسلم، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو عالم ہونے میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور جاہل ہونے میں بھی اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل کو بڑا سمجھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸،

۱۶۰۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، سعید بن عمرو، سفیان بن عیینہ، ایوب طائی، کے سلسلہ سند سے روایت ہے، ایوب طائی کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ شعبی رحمہ اللہ سے ایک مسئلہ پوچھا، کہنے لگے آفاق میں علم کا طالب مسروق سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۶۰۶- محمد بن ابی احمد بن حسن، محمد بن عثمان، عبید بن یحیٰ، یحییٰ بن آدم، عبد السلام، ابو خالد دولابی، شعبی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مسروق بصرہ کی طرف کسی عالم سے ایک آیت کریمہ کے بارے میں پوچھنے نکلے، جب وہاں پہنچے تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کیا البتہ اس نے مسروق رحمہ اللہ کو اہل شام کے کسی عالم کے پاس جانے کی رہنمائی کر دی چنانچہ مسروق رحمہ اللہ آیت کی تفسیر کے طلب میں شام کی طرف روانہ ہو گئے۔

۱۶۰۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن حمید، محمد بن شہل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبید بن حمید، منصور، ہلال بن یساف کے سلسلہ سند سے روایت ہے۔ کہ مسروق رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی اولیں و آخرین، دنیا اور آخرت کے علم کے جاننے کا شوقین ہو وہ سورۃ واقعہ تلاوت کیا کرے۔

۱۶۰۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن جعد، شعبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج کرنے چلے گئے چنانچہ وہ ساری رات بجدہ میں گزارتے۔

۱۶۰۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو ہمام ابو ضمروہ، علاء بن ہارون، کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ایک مرتبہ حج پر چلے گئے بجدہ کے سوا اپنے آپ کو زمین پر نہ لگایا نہیں۔

۱۶۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، سفیان، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے، سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسروق رحمہ اللہ سے میری ملاقات ہوئی۔ کہنے لگے: اے سعید! میرے لئے کوئی چیز مرغوب نہیں بجز اس کے کہ اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کروں۔

۱۶۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن ابی اسحاق، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ابن ادریس، حسن بن عبید اللہ، ابو ضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا، بندہ اللہ کے قریب تر حالت بجدہ میں ہوتا ہے۔

۱۶۱۲ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، یوسف بن موسیٰ، عبد الرحمن بن مغراء، اعش، ابو ضحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہوتے یوں لگتے گویا کہ وہ کوئی راہب ہیں چنانچہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے کہ تمہاری جو کچھ مجھ سے حاجت ہے اسے بیان کرو قبل ازیں کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔

۱۶۱۳ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سری، ابو خالد احمر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ اپنے اور اہل خانہ کے درمیان پردہ لٹکالیتے اور نماز میں متوجہ ہو جاتے اہل خانہ اور ان کی دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو جاتے۔

۱۶۱۴ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد، علی بن حوراء، شعبہ، ابراہیم بن محمد منتشر، محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ عمدہ قضا پر اجرت نہیں لیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے "ان الله اشعري من المؤمنين الفسهم و اموالهم بان لهم الجنة" کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے ان کی جائیں اور ان کے اموال جنت کے بدلے میں خرید لیے ہیں۔

۱۶۱۵ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، فضل بن اسحاق، محمد بن بشر، مسعر، ابراہیم بن محمد بن منتشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ ہر جمعہ کو اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیتے پھر مقام حمرہ میں ایک قدم کوڑا کرکٹ

کے ڈھیر پر تشریف لاتے اور فرماتے دنیا ہمارے قدموں تلے ہے۔

۱۶۱۶ ابو نعیم اصفہانی، قاضی ابوالحسن محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن کنانہ، محمد بن ایوب، سعید بن منصور، یعقوب بن عبدالرحمن، ضمیر بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مسروق اپنے بھتیجے کا ہاتھ پکڑ کر ایک مہل (کوڑے کے ڈھیر) پر لے گئے اور فرمایا کیا میں تجھے دینا نہ دکھاؤں؟ دیکھو یہ ہے دنیا اسکو کھا کر فنا کر دیا، ماہن کر پراتا کر دیا، سوار ہو کر لاغر کر دیا اس کے لئے خون بہایا، بحارم اللہ کو حال سمجھا گیا اور رحم کو قطع کیا۔

۱۶۱۷ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، کعبہ بن سعید، ابراہیم بن محمد بن منتشر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ قبر سے بڑھ کر مومن کے لئے کوئی چیز بہتر نہیں چونکہ مومن قبر میں جا کر دنیا کے غموں سے راحت پاتا ہے اور عذاب خداوندی سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۶۱۸ ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن بن حیان، عبدالرحمن بن محمد بن سالم، ہناد بن سمری، ابومعاویہ، اعش، مسلم کے سند سے مروی ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کہتے تھے کہ گمان کی بہتر حالت میں، میں اس وقت ہوتا ہوں جب میرا خادم مجھ سے کہتا ہے کہ گھر پر کھانے کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی کوئی روپیہ پیسہ۔

اس فرمان کو ثوری، اعش، عبداللہ بن مرہ، مسروق کے طریق سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۱۹ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حسن صالح، ابوعباس سراج، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آدمی اس بات کا حقدار ہے کہ ایسی مجالس کا انعقاد کرے جن میں وہ اپنے گناہوں کو یاد کر کے استغفار کرے۔

۱۶۲۰ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن عبداللہ اسدی، سفیان، ابوالفضل، کے سلسلہ سند سے مروی ہے مسروق کہتے ہیں جو گھر مال سے بھر جائے وہ آنسوؤں سے بھی بھر جاتا ہے۔

۱۶۲۱ ابو نعیم اصفہانی، ابوحامد بن جبلة، محمد بن عقبہ سے مروی ہے محمد بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو کہتے سنا کہ مسروق یہ اشعار پڑھتے تھے۔

یکفیک مما اغلق الباب دونہ..... وارحی علیہ السترملاح وجرودق

ترجمہ: وہ نمک اور روٹی تجھے کافی ہے جسے اندر رکھ کر دروازہ بند کر لیا جاوے اور پردہ لٹکا یا جائے۔

وماء فوات بارد تم تغلذی..... تعارض اصحاب الترید الملیق

اور کافی ہے تجھے فوات کا خشک پانی پھر تو سادہ کھانا کھا کر نرم نرم شہ کھانے والوں کے ساتھ بات کر۔

تجشاً اذما ہم تجشوا واکانما..... غلبت بالوان الطعام المفتق

جب تیرے ساتھی ڈکار لینے لگیں تو یہ کھانا کھا کر تو بھی یوں ڈکار لے گیا کہ تجھے مختلف رنگوں کا مزیدار کھانا کھلایا گیا ہے۔

مسروق رحمہ اللہ کی بہت ساری مسانید ہیں جنکی کثرت شمار سے باہر ہے تاہم ذیل میں ان کی دو حدیث کیا ہی عجیب ہیں۔

۱۶۲۲ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قیس بن ابی صعین، یحییٰ بن وثاب، مسروق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کی حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بے شک خبیث آدمی برے کی تکفیر نہیں کرتا لیکن پاکباز آدمی برے کی تکفیر کرتا ہے۔

یہاں عبدالرحمن بن محمد بن مسلم ایک راوی ساقط ہے۔

اصل نسخہ میں یہاں کوئی راوی متروک ہے۔

۱۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی نے محمد بن جعفر بن جثم، جعفر بن محمد صالح، عدنان، عاصم بن بہدلہ، ابو نعیم، مسروق، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ بھی زنا کرتی ہے۔

### (۱۶۲۳) علقمہ بن قیس نخعی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے عالم ربانی، فقیہ بے مثال ابوطلحہ علقمہ بن قیس نخعی ہمدانی بھی ہیں۔ حسن تلاوت اور زہد و تقویٰ کے امام تھے۔

۱۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوالہیثم بن اسحاق صنعی، قیس بن ربیع، ابواسحاق، مرۃ الطیب کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ علقمہ ان دینداروں میں سے ہیں جو قرآن مجید کو حسن و خوبی کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۱۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن یوحنا، عبد العزیز بن امان، مالک بن مغول، مہمل، ابوسفر، مرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس اس امت کے ربانی تھے۔

۱۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن عبید، اعش، عمارہ، ابومعمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم عمر بن شریحیل کے پاس گئے وہ کہنے لگے، میرے ساتھ چلو میں تمہیں ایک شخصیت کے پاس لے کر جاؤں گا جو سیرت و انداز واداء کے اعتبار سے عبد اللہ بن مسعود کے زیادہ مشابہ ہے چنانچہ ہم علقمہ رحمہ اللہ کے پاس گئے۔

۱۶۲۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، جریر، قابوس بن ابی ظہیران کی سند سے مروی ہے، قابوس کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ علقمہ کے پاس کیا لینے جاتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو چھوڑ دیتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے خود صحابہ کرامؓ کو علقمہ سے سوال کرتے اور فتوے پوچھتے دیکھا ہے۔

۱۶۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوالاحمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، محمد بن جعفر وواسی، مہلب بن عثمان ازدی، ضرار بن عمرو، اسحاق بن عبد اللہ، اصحاب عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرتبہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ حلقہ لگائے بیٹھے تھے ان میں علقمہ، اسود، مسروق اور ان کے تلامذہ بیٹھے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن مسعود ان کے پاس ٹھہرے اور فرمایا کہ میرے ماں باپ علماء پر قربان جائیں، تم اللہ کے حکم سے اکٹھے ہوئے ہو، کتاب اللہ کو تلاوت کرتے ہو، اللہ کی مساجد تعمیر کرتے ہو اور اللہ کی رحمت کے منتظر ہو پس اللہ تم سے محبت کرے اور جو تم سے محبت کرے اس سے بھی اللہ محبت کرے۔

۱۶۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعید، وہ اپنے چچا سے، شریک، ابواسحاق، عبد الرحمن بن عبد الرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: کہ جو چیز بھی میں پڑھتا ہوں اور جس چیز کا بھی میں علم رکھتا ہوں علقمہ

۱۔ المسند الامام احمد ۲/ ۴۷۲، ۳/ ۱۱، ۵۲۸، ۵۳۵، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/ ۱۹۲، وجمع الزوائد ۶/ ۲۵۶، ۷/ ۱۴۵، وتلخیص الحبر ۳/ ۲۴۵، ونصب الرایة ۳/ ۲۳۸، وایحاف السادة المتین ۵/ ۳۲۱، وکشف الخفاء ۳/ ۱۰۰، والترغیب والترہیب ۳/ ۳۲، و التمهید لابن عبد البر ۳/ ۳۹، ۲۔ تہذیب التہذیب ۷/ ۲۷۶، والنقیب ۲/ ۳، والتاریخ الكبير ۷/ ۳۱، والجرح والتعدیل ۶/ ۳۰۳، وطبقات ابن سعد ۸۶/ ۱

بھی اسے پڑھتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے۔ کہا گیا اسے ابو عبد الرحمن! علقمہ تو ہم سے زیادہ پڑھنے والے (قاری) نہیں فرمایا بخدا علقمہ تم سب سے بڑا قاری ہے۔

۱۶۳۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محکی بن ایوب، عبد الغفار بن داؤد، ابو سعیدہ سعید بن رزین، حماد بن ابی سلیمان، ابراہیم نخعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خوش آوازی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی نعمت عطا کی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود مجھے اپنے پاس بلوایلتے اور مجھ سے قرآن پڑھوا کر سنتے اور جب میں پڑھ کر فارغ ہو جاتا فرماتے اور پڑھو۔

۱۶۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حصین، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ، عبد اللہ بن مسعود کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اور علقمہ رحمہ اللہ خوش آواز تھے چنانچہ ایک آدمی ان سے کہنے لگا تریل کے ساتھ قرآن پڑھے، میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں بے شک تریل قرآن کی زینت ہے۔

۱۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ ہر جمعرات کو قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، عثمان بن ابوشیبہ، ابن الفضل، ابو فضیل، شباک، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنے تلامذہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلو ایمان زیادہ کریں یعنی مسائل فقہ کا مذاکرہ کریں۔

۱۶۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، کعبہ، امش، مسیب، بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ تلامذہ جب علقمہ رحمہ اللہ کے پاس جاتے وہ اپنی بکریوں کو ادھر ادھر مار رہے ہوتے، دودھ دھور رہے ہوتے اور ان کو چارادے رہے ہوتے۔

۱۶۳۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابوشیبہ، ابن عمیر، خص بن غیاث، امش، مسیب، بن رافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ اگر آپ مجلس لگا کر قرآن پڑھتے اور اپنے تلامذہ کو حدیثیں سناتے؟ فرمایا مجھے پسند نہیں کہ لوگ میرے پیچھے بیٹھے چلیں اور میری طرف اشارہ کیا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔ چنانچہ وہ خود اپنے گھر پر بکریوں کے لئے چارہ اور چورلے وغیرہ کا بندوبست کر کے، ان کے پاس ایک چھڑی ہوتی جب بکریاں ایک دوسرے کو سینک مارتیں تو اس چھڑی کے ساتھ بکریوں کو ادھر ادھر مارتے تھے۔ اس حدیث کو یزید بن عبد العزیز نے امش سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۶۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، معاویہ، عمرو، زائدہ، امش، مالک بن حارث، عبد الرحمن بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ آپ مسجد میں کیوں نہیں جاتے تاکہ آپ کے پاس لوگ جمع ہوں، آپ سے سوالات کئے جائیں اور ہم آپ کے ساتھ مجلس کریں چونکہ جو آپ سے علم میں کتر ہے اس سے سوالات کئے جاتے ہیں (آپ سے کیوں نہیں کیے جائیں گے)؟ فرمانے لگے مجھے ناپسند ہے کہ لوگ میرے پیچھے چلیں اور میری طرف اشارہ کر کے کہا جائے کہ یہ علقمہ ہیں۔

۱۶۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، اسماعیل، ابو الکھم، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ جب تلامذہ میں نشاط پاتے تو ان سے جبکہائے اسلام کا تذکرہ کرتے۔

۱۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محکی بن آدم، ابو بکر، حسین بن عبد اللہ نخعی کے سلسلہ سند سے

مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اپنے ترکہ میں صرف ایک گھر، ایک ترک گھوڑا اور ایک قرآن مجید کا نسخہ باقی چھوڑا، ان اشیاء کی بھی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے لئے وصیت کی تھی جو کہ مرض وفات میں ان کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

۱۶۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابن کرامہ، ابواسامہ، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے اہل بیت میں سے نکاح کیا تھا اپنے اہل بیت کے علاوہ، اس سے ان کا ارادہ قاضی کا ہوتا تھا۔

۱۶۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسن، اسحاق بن ابراہیم، یحییٰ، اسماعیل بن عبد اللہ، شریک، ابو جعفر، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ اپنی بیوی سے مرض وفات میں کہا کرتے کہ سنو کر میرے سر کے پاس بیٹھ جا شاید اللہ تعالیٰ تجھے میری کچھ مہربانیاں عطا فرمادے۔

۱۶۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے علقمہ رحمہ اللہ کے پاس آ کر انھیں گالیاں دینی شروع کر دیں، علقمہ رحمہ اللہ اسکو گالیوں کا جواب دینے کے بجائے آیت کریمہ "والذین یؤفون المؤمنین والمؤمنات بغير ما کسبو اللہا احتملوا اہنتانا والعامینا" جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے قصور کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں سو وہ بہتان اور کلمے گناہ کے مستحق ٹھہرے ہیں" تلاوت کرتے رہے، وہ آدمی کہنے لگا، کیا تم مومن ہو؟ فرمایا اللہ سے مجھے یہی امید ہے۔

۱۶۴۲- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن احمد بن حنبلہ، محمد بن حسن بن ساعد، ابو نعیم، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے، علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ جوانی میں یاد کیا وہ میرے حافظہ میں ایسا پیوست ہے گویا کہ میں کسی ورق پر لکھے کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۶۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن علی خزاعی، قاضی، عابس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علم کی زندگی مذاکرہ کرنے میں ہے۔

۱۶۴۴- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورق، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث کا بار بار مذاکرہ کیا کرو چونکہ حدیث کی حیات مذاکرہ میں ہے۔

۱۶۴۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، یحییٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ میں نے علقمہ رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ حضرت! مجھے علم میراث سکھائیے مجھے فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

۱۶۴۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن حیان، احمد بن علی بن جارد، ابو سعید اشج، ابو خالد، اشعث، حکم، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علقمہ رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی کہ میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا ایسا نہ ہو جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں مشہور کی جاتی تھی، میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا، دروازہ بند کر دینا، میرے پیچھے کوئی عورت نہ آئے اور نہ ہی میرے پیچھے آگ لے کر چلنا اگر تم سے ہو سکے تو مجھے گلہ شہادت کی تلقین کرنا تاکہ میرا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو۔

۱۶۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریر، منصور، علی بن مدrek کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا، جب میں مر جاؤں تو میری موت کی خبر کسی کو نہ کرنا چونکہ مجھے خوف ہے کہ میں زمانہ جاہلیت کی شہرت نہ بن جائے جب میرا جنازہ لے کر گھر سے نکل جاؤ تو دروازہ بند کر دو اور ان حالیکہ مرد سب نکل جائیں اور عورت کوئی نہ لکھنے پائے چونکہ عورتوں کے میرے ساتھ جانے میں مجھے کوئی حاجت نہیں۔

علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث..... علقمہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں تاہم چند ایک بطور

مضمون درج ذیل ہیں۔

۱۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ابو مسلم کشی، معمر بن عبد اللہ شعبہ، حکم، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اسکی دی ہوئی رخصتوں کو قبول کیا جائے جس طرح کہ عزیموں کے بجالاتے کو پسند فرماتا ہے۔

اس حدیث کو معمر سے صرف شعبہ ہی مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور قندرو بکر بن بکار بھی اس کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۱۶۳۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، مسعودی، عمرو بن مرہ، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ چٹائی پر لیٹ گئے، جب اٹھے تو اس چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے جسم پر نمایاں نظر آنے لگے پھر ارشاد فرمایا ”میرا دنیا کے ساتھ کیا رشتہ، دنیا کے ساتھ میرا تعلق ایسا ہے جس طرح ایک مسافر سایہ حاصل کرنے کسی درخت کے نیچے بیٹھ جائے پھر کچھ ہی دیر کے بعد اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔“

اس روایت کو سید متصل اور سید مرفوع کے ساتھ مسعودی کے علاوہ کسی نے بھی مروی نہ ہے۔

۱۶۵۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، غلیفہ بن خیاط، یعقوب بن یوسف، فرقد، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم اس وقت تک زہد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع نہ اختیار کرو۔“

۱۶۵۱- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علان، حسن بن عمر، ابراہیم، جبارہ بن مغلس، موسیٰ بن عمیر، حکم بن عبید، ابراہیم، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ساری مخلوق اللہ کا عیال ہے۔ تم میں اللہ کو زیادہ پسند وہ ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھاٹی سے پیش آئے۔“

۱۶۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، احمد بن یحییٰ بن منذر، جری، یحییٰ بن منذر، ابن اعلیٰ، اعمش، یحییٰ بن وثاب، علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم سے پہلی امتوں کو بتا دو کہ تم نے ہلاک کیا یہ دونوں تمہارے لئے بھی مہلک ہیں۔“ ۵۔ حدیث غریب من حدیث یحییٰ بن وثاب ورواہ ابن الاجعل۔

### (۱۶۵) اسود بن یزید صلی رحمہ اللہ

اسود بن یزید رحمہ اللہ بھی اولیاء تابعین میں سے ہیں اسود رحمہ اللہ طویل القدر فقیہ، قاری، صاحب نام اخبار و قائم المیل تھے۔

۱۶۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مندول، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اسود رحمہ اللہ رمضان المبارک میں صرف دو دن میں قرآن ختم کرتے تھے اور صرف مغرب و عشاء کے درمیان سویا کرتے

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۱۰۸۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۱۳۰۔ وصحیح ابن حبان ۵۳۵/ ۹۱۳۔ ۹۱۳ (مواہد) و صحیح ابن عزیمة والمصنف لابن ابی شیبہ ۹/ ۶۰۔ ومجمع الزوائد ۳/ ۱۶۲۔ والترغیب والترہیب ۲/ ۱۳۵۔ والدر المنثور ۱/ ۱۹۳۔ ومسند الشہاب ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ و نصب الراية ۱/ ۱۶۹۔

۲۔ صحیح البخاری ۳/ ۲۱۳۔ ومسند الامام احمد ۱/ ۳۰۱۔ ۳۰۱۔ والمستدرک ۳/ ۳۱۰۔ وفتح الباری ۱۱/ ۲۹۲۔ ومن الترمذی ۲۳۷۷۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۳۲۷۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۱۰۔ والکامل لابن عدی ۷/ ۲۶۰۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۸۵۔

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۰۵۔ والکامل لابن عدی ۵/ ۱۸۱۰۔ والتاریخ بغداد ۶/ ۳۳۳۔ وکشف العفا ۱/ ۳۵۔ ومجمع الزوائد ۸/ ۱۹۱۔ والدر المنثور ۸/ ۳۹۹۔ ومشکاۃ المصابیح ۳۹۹۸۔ ۳۹۹۹۔ والعلل المتناہیة لابن جوزی ۲/ ۲۸۔

۵۔ کتب العمال ۵۷/ ۶۲۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۳۷۔ والترغیب والترہیب ۳/ ۱۸۲۔

۶۔ تہذیب ۳۳۳/ ۷۷۔ والتاریخ الکبیر ۱/ ۳۳۹۔ والجرح والتعلیل ۲/ ۲۹۱۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۶۸۔

تھے جبکہ رمضان کے علاوہ باقی ایام میں صرف چھ دنوں میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۱۶۵۳- ابو نعیم اصفہانی ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن شیبہ، ابواسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ نے اسی کے لگ بھگ حج اور عمرے کیے۔ ابن علیہ نے بھی اس روایت کو یسویون بن حمزہ، ابراہیم کی سند سے اسی طرح مذکورہ بالا کے مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۵۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ، ابن عون، ضعیفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عامر ضعیفی سے اسود رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا گیا جواب دیا کہ وہ تقریباً ہر دن روزہ رکھتے، راتوں کو قیام کرتے اور ہر سال حج کرتے تھے۔

۱۶۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابوعباس سراج، محمد بن عمرو باہلی، ازہر، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون نے شععی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ علقمہ افضل ہیں یا اسود؟ فرمایا علقمہ افضل ہیں، تاہم اسود بڑے خاتی تھے اور علقمہ تاخیر کر دیتے تھے اور وہ جلد باز کو پالیستے تھے

۱۶۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، محمد بن حسن، احمد بن بشر، اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شععی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اہل بیت یعنی علقمہ، اسود اور عبد الرحمن کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

۱۶۵۸- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید ضعیفی احمد بن محمد بن سیار، سنجی بن سعید، یزید بن عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد کی انتہا آٹھ تا بیسین پر ہوئی اسود رحمہ اللہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ محنت و لگن کے ساتھ عبادت کرتے، اس قدر روزے رکھتے کہ ان کا جسم بڑی وزروری مائل ہو جاتا۔ ان کی حالت کو دیکھ کر علقمہ بن قیس ان سے کہتے، تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا میں اس جسم کو آئندہ راحت میں رکھنا چاہتا ہوں۔ اسود رحمہ اللہ وفات کے وقت رونے لگے۔ کسی نے پوچھا، یہ کیسی جزع و فزع ہے؟ فرمایا میں کیوں نہ روؤں اور مجھ سے زیادہ رونے کا حقدار کون ہے؟ بچہ! اگر میں اللہ کی مغفرت سے سزاوار ہو جاؤں تو جو کچھ میں نے کیا ہے اس کے بارے میں اللہ سے حیا مجھے ممکن رکھتی ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان صغیرہ گناہ کا معاملہ ہوتا ہے سو وہ اسے معاف کر دیتا ہے پس بندہ اس سے مسلسل حیا دار رہے۔ اسود رحمہ اللہ نے اسی (۸۰) کے لگ بھگ حج کیے۔

۱۶۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، اپنے باپ احمد بن حنبل سے، حجاج، محمد بن طلحہ، عبد الرحمن بن ثروان ابو نعیم اودی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود بن یزید رحمہ اللہ اپنے نفس کو روزہ اور عبادت کی مشقت میں ڈالے رکھتے تھے حتیٰ کہ ان کا جسم بزرور زدی مائل ہو جاتا، علقمہ رحمہ اللہ انہیں تنبیہ کرتے اور کہتے تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو، جواب دیتے کہ معاملہ بڑا عظیم ہے معاملہ بڑا عظیم ہے۔ (یعنی قیامت کا معاملہ بڑا سخت ہوگا خوف میرے لئے راحت کے مبالغے۔ تنویلی)

۱۶۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، اپنے والد احمد بن حنبل سے، نعمر، بن سلیمان، ..... عبد اللہ بن بشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ اور اسود رحمہ اللہ اٹھنے حج پر تشریف لے گئے۔ اسود رحمہ اللہ عبادت گزار تھے۔ اثناء سفر حج میں انہوں نے ایک دن روزہ رکھ لیا حالانکہ لوگ گرمی کی شدت سے دو چار تھے چنانچہ شدت گرمی کی وجہ سے اسود رحمہ اللہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ علقمہ رحمہ اللہ ان کے پاس آئے اور ان کی ران پر مار کر کہا: اے ابو عمرو! اپنے جسم کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے، اس جسم کو کیوں عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے؟ فرمانے لگے اے ابو حنبل، معاملہ بہت ہی بڑا ہوگا۔

۱۶۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، ابو احمد محمد بن عبد اللہ، جنش، بن حارث، علی بن مد رک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علقمہ رحمہ اللہ نے اسود رحمہ اللہ سے کہا (اسود رحمہ اللہ روزہ کی حالت میں تھے) تم اپنے جسم کو کیوں عذاب دیتے ہو؟ فرمایا دراصل میں تو اس کے لئے راحت و آرام کا متلاشی ہوں۔

۱۶۶۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، فضل بن وکیع، جنش بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے، جنش



بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے اسود رحمہ اللہ کو دیکھا اور آٹھ ایکہ لگا تا روزے رکھنے کی وجہ سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شہل، ابو بکر، ابو خالد امر، اعمش، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسود رحمہ اللہ ایک راہب آتے تھے۔

۱۶۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن زینب، سلیمان امر، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابراہیم کہتے ہیں کہ جب میں اسود رحمہ اللہ کو عبادت میں مشغول دیکھتا ہوں تو برملا پکارا اٹھتا ہوں کہ وہ کوئی راہب ہے اور جب نماز کا وقت آتا ہے تو تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اگرچہ پتھر پر ہی کیوں نہ بیٹھ جائیں۔

### اسود رحمہ اللہ کی سند سے چند غرائب احادیث

۱۶۶۵- ابو نعیم اصفہانی، سعد بن محمد بن ابراہیم ناقد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، محمد بن ابی سعید، موسیٰ بن عمیر، حکم، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”زکوٰۃ ادا کر کے اپنے اسوا کو پاکیزہ کر لیا کرو، صدقہ کر کے اپنے مرےضوں کا علاج کیا کرو اور دفع بلا کے لئے دعاؤں کا اہتمام کیا کرو۔“

۱۶۶۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، ابن حبیب، ابو داؤد، شیبان، چارہ، عبد الرحمن بن اسود، اسود بن یزید، عبد اللہ بن مسعود کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب قیدیوں کو لے کر آتے تو اہل بیت کو دے دیتے اور ناپسند سمجھتے کہ صحابہ کرامؓ کے درمیان تقسیم کئے جائیں۔

۱۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قات، اسامعیل بن ظلیل خزار، علی بن مسہر، اعمش، ابراہیم، علقمہ و اسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عقرب کچھ ایسے امراء ہوں گے جو نمازوں کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے اور نمازوں کو بالکل خفیف کر کے ادا کریں گے شرق موتی (طلوع آفتاب کے وقت) تک لے جائیں گے، وہ اس آدمی کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی زیادہ شریروں ہوگا اور اس آدمی کو جو اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں پائے گا۔ تم میں سے جو بھی اس زمانے کو پائے وہ اپنے وقت پر نماز پڑھے اور اپنی نمازوں کو ان کے ساتھ بطور نوافل کے پڑھو۔“

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ اعمش کی حدیث سے غریب ہے اور دونوں حدیثیں علقمہ و اسود سے مروی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف علی بن مسہر کے طریق سے لکھی ہے۔

۱۶۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن ختام، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن نمیر، معاویہ بن جری (نقد راوی تھے) بہشل، ہشاک، اسود کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں اور اسے اپنے زمانے کے لوگوں کو سکھائیں تو

۱۔ السنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۳۸۲، والمعجم الكبير للطبراني ۱۰/ ۱۵۸، وتاريخ بغداد ۶/ ۳۳۳، ۱۳/ ۲۱، والكمال لابن عدي ۶/ ۲۳۳۰، ومجمع الزوائد ۳/ ۶۳، الترغيب والترهيب ۱/ ۵۲۰، وكشف الخفا ۱/ ۳۳۲، والعلل المتناهية ۳/ ۲، والامالي للشجري ۱/ ۲۲۳، وكنز العمال ۵۹/ ۱۵۷، ۶۰/ ۱۵۷، ۵۳/ ۳۳۳، ۵۲/ ۳۳۳.

۲۔ سنن ابن ماجه ۲۴۳۸، والسنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۱۲۲۸، والمصنف لابن ابي شيبة ۷/ ۱۹۲، ومشكاة المصابيح ۳۳/ ۷۳، والسنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۱۲۸، والمصنف لابن ابي شيبة ۷/ ۱۹۲، ومشكاة المصابيح ۳۳/ ۷۳، وكنز العمال ۳۸۱۳۳.

۳۔ السنن الكبرى للبيهقي ۷/ ۳۰۱، وكنز العمال ۱۳۸۳۵، وسنن ابن ماجه ۷/ ۱۲۵۷، ومسند الامام احمد ۶/ ۷، والجامع الكبير للسيوطي ۲/ ۶۳۲، والسبعة، الناقله.

کیا ہی اچھا ہو لیکن وہ اس علم کو اہل دنیا کے لئے خرچ کریں گے تاکہ ان کی دنیا کو پالیں اس زمانے کے لوگوں میں ان کی کچھ حیثیت نہیں ہوگی، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس آدمی نے ایک ہی چیز (آخرت) کو ٹھم بنایا اور اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے ٹھم کی کفایت فرمائے گا اور جس نے بہت سارے ٹھموں کو اپنا مقصد بنالیا پھر اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں ہوگی وہ آخرت کی جس وادی میں جاتا ہے جاتا ہے۔

اسود کی حدیث غریب ہے شاک ہے ہی نے صرف اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور ان سے صرف تحصیل نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور حکم کی حدیث میں موسیٰ بن عمیر متفق ہیں۔ اور جاہر جعفی کی حدیث میں شبان متفق ہیں۔

### (۱۶۶) ابو یزید رقیع بن عظیم رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک متواضع متقی، قانع محتاج الی اللہ، چوٹی کے آنحضرت تابعین زاہدوں میں سے ایک ابو یزید رقیع بن عظیم رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف سرائیں دلچسپی اور محسوسات مظاہر میں عارضی مصروفیت ہے۔

۱۶۶۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، ازہر بن مروان، عبد الواحد بن زیاد، عبد اللہ بن رقیع بن عظیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رقیع بن عظیم جب عبد اللہ بن مسعود کے پاس آتے اور عبد اللہ بن مسعود کے ہاں کسی کے لئے اجازت اس وقت تک نہیں ہوتی تھی جب تک وہ اپنے صاحب سے فارغ نہ ہو جائے عبد اللہ بن مسعود انہیں دیکھ کر فرماتے ابو یزید! اگر رسول اللہ ﷺ تمہیں دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے، میں نے جب بھی تمہیں دیکھا مجھے مواضعین کی یاد تازہ ہو گئی۔

۱۶۷۰- احمد بن محمد بن ستان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، جریر، اسماعیل، حماد بن ابی سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود جب رقیع بن عظیم کو دیکھتے فرماتے ابو یزید! مر جا انہیں اپنے ساتھ بٹھاتے اور فرماتے، اگر رسول اللہ ﷺ تجھے دیکھ لیتے لازماً تجھ سے محبت کرتے۔

۱۶۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، اہل بن محمود مبارک بن سعید، یاسین زیات کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن کواہ رقیع بن عظیم کے پاس آئے اور کہا مجھے کیسے ایسے آدمی کی طرف رہنمائی کیجئے جو آپ سے بہتر ہو فرمایا جی ہاں وہ آدمی مجھ سے بہتر ہے جسکی باتیں ذکر خدا ہوں، جس کا سکوت تلک آخرت کا مظہر ہو اور جسکی چال سے تدبر نیچے وہ مجھ سے بہتر ہے۔

۱۶۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، ہناد بن سمری، بخاری بن عبد الملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دوران مرض رقیع بن عظیم سے کہا گیا کیا ہم آپ کے علاج کے لئے کسی طبیب کو نہ بلائیں؟ رقیع بن عظیم کچھ دیر سوچتے رہے

۱- سنن ابن ماجہ ۶/۳۱۰، التوحید والنوہب ۳/۱۲۲، والدر المنثور ۲/۵۹، ۵/۶، وکشف الخفاء ۲/۲۱۷،  
والتحاف السادة المتقين ۱/۷۸، ۶/۱۲۷،

۲- تہذیب الکمال ۱۸/۵۹ (۷/۷۰)، وطبقات ابن سعد ۶/۱۸۲، ۱۹۳، والجرح والتعلیل ۳/۲۰۶۸، ووفیات ابن شہین ۳۵۴، والجمع ۱/۱۳۳، وسیر النبلاء ۳/۲۵۸، ۲۶۲، و تذکرۃ الحفاظ ۱/۵۷، والکاشف ۱/۲۰۳، وتہذیب التہذیب ۳/۲۳۲، والخلاصۃ ۲۱/۲۰۲

رقیع بن عظیم بن عائذ بن عبد اللہ بن مقد بن ثور ثوری نے خصوصاً عبد اللہ بن مسعود اور ابویوب انصاری سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ زہد و ورع نے نور علم کو دم کر دیا، جب عبد اللہ بن زیاد کو فہ کے امیر تھے اس وقت ان کی وفات ہوئی۔

پھر آیت کریمہ ”وعداداً وشموداً واصحاب الرس وقرولاً بین ذلک کثیراً“ ہلاک کیا ہم نے عام ہجوم، کنویں والوں اور بہت ساری امتوں کو، تلاوت کرنے لگے اور ان اقوام فانیہ کی دنیا پر حرس و رخصت اور دوسری خرابیوں کا ذکر کرنے لگے نیز فرمایا کہ ان میں بھی اطباء اور مریض ہوا کرتے تھے، میں معالج کو باقی دیکھتا ہوں اور نہ ہی علاج کرنے والے کو ناعت و معوت سب ہلاک کر دیئے گئے مجھے طیب کی چند ان کوئی ضرورت نہیں۔

اس روایت کو نسیر بن ذعلوق نے بھی بکر بن ماعز راجع سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۷۳- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد عیسیٰ، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، کے سلسلہ سند سے علقم بن مرثد فرماتے ہیں: تابعین میں سے آٹھ حضرات پر زہد کی اتنی ہوئی، رہتی بات راجع بن عظیم رحمہ اللہ کی تو جب انہیں قانج کا عارضہ پیش آیا ان سے کسی نے کہا: اگر آپ علاج کروائیں (افاقہ ہوگا)، جواب دیا: میں جانتا ہوں کہ دو احمق ہے، لیکن عاد، شمو، کنویں والے اور دوسری فانی امتیں مجھے یاد ہیں ان میں بیماریاں کثیر الوقوع تھیں، اور ان میں اطباء بھی موجود تھے پس نہ معالج باقی رہا اور نہ ہی علاج کرانے والا ان سے پھر کہا گیا: آپ لوگوں کو صحت کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: میں اپنے نفس کے بارے میں راضی نہیں ہوں کہ اسکی مذمت سے فارغ ہو جاؤں اور لوگوں کی مذمت کی طرف توجہ دوں، لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں خوفزدہ ہیں حالانکہ وہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بے خوف ہیں، ان سے پھر پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ فرمایا: ہر صبح کے وقت گناہ گار تھے؟ ہم اپنے رزق کھارے ہیں اور موت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں عبد اللہ بن مسعودؓ انہیں دیکھ کر فرماتے جو واضح کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ، سن لو اگر محمد ربی ﷺ تجھے دیکھ لیتے لامحالہ تجھ سے ضرور محبت کرتے، راجع رحمہ اللہ فرمایا کرتے: اما بعد! اپنے لئے تو شے کا بندوبست کرو، اپنے نفس کے جہاد میں مصروف رہو اور اپنے نفس کے وصی بنو۔

۱۶۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد، وکیع، اعمش، منذر رثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ راجع بن عظیم نے اپنے اہل خانہ سے کہا: ہمارے لئے سخی اور کجھوریں ملا کر حلوہ بناؤ۔ چنانچہ کجھور والوں نے حلوہ تیار کیا تو انہوں نے ایک دیوانے آدمی کو حلوہ کھانے کی دعوت دی اس آدمی نے لقمے اٹھانا شروع کئے اور اس دوران لعاب اس کے منہ سے بہنے لگا، جب وہ آدمی کھا کر چلا گیا راجع رحمہ اللہ کے اہل خانہ کہنے لگے: ہم نے محض تکلف کیا اور حلوہ بنایا، یہ کیا جانے کہ اس نے کیا کھایا راجع رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

۱۶۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، خلاد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے راجع بن عظیم رحمہ اللہ کی اہلیہ نے خبر دی ہے کہ راجع رحمہ اللہ کا سارا عمل پوشیدہ ہوتا تھا حتیٰ کہ اگر وہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر رہے ہوتے اور اچانک کوئی آدمی آجاتا تو قرآن مجید کو کپڑے سے ڈھانپ دیتے تھے۔ اعمش نے بھی سفیان سے اسی طرح یہ واقعہ روایت کیا ہے۔

۱۶۷۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، ایک آدمی سے، مروی ہے کہ راجع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ عمل جس سے خدا نے تعالیٰ کی رضامندی مطلوب نہ ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

۱۶۷۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہ اپنے والد اور چچا سے، عبد اللہ بن ادریس، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ شععی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: رہتی بات راجع کی سو وہ پرہیزگاری میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن عثمان، یحییٰ بن یعقوب، یحییٰ بن آدم، مالک بن مغول، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شععی رحمہ

اللہ نے کہا: میں تجھ سے عبد اللہ بن مسعود کے تلامذہ کے اوصاف بیان کرتا ہوں تو ایسا محسوس کرے گا گویا کہ تو نے انہیں دیکھا ہے، ربیع بن خثیم و ربیع میں ان سب پر فائق تھے۔

۱۶۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن حنبل، ہناد بن سمری، ابو احوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کی ایک سورت ایسی ہے لوگ اسے چھوٹی سمجھتے ہیں حالانکہ میں اسے بہت طویل سمجھتا ہوں، بخدا! اللہ تعالیٰ نے ہمیں فقید المثال سورت عطا فرمائی ہے۔ سو تم میں سے جو بھی پڑھے گا تو بالاستقلال اس سورت کے مضامین سے جامع کسی چیز کو نہیں پائے گا اور یہ بھی معلوم ہوتا چاہیے کہ وہ سورت کفایت کرنے والی ہے یعنی سورۃ الاخلاص۔

۱۶۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیل، ابو عباس مران، ہناد بن سمری، ابو احوص، سعید بن مسروق، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی ربیع رحمہ اللہ کے پاس آ کر کچھ پوچھتا، جواب میں فرماتے: تمہیں جتنا علم ہے اس کے متعلق اللہ سے ڈرو اور جس چیز کو مخصوص کر لیا جائے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے، میں تمہارے اوپر عہد کے متعلق زیادہ خوفزدہ ہوں نہ بہت خطا کے آج میں نے تمہارے لئے کسی خیر کا انتخاب نہیں کیا، لیکن وہ بعد میں آنے والی شر سے بہتر ہے۔ تم نے خیر کی اتباع اس طرح نہیں کی جس طرح کہ اس کی اتباع کا حق ہے، تم لوگوں سے اس طرح نہیں بھاگے جس طرح ان سے بھاگنے کا حق ہے، جو کچھ محمد ربی ﷺ پر نازل ہو گیا ہے اس سب کا تم نے ادراک نہیں کر لیا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو، تم نہیں جانتے وہ سب کا سب کیا ہے؟ پھر فرمانے لگے: وہ پوشیدہ راز جنہیں لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مظاہر ہیں۔ ان امور کی دوائی کے متلاشی رہو اور ان امور کی دوائی ایسی تو بہ ہے جسکے بعد ان کی طرف پھرنے کو نانا ہو۔

۱۶۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد حبشی، ابو اسامہ، سفیان، اپنے والد سے، بکر بن معز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے بکر بن معز! اپنی زبان کو روک رکھ بجز اس چیز کے جو تیرا حق ہونہ کہ تیرے خلاف، میں اپنی دیداری کے معاملہ میں لوگوں کو بدگمان سمجھتا ہوں، جتنا تجھے علم ہے اس کے مطابق اللہ کی اطاعت کر، جس چیز کو خاص کیا گیا ہے اس کا مرجع اس کا عالم ہی ہوتا ہے۔ بخدا، مجھے تمہارے اوپر خطا کا اتنا خوف نہیں جتنا کہ عہد کا ہے۔ (پھر مذکورہ بالا حدیث احوص کی طرح ذکر کی)۔

اسرائیل نے سعید بن مسروق، منذر کی سند سے اس حدیث کی مثل ذکر کی ہے۔

۱۶۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، نصر بن اسماعیل، عبد الملک بن اصفہانی، اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے مریدوں سے پوچھا، کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوائی اور شفا کیا چیز ہیں؟ کہنے لگے: ہم نہیں جانتے، فرمایا: گانا بیماری ہیں، استغفار دوائی ہے اور گناہ سے توبہ کر کے پھر اسکی طرف نہ لوٹنا استغفار ہے۔

۱۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیل، محمد بن اسحاق، ابو نصر عسکری، سعید بن مسوی، سفیان، نسیم بن علقوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم رحمہ اللہ بہت روتے تھے کہ آسمان کی واڑھی کو تر کر دیتے اور فرماتے، ہم نے ایسی اقوام کو پایا ہے کہ ہم ان کے پہلوؤں میں چور بن کر بیٹھے تھے۔

۱۶۸۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی بن حنفی، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن خثیم دعا کرتے وقت فرماتے: یا اللہ! میں اپنی حاجت کا شکوہ تجھے سے کرتا ہوں۔ اس کی بیان بازی تیرے سامنے اچھی نہیں لگتی میں اس سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۶۸۵- ابو نعیم اصفہانی ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، احمد بن عمرو بن عبید عسکری، عثمان بن زفر کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی کف دست پر عذاب سے حفاظت لکھ دیتے ہیں۔

۱۶۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سفیان، ابو عباس سراج، سفیان، وکیع، سفیان بن عیینہ، عمر بن ذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن عظیم سے پوچھا گیا، اے ابو زید! آپ نے صبح کس حالت میں کی: فرمایا ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی ہے اپنے رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کی مقررہ مدت کی انتظار میں ہیں۔

۱۶۸۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان ثوری، ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ربیع رحمہ اللہ سے کہا جاتا، آپ نے صبح کس حال میں کی؟ فرماتے: ہم نے کمزور گناہ گاروں کی شکل میں صبح کی اپنا رزق کھائے جا رہے ہیں اور موت کے مقررہ وقت کی انتظار میں لگے ہوئے ہیں (اس حدیث کو نسیر بن ذعلوق نے بکر بن ماعز سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۶۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، حفص بن غیاث، اہعث، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: کلام کم کرو بجز نو (۹) چیزوں کے تسبیح، تہلیل، تکبیر، بھلائی کا سوال، شہر سے پناہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور قرآن کے۔ غالباً نویں چیز کسی راوی سے یاریح سے رہ گئی ہے۔ (اصغر)

یہ حدیث منذر ثوری نے ربیع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، ابو حامد ابو نعیم، سفیان، منصور، ابو نعیم، فلاں کی سند سے مروی ہے کہ میں نے ربیع رحمہ اللہ کو بیس سال سے نہیں دیکھا کہ ان کی زبان سے ایسا کلام نکلا ہو جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جس کو آسمانوں میں شرف قبولیت ملے۔

۱۶۹۰- احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان کہتے ہیں: ہم بیس سال تک ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کی مصاحبت میں رہے ہم نے ان کی زبان سے کوئی ایسی بات نہیں سنی جس پر نکتہ چینی کی جاسکے بجز ایسے کلمے کے جو اوپر عند اللہ مقبول ہو۔

۱۶۹۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، سفیان ثوری، بنو تیم اللہ کے ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں دس سال تک ربیع کے پاس بیٹھا، اس دوران انہوں نے مجھ سے انسانوں کے دنیاوی حالات کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا، بجز دو مرتبہ کے ایک مرتبہ پوچھا: کیا تمہاری والدہ بقید حیات ہیں؟ اور دوسری مرتبہ پوچھا: تمہارے محلے میں کتنی مسجدیں ہیں؟

۱۶۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن مساور، ہبل بن عثمان، سعید بن عبد اللہ بن ربیع، نسیر بن ذعلوق، بکر بن ماعز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن عظیم اور عبد اللہ بن مسعود ریاضے فرات کے کنارے چل نکلے، وہاں آہل بادلو ہاروں کے پاس سے گزرے، ان کی بھٹی میں آگ کے بلند شعلوں کو دیکھ کر ربیع بے ہوش ہو گئے، عبد اللہ بن مسعود جو رآن کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں یا ربیع! کہہ کر آواز دی، مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عبد اللہ بن مسعود چل پڑے اور لوگوں کو عصر کی نماز پڑھانی اور پھر ربیع کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں پھر دو بارہ پکارا مگر اس بار بھی ربیع نے کچھ جواب نہ دیا۔ عبد اللہ بن مسعود پھر واپس لوٹ گئے اور لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھانی اور پھر تیسری بار ربیع رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آئے اور انہیں بار بار آوازیں دیں مگر اب کی بار بھی انہوں نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ وقت سحر کی سردی نے ان میں حرکت پیدا کی۔ یہ حدیث ابو داؤد نے عبد اللہ سے روایت کی ہے۔

۱۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورق، ابو بکر بن عیاش، یحییٰ بن سلیم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو وائل کہتے ہیں: ہم عبداللہ بن مسعود کی معیت میں باہر نکلے اور ہمارے ساتھ ربیع بن عظیم بھی تھے، چنانچہ ہم ایک لوبھار کے قریب سے گزرے، عبداللہ بن مسعود گھڑے ہو کر اس کی بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھنے لگے جو نبی ربیع رحمہ اللہ نے بھٹی میں تپتے ہوئے لوہے کو دیکھا تو ایک طرف جھٹک گئے اور نیچے گرنے لگے، عبداللہ بن مسعود چل پڑے اور ہم جلدی سے فرات کے کنارے پر واقع ایک بھٹی پر آئے، عبداللہ بن مسعود نے جب بھٹی میں بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی تو یہ آیت کریمہ تلاوت کرنے لگے "اذا رانہم من مکان بعید سمعوا لها تعظیفاً وزہوراً..... ثبوراً تک۔ ربیع رحمہ اللہ بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہم انہیں گھر کی طرف اٹھالائے پھر مغرب تک عبداللہ بن مسعود ان کے پاس رہے مگر انہیں کچھ افادہ نہ ہوا، کچھ دیر کے بعد انہیں قدرے افادہ ہوا تب عبداللہ بن مسعود گھر واپس لوٹے۔

۱۶۹۴- ابو عبداللہ بن کواء نے ایک مرتبہ ربیع رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو بُرا نہیں کہتے اور نہ ہی کسی کی مذمت کرتے ہیں؟ فرمایا: ایمن کواء: تیرا ناس ہو، مجھے خود اپنے نفس پر اطمینان نہیں ہے، میں کیسے اپنے گناہوں کو نظر انداز کر کے دوسروں کی عیب جوئی میں لگ جاؤں، لوگوں کا عجب حال ہے کہ وہ دوسروں کے گناہوں پر تو خدا سے ڈرتے ہیں لیکن خود اپنے گناہوں کی جانب سے بے خوف ہیں۔

۱۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، ابو عباس سراج، ابو حامد، سعید بن عبداللہ بن ربیع، نسیر بن ذلولق، بکر بن مازع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی دو قسمیں ہیں، مؤمن اور جاہل، رہی بات مؤمن کی اسکو اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل سے بدسلوکی مت کرو۔

۱۶۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، خلف بن خلیفہ، یسار، ابو القلم، ابو وائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ربیع بن عظیم کے پاس آئے انہوں نے ہمارے آنے کی وجہ دریافت کی، ہم نے کہا: ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اللہ کی حمد کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی حمد کریں اور آپ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں، کہنے لگے: الحمد للہ: جب تم میرے پاس نہیں آتے ہو گے پھر تو تم کہتے ہو گے: آپ شراب پیتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ شراب پیئیں اور آپ زنا کرتے ہیں تاکہ ہم بھی آپ کے ساتھ زنا کریں۔

۱۶۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ولید بن شجاع، عطاء بن مسلم، عطاء بن سائب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کا گھوڑا چوری ہو گیا۔ لوگوں نے کہا، آپ چور کے لئے بددعا کریں۔ فرمایا: بلکہ میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں، اے اللہ! چور اگر مالدار ہے تو قبول فرما اور اگر فقیر ہے تو اسے مالدار بنا دے۔

۱۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن احمد بن ابراہیم، عبدالرحمن، سفیان، نسیر، بہیرہ بن خزیمہ سند متصل سے روایت کرتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی ہوں جو ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کے پاس حسین بن علیؑ کے قتل کی خبر لایا۔

۱۶۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ہاشم بن قاسم، زکریا بن سلام، بلال بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا: اگر میں آج ربیع کی کوئی غلطی نہ نکال سکا کسی کے سامنے تو پھر کبھی بھی نہیں نکال سکوں گا، کہنے لگا: اے ابو یزید: فاطمہؑ کے بے قتل کر دیئے گئے، چنانچہ ربیع رحمہ اللہ نے اطمینان کے ساتھ "اننا لله وانا الیہ راجعون" پڑھا اور پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی "قل اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا یختلفون" کہہ دیجئے اے میرے اللہ! تو ہی آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی غیب و حاضر کا جانتے والا ہے اور تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان کے اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے: کہنے لگا آپ اس بارے میں کیا فرمائیں گے؟ ربیع رحمہ اللہ نے کہا: میں کیا کہوں

گا: اللہ ہی کی طرف انہوں نے لوٹنا ہے اور اللہ ہی ان کا حساب لے گا: (یہ ہاشم بن قاسم کے الفاظ ہیں)

۱۷۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، جریر، ابو حیان، یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ربیع رحمہ اللہ کی ایک وصیت تھی، اور اس چیز کی ربیع رحمہ اللہ نے وصیت کی تھی۔

۱۷۰۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، کوئج سفیان، زائدہ، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے وفات کے وقت وصیت ان الفاظ میں کی تھی ”ربیع نے اس چیز کی وصیت اپنے پر لازم کر رکھی تھی، اور اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنایا تھا اور اللہ ہی بطور گواہ کے کافی ہے، اور اپنے نیک بندوں کو وہی بدلہ دینے والا ہے، سو میں اللہ سے راضی ہوں کہ وہ میرا رب ہے اور محمد سے راضی ہوں نبی ہونے کے ناتے اور اسلام سے راضی ہوں حالانکہ وہ دین ہے۔ میں اپنے اوپر اپنی اطاعت کرنے والوں کے لئے پسند کرتا ہوں کہ میں عبادت کروں عبادت گزاروں میں، اسکی حمد کروں حامدین میں اور سب مسلمانوں کے لئے نصیحت کرتا ہوں۔

اس حدیث کو شعبہ نے سعید بن مسروق سے، اس نے ربیع سے روایت کیا ہے، شعبہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسروق سے پوچھا آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ کہنے لگے: ایک زندہ آدمی نے ربیع سے مجھے سنائی ہے۔

۱۷۰۲- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، سفیان، ابو محمد بن حیان، جعفر بن صباح، یعقوب دورقی، ابوجہی، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس خیر و بھلائی سے تم اللہ کا ارادہ کرو تو اسے پالو گے ورنہ اس کے بغیر نہیں پاسکتے، اور اس موت کو کثرت سے یاد کرو جسے تم نے اس سے پہلے چکھا نہیں ہے اس لئے کہ غائب آدمی کو جب طویل مدت گزر جائے تو اسکی محبت دلوں میں گھر کر لیتی ہے، اس کے اہل خانہ اسکی انتقام میں لگے رہتے ہیں حالانکہ وہ معترب ان کے پاس آنا ہی چاہتا ہے۔

۱۷۰۳- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن مصعب، عبدالباق بن عطاء، مروان بن معاویہ، ربیع بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کہنے لگے: اے منذر! میں نے کہا! ایک فرمانے لگے: لوگوں کا تمہاری تعریف کرنا تمہیں دھوکے میں نہ رکھے، تمہارے کام کی چیز تمہارا عمل ہے۔

۱۷۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، ہمدانی، عبدالرحمن بن عجمان کے سلسلہ سند سے روایت ہے عبدالرحمن فرماتے ہیں: میں نے ربیع کے ہاں ایک رات گزاری۔ ربیع نے نماز پڑھنا شروع کی جب وہ تلاوت کرتے ہوئے اس آیت ”ام حسب الذین اجتروا السیئات“ (البقرہ ۷۱) ”جو لوگ برے کام کرتے ہیں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے“۔ پر پہنچے تو کثرت بکاہ کی وجہ سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔۔۔۔۔ حتیٰ کہ اسی حالت میں پوری رات بسر کر دی۔

۱۷۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، علی بن یزید، حماد و حمانی، ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کے کسی مرید سے روایت کرتے ہیں کہ ہم شام کے وقت ربیع رحمہ اللہ کے بالوں میں کوئی نشانی مقرر کر لیتے تھے۔ ربیع رحمہ اللہ نے زلفیں رنگی ہوئی تھیں جب صبح کرتے تو وہ نشانی جوں کی توں بالوں میں دیکھ لیتے۔ اس سے سمجھا جاتا کہ ربیع رحمہ اللہ رات کو بستر پر نہیں لیٹے۔

۱۷۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، یوسف سفار، ابو بکر بن عیاش، عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شعر کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ آپ کے اکابر حضرات اشعار پڑھتے تھے؟ فرمایا: جو کچھ مجھی تم پڑھو گے وہ سب کچھ لکھا جائے گا میں نہیں پسند کرتا کہ قیامت کے دن اپنے سامنے نامہ اعمال میں اشعار لکھے ہوئے پڑھوں۔

۱۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سمری، ابن فضیل، ابوہ (فضیل)، ابن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک مسلمان کی قیمت تین چار درہم ہوتی ہوگی، اسکی آستینیں ناخنوں تک پہنچتی تھیں، اور جب اسے لنگتی چھوڑتے تو پینچے تک آجاتی، کہتے لگے اے عبید! اپنے رب کے لئے تواضع کرو، پھر فرمایا اے علیہ! اے امیر! تمہارا کیا حال ہوگا جب پہاڑوں کو چلایا جائے گا؟ پھر سورہ فجر کی آیات تلاوت کیں۔

”وَذُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًا دَكًا وِجَاءِ رَبِكُمْ وَالسَّمَلُكُ ضَلْفًا ضَلْفًا مَوْجِي، يَوْمَئِذٍ بَجْهَنِم“ اور زمین برابر کردی جائے گی، تیرا رب آجائے گا اور فرشتے صف در صف آئیں گے اور جس دن جہنم ٹھٹھا کے ساتھ لائی جائے گی۔

۱۷۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، اپنے باپ احمد بن فضیل، مکی بن سعید، ابو حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابو حیان اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کو قانج کا عارضہ پیش آنے کے بعد دو آدمیوں کے سہارے پر محلے کی مسجد میں لایا جاتا تھا اور عبد اللہ بن مسعود کے تلامذہ ان کی مشقت کو دیکھ کر کہتے: اے ابو یزید اللہ تعالیٰ نے آپ کو رخصت دے رکھی ہے اگر آپ گھر ہی میں نماز پڑھ لیں تو یہ مشقت نہ کرنی پڑے، جواب دیتے: بات تو ایسی ہی ہے جیسے تم کہتے ہو، لیکن میں نے مؤذن کو حلی الفلاح کہتے ہوئے سنا ہے سو تم میں سے جو بھی مؤذن کو حلی الفلاح کہتے ہوئے سنے، اُسے اس نداء کا جواب دینا چاہیے خواہ ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر کیوں نہ دو۔

۱۷۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عمار، ثقفی، محمد بن صباح، جریر، ابو حیان تمیمی، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ کو قانج کا عارضہ پیش آ گیا تو انہیں نماز کی طرف اٹھا کر لایا جاتا، ان سے کہا جاتا: آپ کو رخصت ہے پھر یہ تکلیف کیوں فرماتے ہیں؟ فرماتے! میں جانتا ہوں لیکن اذان میں حلی الفلاح کی نداء سنی ہے۔

۱۸۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی بیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، سفیان، ابوہ، ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کا اپنے رب کے سامنے تسمین اٹھانا پسند نہیں ہے، جیسا کہ یوں کہے: اے میرے رب تو نے اپنی ذات پر رحمت مغفرت لازم کر رکھی ہے چونکہ اس سے بندے میں سستی آجاتی ہے۔ میں نے کسی کو کہتے ہوئے نہیں دیکھا، کہ میں نے اپنی ذمہ داری بھجادی اب تو اپنی ذمہ داری پوری کر۔

۱۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم حربی، ابو بکر، سعید بن عبد اللہ، نسیر، بکر بن اعزاز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: اس موت کو کثرت سے یاد کرو جس کا مزہ تم نے اس سے پہلے نہیں چکھا۔

۱۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن فضیل، عبد اللہ بن محمد، کوئج، سفیان اپنے والد سے اور وہ ابو یعلیٰ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: موت سے بڑھ کر بہتر کوئی بھی ایسی غائب چیز نہیں جسکی انتظار میں مؤمن لگا ہو۔

۱۸۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی بیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابن مہدی، مرثیہ الربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن عظیم رحمہ اللہ کی الہیہ سر یہ کہتی ہیں: ربیع رحمہ اللہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا ان کی بیٹی رونے لگی، پوچھا: بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ بلکہ کہو: میری خوشخبری جو خیر و بھلائی آئی۔

۱۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن فضیل، حسین بن علی، محمد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی جو کہ صبح سویرے مسجد میں آتا تھا، کہتا ہے: ربیع بن عظیم رحمہ اللہ جب مجھہ کرتے یوں لگتے گویا کہ کوئی کپڑا پھینکا ہوا ہے، چنانچہ چڑیاں آکر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتیں۔

۱۸۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن حنیس، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی



ہے کہ ہمیں بات پہنچی ہے کہ ریح بن عظیم رحمہ اللہ کی والدہ انہیں عبادت میں زیادہ معروف دیکھ کر آوازیں دیتیں اور کہتیں اے بیٹے اے ریح! تم سوتے کیوں نہیں ہو۔؟ جواب دیتے اے ماں! رات چھا جائے اور کسی آدمی کو اپنے اوپر شیخون کے مارے جانے کا خوف ہو گیا اسکا حق نہیں کہ رات کو وہ بیدار رہے؟ جب آدمی رات ہوئی اور والدہ نے ان کے رونے کی آواز سنی پھر انہیں پکارنے لگیں اور کہا: اے بیٹے شاید تم نے کسی کو قتل کیا ہو، کہنے لگے: اجی ہاں میں نے کسی کو قتل کیا ہے۔ کہنے لگیں! اے بیٹے! یہ مقتول کون ہے؟ ذرا بتلاؤ تو کسی تاکہ ہم اس کے وارثوں کے پاس اسے لے جائیں اور وہ معاف کر دیں، بخند! اگر مقتول کے ورثاء حیرتی آہ و زاری اور بیداری کو دیکھ لیتے ہیں یقین ہے کہ وہ تجھ پر رحم کریں گے۔ کہنے لگے: اے ماں جان اوہ مقتول میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو ایوب، سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ریح رحمہ اللہ کی بیٹی ان سے کہنے لگی اے ابا جان! آپ راتوں کو کیوں نہیں سوتے جبکہ اور لوگ سو جاتے ہیں؟ فرمانے لگے: رات کو آگ بجرا شیخون ہونا چاہتا ہے جو تیرے باپ کو سونے نہیں دیتا۔

۱۷۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سمری، محمد بن فضیل، عبد الرحمن بن جملان، نسر بن ذعلوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ریح بن عظیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی مانگنے والا آیا کرے اسے شکر کھلا دیا کرو چونکہ ریح شکر پسند کرتا ہے۔  
۱۷۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہناد بن سمری، ابو معاویہ، اعمش، عمرو بن مرہ، بکر بن معمر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ریح رحمہ اللہ کے جسم میں قانچ کی وجہ سے کچھ گڑ بڑ پیدا ہوئی تھی اور ان کے منہ سے لعاب بہنے لگا تھا میں نے ایک مرتبہ ان کے منہ سے لعاب صاف کی اور انہوں نے میری ناپسندیدگی کو محسوس کر لیا کہنے لگے: مجھے بنو یلم کی انگری کا اظہار ناپسند ہے کہ اللہ کے سامنے بڑائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

۱۷۱۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حمران، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو معمر، مبارک بن سعید، سعید، ابو اہل کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو اہل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ بڑے ہیں یا ریح بن عظیم؟ جواب دیا میں عمر میں ان سے بڑا ہوں اور وہ عقل میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۱۷۲۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد مرتضیٰ بن یونس، اسماعیل بن جعفر بن حبیب بن حسان، مسلم یطین کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ریح بن عظیم رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک چھوٹی بیٹی آئی اور کہنے لگی، ابو جان! کیا میں کھیلنے جاؤں؟ فرمایا: جاؤ اور اچھی بات کہو۔

۱۷۲۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس سراج، ابو قتادہ، عبد اللہ بن سعید، سفیان، سالم بن ابی حصصہ، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ریح بن عظیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بات ہے اور وہ بات یہ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

۱۷۲۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس، ابن یزید، حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ریح بن حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ملک الموت اور دیگر تین آدمیوں پر بڑی تعجب ہے۔ اول مجھے اس بادشاہ پر تعجب ہے جو اپنی قوت و طاقت کے گھمنڈ میں قاعدہ بند ہوتا ہے اور اس کے پاس بھی موت کا فرشتہ آ جاتا ہے اور اس کی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی بادشاہت اس کے پیچھے دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔ دوسرے اس مسکین پر مجھے تعجب ہوتا ہے جو بے حال راستے میں پڑا ہوتا ہے، لوگ اس کی میل کچیل کی وجہ سے اس کے قریب نہیں جاتے لیکن ملک الموت اسکی روح قبض کر لیتا ہے اور اس کی میل کچیل کی طرف چنداں خیال نہیں کرتا۔

۱۷۲۳- ابو نعیم، اصفہانی، ابو محمد بن حیان، بنو ی، احمد بن زبیر، حسان بن مفضل غلابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ غلابی کہتے ہیں:

میں نے ایک آدمی کو ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ ابواز میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے ایک مرید بھی تھے، ایک عورت نے ان کی طرف دیکھ کر ان سے تعرض کرنے لگی اور اپنے اوپر قدرت حاصل کرنے کی دعوت دی۔ لیکن شیخ رحمہ اللہ کی جینیں نکل گئیں۔ مرید کہنے لگا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: وہ عورت بوزھوں میں طمع کرنے لگی ہے۔ کیا اس نے ہماری طرح کے بوڑھے نہیں دیکھے۔

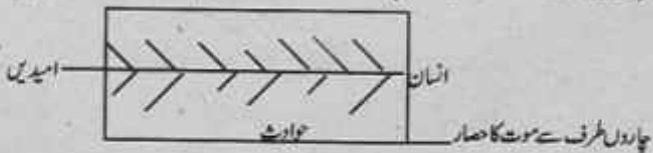
۱۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سعید بن یحییٰ اموی، یحییٰ اموی، مالک بن مغول، حسن بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ ہمارے ساتھ مجلس کیوں نہیں کرتے؟ فرمانے لگے اگر ایک لمحہ بھی میرا دل موت کی یاد سے متاثر ہو جائے میری روحانیت پر فساد پانا ہو جائے گا۔

۱۷۳۵- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، مالک بن مغول، ضعیفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب سے ربیع رحمہ اللہ نے تہمت پہنچی تب سے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور کہا کرتے تھے: میں ڈرتا ہوں کہ کسی مرد پر ظلم ڈھایا جائے اور میں اسکی مدد کو نہ پہنچوں یا کسی کو ستم کی نشاندہ بنایا جائے اور مجھے کو اسی قائم کرنے کے لئے مکلف بنایا جائے۔ میں نگاہ کو نچرا رکھوں اور رستہ پر ہدایت نہ پاؤں یا کوئی مزدور بوجھ اٹھاتے ہوئے گر پڑے اور میں اسے نہ اٹھاؤں۔

۱۷۳۶- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ خود بیت الخلاء میں جھازو دیتے تھے ان سے کہا گیا، آپ یہ کام خود کرتے ہیں اس سے استغناء کیوں نہیں برتتے؟ جواب دیتے: میں چاہتا ہوں کہ گھریلو کام میں میرا بھی کچھ ہو۔

۱۷۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد غطری، حسین بن شقیق، غالب بن وزیر مغزی، ضمرہ، حفص بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ربیع بن ظہیم رحمہ اللہ مسائل کو ایک روٹی سے کم نہیں دیتے تھے۔ فرماتے تھے: مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ میں کل کے دن اپنا میزان میں نصف روٹی دیکھوں۔

۱۷۳۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبدالقہس محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی سلیمان، ضعیفی بن عمر، قیس بن عقبہ، سفیان، اسحاق بن حمزہ، احمد بن حسین صوفی، ابو یوسف، یحییٰ بن سعید سفیان، ابوہ، ابو یعلیٰ منذر ثوری، ربیع بن ظہیم، عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چوکور خط کھینچا اور اس کے وسط میں ایک خط کھینچا اور اس خط کو چوکور خط سے متجاوز کر کے کھینچا، اور اس خط وسطی کے ارد گرد بہت سارے خطوط کھینچے، ارشاد فرمایا خط (چوکور) موت ہے خط وسطی انسان ہے۔ خط وسطی کا باہر نکلا ہوا حصہ امیدیں ہیں، اور چھوٹے چھوٹے خطوط انسان کو تکلیف والی حکالیف، مصائب، اور حوادث ہیں پس ہر طرف سے مصائب اسکا پچھلا کیے ہوئے ہیں کہ ایک سے جان نہیں چھوٹی دوسری پیش آگئی۔ حالانکہ امید سے پہلے موت نے انسان کو اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔



حدیث کے الفاظ سلیمان کے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: وہ خطوط جو خط وسطی کی ایک جانب میں ہیں وہ حوادث ہیں جو اسے

۱- النظر للحديث في: صحيح البخاري ۸/ ۱۱۰. ومسنند الامام احمد ۱/ ۳۸۵. وسنن الدارمي ۳۲/ ۲۷. وسنن ابن ماجه

۳۲۳۱. وسنن الترمذی ۵۳/ ۲۳. و تحفة الاشراف. ۹۲۰۰. واتحاف السادة المتقين ۱۰/ ۲۳۹.

ہر جانب سے ڈرتے ہیں اگر ایک تکلیف سے بچ نکلا تو دوسری کی زد میں آجاتا ہے خطا چوکور موت ہے جس نے انسان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ اور خطا خارج امید ہے۔

یہ حدیث شریف علیہ حدیث ہے۔ ربیع سے صرف مندر نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۷۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ کا تب، محمد بن عبد اللہ حضرمی، سعید، معاذ، شعبہ، علی بن مدرک، ابو ایوب نعیمی، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہر رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم لگے: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: سورۃ اخلاص یعنی قل هو اللہ احد! ایک تہائی قرآن کے مساوی ہے۔

ربیع کی یہ حدیث مذکورہ سند کے ساتھ غریب ہے معاذ بن معاذ متفرد ہے شعبہ سے۔ اس حدیث کو ہلال بن یساف نے ربیع سے روایت کیا ہے اور ابو ایوب نعیمی کی مخالفت کی ہے۔

۱۷۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، غالب، ابو حذیفہ، زکادہ، منصور، ہلال بن یساف، ربیع بن خثیم، عمرو بن ميمون، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، ایک انصاری عورت کے سلسلہ سند سے ابو ایوب انصاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم رات کو ایک تہائی قرآن پڑھنے سے بھی عاجز ہو؟ ہم جماعت صحابہ ڈر گئے کہ کہیں آپ ﷺ ہمیں مشکل عمل کا حکم نہ دے دیں جس کے بجالانے سے ہم عاجز ہو جائیں؟ چنانچہ ہم نے خاموشی اختیار کر لی اور جب آپ ﷺ نے تین مرتبہ اس امر کی پیشین گوئی کی، پھر ارشاد فرمایا کہ جس نے رات کو سوتے وقت سورہ اخلاص پڑھی گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

یہ حدیث فضیل بن عیاض سے بھی منصور، ہلال کے طریق سے مروی ہے۔ (متفق علیہ)

۱۷۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن محمد بن یحییٰ، جعفر بن محمد صالح، حسان بن ربیع، جعفر بن میسرہ، ہلال ابو یساف، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جو دیتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں بطور صدقہ کے لکھ دیا جاتا ہے۔

ہلال اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے جعفر بن میسرہ اس میں متفرد ہیں اور ہم نے اس طرف حسان کے طریق سے لکھا ہے اور فضل بن اہل بھی حسان سے روایت کرتے ہیں

۱۷۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الرحیم بن واقد، مسعد بن صدقہ، ابو الحسن، سفیان ثوری، ابوہ، ربیع بن خثیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں گوشہ نشینی اختیار کرنا حلال ہوگی، اس وقت وہی دین دار آدمی اپنے دین کو سلامت رکھ سکتا ہے جو اپنے دین کو لے کر ایک بلند پہاڑ سے دوسرے بلند پہاڑ کی طرف منتقل ہوتا رہے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاتا رہے جس طرح کہ پرندہ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر نقل مکانی کرتا رہتا ہے اور لومڑی اپنے بچوں کو لے کر کبھی یہاں کبھی وہاں۔ پھر ارشاد فرمایا: اس زمانے میں وہ گنہگار جو اپنے علم کے مطابق نماز قائم کرے گا زکوٰۃ ادا کرے گا اور لوگوں سے کنارہ کش رہے گا ایسا وہ محض بھلائی کی وجہ سے کر سکتا ہے، بخدا عقرائے وہ بکریاں جو سلع مقام میں چریں گی مجھے بنو نضیر کی بادشاہت سے زیادہ پسند ہیں یہ تمام امور اس وقت ہوں جب فلاں فلاں قتلوں کا ظہور

۲۰۱ صحیح البخاری ۶/۲۴۳۔ مسند الامام احمد ۳/۳۴۲، ۳/۱۲۲، وسنن الدارمی ۲/۳۶۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۷/۲۵۵، والتمهيد لابن عبد البر ۷/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷۔

۳۰ المعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۳۳، والکامل لابن عدی ۲/۵۱۷، والدر المنثور ۲/۳۰، وکنز العمال ۷۵/۱۵۳۔

ہوگا، ربیع اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور ثوری صرف مسند وہابی سے روایت کرتے ہیں۔  
اور ہم نے اسے صرف عبد الرحیم بن واقد کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابراہیم بن سعید طبری، ابویمان، سعید بن سنان، ابو زاہر، یہ کثیر بن مزہ، ربیع بن عظیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طالب شہرت، ریاکار، بیہودہ کاموں میں مبتلا اور فضول کھیل کود اور بولوبل کرنے والے کی عبادت دعا کو قبول نہیں فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو رات کے وقت گانا گاتے ہوئے سنا ارشاد فرمایا: اسکی نماز نہیں ہوئی حتیٰ کہ وہ اس طرح کی تین نمازیں پڑھ لے۔  
ربیع رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی مذکورہ سند سے اسے لکھا ہے۔

### (۱۶۷) ہرم بن حیان رحمہ اللہ

ہرم بن حیان اجلہ تابعین میں سے ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرگرواں رہے۔ دنیا سے یکسر علیحدگی اختیار کی اور دنیا میں پیاسے رہے اور آخرت میں سیراب ہوئے۔ اسی لئے بعض نے کہا ہے کہ قصوف افتراق کے ڈر میں جلنا اور آخرت کے گھر کی طرف سدھارنے کا شوق ہے۔

۱۷۳۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حفص بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ (احمد بن حنبل)، حفص، مطر الوراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان نے محمد ﷺ صحابی رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزار دی اور حمد نے وہ رات آہو بکا میں گزار دی، صبح کے وقت ہرم نے پوچھا: اے محمد! آپ رات کو کیوں روتے رہے؟ جواب دیا: مجھے اس رات کی یاد پڑ گئی جسکی صبح کو قبر میں اکھاڑ دی جائیں گی اور مردے ان کے پیچ سے نکل رہے ہوں گے اور آسمان کے ستارے بکھر جائیں گے، پس مجھے ان حوادث نے زلادایا۔

راوی کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان اور حمد طویل عرصہ تک آپس میں دن دن کے وقت اکٹھے رہے، اور خوشبوؤں کے بازار میں آتے اللہ سے جنت مانگتے اور خوب دعائیں کرتے۔ پھر لوہاروں کے پاس آتے اور ان کی بھٹی دیکھ کر جہنم سے پناہ مانگتے پھر اپنی اپنی منزل کی طرف تشریف لے جاتے۔

۱۷۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، معلی بن زیاد سے روایت ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ رات کے کسی حصہ میں باہر تشریف لے جاتے اور بلند آواز سے پکارتے: میں تعجب کرتا ہوں جنت سے کہ کیسے اسکا طالب سو رہا ہے؟ اور میں جہنم پر بھی تعجب کرتا ہوں کہ اس سے بھاگنے والا کیسے آرام کی نیند سو رہا ہے؟ پھر سورت اعراف کی آیت ۹۷ تلاوت کی:

”الفا من اهل القرى ان ياتيهم باسنا“۔ کیا بستیوں والے لوگ بے خوف ہیں کہ شیخون میں وہ سوتے پڑے ہیں۔

اس آیت کریمہ کے بعد سورہ عصر اور ”الهاکم تکالیر“ تلاوت کی اور پھر اہل خانہ کی طرف لوٹ آئے۔

۱۷۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیمان بن ابی، ابو حمزہ عطار، اسحاق بن ربیع، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عہدی فرمایا کرتے تھے: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سویا رہے اور جہنم جیسی بھی کوئی چیز

۱۔ المطالب العالیہ ۲۷ ۳۳، و احاف السادة المتقين ۵/ ۲۹۱، و كشف الخفا ۱/ ۲۶۳، و قال الزبيدي في الاحاف ۵/

۲۹۱، لحدیث الباب شواهد كثيرة كلها واهية منها: فذكر الحديث.

۲۔ العلل المتصاحبة لابن الجوزی ۲/ ۲۳۳.

نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا آرام سے سویا رہے۔ فرمایا کرتے تھے: اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو اور اپنے دلوں میں آخرت کی محبت بھرو۔

۱۷۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہام ولید بن شجاع، مخلد بن حسین، وشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان اور عبد اللہ بن عامر حجاز کے ارادہ سے نکل پڑے، ان کی سواریاں درختوں میں الجھنا شروع ہو گئیں، چنانچہ ہرم، ابن عامر سے کہنے لگے: کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان درختوں میں سے تم ایک درخت ہوتے؟ ابن عامر کہنے لگے: نہیں بھلا! ہم تو اللہ کی رحمت کے متعمی ہیں درخت ہونے میں ہم اللہ کی رحمت کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں۔ ہرم رحمہ اللہ کہنے لگے (ہرم بن عبد اللہ ابن عامر سے افتخار اور اطمینان تھے) بھلا! اچھے پسند ہے کہ میں ایک درخت ہوتا مجھے یہ سواری کھا جاتی، پھر مجھے گوبر یا میٹھی کی شکل میں کہیں سے کہیں پھینک دیتی، مجھے قیامت کے دن حساب و کتاب کی تکلیف نہ دی جاتی۔ یا جنت میں جاتا یا، جہنم میں، اسے ابن عامر! تیرا ناس ہو، میں تو بہت بڑی ہولناکی (قیامت) سے ڈر رہا ہوں۔

۱۷۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورق، ابراہیم عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ بن مظفر، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کو حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حکومتی عہدہ مل گیا۔ انہوں نے اپنے اعزاء و احباب کی پورش کے خیال سے غالباً گزرگاہ پر اس طرح آگ جلا دی کہ وہ ان کے اور باہر سے آنے والوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور دور سے سلام کر کے کھڑے ہو گئے ہرم رحمہ اللہ نے ظاہری طور پر مرجحاً (خوش آمدید) کہا اور اپنے قریب ہونے کی دعوت دی۔ لوگ کہنے لگے: قریب آئیں تو آئیں کس طرح؟ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ حائل ہے؟ ہرم رحمہ اللہ نے بڑا سبق آموز جواب دیا، تم لوگ اتنی سی آگ کو عبور نہیں کر سکتے حالانکہ تم لوگ مجھے اس سے زیادہ آتش سوزاں میں جھونکنا چاہتے ہو۔

۱۷۳۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، اسماعیل بن ابی خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ کہتے تھے: اے اللہ! میں اس زمانے کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں چھوٹے سرکش ہو جائیں گے، بڑے حکم کرنے لگ جائیں گے اور اس وقت ان کی عمریں موت کے قریب تر ہوتی جائیں گی (حسن رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے)

۱۷۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، خلف بن خلیفہ، اصح و راق، ابو نصرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں گھوڑوں کی نگرانی کا عہدہ ہرم بن حیان کے سپرد کیا، اسی دوران کسی ماتحت پر غصہ ہو گئے اور اس کا حکم دیا کہ اسکی گردن الگ کر دی جائے پھر اپنے مریدین کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تمہیں بہتر بدلہ نہ دے تم نے مجھے فلاں بات کہتے وقت نصیحت کیوں نہیں کی اور مجھے غصہ سے باز کیوں نہیں رکھا، بخدا میں تمہارے عہدے سے دست کش ہوتا ہوں پھر حضرت عمرؓ کی طرف دستبرداری لکھ دیجی، اسے امیر المؤمنین! مجھ میں اس عہدہ کو نبھانے کی قوت نہیں ہے لہذا آپ کسی اور کو مقرر فرمائیں۔

۱۷۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن حذاء، احمد بن ابراہیم، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابو اسب، سن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کسی غزوہ میں شریک تھے کہ ایک آدمی نے آ کر ان سے اجازت طلب کی حالانکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ آدمی اپنی کسی ضرورت کی خاطر طالب اجازت ہے۔ لیکن وہ اپنے اہل خانہ کے پاس چلے گئے اور حسب خواہش ان کے پاس رہے۔ پھر تشریف لائے اور کہا تم کہاں تھے؟ وہ آدمی کہنے لگا فلاں دن میں نے آپ سے اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ کہنے لگے: کیا میں نے اس کام کا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگا جی ہاں۔

ابو اسحاق کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے اس حاجت مند کو سخت باتیں کہی تھیں، ان کے غیظ و غضب کو دیکھ کر ان کے جلساء میں کسی کو بھی بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی، جلساء سے کہنے لگے: تمہیں اللہ برابر دل دے تم دیکھتے جا رہے ہو کہ میں اپنے مسلمان بھائی کو کتنا برا بھلا کہے جا رہا ہوں اور مجھے کوئی باز نہیں کرتا اے اللہ برے لوگوں کو برے زمانے کے لئے رکھ دے۔

۱۷۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شعیان، قتادہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہرم بن حیان، کا تذکرہ کیا گیا: کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کا کہا گیا۔ فرمانے لگے: میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا وصیت کروں لیکن اتنا کرو کہ میری ذرعیہ کو میرا قرض ادا کرنا، بقرض بحال اگر قرض کی ادائیگی اس سے نہیں ہوئی تو میرے تمام کو بیچ کر اس سے قرض کی تمام ادائیگی کرنا اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

”ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ“ الخ

۱۷۴۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مصری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان عبدی رحمہ اللہ سے کہا گیا: آپ کچھ وصیت کریں۔ کہنے لگے: زندگی میں میرے نفس نے صدقات کئے ہیں اور اب میرے پاس کچھ چیز نہیں جسکی میں وصیت کروں، لیکن میں تمہیں سورہ نحل کے آخری آیات کے پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔

۱۷۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، حنیہ بن اسماعیل، خلف بن خلیفہ، عون بن شداد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کی وفات کے وقت لوگ ان کو کچھ وصیت کرنے کا کہنے لگے، فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرض ادا کرو اور میں تمہیں سورہ نحل کی آخری آیات کی وصیت کرتا ہوں پھر پڑھنے لگے، ”ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ“ سے ”والذین ہم محسنون“ تک۔

اس حدیث کو شعبہ نے ابن یونس، ابو قزحہ سے روایت کیا ہے اور جریر نے ابو نصرہ، ہشام، ابو حمزہ، حسن، ہرم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۷۴۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الواحد حداد، منذر، ثعلبہ، محمد بن یزید عبدی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ جب ہرم بن حیان اہل خانہ کو زیادہ ہشتے ہوئے دیکھتے تو انہیں نماز کا حکم دیتے۔

۱۷۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد، حارون بن معروف، ہشام، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان کہتے تھے کہ اگر مجھ سے کہا جائے کہ تم جنہی ہو تو میں عمل نہیں چھوڑوں گا تا کہ میرا نفس مجھے ملامت نہ کرے کہ تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

۱۷۴۷- ہرم کی قبر پر خدا کی رحمت برسا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبد الواحد بن سلیمان برآء، ہشام بن حسان، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے انتہائی سخت گرمی کے دن وفات پائی جب لوگ اپنے ہاتھ حجاز کر پٹے گئے تو ہادلوں کا ایک چھوٹا سا کھڑا چلا ہوا قبر پر آیا، نہ قبر سے لبا اور نہ ہی قبر سے چھوٹا، ہادلوں کے نکلے نے قبر پر پائی کی پھوار جھانکی حتیٰ کہ قبر کو سیراب کر دیا اور پھر واپس چلا گیا۔

۱۷۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبد الملک، ایوب بن محمد وزان، ہشام، ہرمی بن یحییٰ، قتادہ سے مروی ہے کہ ہرم بن حیان رحمہ اللہ جس دن قبر میں دفنائے گئے اسی دن ان کی قبر پر یہ بارش برسی اور اسی دن قبر پر گھاس بھی آگئی۔

۱۷۴۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، عمرو بن محمد، ابو نصرہ، ہشام، حسن بصری سے روایت ہے کہ جس دن ہرم بن حیان رحمہ اللہ نے وفات پائی اس دن ہادلوں نے ان کے جنازہ پر سائبان بنا لیا تھا اور جب دفن کر دیئے گئے تو

ان کی قبر پر بادلوں نے پتلی پتلی پھوار برسائی حتیٰ کہ سر مو برابر بھی قبر کے ارد گرد پھوار نہیں پہنچی۔

### (۱۶۸) ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

اولیاء تابعین میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں جنہوں نے مشکلات و تکالیف کو اپنے سینے سے لگایا، ذکر اللہ اور اوراد سے دل کا اطمینان حاصل کرتے، انہیں حکیم الامت اور نمونہ امت کا لقب دیا گیا، ساری عمر خدمت بندگانِ خدا کو اپنا شعار بنانے رکھا۔ کہا گیا ہے کہ تصوف انقضاءِ فانی سے علیحدگی اور بقائے اصلی کو حاصل کرنے کا نام ہے۔

۱۷۵۰- دنیاوی امور سے کنارہ کشی ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، امراجم بن حسن، ابو سعید بن محمد بن سیار محمی، یحییٰ بن سعید، عطاء بن یزید، علقمہ بن مرثد کہتے ہیں کہ تابعین میں سے آٹھ آدمیوں پر زہد کی انتہاء ہوئی، ان میں سے ایک ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو مسلم رحمہ اللہ نے کسی کے ساتھ کبھی بھی دنیاوی معاملات میں مجلس نہیں کی، اور نہ ہی دنیوی امور کے متعلق کبھی بات کی، جب بھی ایسی نوبت پیش آئی فوراً پہلو تہی سے کام لیا، ایک مرتبہ لا علی کے عالم میں مسجد میں ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر داخل ہوئے وہ سبھے کہ ممکن ہے کہ ذکر خیر انکا موضوع گفتگو ہو۔ اسی گفتگو میں ان کے پاس جا بیٹھے۔ اچانک ایک آدمی کہنے لگا: میرا نظام آ گیا ہے اور اسنے فلاں فلاں چیز پائی ہے دو سرا کہنے لگا: میں نے اپنے غلام کو سامان تجارت دے کر تیار کر رکھا ہے، ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ان کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے اور فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری مثال کیسی ہے؟ جس طرح موسلا دھار بارش میں بیگکا ہوا ایک آدمی ہو اور وہ کسی پناہ کی تلاش میں ہو، اچانک وہ ایک چوہٹ کھلے دروازے پر ہو اور کہے: کاش میں اس دروازے سے داخل ہو جاؤں تاکہ بارش ٹل جائے، چنانچہ دروازہ اندر داخل ہو جائے اور اندر جا کر کیا دیکھا کہ اس گھر کی چھت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس بیٹھا کہ ممکن ہے تمہارا موضوع گفتگو ذکر خیر ہو مگر تم تو سب کے سب محض دنیا دار نکلے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کہنے لگا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں اس کے متعلق اگر آپ تقصیر سے کام لیتے؟ فرمانے لگے: مجھے بتلاؤ؟ اگر تم نے گھڑ دوڑ میں چند گھوڑوں کو مقرر کر رکھا ہو کیا تم گھڑ سوار سے نہیں کہو گے کہ اس گھوڑے کو چھوڑ دو اور اس سے ذرا نرمی سے پیش آؤ؟ حتیٰ کہ جب تم انتہاء کو دیکھ لیتے ہو اس سے آگے ایک قدم بھی نہیں بڑھتے، کہنے لگے: جی ہاں ایسی ہی بات ہے۔ فرمایا: میں سبقت کی انتہائی علامت کو دیکھ چکا ہوں اور ہر کوشاں رہنے والے کے لئے ایک غایت ہے اور ہر کوشاں شخص کی غایت موت ہے سو کوئی سبقت لے جانے والا ہوتا ہے اور کوئی پیچھے رہ جانے والا ہوتا ہے۔

۱۷۵۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین مروزی، ابن مبارک، امراجم بن خلیفہ، حسن بن ثوبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ ایک مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے مسجد میں ایک جماعت کو مجتمع دیکھا..... اس طرح پوری حدیث ذکر کی..... مگر تم تو سب دنیا دار نکلے، تک۔

۱۷۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسامہ، محمد بن عمرو، صفوان بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خالص چوں کی مانند ہوتے تھے کہ ان میں کانٹوں کا نام و نشان تک نہ ہوتا تھا، آج کل لوگ خالص کانٹے ہیں جن میں چوں کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اگر تو ان کو بالفرض گالیاں دے گا وہ بھی تجھے جواب میں گالیاں سنائیں گے اور اگر تو ان سے جھگڑے گا وہ بھی تڑکی بڑکی تھکے سے جھگڑیں گے اور اگر تم چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے انہیں چھوڑے گا وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔

اس حدیث کو صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن جبیر بن نصیر، ابو مسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور اس میں اتنی زیادتی ہے کہ اگر تو ان سے بھاگے گا وہ تیرا پیچھا کرتے ہوئے تجھے پالیں گے مخاطب کہنے لگا: پھر میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنی عزت کو اپنے فقر کے دن کیلئے بہہ کر دے اور کچھ نہ لینے سے کچھ لے لے۔

۱۷۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ، کعب رحمہ اللہ نے ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ ابو مسلم خولانی ہیں، کہنے لگے: یہ اس امت کے حکیم ہیں۔

۱۷۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن صباح، سفیان، ابو ہارون موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہا جاتا تھا کہ ابو مسلم خولانی نمونہ امت ہیں۔

۱۷۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحییٰ بن عثمان حربی، ابولطیح، یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کثرت سے باواز بلند تکبیر کہتے تھے حتیٰ کہ بسا اوقات بچوں کے ساتھ بھی تکبیر کہہ دیتے، فرمایا کرتے تھے: اللہ کا ذکر اتنی کثرت کے ساتھ کرو کہ جاہل تمہیں دیکھ کر مجنون سمجھنے لگے۔

۱۷۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابن ابی نعری، ابن عون، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ ایک نفس کا اگر میں اکرام کروں، اسکو عیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آزاد چھوڑے رکھوں تو کل کے دن اللہ کے ہاں وہ میری مذمت کرے گا اور اگر اسے میں تنگی میں رکھوں، مصائب کا ڈکار بنائے رکھوں اور اسے کسی نہ کسی عمل میں مصروف رکھوں تو کل کے دن وہ مجھ سے راضی رہے گا؟ لوگوں نے پوچھا: اس کا آپ کے ساتھ اسے ابو مسلم! کیا تعلق ہے؟ فرمایا: بخدا وہ میرا اپنا نفس ہے۔

۱۷۵۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عبدالرحمن سمرقندی، مردان، طاہری، سعید بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر کہا جائے کہ جہنم کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو میں اپنے عمل میں کچھ کمی بیشی نہیں کروں گا۔

۱۷۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، ہدیب، حماد بن سلمہ، قاسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں اسلام قبول کیا ہے۔

چنانچہ ان سے پوچھا گیا نبی ﷺ، ابو بکرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں آپ کو اسلام قبول کرنے سے کس چیز نے روک رکھا؟ فرمایا: میں نے اس امت کو تین قسموں پر پایا ہے، ایک قسم جنت میں بغیر حساب و کتاب کے داخل ہوگی، دوسری قسم سے تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا اور تیسری قسم کو کچھ تھوڑی سی سزا ہوگی اور پھر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو میں نے چاہا کہ میں پہلی دو قسموں سے ہوں۔ اگر ان میں سے نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جن کا تھوڑا بہت حساب و کتاب لیا جائے گا، اگر ان میں سے بھی نہ ہوں تو پھر ان لوگوں میں سے ہوں جنہیں معمولی سزا ہوگی اور پھر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ ابو مسلم خولانی معاویہؓ کے عہد خلافت میں اسلام لائے ہیں لیکن دراصل انہوں نے معاویہؓ کے عہد خلافت میں ارض مقدسہ کی طرف ہجرت کی ہے اور پھر وہیں سکونت اختیار کی۔

۱۷۵۹- سربراہ قوم کی حیثیت ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، علی بن حاجب، جعفر بن یزقان، ابو عبداللہ



حرفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے اور کہا: اے مزدور! السلام علیکم لوگوں نے کہا ہے ابو مسلم! یہ تو امیر المؤمنین ہیں۔ ابو مسلم پھر کہنے لگے: اے مزدور! السلام علیکم۔ لوگ نے پھر متنبہ کیا کہ ابو مسلم۔ یہ تو امیر ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ فرماتے لگے ابو مسلم! کوچھوڑو اسے کچھ نہ کہو وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس سے باخوبی واقف ہے۔ ابو مسلم حضرت معاویہ سے کہنے لگے: آپ کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا ہو، بکریاں

چرانے کا کام اس کے ذمہ لگایا ہو اور مزدوری اس شرط پر دی کہ وہ اچھی طرح سے بکریاں چرائے گا، اون بڑھائے گا اور دودھ میں اضافہ کرے گا اگر اس نے اپنی ذمہ داری اچھی طرح نبھائی اور اون وغیرہ میں اضافہ کیا حتیٰ کہ اس کی محنت سے کسن بکری بھی بچے دینے لگی اور کزور بکری موٹی ہو گئی تو بحال مالک اسے مزدوری دے گا بلکہ اپنی طرف سے زیادہ دے گا۔ اور اگر اس نے بکریوں کے چرانے کی طرف پوری توجہ نہ دی اور اپنی ذمہ داری کو نہ نبھایا، بکریاں ضائع ہو گئیں حتیٰ کہ کزور بکری مر گئی۔ ٹکڑی کزور پڑ گئی، اون اور دودھ میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا بلکہ ان میں اتنا نقصان ہوا تو یقیناً اس کا مالک اس پر غصے ہوگا، اسے سزا دے گا اور اسے مزدوری بھی نہیں دے گا۔ امیر معاویہؓ اس کو نکر فرماتے لگے: جو اللہ چاہے ہو کر رہتا ہے۔

۱۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، یار، عبد اللہ بن حمیط، ابو حمیط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی لوگوں کے پاس پھر لگاتے اور اسلام کی خبر گیری کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے اور انہیں بلا کر ان سے نام پوچھا فرمایا امیر انام معاویہ سے کہنے لگے: بلکہ آپ تو آغاز قبر میں ہیں اگر آپ بہتر عمل کریں تو اس کا بدلہ بھی آپ کو بہتر ملے گا اور اگر برائے عمل کریں گے تو اس کا بدلہ بھی برائے ملے گا۔ اے معاویہ! اگر آپ سب اہل زمین پر عدل کریں اور پھر ایک آدمی آپ کے ظلم کا نشانہ بنے یقیناً آپ کا ظلم عدل کو نشت و نابود کر دے گا۔

۱۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حرابی، یثیم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی جب کسی ویران جگہ پر ٹھہرتے تو فرماتے: اے ویران جگہ! تیرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ جنہوں نے اس دنیا سے کوچ کیا اور ان کے اعمال باقی رہ گئے، خواہشات ختم ہوئیں اور گناہ باقی رہ گئے۔ اے ابن آدم! گناہ چھوڑنا آسان ہے طلب تو یہ ہے۔

۱۷۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مضرہ، ہشام بن عازہ، یونس بن ہرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کو آواز دی درآں حالیکہ حضرت معاویہؓ دمشق میں منبر پر تشریف فرما تھے، کہنے لگے: اے معاویہ! تو تو ایک قبر ہے اگر اپنے ساتھ اچھائی لائے گا اس کا اچھا بدلہ اپنے ہاں پائے گا اور اگر کچھ اچھائی اپنے ساتھ نہ لائی تو اس کا بدلہ بھی تیرے لئے کچھ نہ ہوگا۔ اے معاویہ! یہ گمان نہ رکھ کہ خلافت مال جمع کرنے اور خرچ کرنے کا نام ہے۔ لیکن حق پر عمل جبراً ہونے، عدل بھری بات کرنے اور حدود اللہ کو توہانہ نہ کرنے پر لوگوں کو پکڑنے کا نام خلافت ہے۔ اے معاویہ! ہمیں نہروں کے گدلہ ہونے کی کوئی پروا نہیں جب ہمارے چشمے سے صاف ستھرا پانی آ رہا ہو، آپ ہمارا سر حشمہ ہیں، اے معاویہ! عربوں کے کسی قبیلہ کے خوف سے بچو چونکہ تیرا خوف و ڈر تیرے عدل کو ختم کر دے گا جب ابو مسلم رحمہ اللہ نے اپنا مقالہ ختم کیا تو معاویہؓ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ پر رحمت برسانے۔

۱۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم وبری، عبد الرزاق، معمر، ایوب، ابو قلابہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی نے فرمایا: قوم کے پیشوا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک صاف ستھرا، پاک و شفاف پانی والا چشمہ ہو، اس سے پانی بہ کر ایک بڑی نہر میں جا کرتا ہو، لوگ اس نہر میں گھستے ہوں تو اس میں پانی کی کدورت کو محسوس کرتے ہوں تو چشمہ کا صاف پانی ان تک پہنچے

گا اور کدورت ختم ہو جائے گی، لیکن اگر یہ کدورت ختمی کی طرف سے ہو تو نہر قابل استعمال نہیں رہے گی۔

اسی طرح فرمایا: بیٹھا اور عام لوگوں کی مثال خیمے کی سی ہے جو کہ ستونوں کے بغیر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ اور ستون رسیوں اور جھنوں کے بغیر نہیں قائم رہ سکتے، جب بھی ایک بیخ نکل جائے گی ستون میں کمزوری آ جائے گی، اسی طرح لوگوں میں امام بیٹھا کے بغیر کھڑا رہنے کی صلاحیت نہیں ہے اور امام لوگوں کے بغیر کھڑے رہنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

۱۷۶۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین زہری، ابن مبارک، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم خولانی، عمر بن سیف خولانی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی فرمایا کرتے تھے: میرا ایک بیٹا ہو جسے اللہ تعالیٰ پالے اور بڑھائے پس جب وہ جوانی کے جوہن کو پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کر لے (میرے ساتھ ایسا ہو) مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میرے لئے دنیا و نائیبا ہو۔

۱۷۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حکم بن نافع، اسماعیل بن عیاش، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دو آدمی ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس ان کے گھر آئے (ابو مسلم رحمہ اللہ ارض روم میں جہاد کر چکے تھے)، انہوں نے ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس حال میں پایا کہ انہوں نے خیمہ میں ایک گڑھا کھودا ہوا ہے اور گڑھے میں ایک کپڑے کا ٹکڑا بچھایا ہوا ہے اور اس پر پانی ڈال رکھا ہے اور وہ خود اس گڑھے میں گھسے ہوئے ہیں درآں حالیکہ وہ روزے سے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: آپ کو روزہ رکھنے کی کیا مجبوری پیش آئی حالانکہ آپ مسافر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے صاحب سفر اور جہاد میں رخصت دے رکھی ہے۔ فرمانے لگے: جب جہاد بافضل شروع ہو جائے گا تو میں انظار کر لوں گا اور فی الحال جہاد کے لئے قوت حاصل کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ گھوڑے جب خوب سوتے ہو جائیں تو وہ انتہائی حد تک دوڑ کر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تو آخری حد تک اس وقت پہنچتے ہیں جب وہ دوہلے پتلے (منضبوط) ہوں۔ ہمارے سامنے کچھ دن آنے والے ہیں ہم ان کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

۱۷۶۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن شان، ابو عباس سراج، ولید بن شجاع، ولید بن مسلم، عثمان بن ابی عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی کا معمول تھا کہ وہ مسجد میں ایک کوڑا لٹا رکھتے تھے اور فرماتے: چوپائے اس کوڑے کے زیادہ حقدار ہیں سو جب چوپائے میں سستی آ جائے تو ایک یا دو کوڑے سے اسکی پنڈلی پر برسادیئے جائیں۔

فرمایا کرتے تھے: اگر میں جنت کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تو میں اپنے عمل میں کچھ زیادتی نہیں کروں گا اور اگر جہنم کو اپنے سامنے کھلی آنکھوں دیکھ لوں تب بھی میں اپنے عمل میں ذرہ کی بیشی نہیں کروں۔ (یعنی ان کا عمل علی وجہ الکمال تھا جیسا کہ جنت جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ بخاری)

۱۷۶۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، عمرو بن علی، محترم، سلیمان بن یزید عدوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ام مسلم! اپنی سواری کو درست کر لو اس لئے کہ جہنم کو عبور کرنے کے لئے اس پر کوئی پل موجود نہیں ہے۔

۱۷۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن یونس، بشر بن موسیٰ، خالد بن یحییٰ، سلیمان بن عبد الملک بن عمیر کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ چار چیزیں، چار چیزوں میں قابل قبول نہیں۔ جہاد، حج، عمرہ اور صدقہ میں دھوکہ، یتیم کا مال، خیانت اور چوری (قابل قبول نہیں)۔

۱۷۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک، ابو الیمان، اسماعیل، شریح بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ سے کعب اخبار رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو مسلم! اپنی قوم کو اپنے لئے کیا پاتے ہو؟ جواب دیا: اے ابو اسحاق! میری قوم نے مجھے جلا وطن بھی کیا ہے اور میرا کرام بھی کرتی ہے۔ کعب اخبار رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو مسلم! تو اس طرح نہیں

کہتی ہے فرمایا: اے ابوسحاق! تورات پھر کی طرح کہہ رہی ہے؟ کہا: اے ابومسلم! تورات میں لکھا ہے نیک و صالح آدمی کے بڑے دشمن اسکی قوم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس کے قریبی رشتہ دار اس سے بچھڑتے ہیں، ابومسلم رحمہ اللہ کہنے لگے: تورات نے بالکل سچ کہا۔ ۱۷۷- ابوعبید اسفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن شیبہ، دمشق کے ایک شیخ کہتے ہیں کہ ہم روم سے واپس آ رہے تھے جب حمص سے دمشق کی طرف آئے تو راستے میں حمص سے تقریباً چار میل کے فاصلہ پر واقع عیسائی چکے سے گزرے۔ وہاں ایک راہب نے ہماری باتیں سنی اور پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے جواب دیا ہم اہل دمشق کے کچھ لوگ ہیں اور روم سے واپس آ رہے ہیں کہنے لگا کیا تم ابومسلم خولانی کو جانتے ہو؟ ہم نے جی ہاں میں جواب دیا۔ کہنے لگا جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے میرا سلام کہنا اور خوب سمجھ لو! ہم انہیں اپنی کتابوں میں یسین بن مریم علیہ السلام کا دوست پاتے ہیں اور سزا اگر تم اسے واقعہ جانتے ہو تو تم اسے زندہ نہیں پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ جب ہم غوطہ مقام پر پہنچے تو ہمیں ان کی موت کی خبر ملی۔

۱۷۷- ابوعبید اسفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، عبدالملک بن محمد بن عدی، صالح بن علی نوفلی، عبدالوہاب بن نجید، اسامیل بن عیاش، شرمیل خولانی کہتے ہیں کہ جب اسود بن قیس بن ذی حمار غسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تو ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ کہنے لگے جی ہاں میں گواہی دیتا ہوں۔ پھر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگے: مجھے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ اسود غسی نے بہت بڑی آتش سوزاں جلوئی اور اس میں ابومسلم خولانی رحمہ اللہ کو لویا مگر بفضل اللہ تعالیٰ آگ نے انہیں ذرہ برابر بھی ضرر نہیں پہنچایا۔

لوگ اسود غسی سے کہنے لگے اگر تم نے اسے اپنے ملک میں زندہ چھوڑ دیا تو تمہاری شان اور تہ میں بگاڑ پیدا کر دے گا۔ چنانچہ اسود غسی نے انہیں یمن سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ابومسلم مدینہ تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور ﷺ انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت ابوبکر خلیفہ ماحر دو چکے تھے۔ ابومسلم خولانی نے مسجد کے ستون کے ساتھ سواری باندھی اور ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ اتفاق سے حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا چنانچہ حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: یمن سے۔ فرمایا: بتاؤ تو کسی دشمن خدا نے ہمارے اس ساتھی کے ساتھ کیا کیا جس کو اس نے آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا مگر آگ نے اس کو ضرر نہیں پہنچایا؟ ابومسلم نے عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے حضرت عمرؓ کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بتاؤ کیا وہ تم ہی ہو؟ فرمایا: اللہم! امی ہاں وہ میں ہوں۔ چنانچہ عمرؓ نے انہیں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا پھر انہیں لائے اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھایا، کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے اس وقت تک موت نہیں دی جب تک کہ میں نے اپنے آپ کو امت محمد ﷺ میں نہیں دیکھ لیا۔ میرے ساتھ بھی ایسا کیا گیا جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اسامیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی قوم کو پایا ہے جو یمن سے جہاد میں بطور مدد کے آئے تھے وہ ایک دوسری غسی قوم سے کہہ رہے تھے۔ تمہارے ڈویرے نے ہمارے ساتھی کو آگ میں جلا دیا لیکن آگ نے اسے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

۱۷۷- ابوعبید اسفہانی، ۱۵۰ بیت بن احمد، محمد بن اسحاق، عبدالملک کے سلسلہ سند سے بھی حدیث بالا اسی طرح مروی ہے۔

۱۷۷- ابوعبید اسفہانی، محمد بن حیان، عبید اللہ بن عبدالرحمن بن واقد، عبدالرحمن بن ضمیر، ۱۵۰ بیت بن احمد، محمد بن اسحاق، عبداللہ کے پاس سے گزرتا تو بیچے ان سے کہتے: اللہ سے دعا کیجئے تاکہ اس ہرن کو روک دے اور ہم اپنے ہاتھوں سے اسے پکڑ لیں، چنانچہ حضرت ابومسلم اللہ سے دعا کرتے تو اللہ تعالیٰ ہرن کو چلنے سے روک دیتے اور بیچے اپنے ہاتھوں سے اس کو پکڑ لیتے۔

۱۷۷- ابوعبید اسفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابوزرہ، سعید بن اسد، ضمیر، عثمان بن عطاء، عطاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے عطاء کہتے ہیں: ابومسلم خولانی رحمہ اللہ جب مسجد سے اپنے گھر واپس جاتے ہیں گٹ پر بآواز تکبیر کہتے اور آگے سے سن کر ان کی بیوی بھی تکبیر کہتی،

جب گھر کے صحن میں پہنچے وہاں بھی تکبیر کہتے اور بیوی بھی آگے سے تکبیر کہتی اور جب گھر کے دروازے پر پہنچتے وہاں بھی تکبیر بلند کرتے آگے سے بیوی بھی تکبیر کا جواب دیتی، چنانچہ ایک رات مسجد سے واپس گئے گیٹ سے داخل ہوتے وقت تکبیر کہی مگر آگے سے جواب نہ آیا پھر صحن اور گھر کے دروازے پر بھی تکبیر بلند کی مگر بیوی کی طرف سے کچھ جواب موصول نہ ہوا۔

ابو مسلم رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تھے معمول یہ تھا کہ بیوی ان کی چادر اور جوتے آگے بڑھ کر لیتی اور کھانا سامنے لا کر رکھتی۔ مگر آج کی رات جب داخل ہوئے تو بیوی سر جھکائے لکڑی کے ساتھ زمین کریدتے ہوئے خاموش بیٹھی ہوئی دیکھی، بیوی کو ناراض دیکھ کر پوچھا، تجھے کیا ہوا؟ کہنے لگی معاویہؓ کے ہاں آپ کا ایک مقام و مرتبہ ہے ہمارے پاس کوئی خادم نہیں ہے۔ اگر آپ ان سے کسی خادم کو مانگ لائیں جو ہماری خدمت کرے؟ فرمانے لگے: اے میرے اللہ کسی نے میری بیوی کی سوچ کو بگاڑ دیا اور اس کی آنکھیں اندھی کر دیں۔ دراصل ان کی اہلیہ کے پاس اس سے پہلے ایک عورت آئی تھی اور اس نے ان کی بیوی سے کہا تھا تمہارے شوہر کا معاویہؓ کے ہاں ایک مقام ہے ان سے کہو کہ معاویہؓ سے خدمت کے لئے ایک خادم، مانگ لائیں۔ اور تم لوگ آرام سے رہو۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی کہ اچانک اسکی نظر جواب دے گئی کہنے لگی: تمہارے چراغ کو کیا ہوا جو بجھ گیا؟ گھر والے کہنے لگے ایسی بات نہیں چراغ حسب سابق جوں کا توں چل رہا ہے۔ چنانچہ وہ عورت اپنے گناہ اور اس پر مرتب سزا کو فوراً بھانپ گئی اور فوراً ابو مسلم رحمہ اللہ کے پاس روتی ہوئی پہنچی اور درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ میری نظر دوبارہ عطا فرمائے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ کو اس عورت پر رحم آیا اور اس کے لئے دعا کی اللہ نے اس کو نظر پھر سے دوبارہ عطا فرمائی۔



## مسانید ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ

۱۷۷۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، زبیر بن بکار، عبدالعزیز، یاسین بن عبداللہ بن عروہ، ابو مسلم خولانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن ابی سفیان لوگوں سے خطاب کر رہے تھے اور انہوں نے دو یا تین مہینے کے عطیات لوگوں میں تقسیم نہیں کئے تھے۔ ابو مسلم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: اے معاویہ! یہ مال نہ تیرا ذاتی ہے، نہ تیرے باپ کا اور نہ ہی تیری ماں کا ہے۔ حضرت معاویہ نے اس دوران لوگوں کی طرف ضبط و تحمل کے لئے اشارہ کر دیا۔ پھر منبر سے اترے غسل کیا اور واپس آئے کہا: اے لوگو! ابو مسلم کہتا ہے یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا اور نہ ہی میری ماں کا ہے۔ اس نے صاف سچ کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے ہے اور پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، پس تم میں جس کو غصہ آئے وہ غسل کرے۔“ صبح آنا اور اپنے عطیات وصول کرنا۔

۱۷۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن علاء، حارث بن ابی اسامہ، کثیر بن ہشام، جعفر بن یزید، حبیب بن ابی مرزوق، عطاء بن ابی رباح، ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی مسجد میں گیا اچانک انہیں تمس کے لگ بھگ بوڑھے صحابہ کرام کو بیٹھے دیکھا، انہیں سرگیں آنکھوں پکیلیے دانستوں والا خاموش نوجوان بیٹھا دیکھا، ان لوگوں کو جب بھی کوئی شک و شبہ پیش آتا فوراً اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوتے اور اس سے پوچھتے، میں نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے پوچھا یہ کونسی شخصیت ہیں؟ جواب دیا: یہ معاذ بن جبل ہیں۔ چنانچہ ان کی رعب داب شخصیت میرے جسم و جاں میں اتر گئی، میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہتا وقتیکہ سب اٹھ کر چلے گئے کچھ دیر کے بعد میں پھر مسجد کی طرف آیا دیکھا کہ معاذ بن جبل ایک ستون کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہے ہیں، میں نے بھی نماز پڑھی پھر میں اپنی چادر سے احتساب بنا کر بیٹھ گیا اور معاذ بھی آ بیٹھے میں بھی خاموش ہوں وہ بھی خاموش ہیں نہ ہی ان سے بات کرتا ہوں اور نہ وہ مجھ سے بات کرتے ہیں۔ پھر ہمت کرتے ہوئے میں نے ہی بات کی: بخدا! مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہنے لگے! مجھ سے محبت کیوں ہے؟ میں نے کہا، اللہ کے لئے، انہوں نے سکر مجھے لطف بھرے انداز میں احتیاء بندگی چادر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: اگر تم سچے ہو تو خوش ہو جاؤ چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالص میری رضاء کے لئے باہم محبت کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن نور کے بڑے بڑے منبر ہوں گے اور انہیں دیکھ کر انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ ان کے پاس سے نکل کر میں نے عبادہ بن صامت سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابو لید! کیا میں آپ کو ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے معاذ بن جبل سے باہمی محبت کرنے والوں کے بارے میں سنی ہے؟ عبادہ بن صامت کہنے لگے میں آپ کو سنا تا ہوں جو اللہ باری تعالیٰ سے نبی ﷺ مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ فرمایا: میری رضاء کے لئے باہمی محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے۔ میری رضاء کے لئے آپس میں زیارت و ملاقات کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہو چکی ہے اور میری خاطر آپس میں نصیحت کرنے والوں کے لئے بھی میری محبت واجب ہو چکی ہے۔

۱۷۷۸- ابو نعیم اصفہانی، جبیر بن نفیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو مسلم خولانی فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

۱۔ کشف الخفاء ۲/ ۱۰۳، والتحاف السادة المتقين ۷/ ۶۶، والتاریخ الكبير ۷/ ۸، وتصريح الاحیاء ۲/ ۳۳۸، ۳/ ۱۶۳، والاحادیث الضعيفة ۵۸۲.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۹۰، ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۹، والتاريخ الكبير ۳/ ۱۹، والتحاف السادة المتقين ۶/ ۱۷۳.

۳۔ بخاری روایت دوسرے الفاظ میں دیکھئے مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۶، والمستدرک ۳/ ۳۲۰، وصحيح ابن حبان ۲۵۱۰ (موازد) والمعجم الكبير للطبرانی ۳/ ۱۷۹، واملی الشجرى ۲/ ۱۳۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۷۷.



عقلگین ہوتا ہے، دنیا میں اس کے لئے اتنی مقدار کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کے لئے کافی ہوتی ہے یعنی مٹی بھر گجوریں اور ایک کھوٹ پانی۔

۱۷۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن الوداد و علی بن مسلم، عباد، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مومن صبح شام ہر وقت عقلگین رہتا ہے اور دنیا سے عقلگین حالت میں کوچ کرتا ہے نیز اسکو اتنی چیز کافی ہوتی ہے جتنی بکری کے بچے کو کافی ہے۔

۱۷۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عمرو، ابو اھصح، حزم بن ابی حزم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ قسم اس اللہ کی جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، مومن کے لئے اس کی دیداری میں عقلگین کے علاوہ کسی چیز کی محتاج نہیں۔

۱۷۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، جعفر بن سلیمان، ابراہیم بن یسلیٰ، یھکری کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ عقلگین نہیں دیکھا، میں نے ان کو نہیں دیکھا مگر میں یہی سمجھا کہ انہیں کسی نئی مصیبت سے پالا پڑا ہے۔

۱۷۸۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابو مروان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو آدمی جانتا ہو کہ موت اس کا گھاٹ ہے، قیامت مقرر وقت پر آنے والی ہے اور قیامت کے دن اس نے اللہ کے سامنے حاضری دینی ہے، اس کا حق بنتا ہے کہ وہ زیادہ عقلگین رہے۔

۱۷۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، سعید بن جب، سعید بن بہلوان، عباد بن کلیب، اسد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں غم و حزن عمل صالح کے لئے بڑھوتری ہے۔

۱۷۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبدالصمد بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بخدا! لوگوں میں سے جس آدمی نے بھی صحابہ کرامؓ کو اپنے درمیان صبح کرتے ہوئے پایا ہے مگر یہ کہ وہ صبح بھی عقلگین ہوتا تھا شام کو بھی عقلگین ہوتا تھا۔

۱۷۹۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، سری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! بندے کا اس قرآن پر پختہ ایمان اس وقت ہوتا ہے جب وہ عقلگین ہو مگر جھایا ہوا ہو، تھا کا ماندہ، پکھلا ہوا اور مصیبت زدہ ہو، (یعنی قرآنی تعلیمات سے اس کی مذکورہ حالت آشکارہ ہوتی ہو۔ تنوہی۔

۱۷۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، خوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! اے ابن آدم! اگر تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور پھر اس پر ایمان لاتا ہے تو ضرور دنیا میں تیرا حزن طویل تیرا خوف انتہائی شدت والا اور کثرت کے ساتھ تیری آہوں کا ہونا چاہیے۔

۱۷۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو حمید احمد بن محمد، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، علقمہ بن مرہد کہتے ہیں، تابعین میں آٹھ نفوس قدسیہ پر زہد کی انتہاء ہوئی ان میں سے ایک حسن بن ابی حسن بصری رحمہ اللہ بھی ہیں ہم نے لوگوں میں ان سے بڑھ کر عقلگین کسی کو نہیں دیکھا، جب بھی ہم نے انہیں دیکھا ایسا لگا جیسے ابھی کسی نئی مصیبت سے ان کو واسطہ پڑا ہے۔ پھر فرمایا: ہم ہنستے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو بنظر غائر دیکھ رہا ہو اور فرماتا ہو: میں تمہارے کسی عمل کو قبول نہیں کروں گا: اے ابن آدم تیرا ناس ہو، کیا تجھ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرنے کی طاقت ہے؟ چونکہ جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ جھگڑنے کی ہمت کرتا ہے۔ بخدا! میں نے ستر سے زیادہ بدری صحابہ کرامؓ کو پایا ہے ان کا زیادہ تر لباس اون ہوتی تھی۔ اگر تم انہیں دیکھ لیتے یقیناً یوانے سمجھتے، اور اگر وہ تمہارے اچھوں کو دیکھ لیں لامحالہ کہیں گے: ان لوگوں کے لئے بھلائی کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ اور اگر تمہارے بروں کو دیکھ لیں کہیں گے کہ

قیامت پر ان کا کچھا ایمان نہیں۔ بخدا! میں نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں دنیا جن کے آگے پاؤں تلے روندی جانے والی بے قدر مٹی سے بھی کتر حیثیت رکھتی تھی۔ اور میں نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک، کہیں چلا وہ اپنے پاس معمولی زادار راہ رکھتا تھا، اس کے متعلق بھی کہتا کہ میں اس سارے کے سارے کو اپنے پیٹ کا ایندھن نہیں بناؤں گا بلکہ اس میں سے کچھ اللہ کے راستے میں دیتا ہوں چنانچہ وہ اس معمولی زادار راہ سے بھی صدقہ کرتا اگرچہ حقیقت میں صدقہ کرنے والا بصدقہ حلیہ سے کتنا ہی زیادہ محتاج کیوں نہ ہو۔

### حسن بصری کا عمر بن عبد العزیز کو عبرت آموز خط

۱۷۹۳ء - ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن حرب بن جبلة، حمزہ بن رشید ابویعلیٰ، عمرو بن عبد اللہ بن قرشی، ابو حمید شامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

دوسری سند: ابو نعیم اصفہانی، محمد بن بدر حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید لیثی، معن بن عسلی، ابراہیم عبد اللہ بن ابی اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا:

ابو حمید شامی کے سیاق کے مطابق ذیل کی حدیث ذکر کی گئی ہے۔

جان لو! غور و فکر کی اور اس پر عمل کرنے کی طرف لیجاتی ہے۔ برائی پر اظہارِ ندامت اس کو چھوڑنے کا سبب بنتا ہے۔ جو فنا ہو جائے وہ باقی ماندہ کے برابر نہیں ہو سکتا اگرچہ فانی کثیر ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طلب بھی زیادہ ہو۔ منقطع ہونے والی تھی جس کے بعد طویل راحت و آرام میسر آئے اس کا برداشت کرنا بہتر ہے اس راحت سے جو جلدی ملنے والی ہو لیکن کسی بھی گھڑی منقطع ہو جائے اور اس کے بعد سختی اور مشقت دائمی ہو۔ آخرت اس دھوکہ باز، فریبی اور چھڑنے والی دنیا سے بہتر ہے۔ یہ دنیا دھوکہ دینے کے واسطے مزین ہوتی ہے اور خوب دھوکہ دیتی ہے۔ اپنے اہل کو امیدوں ہی امیدوں میں لال کر دیتی ہے۔ پیغام نکاح دیتی ہے اور آراستہ دلہن کی طرح ہو جاتی ہے، آنکھیں اس سے لطف اندوز ہونے کے لئے اوپر اٹھ جاتی ہیں، لوگ اس پر فریفتہ ہو جاتے ہیں، دلوں میں اس کا وبالہائے لگا دیکھنا ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے حسن و جمال کے سبب دماغوں کو چھو جاتی ہے۔ پھر وہ نکاح کے بعد اپنے شوہر کو دردناک انداز میں قتل کر دیتی ہے۔

ماضی پر کچھ اکتہا نہیں۔ مستقبل ہاتھ میں نہیں۔ دوسرا پہلے کے انجام سے عبرت نہیں پکڑتا۔ عقلمند تجربوں کی کثرت سے نفع نہیں اٹھاتا۔ عارف باللہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتا: دلوں میں دنیا کی محبت گھٹی کی مانند پڑ گئی ہے۔ لوگوں کے نفس ہیں کہ اس پر مرے جاتے ہیں۔ ہم ہیں کہ اس سے عشق سے کم پر راضی نہیں۔ جو مرض عشق میں مبتلا ہو اس کو سوائے عشق کے کچھ سمجھ نہیں آتا۔ اس کی طلب میں لگا لگا مر جاتا ہے یا پالیٹا ہے۔ دنیا اور اس کا طلب گار دونوں ایک دوسرے کے عاشق و طالب ہیں۔ اس کا عاشق اپنے خیال میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے۔ اس کی محبت میں گرفتار ہو کر مبدؤ معاد کو بھول جاتا ہے۔ اس کی عقل اس میں مشغول ہو جاتی ہے۔ اس میں پڑے پڑے اس کی عقل غفلت کا شکار ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسکے قدم پھسل جاتے ہیں۔ اس کی تمنا کا شر آشکار ہو جاتا ہے۔ اس کی پشیمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس کی غمخیزیوں میں شدت آ جاتی ہے۔ اس پر سکرانہ موت کے دردِ عالم کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ موت کی آمد سے غصہ دلاتی ہے۔ جس کرب و مصیبت میں وہ گرفتار ہوتا ہے وہ قابل بیان نہیں۔ بلا آخر وہ تھمہ ہونے سے پہلے موت کا لقمہ بن جاتا ہے۔ اسکے ساتھ اس کا غم اور اس کی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں لیکن وہ اپنے مطلوب کو نہیں پاسکتا۔ اس کا نفس مشقت و تھکاوٹ سے آرام نہیں پاسکتا۔ اس کا حال ایسا ہے جیسے کوئی نکل پڑا بغیر توشہ کے اور بدون ٹھکانے کے۔

سو اس دنیا سے خوب ڈرو وہ اس سانپ کی طرح ہے جس کا چھونا نرم ہے اور اس کا زہر قاتل ہے، لہذا جو تجھے اس دنیا میں بھلا لگے



اس سے امراض کر، اسکے غموں کو اپنے سے اتار پھینک چونکہ تو اس کے دکھ درد کا معاینہ کر چکا ہے، اسکی جدائی کا تجھے سو فیصد یقین ہے۔ تو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہو، چونکہ دنیا کا عاشق جب بھی اس سے لطف اندوز ہو کر اطمینان پاتا ہے وہ بڑے بڑے طریقے سے اسکو اپنا بے قرار کرتی ہے، جب بھی اس دنیا کی کسی چیز کے پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور کسی سے اسکی تعریف بیان کرتا ہے تو دنیا اس پر پلٹ آتی ہے، اس سے سرور پانے والا دھوکے کا شکار ہو جاتا ہے، اس سے نفع اٹھانے والا نقصان اٹھاتا ہے، اس کی نرمی تک پہنچنے کے لئے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایمیں بقائاً ہے اسکے سرور میں غم و حزن کی ملاوٹ ہوتی ہے، اس میں زندگی کا انجام ضعف و کمزوری ہے، اسکی طرف نظر زاہد کی طرح کر، مرث جانے والے عاشق کی نظر سے اسکو نہ دیکھ، اور جان لے کہ یہ اپنے سانس کو زائل کر دیتی ہے، اس میں دھوکہ کھانے والا بیدار ہوا پریشان ہو جاتا ہے، جو یہاں سے گیا وہ واپس نہ پلٹا، یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا کس کے پاس آئے گا کہ وہ اس کا انتظار کرے۔

اس دنیا سے ڈرو چونکہ اسکی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں، ایمیں زندگی محض تنگی ہے، اسکا خالص گدلا ہے، تو اس میں خطرہ پر ہے یا زائل ہو جانے والی نعمت یا سر پڑنے والی مصیبت یا فیصلہ کن تنہا، پس اگر کچھ تو حقیقت یہ کہ معیشت تنگ پڑ گئی ہے نعمتوں کے معاملہ میں خطرے پر ہے، آنے زائش خدا پر ہے، موت کے بارے میں یقین ہے۔ اگر خالق باری تعالیٰ نے اس دنیا کی خبر نہ دی ہوتی اسکی مثال بیان نہ کی ہوتی اور ایمیں زہد کا حکم نہ دیا ہوتا تو یہ دنیا سونے والے کو کب کی چکا چکی ہوتی، غافل کو بیدار کر چکی ہوتی، یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلی ڈانٹ آ چکی ہے۔ ایمیں واعظ بھی ہے، اللہ کے ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں اسکے انتہائی کم وزن ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا کچھ وزن نہیں ہے، یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک سنگری سے بھی زیادہ وزن نہیں رکھتی، جمع ٹرنی میں ثرات کے بقدر بھی اسکی مقدار نہیں ہے۔ اہل اللہ کے ہاں دنیا سبوز ترین شے ہے۔ جب سے اس کو پیدا کیا گیا اس کی طرف بطور سزا دیکھا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کو یہ دنیا تمام عیش کی گئی اور اسکے خزانوں کی چابیاں آپ ﷺ کو دی گئیں مگر آپ ﷺ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا حالانکہ آپ ﷺ کو اس کے قبول کرنے سے باز نہیں رکھا گیا تھا اور نہ اس کی وجہ سے اللہ کے ہاں آپ کے مرتبہ میں کوئی کمی واقع ہونے والی تھی مگر صرف یہ بات آپ ﷺ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو ناپسند کرتے ہیں لہذا آپ بھی اس کو ناپسند کرنے لگے اور اللہ نے اس کو چھوٹا اور حقیر کر دیا تو آپ ﷺ کے ہاں بھی یہ حقیر اور چھوٹی ہو گئی۔ اگر اسے قبول فرما لیتے تو فقط آپ کے اسے قبول کرنے ہی سے اس کی محبت پر دلیل ہو جاتی۔ لیکن خالق باری تعالیٰ جس چیز سے بغض رکھتے ہیں اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

اگر یہ دنیا حقیر نہ ہوتی بلکہ کسی قدر بھی وقعت والی ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرمانبرداروں کیلئے اس کا حصول باعث ثواب بنا دیتا اور نافرمانوں کیلئے اس کو باعث عذاب قرار دیتے مگر حقیقت اس کے خلاف ہے۔ پس طاعت کا ثواب اس سے نکال دیا اور مصیبت کی عقوبت کو خارج کر دیا۔ تیری رہنمائی کی ہے اس دنیا سے شر پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور دوستوں کو اس سے الگ رکھا، دنیا سے دھوکہ کھانے والا اور اس میں مبتلا آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ اسکا تو دنیا کے ساتھ اکرام کیا جا رہا ہے، اور بھول جاتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰ کلیم اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ باری تعالیٰ نے کیا کیا، اری ہات محمد عربی ﷺ کی، سو وہ بھوک کے عالم میں پیٹ پر چتر ہا نہ جھٹتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے انتہائی کمزور ہونے کی وجہ سے پیٹ کی جھلی میں پڑی ترکیاری کا سبز رنگ دکھائی دیتا تھا، جس دن انہوں نے سائے میں ٹھکانا پکڑا اللہ سے صرف اتنا کھانا مانگا جس سے بھوک بند ہو جاتی، روایات میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ اسے موسیٰ! جب فقر وفاقہ کو اپنی طرف آتے دیکھو تو صالحین کے شعار کو مہربا کہو اور جب فنی و مالدار کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو: گناہ ہے جسکی عقوبت جلد ہی پیش آنے والی ہے۔ اگر چاہو تو صلی علیہ السلام کے ساتھ ممالکت کرو۔ ان کا معاملہ عجیب ترین ہے۔ وہ کہا کرتے تھے: میرا نمونہ بھوک اور میرا شعار خوف ہے، میرا لباس اون بیری سواری پاؤں ہے۔ چاند اندھیرے میں میرا چراغ ہے۔

مردوں میں میری سینک دھوپ ہے۔ میرے پھل اور خوشبو وہ نباتات ہیں جو مردوں اور چو پاؤں کے لئے زمین سے اُگتے ہیں، میں رات گزارتا ہوں میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اور مجھ سے بڑھ کر کوئی فنی نہیں اور اگر چاہا ہوتا تو میں سلیمان علیہ السلام کا ذکر کروں ان کا معاملہ بھی بڑا عجیب تھا، وہ اپنے خواص میں جو کی روٹی کھاتے اور اپنے اہل کو بھوسی اور لوگوں کو مودہ کھانے کھلاتے۔ جب رات چھا جاتی تو ناٹ پہنتے اور ہاتھ کو گردن سے لگا لیتے اور روتے ہوئے رات گزارتے حتیٰ کہ اسی عالم میں صبح کرتے، مگر دراکھانا کھاتے اور بالوں کے بنے کپڑے پہنتے۔

انہی کے نقش قدم پر نیک لوگ چلے۔ ان کے آثار کو لازم پکڑا۔ غور و فکر سے لطف اندوز ہوئے۔ تھوڑی مدت انہوں نے صبر کیا اس دھوکے سے جو فنا کی طرف لے جانے والا تھا۔ آخر دنیا کی طرف انہوں نے نظر کی اول کی طرف نہیں۔ اس کی دائمی کڑواہٹ پر نظر رکھی اور وقتی حلاوت کو خاطر میں نہیں لائے، پھر انہوں نے اپنے نفسوں پر صبر کو لازم کیا۔ اور دنیا کو اس مہیہ کے بمنزلہ شمار کیا جس سے بھتر ضرورت سیرابی پانا حلال ہے اور اس سے اتنا کھایا جس سے نفس میں حرکت اور روح میں کسی قدر بقاء ہو۔ انہوں نے دنیا کو اس مردار کی طرح سمجھا کہ جس کے قریب سے ہر گزرنے والا اس کی بدبو کی وجہ سے ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے۔ پاس سے گزرنے والوں کو مردار کی بدبو ضرور پہنچتی ہے نہ کہ بھوک سے سیری لتی ہے۔ یہ ان کا نفسیاتی مرتبہ تھا وہ اس مردار سے سیر ہو کر نہیں کھاتے تھے۔ وہ کہتے تھے: کیا تم نہیں دیکھتے ان ملکوں کو کہ میر ہو کر کھانے سے ڈرتے نہیں، اس سے لذت اٹھاتے ہوئے ہاک نہیں محسوس کرتے، کیا انہیں بدبو نہیں آتی؟ بخدا! یہ دنیا آخرت میں مردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی، ہاں کچھ لوگ جلدی کرتے ہیں اور بدبو نہیں پاتے، لہذا کو اتنی بات کافی ہے، کہ جو بھی دنیا سے مر اور اپنے پیچھے مال کثیر چھوڑا وہ تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا یا کوئی شرافت والا آدمی چاہے گا کہ وہ کمتر ہو یا آدمی سا کشمند آدمی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں مصیبتوں میں گرفتار ہوتا یا اگر صاحب اقتدار تھا تو وہ تمنا کرے گا کہ معمولی آدمی ہوتا، کیا یہ بات بطور دلیل کے کافی نہیں ہے کہ دنیا قلت کا منارہ ہے۔

بخدا! اگر کوئی آدمی دنیا سے کوئی چیز حاصل کر لینے کا ارادہ کرے اور پھر اسے کچھ نہ کچھ مل جائے تو لامحالہ حقوق اللہ اس پر لاگو ہوں گے اور بعد الموت اس کے بارے میں پوچھ ہوگی اور حساب لیا جائے گا، لہذا لعلند آدمی کے لئے مناسب ہے کہ دنیا سے صرف بقدر کفایت لے جس سے اسکی بھوک روکی جاسکے۔ لہذا اپنے آپ کو بچاؤ اور شدت حساب سے ڈرو اور جب تو دنیا کے معاملہ میں غور و فکر کرے گا تو تیرے سامنے تین طرح کے دن ہیں ایک وہ دن جو گزر چکا اور ایک وہ دن جس میں تو آج موجود ہے تیرے لئے بہتر ہے کہ تو اس دن کو نصیحت سمجھے اور ایک دن وہ ہے جو آئندہ آنے والا ہے اس کے متعلق تجھے پتہ نہیں کھل تو اہل دنیا میں سے ہوگا یا نہیں۔ یہ بھی تو نہیں جانتا کہ تو کھل آنے سے پہلے ہی مر جائے۔ گزشتہ دن تو حکیم مودب ہے، آج کے دن تو دوست ہے جو الوداع کیا جاسکتا ہے، اگر تو گزشتہ دن کو اچھا گزار چکا تو بہتر ہے ورنہ ایک دن اور آیا ہے اسکو بہتر بنانے کا سوچ لے۔ پس عمل پر اعتماد کر امید کے دھوکے چھوڑو، شغل میں کثرت ہوگی حزن میں اضافہ ہو گیا تھا کاوت بڑھنی اور بندے نے عمل کو امید سے ضائع کر دیا۔

اگر لاچ آج کے دن تیرے دل سے نکل چکی تو آج تو عمل کرنے میں بہتر رہا۔ اور ان کے لئے اپنے دن کو چھوٹا کر دے چونکہ لاچ تجھے تفریق کی طرف لے جائے گی اور طلب میں تجھ سے اضافہ کا مطالبہ کرے گا۔ اگر چاہا ہوتا کثافت کروں میں تمہارے لئے ایک ساعت کا تہ کرہ دوساعتوں کے درمیان ایک ہے ساعت گزشتہ ایک آنے والی اور ایک وہ ساعت جس میں تو ابھی موجود گزارے اور آنے والی ساعت کے بارے میں راحت و امن میں نہیں رہ سکتا اور نہ ان کی آزمائش میں دکھ و درد دنیا ایک ساعت ہے اور تو اس میں موجود ہے یہ ساعت تجھے جنت سے دھوکہ دے رہی ہے اور تجھے جہنم کی طرف لے جا رہی ہے، آج کا دن تیرا مہمان ہے۔ اگر تو نے اس کی اچھی میزبانی کی اور اس کا رہن بہن اچھا رکھا تو تیری تعریف کرے گا، اور اگر تو نے اس کی مہمانی اچھی نہیں کی تو وہ تیری آنکھوں میں

چکر لگا تا ہی رہے گا۔ اور یہ دو دن بمنزلہ دو بھائیوں کی طرح ہیں ایک دن تیرے پاس آچکا اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو اس دن کے بعد ایک دوسرا دن آنے والا ہے۔ یہ دن کہتا ہے کہ میں گزشتہ دن کا بھائی ہوں اگر تو نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ نہ کیا تو کل کے ساتھ کی برائی مٹ جائے گی جو کچھ تو نے کیا وہ اس کی مغفرت ہوگی، اور جو عمر باقی رہی اس کا ثمن و عدل نہیں ہے۔ مقبور کی زیادہ عظمت کے ساتھ اس کی تعظیم نہیں ہوتی، چونکہ سب کچھ تیرے سامنے ہے، جو تو نے دنیا کمانی اب تو قبر میں مدفون ہو چکا اور تیرا مال تیرے بیٹے بہو کے لئے ہو گیا اور وہ تیرے بعد پیش و عشرت کریں گے۔ دنیا تو تھا اور وہ نہیں تھے، یہ تجھے زیادہ پسند ہے حالانکہ تو اپنے لئے عمل کرے۔ جو بھی تو جمع کرے آج کے دن کے ساتھ مگر یہ کہ آج کا دن تو نے اختیار کیا رغبت کرتے ہوئے، اگر تو اقتصاد کرے اس ساعت پر جو بہتر ہے اور انصاف اس کا غیر کے لئے ہے، اگر تو صرف ایک کلمہ کہے تب بھی وہ لکھا جائے گا۔ سمجھا جائے گا کہ تو نے اپنے لئے صرف ایک کلمہ پسند کیا ہے۔ لہذا آج کے دن کو اپنے لئے خالص کر لے۔ موجودہ ساعت کو دیکھ اور بات کو بڑا سمجھو۔ موت کے وقت حسرت کرنے سے ڈراور یہ نہ سمجھو کہ کلام اس وقت حجت ہوگا، اللہ ہمیں اور تمہیں وعظ و نصیحت سے نفع بخشے اور انجام سے نوازے والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

۹۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن عمر مروزی، عبد الوہاب بن عطاء، حمیدہ بن سعید بن رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ اپنے مریدین کو وعظ کرنے لگے فرمایا دنیا دار و اہل عمل ہے جو اس دنیا سے کنارہ کش رہا وہ کامیابی ملے ممکن رہا اور دنیا کی پاسداری اسے نفع بھی پہنچاتی ہے اور جس نے دنیا کی مصاحبت اختیار کی اور اس میں رغبت اور محبت کو سہارہ حصول بنایا اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور بچنے اسکے وافر حصہ کے حصول سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑا اور پھر اسے ایسی ہلاکت کی طرف دھکیل دیا جسکی برداشت کی اس میں نہ صبر ہے اور نہ ہی اس میں طاقت ہے۔ اس دنیا کا معاملہ بہت چھوٹا اور اس کا محتاج بہت قلیل ہے، اس پر فناء کا حکم لکھا چکا اور پھر اس کی میراث کا ولی اللہ ہی ہوگا۔ اس کے اہل کو ایسے ٹھکانوں کی طرف بھیج دیا جائے گا جو بوسیدہ نہیں ہوں گے اور طول قیام کی وجہ سے ان میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اللہ کے سوا کسی کو قوت حاصل نہ ہوگی۔ پس یہی موطن ہوگا، اس انقلاب کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔ اے ابن آدم! اپنے ارادے کو دنیا کے لگاؤ سے قطع کر دے، کیونکہ تو نے جو اس کے ساتھ تعلقات وابستہ کر رکھے ہیں وہ توڑ دیئے جائیں گے، پھر جس مقصد کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے اس کا ذکر بھی تجھ سے منقطع ہو جائے گا حق سے تیرا دل کجروی کا راستہ اختیار کرے گا۔ تو دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا اور دنیا تجھے ہلاک کر دے گی۔ یہ دنیاوی ٹھکانے اس کے ضرر سے بدترین ہیں۔ اس کا نفع منقطع ہو جائیگا۔ بخدا ایہ تجھے نہ ختم ہونے والی نعمت اور عذاب شدید کی طرف لے جائے گی۔ اے ابن آدم اس دنیا کے مکر سے دھوکہ نہ کھانا۔ بے شک عقیم تر ہونا کی تیرے سامنے ہے۔ ابھی تک ان سے تجھے خلاصی نہیں ملی۔ اس طریقہ چال کے سوا تیرے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ یہ امور یا تو تجھے اپنے شر سے نجات دیں گے یا تو ان میں گرفتار ہو جائے گا۔ یہ منازل سخت ڈراؤنی اور دلوں کو دھچکا لگانے والی ہیں۔ ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ ان کے شر سے بھاگنے کی سوچ۔ تجھے قلیل متاع جو کہ فانی ہے غفلت میں نہ ڈالے۔ انتقال میں نہ رہو، چونکہ یہ بہت جلد تیری عمر کو گھٹا رہے ہیں۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو چونکہ تجھے کیا معلوم کب اللہ تعالیٰ کی طرف تو کوچ کر جائے۔ صاحبوا! خوب جان لو کہ لوگ دنیا میں رہ کر صبح کرتے ہیں اور ہر اندھالین کام ان کی اگلی منزل ہوتا ہے۔ دنیا کا بندہ اس سے خوش رہتا ہے اور ہر وقت مزید ترقی کا خواہاں رہتا ہے۔ یاد رکھا! جب تک محض اللہ کے لئے اس کی فرمانبرداری نہیں کرے گا خسارہ اس کا مقدر رہے گا اور اسکی کوشش ضائع ہو جائے گی۔ اور جو کچھ اس میں سے اللہ کی اطاعت کے واسطے کر لے گا وہی آگے کام آئے گا اور مٹھیا ایسے ہی خوش نصیبوں نے راہ کامیابی پائی۔ ان کے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ اس میں ماضی اور مستقبل کی تمام خبریں اور ان سے بچنے لوگوں کی خبریں ہیں۔ اللہ کا فیصلہ آج بھی وہی ہے جو پہلے لوگوں کیلئے تھا۔ اللہ کی حجت نافذ

ہو کر رہتی ہے۔ عذر واضح ہے۔ سب کچھ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو کر رہے گا۔ پھر اللہ کی رضا اس کے بندوں کے ساتھ دو طرح ہوگی، ایک یہ کہ یا تو اس کے لئے رحمت و مغفرت کا فیصلہ ہوگا اور پھر اس کے لئے نعمت و کرامت عیش و عشرت ہوگی۔ یا اس کے لئے غیبت و غضب اور سزا و عقوبت کا فیصلہ ہوگا۔ تب اس کے لئے حسرت و ندامت ہے۔ جس کے پاس اللہ کی طرف سے پیغام پہنچ گیا کہ یہ امر ہونے والا ہے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، ہوس اس پر خدا کا حق ہے کہ وہ اس (دنیا) کو چھوٹا اور حقیر سمجھے جس کو خدا نے حقیر کر دیا اور اس (آخرت) کو بڑا سمجھے جس کو خدا نے عظیم تر اور بڑا دیدیا۔ کیا اللہ نے اس چیز کو اور اس کے اہل کو کراہت و ذکر نہیں کیا؟ کیا نہیں بتایا کہ دنیا کو حق کا کفارہ بجا چکی ہے اور اس کی نعمتوں کو زوال لازم ہے۔ اس کی مصیبتوں سے امن نہیں مل سکتا۔ اس کا جدید پرانا ہو جاتا ہے۔ اس کا عمارت بیمار پڑ جاتا ہے۔ اس کا فنی حتمان بن جاتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کو گھٹال کرنے والی ہے۔ ہر حال میں ان کے ساتھ کھیلنے والی ہے اس میں عبرت ہے لیکن اس کیلئے جو عبرت حاصل کرنا چاہے۔ جب سب کچھ واضح ہے تو پھر تیرا انتظار کیسا؟

اے ابن آدم! آج تو ایک ایسے گھر میں ہے جس کا معاملہ واضح ہو چکا۔ اس کی پیش رفت خاتمے کی طرف ہے۔ یہ اپنے اہل کو خستوں کی طرف دھکیلنے والی ہے جو انتہائی خطرناک ہیں۔ اے ابن آدم اللہ سے ڈر۔ دنیا میں تیری تمام تر کوششیں آخرت کے لئے ہونی چاہئیں۔ چونکہ دنیا میں تیرے لئے کچھ نہیں مگر یہ کہ تو اس کو آخرت کے لئے بھیج دے۔ تو وقتی حوائج کے سوا اہنا مال ذخیرہ ہرگز نہ کر۔ جسکو ایک دن تجھے چھوڑنا ہے اس کیلئے اپنی جان کو مت تحمک۔ لیکن دور کے پر مشقت سفر کے لئے زاد راہ تیار کر رکھ۔ ان دنوں کو شمار کر کے استعمال کر قبل اس سے کہ خدا کی طرف سے آنے والا آجائے اور وہ تیرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جائے۔ اے ابن آدم اب تو ندامت کا اظہار کر لے کیونکہ بعد میں ندامت تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ دنیا کو اپنے سے اتار پھینک اور جو بچا کچھ ہے اسکو چھوڑ دے۔ چونکہ جب تو نے ایسا کر لیا تو اس وقت قیمتی بدلہ کو پالے گا۔ یعنی وہ نعمتیں میسر ہوگی جو کبھی زائل ہونے والی نہیں ہوں گی۔ اور ایسے عذاب سے نجات پا جائے گا جس میں جہنما انسانوں کو راحت و آرام کبھی میسر نہیں ہوتا۔ محنت کر اس مقصد کے لئے جس کے لئے تجھے پیدا کیا گیا ہے قبل اس کے کہ تجھ پر ایسے کام آن پڑیں جن کا اجتماع تیرے لئے مشقت آمیز ہوگا۔ دنیا کی مصاجت صرف جسم کی مدد تک اختیار کر۔ دل سے اس کو دور رکھ۔ تاکہ جو عمر تو نے دیکھ لی اس کا تجھے کچھ نفع ہو۔ اہل دنیا اور ان کے مشغل کو چھوڑ۔ اسکا وبال خوف ناک ہے۔ لہذا تو اس میں زندگی کنارہ کشی کے عالم میں بسر کر۔ چونکہ یہی طریقہ صالحین کا رہا ہے۔

اے ابن آدم! تو امر عظیم کا طلبگار ہے اسمیں کوتاہی محروم ہی کرتا ہے۔ تو دیکھتے بھالتے دھوکے میں نہیں بھنسن جانا، جو تیرا حصہ تجھے پیش کیا جائے اسکو نہیں چھوڑنا۔ تجھ سے سوال کیا جائے گا لہذا اپنے عمل کو خالص کر لے۔ جب صبح کرے تو سوت کا انتظار کر۔ جب شام کرے تو تب بھی تیرا یہی حال ہو۔ اللہ کے علاوہ کسی کی قوت نہیں اور اطاعت پر طاعت صرف وہی بخشتا ہے۔ لوگوں میں نجات یافتہ وہی ہے جو منزل حق پر پختی و نرمی دونوں حالتوں میں عمل پیرا ہے۔ وہ اطاعت خدا اور اطاعت رسول کو اپنا شعار بنائے جس کا بندوں کو حکم ملا ہے۔ تم صبح کرتے ہو بے گھر میں، جسے بطور آزمائش کے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے اہل کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے جب اس تک ان کی انتہاء ہوتی ہے خود ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنی نجات اگاتی ہے۔ اس میں ہر طرح کا جانور پھیلا ہوا ہے۔ پھر خبر دی انکو اس چیز کی جس کی طرف وہ رواں دواں ہیں۔

پھر اپنے بندوں کو اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا اور اس کا رستہ صاف و واضح کیا۔ یعنی فرمانبرداری کا رستہ۔ ان سے جنت کا وعدہ کیا، وہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ لوگوں کے اعمال میں سے کچھ بھی اس پر خفی نہیں ہے۔ عاصی و مطیع کی کوشش الگ الگ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہر ایک کو اپنے عمل کا بدلہ ملے گا اور پورا پورا حصہ ملے گا۔ وہ سب کا سب اللہ نے نہیں بتایا جو اپنے بندوں سے وعدے کر رکھا ہے اور کتاب میں اس بات کو نازل کیا ہے۔ اپنی مخلوق میں سے جس کو اسکی طرف راغب کیا ہے۔ حالانکہ اطمینان کے ساتھ اسکی

رضامندی نہیں ہوتی اور نہ اسکی طرف اسکا جھکاؤ ہوتا ہے بلکہ ان کی نشانیاں اور علامات بیان کر دی ہیں۔ ان کا عیب بیان کیا اور نئی وارد کی اس کے غیر میں رغبت دلائی۔ اپنے بندوں کے لئے بیان کیا کہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جسکے لئے دنیا اور اہل دنیا کو پیدا کیا گیا۔ اسکا مطلق حولناک ہوگا۔ میں اس دنیا کو ایسا گھر سمجھتا ہوں جسکا ثواب کسی اور ثواب کے مشابہ نہیں ہو سکتا نہ عقاب کسی سزا کے۔ لیکن یہ درخلود ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس میں بدل دے گا۔ پھر انہیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں اتارے گا۔ انہیں کسی کی پریشانی متحیر نہیں ہوگی نہ ہی نعمتوں میں تغیر ہوگا۔ اللہ اس پر رحمت فرمائے جو حلال کا طالب ہو حتیٰ کہ جب اس میں تصرف کرنا چاہتا ہے تو اس کو نیک راستے کی طرف پھیر دیتا ہے۔

اے ابن آدم تیرا ناس ہوتے ضرر نہیں پہنچائے گا وہ آدمی جس نے دنیا کے شدا نکہ کا مقابلہ کیا ہو جب تیرے لئے آخرت کی بھلائی خالص ہو۔ تمہیں کثرت سامان نے حلاکت میں ڈال دیا حتیٰ کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ کثرت مال نے لوگوں کو رسوا کر دیا۔ کثرت مال نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیا حالانکہ اللہ کی دعوت تمہیں پہنچی ہے۔ بخدا! ہم ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحب رہے ہیں جو کہا کرتے تھے کہ دنیا میں نہیں کوئی حاجت نہیں، اس کے لئے ہم پیدا ہی نہیں کئے گئے۔

وہ صبح شام جنت کی طلب میں لگے رہتے تھے، بخدا! اس طلب میں انہوں نے اپنے خون تک بہا دیے۔ ہمیشہ ہا امید رہے کامیاب ہوئے اور نجات پائی۔ مبارک ہے ان کو ان میں سے کوئی بھی اپنے کپڑے نہیں لپیٹتا تھا اور نہ بچھاتا تھا۔ تو ان سے ملاقات کرے گا وہ آں حالانکہ وہ روزہ صائم، نماز گزار، متعلمین اور خوفزدہ ہوں گے..... حتیٰ کہ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس آتے ہیں اگر اہل خانہ انہیں کچھ کھانے کو دے دیں تو کھالیتے ہیں ورنہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور یہ نہیں پوچھتے کہ یہ کیا ہے اور یہ کیا ہے؟ سن!۔

لیس من مات فاستراح بمیت . انما العیت میت الاحیاء .

جو آدمی مر کر راحت و آرام میں ہو وہ مردہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مردہ ہو سکتا ہے تو وہ زندوں کا مردہ ہے۔

### حسن بصری کا مبلغ خطبہ

۱۷۹۵۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، طاہوت بن عباد، عبدالکون بن عبید اللہ، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرا عمل عمل ہے، وہ نفس الامر میں تیرا گوشت اور خون ہے۔ سو بظنیر غائر دیکھو تو کس حال میں اپنے عمل کو پاتا ہے۔ بے شک اہل تقویٰ کی علامتیں ہوتی ہیں جن سے انہیں پہچان لیا جاتا ہے۔ وہ علامتیں یہ ہیں پگمیا بات، عہد و وفا، صلہ رحمی، کمزوروں پر شفقت و مہربانی، فخر و تکبر سے سراسر دوری، بھلائی کرنے کی عادت، لوگوں پر نہ اترانا، حسن خلق، ایسی عادات کا جو گر ہونا جو قربت الہی کے لئے ممد و معاون ہوں۔ اے ابن آدم! بے شک تو اپنے عمل کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے اسکی بھلائی و اچھائی کا وزن کیا جائے گا۔ معمولی نیکی کو بھی کمتر و حقیر نہ سمجھ بے شک جب تو معمولی نیکی کو دیکھے گا اس کا تیرے نامہ اعمال میں ہونا تجھے خوش کرے گا۔ اور چھوٹی سے چھوٹی برائی کو بھی ہرگز معمولی نہ سمجھ چونکہ نامہ اعمال میں تو اسے دیکھ کر پریشان ہو جائے گا۔ پس اللہ اس آدمی کو فریق رحمت کرے جو حلال کھائے اور پھر اسے اللہ کی رضا جوئی کی خاطر خرچ کرے اپنے فقر و فاقہ کے دن کے لئے ذخیرہ کرنے کے واسطے۔ افسوس افسوس یہ دنیا میری حالت کے ساتھ انجام کار کے طور پر ختم ہو چکی اور اعمال گردنوں میں ہار بن کر انک گئے۔ تم لوگوں کو ہانک رہے ہو گے اور قیامت تمہیں ہانک رہی ہوگی۔ تمہارے اچھوں کو جلد بازی کا سامنا کرنا چاہیے۔ بھلا تم کس انتظار میں ہو؟ معاینہ اور مشاہدہ ہو چکا ہے۔ تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب نہیں۔ اور تمہارے نبی آخر الزمان کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ اے ابن آدم! اپنی دنیا کو آخرت کے بدلے میں بیچ ڈالو۔ اس طرح دونوں سے نفع کماؤ گے، آخرت کو دنیا کے بدلے میں ہرگز مت بیچو ان دونوں سے خسارے میں رہو گے۔

۱۷۹۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ابوہ احمد بن ضبل، محمد بن سابق، مالک بن مغول، حمید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ماورجہ میں مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے منہ میں پانی لیا اور اسکی کلی کردی اتنے میں بے بے سانس لیے اور پھر رونے لگے حتیٰ کہ ان کے جسم پر کچھی طاری ہوئی پھر فرمانے لگے: اے کاش اولوں کو حیات جاودانی ملی ہوتی اور انہیں ہمت ہوتی تو بخدا! میں تمہیں قیامت کی صبح تک زندہ لاتا رہتا۔ بے شک وہ رات جو قیامت کی صبح کو طلوع کرے گی اس دن کے متعلق مخلوق نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ انہیں کھلی بے پردگی کی کثرت ہو اور کسی روتی آکھ کو اس دن سے بڑھ کر نہیں دیکھا ہوگا یعنی قیامت کے دن۔

۱۷۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوہ احمد بن ضبل، محمد بن سابق، ابن مغول، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بر بندہ صبح کر کے اپنے مطلوب میں مصروف ہو جاتا ہے اور آدمی اپنے مطلب و مقصود کا ذکر کثرت سے کرتا ہے، جسکی آخرت نہیں اچھی دنیا نہیں اور جس نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی نہ اس کی دنیا رہی نہ اس کی آخرت رہی۔

۱۷۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیارہ جعفر ابراہیم بن یحییٰ شکر کی کے سلسلہ سند سے مروی ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! دنیا دار کے لئے دنیا پاتی نہیں رہی اور نہ ہی وہ دنیا کے لئے باقی رہا اور جس نے دنیا کی اتباع کی وہ سلامتی میں نہیں رہا اور اس کے شر و حساب سے محفوظ بھی نہیں رہا۔ (البتہ اس دنیا کو جس نے زخمی کیا وہ سلامتی کے ساتھ نکال لیا گیا)۔

۱۷۹۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبد اللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن آدم مطہی، محمد بن حسین ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: "ہاؤم اقرءوا کتابہ انی ظننت انی ملاق حسابہ" کی تفسیر کے متعلق فرمایا: سبے شک میں نے اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے اور میں بھی اچھا کرتا ہے اور کافر اپنے رب کے بارے میں برا گمان رکھتا ہے اور پھر عمل بھی برا کرتا ہے۔

۱۸۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن احمد ادیب، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اولوں کو چستی کی جلا بخشا کرو چونکہ دل سستی کی طرف جلدی سے پیش رفت کرتے ہیں نفوس کو چھوڑا کرو چونکہ یہ بڑے دھوکے باز ہیں اور اگر تم نے ان کی فرمانبرداری کی تو یہ تمہیں شر و فساد کی گہری کھائیوں میں پھینک دیں گے۔

۱۸۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن عبد اللہ قاری، حمید بن حسن، سلیمان، بن داؤد، ابو حادیرہ ضریر، عوام بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں چار چیزیں ہوں اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں اور شیطان سے اسے پناہ دیتے ہیں۔ وہ چار چیزیں رغبت، رعبت، شہوت اور غضب ہیں۔ ان کی کیفیت کے وقت جو اپنے نفس پر قابو پائے وہ اس خوشخبری کا مستحق ہے۔

۱۸۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ کاتب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبد الکریم، یثیم بن عدری، ابو بکر ہذلی کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا: ہم ابھی عبید اللہ بن اہتم کے پاس گئے ان کی روح بس ابھی پرواز کرنا چاہتی ہے۔ ہم (وہاں پہنچے اور ہم) نے کہا: اے ابو عمر! اس وقت تمہاری طبیعت کیسی ہے؟ کہنے لگا: بخدا! مجھے سخت تکلیف ہے اور موت اب یقینی ہے۔ لیکن تم لوگ صندوق میں پڑے ایک لاکھ درہم کے بارے میں کیا کہتے ہو جن سے زکوٰۃ ادا کی گئی اور نہ ہی رشتہ داروں پر خرچ کئے گئے؟ ہم نے کہا: اے ابو عمر! تم انہیں کس لئے جمع کرتے رہے؟ کہا گردش زمانہ، سلطان کی جفاکشی، اور کثرتِ خاندان کے لئے میں نے انہیں جمع کیا تھا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس مصیبت زدہ فقیر کو

دیکھو۔ دراصل اس کے پاس شیطان آیا اور اسے گردش زمانہ، سلطان کی جفاکشی اور اہل و عیال سے ڈراتا رہا، حالانکہ اللہ نے یہ دولت اسکو ودیعت کی تھی اور اسے مروی تھی۔ بخدا! وہ اس دنیا سے غمگین، شکستہ دل اور ذلیل و خوار ہو کر نکلے گا۔ اے مخاطب ادھو کے میں مت رہ جس طرح کہ تیرا وہ قریب المرگ ساتھی ادھو کے میں رہا۔ یہ مال تیرے پاس حلال طریقے سے آیا سو اپنے آپ کو خوب بچا، کہیں وہ تمہارے لئے وبال جان نہ بن جائے۔ بخدا! جو آدمی مال جمع کرنے والا ہو، تجویس ہو، دن رات لگا تار اسکو گھوگردش رکھتا ہو یا درکھے کہ اس میں بیابان اور جنگل قطع ہو جاتے ہیں، اسکا جمع کرنا باطل ہے اور اسکی قوت حق ہے چنانچہ وہ دولت کو جمع کرتا ہے اور پھر اسکی حفاظت کرتا ہے اور پھر اسے سنبھال کر رکھتا ہے اس سے زکوٰۃ تک نہیں ادا کرتا اور صلہ رحمی بھی اس دولت کے ذریعے نہیں کرتا، قیامت کے دن محض حسرتوں کو لئے ہوگا، بڑی حسرت کی بات یہ ہے کہ بندہ کل کے دن اپنے مال کو دوسرے کے ترازو میں دیکھے، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس طرح ہوتا ہے؟ وہ اس طرح کہ ایک آدمی کو اللہ نے مال دولت سے نوازا اور اسے حکم دیا کہ حقوق اللہ میں خرچ کرو لیکن وہ کھل سے کام لیتا ہے اور اسکی دولت وہیں کی وہیں بڑی رہ جاتی ہے اتنے میں اسکا کوئی وارث اسے سمیٹ لیتا ہے چنانچہ وہ آدمی اپنے مال کو غیر کے ترازو میں دیکھتا ہے اب اس کے لئے بے مثال ٹھوکرا ہے اور ایسی توبہ جو ہاتھوں سے نکل چکی۔

۱۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، امیر ایم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو سعیدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو صاحب معرفت ہو اور صبر کرے پھر صاحب بصارت ہو۔ بے شک بہت سارے لوگ صاحب معرفت ہوتے ہیں جنکی جرز و فزغ نے ان کی آنکھوں کو بیکار بنا دیا وہ اپنے مطلوب کو نہیں پاسکے اور جو چھوڑ آئے اس کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے، ان گمراہ کن خواہشات سے بچو جو کہ اللہ سے دور کرنے والی ہیں ان کے مقصدی پر چلنا سراسر گمراہی ہے اور انکا انجام جہنم ہے جس نے انہیں پالیادہ گمراہ ہوا اور جس کو ان خواہشات نے پالیادہ مقتول ہوا۔ اے امین آدم تیرا دین سلامتی میں ہے تو تیرا خون گوشت بھی سلامتی میں ہے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت حال ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ چو نکہ وہ نہ بچھے والی آگ ہے۔ نہ مندمل ہونے والا زخم ہے۔ نہ شحم ہونے والا عذاب ہے اور نہ مرنے والا نفس ہے۔ اے امین آدم! تجھے اپنے رب کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور تو اپنے عمل کا مہربان ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے اپنے پیش آنے والے حالات کے لئے لے لے۔ موت کے وقت تجھے خبر ہوگی، تجھ سے سوال ہوگا تجھے اسکا جواب نہیں آئے گا۔ بے شک بندہ اس وقت تک ہمیشہ بھلائی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہے اور نفس کا محاسبہ اسکا اہم ترین مقصد ہو۔

۱۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل، صفوان بن یحییٰ ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے جس کے ہاں گھر پر لینے کے لئے معمولی کپڑا بھی مہیا نہیں ہوتا تھا اور ان میں سے کوئی اپنے اہل خانہ کو کھانا تیار کرنے کا بھی حکم نہیں دیتا تھا زمین پر چلتے ہوئے کبھی اس سے باعث فساد بات سرزد نہیں ہوتی بسا اوقات ان میں سے کوئی یہ بھی کہہ دیتا کہ میں پسند کرتا ہوں میرے پیٹ میں کھانے کی بجائے کپڑا اینٹ پڑی ہو، حسن بصری رحمہ اللہ ہم سے کہا کرتے تھے: اینٹ پانی میں تین سو سال تک باقی رہتی ہے میں نے ایسے لوگوں کو بھی پایا ہے کہ ان میں سے اگر کوئی مال عقیم کا وارث بنے تو کہے گا: بخدا! میرے لئے بڑی مشقت کی چیز ہے وہ اپنے بھائی سے کہتا: اے میرے بھائی! مجھے معلوم ہے کہ یہ میراث میرے لئے حلال طیب ہے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ میرے دل کی روحانیت پر موت کو نہ واقع کر دے پس مال و دولت تو رکھ لے مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ وہ سارے کا سارا مال اپنے بھائی کے حوالے کر دیتا تھا اور اسبیل سے کبھی اپنے لئے نہیں روکتا تھا حالانکہ حقیقت میں وہ اس مال کا شدت سے محتاج ہوتا تھا۔

۱۸۰۵- ابو نعیم اصفہانی، امیر ایم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن ہارون، ابو سعیدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ

اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو سب کچھ ہڑپ کر چکا، مال و دولت خوب جمع کر کے رکھا اور گھسیوں کو خوب کس کس کے ہاتھ حاکمہ گھوڑے پر سوار ہوا اور نرم و ملائم لباس پہنے پھر کہا کیا فلاں مر گیا اور اس دنیا کو سدھا رہا اور آخرت کی طرف کوچ کر گیا۔ بے شک مؤمن محض اللہ کے لئے گھوڑے دونوں تک عمل کرتا ہے اور پھر اسے ملنے والی نعمتوں پر عداوت نہیں ہوتی، لیکن دنیا اس کے لئے بڑی خوشگوار ہے اس کو سہولت کے ساتھ گل کر آخرت کے لئے ہضم کر لیتا ہے۔ وہ اس دنیا سے گزارے کے لئے زاد راہ لیتا ہے حالانکہ وہ نفس الامری میں اس دنیا کو ٹھہرنے کا گھر نہیں بناتا وہ اس دنیا کی عیش و عشرت چمک دمک کی طرف راغب نہیں ہوتا، کتنی بڑی سے بڑی آزمائش میں وہ جلتا ہو جائے اس کی نظر لاشی کے درجے میں ہوتی ہے اور جو امر دنی سے اس کا مقابلہ کرتا ہے اور اسے عند اللہ باعث اجر و ثواب سمجھتا ہے اور دنیا کے عطا یا کو نظر انداز کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اس دنیا سے رغبت، خوف اور خوشگوار انداز میں سدھا جاتا ہے۔ پس اپنے اس رویے کے زیر سایہ اپنی روح کو بے خوف کر دیتا ہے اور اپنی بے پروگی کو چھپا لیتا ہے اور اپنے حساب سے ہمہ وقت خوش و خرم رہتا ہے مسلمانوں میں سے سمجھدار لوگ کہا کرتے تھے: وہ تو ایک صبح کا آنا یا شام کا جانا ہے۔ اے ابن آدم! استقامت تیرا شعار ہونا چاہیے۔ حتیٰ کہ بندے کو اللہ اگر جنت عطا فرمائے تو وہ کامیاب ہوا اور اللہ اپنی جنت کے بارے میں کسی کو دھوکہ نہیں دینا چاہتا اور محض خواہشات کے بل بوتے پر کسی کو جنت عطا بھی نہیں فرماتا حالانکہ اب بھل و حرص میں شدت آگئی ہے۔ خواہشات کا ظہور ہو چکا ہے اور متنی اپنی تمناؤں کے دھوکے میں گرفتار ہے۔

۱۸۰۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسامہ، سفیان، عمران قصیر کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک چیز کے متعلق دریافت کیا چنانچہ میں نے کہا: فقہاء یوں اور یوں کہتے ہیں فرمانے لگے: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو تارک الدنیا اپنے دین پر گہری نظر رکھنے والا اور اپنے رب عزوجل کی ہمہ وقت عبادت کرنے والا ہوتا ہے۔

۱۸۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، معمر، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ اگر تم حسن بصری رحمہ اللہ کو دیکھ لیتے کہتے کہ میں تو کبھی کسی فقیہ کے پاس بیٹھا نہیں ہوں۔

۱۸۰۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن ابی کامل، ہوزہ بن خلیفہ، عوف بن امیہ، جلیلہ اعرابی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لوطی کے بیٹے تھے۔ چنانچہ ام سلمہ لوطی کو کسی کام میں مشغول کر دیتیں حسن بہت رونے لگتے ام سلمہ کو ان پر ترس آتا اور انہیں اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیتی اور حسن کے منہ میں اپنا پستان دے دیتیں چنانچہ اس طرح ان کے پستان میں دودھ اتر آیا اور حسن رحمہ اللہ نے اسے چننا شروع کر دیا اس وجہ سے کہا جانے لگا کہ حسن بصری رحمہ اللہ کو علم و حکمت کا یہ مرتبہ ام سلمہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کا بابرکت دودھ پینے کی وجہ سے ملا ہے۔

۱۸۰۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن عبدوس ہاشمی، عیاش بن یزید، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امیہ بن عبد اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ حکمت کے بیان سے عاجز تھے حتیٰ کہ بالآخر اسکی نطق پر قادر ہو گئے اور جب بھی ان کا تذکرہ ابو جعفر محمد بن علی بن حسن رحمہ اللہ کے سامنے کیا جاتا فوراً گویا ہوتے کہ ان کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہے۔

۱۸۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث، ایوبہ عبد الصمد، محمد بن ذکوان، خالد بن صفوان کی سند سے مروی ہے، خالد کہتے ہیں: جب حیرہ میں مسلمہ بن عبد الملک سے میری ملاقات ہوئی کہنے لگا: اے ابو خالد! مجھے اہل بصرہ کے حسن کے بارے میں خبر دو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی حالت بہتر کرے میں آپ کو ان کے متعلق باخوبی آگاہ کروں گا بایں طور کہ میں ان کا پڑوسی اور شریک مجلس ہوں، چنانچہ جو بات ان کے دل میں ہے وہ اسی کو علی الاعلان ظاہر کرتے ہیں اور جو بات ان کے قول میں ہے وہی بات ان کے عمل میں آتی ہے۔ جس حالت میں وہ بیٹھتے ہیں اسی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جس بات پر قائم



رہے ہوئے وہ کھڑے ہوتے ہیں اسی پر مہر رہتے ہوئے بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی بات کا حکم کرتے ہیں لوگوں میں سب سے زیادہ خود اس پر عمل کرتے ہیں، اور اگر کسی بات سے منع کرتے ہیں لوگوں میں سب سے پہلے خود اسکو چھوڑتے ہیں۔ آپ ان کو لوگوں سے ہر اس بے نیاز دیکھیں گے حالانکہ لوگ صحیح معنوں میں ان کے محتاج ہیں۔ مسلمہ کہنے لگا: بس خالد او تو م کیسے گمراہ ہو سکتی ہے جس میں ایسا عظیم الشان ولی اللہ موجود ہو۔

۱۸۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن موفق، علی بن مسلم، ابو داؤد، طلحہ بن عمرو حضرتی کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے: میں ان کے پاس جا بیٹھا اور وہ ارشاد فرما رہے تھے: ہمیں ہادوثوق ذرائع سے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ اسے ابن آدم! میں نے تجھے پیدا کیا اور تو میرے علاوہ فیروں کی عبادت کرتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول گیا ہے، میں تجھے بلاتا ہوں اور تو مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ یقیناً تیری یہ ادا میری زمین پر بہت بڑے ظلم کے مترادف ہے، پھر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے سورہ لقمان کی آیت کریمہ تلاوت کی:

”یا بنی لا تشرک باللہ“ اسے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چونکہ ”ان الشورک لظلم عظیم“ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

۱۸۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، ابو سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی باران نعمت ہو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہے: ”الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات“ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمتوں سے نیک اعمال تمام ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ اسے نئی بنا دیتے ہیں اور اس پر نعمتوں کی مزید برسات کرتے ہیں۔

۱۸۱۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمرو، مبارک بن فضالہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فاقستوں کا فاقس وہ آدمی ہے جو ہر کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرے اور فقر و کبر میں اپنی نمائش کرے اور کہے کہ میرے ایسا کرنے میں مجھ پر کوئی حرج نہیں، اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کبھی دنیا میں نقد ہی سزا دے دیتا ہے اور کبھی آخرت تک سزا کو موخر کر دیتا ہے۔

۱۸۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حبان، احمد بن جعفر بن جمال، یعقوب دہلی، عباد بن کلب، مویب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو ظیفہ مزاد کیا گیا تو حسن بصری رحمہ اللہ نے انکی طرف رخولا لکھا، جس میں انہوں نے امابعد کے بعد تحریر کیا:

بے شک دنیا ایک ڈرلو نہ گھر ہے۔ آدم علیہ السلام کو زمین پر سزا کے طور پر اتارا گیا، خوب جان لو! اگر آپ دنیا کو بچھاڑیں گے تو یہ دنیا کا بچھاڑنا ہوگا اور اگر آپ اسکا اکرام کریں گے تو آپ کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، اس دنیا کا ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی منتول موجود ہوتا ہے لہذا آپ اس دنیا میں اسے امیر المؤمنین اس معالج کی طرح رہیں جو اپنے زخم کے سلسلے میں دوائی کی شدت پر صبر کرتا ہے تاکہ اسکا زخم کبھی نہیں طول نہ پکڑ جائے۔ والسلام۔

۱۸۱۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، ابو سعید، محمد بن عبد الرحمن، ابن فضل، زکریا ساجی، یحییٰ بن حبیب، ہشام بن زید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ اس آدمی پر رحم فرمائے جو پرانا کپڑا کپڑا کپڑا کر گزار بسر کرے، خشک روٹی کا ٹکڑا کھائے تنگی زمین پر لیٹ جائے، اپنے گناہوں پر روئے اور ہر وقت عبادت میں مصروف رہے۔

۱۸۱۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن موفق، علی بن ابان، احمد بن شعیب بن یزید، احمد بن معاویہ، ابو یوسف عبدی، خوشب بن مسلم کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخند! اگر عمدہ جسم کے تری گھوڑے ان مردوں میں شور و غل مچائیں اور جنگجو

لوگ انہیں پاؤں میں روند ڈالیں تو بے شک گناہوں کی رسوائی ان کے دلوں میں سرایت کر کے رہے گی نیز جو بندہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عداوت کی دہلیز پر جھکاتے ہیں۔

۱۸۱۷- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا موت نے دنیا کو رسوا کر دیا ہے پس دنیا میں کوئی عقلمند آدمی خوش نہیں رہتا۔

### حضرت حسن بصریؒ کی گورنر عراق عمر بن ہبیرہ کو نصیحتیں

۱۸۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن یسار، یحییٰ بن سعید، یزید بن عطاء، حلقمہ بن مرثد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن ہبیرہ کو جب عراق کا گورنر بنایا گیا اس نے حسن بصری رحمہ اللہ اور امام ضعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا اور انہیں تقریباً ایک مہینہ تک ایک عمدہ جسم کے گھر میں ٹھہرایا ایک دن ان کے پاس غلام آیا اور کہا: امیر یعنی عمر بن ہبیرہ آپ کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں چنانچہ عمر بن ہبیرہ عصا کے سہارے آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا اور آداب و تعظیم بجالایا۔ کہنے لگا: امیر المؤمنین یزید بن عبد الملک خطوط کے ذریعے ایسے احکام لگا کر بنا چاہتا ہے کہ اگر میں ان کا نفاذ کروں یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ٹھہروں گا، اگر اسکی نافرمانی کروں تو اللہ کی فرمائیں پوری بجالاؤں گا لیکن اس کے عقاب و سزا کا مستحق بن جاؤں گا۔ کیا اسکی اجاب میں آپ حضرات میرے لئے کچھ تجاویز سمجھتے ہیں؟ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے امام ضعی رحمہ اللہ سے جواب دینے کی درخواست کی۔ چنانچہ امام ضعی نے بات کی اور قدرے نرمی کا پہلو نکالا۔ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے ابو سعید! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! ضعی کی بات آپ نے سنی، ہاں مزید کان کھول کر سن لو کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ جو انہماکی بدخلق، سخت مزاج اور اللہ کے حکم کی ذرہ نافرمانی نہیں کرتا تجھے دنیا کی وسعتوں سے نکال کر قبر کی تنگیوں کی طرف لے جائے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا وہ تجھے یزید بن عبد الملک کے عقاب سے بچالے گا لیکن یزید بن عبد الملک تجھے اللہ تعالیٰ کے عقاب و عذاب سے نہیں بچا سکے گا۔ اے ابن ہبیرہ۔ بے خوف نہ رہ کہ تو یزید بن عبد الملک کی اطاعت میں جن قباحتوں کا ارتکاب کرتا ہے بعد میں ان سے توبہ تاہب ہو جائے گا ایسا بھی ممکن ہے تجھ سے ورے مغفرت کا دروازہ بند ہو جائے اے ابن ہبیرہ! میں نے اس امت کے نفوسِ قدسیہ کو دیکھا ہے بخدا! وہ دنیا پر رہے ورے حالانکہ دنیا ان کی طرف متوجہ کم ہوتی تھی اور بھانگی زیادہ تھی۔ اے ابن ہبیرہ مجھے اللہ کے سامنے تیرے کھڑے ہونے کا زیادہ خوف ہے، پھر سورہ ابراہیم کی آیت تلاوت کی:

ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید یہ مرتبہ مقام اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور میری وعید سے ڈرے۔

اے ابن ہبیرہ! اگر تو اللہ کی اطاعت بجالا کر یزید بن عبد الملک کے عقاب کو مومل لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ یزید کی طرف سے تیری کفایت کریں گے اور اگر تو نے معاصی کا ارتکاب کرتے ہوئے یزید بن عبد الملک کی اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تجھے اس کے سپرد کر دے گا اور تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے سکر دست کش ہو جائے گا۔ چنانچہ ابن ہبیرہ حسن بصری رحمہ اللہ کی دونوں نصیحتوں کو صحیح اٹھا اور اٹھ بار ہو کر وہاں سے کھڑا ہوا۔ دوسرے دن انہیں واپس جانے کی اجازت بھی دی اور ساتھ انعامات و تحائف بھی روانہ کئے اور امام ضعی رحمہ اللہ کو اس کے انعام و کرام کی قدر سے حاجت بھی تھی چنانچہ امام ضعی رحمہ اللہ مسجد میں آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو مخلوق پر ترجیح دیتا ہو اسے ایسا کرنا چاہیے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے جو کچھ ابن ہبیرہ کو نصیحت کی ہے میں اس سے جاہل نہیں تھا لیکن میں نے ابن ہبیرہ کے بسورے ہونے چہرے کو دیکھ کر ایسا کلامی رویہ اختیار کیا پس

اللہ تعالیٰ نے مجھے حسن بصری رحمہ اللہ کے موقف سے دور کر دیا۔

عالمہ بن مرہم کہتے ہیں: ایک دن مغیرہ بن معاویہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگا، ہم ان لوگوں کے ساتھ کیسا معاملہ کریں جو ہمیں ڈراتے رہتے ہیں حتیٰ کہ قریب ہے کہ ہمارے دل پھٹ پڑیں؟ حسن بصری رحمہ اللہ فرمانے لگے بخدا! اگر تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصاحبت اختیار کرے جو تجھے ڈراتے رہتے ہیں یہاں تک کہ تجھے امن و شانتی میسر آ جائے تو یہ بہتر ہے نسبت ان لوگوں کی مصاحبت کے جو تجھے بے خوف رکھیں اور بالآخر تجھے خوف و ہراس سے دوچار ہونا پڑے۔

کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: ہمیں نبی ﷺ کے صحابہ کرام کی صفات بتلا دیجئے۔ حسن بصری رحمہ اللہ رو پڑے اور پھر فرمایا: حضرات صحابہ کرام سے بہت ساری علامات خیر مترشح ہوئیں، بلند پائنتگی، درنگی اور استہازی، ہمو نہ نمیرت و صدق، اقتصادیات میں تہی دست، ان کی چال تواضع سے لبریز، جو بات ان کی زبان پر وہی ان کے عمل میں ہوتی تھی، ان کا کھانا اور پینا رزق حلال و طیب تھا، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری خصوصاً و خشوع کے ساتھ بجالاتے، ان کا استفادہ محض حق کی خاطر تھا، ان کا عطا ہ بھی حق کے لئے تھا، اللہ کی راہ میں پیاس کو خاطر میں نہیں لاتے تھے، ان کے اجسام کمزور تھے، خالق کو راضی رکھنے اگرچہ مخلوق ناراض ہی کیوں نہ ہو، غیظ و غضب میں افراط سے کام نہ لیتے تھے۔ ظلم کا سامنا کرتے ہوئے ڈرتے نہیں تھے، اللہ کے قرآنی حکم سے سر مو برابر بھی تجاؤ نہیں کرتے تھے، اپنی زبانوں کو ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رکھتے تھے، جب ان سے مدد و طلب کی گئی تو انہوں نے اپنے خون نچھاور کر دیے، جب ان سے قرض مانگا گیا انہوں نے اموال کی بارش برساتی مخلوق کا خوف انہیں کا رخیر سے نہیں روک سکتا تھا۔ ان کے دنیوی اخراجات بہت قلیل تھے اور تموژی چیز دنیا میں ان کے لئے کافی ہوتی تھی۔

۱۸۱۹- محمد بن عبدالرحمن بن فضل، محمد بن عبداللہ بن سعید، احمد بن زیادہ، عصمہ بن سلیمان حرانی، فضیل بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ ابن مہرہ کے پاس سے باہر تشریف لائے جو نبی دروازے پر پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ قرآن کھڑے ہیں اور ابن مہرہ کے پاس جانے کے متمنی ہیں۔ فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ کیا تم بھی ان خبیثوں کے پاس جانا چاہتے ہو؟ بخدا! خوب سن لو ان لوگوں کے ساتھ نیکو کاروں کا اٹھنا بیٹھنا یا نہیں دینا، جو ان مردوں، اٹھو اور یہاں سے چلتے ہو، تم بڑے شوق کے ساتھ منکرانہ حالت میں ہال کٹواؤ اور قرآن کورسوا کرنے آئے ہو اللہ تمہیں رسوا کرے، بخدا! اگر تم ان امراء کی دنیا سے کنارہ کش رہو وہ تمہارے دین میں رغبت کریں گے اور اگر تم ان کی دنیا میں رغبت کرو گے وہ تمہارے دین سے کنارہ کش ہو جائیں گے سو جو دور ہو، اللہ اسے دور رکھ کر دیتا ہے۔

### اہل اللہ کی صفات

۱۸۲۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، محمد بن عمران بن ابی اسحاق، مسلمہ بن جعفر حمیری، عبد الجبید زبیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جیسا کہ انہوں نے جنتوں کو جنت میں اور جہنموں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل دیکھ لیا ہو، ان کے دل ٹھنکن رہتے ہیں، برائیوں کا ان کے ہاں نام و نشان تک نہیں، ان کے حواج بہت قلیل ہیں، ان کے نفوس پاکدامن ہیں، حوادث زمانہ پر چند روز صبر کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ ختم ہونے والی راحت ہی راحت ان کا مقصد ہے۔ راتوں کو ان کے پاؤں صف بستہ کھڑے رہتے ہیں، ان کے رخساروں کو ان کے آنسوؤں کی لڑیاں تر کرتی رہتی ہیں، اپنے رب کے سامنے خوب گڑگڑاتے ہیں، دن کے وقت وہ حلیم الطبع نیکو کار متقی علماء ہوتے ہیں، جیسا کہ سیدھے تیر ہوتے ہیں اور دیکھنے والا انہیں مریض گمان کرتا ہے، حالانکہ مرض ان کے قریب تک نہیں پھیلتا ہوتا، دراصل ٹکڑا خرت نے ان کی یہ دیگرگوں حالت بنائی

ہوتی ہے۔

۱۸۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابو قتادہ سعید، سعید بن عامر، جویریہ، حمید طویل کہتے ہیں: ایک آدمی نے حسن بصری کو اپنی کسی عزیزہ کے ساتھ نکاح کر لینے کا پیغام بھیجا، حمید طویل کہتے ہیں کہ ان حضرات کے درمیان سفارت کے فرائض میں نے انجام دیئے تھے چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کو یاد کر رہا رہا تو بے بسی ہو چکے تھے۔ پس ایک دن میں ان کے پاس بیٹھ کر سسرال کی تقریضیں کرنے لگا میں نے کہا اے ابو سعید میں آپ کو یہ بھی بتلاؤں کہ آپ کے سر کے پاس پچاس ہزار درہم بھی ہیں فرمانے لگے: کیا تم انہیں حلال کے سمجھتے ہو؟ میں نے کہا اے ابو سعید! جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ تمہاری پرہیزگار مہمان آدمی ہے کہنے لگے چلو مان لیا کہ وہ حلال کے ہیں مگر ان کو جمع کر کے کنجوی اور نکل سے کام لیا ہے۔ بخدا! ہمارے اور اس کے درمیان کبھی سسرالی رشتہ نہیں چلے گا۔

۱۸۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد ثقفی، محمد بن یوسف، سفیان، ابو سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ذیل کے دو شعروں کو عموماً پڑھا کرتے تھے ان میں ایک ابتدائے دن میں پڑھتے اور دوسرا اختتام دن میں۔

یسر النفسی ما کان قدم من تقی ..... اذا عرف الغلاء الذی هو قاتله

نو جوان آدمی کو خوش کر دیتی ہے وہ دوائی جس سے اسکو تقویت ملے خاص کر اس وقت جب اسے بیماری کی پہچان ہو جائے جو اسے قتل کرنے والی ہوتی ہے۔

وما الدنیا بباقیۃ لعی۔ ولا حی علی الدنیا بباقی

دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہتی اور نہ زندہ دنیا پر باقی رہتا ہے۔

۱۸۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان، حمید اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلمہ، سیار، مسیح بن عامر، ولید مسمی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اے ابن آدم! چھری تیز کر لی گئی ہے، بکرے کو چارہ دیا جائے چکا ہے اور تور میں آگ جلائی جا چکی ہے۔

۱۸۲۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلمہ، سیار، جعفر، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! جس نے بھی درہم کو باعث عزت سمجھا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کا سامنا کرواتا ہے۔

۱۸۲۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، امیر ابیہم بن اسحاق حربی، حمید اللہ بن عمر، منہال، غالب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو نے دوسواریوں کے درمیان صبح کی ہے جو تجھے لے کر لاؤ نہیں ہوں گی یعنی رات اور دن کے خطرہ پر تم ہمہ وقت موجود ہونا و تنقید آخرت کا ظہور ہو جائے پھر یا تو جنت میں کامیابی یا جہنم میں ناکامی سو تجھ سے بڑا خطرہ اور کس کو ہو سکتا ہے۔

۱۸۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موئی، حمیدی، سفیان بن عیینہ، ابو موسیٰ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: مجھے وصیت کیجئے۔

فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ کو ہر حال میں قابل عزت سمجھو وہ تمہیں عزت بخشے گا۔

اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے حسن بصری کی وصیت یاد کر لی حتیٰ کہ مجھے عزت مند سمجھا جانے لگا۔

۱۸۲۷- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب، حسن بن متقی، عفان بن حماد بن سلمہ، ثابت، سالم، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن کی ہنسی دراصل اس کے دل کی غفلت ہے، اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا: کثرت ٹھگ دل کی موت ہے۔

۱۸۲۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موئی، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے: اسلام

اور اسلام کیا ہے؟ پوشیدہ و علانیہ دونوں اسمیں مشتبہ ہوں۔ بایں طور کہ تیرا دل محض اللہ کے لئے اسلام لائے اگرچہ ہر مسلمان اور ہر مصلح آپ سے اسلام کا مطالبہ کر رہا ہو۔

۱۸۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک، معمر، یحییٰ بن مختار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا! بخدا! جس عمل سے جنت کے متعینی جنت کے خواہشمند ہوں گے وہ خوف خدا اور آرزو دوزاری سے بڑھ کر کوئی عظیم الشان چیز نہیں ہے۔

۱۸۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اسحاق، حسن، عبد اللہ بن مبارک، طلحہ بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن وہ ہے جو یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ایسا ہی حق ہے، مؤمن لوگوں کے ساتھ معاملات اچھے رکھتا ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے، اگر وہ پہاڑ کے برابر دولت اللہ کے راستے میں خرچ کر دے پھر بھی وہ بے خوف نہیں رہتا، مؤمن اصلاح، نیکی اور عبادت میں جتنی ترقی کرتا ہے اس کے بقدر ترقی خوف خدا میں بھی کرتا ہے اور مؤمن کہتا ہے میری نجات نہیں ہوگی اور منافق کہتا ہے: لوگوں کا یہ جم غفیر میرے لئے بہت ہے، جب میں مر جاؤں گا وہ میرے لئے استغفار کریں گے اور مجھے کچھ پریشانی نہ ہوگی، چنانچہ عمل کو قبول جاتا ہے اور اللہ پر رحم و کرم کی تمنا کئے بیٹھتا ہے۔

۱۸۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے:

فلا تغرنکم الحیاء الدنیاء ولا یغرنکم باللہ العزور

تمہیں دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے رکھے اور نہ ہی شیطان دھوکہ باز اللہ کے بارے میں تمہیں دھوکہ میں مبتلا کر دے۔ فرماتے: یہ ارشاد کسی کا فرمودہ ہے؟ اللہ جل شانہ نے اس ارشاد کا مخاطب اپنی مخلوقات کو بتایا ہے حالانکہ وہ اس آیت کے مصداق سے باخوبی واقف ہے۔ پھر فرمایا: دنیا اور اس کے اشغال سے بچو بندہ جب بھی اپنے اوپر کسی شغل کا دروازہ کھولتا ہے، کیا بعید ہے اس بندے پر اس شغل کے طغمن میں دسیوں دروازے اور کھل جائیں۔

۱۸۳۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زہرہ، مالک بن اسماعیل، مسلم بن جعفر کہتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربیؐ کو زمین پر مبعوث کیا تو اہل عرب ان کے چہرے اور نسب سے باخوبی واقف تھے۔ فرمایا: یہ میرا پسندیدہ نبی ہے، اسکی سنت میں اپنے آپ کو رگڑو اور اس کے رستے پر چلو، بخدا وہ عیش و عشرت سے ہمہ وقت دس کش رہے، صبح یا شام کسی وقت بھی ان کے ہاں بڑے پیالے زیر استعمال نہیں آتے تھے، ان پر دروازے نہیں بند کئے جاتے تھے۔ آپؐ پر پہرہ و دار کھڑے نہیں ہوتے تھے، ننگی زمین پر بیٹھ جاتے، زمین پر دست خوان بچھا کر کھانا تناول فرمالتے، مونا کپڑا زیب تن فرمالتے، گدھے پر سواری کر لیتے اور اپنے پیچھے ضرورت کے وقت کسی کو بٹھا بھی لیتے، کھانا کھانے کے بعد اپنا ہاتھ چامٹے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: نبیؐ کی سنت مطہرہ سے اعراض کرنے والے اور تارکین سنت کی تعداد میں کسی قدر اضافہ ہوتا جا رہا ہے پھر یہ جنگلی گدھے فساق و فجار، سود خور اور دھوکہ باز سنت رسول اللہؐ سے دست کش ہیں، اللہ رب العزت نے انہیں دنیوی امور میں ہی مشغول کر دیا ہے اور انہیں ذلیل خوار کیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھاتے پیتے ہیں اس میں ان پر کچھ حرج نہیں ہے نیز وہ صلہ سازی سے کام لیتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں: کس نے اللہ کی دی ہوئی زینت اور رزق طیب کو حرام کیا، اللہ نے ان خبیثت کو اولیاء شیطان کے لئے بنایا ہے۔ زینت وہ ہے جو اس کے بدن پر ظاہر ہو جائے اور طہیبات وہ ہیں جس کو اللہ نے ان کے بطون کے لئے مقرر کیا ہے۔ پس کوئی اللہ کی نعمتوں کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں اپنے عیث، شرمگاہ اور پیٹھ وغیرہ کے لئے لہو و لب کا سامان

ہاں لیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے عطیات دینے وقت ان چیزوں کو بھی مباح کر دیتا اور پھر ان کے نتیجے میں ان امور کو بھی لاتا جنہیں وہ لوگ سنتے رہتے ہیں۔ سو کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو چونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کو ناپسند کرتا ہے سو جس نے اللہ کی نعمت لی اور اس کے ذائقے سے لطف اندوز ہوا سو اس کے لئے وہ نعمت باعث برکت اور خوشگوار ہے اور جس نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنے نطن، شرمگاہ، اور پیٹھ کے لئے لبو و لعب کا سامان بنا لیا قیامت کے دن وہی نعمت اس کے لئے وبال جان ہوگی۔

۱۸۳۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن عثمان، سلیمان بن داؤد، ابو نعیم نخلی، بقیہ بن ولید، خالد ابو بکر مولیٰ حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک نو جوان حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس سے گزر رہا تھا حالانکہ اس نو جوان نے خوبصورت چادر اوڑھ رکھی تھی، حسن بصری رحمہ اللہ نے اسے بلایا اور کہا: ابن آدم! اپنی جوانی، کپڑے اور حسن و جمال پر اترا تا ہے؟ گویا قبر نے اس کے بدن کو چھپا دیا ہے اور گویا کہ تو نے اپنے عمل کو پالیا ہے، بس اپنے دل کا علاج کر لے بے شک اللہ کو بندوں سے صرف دلوں کی اصلاح کی حاجت ہے۔

۱۸۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، سلیمان بن داؤد، بقیہ بن ولید، ابان بن محرز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس انتقال کے وقت ان کے کچھ تلامذہ آئے اور کہنے لگے: اے ابو سعید! ہمارے لئے کچھ نصیحت بھرے کلمات ارشاد فرمائیں جو ہمیں تادم حیات نفع پہنچائیں۔ فرمانے لگے میں تمہیں تین کلمات کی وصیت کروں گا پھر تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے خلوت میں رہنے دو جس چیز سے میں تمہیں باز رہنے کا کہوں لوگوں میں تم سب سے پہلے اسے چھوڑنے والے ہو، جس عملی بات کا میں تمہیں حکم دوں اس پر بلا چوں و چرا اس کے تم سب سے پہلے عمل کرنے والے ہو اور خوب اچھی طرح سے سمجھ لو جو قدم تم اٹھاتے ہو ان قدموں کی دو قسمیں ہیں، ایک قدم تمہارے نفع میں ہے اور دوسرا قدم تمہارے نقصان میں ہے لہذا بظنیر غائر دیکھ لو تم صبح کو کہاں جاتے ہو اور شام کو کہاں جاتے ہو۔ ۱۸۳۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، مالک بن اسماعیل، ابو عبد اللہ خالد بن شوذب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے محمد عربی ﷺ کو دیکھا ہے، تحقیق اس نے محمد عربی ﷺ کو صبح و شام دیکھا ہے۔ اس نے اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ ہی لکڑی پر لکڑی رکھی، علم اس کے لئے اٹھایا گیا اور وہ منکبرانہ چال پر اترا آیا بس نجات اور نجات اس چیز سے جس پر تم مر سکتے ہو تیار ہو تمہارے اختیار اول و ولہدہ میں آخرت کی طرف سدھار چکے اور تمہارے نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہو چکے اور تم ہر روز رذالت کی طرف پیش رفت کرتے ہو۔

۱۸۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل، یعقوب دورق، عبد الرحمن بن مہدی، بکر بن حرمان، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جسے لوگوں کی دنیا داری دھوکے میں نہ ڈالے، اے ابن آدم! تو نے تجھ امرنا ہے، تو نے قبر میں بھی تجھدا غفل ہونا ہے تجھے تجھ ہی قبر سے اٹھایا جائے گا، تیرا حساب بھی تجھ ہی میں ہوگا اور اے ابن آدم! تو ہی ان تمام امور کا مقصد و مطلب ہے اور اسلی مراد بھی تو ہی ہے۔

۱۸۳۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد بن معبد، ابن نعمان، ابو بیحہ زید بن عوف، ابو جعیم سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکیزہ لوگوں کو دیکھا ہے جو اچھی بات کا لوگوں میں سب سے زیادہ حکم کرتے اور اسے سب سے زیادہ دل و جان سے قبول کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں سے منع کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ بری باتوں کو وہی چھوڑنے والے تھے، اور اب معاملہ اس کے برعکس ہے یعنی لوگ امر بالمعروف زیادہ کرتے ہیں اور خود اس معروف سے کوسوں دور رہتے ہیں نیز نبی عن المنکر بھی زیادہ کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اس منکر میں سب سے زیادہ گرفتار ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ کیسے زندہ رہا جاسکتا ہے۔

۱۸۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، محمد بن نعمان سلمی، حدیث یہ حزم بن ابی حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دو دوست بہت برے ہیں یعنی درہم اور دینار، جب تک تم سے جدا نہ ہو جائیں اس وقت تک تمہیں نفع نہیں پہنچائیں گے۔

۱۸۳۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن محمد بن اور لیس، یونس بن حبیب، ابو داؤد، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے قدموں سے زمین کو روندو و معتزب تیری قبر بننے والی ہے جب سے تو نے جنم لیا تب سے مسلسل تو اپنی عمر کو صدوم کیے جا رہا ہے۔

۱۸۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن حارون بن حمید، علی بن مسلم، زافر بن سلیمان، ابو قیس کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو، بے شک اللہ کے امر کی مخالفت گمروں کے تعمیر کرنے میں ہے جیسا کھنڈرات میں تبدیل ہونا اللہ کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔

۱۸۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن لبان، عسقلانی، بکیر بن نصیر، ضمیرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ جب حجاج مر گیا اور انکی جگہ سلیمان کو گورنر بنایا گیا اس نے لوگوں میں جاگیریں تقسیم کیں، لوگوں نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ جاگیریں لینی شروع کیں چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان سے کہا: (اگر تم بھی جاگد ادا کا کچھ حصہ لے لیں جس طرح کہ لوگ لے رہے ہیں، جواب دیا: خاموش ہو جاؤ، مجھے پسند نہیں کہ دو پلڑوں کے درمیان میرے لئے مٹی کی ایک ٹوکری رکھی ہوئی ہو۔

۱۸۴۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمیرہ، حمید بن رومان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتے ہیں کہ اپنے کسی بندے کو دنیا سے کچھ عطا فرمائیں اگر کچھ عطا فرمائیں گے بھی تو وہ عطیہ کسی بااؤ آزمائش کے معرض خطر میں ہوگا خواہ وہ آزمائش اس بندے کوئی الحال دنیا میں پیش آئے یا کچھ تاخیر کے ساتھ۔

۱۸۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں: ہم حصن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اسی دوران ان کا بیٹا آیا اور کہنے لگا: اے ابا جان! یہ تیرا ٹوٹ چکا ہے حسن بصری رحمہ اللہ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: معاملہ اس سے بھی جلدی پیش آنے والا ہے۔

۱۸۴۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن علی بن حارث، محمد بن مغیرہ، عمران بن خالد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو سعید! ایمان کیا ہے؟ جواب دیا: صبر اور ساحت (سقاوت) ایمان ہے، اس آدمی نے پھر سوال کیا، صبر اور ساحت کیا ہیں؟ جواب دیا اللہ کی نافرمانی سے باز رہنے کا نام صبر ہے اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی ساحت ہے۔

۱۸۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق، ..... ابو یحییٰ، عبد اللہ بن عائشہ، روید بن جاشع، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فضل کو قول پر فضیلت دینا کرامت ہے اور قول کو فعل پر فضیلت دینا نقصان ہے۔

۱۸۴۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد، عبد اللہ بن مسلم بن شیبہ، ابو ولید بن غیاث، ضعی، صالح مری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اور فرقہ سنی کو ایک ولیمہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ یہ دونوں حضرات جب ولیمہ میں تشریف لے گئے ان کے سامنے دسترخوان پر رنگارنگ کھانے چنے گئے۔ چنانچہ فرقہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کچھ نہ کھایا، حسن بصری رحمہ اللہ نے دیکھ کر فرمایا: اے فرقہ تمہیں کیا ہوا جو کھانا نہیں کھاتے؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ تجھے تیرے بھائیوں پر بوجھ اس فاجر و لباس کے فضیلت حاصل ہے؟ تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ عامہ اہل نافرمانی لباس زیب تن کرنے والے ہوں گے۔

۱۸۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمیرہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ حسن بصری

رحمہ اللہ نے فرمایا: امید اور خوف مؤمن کی دو سواریاں ہیں۔

۱۸۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخند الہی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے اللہ کی عبادت کرنے کے بعد بتوں کی عبادت کرنی شروع کر دی تھی۔

۱۸۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ احمد بن حنبل، فیاض بن محمد، ابو ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ مسجد میں تشریف لائے، اور ان کے ساتھ فرقد سخی بھی تھا، چنانچہ حسن بصری رحمہ اللہ حلقے میں بیٹھے لوگوں کے پاس جا بیٹھے فی الحال انہوں نے لوگوں کی گفتگو کی طرف چند ان توجہ نہ کی پھر فرقد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے فرقد! بخند ایہ لوگ عبادت کی نیت سے مسجد میں حلقہ لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ باتوں میں مصروفیت ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتی نیز انکا تقویٰ اور ورع بہت قلیل ہے جب ہی باتوں میں مصروف ہیں۔

۱۸۲۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن شیبہ، ابو اسامہ، ابو ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بخند! بندے کے لئے اسکا رزق تقسیم کر لیا گیا ہے اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے لئے کس چیز کو پسند کیا گیا ہے مگر عاجز اور ناتجربہ آدمی۔

۱۸۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن حنبل، ابو بکر بن مالک، معمر بنیحی بن مختار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن اپنے نفس کا نگران ہوتا ہے اور اللہ کی خاطر نفس کا محاسبہ کرتا ہے بے شک قیامت کے دن حساب کی تخفیف کی جاتی ہے بشرطیکہ لوگوں نے نفس کا محاسبہ دنیا میں کیا ہو، مؤمن کو پیش آنے والی چیز چونکا دیتی ہے اور اس سے متعجب ہو کر کہتا ہے: بخند! مجھے تیری خواہش ہے اور تجھ سے میری حاجت بھی وابستہ ہے لیکن بخند! تجھے پانے کا میرے لئے کوئی راستہ نہیں ہے اب دوریاں ہمارے درمیان حائل ہو گئی ہیں پھر مؤمن اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے تجھے اس چیز سے کیا سروکار ہے بخند! مجھے اس کے بارے میں کوئی نذر نہیں ہے بخند! میں اس کی طرف دوبارہ بھی غور نہیں کروں گا۔ بے شک مؤمنین کی قوم قرآن پر اعتماد کرتی ہے اور قرآن اسکی حلاکت کے درمیان آڑے آ جاتا ہے بے شک مؤمن دنیا میں قیدی کی مانند ہے اور اپنی رہائی کی خاطر محو جستجو ہوتا ہے جبکہ اللہ سے اس کی ملاقات نہ ہو جائے تب تک وہ کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا چونکہ اسے علم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس میں وہ مزید گرفتار ہو جائے۔

۱۸۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن وزیر، یزید بن حارون، ابو سعید ہاشمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو لوگوں کو بھلائی کے کام میں مصروف دیکھے تو اس بھلائی کے کام میں ان پر سبقت لے جانے کی کوشش کر اور جب تو انہیں ہلاکت میں دیکھے تو ان سے کنارہ کش ہو جا اور ان کے مطلوب کی طرف سے صرف نظر کر، ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے دنیا کو عاقبت پر ترجیح دی ہے پھر انہیں ذلت و ہلاکت کا سامنا کرنا پڑا ہے، اے ابن آدم! حکم دوم کے ہوتے ہیں ایک وہ جس نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنا حکم چلایا، وہ امام عادل ہے دوسرا وہ جس نے غیر اللہ کے حکم پر اپنا فیصلہ کیا سو وہ امام جاہلیت ہے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، مؤمن، کافر، منافق، پس مؤمن اللہ کی اطاعت بجالاتا ہے، اور کافر کو اللہ نے رسوا کیا ہے، جیسا کہ تم مشاہدہ کر چکے ہو اور منافق یہاں مجلس میں ہمارے ساتھ ہوگا باز اردوں اور رستوں میں بھی۔ منافق سے اللہ کی پناہ، سو منافق اپنے رب کو پہچانتا نہیں ہے، ان کے اعمال خبیثہ سے رب کا انکار مترشح ہوتا ہے، مؤمن ہمہ وقت صبح شام خوف خدا کو دل میں بٹھائے رکھتا ہے چونکہ وہ دو خوفوں کے بیچ ہوتا ہے ایک وہ گناہ جو ہو چکا اسکا پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا کرے گا دوسرا خوف موت ہے جس کا پتہ نہیں کہ کتنی ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مؤمن بندے زمین پر اللہ کے گواہ ہوتے ہیں، وہ بنی آدم کے اعمال کو کتاب اللہ پر پیش کرتے رہتے ہیں سو جب عمل کتاب



اللہ کے ساتھ موافقت رکھے اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جہاں عمل کتاب اللہ کے مخالف ہو تو مؤمن بندے فوراً پہچان لیتے ہیں کہ یہ عمل کتاب اللہ کے مخالف ہے اور گمراہ کی گمراہی کو بھی فوراً قرآن سے پہچان لیتے ہیں۔

۱۸۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی بکر، عبد اللہ بن محمد یحییٰ، حفص بن غیاث کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ اشعث کہتے ہیں جب ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھ کر اٹھتے تو دنیا کو ہم لاشی کے درجے میں بھی نہیں شمار کرتے تھے۔

۱۸۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، اسحاق بن اسماعیل طالقانی، بکیر بن محمد عابدی، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بے شمار مردوں کو دیکھتا ہوں مگر عقلوں سے خالی بہت ساری آوازوں کو سنتا ہوں لیکن ان میں مانوس کرنے والی آواز کوئی نہیں ہوتی اور زبانوں کو سبز مگر دلوں کو قحط زدہ پاتا ہوں۔

۱۸۵۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن شداد، بکیر بن نصیر، ضمیر، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کی دو خصالتیں جب درست ہو جائیں ان کے علاوہ باقی ساری خصالتیں خود بخود درست ہو جاتی ہیں، ظالموں کی طرف میاں اور نعمتوں میں سرکشئی سوائے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولا تترکوا الی اللہین ظلما فتمسکم النار (ہود ۱۱۳)

ترجمہ: مت ظالموں کی طرف جھکاؤ کرو، تا کہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

ولا تطغوا لہ فیحل علیکم غضبی

عیش و عشرت میں سرکشئی کی حد تک جھکاؤ نہ کرو تا کہ تمہیں آگ میں نہ جانا پڑے۔

۱۸۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو کفر ماتے سنا ہے: مؤمن بندے سے گناہ مرزد ہوتا ہے تو پھر وہ ہمیشہ اس پر پریشان و غمگین رہتا ہے۔

۱۸۵۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ مروزی، عاصم بن علی، جویریہ بن بشیر کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو آیت کریمہ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان" الخ الآیہ پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے وقف کیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ساری کی ساری خیر و شر کو جمع کر دیا ہے بخدا اللہ نے عدل و احسان اور اطاعت خداوندی کو نہیں چھوڑا سب اس آیت میں جمع کر دیا اور معصیتوں میں سے نفس، منکر اور بغاوت کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا مگر سب امور اس آیت میں جمع کر دیئے ہیں۔

۱۸۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، حمیدی، عثمان بن عبد الرحمن بن علی بن زید بن جدعان کے سلسلہ سند سے مروی ہے عثمان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو حجاج کے مرنے کی خبر دی تو انہوں نے سجدہ شکر بجلا لیا اور فرمایا: اے اللہ! حجاج تیرا وحشت گرد تھا تو نے اسے قتل کیا اب اس کے طریقہ کار کو بھی ختم کر دے اور ہمیں اس کی اور اسکے اعمال خبیثہ کی پیروی کرنے سے بچا، یوں حسن بصری رحمہ اللہ حجاج کے لئے بددعا کرنے لگے۔

۱۸۵۸- ابو نعیم اصفہانی، علی بن ہارون بن محمد، یحییٰ بن محمد حناہ، عبد اللہ بن عمر قواریری، معمر فارسی، عبد الواحد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عابدین کو یہ بتلا دیا جائے کہ وہ قیامت کے دن دیدار خداوندی سے مشرف نہیں ہوں گے وہ لامحالہ ضرور مر جاویں گے۔

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ کے اتنے ہی ملفوظات پر اکتفا کرتے ہیں

اور اس کے بعد ان کی سند سے مروی چند احادیث حوالہ قرطاس کرتے ہیں۔

### چند مسانید حسن بصری رحمہ اللہ

۱۸۵۹۔ ابوعبید اصمغہانی، عبد اللہ بن عمر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، خسرو ابو جعفر، حسن کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورہ یس رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے پڑھی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

۱۸۶۰۔ ابوعبید اصمغہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، اسحاق بن حسن حربی، مسلم بن ابراہیم، یونس بن بہل سراج، حسن بصری رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بھی اللہ کے فرائض میں سے ایک نکلے یا چار یا پانچ نکلے خود دیکھے یا دوسروں کو سکھائے مگر یہ کہ اللہ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں اس حدیث کو نہیں جھولا جب سے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت حسن بصری سے اس حدیث کو چند راویوں نے روایت کیا ہے اور تابعین میں سے یونس بن بہل سراج نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

۱۸۶۱۔ ابوعبید اصمغہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونضر ہاشم بن قاسم، ابوجعفر رازی، یونس بن عبید، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تا وقتیکہ وہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کر لیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ سو جب انہوں نے ایسا کر لیا تب انہوں نے اپنی جانوں اور اسواں کو مجھ سے محفوظ کر لیا..... مگر یہ کہ انہی کا کوئی حق ہو اور انکے حساب کی ذمہ داری اللہ پر ہے۔

یونس کی حدیث حسن بصری کے واسطے سے غریب ہے۔ نیز ابوجعفر رازی متفقہ ہیں۔ اس حدیث کو آئمہ روایت میں سے احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، اور ابویوسف نے نضر سے روایت کیا ہے۔

۱۸۶۲۔ ابوعبید اصمغہانی، سلیمان بن احمد، موسیٰ بن زکریا، عمرو بن حصین، ابراہیم بن عطاء، ابی عبیدہ، حسن بصری کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو محض اپنی ذات کے لئے خالص کیا ہے اور تمہارے دین کے لئے صرف سخاوت اور حسن اخلاق بہتر ہیں۔ سن لو! اپنے دین کو ان دونوں کے ساتھ مزین کرو۔

عمران اور حسن بصری کی حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ انکی روایت میں متفقہ ہیں اور محمد بن المنکدر، عمر جابر بن عبد اللہ عن ابی اللہ کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۔ الاذکار للنوی ۱۰۲ / تفسیر القرطبی ۱۵ / ۱۔ و تفسیر ابن کثیر ۶ / ۵۴۷۔

۲۔ صحیح البخاری ۱ / ۱۳۱، ۱۰۹ / ۲، ۱۳۱ / ۳، ۵۸ / ۱۹، ۱۱۵ / ۱۳۸، و صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲، ۳۵، ۳۳۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبری ۱۸ / ۱۵۹، و اتحاف السادة المتعلمین ۷ / ۳۲۰، و الترغیب والترہیب ۳ / ۳۸۲، و تخریج

الاحیاء ۳ / ۳۹ و کنز العمال ۸۹ / ۱۵۹۔

۱۸۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حارث بن عبد اللہ ہمدانی، شداد بن حکیم، عباد بن کثیر، عثمان ابن عمر، حسن بصری، عمران بن حصین و جابر بن عبد اللہ و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی مجموعی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار چاندوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے حیوٹی، ہمد کی کہنی، ہمد اور ثور۔ نیز تھوک کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نام کو بھی منانے سے منع فرمایا۔

حسن بصری کی حدیث عمران بن حصین، جابر، ابو ہریرہ کے طریق سے غریب ہے اور ہم نے اسے عباد بن کثیر سے لکھا ہے۔

۱۸۶۴- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن و قاروق خطابی، ابو مسلم کاشی، محمد بن عبد اللہ انصاری، اسماعیل بن مسلم، حسن بصری کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جس آدمی کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ کی دو زبانیں بنائیں گے۔

۱۸۶۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد بن یونس کدی، خالد بن یزید ارقط، حمید بن حکم جرشی، حسن بصری کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر تین مہلک ترین چیزوں کا زیادہ خوف ہے کل، اتباع خواہشات اور ہر ذی رائے کا اپنی رائے پر فخر و تکبر کرنا۔

انس کی حدیث غریب ہے اور حمید حسن بصری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور اس حدیث کو محمد بن عمرو نے حمید سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۸۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، سعید بن نصر طبری، علی بن ہاشم بن مرزوق، ابو ہاشم، عمرو بن ابی قیس، ابو سفیان، عمر بن یحییٰ ان حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے نیکی کو دل میں نور، چہرے پر زینت اور عمل میں قوت کی شکل میں پایا اور برائی کو دل میں سیاہ داغ، چہرے پر عیب اور عمل میں باعث سستی پایا۔

حسن بصری کی یہ حدیث انس سے غریب ہے۔ ہم نے اس حدیث کو طریق مذکور پر لکھا ہے، نیز عمرو بن ابی قیس اور ابو سفیان اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱- مستن ابی داؤد ۵۲۶۷ / ۵۲۶۷۷۔ وستن ابن ماجہ ۳۲۲۳۔ والمسنند للإمام احمد ۱ / ۳۳۲۔ وتاریخ بغداد ۹ / ۱۲۰۔  
والدر المنثور ۳ / ۱۲۳۔ ومشکل الآثار ۱ / ۳۷۱۔

۲- مجمع الزوائد ۸ / ۹۵۔ والمطالب العالیة ۲۶۶۶۔ والتوہب والتوہب ۳ / ۶۰۳۔ والاحادیث الصحیحة ۲ / ۵۸۳۔  
وتحالف السادة المتقین ۲ / ۲۷۱۔ وفتح الباری ۱۱ / ۳۳۶۔ وتاریخ بغداد ۱۲ / ۱۰۳۔

۳- السنة لابن ابی عاصم ۱ / ۱۳۲۔ ومجمع الزوائد ۵ / ۲۲۸۔ وکنز العمال ۶۳ / ۳۴۸۶۳۔  
۴- کنز العمال ۸۳ / ۳۳۰۔ وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۹۰۹۔

## طبقہ اہل مدینہ

مصنف کے شیخ فرماتے ہیں جن حضرات اولیاء تابعین عظام کا تذکرہ ہوا اب ان کے بعد طبقہ اہل مدینہ کے تابعین کا ذکر کیا جا رہا ہے چنانچہ اہل مدینہ پر لفظ فی الدین اور معرفت کا نغیہ تھا اور لوگوں نے ان حضرات تابعین کے فتاویٰ جات کو قرن اول میں ہاتھوں ہاتھ لیا تھا اور عبادت و سلوک میں یہ حضرات کمال درجے کا مرتبہ رکھتے تھے، عبادت و تقویٰ کو ان حضرات نے حتی الامکان پوشیدہ رکھا ہے ان حضرات میں سے سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد ابی بکر، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، خارجہ بن زید بن ثابت، عبد اللہ بن عبد اللہ بن ہتیب، سلیمان بن یسار زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔ انہی سات حضرات کو فقہاء صحیح کا لقب دیا گیا ہے ان کی عبادت اور احکام شرع کی بے مثال پابندی نے مشہورین میں بھی شہرت بخشی۔ ہم بالترتیب ان حضرات کا مختصر تذکرہ کریں گے بایں طور کہ ان کے اقوال و احوال مع چند ایسی احادیث کو جو ان کی سند سے مروی ہیں حوالہ قرطاس کرتے جائیں گے تاکہ ہدایت و معرفت کا طلبگار ان حضرات کے نقش قدم پر چلے۔

### (۱۷۰) سعید بن المسیب رحمہ اللہ

ابو محمد سعید بن المسیب بن حزان مخزومی رحمہ اللہ کو بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم حقوق اللہ میں کسی ملامت کا رکی ملامت کی پروا نہیں کی۔ عبادت گزار تھے۔ جماعت، عفت اور قناعت کے خوگر تھے۔ وہ اپنے دلکش نام کی طرح حقیقت میں بھی خوش بخت تھے۔ نیز معصیت کے شہ سے بھی کوسوں دور تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف خدمت پر قدرت اور حرمت کی حفاظت ہے۔

۱۸۶۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبدالرحمن بن فضل، فضل بن محمد جندی، صامت بن معاذ، عبد المجید ابن ابی رواد، معمر بن بکر بن نجیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے میں نے کہا: آپ نے ایسے نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے جو نماز و عبادت میں بے مثال مرتبہ رکھتے تھے۔ اے ابو محمد! آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگے: اے ابن الاخ، وہ عبادت نہیں ہے جسے تم سمجھتے ہو۔ میں نے پوچھا: اے ابو محمد! پھر عبادت کیا ہے؟ جواب میں فرمایا: اللہ کے امر میں غور و فکر کرنا، بحارم اللہ سے اجتناب اور اللہ کے مقرر کردہ فرائض کو ادا کرنا عبادت ہے۔

۱۸۶۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن عاصم، محمد بن حسن بن طفیل، محمد بن عمرو مغربی، عطف بن خالد، صالح بن محمد بن زائدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو لیث کے چند نوجوان بڑے جوش و خروش کے ساتھ عبادت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ سخت گرمی کے دنوں میں عین دوپہر کے وقت مسجد میں آتے اور تا عصر عبادت میں مصروف رہتے۔ صالح نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: یہ بوٹی نا عبادت، کاش کہ ہم بھی ان نوجوانوں کی طرح قوت و طاقت رکھتے! سعید بن مسیب نے فرمایا: عبادت نہیں۔ عبادت اللہ کے امر میں غور و فکر کرنا اور

دین میں تعلق (مجھ بوجھ) پیدا کرتا ہے۔

۱۸۶۹- ابن المسیب کی بے مثال نماز کی پابندی..... ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید عطا بن خالد، عبد الرحمن بن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے پانچ نمازوں پر باجماعت پابندی کی اس نے عبادت کے ساتھ بروہ کو مجر دیا۔

۱۸۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم و ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، ابن قتیبہ بن سعید، عطا بن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی آنکھوں میں کچھ شکایت ہو گئی ان سے کہا گیا: ابو محمد اگر آپ عقیق مقام کی طرف تشریف جائیں وہاں بڑھ زار کو دیکھیں اور قدرتی ہوا اپنے آپ کو لگائیں تاکہ آپ کی بصارت کو نفع پہنچے، سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: لیکن مغرب اور عشاء کی نماز میں حاضری کا کیا کروں گا۔

۱۸۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن فضل، ابو عباس سراج، قتیبہ بن سعید، عطا بن خالد، ابن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: چالیس سال سے میری باجماعت نماز فوت نہیں ہوئی۔

۱۸۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، ابو یسہل، عثمان بن حکیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: تیس سال سے میں مؤذن کی اذان سے پہلے ہی مسجد میں موجود رہا ہوں۔

۱۸۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن یزید رقی، جعفر بن برقان، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے چالیس سال تک لوگوں سے یوں ملاقات نہیں کی کہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکل چکے ہوں۔ (یعنی لوگ نماز پڑھ کر جا رہے ہوں اور آپ رحمہ اللہ تشریف لائیں ایسا نہیں ہوا بلکہ سب سے آخر میں نکلتے تھے)

۱۸۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، انس بن عیاض، عبد الرحمن بن حرمہ، بروہی ابن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ چالیس سال سے جب بھی اذان ہوئی سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس سے پہلے سے مسجد میں موجود ہوتے تھے

۱۸۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، یحییٰ بن واضح، داؤد بن علیہ، اسماعیل بن امیہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جوئی نماز کا وقت ہوا میں نماز کی تیاری میں مصروف ہو گیا اور جوئی فرض نماز کی ادائیگی آئی میں اس کا شدت سے مشتاق ہوا۔

۱۸۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبید اللہ بن سعید، معاذ بن ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تیس سال سے ایسے لوگوں کی گدی میں نظر نہیں ڈالی جو نماز میں مجھ پر سبقت لے گئے ہوں۔ (اس کا مطلب جو زیادہ قرآن قیاس ہے وہ یہ ہے کہ ہمیشہ صبح اول میں آکر پہلے سے تشریف فرما ہو گئے لہذا اور ان جماعت کبھی کسی کی گدی پر نظر نہیں پڑی۔ تنوہی)

۱۸۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، عمرو بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ایسا عظیم الشان مرتبہ ہے کہ ہم اسے نہیں جانتے چنانچہ چالیس (۴۰) سال تک ایک وقت بھی نماز باجماعت ناغہ نہ ہوئی اور تیس سال سے انہوں نے لوگوں کی گدیوں میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، احمد بن خالد، عبد الصم بن ادریس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن

میتب رحمہ اللہ نے پچاس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور فرمایا کرتے تھے: پچاس سال سے میری نگہیں اولی فوت نہیں ہوئی اور پچاس سال سے میں نے نماز میں کسی آدمی کی گدڑی میں نظر نہیں ڈالی۔

۱۸۷۹-۱۸۷۸- ابن المسیب کا تقوی..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر فریابی، وہب بن بقیہ، خالد بن داؤد، ابن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ سے پوچھا کونسی چیز نماز کو قطع کر دیتی ہے؟ جواب میں فرمایا: فجر نماز کو قطع کر دیتا ہے اور تقوی نماز پر وہ کرتا ہے۔

۱۸۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، وہب بن خالد، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن ابی حازم کہتے ہیں: سعید بن میتب رحمہ اللہ کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۸۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد سعفی، ابن ابی مریم، سلیمان بن ابی بلال کے سلسلہ سند سے ابن حرمہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ: میں نے چالیس حج کیے ہیں۔

۱۸۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے عمران بن عبد اللہ بن طلحہ خزاعی کہتے ہیں کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کا نفس اللہ کی ذات کے معاملہ میں کبھی کے نفس سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔ (یعنی معمولی سی نافرمانی بھی ناقابل برداشت تھی۔ اصغر)

۱۸۸۳- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن عبد اللہ بن سعید، محمد بن عمرو بن سعید بصری، محمد بن زکریا، عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت گزار بندے اللہ کی اطاعت کے سبب لانے کے مقابلے میں اپنے نفسوں کا اکرام نہیں کرتے اور اللہ کی محبت میں اپنے نفسوں کی اہانت کرتے ہیں، مومن کو اللہ کی اتنی مدد بھی کافی ہے وہ دیکھے کہ اس کا دشمن اللہ کی محبت کا ارتکاب کرتا ہے۔ (لہذا خدا خود اپنے دشمن کو سنبھال لے گا۔ اصغر)۔

۱۸۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاء بن خالد کے سلسلہ سند سے ابن حرمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سعید بن میتب رحمہ اللہ رات کے وقت باہر نکلے اور اس رات میں سخت بارش، کچھ اور شدید تاریکی چھائی ہوئی تھی اور سعید بن میتب رحمہ اللہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لارہے تھے۔ اسی اثناء میں ان کے ساتھ عبد الرحمن بن عمرو بن سہل رحمہ اللہ آئے اور آل حلیہ ان کے ہمراہ ایک غلام ایک چراغ اٹھائے ہوئے بھی تھا۔ عبد الرحمن نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کو سلام کیا اور دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چلنے لگے۔ جب عبد الرحمن رحمہ اللہ کا گھر آیا تو غلام کو مخاطب کر کے کہنے لگے ابو محمد (سعید بن میتب) کے ساتھ چراغ لے کر جاؤ اور انہیں گھر تک پہنچا آؤ۔ سعید بن میتب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہاری روشنی کی ضرورت نہیں اللہ کی روشنی تمہاری روشنی سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۸۸۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ کثرت کے ساتھ مجلس درس میں کہا کرتے تھے "اللھم سلم سلم" سے اللہ سلامتی سلامتی۔

۱۸۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عطاء بن خالد، ابن حرمہ کہتے ہیں میں نے سعید بن میتب رحمہ اللہ کی نماز اور ان کے یومی عمل کو اچھی طرح یاد کر لیا۔ رہی بات ان کے رات کے عمل کی سوا اس کے متعلق میں نے ان کے غلام سے سوال کیا: اس نے مجھے بتلایا کہ سعید بن میتب رحمہ اللہ ہر رات کو سورہ "ص وَالْقُرْآن" پڑھتے تھے۔ میں نے ان کے "ص وَالْقُرْآن" کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کی وجہ دریافت کی؟ غلام کہنے لگا: دراصل ایک مرتبہ ایک انصاری کسی درخت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے

لگا اور اس قرأت میں سورہ "ص والقرآن" کی تلاوت کی اور جمدہ کرنے لگا درخت نے بھی اس کے ساتھ جمدہ کیا چنانچہ اس انصاری نے درخت کو کہتے ہوئے سنا: اے اللہ مجھے اس جمدہ کے بدلے میں اجر عطا فرما اور اس کے ذریعے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، اس کے بدلے میں مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور اس جمدہ کو میری طرف سے قبول فرما، حضرت نے اس جمدہ کو اپنے برگزیدہ بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔

۱۸۸۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، عاتق بن اسماعیل، عبد الرحمن بن حرمطہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ جنازہ اٹھائے سعید بن مسیب کے پاس سے گزرے، جنازے کے ساتھ ایک آدمی آواز لگائے جا رہا تھا: اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو، اس جنازے کے لئے اللہ سے استغفار کرو۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سن کر فرماتے گئے: یہ راجز (مناوی) کیا کہتا ہے؟ میرے اہل خانہ کو مجھ پر رجز پڑھنا حرام ہے کہ یوں کہے: سعید مر چکا ہے تم انکی گواہی دو۔ بلکہ مجھے وہ کافی ہے جو اللہ کی طرف سے میرا سامنا کرے اور میرے ساتھ دھونی دار خوشبوؤں کو لے کر چلے بشرطیکہ کوئی خوشبو..... ہو ورنہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمام تر خوشبوؤں سے افضل ہے۔ (لہذا اس کا پکار پکار کر اس کیلئے استغفار کی درخواست کرنا اس کی موت کا اعلان کرنا اور اس پر رجز پڑھنا ہے)

۱۸۸۸- ابن مسیب سے حجاج کا مرعوب رہنا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو یوسف بن محمد نجری، حسن بن شعیب، عقیق، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جعدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آخر کیا وجہ ہے کہ حجاج بن یوسف آپ کی طرف کوئی پیغام نہیں بھیجتا؟ آپ کو برا ہیمنہ کرتا ہے اور نہ ہی آپ کو آزیت پہنچانے کے درپے ہوتا ہے؟ فرمایا: بخدا مجھے اس کے علاوہ کچھ علم نہیں کہ ایک دن وہ اپنے باپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا بائیں حالت کہ وہ رکوع کو ختم کرتا تھا اور نہ ہی جمدہ کو، میں نے مٹھی بھر کنکریاں لیں اور اسکو دے ماریں، حجاج کہتا ہے میں اس کے بعد مسلسل نماز اچھی طرح سے پڑھنے لگا۔

۱۸۸۹- ابن مسیب کا آخرت سے لگاؤ..... ابو نعیم اصفہانی، قاروق خطاب، محمد بن احمد بن حیان، عبد اللہ بن مسلمہ، قعقنی، سلیمان بن بلال، ابو بکر طلحی، حسین بن جعفر بن قتال، منجاب بن حارث، علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب توبہ کرنے والوں کو مسفرت کا پیغام سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: جو آدمی گناہ کرے پھر توبہ کرے پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے اور دوبارہ جان بوجھ کر کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے اللہ اسکی مسفرت فرمادیتے ہیں۔

۱۸۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، عبد اللہ بن عمر، ابو عثمان، عبد السلام بن حرب، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے۔ ہمارے ساتھ نافع بن جبیر بھی تھے۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی ام ولد کہنے لگیں انہوں نے تین دن سے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ لہذا ان سے بات کرو تا کہ کچھ تناول فرمائیں چنانچہ نافع بن جبیر نے لب کشائی کی جسارت کی اور سعید بن مسیب سے کہنے لگے: جب تک آپ دنیا میں بقید حیات ہیں تب تک آپ اہل دنیا میں سے ہیں۔ لہذا اہل دنیا کے لئے اس چیز کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس سے ان کی حالت درست رہے۔ بھلا کیا ہی اچھا ہوگا اگر آپ کچھ تناول فرمائیں! فرماتے گئے: بھلا وہ آدمی کیسے کچھ کھا سکتا ہے جسے ہماری بھیسی حالت کا سامنا ہو، یعنی جس نے تمھوڑی دیر کے بعد جنم یا جنت کی طرف سدھار جانا ہے۔ نافع کہنے لگے: اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو شفا بخشے چونکہ مسجد میں آپکا ہمہ وقت موجود ہونا شیطان کو قصہ دلاتا ہے (لہذا شفا طے کی تو آپ مسجد جائیں گے اور شیطان کو قصہ آئے گا)۔ فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کے

لے (دل و دماغ) جس سے اس کے مالک کی اولاد پیدا ہوئی ہو۔ اس کو آقا فرودخت نہیں کر سکتا اور آقا کے نطفہ سے پیدا ہونے والی اولاد آزاد ہوتی ہے۔ نیز آقا کے مرنے کے بعد یہ لوٹتی بھی آزاد ہو جاتی ہے۔ (تنوہی)

درمیان سے سلامتی کے ساتھ نکال لیا ہے۔ (میرے لئے یہی بہتر ہے)۔

۱۸۹۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن فروخ، سلام بن مسکین، عمران بن عبد اللہ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو تینتیس ہزار درہم سے کچھ زیادہ پیش کئے گئے کہ وہ انہیں قبول فرمائیں، چنانچہ جواب میں انہوں نے فرمایا: مجھے ان درہم کی حاجت ہے اور نہ ہی بنو مروان کو حتیٰ کہ اللہ سے میری ملاقات ہو جائے اور پھر وہ میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمائے۔

۱۸۹۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، احمد بن محمد خزاعی، قعنبی، مالک بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے ایک غلام سے دو تہائی درہم کے بارے میں جھگڑا کیا کرتے تھے۔ حالانکہ ان کے چچا زاد بھائی نے انہیں ایک مرتبہ چار ہزار درہم پیش کئے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (کیونکہ غلام کی کمائی خدا نے مالک کی قرار دی ہے۔ جبکہ ممکن ہے کہ چچا زاد بھائی کا ہدیہ دین میں رخصت کا باعث ہو۔)

۱۸۹۳- ابن المسیب کی عورتوں سے احتیاط..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ایوبہ (ابی شیبہ)، علفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میری عمر اسی سال تک پہنچ چکی ہے اس کے باوجود میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر (از روئے فتنہ کے) کوئی چیز زیادہ خوفزدہ نہیں۔

۱۸۹۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ایوبہ (عثمان بن ابی شیبہ)، علفان، حماد بن سلمہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بلحاظ عمر اسی سال تک پہنچ چکا ہوں میرے نزدیک عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز (بلحاظ فتنہ) زیادہ خوفزدہ نہیں۔ جبکہ اس وقت ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی۔

۱۸۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سفیان بن عیینہ، علی بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان جب کسی چیز سے مایوس ہو جاتا ہے تو عورتوں کے پھندے کے ذریعے حملہ آور ہوتا ہے۔ علی بن زید کہتے ہیں: مجھے سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے خبر دی ہے (در آں حالیکہ اس وقت وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور ان کی ایک آنکھ کی بصارت ختم ہو چکی تھی اور دوسری آنکھ کی بھی نگاہ کمزور پڑ چکی تھی) کہ سب سے زیادہ ڈر مجھے عورتوں کے فتنے کا ہے۔

۱۸۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ایوبہ (عبد اللہ)، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابورقیہ رشیدی، ابن وہب، ابن جریج، عبید اللہ بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب ارشاد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی قدرت بندوں پر حاوی ہے۔ پس جس نے اپنے آپ کو بلند کیا اللہ تعالیٰ اُسے نیچا کر دیتے ہیں اور جس نے اپنے آپ کو کمتر سمجھا اللہ اسے برتر بنا دیتے ہیں۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے تلے اعمال کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں اسے اپنے سامنے تلے سے باہر نکال دیتے ہیں جسکی وجہ سے اسکی بے پردگی لوگوں کے سامنے آشکارہ ہو جاتی ہے۔

۱۸۹۷- بنی مروان کیلئے ابن مسیب کا بددعا کرنا..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، حجاج، حماد بن سلمہ، علی بن زید کہتے ہیں: ہم نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: آپ کی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ کو حج سے اس بات نے روک رکھا ہے کہ آپ نے اللہ کے واسطے منت مان رکھی ہے کہ جو نبی آپ کی نظر کعبۃ اللہ پر پڑے گی تو آپ مروان کے لئے بددعا کریں گے؟ فرمایا: بہر حال میں نے تو ایسا نہیں کیا ہاں البتہ جب بھی میں نے نماز پڑھی ہے بنی مروان کے لئے ضرور بددعا کی ہے حالانکہ میں نے میں سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کیے ہیں جبکہ مجھ پر زندگی میں صرف ایک حج فرض کیا گیا ہے۔



۱۸۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، ابو عباس ثقفی، حمید بن سعید، عطف بن خالد، ابن حرمہ کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کسی کو گالی دیتے ہوئے نہیں سنا، مگر انہیں صرف اتنا کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فلاں کو قتل کرے وہ پہلا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو تبدیل کیا حالانکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس آدمی کے لئے فراموش ثابت ہو اس کے لئے ولد کا نسب بھی ثابت ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں“ علیٰ

۱۸۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیمان، سلام بن مسکن، عمران بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ دینار، درہم اور کوئی چیز قبول نہ فرماتے تھے، عمران بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات سعید بن مسیب کو مشروبات پیش کئے جاتے لیکن وہ اعراض فرما لیتے تھے۔

۱۹۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ بن ربیعہ، ابراہیم بن عبد اللہ کتانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو درہم مہر کے عوض میں اپنی بیٹی کی شادی کرادی تھی۔

۱۹۰۱- ابن المسیب ”کی بے مثال قربانی“..... ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن عثمان، عبد اللہ سلیمان بن اشعب، احمد بن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی وداعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس پابندی سے جا کر بیٹھا تو، ایک مرتبہ چند دن غیر حاضری کے بعد جانے کا اتفاق ہوا سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اتنے دن تک کہاں غائب رہے؟ میں نے کہا میری بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے حاضر نہ ہو سکا فرمایا: مجھے کیوں زخردی! میں بھی تجھ پر وٹھن میں شریک ہوتا..... چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب میں اٹھنے لگا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے دوسری بیوی کا کوئی انتظام کیا؟ میں نے جواب دیا: میں غریب نادار اور دو چار پیسے کی حیثیت کا آدمی ہوں، میرے ساتھ کون شادی کرے گا؟ فرمایا میں کروں گا، تم تیار رہو، میں نے کہا بہت خوب۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اسی وقت حجر وصلو اور مختصر سا خطبہ نکاح پڑھا اور اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے دو تین درہم مہر کے عوض کر دیا۔ میں وہاں سے اٹھا تو فریاد مسرت میں میری بچھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کروں گھر پہنچ کر رخصتی کے لئے قرض کی گھر میں پڑ گیا۔

شام کے وقت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اپنی لڑکی کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پہلے دو رکعت خود پڑھیں اور دو رکعت لڑکی سے پڑھوائیں، اس کے بعد لڑکی کو لئے ہوئے میرے گھر تشریف لائے۔ میں مغرب کے بعد روزہ افطار کرنے کے لئے جا رہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا: سعید! میں نے سعید نام کے جتنے حضرات بھی مدینہ میں موجود تھے سوچے، مگر کچھ مجھ میں نہ آیا کہ کون سعید ہیں؟ جبکہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی طرف خیال بھی نہیں گیا چونکہ وہ اپنے گھر اور مسجد کے علاوہ کہیں بھی آتے جاتے نہیں تھے۔ اسی تذبذب میں اٹھ کر دروازہ کھولا، دیکھا تو سامنے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کھڑے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے کہا: آپ نے کیوں زحمت گوارا کی؟ مجھے بلا بھیجا ہوتا، فرمایا: نہیں مجھے تمہارے پاس آنا چاہیے تھا، میں نے عرض کیا فرمائیے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا: تم تمہارا آدمی تھے اور تمہاری بیوی موجود تھی۔ میں نے خیال کیا کہ تمہارا نام کیوں رات بسر کرو، اس لئے تمہاری بیوی کو لے کر آیا ہوں۔ وہ ان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی، انہوں نے اس کو دروازے کے اندر کر کے باہر سے دروازہ بند کر دیا، میری بیوی شرم سے گر پڑیں۔ میں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد چھت پر چڑھ کر پڑوسیوں میں اعلان کیا کہ آج سعید بن مسیب نے اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیا ہے اور اسے میرے گھر بچھا گئے ہیں، میری ماں نے تین دن تک دستور کے مطابق اس کو خوب بنایا سنوارا، بنے سنورنے کے بعد میں نے اس کو دیکھا تو وہ نہایت حسین و جمیل، کتاب اللہ کی حافظہ، سنت رسول اللہ ﷺ کی عالمہ اور حقوق شوہر سے

باخوبی واقف عورت تھی۔

ابن ابی وداعہ کہتے ہیں: اس کے بعد تقریباً ایک مہینے تک میں سعید بن مسیب کے پاس گیا اور نہ ہی وہ میرے پاس تشریف لائے۔ ہالہ خرمی نے ہی ان کے پاس جانے کی جسارت کی، جب ان کے پاس گیا تو وہ حلقہٴ تمیذاں میں تشریف فرما تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کے جواب سے مجھے ممنون فرمایا اور اس سے زیادہ مجھ سے کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ اہل مجلس منتشر ہو گئے اور جب میرے علاوہ ان کے پاس کوئی نہ رہا، فرمایا: اس انسان کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اے ابو محمد! خیریت ہے، بائیں حال کہ دوست خوش ہوں اور دشمن رنجیدہ۔ فرمایا: اگر تمہیں کسی قسم کی گزند کا شبہ ہو تو یہ عصا ساتھ لیتے جاؤ۔ (یعنی اگر میری بیٹی تمہاری فرما تیر داری میں کوئی کمی کرے تو اس کلاڑی سے خبر لیتا) اس کے بعد میں اپنے گھر کو واپس لوٹ آیا اور دوسرے دن سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے میں ہزار درہم میری طرف بھجوا دیئے۔

عبداللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی بیٹی کو عبدالملک اپنی بہو بنانا چاہتا تھا اس نے اپنے ولی عہد ولید بن عبدالملک کے ساتھ اس کی نسبت کا پیغام بھیجا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے دو ٹوک الفاظ میں انکار کر دیا۔ عبدالملک نے ان پر بہت دباؤ ڈالا اور مختلف قسم کی سختیاں کیں۔۔۔۔۔ مگر سعید بن مسیب برابر انکار پر قائم رہے۔ حتیٰ کہ عبدالملک نے ناامید ہو کر انہیں سوکڑے لگوائے، سخت مروی کے دن ان پر ٹھنڈے پانی کا سٹکا بھاپایا اور اہانت کی غرض سے ان کا ہاتھ اوجھا نہیں پڑھوایا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ابن ابی وداعہ وہ کثیر بن عبدالمطلب بن ابی وداعہ ہیں۔

۱۹۰۲۔ ہر مشکل کے حل کی دعا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبداللہ کا جب، حسن بن علی طوسی، محمد بن عبدالکریم، یحیٰ بن علی، یحییٰ بن سعید کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ میں چاندنی رات میں مسجد میں چلا گیا۔ میرا خیال تھا کہ صبح ہو چکی ہے لیکن رات اپنے حال پر جوں کی توں ہے کہ ختم ہونے کو آتی نہیں۔ میں نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور پھر اس کے بعد دعا مانگنے میں مصروف ہو گیا، اچانک مجھے پیچھے سے فہمی آواز سنائی دی کہ اے اللہ کے بندے! کہو، میں نے کہا: کیا کہوں؟ پھر آواز آئی کہ 'کہو' اے اللہ! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں بے شک تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ ہر چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور جس امر کو تو چاہے وہ ہو جاتا ہے'۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی ان کلمات کو تمہید بنا کر کسی مشکل کے حل کی اللہ سے دعا مانگی اللہ نے اس مشکل کو میرے لئے آسان فرمایا۔

۱۹۰۳۔ حدیث رسول کا ادب اور حکمرانوں سے رویہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، احمد بن ولید، یعقوب بن مسیب، مطلب بن حنظل کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ مطلب بن حنظل سعید بن مسیب کے پاس آئے اور وہ بوجہ مرض کے لیٹے ہوئے تھے۔ مطلب بن حنظل نے ان سے کسی حدیث کے متعلق دریافت کیا، فرمایا: مجھے شہادہ چنانچہ میری دونوں آنکھیں بٹھایا آپ فرمانے لگے: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کروں اور میں لیتا ہوں ہوں۔

۱۹۰۴۔ ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، ابو عباس، تھیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن یزید، یحییٰ بن مہران کے سلسلہٴ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان مدینہ آیا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک رات وہ نیند سے بیدار ہوا کوشش کے باوجود اسے دوبارہ نیند نہ آئی۔ حاجب کو حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دیکھو اگر مدینہ کا کوئی قصہ خواں مل جائے تو لے آؤ۔ حاجب مسجد میں گیا ایسے وقت میں یہاں کون ملتا۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ ذکر و مشغل میں مشغول تھے، حاجب انہیں پہچانتا نہ تھا، ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اشارہ سے ان (پہلے زمانہ میں رات بسر کرنے کیلئے لوگ قصہ گو یوں کو اجازت پر بلواتے تھے جو ان کو مختلف قصے سنایا کرتے اور سننے والوں کی رات کتنی تھی۔ اصغر)

کو بلایا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ حاجب نے خیال کر کے کہ یہ عدا متوجہ نہیں ہو رہا ہے۔ قریب جا کر اشارہ کیا اور کہا! میں نے تم کو اشارہ کیا تھا تم نے دیکھا نہیں؟ ابن سنیب رحمہ اللہ نے فرمایا اپنی ضرورت بیان کرو، حاجب نے کہا امیر المؤمنین کی آنکھ کھل گئی ہے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ کسی قصہ خواں کو لے آؤ، اس لئے تم چلو۔ سعید بن سنیب رحمہ اللہ نے پوچھا کیا مجھ کو بلایا ہے؟ حاجب نے کہا نہیں، انہوں نے کہا تھا کہ جا کر دیکھو اگر اہل شہر میں سے کوئی قصہ خواں ہو تو لے آؤ میں نے تم سے زیادہ مستعد کسی کو نہیں پایا۔ یہ سن کر سعید بن سنیب رحمہ اللہ نے کہا امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ یہ جواب سن کر حاجب سمجھا کہ یہ کوئی دیوانہ آدمی ہے اس لئے واپس لوٹ گیا اور عبدالملک سے کہا کہ سجدہ میں صرف ایک بوزھا شخص نظر آیا میں نے اس کو اشارہ کیا، مگر وہ اپنی جگہ سے نہ ہلا، پھر میں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ امیر المؤمنین نے مجھے کسی قصہ خواں کو بلانے کے لئے بھیجا ہے، اس شخص نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین سے جا کر کہہ دو کہ میں ان کا قصہ خواں نہیں ہوں۔ عبدالملک ان کے حراج سے باخوبی واقف تھا اس لئے یہ واقعہ سن کر اس نے کہا وہ سعید بن سنیب ہیں انہیں چھوڑ دو۔

۱۹۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن سحی، اصمعی، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن سنیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا ایک حقیر چیز ہے اور وہ ہر حقیر کی طرف زیادہ مائل ہونے والی ہوتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ حقیر وہ ہے جو اسے بقیر کسی حق کے اور بلاوجہ اس کا طالب ہو اور پھر غیر معروف مصرف میں اس دنیا کو استعمال کرے۔

۱۹۰۶- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوہاب، محمد بن عمرو عسقلانی، ابراہیم بن ادہم، ابویسٰی خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن سنیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالم امراء کے معاہدین سے آنکھیں دو چار کرو مگر باہر مجبوری تا کہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

۱۹۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، سلام بن مسکین، عمران بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالملک بن مروان کی وفات کے بعد سعید بن سنیب رحمہ اللہ کو ولید اور سلیمان کی بیعت کی دعوت دی گئی تو آپ نے فرمایا: میں قیامت کی صبح تک دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ ان سے کہا گیا: چلیں آپ اتنا کر دیں کہ (جس کمرے میں وہ موجود ہیں اس کے) ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر تشریف لے جائیں۔ اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جانے کا کہ سعید بن سنیب نے بیعت کر لی ہے: فرمایا مجھے ایسا کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بخدا! لوگوں میں سے کوئی بھی میری اقتداء نہیں کرے گا، چنانچہ بیعت نہ کرنے پر ابن سنیب رحمہ اللہ کو سو کوڑے لگائے گئے اور لوگوں کے سامنے انہیں رسوا کرنے کے لئے ننگوٹ پہنایا گیا۔

۱۹۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسین بن عبدالعزیز، ضمروہ، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید، رجاہ بن قہیل ایلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے، فرمایا: عبدالملک بن مروان کے مرنے کے بعد جب ولید اور سلیمان کی بیعت کا معاملہ کھڑا ہوا اس وقت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے سعید بن سنیب رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ کو تین چیزوں کا مشورہ دیتا ہوں، پوچھا: وہ کونسی عبدالرحمن نے کہا: آپ اپنی جگہ کو تبدیل کر دیں چونکہ آپ ایسے مقام پر ہیں جہاں آپ ہشام بن اسماعیل کو نظر آتے ہیں، فرمایا میں ہرگز ایسی جگہ کو تبدیل نہیں کروں گا جہاں میں نے چالیس سال سے قیام کر رکھا ہے۔ عبدالرحمن نے کہا: اگر یوں نہیں تو پھر آپ عمرہ کی فرض سے یہاں سے چلے جائیں فرمایا: جس چیز کی میں نے نیت نہیں کی اس میں اپنا مال کیوں خرچ کروں اور اپنی جان کیوں کھپاؤں؟ اب تم بتاؤ تیسری چیز کیا ہے؟ عبدالرحمن نے کہا پھر آپ بیعت ہی کر لیں۔ فرمایا مجھے بتاؤ، اللہ نے جس طرح تمہاری آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے اس طرح تمہارے دل کو بھی اندھا کر دیا ہے، آخر مجھے کیا مجبوری ہے؟ عبدالرحمن اس وقت تائینا ہو چکا تھا۔

رجاہ کہتے ہیں ہشام نے عبدالملک کو سارا واقعہ لکھ بھیجا عبدالملک نے جواب میں لکھا: تمہیں سعید سے کیوں پالا پڑا ہمیں ان

کی جانب سے کسی ناپسندیدہ بات کا سامنا نہیں، اچھا جب تم انہیں بیعت کی دعوت دو اور وہ انکار کر دیں تو انہیں تمیں کوڑے مارو اور لوگوں کے لئے نشان عبرت بنانے کے واسطے انہیں بالوں کا بنا لنگوٹ پہنا دو، چنانچہ ہشام نے انہیں بیعت کی دعوت دی فرمایا میں دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت نہیں کروں گا۔ رجاہ کہتے ہیں ہشام نے انہیں تیس کوڑے مروائے بالوں کا بنا لنگوٹ بھی پہنایا اور سرعام لوگوں کے سامنے کھڑے کر دیے گئے۔

رجاہ کہتے ہیں مجھے اہلیوں نے بتایا جو کہ مدینہ منورہ میں محکمہ پولیس میں ملازم تھے کہ ہم جانتے تھے کہ بحالت خوشی لنگوٹ نہیں پہنایا جا تا لہذا ہم نے کہا: اے ابو جہرا آپ کو قتل کیا جائے گا جب آپ نے یہ لنگوٹ سڑھورت کے لئے پہن لیا۔ جب انہیں کوڑے مارے جا چکے تو سعید بن مسیب نے فرمایا ایلہ کے جلد بازو اگر مجھے قتل کلم گمان نہ ہوتا میں لنگوٹ ہرگز نہ پہنتا۔

۱۹۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ابن ابی اسحاق، یحییٰ بن عیسیٰ، ابو عیوبہ، قتادہ کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا جبکہ آپ کو بالوں سے بنا ہوا لنگوٹ پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ میں نے اپنے معاون سے کہا: مجھے ان کے قریب کر دے۔ اس نے مجھے ان کے قریب کر دیا اور میں ان سے اس خوف کے مارے سوال کرنے لگا کہ کہیں یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائیں لیکن وہ مجھے تسلی دینے لگے۔ لوگ اس امر کو دیکھ کر تعجب کر رہے تھے۔

۱۹۱۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن قاسم بن بشار انباری، ابوہ قاسم بن بشار، قاسم بن سعید اللہ بن احمد بن حارث، عمرو عدوی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں مدینہ کے والی نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا: سعید بن مسیب کے علاوہ تمام اہل مدینہ نے ولید اور سلیمان کی بیعت پر اتفاق کر لیا ہے۔ عبد الملک نے جواب لکھا: تلوار کے زور پر ان سے بیعت لو۔ اگر بیعت کر لیں تو فہماور نہ انہیں پچاس کوڑے مارو اور مدینہ کے بازاروں میں چکر لگواؤ۔ مدینہ میں جب عبد الملک کا خط پہنچا تو موقع غیبت سمجھ کر سلیمان بن یسار، مروہ بن زبیر اور سالم بن عبد اللہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ کو خبر دیں کہ والی مدینہ کو عبد الملک بن مروان نے خط لکھا ہے کہ اگر آپ بیعت نہ کریں تو آپ کی گردن ازادی جائے، ہم آپ کے دفاع کی خاطر آپ پر تمہیں ہاتھیں پیش کرتے ہیں، ان میں سے کوئی ایک مان لیجئے۔ اول یہ کہ والی نے اتنی بات مان لی ہے کہ عبد الملک کا خط آپ کو پڑھ کر سنایا جائے اور آپ اس کے جواب میں بیعت کا اقرار کریں اور نہ ہی انکار، اس طرح لوگوں میں مشہور ہو جائے گا کہ سعید بن مسیب نے بیعت کر لی۔ فرمایا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ جب کسی چیز کا انکار کر دیتے پھر ساری دنیا گئی رہے اسکا اقرار نہیں کروا سکتی تھی۔ پھر ابن المسیب نے فرمایا: اچھا ایک بات ہو چکی دو باتیں باقی رہتی ہیں وہ بھی جلدی کر لو۔ کہنے لگے دوسری یہ کہ آپ کچھ دنوں تک گھر ہی میں نشست و برخاست رہیں اور مسجد کی طرف تشریف نہ لے جائیں۔ اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ جب آپ کو مجلس درس میں تلاش کیا جائے گا تو آپ پکود ہاں نہیں پایا جائے گا فرمایا: ہمسوزن کو اپنے کانوں سے جی علی الصلاۃ وادی علی الفلاح کہتے سنتا ہوں لہذا میں ایسا بھی نہیں کر سکتا۔ کہنے لگے: تیسری بات یہ کہ آپ اپنی مجلس سے کہیں اور منتقل ہو جائیں اور والی آپ کو مجلس سے بلوانے کا تو آپ مجلس سے غائب ہوں گے۔ اس طرح وہ پھر آپ سے بیعت لینے کے اصرار سے رک جائے گا۔ فرمانے لگے: جملہ قس سے ڈر کر میں ایک بات بھی آگے اور نہ ہی پیچھے رہوں گا۔ یہ حضرات مشیرین نامید ہو کر ان کے پاس سے چلتے بنے اور ان کے دیکھا دیکھی سعید بن مسیب رحمہ اللہ مسجد کی طرف نماز ظہر پڑھنے چل پڑے اور حسب سابق اسی مجلس میں تشریف فرماتے رہے۔

والی نے ظہر کی نماز پڑھ کر آپ کو اپنے پاس بلایا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کا خط آیا ہے اور اس میں لکھا ہے: آپ بیعت کر لیں ورنہ ہم آپ کا سر قلم کر دیں گے۔ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ والی نے جب دیکھا کہ وہ اسکا اصرار کا مثبت جواب نہیں دے رہے تو انہیں کھلی جگہ کی طرف نکال کر لے گیا۔ ان کی گردن کھینچی گئی اور تلواریں سونت لی گئیں

مگر آپ تھے کہ پہاڑ بٹے تو بٹے لیکن ابن المسیب نہ بٹے اور ان کے پائے اثبات میں سر مو برابر بھی لغزش نہ آئی اور اپنے موقف پر ہی مصر رہے چنانچہ جب والی نے انکس دیکھا کہ وہ ان کو ذرا اس سے مس نہیں کر سکا تو ان کے کپڑے اتار لئے گئے اور انہیں لنگوٹ پہنایا گیا۔ اس موقع پر فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ میں قتل نہیں کیا جاؤں گا تو اس لنگوٹ میں میری شہرت نہ کی جاتی۔ بالآخر والی نے انہیں پچاس کوڑے مارے اور پھر انہیں مدینہ کے بازاروں میں پھینکوائے۔ چنانچہ والی نے جب سعید بن مسیب کو پاس کیا لوگ اس وقت عصر کی نماز سے فارغ ہو کر گھروں کو واپس جا رہے تھے۔ فرمایا گیا: یہ سب کچھ ان چہروں کے لئے ہوا جنکی طرف میں نے چالیس سال سے نظر نہیں کی تھی۔

محمد بن قاسم کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ کو سعید بن مسیب کی حدیث مسند بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے بھول ہو گئی ہے وہ کہہ رہے تھے جب سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کوڑے مارنے کے لئے ان کے کپڑے اتارے گئے تو ایک عورت کہنے لگی یہ تو رسوائی کا مقام ہے۔ چنانچہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس عورت کو جواب دیا: ہم تو رسوائی کے مقام سے بھاگے ہیں، یہ رسوائی کا مقام نہیں ہے۔ ۱۹۱۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عباس بن طفیل، احمد بن زید، ضمیرہ، ابن شدوب، عبد اللہ بن قاسم کہتے ہیں میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا بیٹھا فرمانے لگے: مجھے مجالست سے منع کیا گیا ہے میں نے کہا: میں اجنبی آدمی ہوں فرمایا: تب مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں علم سکھلاؤں۔

۱۹۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ابو شجاع، علاء بن عبد الکریم کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جا کر بیٹھے کیا فرمانے لگے: مجھے تو مجالست سے روک دیا گیا ہے۔ ۱۹۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلد، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث جوہری، عقیان، ہمام قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بیٹھنے کا ارادہ کرتا تو وہ فرماتے: ارباب اقتدار نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں اور مجھے مجالست سے روک دیا ہے۔

۱۹۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، عوف بن خالد، ابن حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب نے فرمایا: قرآن مجید کا نام اسم التفسیر کے ساتھ مٹھی اور مسجد کا مسجد نام مت لو چونکہ جو چیز اللہ کی ہو وہ عظیم الشان اور حسین و جمیل ہوتی ہے، نہ کہ مصغر۔

۱۹۱۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو عثمان بن ابی شیبہ، اسماعیل بن عیاش، عبد الرحمن بن حرمہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ کوئی انسان بھی ایسا نہیں تھا جو جرات کر کے سعید بن مسیب سے کچھ پوچھے مگر پہلے سوال کرنے کی اجازت لیتا تھا جیسا کہ کسی امیر سے اجازت لی جاتی ہے۔

۱۹۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، عبد الرحمن مرقی، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ اس آدمی میں کچھ بھلائی نہیں جو جمع مال کا ارادہ نہ رکھتا ہوتا کہ اس سے اپنے حقوق ادا کرے اور لوگوں کی زبانوں کو لغویت سے باز رکھے۔

۱۹۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، احمد بن داؤد سجستانی، حسن بن سوار، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے وفات پائی تو انہوں نے دو یا تین ہزار دینار ورشہ کے لئے ترکہ میں چھوڑے اور فرمایا: میں نے ترکہ میں اتنے سارے دینار صرف اس لئے چھوڑے ہیں تاکہ ان کے ذریعے اپنے دین اور حسب کو کھنڈار کھسکوں۔

یہ حدیث ثوری نے یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے طریق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک سو دینار ترکہ میں چھوڑے

ہیں اور فرمایا ان کے ذریعے میں اپنی دینداری، عزت اور حسب کو محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

۱۹۲۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ ثعلب نومی، ذؤیب بن عمامہ، محمد بن حسن غفاری، محمد بن عبد اللہ بن اخی زہری، ابن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا: جو آدمی اللہ سے مستغنی و بے نیاز ہو اوہ لوگوں کا محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۹۲۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عادم، حماد بن زید، علی بن زید کے سلسلہ سند سے روایت ہے علی کہتے ہیں ایک مرتبہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا میں نے ریشم کا ایک جبہ پہن رکھا تھا، فرمایا: تو نے بڑا عمدہ جبہ پہنا ہے۔ میں نے کہا یہ جبہ مجھ سے تمہی جدا نہیں ہوتا کیونکہ سالم (جلدی بیماری) نے اسکا فساد مجھ پر ڈال دیا۔ (اس وجہ بدرجہ مجبوری پہنا ہے۔) سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرمانے لگے: اپنے دل کی اصلاح کرو اور جو کچھ چاہے پہنو۔

### سعید ابن مسیب کی سند سے چند احادیث

۱۹۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، داؤد بن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرؓ نے مسجد نبوی کے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو عقرب خدا کے حکم رجم (زانی اور زانیہ کو سنگسار کرنے) کو جھٹلائیں گے اور کہیں گے: یہ حکم تو قرآن مجید میں نہیں ہے۔ اگر میں قرآن مجید میں زیادتی کو مکروہ و حرام نہ سمجھتا آخری ورق پر لکھوادیتا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حکم رجم پر عمل کیا۔ ابو بکر صدیقؓ نے بھی عمل کیا اور میں نے بھی حکم رجم پر عمل کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید نے بھی اس حدیث کو سعید بن مسیب سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۲۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، عبد الرحمن، یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب کو بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: تم آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے بچو۔

۱۹۲۴- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن منصور رمانی، معانی بن سلیمان، حکیم بن نافع، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے امانت اٹھالی جائے گی اور آخر میں صرف نماز باقی رہے گی لیکن بہت سارے ایسے نمازی ہوں گے جن میں بھلائی کی کچھ توقع نہیں ہوگی۔

۱۹۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، یعقوب بن حمید بن کاسب، عبد اللہ بن عبد اللہ اموی، حسن بن حر، یعقوب بن عقبہ بن انیس کے سلسلہ سند سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غلاموں کو سامانِ فخر بنایا اللہ تعالیٰ اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکا دیتے ہیں۔

۱۹۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر محمود بن مروزی، احمد بن یعقوب، ولید بن سلمہ، یونس بن یزید، ابن شہاب زہری، احمد، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم آذانِ سنو فوراً کھڑے ہو جاؤ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف

۱۔ المعجم الصغير للطبرانی ۱ / ۱۳۸۔ و مجمع الزوائد ۷ / ۳۲۱۔ و لسان المیزان ۳ / ۲۲۶۔ و کنز العمال ۹۵ / ۵۳۔

۲۔ التحف السادة المتقين ۹ / ۳۶۳۔ و الزهد للامام احمد ۹۰ / ۳۹۰۔ و ترمذی الاحیاء ۳ / ۲۵۳۔ و الضعفاء للعقيلي ۲ / ۲۴۱۔

و كشف الخفاء ۲ / ۳۲۳۔ و الدر المنثور ۱۵۲ / ۲۵۰۳۲۔

سے یہی عزیمت ہے۔  
 ۱۹۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن طلحی، ابو حصین محمد بن حسن وادعی، یحییٰ حمانی، قیس بن ربیع، عبداللہ بن عمران، علی بن زید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت علی بن ابی طالب کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا کہ کوئی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے؟ جواب دیا کہ عورتیں مردوں کو دیکھیں اور نہ ہی مرد انہیں دیکھیں۔ چنانچہ حضرت علیؑ نے یہ جواب نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہؑ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔

۱۹۲۸- اللہ سے ڈرنے والا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، سعید بن علی بن طفیل، اسحاق بن عمر، نصر بن ثابت، یحییٰ بن سعید، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت علیؑ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ قوی تر ہو جاتا ہے اور اپنے شہر و علاقہ میں امن و سلامتی کے ساتھ چلتا پھرتا ہے۔

۱۹۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد بن عبدالرحمن، یزید بن ہارون، سفیان بن حسین، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دورانِ مقابلہ جس آدمی نے ایک گھوڑا دو گھوڑوں کے درمیان داخل کیا در آنحالیکہ اسے اعتماد نہیں کہ وہ سبقت لے جائے گا تو یہ مرتجع جو آہازی ہے۔

۱۹۳۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن بکر بن حیان، عمر بن حصین، ابراہیم بن عطاء، یزید بن عیاض، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے عمار بن یاسر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن خلق اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اخلاق ہے۔

۱۹۳۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد، حبیب بن کاتب، مالک، عن ابن اخیار الزہری، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے ابی بن کعب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: عمر کی وفات پر اسلام کو لیکر ہے۔

۱۹۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن حسن، احمد بن اسحاق، خشاب رقی، رزق ابو القاسم محسی، حکم بن عبداللہ ابی، زہری، سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوئی نہ کوئی عظمت و شرافت ہوتی ہے جس سے لوگ رونق حاصل کرتے ہیں اور میری امت کی رونق و شرافت قرآن مجید ہے۔

۲۰۱۔ الاحادیث الضعیفۃ / ۱ / ۷۱. وکنز العمال / ۱۰۰۱ / ۲۱۰

۳۔ تاریخ اصہبان للمصنف / ۲ / ۶۳، ۲۳۸. واتحاف السادة المتقين / ۸ / ۶۲۱. وکشف الخفاء / ۱ / ۳۷۳.

۴۔ المستدرک / ۲ / ۱۱۳. والسنن الکبریٰ للبیہقی / ۱۰ / ۲۰. وسنن ابی داؤد. کتاب الجہاد باب ۶۹. وسنن ابن ماجہ

۲۷۸۶. وسنن الدار القطنی / ۳ / ۱۱۱. ۳۰۵. والمصنف لابن ابی شیبہ / ۱۲ / ۳۹۹. والمعجم الصغیر للطبرانی / ۱ / ۱۶۹  
 ومشکاۃ المصابیح / ۳۸۷۵.

۵۔ مجمع الزوائد / ۸ / ۲۰. واتحاف السادة المتقين / ۷ / ۳۲۰. والدر المنثور / ۲ / ۷۵. والترغیب والترہیب / ۳ / ۳۰۶.  
 وکنز العمال / ۵۱۳۰.

۶۔ مجمع الزوائد / ۹ / ۷۴. والمعجم الکبیر للطبرانی / ۱ / ۲۱. واتحاف السادة المتقين / ۱۰ / ۳۱۳. وکنز العمال / ۳۲۷۳۶.

### (۱۷۱) عروہ بن زبیر رحمہ اللہ

مدینہ منورہ کے تابعین کرام میں سے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بھی ہیں مدینہ کے فقہائے سوجہ میں انکا شمار ہوتا ہے۔ طاعت خداوندی کو انہوں نے ساری عمر اپنا شعار بنایا۔ مختلف آزمائشوں میں جتلا رہے۔ اور باعث ثواب سمجھے کران سے نیر آزا ہوئے، مجتہد مطلق، عبادت گزار اور دائمی روزہ دار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف معرفت احسانات اور آزمائشوں کا خفاء ہے۔

۱۹۳۳- چار لوگوں کی چار دعائیں اور ان کی قبولیت ..... احمد بن بندار، عبداللہ بن سلیمان الاشعث، سلیمان بن معبد، اسمعی،

عبدالرحمن بن ابی زناد، ابوہ ابو زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عروہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر، مصعب بن زبیر اور عبداللہ بن عمر ایک حجرے میں جمع تھے۔ کسی نے تجویز کی کہ ہم لوگ اپنی اپنی آرزوئیں پیش کریں۔ سب نے اسے پسند کیا۔ سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر نے کہا: میری آرزو یہ ہے کہ مجھے خلافت ملے۔ عروہ رحمہ اللہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ مجھ سے علم حاصل کیا جائے۔ مصعب رحمہ اللہ نے کہا میری تمنا یہ ہے کہ عراق کی ایک خوبصورت عورت اور قریش کی دو عورتیں عائشہ بنت طلحہ، سکیبہ بنت حسین میرے عقد میں آجائیں۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میری تمنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بھرپور مغفرت فرمائے۔

چنانچہ خدا نے ان چاروں کی دعا قبول فرمائی اور ہر ایک کی تمنا پوری ہوئی، امید ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر کی مغفرت بھی کر دی ہوگی۔

۱۹۳۴- ابویحییٰ اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، سفیان، زہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس سماع حدیث کے لئے لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں ہم ان کے پاس آئے تو فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم سیکھو۔

۱۹۳۵- ابویحییٰ اصفہانی، ابوہامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو، ابیہالی، اسمعی، ابن ابی زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے ہم کسی دوسری کتاب کو نہیں رکھیں گے، سو میں نے اپنی بہت ساری کتابیں مٹا ڈالی ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ میری کتابیں میرے پاس موجود ہوں چونکہ کتاب اللہ کا معاملہ کافی حد تک مضبوط ہو چکا ہے۔

(لہذا غیر قرآن کا قرآن مجید کے ساتھ غلط ملط ہونے کا شک و شبہ دور ہو چکا ہے چونکہ قرآن مجید کا جمع دوبار ہو چکا اس کے لئے دنیا میں عام ہو چکے ہیں اب اس میں غلط ملط ہونے کا ڈر نہیں رہا۔ بتوئی۔)

۱۹۳۶- امامت کے تقاضا میں عروہ کی نرمی ..... ابویحییٰ اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن یحکار، محمد بن فضالک

۱- تہذیب التہذیب ۷/ ۱۸۰ و التاریخ الکبیر ۷/ ۳۱۔ والحوح والتعلیل ۶/ ۳۹۵۔ وطبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۸  
 ۲- نام عروہ، ابو عبداللہ کنیت مشہور صحابی حواری رسول اللہ ﷺ ہیں عوام کے فرزند، ابو بکر محمد تقی کے نواسے اسما کے لخت جگر تھے۔ حضرت عمر کے آخر عہد میں پیدا ہوئے ۹۴ ہجری میں وفات ہوئی۔ اپنے زمانہ میں صاحب ثروت لوگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا بڑے فیاض تھے روزانہ غسل کرتے لباس فاخر و زیب تن کرتے تھے۔



کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس مصعب بن زبیر کے بیٹوں کا مال و وصیت رکھا۔ پھر وہ اور ام طلحہ عائشہ بنت طلحہ بن عبد اللہ شام کی طرف نکل گئے۔ چنانچہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ طلحہ نے مال و وصیت سے گھر تعمیر کرنے اور غلام اونٹ اور بکریاں خریدی ہیں شروع کر دی ہیں۔ عروہ جب طلحہ کے پاس آئے تو اپنے آنے کی وجہ ان سے بیان کرنا ناپسند بھی اور مال کا تقاضا بھی نہ کیا چنانچہ عروہ رحمہ اللہ ان سے ملے مگر مال کا تقاضا نہ کرتے طلحہ نے ایک دن ان سے کہا کیا تم اپنا مال واپس نہیں لیتے؟ جواب دیا جی ہاں واپس لیتا ہوں۔ کہا: اپنا اٹیچی بھیج کر اپنا مال لے لو۔ عروہ رحمہ اللہ نے پوچھا! کب؟ کہا: جب تم چاہو لے لو، چنانچہ عروہ رحمہ اللہ نے اپنا اٹیچی بھیجا لیکن اچانک جس گھر میں مال رکھا تھا وہ منہدم ہو گیا۔ مال اس سے نکالا اور اٹیچی عروہ رحمہ اللہ کے پاس آ گیا اور آگے سے عروہ رحمہ اللہ نے ذیل کے شعر بطور تمثیل کے پڑھنے شروع کر دیئے۔

فما استخبات فی رجل حبیئاً..... کمثل الدین او حسب عتیقی  
ذو الاحساب اکرم ما ثرات..... واصبر عند نالیۃ المحقوق .

میں نے ایک آدمی کے بارے میں ایک چیز پوشیدہ کی اور پھر اس کا اس سے پوچھا جیسے دین اور عہدہ حسب و نسب، حبیبوں والے خاندانی و موروثی عزت و وقار کے اعتبار سے اکرم و اشرف ہوتے ہیں اور حقوق کا حادش جب انہیں پیش آتا ہے تو صبر آزما ہوتے ہیں۔

۱۹۳۷- عروہ کے فرمودات..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن شاہین، مصعب بن عبد اللہ زبیری، ابو عبد اللہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا: بہت سارے ایسے ذلت کے کلمات ہیں جنہیں میں نے سن کر برداشت کیا تو ان کلمات ذلت نے مجھے طویل عزت بخشی۔

۱۹۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، حفص بن غیاث، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں جب تم کسی آدمی کو تنگی کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس تنگی کے ضمن میں کچھ اور نیکیاں بھی اس کے ہاں موجود ہیں اور جب تم کسی کو برائی کرتے ہوئے دیکھو تو سمجھ لو کہ اس برائی کے ضمن میں کچھ اور برائیاں بھی ہیں پس یقیناً تنگی پوشیدہ نیکیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور برائی پوشیدہ برائیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۱۹۳۹- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق قاضی ناصر بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ، احمد بن عبد العزیز جوہری، عمر بن شیبہ ابو یزید، اسمعی، عبد الرحمن بن ابی زناد، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے..... عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو تم میں سے کوئی بھی اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنے کرم کی طرف اس کو ہدایت نہ دے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا کرم فرما ہے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکو اختیار کیا جائے، فرمایا کرتے تھے: اے بیٹو! علم حاصل کرو سو اگر تم قوم میں کم مرتبہ ہو تو ان میں تم بڑے مرتبہ والے بن جاؤ گے۔ ہائے افسوس ابو زحاجا جاہل قبیح تر ہے۔ اور فرمایا کرتے! جب تم شرکاً خوشناباس کسی کو پہننے دیکھو تو اس سے ڈرو، اور اگر لوگوں کے ہاں کوئی سچا آدمی ہے تو اس کے صدق کے ماتحت اور بھی سچائیاں ہیں اور جب تم خیر کا خوشناباس کسی آدمی کو پہننے دیکھو تو اس سے اپنی امید و اہستہ رکھو۔ اگر لوگوں کے درمیان کوئی برا آدمی ہے تو اس میں اور برائیاں بھی ہوں گی۔ لوگ اپنے اپنے زمانے کے لحاظ سے اپنے والدین کے مشابہ ہوتے ہیں۔

۱۹۴۰- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحاق ناصر بن علی، اسمعی، ابن ابی زناد، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عروہ فرمایا کرتے تھے: مشرف و مرتبہ کا بھی عاشق ہوتا ہے جس طرح حسن و جمال کا عاشق ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فلاں

عورت کے دل میں فلاں قبیلہ کی الفت پیدا کر دی ہے۔ وہ سب لمبے اور سفید ہیں اور تم نے سیاہ یونوں کو قبول کر لیا۔

۱۹۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، ابو معاویہ الضریر، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا اچھی بات حکمت ہے۔ تمہارا چہرہ اکھلا ہوا ہو نا چاہیے اور جنہیں تم عطیات دیجئے ہوان کے ہاں تم سب سے زیادہ پسندیدہ ہو گے۔

۱۹۳۲- حضرت عروہؓ کی قوت برداشت اور وظائف پر کاربندی..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابو حسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلہ سند سے مروی ہے..... کہ عروہ بن زبیر ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے ان کے ساتھ ان کے بیٹے محمد بھی تھے۔ اسی دوران محمد بن عروہ چوپایوں کے اصطبل کے پاس سے گزرے کہ اچانک ان کو کسی چوپائے نے لات مار دی جس سے وہ گر پڑے اور وہیں ان کی موت ہو گئی۔ اسی دوران عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا چھوڑا اکل آیا انہوں نے اس رات بھی اپنا یومیہ وظیفہ، ذکر و اذکار نہیں چھوڑا۔ ولید نے ان سے کہا پاؤں کٹوا دیجیے ورنہ یہ چھوڑا آپ کے بدن کو فاسد کر دے گا چنانچہ ان کا پاؤں آری کے ساتھ کاٹ دیا گیا وہ اس وقت بوڑھے ہو چکے تھے اور انہیں پاؤں کٹواتے وقت کسی نے بھی سہارا نہیں دیا تھا؟۔

جب ولید کے پاس سے واپس لوٹنے لگے فرمایا: ہمیں اس سفر میں عظیم مشقت سے دوچار ہونا پڑا۔

۱۹۳۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن محمد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کبھی اپنا وظیفہ نہیں چھوڑا علاوہ اس رات کے جس میں ان کا پاؤں کاٹا گیا اور وہ عین بن ایاس کے یہاں شاعر پڑھ رہے تھے:

لعمرك ما اھويت كفى لربيه..... ولا حملتني نحو فاحشة رجلى

ولا فادنى سمعى ولا بصرى له..... ولا دنلى رآى عليها ولا عقلى

واعلم انى لم تصبنى مصيبة..... من الدهر الا قد اصابت فتى قبلى

تیری عمر کی قسم! میں نے تجھ کو کبھی بے قراری کی وجہ سے بلند نہیں کی اور نہ ہی مجھ پر کبھی کسی نے حملہ کیا بیشل اس ناسور کے جو میرے پاؤں پر ہو گیا تھا۔ میرے کانوں اور آنکھوں نے میری قیادت نہیں کی اور نہ میری رائے و عقل نے اس پر دلالت کی۔ اور میں جانتا ہوں کہ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی بجز اس کے جو مصیبت زمانہ میں کسی نوجوان کو مجھ سے پہنچی۔

۱۹۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، یحییٰ بن طلحة، عیسیٰ بن یونس، عبد الواحد مولیٰ عروہ کہتے ہیں کہ میں عروہ رحمہ اللہ کے پاس تھا وہ روزے میں تھے کہ ان کا پاؤں جوڑے کاٹا گیا۔

۱۹۳۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، ابن ابراہیم، عبید اللہ بن سعد زہری، ہارون بن معروف، ضمروہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ ہر دن صحیف سے دیکھ کر ایک چوتھائی قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے، اور رات کو بھی اتنا ہی نماز میں پڑھتے۔ اپنے اس معمول کو انہوں نے صرف اس رات چھوڑا جس میں انہیں زہریلا چھوڑا ہو گیا تھا جسکی وجہ سے پاؤں کٹوانا پڑا۔

۱۹۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، یعقوب بن ابراہیم، عامر بن صالح زبیری، ہشام بن عروہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب ایک مرتبہ ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لے گئے وہیں ان کے پاؤں میں ایک زہریلا چھوڑا اکل آیا ولید ان سے کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو پاؤں کاٹنے کی رائے دیتا ہوں۔ چنانچہ ان کا پاؤں کاٹا گیا وہ روزہ میں تھے اور ان کے چہرے پر تکلیف

کے ذرا اثرات بھی نہیں تھے۔ اسی دوران وہیں انکا بڑا بیٹا اصطبل میں گیا اور کسی چوپائے نے اس کو ناگ مارا جس سے وہ مر گیا، چنانچہ ان کی مدینہ تشریف آؤی تک میں نے ان کے منہ سے کچھ نہیں سنا ہالا خریہاں آ کر فرمایا: اے اللہ! میرے چار اطراف تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے۔ میں اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں اور میرے چار بیٹے تھے ایک تو نے لے لیا اور تین میرے پاس باقی رہنے دیے اس پر بھی میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں بخدا! اگر تو نے لے ہی لیا ہے تو اُسے باقی رکھا ہے اور اگر تو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو عاقبت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

۱۹۴۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن متوکل، ابو حسن مدائنی، مسلمہ بن محارب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ بن زبیر و لید بن عبد الملک کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو قریش و انصار ان کے پاس ان کے بیٹے کی وفات پر تعزیت کرنے آئے۔ ان سے عیسیٰ بن طلحہ کہنے لگے اے ابو عبد اللہ! اللہ نے آپ کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا ہے چونکہ بخدا! آپ کو چلنے کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کتنا اچھا کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے سات بیٹے عطا فرمائے ان میں سے ایک کو واپس لے لیا اور باقی میرے پاس رہنے دیے اور ایک عضو واپس لیا اور پانچ اعضاء کو میرے پاس باقی رہنے دیا یعنی دو ہاتھ ایک پاؤں آنگھ اور کان۔

۱۹۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، عبد الرزاق، معمر زہری کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کے پاؤں میں زہریلا پھوڑا نکل گیا تھا اسکا اثر پنڈلی تک تھماؤ کر گیا۔ ولید بن عبد الملک نے ان کے پاس اطباء بھیجے تا کہ خاطر خواہ علاج کروائیں۔ طبیبوں نے کہا: اس پھوڑے کی کانٹے کے سوا کوئی دوائی نہیں ہے چنانچہ پاؤں کا ٹاٹا گیا مگر ان کا چہرہ شدت الم کی وجہ سے بسورہ تک نہیں۔

۱۹۴۹- دنیا کی رونق دیکھنے پر حکم خداوندی..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی دنیا کی زینت و رونق کو دیکھے وہ فوراً اپنے اہل خانہ کے پاس آئے انہیں نماز کا حکم کرے اور میرے کام لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے: "ولا تمدن عینیک الیٰ ما متعناہ ازواجنا منهم زهرة الحیاة الدنیا لفسھم فیہ" اور لوگوں کو جو ہم نے دنیا کی زندگی میں آرائش کی چیزوں سے بہرہ مند کیا ہے تاکہ ان کی آزمائش کریں ان پر نگاہ نہ کرنا۔

۱۹۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان مثنوی، احمد بن سلیمان طوسی، زبیر بن بکار، ابو ضمیر، انس بن عیاض، ہشام بن عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب عروہ نے غتیش مقام میں عمل لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے مسجد نبوی سے کنارہ کشی کی ہے؟ فرمانے لگے ان لوگوں کی مسجدیں ابھو لعب اور ان کے بازار لغویات کا گوارہ ہیں ان کے بازار مہنگائی کا گڑھ ہیں اور ان کے راستوں میں بے حیائی کی گرم بازاری ہے لہذا ان سے کنارہ کش عاقبت میں رہے گا۔

۱۹۵۱- عروہ کی سخاوت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن سنان، محمد بن اسحاق ثقفی، عبد اللہ بن سعید، ہارون بن معروف، ضمیر، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس جب خوش حالی کے دن آجاتے تو اپنے مکان کی دیوار میں شکاف بنا لیتے اور لوگوں کو آمد کا اذن عام دیدیتے۔ چنانچہ لوگ ان کے پاس آتے، کھاتے پیتے اور کھانا اپنے ساتھ بھی لے جاتے اور عروہ رحمہ اللہ سورہ کہف اور ذیل کی آیت بار بار تلاوت کرتے:

ولو لا دخلت جنتک قلت ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ  
جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو مایا اللہ لا قوۃ الا باللہ کیوں نہیں کہا؟

## عروہ کی سند سے مروی احادیث

شیخ کہتے ہیں کہ عروہ رحمہ اللہ کی سند سے بے شمار احادیث مروی ہیں خاص کر انہوں نے کبار صحابہ کرام اور صحابیات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۹۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن عبداللہ بن کناسرہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے زبیر بن عوام کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر کے سفید بالوں کو مختیر کر لیا کرو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔ عروہ کی حدیث مذکور غریب ہے ابن کناسرہ اس میں متفق ہیں۔

۱۹۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، ابن ابیہ، ابواسود، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے۔

عروہ کی حدیث غریب ہے عبداللہ بن ابیہ متفق ہیں۔ ابن مبارک اور ابن وہب وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ ۱۹۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر حسی، عبید بن غنم، ابو بکر بن اسد بن شیبہ، یحییٰ بن زکریا، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے سعید بن زید بن عمرو بن قیس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ظلماً ایک بالشت کے برابر بھی زمین قبضہ کی زمین کو اس کا طوق بنا کر سات زمینوں تک دھنسا یا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح مشہور ہے لیکن عروہ سے صرف ہشام روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن عمرو بن محمد بن محمد واسطی، قاسم بن محمد عبید اللہ بن عمر، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن بن عوف کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! اسلام حجر اسود کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے اسکا اسلام کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا ارشاد فرمایا: تو نے درست کیا۔ ایک جماعت نے اس کو ہشام بن عروہ کی سند سے مرسل روایت کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ عبید اللہ سے صرف قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں اور مقدم بن محمد اس میں متفق ہیں۔

۱۹۵۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن، یزید، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے عبداللہ

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۵۲۔ سنن النسائی ۸/۱۳۷، ۱۳۸، والسنن الكبرى للبيهقي ۷/۳۱۱، ومسند الامام احمد ۱/

۱۶۵، ۲/۲۶۱، ومجمع الزوائد ۵/۶۰، وفتح الباری ۱۰/۳۵۵، ومشكاة المصابيح ۵۵/۳۳.

۲۔ مسند الامام احمد ۱/۲۰، وفتح الباری ۱/۵۳۳، ۵۳۵، وصحيح ابن عزيمة ۹۱/۱۲۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۸/

۲۶۸، ومشكاة المصابيح ۶۹۷، وکنز العمال ۱۳۰، ۲۶۰، ۲۸۰، ۲۰۷، ۲۰۷، سنن الترمذی ۲۱۸، وسنن ابن ماجة

۴/۳۲، وصحيح ابن حبان ۳۰۱.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب المساقاة ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۳۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۶/۹۸، ۹۹، ومجمع الزوائد ۳/

۱۷۹، ۱۷۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۱/۹۹، ومسند الامام احمد ۱/۱۸۸، ۱۹۰، ۲/۳۸۸، صحيح البخاری ۳/

۱۳۰، ۳۔ الكنى للدولابي ۱/۱۰.

بن عمرو کی روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو چھین کر نہیں قبض کر لیں گے لیکن علماء کو اٹھالینے سے علم قبض کر لیں گے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جاہلوں کو اپنا بڑا بیٹا لیں گے ان سے مسائل پوچھتے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

عروہ بن زبیر کی یہ حدیث ثابت شدہ ہے ان سے ان کا بیٹا ہشام، زہری اور ابواسود بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۹۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، ابوہ ابو اویس، ہشام بن عروہ، اپنے والد عروہ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ صدقہ کی ابتدا اپنے عیال سے کرے۔ (بہترین صدقہ وہ ہے جو ظہر غنی سے کیا جائے اس کا مطلب ہے کہ تمام مال صدقہ نہ کرے بلکہ اپنے اور اپنے اہل و عیال کیلئے بھی کچھ چھوڑ دے۔ اصغر)

یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۹۵۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عثمان بن قثم، ہشام بن زیاد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللہم متعنی معنی معنی و بصری و عقلی و اجعلہما الوارث منی و انصونی علی عدوی و ارنی فیہ ثاری" اے اللہ! مجھے میرے کالوں، آنکھوں اور عقل سے فائدہ پہنچا۔ ان کو میرا وارث بنا، میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور اس میں مجھے میرا بدلہ دکھا۔

عثمان بن قثم نے اپنی حدیث میں زیادتی کی یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ اللہم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین و من الجوع فانہ بنس الضجیع۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرص کے غلبہ سے اور بھوک سے بے شک وہ نہ اساتھ لینے والا ساجھی ہے۔ اس روایت میں عقلی کے الفاظ روایت کرنے میں عثمان بن قثم متحرر ہیں۔

۱۹۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن قاسم بن زیات، واہد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، خالد بن عبدالرحمن، سفیان ثوری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں قضاے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو سر مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے۔

۱۹۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، محمد بن یونس شامی، عمر بن سلمہ غفاری، جعفر بن محمد بن زبیر، ہشام، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو غفار کے ایک آدمی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے چنانچہ اسکو شدت کے بخار میں پایا جسکی وجہ سے وہ بے چارہ شدید بیچ و پکار میں مبتلا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کا تعلق جہنم کی تپش سے ہے اور بخار مؤمن کیلئے آگ سے حصہ ہے۔

- ۱- صحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، والسنن الكبرى للبیہقی ۶/۹۸، ۹۹، وجمع الزوائد ۴/۷۶
- ۲- والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۹۹، ومسند الامام احمد ۱/۱۸۸، ۱۹۰، ۲۰۱، ۳۸۸، والنظر كذلك: صحیح البخاری ۳/۱۳۰
- ۳- الکنی للذولابی ۱/۱۰
- ۴- صحیح البخاری ۱/۳۶، وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳، وسنن الترمذی ۲۶۵۲، وسنن ابن ماجہ ۹، ومسند الامام احمد ۲/۱۶۲، ۱۹۰، وسنن الدارمی ۱/۷۷.

پھر نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ اسکی جو تمنا ہے وہ اسے عطا فرمائے چنانچہ اس مریض نے ایک دردناک آہ بھری اور مر گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پوری فرمادیتا ہے۔  
 عروہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ہشام سے صرف جعفر بن محمد ہی روایت کرتے ہیں۔ اور ہم نے اسے فقط عمر بن سلمہ کی حدیث سے لکھا ہے۔

۱۹۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابونصر احمد بن حسین مروانی نیشاپوری، حسن بن موسیٰ سسار، محمد بن عبدک قزوینی، عباد بن صہیب، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔  
 ہشام بن عروہ کی یہ حدیث ضعیف ہے جو صرف عبادت سے ہی مروی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے خلاف جرات کرنے والوں کیلئے وعید..... ۱۹۶۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، ابراہیم بن یسہم، محمد بن خطاب موصلی، عبد اللہ بن ولید عدنی، ابوبکر بن ابی شیبہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہؓ کے خلاف جرات کرنے والے میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔  
 عروہ کی یہ حدیث غریب ہے ابوبکر بن ابی بھرہ مدنی صاحب غرائب اسکو روایت کرنے میں متقدم ہے۔

### (۱۷۲) قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ

ان میں سے ایک فقیر، پرہیزگار، شفیق، فروتنی و عاجزی کرنے والے، عمدہ و اعلیٰ حسب نسب والے قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ احکام کی باریکیوں پر فائق تھے، محاسن اخلاق کی طرف سبقت کرنے والے تھے۔  
 کہا گیا ہے کہ طالب کیلئے بلندی اور میل جول والے کیلئے صفائی عین تصوف ہے۔

قاسم بن محمد کی عمر بن عبد العزیز کو نصیحت اور اس کا اثر..... ۱۹۶۳- سلیمان بن احمد، اسحاق بن عثمان بن طلحہ، ابرح بن حمید کہتے ہیں کہ جب عبد الملک بن مروان کی موت ہوئی تو حضرت عمر بن عبد العزیز کو شدید رنج ہوا..... حتیٰ کہ انہیں عیش و عشرت سے نفرت ہو گئی حالانکہ وہ ناز و نعمت کے پلے ہوئے تھے۔ ستر دن تک ٹاٹ کے کھر درے کپڑے پہنے۔ قاسم بن محمد نے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو ہمارے اسلاف مصائب کا بڑی جو انفرادی کے ساتھ استقبال کیا کرتے تھے اور ناز و نعمت کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اسی دن حالت سوگ اور بوسیدگی کو ختم کر کے آٹھ ہزار دینار کی مالیت کے کپڑے نہ پہن سکے۔  
 ۱۹۶۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق بقیہ بن سعید، مالک بن انس، عبد الرحمن بن قاسم کی سند سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد فرمایا کرتے تھے: گناہ اہل گناہ ہی سے سرزد ہوتے ہیں۔

۱۹۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر اشعری، ابن ابی لیس، ابن ابی زناد..... ابی زناد کہتے ہیں میں

۱۔ المستدرک ۱/ ۵۲۳، ۲/ ۱۳۴۔ والادب المفرد ۶۵۰۔ والمعجم الصغير ۴/ ۱۰۸۔ والمصنف لمبدالرزاق ۱۹۶۶۰۔  
 وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۵۵۹، ۳۰۔ ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۸۔  
 ۲۔ التاريخ الكبير ۱/ ۳۶۹۔ والجرح ۷/ ۱۶۳۲۔ والاستيعاب ۳/ ۱۳۶۶۔ وسیر النبلاء ۳/ ۳۸۱۔ واسد الغابة ۳/ ۳۲۳۔ والکاشف ۳/ ۱۹۲۸۔ والاصابة ۳/ ۸۲۹۳۔ والتقریب ۲/ ۱۳۸۔

نے قاسم بن محمد سے افضل فقیر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۹۶۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمیر، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سعید نے کہا کہ ہم مدینہ طیبہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے تھے جس کو قاسم بن محمد پر فضیلت دے سکیں۔

۱۹۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، حیوان بن ہلال، حماد بن زید، ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم رحمہ اللہ کو مقام منیٰ میں فرماتے سنا جبکہ لوگوں نے ان پر مسائل کی بوجھاڑ کر دی تھی فرمانے لگے: بخدا کہ میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں، ہر کچھ تم سوال کرتے ہو اسکا ہم علم نہیں رکھتے۔ اگر ہم جانتے تو علم نہ چھپاتے اور نہ ہی تم سے چھپانا ہمارے لئے حلال ہے۔

صحیحی بن سعید کہتے ہیں میں نے قاسم کو فرماتے سنا ہے کہ جو کچھ تم پوچھتے ہو وہ سب کچھ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے حق کو جاننے کے بعد آدمی جاہل زندہ رہے اس سے بہتر ہے کہ وہ لاعلمی کے عالم میں کچھ کہے۔

۱۹۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، صباح، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابو زناد کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے بڑھ کر سنت رسول اللہ ﷺ کا بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا اور اس زمانے میں کسی آدمی کو کامل اس وقت تک شمار نہیں کیا جاتا تھا جب تک وہ سنت رسول اللہ ﷺ کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

۱۹۶۹- قاسم بن محمد رحمہ اللہ کی وفات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمیر، ہر جاہ بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد رحمہ اللہ حج یا عمرہ کرنے کے قصد سے نکلے اور مکہ مدینہ کے درمیان انتقال فرمایا۔ انتقال کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا: میری قبر پر مٹی ڈال کر برابر کر دینا، اہل خانہ کے پاس واپس چلے جانا اور اس طرح کہنے سے بچنا کہ میں ایسا تھا اور ایسا تھا (یعنی واپس جا کر تم میری تعریف میں یوں نہ کہو کہ میرا باپ بہت بڑا محدث و فقیہ اور عالم ہاں تھا وغیرہ)

۱۹۷۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، ابن نمیر، یونس بن بکر، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی قاسم بن محمد کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ بڑے عالم ہیں یا سالم؟ جواب دیا یہ مرتبہ تو سالم کا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کہا تھی کہ دیہاتی وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ناپسند سمجھا، یوں کہیں کہ سالم مجھ سے جگڑے عالم ہیں چونکہ جھوٹ ہو جاتا یا یوں کہتے کہ میں اس سے بڑا عالم ہوں اس طرح ان کو اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنی پڑتی۔

۱۹۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبدالوہاب صالح، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، حاتم جوہری، حارم، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے ایوب کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کے سر پر بزرگی کی ریشمی ٹوپی اور نشان زدہ ساہری چادر جو زعفران میں کسی حد تک رنگی تھی دیکھی۔

آپ نے اپنے ایسے ایک لاکھ درہم چھوڑ دیئے جنکے متعلق ان کے دل میں کچھ کھٹکا تھا۔

### قاسم بن محمد کی سند سے چند مروی احادیث

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد کی سند سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں ان کی زیادہ تر مروی احادیث احکام و مناسک حج میں ہیں۔

۱۹۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، داؤد، قاضی ابومحمد، محمد ایوب، ابو ولید طلیحی، یزید بن ابراہیم و حماد بن سلمہ، عبداللہ بن ابی سلیمان، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورہ آل عمران کی آیت ذیل تلاوت کی

”هو الذی انزل علیک الكتاب منه آیات محکمات هن ام الكتاب“ الی آخر الایۃ

اللہ وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی انہیں سے کچھ واضح حکم والی آیات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو متشابہات کے بارے میں سوال کرتے دیکھو تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے الٰہی نوحی سے تعبیر کیا ہے۔

حدیث کے الفاظ قاضی کے ہیں حماد بن سلمہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سلسلہ سند یوں ہے عبدالرحمن بن ابی القاسم عن ابیہ القاسم عن عائشہ۔ عبدالرحمن متروک ہیں ولید بن مسلم سے۔

۱۹۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، ابن زنجویہ بن یثیم، عبدالعزیز بن یحییٰ مدنی، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے سر میں درد ہوا کہنے لگیں: ہائے میرا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے سر میں درد ہو اور میں زندہ ہوں تو میں تیرے لئے استغفار اور دعا کروں گا، حضرت عائشہ کہنے لگیں، افسوس بخدا! میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری موت چاہتے ہیں۔ اور اگر یہی معاملہ ہے تو آپ کے آخری دن کا پچھلا پہر کسی اور یوی کے پاس گزرے گا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ میرے خود سر میں درد ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلوا کر کچھ وصیت کروں تاکہ لوگ چنگوئیاں نہ کریں اور میں کہوں کہ اللہ نے انکار کیا اور مومنوں نے دفاع کیا یا فرمایا اللہ نے دفاع کیا اور مومنوں نے انکار کیا۔

اس حدیث کو یحییٰ بن حسان نے سلیمان بن بلال کے طریق سے روایت کیا ہے اور زبیدی نے عبدالرحمن بن قاسم عن ابیہ کے طریق سے روایت کی ہے۔

۱۹۷۴- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، ابوب، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ جب نبی ﷺ بارش دیکھتے تو ارشاد فرماتے ”اے اللہ! موسلا دھا اور رکون کی بارش عطا فرما“۔

یہ حدیث نافع مولیٰ ابن عمر نے بھی قاسم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷۵- بابرکت عورت اور نکاح..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، حارث بن اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، عباد بن منصور، قاسم بن ابی محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے کسی ایک کے لقمہ (کے ثواب) کو اس قدر بڑھاتا ہے جس طرح کسی آدمی کی اونٹنی کے بچے کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ کو احد کے پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے۔

۱۹۷۶- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، موسیٰ بن تلیدان، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ بلحاظ برکت افضل ترین نکاح وہ ہے جو اخراجات کے اعتبار سے کمتر ہو، حضرت عائشہ فرماتے لگیں یہ حدیث میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے تب جنہیں ستاری ہوں۔

یہ حدیث اسی طرح عمر بن علی مقدی، عبدالصمد اور سعید بن عامر نے موسیٰ سے مروی روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب العلم، ۱، وسنن ابی داؤد ۹۸/۳۵، وسنن الدارمی ۵۵/۱، وسنن ابن ماجہ ۴۷، وتفسیر الطبری

۳/۱۱۹، وتفسیر ابن کثیر ۲/۶، وتفسیر الدر المنثور ۲/۵، والاسماء والصفات للبیہقی ۵۷۳۔

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۵۵، ۹/۱۰۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۸۷، وفقح الباری ۱۰/۱۲۳، ۱۳۸، ۲۰۵۔

ودلائل النبوة للبیہقی ۷/۱۶۸، ومشکاة المصابیح ۷۰/۹۵۔

۳۔ صحیح بخاری ۲/۳۰، وسنن ابی داؤد کتاب الادب باب ۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۶۱، وصحیح ابن حبان

۲۰۰، ۲۰۵ (موازد) وفقح الباری ۲/۵۱۸۔



۱۹۷۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ہمام بن سلمہ، ابن عسکر، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عورت بلحاظ برکت کے وہ ہے جسکا خرچہ کم ہو۔

۱۹۷۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق حسینی، ابیہبہ، خالد بن ابی عمران، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ عزوجل کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہوں گے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: وہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا حق دیا جائے قبول کر لیتے ہیں اور اگر ان سے حق مانگا جائے تو فوراً دے دیتے ہیں، نیز وہ لوگوں کے لئے فیصلے ایسے ہی کرتے ہیں جیسے اپنے لئے ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ابن ابیہبہ، اسلمین متقدم ہے۔ احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو یحییٰ بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابن عمیر انصاری، شعیب بن سلمہ، عاصمہ بن محمد، موسیٰ بن عقبہ، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قدرت رکھتے ہوئے عورت کے محاسن کو دیکھنے سے اپنی نظر بچا لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں عبادت کا ایسا شوق ڈال دیتے ہیں جسکی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔

### (۱۷۳) ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ

ابوبکر بن عبداللہ فقید بے مثال، وجیہ الشان اور ایسے عبادت گزار تھے جنہیں راہبہ قریش کہا جاتا تھا۔ آپ بھی فقہاء سبہ میں سے ہیں ان کی اکثر احادیث قضاء و احکام میں ہیں۔

۱۹۸۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب کے سلسلہ سند سے زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ ابوبکر بن عبدالرحمن کو راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اعلیٰ ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے ابو حسان کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ ابوبکر بن عبدالرحمن کو کثرت نماز کی وجہ سے راہب مدینہ کہا جاتا تھا۔

۱۹۸۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، زبیر بن بکار، یحییٰ بن عبدالملک ہدری، مغیرہ بن عبدالرحمن مخزومی، (ابوہ) عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ علم تین امور میں سے کسی ایک کے لئے ہو سکتا ہے، اعلیٰ نسب والے کے لئے کہ وہ علم سے اپنے نسب کو مزین کر دیتا ہے۔ یا دین دار کیلئے کہ وہ علم سے اپنے دین کو مزین کرتا ہے۔ یا یہ علم سلطان کے لئے ہو کہ اسے نفع پہنچاتا ہے۔ میں عروہ بن زبیر اور عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کو نہیں جانتا کہ اس میں یہ تینوں خصائص جمع ہوں، چنانچہ وہ دونوں پختہ دیندار، اعلیٰ نسب اور سلطنت کے مرتبہ پر بھی فائز تھے۔

۱- المستدرک ۱/۴۸، و مستند الامام احمد ۶/۱۳۵، و مجمع الزوائد ۳/۲۵۵، و انصاف السادة المتقين ۵/۳۳۶،

والمصنف لابن ابی شیبہ ۳/۱۸۹،

۲- مستند الامام احمد ۶/۶۷، و الزهد ۳۰، و مشکاة المصابیح ۱۱/۳۷۷،

۳- الکامل لابن عدی ۵/۲۰۰۹،

۴- تہذیب التہذیب ۷/۲۳، و تقریب التہذیب ۱/۵۳۵، و الناریخ الکبیر ۵/۳۸۵، و الجرح و التعلیل ۵/۵۱۹،

## مسند ابو بکر بن عبد الرحمن

۱۹۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، عن اخیہ، سلیمان بن بلال، محمد بن عبد اللہ بن ابی قیس و موسیٰ بن عقبہ، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

### (۱۷۴) عبید اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود ہذلی، بجز ابوہ (چار بڑے عالموں) میں سے ایک ہیں۔ شب بیداری ان کا مزاج دنیا سے کنارہ کشی انکی طبیعت تھی۔ علم و عمل کے بحر بیکراں تھے۔

۱۹۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلد، ابو عباس سراج، نوح بن حسیب، محمد بن یحییٰ و محمد بن اہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قریش کے چار ظلم کے سمندروں کو پایا ہے سعید بن مسیب، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث، عبید اللہ بن عقبہ اور عروہ بن زبیر رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

۱۹۸۵- عبید اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ کے نزدیک دنیا کی بے وقعتی..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلد، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، اسحاق بن اسماعیل، بخیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اگر عبید اللہ بن عقبہ مجھے پالیتے جس وقت کہ خلافت کا بار عظیم میرے اوپر ڈال دیا گیا تھا تو وہ ضرور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے۔

۱۹۸۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس ثقفی، محمد بن حسین بن اھلب، ابوہ حسین بن اھلب، ابن ابی زناد، ابو زناد کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو ان کی امارت کے معاملہ میں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ رحمہ اللہ کے پاس مشورہ لینے کیلئے آتے دیکھا ہے۔ چنانچہ عبید اللہ رحمہ اللہ کبھی انہیں امارت سے روک دیتے اور بسا اوقات اجازت دے دیتے۔

۱۹۸۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان نوفلی، ابراہیم بن منذر، عبد الرحمن بن مغیرہ، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابوہ ابو زناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی طرف چند اشعار لکھ کر بھیجے:

باسم الذی انزلت من عنده السور..... والحمد لله اما بعد يا عمر

ان كنت تعلم ماتانی و ماتلد..... فكن على حذر قد ينفق الحذر

واصبر على القدر المحتوم وارض به..... وان اتاك بما لا تشتهي القدر

فما صفلا مریء عیش یسر به..... الاستیع یوماً صفوہ کلدر

اس ذات کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے پاس سے سورتمیں نازل ہوئیں اور تمام

تقریفیں اللہ کے لئے ہیں اما بعد! اے عمر! اگر تم جانتے ہو جو لاتے ہو اور جو چھوڑتے ہو

۱- سنن ابن ماجہ ۱۶/۳۸۱، مسند الامام احمد ۲/۳۵۰، وصحیح ابن حبان ۵۶/۲۳، ۵۸/۲۳، (موارد) ۱۱/۱۰۱، واملی

الشجرۃ ۱/۲۳۳، وایحاف السادة المتقين ۵/۵۶، ۱۰/۱۱۲، والدر المنثور ۶/۲۴.

۲- طبقات ابن سعد ۵/۲۵۰، والتاریخ الکبیر ۵/۱۲۳۹، والجرح ۵/۱۵۱۷، والجمع ۱/۳۰۱، وسیر النبلاء

۳/۳۷۵، والکاشف ۲/۳۶۰۸، وتہلیل التہلیل ۷/۲۳، والتقريب ۱/۵۳۵، والعلامة ۲/۳۵۲۳.

تو پس اللہ سے ڈرتے رہو چونکہ اللہ کا ڈر نفع بخشا ہے۔ حتیٰ تقدیر پر صبر کرو اور اس سے راضی رہو اگرچہ تقدیر تمہارے سر پر تمہاری خواہش کے خلاف امور ڈالے۔ آدمی کی صاف و شفاف زندگی جو اُسے بھلی لگتی ہے مگر ایک نہ ایک دن اسکی خوشگوار زندگی کے بعد تکلیف دہ زندگی بھی آجاتی ہے۔

### مسائید عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رحمہ اللہ

ان کی اکثر احادیث مختار دینا اور زہد سے متعلق ہیں۔

۱۹۸۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن سہل بن مہاجر، محمد بن مصعب، اوزاعی، زہری، عبید اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: دنیا اللہ کے ہاں اس مردار بکری سے بھی زیادہ حقیر ہے!

اوزاعی کی یہ حدیث غریب ہے زہری کی سند سے۔

۱۹۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سخیان، حرملہ بن وہب، یونس بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے ابی ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کی بقدر سونا ہوتا تو مجھے خوش نہ کرتا کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بچا ہوا ہو اور تین دن گزر جائیں مگر کچھ تھوڑا بہت قرض کی خاطر روک رکھا ہو۔

۱۹۹۰- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن سعید، محمد بن اسحاق، ابن شہاب زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں کرتے یہاں تک کہ اسکو پہلے آگاہ نہ کر دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت کا وقت ہوا ان کی آخری بات جو میں نے سنی فرما ہے تھی ”جنت کارفق علی عطا فرما“ میں نے کہا: جب آپ کا یہ ارادہ ہے تب تو وہ ہمیں ترجیح نہیں دیں گے اور میں پچھان گئی کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں ہوتی مگر انہیں پہلے خبر دی جاتی ہے۔

### (۱۷۵) خارجہ بن زید رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک فقیہ بن فقیہ خارجہ بن زید بن ثابت انصاری رحمہ اللہ بھی ہیں۔ یہ اللہ کے ان برگزیدہ بندوں میں سے ہیں جنہوں نے فقہ و علم میں مہارت پیدا کی۔ عزت کو ترجیح دی۔ ان کا کلام و علم اس وجہ سے زیادہ نہیں پھیلا کیونکہ ان کی عام احادیث فقہاء و احکام سے متعلق ہیں۔

- ۱۔ سنن ابن ماجہ ۳/۱۱۰، ۳/۱۱۱، و مسند الامام احمد ۱/۳۲۹، ۲/۳۳، ۳/۲۲۹، ۲۳۰، ۳۳۶، و الترمذی ۳/۷۳، ۱۔ و الدر المنثور ۳/۲۳۸، و مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۷۔
- ۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۷/۳۶، و دلائل النبوة للبيهقي ۱/۳۳۸۔
- ۳۔ مسند الامام احمد ۲/۲۳۳، و انحاء السادة المتقين ۱۰/۲۸۸۔
- ۴۔ تہذیب التہذیب ۳/۷۳، و التقریب ۱۰/۲۱۰، و التاريخ الكبير ۳/۲۰۳، و الجرح و التعديل ۳/۷۳، و طبقات ابن سعد ۵/۲۶۲، و التاريخ الكبير ۳/۲۶۶، و اخبار القضاة ۱/۱۰۸، و الجمع ۱/۲۶، و سير النبلاء ۳۳۷، ۳۳۱، و الكاشف ۱/۲۶۵، و شذرات الذهب ۱/۱۱۸۔

## خارجہ کی سند سے مروی احادیث

۱۹۹۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد طیالسی، عبد الرحمن بن ابی زناد، ابو زناد، خارجہ بن زید بن ثابت کے سلسلہ سند سے ان کے والد زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مال خوشگوار اور لذیذ ہے۔

۱۹۹۲- قتال کیلئے سخت وعید..... ابو نعیم اصفہانی، شافع بن محمد، ابو عوانہ اسفرائی، احمد بن عبد العزیز جوہری، علی بن حرب، عبد العزیز بن یحییٰ بن مدنی، مالک بن انس، ابو زناد، خارجہ بن زید کے سلسلہ سند سے زید بن ثابت کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کرتے اور احادیث ارشاد فرماتے تھے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے صفحہ ہستی پر شرک کے بعد حرام ترین گناہ ناحق قتل کرنا ہے۔ بخدا از من اللہ کے سامنے چلا اٹھی ہے اور اجازت مانگتی ہے تاکہ مرتکب قتل کو اپنے ائمہ و حنفاء سے حرام

## (۱۷۶) سلیمان بن یسارؓ

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ عبادت گزار تھے، قتلوں سے کنارہ کش تھے۔ آپ نے ساری عمر علم و عمل میں کھپادی۔

۱۹۹۳- یوسف ثانی..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن ثعلب، عبد اللہ بن ابراہیم بن بیان، محمد بن خلف بن کعب، ابوبکر عامری، سلیمان بن ایوب، مصعب بن عبد اللہ زبیری، مصعب بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ کو گھر کے اندر غلط کاری پر مجبور کرنا چاہا تو آپ نے انکار کر دیا عورت آپ کی قربت کیلئے التجا کرتی رہی لیکن آپ گھر سے نکل کر بھاگ گئے اور عورت کو وہیں چھوڑ گئے۔

سلیمان بن یسار کہتے ہیں اس وقت کے بعد میں نے خواب میں یوسف علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ یوسف ہیں؟ فرمایا ہاں میں یوسف ہوں جس نے ارادہ کر لیا تھا اور تو سلیمان ہے جو ارادے سے بھی محفوظ رہا۔

۱۹۹۴- سلیمان بن یسارؓ کے مضبوط کردار کا ایک قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابو عباس بن مروق، محمد بن حسین، محمد بن بشر کندی، عبد الرحمن بن جریر بن عبید بن حبیب بن یسار گلاب کے سلسلہ سند سے ابو حازم کہتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ سلیمان بن یسار مدینہ سے چلے اور ان کے ساتھ ان کا ایک رفیق سفر بھی تھا چنانچہ دو دن سفر مقام ابواء پر پڑا تو کیا سلیمان بن یسار لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور زیادہ پرہیزگار و تقویٰ تھے۔ رفیق سفر نے کھانا لانے کیلئے کپڑا لیا اور بازاری کی طرف چل پڑا تاکہ کھانا خرید لائے۔ سلیمان بن یسار خیمے میں تشریف فرما تھے کہ اسے میں ایک اعرابی کی نظر پہاڑی کے بالائی حصہ سے ان پر پڑ گئی۔ اعرابیہ نظر پڑتے ہی ان پر فریضت ہو گئی اور ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر پہاڑ سے نیچے اتری اور آپ رحمہ اللہ کے خیمے میں آ گئی درآن

- ۱۔ مسند الامام احمد ۴/ ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۶، ۸، ۳، وضع الباری ۹/ ۵۳۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۹/ ۵۳۹، ۱۱/ ۲۳۳، والسنن الكبرى للبيهقي ۳/ ۱۹۸، (وانظر في الحديث) صحيح مسلم ۷/ ۷۱، وسنن النسائي ۵/ ۹۱، ۱۰۰، والمستدرک ۲/ ۳، وصحيح ابن حبان (۸۵۱) موارد.
- ۲۔ كشف الغطاء ۲/ ۷۹، والجامع الكبير ۲/ ۲۱.
- ۳۔ طبقات ابن سعد ۵/ ۱۷۳، والتاريخ الكبير ۳/ ۱۹۰، والجرح ۳/ ۲۳۳، والجمع ۱/ ۱۷۷، وسير النبلاء ۳/ ۳۳۳، والکاشف ۱/ ۵۷، ۲۱، وتهذيب التهذيب ۳/ ۲۲۸، والتقريب ۱/ ۳۳۱.

حالیہ اس نے برقعہ اور دستانے پہن رکھے تھے۔ ان کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی چہرے سے پردہ جو ہٹایا یوں لگی جیسے چاندی کا کنگڑا ہو۔ کہنے لگی کیا آپ مجھے بہہ کرتے ہیں: سلیمان رحمہ اللہ کہے کہ وہ بچا ہوا کھانا مانگ رہی ہے۔ اس غرض سے دسترخوان کی طرف اٹھے تاکہ اسے کھانا اٹھادیں، کہنے لگی میں اسکی تو خواہشمند نہیں ہوں میں تو آپ سے اس بات کی خواہاں ہوں جسکی خواہاں ہر عورت مرد سے ہوتی ہے۔

فرمایا: تجھے شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے، پھر انہوں نے سر آستھیوں کے درمیان رکھ لیا اور گریہ و زاری شروع کر دی۔ جب عورت نے یہ عالم دیکھا تو اپنا برقعہ چہرے پر لٹکایا اور جلدی جلدی اپنے خیمہ کی طرف واپس چلی گئی۔ اتنے میں ان کا ریش واپس لوٹ آیا اور مطلوبہ سامان اپنے ساتھ خرید لایا۔ جب ان کو دیکھا درآستھا کہ ان کی آنکھیں رونے سے پٹی جا رہی تھیں۔ پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جواب دیا: خیریت ہے۔ پوچھا کیا بچے یاد آگئے؟ فرمایا نہیں۔ عرض کیا: پھر کیا قصہ ہے؟ بچوں سے آپ کو جدا ہونے لگ بہک تین دن ہوئے ہیں..... الغرض رفیق سفر مقرر رہا۔ بلا خزانہوں نے حقیقت حال سے ریش سفر کو آگاہ کر دیا۔ ریش سفر نے دسترخوان لگایا اور اس نے بھی رونا شروع کر دیا۔ سلیمان رحمہ اللہ نے پوچھا تو کیوں رو رہا ہے؟ کہا: میں آپکی ہنسبیت رونے کا زیادہ حقدار ہوں، پوچھا: وہ کیوں؟ کہنے لگا: اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو میرا صبر کا دامن چھوٹ جاتا، بس دونوں برابر روتے رہے۔

چنانچہ سلیمان رحمہ اللہ جب مکہ پہنچے، طواف اور سعی سے فارغ ہو کر حجر اسود کے پاس آئے اور کپڑے سے جو وہ ہاندھ کر بیٹھے ہی تھے کہ ان کی آنکھ لگ گئی اچانک خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبصورت، حسین و جمیل، قد آور اور خوشبو سے مہکتا ہوا شخص دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں یوسف بن یعقوب ہوں، پوچھا کیا یوسف صدیق؟ جواب دیا: جی ہاں، میں نے کہا: آپکی عزیز معمر کی عورت کے معاملہ میں عجیب شان ہے۔ یوسف علیہ السلام نے ان سے فرمایا: آپکی شان ابوا کی عورت کے ساتھ تو اس سے بھی عجیب ہے۔

### مسانید سلیمان بن یسار رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں ان کی اکثر مسانید ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر، اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا و عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ ۱۹۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حمید الوباب، بن عطاء، ابن جریج، یونس بن یوسف: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابو ہریرہؓ سے منتقل ہو گئے تو آپ کہنے لگے اہل شام کا بھائی آگے بڑھ گیا۔ لوگ کہنے لگے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے! فرمایا: میں تمہیں حدیث سناتا ہوں جسکو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جن لوگوں کو اول ولہ میں فیصلہ سنایا جائیگا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا جسکو بلا کر اول اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اظہار فرمائیں گے جو اس پر کی گئی تھی۔ وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا: تیری رضا کے لئے جہاد کیا تھی کہ میں شہید ہو گیا۔ ارشاد ہوگا کہ جھوٹ ہے یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر کہیں گے سو کہا جا چکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا وہ حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل تھمٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرا وہ عالم بھی ہوگا جس نے پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اسکو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے انکا اظہار کیا جائے گا اور وہ اقرار کرے گا اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں کو کیا کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ تیری رضا کے لئے پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا۔ جواب ملے گا جھوٹ بولتا ہے تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں گے اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں گے سو کہا جا چکا (جو غرض

پڑھنے پڑھانے کی بھی وہ پوری ہو چکی)۔ اس کے بعد اس کو بھی حکم سنا دیا جائے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا تیسرا وہ مالدار بھی ہوگا جسکو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی ہوگی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا ہوگا، اس کو بھی بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور اقرار کر کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان نعمات میں کیا کارگزاری کی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ کوئی مصرف خیر ایسا نہیں جس میں خرچ کرنا حیرت رشا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہوا ارشاد ہوگا جو مٹو ہے یہ سب اس لئے کیا تھا تا کہ لوگ تجھے فیض کہیں، سو کہا جا چکا۔ پھر اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔  
یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۹۹۶- ابو نعیم اصبہانی، محمد بن احمد بن علی بن محمد، احمد بن محمد، احمد بن محمد، ہانی بن یحییٰ، یزید بن عیاض، صفوان بن سلیم، سلیمان بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **تفاد فی الدین سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں ہے۔** حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں ایک گھڑی فقہ میں مصروف رہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ پوری رات صبح تک عبادت میں مشغول رہوں۔ بخدا! ایک تجھ فقیر شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ قوت رکھتا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقیر ہے۔  
یہ حدیث ہیلاج بن بسطام نے یحییٰ بن سعید انصاری عن سلیمان بن یسار کے سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی گئی ہے نیز یزید بن عیاض عن صفوان متفق ہیں۔

۱۹۹۷- ابو نعیم اصبہانی، ابو عمرو بن ہمدان، حسن بن سلیمان، حمید بن زنجویہ، ابو ایوب دشقی، عبد اللہ بن احمد نخعی، محمد بن جحان، سلیمان بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **تمن تمنا چیزیں ایمان اور امانت کا جزو لازم ہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اول و آخر تمام رسولوں کی تصدیق کرنا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا، یہ اجزائے ایمان ہیں۔ اور امانت کے اجزائے لازمی: اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے متعلق اسکی نماز پر اعتماد ہو، اگر چاہے کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو۔ دوم یہ کہ اسے وضو پر اعتماد ہو اگر چاہے کہے کہ میں با وضو ہوں حالانکہ اس نے وضو نہ کیا ہو سوم یہ کہ اسے اعتماد ہو روزے پر اگر چاہے تو کہے کہ میں نے روزہ رکھا ہے حالانکہ وہ روزے میں نہ ہو۔**  
سلیمان بن یسار کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے اسے صرف اسی استاد سے لکھا ہے۔

(۱۷۷) سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ سے ایک فقیر با کمال، متقی، خوف خدا سے سیر، خشوع و خضوع میں مستغرق اور ساری عمر قناعت کو اپنا شعار بنانے والے سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب بھی ہیں۔  
کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع و خضوع کو لازمی پکڑنا اور جزع و فرح سے بیزاری کا نام ہے۔

۱۔ سنن النسائی ۶ / ۲۳۔ و مسند الامام احمد ۲ / ۳۲۲۔ و السنن الكبرى للبيهقي ۹ / ۱۶۸ و المستدرک ۱ / ۱۰۷، ۱۰۸۔  
۱۱۰۔ و اتحاف السادة المتقين ۱۰ / ۳۵۔  
۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۱ / ۱۰۲ و سنن الدارقطني ۳ / ۷۹ و اتحاف السادة المتقين ۱ / ۸۱۔ و مجمع الزوائد ۱ / ۱۲۱۔ و كشف الخفاء ۲ / ۲۶۵، ۳۱۷۔  
۳۔ تہذیب التہذیب ۳ / ۳۳۷۔ و التقریب ۱ / ۲۸۰۔ و التاریخ الكبير ۳ / ۱۱۵۔ و الجرح و التعديل ۳ / ۱۸۳۔ و طبقات ابن سعد ۷ / ۱۹۵۔

۱۹۹۸- تیل لگانے میں سنت طریقہ..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ، حسن بن علی بن نصر، محمد بن عبد الکریم، یحییٰ بن عمار، یونس بن زید، یحییٰ بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

سلیمان بن عبد الملک مدینہ آیا تو اس کے پاس قاسم اور موصوف سالم بن عبد اللہ بھی آئے۔ سالم دونوں میں سے جسم و جان کے لحاظ سے خوبصورت تھے۔ سلیمان نے سالم رحمہ اللہ کو دیکھ کر کہا آپ کا کھانا کیا ہے؟ جواب دیا روٹی اور زیتون کا تیل (جو عام سی غذا تھی)۔ کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا: میں اسے چھوڑ رکھتا ہوں..... حتیٰ کہ اس کی از خود اشتہاء پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر سلیمان نے خوشبو منگوائی تو ایک خوبصورت، خوب سیرت اور لمبے قد والی اونٹنی خوشبو لائی اور انہیں لگانے لگی۔ سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے دور ہو جا پھر ان دونوں حضرات نے تیل لیا اس سے تھوڑا سا چائنا اور باقی سر پر لگا لیا پھر کہنے لگے: جب رسول اللہ ﷺ کو استعمال کے لئے تیل پیش کیا جاتا تو پہلے اسے چائنے پھر سر پر لگاتے تھے۔

۱۹۹۹- زہری کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ میں ولید بن عبد الملک کے پاس گیا وہ کہنے لگا: تیرا جسم کتنا اچھا ہے! آپ کیا چیز تناول فرماتے ہیں؟ جواب دیا لکھن اور زیتون کا تیل۔ کہا: کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں فرمایا: میں اسے چھوڑ دیتا ہوں حتیٰ کہ اس کا مجھے شوق ہو جاتا ہے، چنانچہ جب مجھے اس کا شوق ہو جاتا ہے تو کھا لیتا ہوں۔

۲۰۰۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن ابی صفوان، یحییٰ بن کثیر، عبد اللہ بن اسحاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم گوشت کا سالن استعمال کرنے سے بچو چونکہ اس کا بھی شراب کی طرح نشہ اور عادت ہوتی ہے۔

۲۰۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کے سلسلہ سند سے مروی ہے حنظلہ کہتے ہیں: میں نے سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو اپنی ضروریات کی خریداری کے لئے بازار جاتے دیکھا۔

۲۰۰۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابن ناجیہ، محمد بن عباد بن موسیٰ، ابو عبد اللہ بن موسیٰ، غیاث بن ابراہیم، اشعب بن ام حنظلہ کہتے ہیں: میں سالم بن عبد اللہ کے پاس آیا۔ آپ حضرت عمرؓ کا صدقہ تقسیم کر رہے تھے میں نے بھی ان سے مانگا وہ روشن دان سے جھاگے اور کہا: اسے اشعب! تیرا ناس ہوا سوال مکر۔

۲۰۰۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد العزیز، محمد بن عبد اللہ بن کھول، عثمان بن خرزاد، ابراہیم بن عمر، ابو عاصم، جویریہ بن اسامہ، اشعب کہتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ نے مجھے کہا: اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگ۔

۲۰۰۴- بادشاہوں کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، شریح بن یونس، اسحاق بن سلیمان، حنظلہ بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے سالم بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا کہ مجھے عمر بن خطاب کے کچھ رسائل و پیغامات لکھ بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے جواب میں لکھا: اے عمر! میں آپ سے ان بادشاہوں کا تذکرہ کروں گا جنکی آنکھیں پھوڑی گئیں اور جنکی لذت کبھی ختم نہیں ہوتی تھیں، ان کے پیٹ بھی پھٹ گئے جو کبھی سیر نہیں ہوتے تھے اور وہ زمین کے اوپر اور زمین کے پیٹ میں مردار کی مانند ہیں فرض کیجئے: اگر وہ کسی مسکین کے پہلو میں ہوں تو اس مسکین کو ان بادشاہوں کی بدبو سے سخت اذیت پہنچے گی۔

۲۰۰۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حوش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، زہیر بن معاویہ، موسیٰ بن عقبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی کسی قبر کے قریب سے گزرتے خواہ دن کو یا رات کو تو قبر پر سلام ضرور کرتے تھے۔ چنانچہ کہتے السلام علیکم۔

۱۰ تا ۱۱ دودھ اور شکر ملا کر بنائی گئی روٹی، غالباً ہم اس کو تاقان یا شیر مال سے تعبیر کر سکتے ہیں، اصغر۔

## مسائید سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ

سالم بن عبد اللہ کی سند سے بے شمار روایات ہیں اور ان کی مسائید خصوصاً اپنے والد عبد اللہ بن عمر اور ان کے اجلہ اصحاب سے مروی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل مذکور ہیں۔

۲۰۰۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عثمان بن فارس، یونس بن یزید بن زہری، سالم کی سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان بھائی پر حسد کرنا جائز نہیں مگر دو آدمیوں پر، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کے علم سے نوازا ہو اور وہ دن رات اس کے متقنہا پر عمل کرتا ہو، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دن رات صدقہ کرتا ہو۔

عثمان نے اسی طرح کہا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۰۷۔ اللہ کی مدد حاصل کرنے کا طریقہ..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فرغانی، ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن عقیل، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے (حوادث کے) سپرد کرتا ہے اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کے کام میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ اور جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں مصروف رہتا ہے۔ جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت کو اس سے دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مضائب کو دور فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی پردہ پوشی کریگا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم دونوں نے اس حدیث کی اپنی اپنی صحیح میں تخریج کی ہے نیز یہ حدیث قتیبہ سے کی ائمہ عظام احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہم نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۰۸۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمام، روح بن عبادہ، حنظلہ بن ابی سفیان..... سالم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا! اگر مومن کا پیٹ عیب سے بھرا ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ اشعار سے بھرا ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو کبار محدثین کرام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۰۹۔ ابو نعیم اصفہانی، یحییٰ بن اسماعیل، قتیبہ واسطی، عبد اللہ بن سعد رقی، عبد اللہ کی والدہ محترمہ مردہ کی والدہ محترمہ عائکہ بنت بکار، وہ اپنے والد بکار سے، وہ زہری عن سالم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

۱۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۶۔ و صحیح مسلم، کتاب المسافرين ۴۔ و مسند الامام احمد ۱/۳۸۵۔ ۳۴۲۔ ۳۶۲/۲۔

۸۸، ۱۵۲، ۳۵۹۔ (والحدیث سقط منه الشطر الاول فی الاصل، والشطر الثانی فی (ج)

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۶۸، ۲۸/۹، و صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۳۲، ۵۸، و سنن ابی داؤد، کتاب النلو

باب ۸، و سنن ابن ماجہ ۲۱۱۹، ۲۲۳۶۔ و مسند الامام احمد ۲/۲۷۷، ۳۱۱، ۳۹۱/۳، ۴۳، ۴۵، ۷۱، ۳۷۹،

۳۸۱، و المستدرک ۲/۸

۳۔ صحیح البخاری ۸/۳۵۔ و صحیح مسلم، الشعر، ۷، ۸، ۹، ۱۰۔



فرمایا: جس آدمی نے کوئی چیز محض اللہ کی رضا جوئی کی خاطر مرنے کے بعد اپنے پیچھے چھوڑی اللہ تعالیٰ اسکو اُسکا عوض عطا فرمائیں گے اور وہ عوض اس کے لئے دین و دنیا میں بہتر ہوگا۔ (مثلاً کوئی مسجد بنوادی یا قافہ عام کا کوئی بھی کام کر دیا وغیرہ وغیرہ۔)

۲۰۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر عی، محمد بن علی بن حبیب رقی، محمد بن عبداللہ بن حماد، عبدالرحمن بن معمر، ازہر بن عبداللہ، محمد بن نجمان، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ عمرؓ بن خطاب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کبھی آپ (مجلس رسول میں) حاضر ہوتے ہیں اور ہم غائب ہوتے ہیں اور کبھی آپ غائب ہوتے ہیں اور ہم حاضر ہوتے ہیں، کیا آپ کو ایسے آدمی کا علم ہے جو حدیثیں بیان کرتا ہو جب کوئی بھول جائے تو وہ اسے یاد کرائے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر دل پر بادل چھائے رہتے ہیں جس طرح چاند پر جبکہ وہ چاند چمک رہا ہو اور اچانک اس پر بادل چھا جائیں اور اسے تاریکی میں تبدیل کر دیں، پھر فوراً بادل چھٹ جائیں اور چاند دوبارہ روشن ہو جائے، بھیجی اسی طرح ایک آدمی حدیثیں بیان کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک لسیان کے بادل اس کے دل و دماغ کو ڈھانپ لیتے ہیں جسکی وجہ سے وہ بھول جاتا ہے، پھر اچانک یہ بادل چھٹ جاتا ہے اور اسے حدیث یاد آ جاتی ہے۔

محمد بن نجمان کی یہ حدیث غریب ہے، سالم سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن معمر متفق ہیں۔

۲۰۱۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابویوسف، عباس بن فرج، اہل بن صالح، ولید بن مسلم، ابوسلمہ، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا دعا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے برستے والی آنکھیں نصیب فرما جو دل کو تیری خشیت کی بنا پر آنسوؤں سے سیراب کر دیں، قبل اس کے کہ آنسوؤں ہو جائیں اور کچھ لیاں انکارے بن جائیں۔

یہ حدیث ڈھیم نے ولید سے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۱۲- اللہ کیلئے محبت کرنے کا ادب اور اس کا صلہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو خالد یزید بن صالح، عسکری، خارجہ بن مصعب، عمرو بن دینار ابوبکر، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ اچانک ایک آدمی ان کے قریب سے گزرا اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس آدمی سے محض اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں نبی ﷺ نے پوچھا: کیا تم اسکا نام جانتے ہو؟ کہا: نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے اسکا نام پوچھ لو؟ چنانچہ اس آدمی نے اس سے نام پوچھا، اس نے نام بتا دیا اور کہنے لگا: وہ اللہ تجھ سے محبت کرے جسکی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ گیا اور انہیں اس آدمی کا جواب بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: جنت واجب ہوگئی ہے۔

عمرو بن دینار کی یہ حدیث غریب ہے، خارجہ روایت میں متفق ہیں۔

۲۰۱۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن عیاش، ہشیر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدین لوگوں میں سے برے ترین لوگ ہیں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! مجاہدین کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: جو رات کو گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر دے لیکن جب صبح ہو تو لوگوں سے بیان کرتا

۱۔ الدر المنثور للسیوطی ۱۵۸۔ وکشف الخفاء ۲/۲۷۷۔ وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۸۷، ۱۰/۲۳۳۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۶۲۔ وکنز العمال ۱۲۷۷، ۱۲۰۹۔

۳۔ الزهد لابن المبارک ۱۶۵۔ والزهد للامام احمد ۱۰۔ والاحاف السادة المتقین ۹/۲۱۳۔ وتاریخ ابن عساکر ۳/۳۹۸

بھرے اور کہے: میں نے آج رات فلاں فلاں گناہ کیا ہے سو اللہ تعالیٰ بھی اس کے پودے کو پھاڑ دیتے ہیں۔  
یہ حدیث صحیح ہے اس حدیث کو زہری سے ان کے بیٹھے نے بھی روایت کیا ہے۔ اور مشر سہدی کوئی ہیں، ابو بکر بن عیاش  
تقریباً ہیں۔

۲۰۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبد الرحمن مقرئ، حیوہ، ابی سحر، عبد اللہ بن عبد الرحمن، سالم بن عبد اللہ بن  
عمر کے سلسلہ سند سے ابو ایوب انصاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسراء کی رات جبرئیل امین علیہ السلام مجھے  
ابراہیم ظلیل اللہ علیہ السلام کے پاس سے لیکر گزرے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے جبرئیل تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا یہ محمد  
عربی ﷺ ہیں فرمایا: اے محمد اپنی امت کو حکم کیجئے کہ وہ جنت میں پودے کثرت کے ساتھ لگائیں چونکہ جنت کی زمین وسیع تر اور انکی مٹی  
پاکیزہ ہے۔ محمد عربی ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا: جنت کے پودے کیا ہیں؟ جواب دیا "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" جنت کے  
پودے ہیں۔

سالم کی یہ حدیث خریب ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن وہ ابو طواد انصاری مدنی ہیں یہ حدیث ہم نے صرف حیوۃ سے لکھی ہے،  
اس حدیث کو آنحضرت نے ابو عبد الرحمن مقرئ سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

### (۱۷۸) مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تابعین اہل مدینہ میں سے ایک عبادت گزار، شکر گزار، نفس کو ذلیل کرنے والے اور ذکر اللہ کے پیاسے مطرف بن عبد اللہ بن  
شعبہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف نفس کو ذلیل کرنے اور اعمال پر دوام رکھنے اور تھوڑے میں سے تھوڑا ایثار کرنے کا نام ہے۔

۲۰۱۵- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن سعید غمی، نصر بن علی، اصمعی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، ثانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے  
کہ ایک مرتبہ مطرف بن عبد اللہ نے ابن ابی مسلم سے کہا: جب بھی کسی نے میری مدح کی میں حقارت کا سزاوار ہوا۔

۲۰۱۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ المعتولی المقرئ، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، یسار، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے  
مروی ہے کہ مطرف نے فرمایا: میں رات کو بستر پر لیٹ کر قرآن مجید میں غور و فکر کرتا ہوں اور اپنے عمل کو اہل جنت کے عمل پر پیش کرتا ہوں  
اچانک ان کے اعمال بھر پور نظر آتے ہیں وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے پوری رات اپنے رب کے حضور سجود و قیام میں گزار دیتے  
تھے۔ جو لوگ راتوں کو سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزار دیں، میں ان میں اپنے آپ کو نہیں پاتا۔ پس میں اپنے آپ کو اس آیت  
پر پیش کرتا ہوں۔ ما سئلکم فی سقر (دزدہ) کیا چیز تمہیں جہنم میں لے گئی؟۔ لوگوں کو میں عملی طور پر اس آیت کو جھٹلاتے دیکھ رہا ہوں  
مطرف رحمہ اللہ لوگوں کو ذلیل کی آیت پڑھنے کا حکم دیتے تھے:

وآخرون اعترؤوا لمنوبہم خلطوا عملاً صالحاً و آخر سبیئاً (سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۰۲)

اور کچھ دوسرے لوگ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے، جنہوں نے عمل صالح کو بڑے عمل کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔

اور فرماتے تھے کہ مجھے خطرہ ہے کہ میں اور آپ انہی میں سے ہوں گے ہائے افسوس! میرے بھائیو!

۲۰۱۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن احمد بن فضیل، احمد بن فضیل، عبد الرحمن مہدی، غیاث بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی

ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کریں کہ وہ ہمیں اپنے خوف سے ہلاک کر دے تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں، لیکن میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اس کے علاوہ بھی راضی ہو جاتا ہے۔

۲۰۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: رب تعالیٰ کا کوئی قاصد میرے پاس آئے اور مجھے دخول جنت یا دخول جہنم یا دوبارہ مٹی ہو جانے کا اختیار دے تو میں دوبارہ مٹی ہو جانے کو اختیار کروں گا۔

۲۰۱۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبلی، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ نے فرمایا: بالقرض اگر میرے دولٹس ہوتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر مقدم ہوتا پھر اگر ایک بھلائی پر آمادہ ہو جاتا تو دوسرا بھی اس کی اتباع کرتا ورنہ کم از کم اسے باز رکھتا لیکن میرا ایک ہی فلس ہے لیکن مجھے پتہ نہیں وہ کس پر آمادہ ہوگا؟ نیکی پر یا بدائی پر۔

۲۰۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق مرارج، حسین بن منصور البطلویہ صوفی، ججاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کی اصلاح عمل کی اصلاح سے ہے اور عمل کی اصلاح نیت کی درستی سے ہے۔

۲۰۲۱- مطرف بن عبد اللہ کا اپنے بیٹے کی وفات پر طرز عمل ..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن متوکل، ابو حسن مدائنی، ابو محمد ہاملی، زہیر البانی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا وفات پا گیا مطرف رحمہ اللہ نے زلفوں میں کٹھمی کی اور عمدہ جوڑا زیب تن کر کے محلہ میں نکلے۔ لوگ کہنے لگے آپ کا بیٹا مر رہا ہے آپ یوں اس حالت میں اچھے نہیں لگتے۔ فرمایا: کیا تم لوگ مجھے حکم دیتے ہو کہ میں محض مصیبت کا ہو کر بیٹھ جاؤں، بخدا اگر دنیا و مافیہا میرے ہوں اور وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ایک گھونٹ پانی کے وعدے پر مجھ سے لے لیں تو میں دنیا و مافیہا کو پانی کی گھونٹ کا اٹل بھی نہیں سمجھتا ہوں چہ جائیکہ نمازوں، ہدایت اور رحمت کا اس کے ساتھ تقابل کیا جائے۔

۲۰۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن عطاء، ابو عبد اللہ بن شیرزاد، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ساری دنیا میری ہو پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے لے لیں اس شرط پر کہ اس کے بدلہ میں قیامت کے دن مجھے ایک گھونٹ پانی پینے کے لئے دیا جائے گا تو فی الواقع اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری دنیا کی بہترین قیمت عطا کر دی۔

۲۰۲۳- خدا کا محبوب بندہ ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، سعید، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ کہا کرتے تھے، صابر و شاکر اللہ کا محبوب ترین بندہ ہے جو مصیبت میں جتا ہو جائے تو صبر کرے اور اگر اسے لعین عطا ہوں تو شکر کرے۔

۲۰۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو سلیمان دارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ صوف کے کپڑے پہن کر مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھے۔ اس کو بھی ادا کے متعلق آپ سے جب پوچھا گیا تو جواب دیا: میرا باپ تکبر تھا میں اپنے رب کی خاطر عاجزی و انکساری کرتا ہوں تاکہ میرا رب میرے باپ سے غصے میں تخفیف کرے۔

۲۰۲۵- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شعیب، عفان، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ فرمایا کرتے: میں اس چیز میں نظر کرتا ہوں جس میں سرسرا خیر ہو اور اس میں شر و آفت نہ ہو، ہر چیز کی آفت ہوتی ہے میں نے نہیں پایا کہ بندے کو عاقبت مل جائے اور وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

۲۰۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، عوانہ، قتادہ کہتے ہیں مطرف بن عبد اللہ نے فرمایا: مجھے عاقبت

ئے اور میں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کیا جائے اور میں صبر کروں۔

۲۰۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، فضل بن بہل، یزید بن ہارون، ابو اشیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں رات سوتے ہوئے گزاروں اور پھر صبح کو اس پر ندامت کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں رات بھر عبادت کرتا رہوں اور صبح کروں تو بڑائی میں گرفتار ہوں۔

۲۰۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی سراج، زیاد، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اور فرمائے اے مطرف! (یہ عمل) تو نے کیوں نہ کیا؟ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اے مطرف! کہہ کر پکارے۔

۲۰۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد الرحمن بن فضل، سلیمان بن حسن، عبد الواحد بن غیاث، حماد بن سلمہ، ثابت، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں (خدا پر) قسم اتھاؤں امید ہے کہ میں اپنے قسم میں بری ہو جاؤں گا حالانکہ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں کہ وہ اپنے رب کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں کوتاہی نہ کرتا ہو۔

۲۰۳۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، ابو یعلیٰ محمد بن صلت، ابن عیینہ، ابن ابی عروہ، قوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: ”فما طلع فرآہ فی سواء المحمم (سورت ساقات ۵۵) پس جہاں نکلے گا اور اسکو جہنم کے سچ میں دیکھے گا“ کے متعلق فرمایا جہنم میں ان کو دیکھے گا کہ ان کی کھوپڑیاں اٹل رہی ہوں گی اور آگ نے ان کی رونق و ہیبت ہی ختم کر دی ہوگی۔

۲۰۳۱- انسان ہر کام میں اللہ کا محتاج ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، نصر بن علی، روح بن سینب، ثابت، یثانی نے مطرف رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے فرمایا: انسان بجز لہ پتھر کے ہے اگر اللہ تعالیٰ اس میں بھلائی کی صلاحیت رکھے تو وہ اس میں ہوگی۔ پھر تلاوت فرمائی:

ومن لم يجعل الله له نوراً فما له من نور (سورۃ نور آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ جسکے نور کو بیدار نہ فرمائے اس کے لئے نور نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد کہنے لگے: یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں جنت میں داخل ہوں سکتے ہیں اور اگر چاہیں جہنم میں، پھر مطرف رحمہ اللہ نے تین مرتبہ یہی قسمیں کھائیں کہ کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، مگر یہ کہ کوئی بندہ چاہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا محمدؐ۔

۲۰۳۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا: میں بندے کو اللہ تعالیٰ اور شیطان کے درمیان پڑا دیکھتا ہوں، یا تو رب تعالیٰ کے غضب سے بچ گیا تو نجات پا گیا ورنہ اسے چھوڑ دیا تو شیطان اسے لے جاتا ہے۔

۲۰۳۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت کی سند مذکور سے مطرف رحمہ اللہ کا قول منقول ہے: اگر میرا دل نکال کر بائیں ہاتھ میں رکھ دیا جائے اور بھلائی لائی جائے اور وہ دائیں ہاتھ میں رکھ دی جائے تو میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ دل میں کچھ بھلائی داخل کروں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسکو نہ رکھ دے۔

۲۰۳۴- تقدیر کی تشریح..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، حماد، داؤد بن ابی ہند کے سلسلہ سند سے مطرف

بن عبد اللہ کا فرمان ہے کسی آدمی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ کنویں کے مندر پر چڑھ کر اپنے آپ کو کنویں میں گرائے اور کہے: میرے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ لیکن اسے چاہیے کہ ڈرتا رہے، کوشش کرے اور تقویٰ اختیار کرے، ہاں اس کے باوجود گمراہ سے کوئی مصیبت پہنچے حالانکہ اسے کچھ ظلم نہیں تھا تو یہ اس کے مقدر میں لکھا تھا۔

۲۰۳۵- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، قتادہ و بدیل عقیلی کے سلسلہ سند سے مطرف رحمہ اللہ کا قول مروی ہے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو تقدیر کے سپرد نہیں کر دیا حالانکہ لوگوں نے تقدیر کی طرف لوٹنا ہے۔ (بلکہ ان کو اپنے اختیار سے صحیح راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ صفر)

۲۰۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن یعقوب، حنبل بن اسحاق، خلف بن ولید جوہری، ابو بکر ہشلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس انسانی لوگوں کے سامنے اترا نے کیلئے بنا سنورتا ہے جبکہ اللہ کے ہاں یہ نفس کو دھنپائی اور برائی کی دہلیز پر جھکاتا ہے۔

۲۰۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ مفتوی، حاجب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیار، جعفر، معلیٰ بن زیاد کہتے ہیں کہ مطرف رحمہ اللہ کے پاس ان کے بھائی بند بیٹھے جنت کے موضوع پر بحث لگتے تھے، مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو؟ جبکہ میرے اور جنت کے درمیان جہنم کا تیز کرہ حائل ہے۔

۲۰۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی اسلم، ابو بکر بن ابی شیبہ، زید بن حباب، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: گویا کہ دلوں کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور گویا کہ حدیث میں ہمارے علاوہ کسی اور کو مراد لیا جا رہا ہے۔

۲۰۳۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، عفان، حماد ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر کوئی شکاری آدمی کسی شکار کو دیکھے حالانکہ شکار اسکو نہ دیکھ رہا ہو اور شکاری اسی بیچ و تاب میں ہو کہ وہ اس کو پکڑ لے؟ مرید نے نئے جواب دیا: جی ہاں پھر؟ فرمایا: اسی طرح شیطان ہمیں دیکھ رہا ہے حالانکہ ہم اسے نہیں دیکھ سکتے پس وہ ہمیں اپنے پھندے میں گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

۲۰۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن شعیب، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، ویب، حریری، ابو علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان کے بعد عقل سے افضل ترین چیز کوئی نہیں دی گئی۔

۲۰۴۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، خلائی، زکریا ساجی، محمد بن خالد بن حرمہ، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کی عقلیں ان کے زمانے کی بقدر ہوتی ہیں۔

۲۰۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق، عمر بن محمد بن حسن، ابو محمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگ ارادہ کرتے ہیں اور کچھ دوسرے لوگ بھی ارادہ کرتے ہیں حالانکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ پھر وہ دوسرے لوگوں کے پانی میں گھسے ہوئے ہیں۔

۲۰۴۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، حمید اللہ، سعید ابوقد امہ، عبد الرحمن، شجاع، خالد حزام، غیلان بن جریر بن مطرف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ "فرماتا ہے" لیکن ہو کہ اللہ "نے فرمایا" پھر کہنے لگے: آدمی دوسرے جھوٹ بولتا ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے: کوئی چیز نہیں کوئی چیز نہیں، کیا کوئی چیز بھی نہیں ہے؟ یعنی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہے۔

۲۰۲۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد رستہ، محمد بن عبید بن حساب، حماد بن یزید، اسحاق بن سوید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ہرگز یوں نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے انعام یافتہ ہوا چونکہ اللہ کی ذات کسی کی بھی انعام یافتہ نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعام کیا۔

۲۰۲۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ "ان الذین یصلون کتاب اللہ و اقاموا الصلاۃ و انفقوا مما رزقناہم سرا و علانیۃ یرجون تجارۃ لن تبور" (۱۰۰) ہے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز ہلاک (بے سود) نہ ہوگی۔ کے متعلق فرماتے تھے: کہ یہ قرآن کی آیت ہے۔

۲۰۲۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد عطاء، عبد اللہ بن شیراز، عبد اللہ بن محمد عیسیٰ، غندر، شعبہ، یزید و حنک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ان الذین یصلون کتاب اللہ الایۃ کے بارے میں فرمایا: یہ قرآن کی آیت ہے۔

۲۰۲۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق، حربی، ابو کریب، اسحاق بن سلیمان، ابو جعفر رازی، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: موت نے نعمتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کی نعمتوں پر فساد برپا کر دیا ہے پس ایسی نعمتوں کو طلب کرو جن میں موت نہ ہو۔

۲۰۲۸- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب بن نعیمی، حسن بن شعیب، عقیان، ہام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم زید بن صوخان کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اسے اللہ کے بندو! کرم کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور اچھا برتاؤ کرؤ اس لئے کہ بندوں کا وسیلہ اللہ کی طرف دو چیزوں خوف اور امید کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک دن میں ان کے پاس آیا اور لوگوں نے ایک معاہدہ لکھ لیا تھا، معاہدے کا مضمون کچھ یوں تھا:

”بے شک اللہ ہمارا رب ہے، محمد ہمارے نبی اور قرآن ہمارے سامنے ہے۔ نیز جس نے ہمارا ساتھ دیا ہم اس کے معاون ہوں گے اور جس نے ہماری مخالفت کی تو ہمارا ہاتھ اس کی گردن پر ہوگا اور ہم بھی اس کے مخالف ہوں گے“

زید بن صوخان نے معاہدہ ایک ایک کر کے لوگوں پر پیش کیا اور لوگ کہتے اے فلاں! میں نے اقرار کیا حتیٰ کہ لوگ مجھ تک پہنچے اور کہنے لگے اے لڑکے! کیا تو نے اقرار کیا؟ میں نے کہا نہیں۔ زید بن صوخان کہنے لگے لڑکے پر جلدی نہ کرو اے لڑکے تم کیا کہتے ہو؟ اور مدعا بیان کرو، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ہم سے عہد لے رکھا ہے میں اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کے سوا کوئی نیا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے بھی معاہدے سے رجوع کر لیا حتیٰ کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے مطرف سے پوچھا اس وقت تم کتنے لوگ تھے؟ فرمایا تقریباً تیس آدمی تھے۔ قتادہ کہتے ہیں: جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو مطرف اس سے باز رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی اس سے بھاگ جاتے اور حسن رحمہ اللہ فتنے سے باز رہنے کی تاکید کرتے مگر خود نہیں بھاگتے تھے۔ مطرف رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ حسن بصری رحمہ اللہ اس آدمی کے مشابہ ہیں جو لوگوں کو سیلاب سے ڈرانے لیکن خود دیوار بن کر اس میں کھڑا ہو جائے۔

۲۰۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: فتنہ لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا بلکہ لوگوں کو دین سے ہٹا دیتا ہے: بخدا! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے کہ تو نے فلاں کو کیوں قتل نہیں کیا؟ مجھے پسند ہے اس سے کہ اللہ یہ پوچھے تو نے فلاں کو کیوں قتل کیا ہے؟

۲۰۵۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ہبل، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ

نے فرمایا: تہذیب لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے نہیں برپا ہوتا لیکن لوگوں کو ان کے دین سے ہٹا دیتا ہے۔

۲۰۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن محمد، ہناد بن سمری، وکیع، ابو العلاء الصضاحک بن یسار کی سند سے یزید بن عبداللہ بن الطخیر اپنے بھائی مطرف سے روایت کرتے ہیں: کہ جب بندے کا ظاہر و باطن دونوں برابر ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرا چاہتا بندہ ہے۔ نیز مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور مخلوق کے درمیان انصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا حتیٰ کہ سینک والی بکری سے بغیر سینک والی بکری کو بدلہ دلوائے گا۔

### مطرف کی کرامات

۲۰۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابویحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بعض اوقات مطرف بن عبداللہ دیہات میں چلے جاتے جب شب ہو جاتی تو شب کے وقت گھوڑے پر بیٹھ کر چلتے بعض دفعہ تاریکی میں ان کا کواڑ روشن ہو جاتا، اسی طرح ایک مرتبہ رات کو چل نکلے: ایک قبرستان پر پہنچے اور گھوڑا کھڑا کر کے اسی پر نیند کے ارادے سے سر جھکا لیا۔ مطرف کہتے ہیں میں نے ہر قبر والے کو اپنی قبر پر بیٹھے دیکھا اور پھر وہ مجھے کہنے لگے یہ مطرف ہیں جو ہر جمعہ کو تشریف لاتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں: میں نے پوچھا کیا تم جمعہ کا دن پہچان لیتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں، ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پرندے آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا پرندے کیا کہتے ہیں؟ کہنے لگے: پرندے کہتے ہیں کہ آجھے دن کا سلام ہو سلام ہو۔

۲۰۵۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبداللہ بن ظہیر اور ان کا ایک ساتھی اندھیری رات میں کہیں چل پڑے اچانک ان کا کواڑ چمک اٹھا۔ قتادہ کہتے ہیں اگر ہم لوگوں کو یہ بات سناتے تو وہ ہمیں جھٹا دیتے۔ مطرف بولے: مذہب زیادہ جھوٹا ہوتا ہے، کیونکہ وہ مذہب کہتا ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کو جھٹاتا ہوں۔

۲۰۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابویحییٰ بن جبہ، محمد بن اسحاق، حسن بن منصور، جہان بن محمد، مہدی بن میمون، فیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ جنگل کی طرف سے واپس تشریف لائے (وہ غلوت و عبادت کے لئے جنگل و بیابان میں چلے جاتے تھے) وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے کواڑے کے کنارے سے فصیح کی آواز سنی، بھتیجا کہنے لگا: اے ابو عبداللہ اگر لوگ اس بات کو بیان کریں گے تو ہمیں جھٹا دیں گے، فرمایا جھٹانے والا لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا ہوتا ہے۔

۲۰۵۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن حمدان قاسم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ مطرف بن عبداللہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ان کے ساتھ گھر میں رکھے برتن بھی فصیح کرتے۔

۲۰۵۶- جابر بد دعاء سے مر جانے والے کا کوئی بدلہ نہیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن سقسطی، یزید بن ہارون، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف اور ان کی قوم کے ایک آدمی کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ مطرف رحمہ اللہ نے اس سے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے موت دے۔ حمید بن ہلال کہتے ہیں اسی لمحے وہ آدمی گرا اور مر گیا۔

اس وقت زیادہ لہرہ کا گورنر تھا۔ میت کے ورثاء اس کے پاس شکایت لے گئے، زیاد نے ان سے پوچھا: کیا مطرف نے اسے مارا ہے یا اسے چھوا تک بھی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں، کہنے لگا: یہ نیک صالح آدمی کی دعا ہے جو اللہ کی کھسی تقدیر کے موافق ہو گی۔

۲۰۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابویحییٰ بن ہاشم، بشر بن کثیر اسدی کہتے ہیں کہ: میں نے مطرف بن عبداللہ کو دیکھا کہ بیابان میں اپنی جائے عبادت میں ایک خط کھینچا اور اپنا عصا چہرے کے بال تقابلی گاڑ دیا، ایک کتا ان کے سامنے سے گزرتا تھا اور وہ نماز پڑھتے رہتے۔ فرمایا: اے اللہ! اس کتے کو خاک سے محروم کر دے۔ بشر کہتے ہیں: اب وہ کتا کھار کرنا

پا ہوتا ہے مگر کہ نہیں سکتا۔

۲۰۵۸۔ سورہ تنزیل السجدہ کی برکت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو مسعود عبدان، سلمہ بن شیب، عبد اللہ بن جعفر، حسن بن عمرو ذراری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن یحییٰ اور ایک دوسرا آدمی مطرف کے پاس آئے درآن حالانکہ مطرف رحمہ اللہ پر اس وقت بے ہوشی طاری تھی اور ان سے تین نور نکل کر بلند ہو رہے تھے ایک نور سر سے، ایک درمیان سے اور ایک پاؤں سے، اس واقعہ کو دیکھ کر ہم گھبرا گئے چنانچہ جب انہیں اتفاقہ ہوا تو ان دونوں نے حالت پوچھی، جواب دیا، اچھا ہوں۔ دونوں بولے: ہم نے ایک چیز دیکھی ہے جس نے ہمیں گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا ہے۔ پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ کہنے لگے کچھ نور تھے جو آپ سے نکل رہے ہیں، فرمایا کیا تم نے ان انوار کو دیکھا ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ فرمایا: یہ تنزیل السجدہ کی برکت ہے اس کی تمیں آتیں ہیں۔ پہلی دس آیتیں میرے سر کی طرف سے بلند ہوتی ہیں دوسری دس میرے درمیان سے اور آخری دس میرے پاؤں کی طرف سے پس اس سورت کا یہ ثواب ہے جو میری پاسانی کرتا ہے۔

۲۰۵۹۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، حاتم بن لیث، خالد بن خداش، حماد بن زید، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کجانب بن یوسف نے مورق نخعی کو جیل میں قید کر دیا۔ مطرف بن عبد اللہ کہنے لگے: آؤ اہم دعا کرتے ہیں اور تم اس پر آمین کہو۔ چنانچہ مطرف نے دعا کی اور ہم نے آمین کہا، جب عشاء کا وقت ہوا تو اور لوگ داخل ہونے لگے چنانچہ داخلین میں مورق قیدی کے باپ بھی تھے۔ کجانب نے چونک کر ان سے کہا: جیل خانے جاؤ اور اس بوڑھے کے بیٹے کو لا کر اس کے حوالے کرو۔ خالد کہتے ہیں کہ کجانب نے اس کے علاوہ کسی آدمی سے بات نہیں کی۔

۲۰۶۰۔ مطرف کے بارگاہ خداوندی میں مناجات کے کلمات..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن حلیل، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو احوس، ابو غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے اے میرے اللہ! میں شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اس شر سے جس پر ظالموں کے قلم چل جائیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات کہنے سے کہ جس کے ذریعے میں تیری اطاعت کے علاوہ غیر کی اطاعت کو طلب کروں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ حشرین ہونے سے جو مجھے تیرے سامنے عیب دار بنائے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں مدد چاہوں تیری معصیت کے ساتھ کسی نازل ہونے والی معصیت سے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو مخلوق کے سامنے مجھے نشانِ مہرت بنائے۔ پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو کسی کو مجھ سے بڑھ کر اپنے علوم کا سعا و تمدن بنائے۔ اے اللہ! مجھے رسوا مت کرنا تو مجھے پاخوبی جانتا ہے، اے اللہ! مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ حدیث احمد بن سلمہ نے عبد اللہ بن عمر ابن اعین مطرف کی سند سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن عیینہ نے عمرو بن عامر بن مطرف کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۰۶۱۔ ابو نعیم اصفہانی، منصور بن احمد، عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ مقرئ، یحییٰ بن رقیع، سفیان بن عیینہ، عمرو بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ یوں دعا کرتے تھے..... پھر عرض مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۲۰۶۲۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ دعا کیا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ! میں تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس سے میں توبہ کر کے پھر اس کی طرف لوٹوں اور میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس حکم سے جسکو تو نے مجھ پر لاگو کیا اور پھر میں اسے بجا نہ لاسکوں۔ میں مغفرت طلب کرتا ہوں اس



چیز سے جسکامیں نے تیری رضا کیلئے ارادہ کیا اور پھر میرا دل اس سے ہٹ جائے۔

۲۰۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، عمر بن ابی الحارث، عن شیخ بنی عقیل، حیان بن یسار، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ یوں دعا کرتے اے اللہ! مجھ سے راضی رہ، اگر مجھ سے راضی نہیں رہتا تو مجھے معاف فرما اس لئے کہ آقا اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے حالانکہ وہ اس سے دلی طور پر راضی نہیں ہوتا۔

۲۰۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ بن شیرز، ابو بکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ دعا کرتے اور یوں فرماتے: اے اللہ میری نماز اور روزہ قبول فرما اور میرے کھاتے میں نیکی لکھ دے، پھر فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے عمل کو قبول فرماتا ہے۔

۲۰۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ بن سوار، ابو عبد اللہ بن سوار، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے اس عظیم الشان امر دین پر غور کیا کہ یہ کس ذات کی طرف سے ہے؟ چنانچہ معلوم ہوا کہ وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے، پھر سوچا کہ اس امر کا تمام کس پر ہوگا، اچانک ظاہر ہوا کہ اسکا تمام بھی اللہ کے حکم پر ہوگا پھر غور کیا کہ اس امر کی بقا دوسرا یہ کیا ہے تو اچانک پتہ چلا کہ دعا انکی بقا اور سرا یہ ہے۔

۲۰۶۶- بیمار سے دعا کرانا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد، ہناد بن سری، مقبری، ابن مبارک، شکیب بن عبد العزیز، ابو عبد العزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو ہو سکے تو اس سے اپنے حق میں دعا کراؤ چونکہ اس کو (قبولیت کی) حرکت دی جا چکی ہے۔

۲۰۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مؤمن کے خوف در جاہ کا وزن کیا جائے تو دونوں یکساں نکلیں گے، کوئی ایک دوسرے سے زائد نہیں ہوگا۔

۲۰۶۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، حسن بن محمد بن حماد، سلمہ بن حبیب، عبد الرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نے اللہ کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ملائکہ پائے ہیں اور شیاطین کو سب سے زیادہ دھوکہ باز پایا ہے۔

۲۰۶۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، محمد بن اطلق ثقفی، محمد بن صباح، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: قبیح ترین عمل وہ ہے جس سے دنیا طلب کی جائے حالانکہ نفس الامر میں وہ آخرت کا عمل ہو۔

۲۰۷۰- جماعت کی رغبت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یبار، قرہ بن خالد، یزید بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے عمران بن حصین سے کہا: میں جماعت کا پوزھی بیوہ عورت سے بھی زیادہ محتاج ہوں چونکہ جب جماعت ہو میں اپنا قبلہ اور جہت پہچان لیتا ہوں اور جب جماعت سے الگ ہوتا ہوں تو مجھ پر معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے عمران بن حصین نے ان سے فرمایا: جب تک آپ ڈرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی کفالت کرتا رہے گا۔

۲۰۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، حسین بن منصور، حجاج بن مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: جتنی بیوہ محتاج عورت اپنے دامن پر بیٹھنے کی محتاج ہے میں اس سے زیادہ جماعت کا محتاج ہوں۔

۲۰۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اطلق، عمر بن محمد بن حسن، ابو عبد اللہ بن محمد بن حسن، سلیمان بن مغیرہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بالاتر ہے کہ اللہ کا نام گدھے اور کتے کے پاس لیا جائے، جیسے کوئی اپنے کتے یا بکری سے کہے: اللہ تجھے رسوا کرے اور اللہ تجھے ایسا کرے۔

۲۰۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد محمد بن احمد جرہانی، احمد بن موسیٰ بن عباس عدوی، اسماعیل بن سعید کسائی، ابو علیہ، اسحاق بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مطرف کو عبادت میں مشغول دیکھ کر ان کے والد مطرف فرماتے تھے: اے عبد اللہ! علم عبادت سے افضل ہے اور برائی دو نیکیوں کے درمیان ہوتی ہے۔

۲۰۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، ثوری، ابوہ، ابو تیاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں افضل ترین جلد باز ہوگا اور آجکل بر باد افضل ہے۔

۲۰۷۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب سختیانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جب میرا دین مجھ پر تنگی لائے حتیٰ کہ میں کسی ایسے آدمی کے پاس جاؤں جسکی ملکیت میں ایک لاکھ تلواریں ہوں اور میں اس سے ایک بات کہوں جو مجھے قتل کر ڈالے اس وقت میرا دین زیادہ تنگی میں ہوگا۔

۲۰۷۶- ابو نعیم اصفہانی، اسحاق بن حسان، احمد بن ابی الجہاد، عبد العزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مطرف رحمہ اللہ کا ایک بیٹا کہیں غائب ہو گیا انہوں نے جب پہتا اور ہاتھ میں حصا لے کر فرمانے لگے: میں اپنے رب کے لئے مسکینی اپناتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے میرا بیٹا واپس لوٹا دے۔

۲۰۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، یسار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ہمارا یہ مجلس اللہ کی سابق تقدیر کے مطابق ہے تو جو گزرا وہ ہمارے لئے بہت اچھا ہے اگر اللہ نے ہمیں اپنی تقسیم کے مطابق عطا فرمایا تو ہماری تقسیم اچھی کی۔

۲۰۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلد، حسین بن منصور، حجاج بن محمد، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنی تعریف کروں لامحالہ مجھے لوگوں سے بغض رکھنا پڑے گا۔

۲۰۷۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس تنگی، عمر بن محمد بن حسن، ابوہ محمد بن حسن، مہدی، غیلان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں کے حلق بدگمانی سے پرہیز کرو۔

۲۰۸۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابرہیم بن محمد، ابو نعیم بن محمد، ابوہ محمد بن حسن، خالد، یزید بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چیز پر بھی رحم و کرم فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سرخ رنگ کا پرندہ ان کے ہاتھ لگا اسے مخاطب کر کے کہنے لگے: میں آج تجھے تیرے بچوں پر صدقہ کروں گا چنانچہ پرندے کو چھوڑ دیا۔

۲۰۸۱- سوال کرنے کی مذمت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن فتح حنبلی، ابو بکر ازرق، حسن بن عرفہ، ابو بکر السہمی، شیخ ابو بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ بن عمیر نے اپنے کسی بھائی سے فرمایا: اے ابو اللؤلؤ! اگر تجھے مجھ سے کوئی ضروری کام ہو تو اس کے بارے میں مجھ سے بات کرو، لیکن اپنی ضرورت ایک رقعہ میں تحریر کر کے مجھے تمہارا دو چوکہ میں تمہارے چہرے میں سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا، شاعر کا قول ہے

لا تحسبن الموت موت البلیی..... وانما الموت سؤال الرجال

موت ہرگز آزماشوں کی موت نہ سمجھو۔ مردوں کا سوال کرنا حقیقت میں موت ہے۔

كلاهما موت ولكن ذا..... اشد من ذاك لذل السؤال

وہ دونوں ایک طرح کی موت ہیں لیکن سوال کی رسوائی کی وجہ سے وہ موت اس موت سے زیادہ سخت ہے۔

## وقال شاعر ایضاً

ما عاض باذل وجهه بسؤاله..... عوضاً وان نال الغنی بسؤال  
وہ اپنے چہرے کی رسوائی سے سوال کر کے اس کا بدلہ نہیں لینا چاہتا اگرچہ وہ سوال کر کے مالدار کی پائے۔

وإذا السؤال مع النوال وزنتہ..... رجح السؤال وخف كل نوال  
اور جب کسی سوال کا عطا کے ساتھ وزن کیا جائے تو سوال بھاری ہو جائے گا اور ہر عطا آگئی ہوگی۔

فاذا ابتليت ببلبل وجهك سائلاً..... فابذله للمتكرم المقضال  
اور جب تجھے مجبوراً سوال کرتے ہوئے چہرے کو شرمندہ کرنا پڑے تو اپنے چہرے کو صاحب بخشش اور بڑے فضل کرنے والے کے سامنے پیش کر۔

۲۰۸۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن کرم، بشرف بن سعید واسطی، حارث بن منصور، ایوب بن شعیب، اعمش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس غفلت کو جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے دلوں میں ڈالا ہے رحمت پایا ہے اللہ تعالیٰ اسی سے اپنے مخلوق پر رحمت کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں ان کی معرفت کے بقدر خوف ڈال دیتے تو ان کی زندگی خوشگوار نہ رہتی۔

## مسانید مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ

مطرف رحمہ اللہ نے بہت سے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد محترم عبد اللہ بن محمد سے بھی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۰۸۳- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، عن جده محمد بن عبد اللہ بن مرزوق، یوسف بن یعقوب نجری، حسن بن شیخی، عفان بن حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، مطرف بن عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے اس کے والد عبد اللہ بن محمد کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے تین مبارک سے رونے کی وجہ سے دیگ کی سنسناہٹ کی سی آواز آرہی تھی۔

یہ حدیث عبد اللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح نقل کی ہے۔ سری بن یحییٰ نے بھی یہ حدیث عبد الکریم بن رشید بن مطرف سے روایت کی ہے۔

۲۰۸۴- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن محمد بن احمد بن کیمان، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ایان بن زید، قتادہ، مطرف بن عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور وہ سورت المہاکم العکاکم ثلاثاً کرتے تھے پھر فرمایا ابن آدم کہتا ہے کہ میرے لئے کیا ہے؟ جبکہ تیرے لئے تیرے مال میں سے کچھ نہیں ہے مگر وہ جو کچھ تو نے کھا کر فنا کر دیا یا صدقہ کر کے اپنے لئے جاری کر دیا اور پہن کر پرانا کر دیا۔

اس حدیث کو قتادہ سے سلیمان بنی، شعبہ، ہشام اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

۲۰۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، ابو شعیب جرائی..... یحییٰ بن عبد اللہ کے والد عبد اللہ فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے ایک

۱۔ مسند الامام احمد ۳/ ۲۶، ۲۳، ۲۴، والمستدرک ۲/ ۵۳۳، ۳/ ۳۲۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۶۱، وسنن الترمذی ۳/ ۳۳۳، ۳/ ۳۵۳، والزهد للامام احمد ۱/ ۱۱، ۳/ ۱، وكشف العفا ۲/ ۲۳۳، صحيح مسلم ۳/ ۲۲، والسنن للنسائی کتاب الوصایا باب ۱، والترغیب والترہیب ۳/ ۱۷۲، والعتاب السادة المعقین ۷/ ۳۰۲

دوسرے آدمی کا ذکر کیا جو ہمہ وقت روزہ رکھتا تھا، ارشاد فرمایا: اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا۔

یہ حدیث قتادہ سے شعبہ، حجاج بن حجاج، ہشام، ہمام اور سعید نے بھی روایت کی ہے۔

۲۰۸۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضری و حسین بن اسحاق، ابو ہریرہ محمد، مسلم بن قتیبہ، عمران قطان، قتادہ، مطرف کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن ظہیر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں نناوے موتیں کر دینیں لے رہی ہوتی ہیں اگر یہ موتیں اس سے چمک جائیں تو بڑھاپے میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بڑھاپے میں انکی موت واقع ہو جاتی ہے۔

قتادہ سے عمران روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۲۰۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم قاضی، احمد بن عمرو بن زرارہ، عباد بن یعقوب، عبد اللہ بن عبد القدوس، اعمش، مطرف بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حدیث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ظلم کو فضیلت دینا عبادت کو فضیلت دینے سے زیادہ پسند ہے، نیز ورع اور تقویٰ تمہارا بہترین دین ہے۔

اس حدیث کو اعمش سے صرف عبد اللہ بن عبد القدوس نے مصلحا روایت کیا ہے جبکہ جریر بن عبد الحمید، اعمش عن مطرف عن النبی ﷺ کے طریق سے حدیث کے واسطے کے بغیر روایت کیا ہے۔ نیز قتادہ بن ہلال نے مطرف کا قول قرار دے کر اسے روایت کیا ہے۔

### یزید بن عبد اللہ رحمہ اللہ

تالیفین اہل مدینہ میں سے یزید بن عبد اللہ بھی ہیں، یہ مطرف بن عبد اللہ کے بھائی ہیں مشہور عبادت گزار تھے۔

بعض لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم مسجد کی چھت درست نہ کریں؟ فرمایا: اپنے دلوں کو درست کرو یہ تمہیں مسجد کی درستی سے کفایت کرے گا نیز فرمایا کرتے تھے: جنہی وہ آدمی ہے جسے اللہ کا خوف کسی غفلت منہ سے ہا زب نہ رکھے۔

۲۰۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن شریک، شہاب بن عباد، حماد بن زید، بدیل بن مسمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مطرف رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عافیت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں..... جبکہ مطرف رحمہ اللہ کے بھائی یزید بن عبد اللہ کہا کرتے تھے: یا اللہ ان میں سے جو بھی میرے حق میں بہتر ہو اسکا میرے لئے فیصلہ فرما۔

۲۰۸۹- بہت اہم حکمت کی بات..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن حیان، ابو بکر بن حکم، ہشام، اعمش، عمرو بن سکین کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس تھا کہ ایک بغدادی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا: اے ابو محمد! مجھے مطرف رحمہ اللہ کے قول کے بارے

۱- صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، وسنن الترمذی ۷۶۷، وسنن ابی داؤد ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، وسنن النسائی ۳/۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، والمستدرک ۱/۳۳۵.

۲- سنن الترمذی ۲۱۵۰، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲۵۵۱، ۲۵۵۲، ۲۵۵۳، ۲۵۵۴، ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، ۲۵۵۷، ۲۵۵۸، ۲۵۵۹، ۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۲، ۲۵۶۳، ۲۵۶۴، ۲۵۶۵، ۲۵۶۶، ۲۵۶۷، ۲۵۶۸، ۲۵۶۹، ۲۵۷۰، ۲۵۷۱، ۲۵۷۲، ۲۵۷۳، ۲۵۷۴، ۲۵۷۵، ۲۵۷۶، ۲۵۷۷، ۲۵۷۸، ۲۵۷۹، ۲۵۸۰، ۲۵۸۱، ۲۵۸۲، ۲۵۸۳، ۲۵۸۴، ۲۵۸۵، ۲۵۸۶، ۲۵۸۷، ۲۵۸۸، ۲۵۸۹، ۲۵۹۰، ۲۵۹۱، ۲۵۹۲، ۲۵۹۳، ۲۵۹۴، ۲۵۹۵، ۲۵۹۶، ۲۵۹۷، ۲۵۹۸، ۲۵۹۹، ۲۶۰۰، ۲۶۰۱، ۲۶۰۲، ۲۶۰۳، ۲۶۰۴، ۲۶۰۵، ۲۶۰۶، ۲۶۰۷، ۲۶۰۸، ۲۶۰۹، ۲۶۱۰، ۲۶۱۱، ۲۶۱۲، ۲۶۱۳، ۲۶۱۴، ۲۶۱۵، ۲۶۱۶، ۲۶۱۷، ۲۶۱۸، ۲۶۱۹، ۲۶۲۰، ۲۶۲۱، ۲۶۲۲، ۲۶۲۳، ۲۶۲۴، ۲۶۲۵، ۲۶۲۶، ۲۶۲۷، ۲۶۲۸، ۲۶۲۹، ۲۶۳۰، ۲۶۳۱، ۲۶۳۲، ۲۶۳۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵، ۲۶۳۶، ۲۶۳۷، ۲۶۳۸، ۲۶۳۹، ۲۶۴۰، ۲۶۴۱، ۲۶۴۲، ۲۶۴۳، ۲۶۴۴، ۲۶۴۵، ۲۶۴۶، ۲۶۴۷، ۲۶۴۸، ۲۶۴۹، ۲۶۵۰، ۲۶۵۱، ۲۶۵۲، ۲۶۵۳، ۲۶۵۴، ۲۶۵۵، ۲۶۵۶، ۲۶۵۷، ۲۶۵۸، ۲۶۵۹، ۲۶۶۰، ۲۶۶۱، ۲۶۶۲، ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، ۲۶۶۵، ۲۶۶۶، ۲۶۶۷، ۲۶۶۸، ۲۶۶۹، ۲۶۷۰، ۲۶۷۱، ۲۶۷۲، ۲۶۷۳، ۲۶۷۴، ۲۶۷۵، ۲۶۷۶، ۲۶۷۷، ۲۶۷۸، ۲۶۷۹، ۲۶۸۰، ۲۶۸۱، ۲۶۸۲، ۲۶۸۳، ۲۶۸۴، ۲۶۸۵، ۲۶۸۶، ۲۶۸۷، ۲۶۸۸، ۲۶۸۹، ۲۶۹۰، ۲۶۹۱، ۲۶۹۲، ۲۶۹۳، ۲۶۹۴، ۲۶۹۵، ۲۶۹۶، ۲۶۹۷، ۲۶۹۸، ۲۶۹۹، ۲۷۰۰، ۲۷۰۱، ۲۷۰۲، ۲۷۰۳، ۲۷۰۴، ۲۷۰۵، ۲۷۰۶، ۲۷۰۷، ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱، ۲۷۱۲، ۲۷۱۳، ۲۷۱۴، ۲۷۱۵، ۲۷۱۶، ۲۷۱۷، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹، ۲۷۲۰، ۲۷۲۱، ۲۷۲۲، ۲۷۲۳، ۲۷۲۴، ۲۷۲۵، ۲۷۲۶، ۲۷۲۷، ۲۷۲۸، ۲۷۲۹، ۲۷۳۰، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵، ۲۷۳۶، ۲۷۳۷، ۲۷۳۸، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۴۱، ۲۷۴۲، ۲۷۴۳، ۲۷۴۴، ۲۷۴۵، ۲۷۴۶، ۲۷۴۷، ۲۷۴۸، ۲۷۴۹، ۲۷۵۰، ۲۷۵۱، ۲۷۵۲، ۲۷۵۳، ۲۷۵۴، ۲۷۵۵، ۲۷۵۶، ۲۷۵۷، ۲۷۵۸، ۲۷۵۹، ۲۷۶۰، ۲۷۶۱، ۲۷۶۲، ۲۷۶۳، ۲۷۶۴، ۲۷۶۵، ۲۷۶۶، ۲۷۶۷، ۲۷۶۸، ۲۷۶۹، ۲۷۷۰، ۲۷۷۱، ۲۷۷۲، ۲۷۷۳، ۲۷۷۴، ۲۷۷۵، ۲۷۷۶، ۲۷۷۷، ۲۷۷۸، ۲۷۷۹، ۲۷۸۰، ۲۷۸۱، ۲۷۸۲، ۲۷۸۳، ۲۷۸۴، ۲۷۸۵، ۲۷۸۶، ۲۷۸۷، ۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۰، ۲۷۹۱، ۲۷۹۲، ۲۷۹۳، ۲۷۹۴، ۲۷۹۵، ۲۷۹۶، ۲۷۹۷، ۲۷۹۸، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۰۱، ۲۸۰۲، ۲۸۰۳، ۲۸۰۴، ۲۸۰۵، ۲۸۰۶، ۲۸۰۷، ۲۸۰۸، ۲۸۰۹، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۲، ۲۸۱۳، ۲۸۱۴، ۲۸۱۵، ۲۸۱۶، ۲۸۱۷، ۲۸۱۸، ۲۸۱۹، ۲۸۲۰، ۲۸۲۱، ۲۸۲۲، ۲۸۲۳، ۲۸۲۴، ۲۸۲۵، ۲۸۲۶، ۲۸۲۷، ۲۸۲۸، ۲۸۲۹، ۲۸۳۰، ۲۸۳۱، ۲۸۳۲، ۲۸۳۳، ۲۸۳۴، ۲۸۳۵، ۲۸۳۶، ۲۸۳۷، ۲۸۳۸، ۲۸۳۹، ۲۸۴۰، ۲۸۴۱، ۲۸۴۲، ۲۸۴۳، ۲۸۴۴، ۲۸۴۵، ۲۸۴۶، ۲۸۴۷، ۲۸۴۸، ۲۸۴۹، ۲۸۵۰، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۳، ۲۸۵۴، ۲۸۵۵، ۲۸۵۶، ۲۸۵۷، ۲۸۵۸، ۲۸۵۹، ۲۸۶۰، ۲۸۶۱، ۲۸۶۲، ۲۸۶۳، ۲۸۶۴، ۲۸۶۵، ۲۸۶۶، ۲۸۶۷، ۲۸۶۸، ۲۸۶۹، ۲۸۷۰، ۲۸۷۱، ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، ۲۸۷۴، ۲۸۷۵، ۲۸۷۶، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۷۹، ۲۸۸۰، ۲۸۸۱، ۲۸۸۲، ۲۸۸۳، ۲۸۸۴، ۲۸۸۵، ۲۸۸۶، ۲۸۸۷، ۲۸۸۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۰، ۲۸۹۱، ۲۸۹۲، ۲۸۹۳، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۲۸۹۶، ۲۸۹۷، ۲۸۹۸، ۲۸۹۹، ۲۹۰۰، ۲۹۰۱، ۲۹۰۲، ۲۹۰۳، ۲۹۰۴، ۲۹۰۵، ۲۹۰۶، ۲۹۰۷، ۲۹۰۸، ۲۹۰۹، ۲۹۱۰، ۲۹۱۱، ۲۹۱۲، ۲۹۱۳، ۲۹۱۴، ۲۹۱۵، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷، ۲۹۱۸، ۲۹۱۹، ۲۹۲۰، ۲۹۲۱، ۲۹۲۲، ۲۹۲۳، ۲۹۲۴، ۲۹۲۵، ۲۹۲۶، ۲۹۲۷، ۲۹۲۸، ۲۹۲۹، ۲۹۳۰، ۲۹۳۱، ۲۹۳۲، ۲۹۳۳، ۲۹۳۴، ۲۹۳۵، ۲۹۳۶، ۲۹۳۷، ۲۹۳۸، ۲۹۳۹، ۲۹۴۰، ۲۹۴۱، ۲۹۴۲، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۴۶، ۲۹۴۷، ۲۹۴۸، ۲۹۴۹، ۲۹۵۰، ۲۹۵۱، ۲۹۵۲، ۲۹۵۳، ۲۹۵۴، ۲۹۵۵، ۲۹۵۶، ۲۹۵۷، ۲۹۵۸، ۲۹۵۹، ۲۹۶۰، ۲۹۶۱، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۴، ۲۹۶۵، ۲۹۶۶، ۲۹۶۷، ۲۹۶۸، ۲۹۶۹، ۲۹۷۰، ۲۹۷۱، ۲۹۷۲، ۲۹۷۳، ۲۹۷۴، ۲۹۷۵، ۲۹۷۶، ۲۹۷۷، ۲۹۷۸، ۲۹۷۹، ۲۹۸۰، ۲۹۸۱، ۲۹۸۲، ۲۹۸۳، ۲۹۸۴، ۲۹۸۵، ۲۹۸۶، ۲۹۸۷، ۲۹۸۸، ۲۹۸۹، ۲۹۹۰، ۲۹۹۱، ۲۹۹۲، ۲۹۹۳، ۲۹۹۴، ۲۹۹۵، ۲۹۹۶، ۲۹۹۷، ۲۹۹۸، ۲۹۹۹، ۳۰۰۰، ۳۰۰۱، ۳۰۰۲، ۳۰۰۳، ۳۰۰۴، ۳۰۰۵، ۳۰۰۶، ۳۰۰۷، ۳۰۰۸، ۳۰۰۹، ۳۰۱۰، ۳۰۱۱، ۳۰۱۲، ۳۰۱۳، ۳۰۱۴، ۳۰۱۵، ۳۰۱۶، ۳۰۱۷، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۰، ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۳۰۲۴، ۳۰۲۵، ۳۰۲۶، ۳۰۲۷، ۳۰۲۸، ۳۰۲۹، ۳۰۳۰، ۳۰۳۱، ۳۰۳۲، ۳۰۳۳، ۳۰۳۴، ۳۰۳۵، ۳۰۳۶، ۳۰۳۷، ۳۰۳۸، ۳۰۳۹، ۳۰۴۰، ۳۰۴۱، ۳۰۴۲، ۳۰۴۳، ۳۰۴۴، ۳۰۴۵، ۳۰۴۶، ۳۰۴۷، ۳۰۴۸، ۳۰۴۹، ۳۰۵۰، ۳۰۵۱، ۳۰۵۲، ۳۰۵۳، ۳۰۵۴، ۳۰۵۵، ۳۰۵۶، ۳۰۵۷، ۳۰۵۸، ۳۰۵۹، ۳۰۶۰، ۳۰۶۱، ۳۰۶۲، ۳۰۶۳، ۳۰۶۴، ۳۰۶۵، ۳۰۶۶، ۳۰۶۷، ۳۰۶۸، ۳۰۶۹، ۳۰۷۰، ۳۰۷۱، ۳۰۷۲، ۳۰۷۳، ۳۰۷۴، ۳۰۷۵، ۳۰۷۶، ۳۰۷۷، ۳۰۷۸، ۳۰۷۹، ۳۰۸۰، ۳۰۸۱، ۳۰۸۲، ۳۰۸۳، ۳۰۸۴، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۰۸۷، ۳۰۸۸، ۳۰۸۹، ۳۰۹۰، ۳۰۹۱، ۳۰۹۲، ۳۰۹۳، ۳۰۹۴، ۳۰۹۵، ۳۰۹۶، ۳۰۹۷، ۳۰۹۸، ۳۰۹۹، ۳۱۰۰، ۳۱۰۱، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۰۴، ۳۱۰۵، ۳۱۰۶، ۳۱۰۷، ۳۱۰۸، ۳۱۰۹، ۳۱۱۰، ۳۱۱۱، ۳۱۱۲، ۳۱۱۳، ۳۱۱۴، ۳۱۱۵، ۳۱۱۶، ۳۱۱۷، ۳۱۱۸، ۳۱۱۹، ۳۱۲۰، ۳۱۲۱، ۳۱۲۲، ۳۱۲۳، ۳۱۲۴، ۳۱۲۵، ۳۱۲۶، ۳۱۲۷، ۳۱۲۸، ۳۱۲۹، ۳۱۳۰، ۳۱۳۱، ۳۱۳۲، ۳۱۳۳، ۳۱۳۴، ۳۱۳۵، ۳۱۳۶، ۳۱۳۷، ۳۱۳۸، ۳۱۳۹، ۳۱۴۰، ۳۱۴۱، ۳۱۴۲، ۳۱۴۳، ۳۱۴۴، ۳۱۴۵، ۳۱۴۶، ۳۱۴۷، ۳۱۴۸، ۳۱۴۹، ۳۱۵۰، ۳۱۵۱، ۳۱۵۲، ۳۱۵۳، ۳۱۵۴، ۳۱۵۵، ۳۱۵۶، ۳۱۵۷، ۳۱۵۸، ۳۱۵۹، ۳۱۶۰، ۳۱۶۱، ۳۱۶۲، ۳۱۶۳، ۳۱۶۴، ۳۱۶۵، ۳۱۶۶، ۳۱۶۷، ۳۱۶۸، ۳۱۶۹، ۳۱۷۰، ۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ۳۱۷۳، ۳۱۷۴، ۳۱۷۵، ۳۱۷۶، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸، ۳۱۷۹، ۳۱۸۰، ۳۱۸۱، ۳۱۸۲، ۳۱۸۳، ۳۱۸۴، ۳۱۸۵، ۳۱۸۶، ۳۱۸۷، ۳۱۸۸، ۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ۳۱۹۱، ۳۱۹۲، ۳۱۹۳، ۳۱۹۴، ۳۱۹۵، ۳۱۹۶، ۳۱۹۷، ۳۱۹۸، ۳۱۹۹، ۳۲۰۰، ۳۲۰۱، ۳۲۰۲، ۳۲۰۳، ۳۲۰۴، ۳۲۰۵، ۳۲۰۶، ۳۲۰۷، ۳۲۰۸، ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، ۳۲۱۱، ۳۲۱۲، ۳۲۱۳، ۳۲۱۴، ۳۲۱۵، ۳۲۱۶، ۳۲۱۷، ۳۲۱۸، ۳۲۱۹، ۳۲۲۰، ۳۲۲۱، ۳۲۲۲، ۳۲۲۳، ۳۲۲۴، ۳۲۲۵، ۳۲۲۶، ۳۲۲۷، ۳۲۲۸، ۳۲۲۹، ۳۲۳۰، ۳۲۳۱، ۳۲۳

میں بتلائے کہ ”مجھے عاقبت ملے اور اس پر میں اللہ کا شکر ادا کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں اور اس پر صبر کروں“ کیا آپ کو بھی یہی پسند ہے۔ یا ان کے بھائی کا قول کہ اے اللہ! میں اپنے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جسکو تو نے میرے لئے پسند کیا۔ سفیان بن عیینہ قزوینی دیر خاموش رہے پھر کہا: مطرف رحمہ اللہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔ اس آدمی نے پوچھا وہ کیوں؟ حالانکہ دوسرے صاحب نے اپنے لئے وہی پسند کیا جو اللہ نے ان کے لئے پسند کیا ہے! سفیان نے رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قرآن پڑھا اچانک مجھے سلیمان علیہ السلام عاقبت کے عالم میں نظر آئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”نعم العبد انہ او اب“ سلیمان علیہ السلام اللہ کے اچھے بندے تھے اور اسکی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ جبکہ ایوب علیہ السلام کو آزمائش کی حالت میں پایا ان کے متعلق بھی اللہ کا فرمان ہے ”نعم العبد انہ او اب“ دونوں حالتیں برابر ہوئیں۔ سلیمان علیہ السلام کو عاقبت ملی اور ایوب علیہ السلام کو ابتلا کا سامنا کرنا پڑا، میں نے شکر کو صبر کے قانسقام پایا ہے جب دو حالتیں برابر ہوئیں تو عاقبت مع شکر مجھے ابتلا مع صبر سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۹۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن اخط، عبد اللہ بن مبارک، سلام بن ابی مطیع، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اسی دوران ابوالعلاء یزید بن عبد اللہ سے درخواست کی گئی کہ آپ کچھ ارشاد فرمائیں، کہنے لگے: کیا میں یہاں کوئی بات کروں؟ ثابت کہتے ہیں مجھے بڑا تعجب ہوا۔

### مسئد یزید بن عبد اللہ رحمہ اللہ

۲۰۹۱۔ ابو نعیم اصفہانی، حسن بن موسیٰ شعمی، ابراہیم بن ابی حصین وادی، محمد بن عبد اللہ حضری، عباس بن فضل بصری، نصر بن حمادلی، مالک بن عبد اللہ ازدی، یزید بن عبد اللہ بن خمیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خمیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنے مرض و وفات میں سورت اخلاص پڑھی قبر میں وہ امن کے ساتھ رہے گا اور قبر کی جگڑے بھی محفوظ رہے گا اور فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط عبور کر کے جنت کی طرف لے جائیں گے۔

۲۰۹۲۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابوبکر احمد بن عمرو بزار، ازہر بن جمیل، سعید بن راشد جریری، ابوالعلاء یزید بن عبد اللہ بن خمیر کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خمیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو رزق کی آزمائش میں مبتلا رکھتا ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیسے عمل کرتا ہے اگر رضامند رہا تو اس کے رزق و عمل میں برکت کی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں کی جاتی۔

احمد بن عمرو بزار کہتے ہیں: ہم نے یہ حدیث استاد مذکور کے ساتھ صرف ازہر سے سنی ہے واللہ بجانہ و تعالیٰ اعلم۔

### (۱۷۹) صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز، عبادت گزار، متوجدا جلد تابعین میں سے ہیں۔

۲۰۹۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوالخطیب ابراہیم بن محمد بن حمزہ العلاء، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، ابن شہاب، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل خانہ کے پاس آتا ہوں اور وہ میرے سامنے روٹی بڑھا دیتے ہیں تو وہ

۱۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۳۵، والدر المنثور ۶/ ۳۱۲، وتفسیر القرطبی ۲۰/ ۲۳۹، والاحادیث الضعیفة ۳۰۱۔

۲۔ انظر الحدیث فی: الجامع الكبير ۵۰۲۱۔

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۱۳۷، والتاریخ الكبير ۳/ ۲۶۲، والجرح ۳/ ۱۸۵۳، وسیر النبلاء ۳/ ۲۸۶، والکاشف

۴۔ ۲۳۲۵، والاصابة ۲/ ۳۱۵۰، والتقريب ۱/ ۳۶۸، وتهدیب التهلیب ۳/ ۳۳۰، والغلاصة ۱/ ۳۱۰۶۔

بھوک ختم کر دیتی ہے۔ (اس دنیا میں یہ کیا ہے اس کے علاوہ دنیا کیلئے ساری ہمتیں صرف کر دینے والے) اہل دنیا کی طرف سے اللہ دنیا کو برابر دے۔

۲۰۹۳۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، ابو یعلیٰ موصلی، حسن بن ابی حماد، ابو معاویہ، عاصم، احول، عبد اللہ بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز جب یہ آیت ”وَسِعِلْمُ الدِّينِ ظُلْمُوا اِيْ مَنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ“ (سورہ شعراء آیت ۲۲۷) عنقریب ظالم جان لیں گے کہ انہوں نے کس ٹھکانے کی طرف پلٹتا ہے، پڑھتے تو روٹتا جاتے حتیٰ کہ میں سمجھتا شدت بگاہ کی وجہ سے ان کے سینے کا بالائی حصہ پھٹ گیا ہے۔

۲۰۹۵۔ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے جسم کپکپا جاتے ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ بن شیرزاد، ابو بکر بن ابی شیبہ، عفاں، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز اور ان کے بھائی ایک جگہ اکٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے (اور انہیں رقت کی طرف چنداں کوئی دھیان نہیں تھا) کہنے لگے اے صفوان اپنے تلافیہ کو حدشیں بیان کرو۔ فرمایا: الحمد للہ۔ صرف اتنا ہی کہا تھا کہ لوگوں پر رقت طاری ہو گئی اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہنے لگے یوں لگتا تھا جیسے مٹکیزوں کے منہ کھول دیئے گئے ہوں۔

۲۰۹۶۔ صفوان کی کرامت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن عتبہ، حماد بن حسن، سیار، جعفر، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز مازنی کا ایک بھتیجا گرفتار کر لیا صفوان نے لوگوں سے اسکی رہائی کے بارے میں بات کی لیکن وہ کسی کی بات نہ بنا، چنانچہ صفوان رحمہ اللہ نے اپنے مصلیٰ پر رات گزار لی یعنی رات کو نماز پڑھتے رہے کہ اچانک مصلیٰ پر آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا اے صفوان! بیدار ہو اور اپنی حاجت مانگو۔ فرمایا: اچھا میں ایسا کرتا ہوں۔ چنانچہ اٹھے وضو کیا نماز پڑھی اور دعا مانگی..... اسی دوران ابن زیاد صفوان کی حاجت سے متنبہ ہو گیا اور کہنے لگا: صفوان کا بھتیجا میرے پاس لاؤ، چنانچہ چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر قید خانے گئے اور وہاں سے صفوان کا بھتیجا لے آئے، پوچھا کیا تو صفوان کا بھتیجا ہے؟ اس نے اقرار کیا، ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ صفوان کو معمولی خبر بھی نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے دروازے پر دستک ہوئی پوچھا کون ہے؟ جواب ملا میں فلاں (یعنی آپ کا بھتیجا) ہوں۔ رات کے کسی پہر میں امیر کوفیہ سے متنبہ کیا گیا پس چوکیدار اور پولیس کے افراد روشنی لے کر آئے اور جنرل خانے کے دروازے کھولے اور مجھے اپنے ساتھ لائے اور اس نے مجھے بغیر کسی کی کفالت کے رہا کر دیا ہے۔

۲۰۹۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن سالم، بناد بن سری، ابن ابی اسامہ، ابو بلال، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز نے فرمایا: داد و علیہ السلام نے توبہ و استغفار کے لئے ایک دن مقرر کر رکھا تھا اس دن وہ فرماتے ہیں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں قبل اس کے کہ پناہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ ایک مرتبہ صفوان نے اس دن کا ذکر کیا وہ مجلس درس میں تھے، بہت روئے حتیٰ کہ مغلوب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۰۹۸۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے ربیع کہتے ہیں کہ میں صفوان بن محرز کے پاس تھا اچانک ایک نوجوان ادھر آ نکلا جس کا تعلق اہل بدعت سے تھا، اس نے صفوان سے کچھ بات کی۔ انہوں نے فرمایا: اے نوجوان کیا میں تیری رہنمائی ایک خاص آیت کی طرف نہ کروں جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو خاص کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اسے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑے رکھو جب تم خود ہدایت پر ہو گے تب تمہیں گمراہ آدمی کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔  
۲۰۹۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حوش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن ابی یونس، ہمام بن زید، محمد بن واضح کہتے ہیں میں نے صفوان بن محرز اور دیگر لوگوں کو مسجد میں دیکھا کہ وہ صفوان سے زور زور سے جھگڑ رہے تھے۔ صفوان رحمہ اللہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم سب خارش اونیٹ ہو۔

۲۱۰۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی ہبل، عبد اللہ بن محمد جعی، عقیان، ہمام، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صفوان بن محرز کا ایک جھونپڑا تھا اتفاقاً آٹا کا شہیر ٹوٹ گیا۔ انہیں مشورہ دیا گیا کہ اسے درست کر لیں فرمایا اسے یوں ہی رہنے دو کل میں ہی مر جاؤں گا۔

### مسانید صفوان بن محرز رحمہ اللہ

صفوان بن محرز نے بہت سارے صحابہ سے اکتساب حدیث کیا ہے تاہم عبد اللہ بن عمر بن خطاب، ابو موسیٰ اشعری، عمران بن حصین اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم اجمعین سے خصوصاً فیض یاب ہوئے ہیں۔  
چند ایک احادیث انکی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۱۰۱- مؤمنین کے ساتھ خدا کا پردہ پوشی کا معاملہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن جعفر بن یحیٰ، محمد بن احمد بن ابی عوام، عبد الوہاب بن عطاء، خفاف، سعید بن ابی عروبہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عمر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے..... دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں نے ان کے گرد جھوم بنالیا۔ پوچھا اے ابو عبد الرحمن! آپ نے راز دارانہ گفتگو کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیسے ارشاد فرماتے سنا ہے! کہنے لگے میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”قیامت کے دن مؤمن اللہ رب العزت کے قریب ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس پر اپنا سایہ ڈالیں گے وہ اتر کر رہے گا اور کہے گا اے میرے رب میں جانتا ہوں۔ ارشاد ہوگا: میں نے دنیا میں بھی تیرے گناہوں کا پردہ کیا آج کے دن بھی پردہ کرتا ہوں جا میں نے تیری مغفرت کر دی، چنانچہ اسے نیکیوں بھر اعمال نامہ تصدق دیا جائے گا رسی بات کا فروں کی اور منافقوں کی سوسر عام ان کو آواز لگائی جائے گی کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ان لو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو!۔

فقہ کہتے ہیں تم مخلوق میں کسی کو بھی نہیں پاؤ گے کہ ایک کی رسوائی دوسرے سے پوشیدہ ہو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے فقہاء سے یہ حدیث ان کے عام تلامذہ روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن محمد ان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو معاویہ، اعمش، جامع بن شداد، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو تمیم! بشارت قبول کرو، ہم نے کہا: ہم نے قبول کی، ہم نے قبول کی، آپ ﷺ نے ہمیں ابتدائے آفرینش کے متعلق خبر دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور کوئی چیز نہیں تھی اور اللہ کا عرش پانی پر تھا اور اللہ نے لوح محفوظ میں سب کچھ لکھا۔ عمران بن حصین فرماتے ہیں اتنی دیر میں ایک آدمی آیا اور مجھے کہنے لگا: اے عمران! تمہاری اونٹنی رسی سے کھل کر بھاگ گئی ہے۔ میں وہاں سے نکل پڑا، اچانک کیا دیکھا ہوں کہ وہ دو رنگ نکل چکی ہے چنانچہ میں اس کے پیچھے چل پڑا مجھے پتہ نہیں میرے بعد کیا ہوا۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۶۳۔ و صحیح مسلم، کتاب التوبة ۵۲۔

۲۔ صحیح البخاری ۱/۹۱۲۔ و فتح الباری ۸/۸۳۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، اعمش سے ان کے عامہ اصحاب روایت کرتے ہیں۔

۲۱۰۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن محمد بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابو عبد الوارث، داؤد بن ابی ہند، عاصم احول، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعریؓ نے فرمایا: میں اس چیز سے بری الذمہ ہوں جس سے اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بڑی الذمہ ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ ہر اس شخص سے بری الذمہ ہیں (ممن حلق و سلق و خوق) جس نے حلق کر لیا، بزبان کے ساتھ کسی کو اذیت دی اور نو حذراری میں کپڑے بچاڑے۔

یہ حدیث صحیح ہے، مسلم کے مطابق ہے اور مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی ترجمہ بھی کی ہے اور داؤد بن ابی ہند اس میں متفق ہیں۔  
 ۲۱۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد زہری، محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، محمد بن یزید، عبد الوہاب بن عطاء، سعید، قتادہ، صفوان بن محرز کے سلسلہ سند سے حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں تشریف فرما تھے۔ اچانک صحابہؓ سے فرمایا: کیا جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرامؓ بولے: ہم کچھ بھی نہیں سنتے۔ ارشاد فرمایا: بے شک میں آسمان سے نکلنے والی چرچاہٹ کی آواز سن رہا ہوں اور اس آواز کے نکلنے پر آسمان ملامت کا سزاوار نہیں چونکہ آسمان پر ایک ہاشت کے برابر بھی خالی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سجدے کی حالت میں ہے اور کوئی قیام کی حالت میں ہے۔  
 صفوان بن محرز کی یہ حدیث غریب ہے۔

### (۱۸۰) ابو عالیہ رحمہ اللہ

ابو عالیہ رحمہ اللہ عظیم الشان حالات والے بزرگ ہیں، لزوم اتباع کی ہمہ وقت وصیت کیا کرتے تھے، بدعت وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید کرتے اور خود بھی ہمیشہ اتباع سنت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

کہا گیا ہے تقسیم پر راضی رہنا اور نعمتوں پر سخاوت کرنا تصوف ہے۔

۲۱۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، حاجب بن ابی کثیر، محمد بن اسماعیل انسی، یزید بن حباب، خالد بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کتابت سیکھی اور قرآن مجید پڑھا حالانکہ میرے اہل خانہ کو اس کا شعور تک بھی نہیں ہوا اور نہ ہی میرے کپڑوں میں کبھی سیاہی کے اثرات دیکھے گئے۔

۲۱۰۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم، ابو خالدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے اور بائیں سے پوشیدہ رکھے۔ ایک مرتبہ فرمایا: عبد الکریم ابو امیہ میری ملاقات کرنے آیا اور اس نے صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے کہا: یہ تو راہبوں کی ہیئت ہے مسلمان جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔

۲۱۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد الجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، نعیم، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ کے پاس جب چار سے زیادہ آدمی بیٹھ جاتے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۳/ ۲۴۵. وصحيح ابن حبان ۴۸۳. وتفسير الطبري ۷/ ۱۰۱.

۲- تهذيب التهذيب ۳/ ۲۸۴. والتقريب ۱/ ۲۵۲. والتاريخ الكبير ۳/ ۳۶۶. والجرح والتعديل ۳/ ۵۱۰. وطبقات ابن

سعد ۷/ ۱۱۲. واهييار اصهبان للمصنف ۱/ ۳۱۳. والجمع ۱/ ۱۳۰. وسير النبلاء ۳/ ۲۰۷. وتذكرة الحفاظ ۱/ ۶۱.

والكاشف ۱/ ۳۱۲. والاصابة ۱/ ۵۲۸.



۲۱۰۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل بن معبد، ابو بکر بن نعمان، محمد بن سعید بن سابق، ابو جعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں اطاعت پر عمل پیرا رہتا ہوں اور جو اس پر عمل کرے اس سے محبت کرتا ہوں، معصیت سے بچتا ہوں اور جو معصیت میں گرفتار ہو اس سے عداوت رکھتا ہوں۔ اگر اللہ چاہے اہل معصیت کو معاف فرمائے چاہے انہیں عذاب دے۔

۲۱۰۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن علی بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن سوار، علاء بن عمرو اٹھی، حفص بن غیاث، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو نعمتوں میں سے کوئی نعمت افضل ہے، یہ کہ اللہ نے میری اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی یا مجھے بدعتوں سے عافیت بخشی۔

۲۱۱۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: اسلام کو اچھی طرح سیکھو اور دوسروں کو سکھلاؤ جب تم ایسا کرو گے تب تم اسلام سے منہ نہیں پھیرو گے، تم سیدھے رہتے یعنی اسلام کو مضبوطی سے پکڑے رکھو، اس سیدھے رہنے سے دائیں بائیں مت مڑ جاؤ۔ نبی ﷺ صحابہ کرام کی سنت مطہرہ کو ہاتھ سے مت چھوڑو اس سے پہلے کہ لوگ اپنے ساتھی کو قتل کریں اور وہ کچھ کریں جو انہوں نے چندہ سال پہلے کیا۔ تم ان مختلف بدعتوں سے بچتے رہو چونکہ یہ بدعتیں بغض و عداوت پیدا کرتی ہیں۔

عاصم کہتے ہیں میں نے یہ تمام باتیں حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائیں فرمانے لگے ابو عالیہ نے سچ کہا اور خیر خواہی سے کام لیا۔  
۲۱۱۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ جمیدی، سفیان بن عیینہ، عاصم احول کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید سیکھتے رہو جب تک تم اسے سیکھتے رہو گے اس سے اعراض نہیں کرو گے۔ ان پھیلی ہوئی بدعات سے بچتے رہو چونکہ وہ بدعات تمہارے درمیان بغض و عداوت واقع کر دیں گی۔ تم اس دین کو مضبوط پکڑے رکھو جس پر صحابہ کرام قائم رہے، قبل اس کے کہ لوگوں میں تفرقہ پڑ جائے۔ چنانچہ ہم نے تمہارے مہربان فرمانروا عثمان کے قتل کئے جانے سے چندہ سال پہلے قرآن پڑھا ہے۔ عاصم کہتے ہیں یہ حدیث میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنائی انہوں نے فرمایا: ابو عالیہ نے بخدا! تمہیں نصیحت کی اور سر اسراج بولا۔

۲۱۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سراج، جوہری، ابو نعیم، ابو غلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا: میں نے ساتھ یا ستر سال سے اپنا آکہ تامل نہیں چھوڑا۔

مطلب یہ ہے کہ عام حالات میں کھڑے کھڑے جس طرح عام لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس طرح نہیں ضرورت اور حاجت شدیدہ مثلاً استنجاء مستثنا ہے۔ (مترجم)

۲۱۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، سوار بن عبد اللہ عجزی، ابو داؤد طیالسی، ابو غلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی قتال کا سناؤ روٹنا ہوا..... میں اس وقت نوجوان تھا، میں نے اچھی طرح سے اپنے بدن پر اسلحہ سجایا تاکہ میں بھی قتال میں حصہ لوں۔ چنانچہ میں لوگوں کے پاس آیا، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ دو صفیں باہم مقابل کھڑی ہیں جو حد نظر تک بڑھی جا رہی تھیں، میں نے فوراً سورۃ نساء کی آیت تلاوت کی:

(ومن یقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا) (نساء: ۹۳)

اور جس نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ ہمیشہ آپس میں داخل رہے گا۔

اور پھر فوراً آپس لوٹ آیا اور لوگوں کو وہیں چھوڑ آیا۔

۲۱۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن علی خراسی، محمد بن کثیر، جہاد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یقیناً امید کرتا ہوں کہ بندہ دو نعمتوں کے درمیان ہلاک نہیں کیا جاتا ایک وہ نعمت جسکے حصول پر وہ اللہ کا شکر ادا کرے دوسرا

وہ گناہ جس سے وہ استغفار کر لے۔

۲۱۱۵۔ اس کائنات میں اور جہان بھی ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی، محمد بن احمد بن شیبہ، جعفر بن عوف، ابو جعفر رازی، ربیع، انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **فَلِللّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** (جاہ ۳۶) تمام تر جہانوں کا رب ہے اللہ ہے۔ کے بارے میں فرمایا: عالم جن اور عالم انسان کے سوا زمین پر فرشتوں کے اٹھارہ ہزار عالم ہیں زمین کے چار کنارے ہیں، ہر کنارہ چار ہزار عالموں پر مشتمل ہے اور پانچ سو عالم اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔

۲۱۱۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ رازی، بناد بن سری، ابو معاویہ، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم پچاس سال سے بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھو جو وہ صحت میں کرتا رہا ہے حتیٰ کہ میں اسکی روح قبض کر لوں یا اسکا رستہ (صحت) خالی کر دوں۔ پچاس سال تک ہم بیان کرتے رہے تھے کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں سو جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور جو عمل غیر اللہ کے لئے ہو فرماتے ہیں: اسکا ثواب اس سے طلب کرو جس کے لئے یہ عمل تم نے کیا ہے۔

۲۱۱۷۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابو یوسف، ابو یعلو، ابو علیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید کو پانچ پانچ آیتیں کر کے لکھو چونکہ یہ طریقہ حفظ و یادداشت کے زیادہ لائق ہے چنانچہ جبرئیل امین علیہ السلام قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں نازل کرتے تھے۔

۲۱۱۸۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی و جماعت محمد شین، عبد اللہ بن محمد، علی بن جعد، ابو صفیر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَلَا تَشْتُرُوْا اٰیٰتِیْ سَمٰنًا قَلِیْلًا

میری آیات کو تمہیں قلیل کے ساتھ نہ بیچو

کے بارے میں فرمایا: اپنے علم پر اجرت مت لو چونکہ علماء علماء اور علماء کی اجرت اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔ چنانچہ وہ حضرات اپنے اجر کو تواریخ میں لکھواتے ہیں کہ: اے ابن آدم! علم دوسروں کو مفت لکھا حطرت ح تو نے مفت سیکھا ہے۔

۲۱۱۹۔ حصول علم کیلئے صحیح استاد کی پہچان..... ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں کئی دن کی مسافت کا سفر طے کر کے کسی آدمی کے پاس حصول علم کی خاطر جاتا ہوں، پہلی چیز جسکی میں خصوصیت کے ساتھ جانچ پڑتال کرتا ہوں وہ اسکی نماز ہے، اگر وہ نماز کا من و عن اہتمام کرتا ہے تو میں اس کے پاس اقامت اختیار کرتا ہوں اور اس سے حدیث بھی سنتا ہوں۔ اگر اسے نماز ضائع کرتے ہوئے پاؤں تو میں واپس لوٹ آتا ہوں اور اس سے حدیث کا سماع نہیں کرتا ہوں اور یوں کہتا ہوں کہ یہ نماز کے علاوہ باقی امور دینیہ کو بطریق اولیٰ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲۱۲۰۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسین، ابو عبد اللہ قاضی، یوسف بن موسیٰ، جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حصول علم میں حیاہ کرنے والا اور تکبر شخص علم نہیں حاصل کر سکتا۔

۲۱۲۱۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شیبہ، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو معاویہ، لیث، عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: نبی ﷺ کے صحابہ کرام نے مجھے نصیحت کی ہے غیر اللہ کے لئے عمل نہ کرو سو جس کے لئے تم نے عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی کے سپرد کر دے گا۔

۲۱۲۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن سعید تمیمی، عن رجل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہؑ جب دن کے آخری حصہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو اسے شام تک مؤخر کرتے اور جب رات کے آخری حصہ میں ختم کرنے کا ارادہ کرتے تو صبح تک مؤخر کر دیتے۔

۲۱۲۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اخطی، یحییٰ بن سعید، جریر، وغیرہ کہتے ہیں: ورانے نہر میں سب سے پہلے ابو عالیہ رحمہ اللہ نے اذان دی ہے۔

۲۱۲۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، علی بن انس عسکری، ابو سعید ہداد، سعید بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے مہاجر ابو خالد فرماتے ہیں کہ ابو عالیہ میرے پڑوسی تھے اور مجھے کہا کرتے: مجھ سے سوال کرنے اور مجھ سے علمی مسائل لکھنے لکھنے کے لئے اس کے کہ تو حصول علم کے لئے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جائے اور علم کو تو اس کے پاس نہ پاسکے۔

۲۱۲۵- طلبہ علم کی قدر..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اخطی ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابو خالد کہتے ہیں کہ ابو عالیہ کے پاس جب ان کے شاگرد آتے تو انہیں مرحبا کہتے اور پھر آیت کریمہ "و اذا جاءک الذین یؤمنون بآیاتنا" جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو میری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں "فصل سلام علیکم" السلام علیکم کہتے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے (ایسے لوگوں کیلئے) اپنے اوپر رحمت لازم کر رکھی ہے "کتاب ربکم علی نفسہ الرحمۃ" (انعام ۷۲) تلاوت کرتے تھے۔

۲۱۲۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اخطی بن ابراہیم، عبدالرزق، معمر، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ فرمایا کرتے تھے "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ کلام کرنے میں جلدی کرو۔ یعنی کثرت کے ساتھ "لا الہ الا اللہ" کا ورد کرو۔

۲۱۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حسین، حسین بن محمد تمیمی، یوسف بن سعید، بن مسلم، علی بن بکار، ابو خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا تھا: خوبصورت آوازوں کے ساتھ حق تعالیٰ کی تقدیس کیا کرو چونکہ اس طرح کی تقدیس کو اللہ تعالیٰ زیادہ سنتے ہیں۔

۲۱۲۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اخطی بن ابراہیم، عبدالرزق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معمر بن ابی عالیہ نے کہا: یحییٰ بن مریم علیہ السلام کو جب آسمانوں پر اٹھایا گیا تو انہوں نے اپنے پیچھے اون کا ایک جبہ، دو عدد دوزے اور ایک عدد دکان جس سے پرندے ڈکار کرتے تھے چھوڑیں۔

۲۱۲۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن سعید بن ولید، عبدالرحمن بن محمد بن سلام، محمد بن مصعب، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عالیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لازم کر رکھا ہے کہ جو صدق دل سے اس پر ایمان لائے گا اسے ہدایت دے گا، اس امر کی تصدیق قرآن میں موجود ہے "ومن یؤمن باللہ یهدی اللہ لہ" جو اللہ پر ایمان لائے اللہ ان کے دل کو ہدایت کے نور سے بھر دیتے ہیں۔ جو توکل علی اللہ کا دامن تھامے رکھے اللہ انکی کفایت کرتے ہیں انکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے فرمایا باری تعالیٰ نے: "ومن یتوکل علی اللہ فہو حصبہ" جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں انکی تصدیق قرآن میں موجود ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "من ذالمدی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاعفہ لہ اضعافاً کثیرۃ" جس نے اللہ تعالیٰ کو قرض حسناً دیا اللہ تعالیٰ اسے چند در چند بڑھا دیتے ہیں۔ جس نے اللہ کے عذاب

(تفرق) سے اس کی پناہ مانگی اللہ سے بنا دیتے ہیں اس کی تصدیق بھی کتاب اللہ میں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: "واعظموا بحبل اللہ جمیعاً" سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اسی طرح جو اللہ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرماتے ہیں اسکی تصدیق بھی قرآن میں موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعویۃ السالک اذا دعان" جب مرے بندے میرے متعلق آپ سے پوچھیں گے تو میں ان کے بہت قریب ہوں ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب مجھ سے دعا مانگیں۔

۲۱۳۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق بختیہ بن سعید، ربیع بن بدر، سیارابی منہال کہتے ہیں میں نے ابو عالیہ کو وضو کرتے دیکھا میں نے کہا "ان اللہ یحب النواہین و یحب المتطہرین" اللہ تعالیٰ تو یہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ فرمایا پانی سے پاکی حاصل کرنے والوں کو نہیں بلکہ گناہوں سے پاکی حاصل کرنے والوں کو۔

### مسانید ابو عالیہ رحمہ اللہ

ابو عالیہ نے ابو بکر صدیق، علی بن ابی طالب، اہل بن حنظلہ، ابی بن کعب اور کئی دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے کتاب حدیث کیا ہے۔

۲۱۳۱۔ ابو نعیم اصفہانی ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن حمید، حکام بن مسلم و ہارون بن مضرہ، عئینہ بن سعید، عثمان طویل، رفیع ابو عالیہ ریاحی کہتے ہیں کسا ابو بکر صدیق نے ایک مرتبہ میں خطاب کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسافر کے لئے دو رکعتیں اور مقیم کے لئے چار رکعتیں ہیں۔ میری جائے پیدائش مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے۔ میں جب ذوالحلیبہ سے نکل جاتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں حتیٰ کہ واپس لوٹ آؤں۔

عئینہ بن سعید اس حدیث میں متفق ہیں۔

۲۱۳۲۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، محمد بن احمد بن داؤد، ابو یوسف قاسم بن یزید عامری، یحییٰ بن کثیر ابو نعیر، عاصم احول، داؤد بن ابی ہند، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی کہ اچانک موسلا دھار بارش نے انہیں گھیر لیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اچانک بلندی سے ایک سل لڑھکی جس سے غار کا دھانہ بند ہو گیا۔ حدیث غار پوری ذکر کی ہے۔

ابوداؤد بن ابی ہند کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کرتے ہیں داہر بن نوح متفق ہیں۔

۲۱۳۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہودہ بن خلیفہ، عوف اعرابی، زیاد بن حصین، ابی عالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ عقبہ کی صبح سواری کی حالت میں مجھے کہا: قطلاؤ میں نے نکتریاں جن کر آپ ﷺ کے ہاتھ پر رکھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان کے بہت اچھے امثال ہیں تین مرتبہ یہی فرمایا۔ غلو سے بچو تم سے پہلی امتیں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئیں اور انہوں نے دین میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۳/۲۶۱۰۲۶ و کنز العمال ۱۸۷/۲۰۲۶۹۳۔

۲۔ النظر الحدیث فی فتح الباری ۱۱/۵۳۰۔

۳۔ سنن النسائی ۵/۲۶۸، ۲۶۹۔ والمستدرک ۱/۳۶۶۔ ومسنند الامام احمد۔ وصحیح ابن خزيمة ۲۸۷۷۔ صحیح

ابن حبان ۱۰۱۱ (موارد) و تحف السادة المتقين ۳/۳۹۱۔ والدر المنثور ۱/۲۳۵۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/۱۵۶

۲۱۳۳- ابو نعیم اسمٰعیلی، سلیمان بن احمد، اور نس بن جعفر عطار، یزید بن ہارون، سعید بن ابی عمرو، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ہشام، قتادہ، ابوعالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت دعا کرتے اور یوں فرماتے: "لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا رب العالمین رب العرش الکرم، لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم"۔

۲۱۳۵- ابو نعیم اسمٰعیلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حسن بن موسیٰ اشیب و عقیان بن مسلم، ہمدان بن سلم، داؤد بن ابی ہند، ابوعالیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ وادی ازرق میں تشریف لائے اور صحابہ کرامؓ سے پوچھنا کہ کوئی وادی ہے؟ جواب دیا گیا یہ وادی ازرق ہے۔ ارشاد فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں اور آسمان کی تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنے رب کے سامنے گزر رہا ہے، پھر ایک گھاٹی سے گزرے پوچھنا کہ کوئی گھاٹی ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: فلاں گھاٹی ہے۔ فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ میالے رنگ کی اونٹنی پر تشریف فرما ہیں اونٹنی کی لگام چھال کی ہے اور یونس علیہ السلام نے صوف کا جبہ پہن رکھا ہے۔

### (۱۸۱) بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ تابعین کرام میں سے ایک بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ نے اللہ پر بھروسہ رکھا آپ خیر خواہ زکی اور عبادت گزار شخص تھے۔

۲۱۳۶- ابو نعیم اسمٰعیلی، ابو بکر بن محمد بن حسن آجری، جعفر بن محمد الفریابی، یحییٰ بن سعید، معاویہ بن عبد الکریم الضال اشجلی کہتے ہیں میں نے بکر بن عبد اللہ المزنیؓ کو جمعہ کے دن لوگوں سے اٹنی پڑی مسجد میں فرماتے سنا: اگر مجھ سے کہا جائے کہ اہل مسجد میں جو سب سے بہتر ہوا ہے پکڑ دو میں کہوں گا اس آدمی کے متعلق رہنمائی کرو جو عوام الناس کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ ہو۔ کیونکہ وہی شخص سب سے زیادہ اچھا ہے۔ اور میں بھی ایسے ہی شخص کو ترجیح دوں گا۔ اگر مجھے کہا جائے کہ ان میں سے بدتر کو پکڑ دو تو میں پوچھوں گا کہ مجھے وہ آدمی بتاؤ جو عامۃ الناس کو دھوکہ دینے والا ہو اور اگر کوئی منادی آسمان سے آواز لگائے کہ تم میں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر ایک آدمی، تو ہر انسان کو ڈرنا ہوگا کہ وہی اس پکار کا مطلوب ہو۔

۲۱۳۷- ابو نعیم اسمٰعیلی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابوالخلیف فراوی، اسماعیل، معمر، بکر مزنی نے فرمایا: اگر میں مسجد تک پہنچ جاؤں اور مسجد لوگوں سے کچھ کچھ بھری ہو اور کوئی مجھ سے کہے کہ ان میں سے بدترین کون ہے؟ میں اس کو جواب دوں گا کہ جماعت کو زیادہ دھوکہ دینے والا کون ہے؟ جب وہ کہے کہ یہ ہے۔ میں کہوں گا یہی بدترین ہے۔ اور میں ان کے بہتر پر گواہی نہیں دیتا کہ وہ کامل ایمان مؤمن ہے کیونکہ تب تو میں یہ گواہی بھی دے سکتا ہوں کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔ نہ ہی میں ان کے بدتر پر گواہی دیتا کہ وہ منافق اور ایمان سے بُری ہے کیونکہ تب تو میں نے گواہی دے دی کہ وہ جہنمی ہے۔ لیکن مجھے ان کے نیکو کار (کے جملائے عصیان ہونے) کا خوف ہے اور گناہگار (کے رجوع الی التوبہ ہونے) کی امید ہے۔ بتلائیے! مجھے تو ان کے نیکو کار کا خوف ہے تو گناہگار کے

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۹۳، ۱۹/ ۵۳، ۱۵۵، ۱۔ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب ۲۱ و مسند الامام احمد ۱/ ۲۲۸، ۲۵۹، ۲۸۰، ۲۸۳، ۳۳۹.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۴۳ و المستدرک ۲/ ۳۳۳، ۵۸۳.

۳۔ تہذیب الکمال ۴۷۷ (۲۱۶/۳) و طبقات ابن سعد ۷/ ۲۰۹، و التاريخ الكبير ۲/ ۹۰، والجرح ۱/ ۳۸۸، والجمع ۱/ والکاشف ۱/ ۱۶۲، و سیر النبلاء ۳/ ۵۳۴، و تہذیب التہذیب ۱/ ۳۸۳.

بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

۲۱۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن ادریس، حسین، بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ طمع و حرص کو ختم نہ کر دے۔

۲۱۳۹- تقدیر کے متعلق جھگڑنے والوں کے ساتھ رویہ..... ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عامر بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ تمہارے والد صاحب تقدیر کے مسئلہ میں جھگڑنے والے آدمیوں کی بات نہیں سنتے تھے بلکہ فوراً کھڑے ہو جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۱۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جزجانی، عمر بن فیلان، داؤد بن عمرو، فضیل بن عیاض، مسلم بن عبد الملک..... ابو حرہ کہتے ہیں ہم بکر بن عبد اللہ مزنی کے پاس ان کے مرض و وفات میں عیادت کرنے گئے۔ انہوں نے سراو پر اٹھا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس کو قوت (و محنت) عطا کی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرے اور جس پر بیماری مسلط کی یہ بھی اس کا انعام ہے تاکہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۱۳۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ وہلی بن مسلم سیار، جعفر، کہس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی نے فرمایا: تمہاری دنیا سے تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے تمہارے لئے قناعت کا سامان ہو سکے اگرچہ منہی بھر کھجوریں اور ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو۔ یاد رکھ! جب بھی کوئی چیز تیرے اوپر دنیا کا دروازہ کھولے گی تو تیرا نفس غم و حرص میں بڑھتا جائے گا۔

۲۱۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی یہ دعا کیا کرتے تھے:

اے اللہ ہمارے لئے اپنی رحمت کے خزانے کھول دے پھر اس کے بعد ہمیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں عذاب دے اور اپنے وسیع فضل و کرم سے رزق حلال عطا فرما پھر اس کے بعد ہمیں رزق کا اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا۔ ہمیں ان دونوں کے بدلے میں زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما فقر و فاقہ میں ہمارا سوال تجھی سے ہے اور تیرے سوا ہر کسی سے بے نیازی رہتے ہیں۔

۲۱۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسین بن محمد، ہبل بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی جب کسی بوزھے آدمی کو دیکھتے تو کہتے یہ مجھ سے افضل ہے اور مجھ سے پہلے اللہ کا بندہ ہونے کا مستحق ہوا ہے اور جب کسی نوجوان کو دیکھتے تو کہتے یہ بھی مجھ سے بہتر ہے چونکہ میں نے اس سے زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے، تم ایسی سوچ کو لازمی پکڑے رکھو اگر اسکو بجالاؤ تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر تم سے خطا ہو جائے گناہ گار نہ ہو اور ایسے امر سے بچو کہ اگر اسے بجالاؤ تو گناہ نہ کرتے ہوئے بھی گناہ لازم ہو جائے۔ پوچھا گیا وہ کیا ہے جواب دیا لوگوں سے بدگمانی رکھنا سوا کہ تمہارا گمان درست ثابت ہوا تمہیں اس پر ثواب نہیں ملے گا اور اگر گمان غلط ثابت ہوا تمہیں گناہ ہوگا۔

۲۱۳۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن ذکریا، اسحاق بن فیض، جمیم بن شرحبہ، کنانہ، ہبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مزنی نے فرمایا: اگر تمہیں اٹیس پیش آجائے اور کہے کہ تمہیں فلاں پر فضیلت حاصل ہے سو دیکھو اگر وہ آدمی

تم سے بڑا ہے تو کہو کہ یہ ایمان لانے میں مجھ پر سبقت لے گیا اور اگر تم سے چھوٹا ہو تو کہو کہ میں نافرمانی اور گناہ میں اس پر سبقت لے گیا  
دریں اثنا عقوبت و سزا کا ستم ہوا، سو دنیا میں جسے بھی تو جانتا ہے وہ یا تو تجھ سے بڑا ہو گا یا چھوٹا۔ اگر تو اپنے مسلمان بھائیوں کو اپنے  
ساتھ اکرام، عظمت اور سلسلہ جہی پر کار بند دیکھے تو کہہ کہ یہ فضیلت ان کے حصہ میں آئی اور اگر ان کی طرف سے جفا و سرکشی دیکھنے  
میں آئے تو کہہ لے کہ کوئی گناہ مجھ سے سرزد ہوا ہے۔

۲۱۳۵- کسی کو حقیر سمجھنے کی سزا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حکیم، ابو حاتم، محمد بن حنفی، محمد بن حسین، نفعی بن حیان، ابو سلمہ  
الثقفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کا اپنے بھائیوں کے سامنے عاجزی و انکساری کرنا  
دراصل ان کے ہاں اسکی عظمت ہے

۲۱۳۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، ابو محمد بن حمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جعفر بن زیاد، احمد بن زید، عکلی، معاویہ بن عبد اللہ کرمی کے  
سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو اسرائیل کا ایک آدمی جب کسی منزل تک جاتا تو لوگوں میں چلتا  
ہاں طور کہ بادل اس پر سائبان بنائے رکھتے۔ ایک مرتبہ یہ صاحب کرامت آدمی ایک دوسرے آدمی کے پاس سے گزرا کہ بادلوں نے  
اس پر سائبان کیا ہوا تھا اس آدمی نے اس صاحب کرامت کو بڑی عظمت والا سمجھا بوجہ اس کرامت کے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہوئی  
تھی۔ لیکن صاحب کرامت نے اس (عام) آدمی کو حقیر سمجھا۔ چنانچہ بادلوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کے سر کے اوپر سے ہٹ کر اس عام  
آدمی کے سر پر سائبان بنالیں جس نے اللہ تعالیٰ کے امر کو عقیم سمجھا تھا۔

۲۱۳۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد الوارث بن ابراہیم عسکری، عبد الملک بن مروان حذاء، یزید بن زریج، حمید طویل کہتے ہیں کہ  
میں نے بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے جوڑے کی قیمت چار ہزار درہم لگائی تھی۔

۲۱۳۸- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، خالد بن نصر قرظی، عمرو بن علی، معمر کے سلسلہ سند سے حمید کہتے ہیں کہ بکر بن عبد اللہ مازنی کے  
کپڑوں کی قیمت چار ہزار درہم تھی جبکہ وہ خود فقراء اور مساکین کے ساتھ مل بیٹھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ان کے ساتھ مل بیٹھنا  
انہیں عجیب لگتا ہے۔

۲۱۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن معدان، بکر بن یکار، عمرو بن ابی وہب، بکر بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ نے فرمایا: رسول  
اللہ ﷺ کے صحابہ کرام عمہ کپڑے پہنتے اور کم قیمت کپڑے پہننے والوں کو طعنہ بھی نہیں دیتے تھے۔ اسی طرح نہ پہننے والے پہننے والوں  
کو بھی طعنہ نہیں دیتے تھے۔

۲۱۴۰- زندگی ثروت میں موت غربت میں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سعید بن سلیمان، مبارک  
بن فضالہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں انبیاء کی سی زندگی بسر کرتا ہوں حالانکہ فقراء کی موت مرنا  
چاہتا ہوں۔ چنانچہ مبارک بن فضالہ کہتے ہیں کہ جب انکی وفات ہوئی تو ان پر کچھ فرض بھی تھا۔

۲۱۴۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، محمد بن قاسم، مساور، عفان، احمد بن ابی اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، شیبان، ابو ہلال کہتے ہیں  
کہ ہم بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کی عیادت کرنے ان کے پاس گئے اور وہ مریض تھے، لوگوں نے داخل ہونا اور باہر نکلنا شروع کیا اور وہ توجہ  
کرنے لگے پھر فرمایا: مریض کی تو عیادت کی جاتی ہے نہ کہ ملاقات۔ عفان کہتے ہیں کہ مریض کی عیادت کی جاتی ہے اور صحت مند آدمی سے  
ملاقات۔

۲۱۵۲- ایک بادشاہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ابن سلمہ، ثابت و حمید، حنبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ حزنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بادشاہ تھا جو کہ سخت سرکش تھا، مسلمانوں نے اس کے ساتھ جہاد کیا اور اسے زندہ صحیح سالم گرفتار کر لیا۔ مسلمان آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ ہم اسکو کس چیز کے ساتھ قتل کریں؟ سب نے اس رائے پر اتفاق کیا کہ سب مل کر ایک بڑی دیگ لگاتے ہیں اور اس کے نیچے خوب آگ جلائیں اسکو اس وقت تک قتل نہ کریں جب تک یہ اس عذاب کا ذائقہ چکھ نہ لے چنانچہ مسلمان اس کے ساتھ ایسا کر گزرے اور اس نے اپنے ایک ایک موجود کو باری باری مدد کے لئے پکارا اور واسطہ دے کہ میں تیری عبادت کرتا تھا، تیرے آگے سجدے کرتا تھا اور تیرے چہرے کو صاف کرتا تھا لہذا مجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے معبود بالکل توجہ نہیں کر رہے اس نے آسمان کی طرف سراٹھایا اور کہنے لگا "لا الہ الا اللہ" پھر اللہ تعالیٰ سے غلوں دل کے ساتھ دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے اسی لمحے آسمان سے پانی نازل کیا جس نے آگ بجھا دی اور تندہ تیز ہوا آئی جس نے دیگ فضاء میں اٹھالی چنانچہ دیگ آسمان اور زمیں کے درمیان فضاء میں گھومتی گئی اور وہ لگا تار "لا الہ الا اللہ" کا ورد کئے جا رہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسکو اسی قوم میں پھینکا جو اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی اور وہ برابر کلمہ طیبہ کا ورد کئے جا رہا تھا۔ اس قوم نے اس بادشاہ کو دیگ سے باہر نکالا اور پوچھا تیرا نامس ہو تجھے کیا ہوا؟ کہا میں فلاں قوم کا بادشاہوں الغرض سارا قصہ یو یو سٹاڈ الا چنانچہ وہ قوم دولت ایمان سے بہرہ مند ہو گئی۔

۲۱۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، محمد بن حنفیہ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حمید اللہ بن محمد، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو مصائب کے کڑوے گھونٹ پلاتا رہتا ہے تاکہ اس سے مومن کی عاقبت درست ہو جائے پھر فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ عورت کو بچے کی ولادت اور دیگر امور پر مہر کرنے کی وجہ سے ثواب ملتا ہے۔

۲۱۵۴- چغل خور کی سزا، ایک بادشاہ کا قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، محمد بن حنبل، علی بن حمزہ، علی بن اسلم، عفا بن حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک بادشاہ تھا اسکا ایک دربان تھا جسے وہ ہمہ وقت اپنے قریب رکھتا۔ دربان بادشاہ سے کہا کرتا تھا: اے بادشاہ سلامت! نیکو کار کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں اور برے کو چھوڑ دیں چونکہ اسکی برائی نے آپکو اس کے ساتھ اچھائی کرنے سے روک دیا ہے۔ چنانچہ ایک آدمی کو اس پر حسد ہو گیا کہ یہ بادشاہ کے استقدر قریب کیوں ہو گیا۔ اس نے بادشاہ کے سامنے دربان کی بھٹی کر دی کہا: بادشاہ سلامت! اس دربان نے لوگوں میں یہ بات پھیلا دی ہے کہ آپ کے منہ سے بدیو آتی ہے۔ بادشاہ نے پوچھا مجھے اس کی حرکت کا کیسے علم ہو سکتا ہے؟ جواب دیا: وہ اس طرح کہ جب وہ آپ کے پاس آئے آپ اسے قریب بلائیں تاکہ آپ اس سے کوئی بات کر سکیں تو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنا ناک پر ہاتھ رکھا ہوگا۔

چنانچہ چغلخوڑ آدمی نے دربان کی دعوت کی اور سالن میں اپن کی مقدار حد سے زیادہ بڑھا دی۔ صبح کو جب دربان بادشاہ کے پاس گیا اور بادشاہ نے اسے بات کرنے کے لئے اپنے قریب بلایا تو دربان نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ اس کے منہ کی بدیو بادشاہ کو نہ پہنچے۔ بادشاہ نے کہا: دور ہو جا پھر فوراً قلم دوات منگوائی۔ خط لکھ کر مہر زدہ کیا اور دربان کو تھماتے ہوئے کہا اس خط کو فلاں آدمی کے پاس لے جاؤ اور اس پر اسکا ایک لاکھ انعام بھی مقرر کیا۔ دربان جو نبی بادشاہ کے پاس سے نکلا۔ چغلخوڑ نے گرجبوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ جواب دیا یہ خط مجھے بادشاہ سلامت نے دیا ہے۔ چغلخوڑ نے خط مانگا دربان نے اسے دے دیا اور وہ خط لے کر خود مکتوب الیہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ مکتوب الیہ نے خط پڑھ کر جلا دلوگوں کو بلایا۔ اس نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو یہ قلم حکم



ہے جسکا وہال مجھ پر پڑ گیا، تم اپنے امیر کی بات نہ مانو بلکہ بادشاہ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ بولے کہ بادشاہ کے پاس واپس جانا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ خط میں لکھا تھا کہ جب حال خط تمہارے پاس آئے اسے ذبح کر دو اور اسکی کھال اتار کر بھوسہ بھرو اور میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ انہوں نے چٹخٹو رکوزن کیا اور کھال اتار کر بادشاہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ بادشاہ نے جب یہ منگھنڈ خیز واقعہ دیکھا تو اس پر تعجب کی انتہا نہ رہی۔ بادشاہ نے اپنے دربان سے کہا: ادھر آؤ اور مجھے سچ و واقعہ سناؤ کہ جب میں نے تمہیں اپنے پاس بلایا تم نے اپنی ناک پر ہاتھ کیوں رکھ لیا تھا؟ کہنے لگا: اے بادشاہ سلامت! اس چٹخٹو نے میری دعوت کی اور سالن میں بسن کی مقدار بڑھادی جب آپ نے مجھے اپنے قریب بلایا..... تو میں سمجھا کہ بسن کی بدبو محسوس نہ ہونے لگے تب میں نے اپنے منہ اور ناک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ کہا: اپنے عہدے پر واپس لوٹ جاؤ اور اپنے کام میں مصروف رہو پھر بادشاہ نے دربان کو مال عظیم سے نوازا۔

۲۱۵۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ غلانی، عبید اللہ بن عبدالرحمن، ابو حرہ کہتے ہیں کہ ہم بکر بن عبداللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے گئے..... پہنچے تو وہ قضائے حاجت کے لئے نکل رہے تھے۔ ہم ادھر ہی گھر میں اتنی دیر بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ دو آدمیوں کے سہارے واپس لوٹے، ہمیں سلام کیا اور ہماری طرف نظر کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جسے قوت و طاقت عطا کی گئی ہو اور وہ اللہ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہو اور اس پر بھی رحم فرمائے کہ کمزوری جس کے عمل کو مختصر کر دے اور وہ کم از کم اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچتا رہے۔

۲۱۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمرو قاری، منہال بن یحییٰ عیدی، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مرنی نے فرمایا: جو ہنٹے ہوئے گناہ کا ارتکاب کرے گا وہ جہنم میں روتے ہوئے داخل ہوگا۔

۲۱۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمر، سیار، جعفر، ابراہیم بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مرنی نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے جیسا کون ہو سکتا ہے؟ تیرے اور خدا کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے جب تو چاہتا ہے اپنے رب کے پاس آجاتا ہے۔ تیرے درمیان اور تیرے رب کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے اور نہ ہی کسی ترجمان کی ضرورت ہے، یہ تمکین پانی (آنسو) مومنین کی خوشبو ہے۔

۲۱۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد جرہانی، ابو یوسف، ابو عمرو حوضی، یزید بن یزید، حبیب الیوم..... بکر بن عبداللہ اسناد مذکور کے ساتھ فرماتے ہیں آدمی کے وہ اخراجات جو وہ اپنے اہل خانہ پر صرف کرتا ہے قیامت کے دن میزان کے دائیں پلڑے میں ہوں گے اور یاد رہے دایاں پلڑہ جنت ہے۔

۲۱۵۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابو یزید خالد بن نصر، ناصر، عمرو بن علی، عقیان، حماد بن سلمہ، حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مرنی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے۔

۲۱۶۰- توبہ کی اہمیت، ایک گناہگار کا قصہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، حسن بن صباح، زبید بن حساب، محمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مرنی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک قصاب اپنی کسی پڑوسی کی لونڈی پر عاشق ہو گیا اور اسے اپنے دام و فریب میں پھنسانا چاہا۔ وہ کہنے لگی: ایسا نہ کر میں تجھ سے زیادہ محبت کرتی ہوں بسبت تیرے۔ لیکن مجھے خوف خدا دامن گیر ہے۔ کہنے لگا: تو اللہ سے ڈرتی ہے میں تو اس سے نہیں ڈرتا ہوں۔ اس بات کا قصاب پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت توبہ تائب ہوا اور واپس لوٹ گیا۔ اسی دوران اسے شدید پیاس لگی بہت تلاش کی مگر پانی نہ ملا۔ اچانک بنی اسرائیل کے کسی نبی علیہ السلام کے ایک قاصد سے اسکی ملاقات ہو گئی۔ قاصد نے اسے سرگرداں دیکھ کر پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا: مجھے شدت پیاس نے

تک کر دیا ہے۔ قاصد نے کہا آؤ ہم دونوں دعا کریں حتیٰ کہ بادل ہمارے سروں پر سائیاں بنا ڈالے اور اس طرح ہم بستی میں داخل ہو جائیں۔ قصاب نے کہا میرا کوئی نیک عمل نہیں جسکے سہارے میں دعا کر سکوں! قاصد نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہتے رہو..... چنانچہ قاصد نے دعا کی اور قصاب آمین کہتا رہا۔ بالآخر بادلوں کے ایک ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا حتیٰ کہ وہ چلتے ہوئے بستی میں داخل ہو گئے بستی میں پہنچ کر قصاب اپنے رستے پر ہولیا اور بادل بھی اسی کے سر پر منزل لاتے ہوئے اس کے ہمراہ چل پڑے۔ قاصد نے کہا اے قصاب تو کہتا تھا میرا کوئی نیک عمل نہیں تب میں نے دعا کی تو نے اس پر آمین کہی پھر بادلوں نے ہمیں ڈھانپ لیا اور بالآخر وہ تیرے سر پر منزل لاتے ہوئے چل پڑے۔ بخدا! حقیقت حال سے مجھے ضرور آگاہ کر۔ قصاب نے سارا واقعہ سنا دیا قاصد نے کہا: اللہ کے حضور توبہ کرنے والا اسے بلند مرتبے پر ہوتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اس مرتبے پر نہیں ہوتا۔

۲۱۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بخلی، یونس بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مرنی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم کثرت سے گناہ کرتے ہو لہذا کثرت سے استغفار بھی کیا کرو، اس لئے کہ جب آدمی اپنے پیچھے میں کثرت کے ساتھ استغفار پاتا ہے تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔

### مسند بکر بن عبداللہ مرنی رحمہ اللہ

بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ نے انس بن مالک، ابن عمر، جابر اور عبداللہ بن معطل بن یسار رضی اللہ عنہم اجمعین سے سماع حدیث کیا ہے۔ ان کی چند ایک روایات ذیل میں ہیں۔

۲۱۶۲- بچوں کی وجہ سے والدین بھی خدا کی رحمت پالیتے ہیں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبدالرحمن بن فضالہ، بکر بن عبداللہ مرنی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ ایک سال عورت حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ حضرت عائشہؓ نے اسے تمن مجبوریں تمہا میں عورت نے ایک ایک مجبور دونوں بچوں کو مدی چنانچہ بچوں نے جب اپنی اپنی مجبور کھالی تو پھر ماں کی طرف لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے۔ اس نے تیسری مجبور کے دو حصے کئے اور دونوں بچوں کو نصف نصف دے دی، اسی اثنا میں نبی ﷺ شریف لے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے آپ سے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے اس واقعے سے کیا تعجب ہو رہا ہے؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر رحم فرمایا ہے بوجہ اسکے بچوں پر رحم کرنے کے۔

بکر بن عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ نیز مسلم بن ابراہیم متروک ہیں۔

۲۱۶۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن ابی عامر، ابوہ ابو عامر، کثیر بن فائد، سعید بن سعید السامک، بکر بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تجھ سے استغفار کرے میں ضرور تیری مغفرت کر دوں گا اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوگی۔ ابن آدم! اگر تو زمین کے برابر کثیر گناہ لے کر آئے اور پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں بھی زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا۔

یہ حدیث غریب ہے سعید بن سعید متروک ہیں۔

۲۱۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، امام قتادہ، بکر بن عبداللہ بسری بن عائذ ہلالی کے سلسلہ سند سے ابن

عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم وہی آدمی پہناتا ہے جس کا آخرت میں (جنت کا) کچھ حصہ نہ ہو۔  
بکر بن عبد اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ صرف قتادہ ان دونوں سے اس کٹھے روایت کرتے ہیں۔

۲۱۶۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم، احمد بن حسن مقرئ، ابو عاصم، یحییٰ بن میمون، بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی سی ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اول حصہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔

۲۱۶۶- دووا جب کرنے والی چیزیں..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مقدم بن داؤد، اسد بن موسیٰ، مبارک بن فضالہ، بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے چابریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دووا جب کرنے والی چیزوں کے بارے میں پوچھا گیا؟ ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا ہوا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اللہ کی ملاقات کی درآنحالیکہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہوا اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ ۳

### (۱۸۲) خلید بن عبد اللہ عصری رحمہ اللہ

خلید بن عبد اللہ رحمہ اللہ متکفر فی اللہ، مشغول فی ذکر اللہ اور راتوں کو بیدار رہنے والے تھے۔

۲۱۶۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عباس بن ماہان، محمد بن داؤد غفاری، عقان، عمر بن یحییٰ، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے خلید عصری کو جامع مسجد میں فرماتے ہوئے سنا: ہر محبت اپنے محبوب سے ملنا چاہتا ہے، سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

جعفر بن سلیمان نے بھی عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۱۶۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سفیان، سیار، جعفر بن عمر بن شہاب، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خلید عصری جمعہ کے دن تشریف لائے اور دروازے کے دونوں درے پکڑ کر فرمایا اے بھائیو! تم میں سے ہر ایک پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے محبوب سے ملے سنو! اپنے رب سے محبت کرو اور اسی طرف اچھی طرح سے چلتے جاؤ۔

۲۱۶۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد، ہمام، قتادہ..... خلید بن عبد اللہ عصری فرماتے ہیں: مؤمن سے تم تین حالتوں ہی میں ملاقات کرو گے یا تو وہ مسجد میں ہوگا اس کو یاد کر رہا ہوگا یا اپنے گھر میں غایت کے ساتھ پڑا ہوگا یا اپنی دنیا کے کسی جائز معاملہ میں مشغول ہوگا جس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۱۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ گھر میں جھاڑو مرواتے پھر دو ٹکے منگواتے اور دروازہ بند کر کے بستر پر بیٹھ جاتے اور کہتے: میرے رب

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۱۹۴، ۲۸/ ۸، وصحیح مسلم، کتاب اللباس ۱۰۶، ۱۰۷، وضع الباری ۱۰/ ۲۸۵۔

۲۔ سنن الترمذی ۲۸۶۹، ومسند الامام احمد ۳/ ۱۳۳، وصحیح ابن حبان ۷- ۲۳، وضع الباری ۷/ ۶، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۸، والمطالب العالیة ۱۶/ ۳۲۔

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۳۳، وصحیح مسلم کتاب الایمان ۱۵۲، ومسند الامام احمد ۳/ ۱۵۷، ۲۴۲، ۳۲۵، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵

کے فرشتوں کو خوش آمدید، بخدا! میں تمہیں ضرور آج بھلائی پر گواہ بناؤں گا۔ پھر اللہ کا نام تسبیح، تحمید اور تہلیل، و تکبیر کہتے رہے۔ ہر دن اسی طرح کرتے..... حتیٰ کہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے یا نیند کا غلبہ ہو جاتا۔

۲۱۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریح، محمد بن مہزم، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

۲۱۷۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن سے عاجزی و انکساری کے ساتھ ملاقات کرو، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھو اور لوگوں میں سب سے کم تمہاری مشقت ہو۔

۲۱۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تم مومن سے ملو عیض و حوالی بن کر۔ مومن سے ملو فی حقیر بن کر۔ پھر تشریح کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں سے عیض، خدا سے سوالی اور فقیر، اپنے آپ میں عزت دار، لوگوں سے بے نیاز بن کر ملو۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ مومن کے اخلاق آسان اور بغیر مشقت والے ہیں۔

۲۱۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو احمد بن حنبل، یونس، شیبان، سلام بن مسکین، ابو سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: ہر گھر کی ایک زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت وہ لوگ ہیں جو ذکر اللہ کے لئے اکٹھے ہو جائیں۔

۲۱۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن فرج، یوسف بن فرج، سلام بن مسکین، عقبہ بن ابی بیت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلید عصری رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر چیز کی زینت ہوتی ہے اور مساجد کی زینت یہ ہے کہ لوگ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے جمع ہو جائیں۔

### خلید عصری رحمہ اللہ کی چند مسانید

۲۱۷۶- ہر روز دو فرشتوں کا اعلان..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن حسین، محمد بن یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، خلید عصری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو برداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور انکی آواز جن وانس کے سوا تمام مخلوق سنی ہے وہ فرشتے اعلان کرتے ہیں: اے اللہ دولت خرچ کرنے والے کو تو راہل عطا فرما اور دولت روکنے والے نیکل کو دولت کا ضیاع دیدے۔ جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجتے ہیں جو آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنی ہے وہ اعلان کرتے ہیں جو چیز تھوڑی اور کفایت کرنے والی ہو بہتر ہے کثیر ہلاکت میں ڈالنے والی سے۔

قتادہ سے یہ حدیث سلیمان تمیمی، ابو حوانہ، شیبان، سلام بن مسکین، عباد بن رشد اور حکم بن عبد اللہ نے بھی روایت کی ہے۔

۲۱۷۷- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عقیل، عبید اللہ بن عبد المجید حنفی، عمران قنطان، قتادہ و لبان بن ابی عیاش، خلید عصری کے سلسلہ سند سے ابو برداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پانچ چیزیں ایمان کے ساتھ بجالائیں وہ جنت میں داخل ہوگا..... جس نے اچھی طرح وضو کیا اور رکوع سجدہ اور وقت کی رعایت کر کے پانچ نمازوں کی پابندی کی، رمضان کے روزے رکھے، استطلاعت کے مطابق بیت اللہ کا حج کیا، دلی رضامندی سے زکوٰۃ ادا کی اور امانت اچھی طرح سے ادا کر دی۔ کسی نے پوچھا: اے

ابو الدرداء امانت کیا ہے؟ جواب دیا، حُمل جناب امانت ہے۔ اللہ عزوجل نے ابن آدم کو اس کے دین میں سے اس کے سوا کسی شئی کی امانت پر نہیں کی۔  
 نعمان نے یہ حدیث عبد السلام عن عمران قحطان من قنادہ کی اسناد سے بحمل بالا روایت کی ہے اور ابان بن ابی عیاش کا ذکر نہیں کیا۔  
 ۲۱۷۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن خالد، محمد بن مغیرہ، نعمان بن عبد السلام، عمران کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

### (۱۸۳) مورق عجلی رحمہ اللہ

مورق بن مشرغ عجلی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں..... عبادت گزار، حج کا بول بالا کرنے والے اور ہمیشہ تقدیر کے فیصلوں پر راضی رہنے والے تھے۔

۲۱۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو اخطب ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، مصلیٰ بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بات بھی مجھے پہنچی اپنے اہل خانہ کی موت سے بڑھ کر کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ (جس پر میں نے صبر کر کے خدا کے ہاں بلند درجات پائے۔)

۲۱۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن حسان، حصہ بنت سیرین کہتی ہیں کہ مورق عجلی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لاتے ہیں ان سے ان کے اہل خانہ اور بچوں وغیرہ کا حال پوچھتی تو وہ جواب دیتے: انکھ! ادوہ تو زیادہ ہوتے جا رہے ہیں، میں پوچھتی کہ ایسا کیوں ہے؟ تو (اس کے جواب کے بجائے) فرماتے کہ مجھے ڈر ہے کہیں وہ میری ہلاکت کا سامان اکٹھا نہ کر رہے ہوں۔ فرمایا کرتے تھے: زمین میں کوئی نفس ایسا نہیں کہ اس کی موت میں میرے لئے اجر و ثواب ہو اور میں نے اس کی موت نہ چاہی ہو۔

۲۱۸۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن ابی ہبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عوفان، ہام، بقادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مؤمن کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی اچھی مثال نہیں دیکھی کہ وہ ایک لکڑی پر بیٹھا دنیا میں بہتا جا رہا ہو اور زبان سے کہتا جا رہا ہو، اے میرے رب میری مدد کر! اے میرے رب میری مدد کر! کیا بعید اللہ تعالیٰ اسے نجات دے دے۔

۲۱۸۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حفص بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوبکر بن احمد، حماد بن سلمہ و حماد بن زید و سعید بن زید، ابو تیاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت بجالانے والا جبکہ لوگوں نے اس اطاعت سے منہ پھیر لیا ہو ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگ کر دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔

۲۱۸۳- حصہ ہمیشہ پچھتاوے کا سبب ہے..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ابراہیم بن بشر، ابو ایوب، یزید شیبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بہت کم حصہ آتا ہے، کم از کم جب بھی مجھے حصہ آیا پر سکون ہونے کے بعد مجھے سخت ندامت ہوتی۔ ایک آدمی نے کہا: میں آپ سے اپنے سنگدل ہونے کی شکایت کرتا ہوں اور میں صوم و صلوة کی طاعت نہیں رکھتا ہوں؟ مورق رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا اگر تم کو بھلائی کرنے میں کمزوری کا سامنا ہے تو برائی سے زیادہ سے زیادہ بچو۔ مجھے بھی

۱- سنن ابی داؤد ۳۲۹، والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۲۵، ومجمع الزوائد ۱/۳۷، وتاریخ اصہبان للمصنف ۲/۱۸۹۔  
 والدرا المنثور ۱/۲۹۶، والترغیب والترہیب ۱/۲۴۱۔  
 ۲- طبقات ابن سعد ۷/۱۱۳، والتاریخ الکبیر ۸/۲۱۱، والجرح ۸/۱۸۵، والکاشف ۳/۵۷۶، وسیر النبلاء ۳/۳۵۳، وتہذیب التہذیب ۱۰/۳۳۱، والتقریب ۲/۲۸۰، والخلاصۃ ۳/۷۲۳۔

جب نیند میں فرحت ملتی ہے سو جاتا ہوں۔ (اس سے بھلائی تو نہیں ملتی لیکن برائی سے توجیح جاتا ہوں)۔

۲۱۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، علی بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دس سال میں خاموشی سیکھی اور میں نے حالت غضب میں جب بھی کوئی بات کہی اس پر بعد میں نادام ہوا۔

۲۱۸۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو احمد بن حنبل، ابویحیدر، ہشام، مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں نے حالت غصہ میں کوئی بات کی راضی ہونے کے بعد مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۲۱۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، احمد بن یحییٰ، سعید بن سلیمان، یوسف بن عطیہ، مطلق بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے بیس سال سے فلاں فلاں حاجت کا سوال کرتا رہا لیکن وہ مجھے نہیں عطا کی گئی اور نہ ہی میں اس سے ناامید ہوا ہوں، ان کے اہل خانہ کے کسی فرد نے پوچھا کہ وہ کیا حاجت ہے؟ جواب دیا: کہ میں الایمنی باتیں کرنا چھوڑ دوں جو حضرت بن سلیمان نے بھی یہ حدیث سلیمان مطلق سے روایت کی ہے۔

۲۱۸۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنظل بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ابویسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال زکوٰۃ کبھی نہیں پایا گیا۔

۲۱۸۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد عسی، عصفان، جعفر، عن بعض الشيوخ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق رحمہ اللہ تجارت کرتے تھے جس سے انہیں کثیر نفع حاصل ہوتا تھا، لیکن ہفتہ نہیں گزرتا تھا اس حال میں کہ ان کے پاس اس میں سے کچھ باقی بچا ہو۔ کسی بھائی سے ملنے اسے تین ہزار چار ہزار پانچ ہزار عطا کرویتے اور فرماتے انہیں اپنے پاس رکھ لو حتیٰ کہ تمہیں اس کی ضرورت پیش آئے۔ تمہوڑی مدت کے بعد پھر اس سے ملنے اور (مزید رقم لے جا کر) فرماتے: تمہیں اس رقم میں بھی اختیار ہے بھائی کہتا: مجھے اس کی چنداں ضرورت نہیں فرماتے: بخدا لاہم اسے واپس کبھی نہیں لیں گے، جہاں چاہو اسے خرچ کرو۔

یہ حدیث حماد بن زید نے جمیل عن مورق کے طریق سے بمثل بالا روایت کی ہے۔

روای کہتے ہیں کہ آپ کسی کو بطور صدقہ دینے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

۲۱۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، سیار، جعفر، سعید جبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مورق عجلی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ ہمارے متعلق وہ باتیں جان لیں جو ہمارے فائدان والوں کو معلوم ہیں تو ہمارے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہ کریں۔

۲۱۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابو العباس الطبرانی، اسماعیل بن ابی الحارث، انیس، ابن مہدی، حماد بن زید، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت مورق اپنا خرچہ سر کے نیچے پالیتے تھے۔

### مسانید مورق عجلی رحمہ اللہ

مورق عجلی نے بہت ساری احادیث مرسل روایت کی ہیں جبکہ ابو ذر غزالی اور مسلمان سے مسند احادیث بھی روایت کی ہیں۔

انکی سند سے مروی چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۱۹۱- حضور ﷺ کی خشیت کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر طحی، عبید بن قوام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابو ابو شیبہ، ابراہیم بن محمد حسن عجل بن محمد کوئی، عبد اللہ بن موسیٰ، اسرائیل، ابراہیم بن مہاجر، مجاہد، مورق عجلی رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھتے جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم نہیں سنتے، بے شک آسمان چڑھا رہا ہے اور وہ چڑھنے کا سزاوار بھی ہے۔ چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی خالی جگہ نہیں مگر فرشتے اللہ کے حضور پیشانی ٹیکے مسجد میں پڑے ہوئے ہیں کاش جو کچھ میں جانتا ہوں وہ کچھ اگر تم جانتے تو ہتے کم روتے زیادہ، اپنے بستروں پر عورتوں سے لذت بھی نہ حاصل کر پاتے، بخدا تم بلند مقامات کی طرف نکل پڑتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور خوب گڑا تے، بخدا! میں پسند کرتا ہوں، کہ کاش میں جنت کا کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا!

۲۱۹۲- سلمان فارسیؓ کے آخری وقت کا حال..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، زکریا بن عقی الساجی، ہدیب بن خالد، حماد بن سلمہ، حبیب، حسن و حمید، مورق غلی رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلمانؓ یوقت وفات رونے لگے کسی نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا ایک عہد مجھ پر لارہا ہے جو ہم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا "دنیا میں تمہارا گزر بسر کا سامان صرف اتنا ہونا چاہیے جتنا کہ ایک مسافر کا توڑ ہوتا ہے"

مورق غلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سلمان وفات پاگئے لوگوں نے ان کے گھر جا کر دیکھا صرف ایک پالان، معمولی بستر اور کچھ ہلکا پھلکا سامان جسکی قیمت میں درہم کے لگ بھگ ہوگی پایا۔  
۲۱۹۳- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی و سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، داؤد بن حبیب، ہمام بن سہکی، قتادہ، مورق غلی، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا آدمی کے تنہا نماز پڑھنے پر چھبیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ ۳

### (۱۸۴) صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ

ابو صہبہ، صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں، کتاب اللہ پر عمل پیرا، اللہ کے بندوں کے محبوب، حوادث پر صابر اور تار یک راتوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۱۹۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، محمد بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، رزیک صاحب الطعام۔ ابوسلمی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ صلہ عدوی کے پاس آیا اور ان سے کہا: مجھے علم سکھائیے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے۔ فرمایا: تم نے آج میری طرح سوال کیا ہے جس طرح کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کے پاس گیا اور ان پر گزیدہ ستیوں سے کہا: مجھے علم سکھاؤ جو اللہ عزوجل نے تمہیں سکھلایا ہے انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کی خیر خواہی قبول کرو، مسلمانوں کے لئے خیر خواہ رہو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، فتنوں میں حصہ مت لو اور نہ ہی فتنوں میں پڑ کر محتول بناؤ اور تم اس قوم سے بچتے رہو جو اپنے آپ کو مؤمن ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ ایمان سے کوسوں دور ہیں اور وہ خوارج ہیں۔

۲۱۹۵- صلہ بن اشیم کی نصیحت کا اثر ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شہنی، عثمان، حماد بن یزید، ثابت کے سلسلہ

۱۔ سنن الترمذی ۲۴/۱۴۔ و سنن ابن ماجہ ۳۱۹۰/۲۔ المستدرک ۵۱۰/۲۔ ۵۳۳/۳۔ و مسند الامام احمد ۱۴۳/۵۔  
۲۔ دلائل النبوة للمصنف ۱۵۸۔ و مشکاة المصابیح ۵۳۴۔ و الدر المنثور ۲۶۵/۳۔ ۲۹۳/۵۔ ۲۹۷/۲۔  
۳۔ طبقات ابن سعد ۳/۱۰۱۔ ۶۵/۲۶۔ و اتحاف السادة المطین ۹۳/۱۰۔ و تخریج الاحیاء ۱۰۳/۳۔  
۴۔ مسند الامام احمد ۲/۲۶۳۔ ۳۹۶۔ و فتح الباری ۸/۳۹۹۔

سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم اور ان کے تلامذہ کے پاس سے ایک نوجوان اپنے کپڑے کھینٹتا ہوا گزرا صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ نے چاہا کہ نہ بانی کا نام اس کی اچھی طرح خبر لی جائے۔

لیکن صلہ رحمہ اللہ فوراً بول اٹھے اور فرمایا: اے بھتیجے تھوڑی دیر کے لئے رک جاؤ! مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے پوچھا: کیا کام ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی تہ بند اوپر کر لو، کیا جی ہاں، اس نے فوراً اپنی تہ بند تختوں سے اوپر کر لی۔ صلہ نے اپنے تلامذہ سے فرمایا: یہ طرزِ حسیبِ افضل ہے اگر تم اسے برا بھلا کہتے وہ بھی جواب میں تمہیں برا بھلا کہتا۔

۲۱۹۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن حماد بن سلمہ، ثابت، معاذہ کہتی ہیں کہ صلہ رحمہ اللہ کے تلامذہ جب آپس میں ملتے ایک دوسرے کے ساتھ معائنہ کرتے تھے۔

۲۱۹۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبد اللہ، معیار، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ ہمیشہ بیاباں کی طرف چلے جاتے اور وہاں جا کر اللہ عزوجل کی عبادت کرتے، راستے میں چند نوجوان کے پاس سے گزرتے جو لہو و لب میں مشغول ہوتے آپ ان سے کہتے: مجھے ایسے لوگوں کے متعلق بتلاؤ جو کہیں سفر کے ارادے سے نکلے ہوں۔ دن کے وقت سیدھے راستے سے ہٹ جاتے ہوں اور رات کو بے غم سو جاتے ہوں وہ کب تک سفر قطع کر کے منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں؟ یوں وہ روزانہ ان نوجوانوں کے پاس سے گزرتے اور انہیں نصیحت کر جاتے۔ ایک دن ان کے پاس سے گزرے اور یہی مقولہ انہیں دہرایا۔ ایک نوجوان کی سمجھ میں بات آگئی اور کہنے لگا: اے ساتھیو! ان کی بات کا مقصد صرف ہم ہیں کوئی اور نہیں ہے ہم دن کے وقت لہو و لب میں مشغول رہتے ہیں اور رات کو بے غم سو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نوجوان نے سب کچھ ادھر ہی چھوڑا اور صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پیچھے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ ان کے ساتھ بیاباں تک پہنچ گیا اور مرے تک ان کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔

۲۱۹۸- موت سے پہلے موت کی خبر..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حمید بن مسعدہ، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ کھانا تناول فرما رہے تھے، اس نے کہا: آپ کا بھائی قتل کیا جا چکا ہے، آپ نے اس سے کہا: جب کھانا کھا لو میرے بھائی کی موت کی خبر ایک زمانے سے دی جا رہی ہے۔ سو اللہ عزوجل کا فرمان ہے "انک میت وانہم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (۳۰۰)

۲۱۹۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کا بھائی انتقال کر گیا، ان کے پاس بھائی کی موت کی خبر دینے ایک آدمی آیا اور وہ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے فرمایا آؤ کھانا کھا لو ہمیں تم سے پہلے ہی بھائی کی موت کی خبر دی جا چکی ہے قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔ اس نے پوچھا: آپ کو کسی نے خبر دی ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "انک میت وانہم میتون" آپ نے بھی مرنا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔ (۳۰۰)

۲۲۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ ایک فزودہ میں شریک تھے اور ان کے ساتھ ان کا بیٹا بھی تھا فرمانے لگے: اے بیٹے! آگے بڑھو اور خوب قتال کرو حتیٰ کہ میں تمہاری بہادری کو باعش اجرو ثواب سمجھوں، چنانچہ بیٹے نے پلٹ کر خوب حملہ کیا حتیٰ کہ شہادت سے سرفراز ہوا۔ مورخین جو عیبت کرنے ان کی بیوی معاذہ عدویہ کے پاس جمع ہوئیں۔ ان کی بیوی کہنے لگیں: خوش آمدید! اگر تم مجھے بیٹے کی شہادت کی مبارک دینے آئی ہو تو میں تمہیں مرحبا کہتی ہوں اور اگر تم کسی اور مقصد کے لئے میرے پاس آئی ہو تو فوراً واپس لوٹ جاؤ۔



۲۲۰۱- صلۃ کے صبر کی کرامت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، عبد اللہ بن مبارک، جریر بن حازم، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نہر حری کی ایک بستی میں نکلے۔ میں گھوڑے پر سوار تھا یہ سیلاب کا موسم تھا۔ میں نہر کی پلٹھڑی پر پورا دن چلا رہا مجھے کھانے کو کوئی چیز نہ ملی..... بھوک نے مجھے بہت تنگ کیا، راستے میں مجھے ایک مضبوط غلام ملا۔ اس نے کانٹے پر کوئی چیز اٹھا رکھی تھی، میں نے اسے بچے رکھنے کو کہا اس نے وہ بوجھ نیچے رکھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ وہ روٹیاں ہیں۔ میں نے کہا: مجھے ان میں سے کچھ کھلاؤ کہنے لگا جی ہاں اگر آپ پسند فرمائیں تو کھالیں لیکن ان میں خنزیر کی چربی ملی ہوئی ہے میں نے اسے چھوڑا اور آگے چل دیا۔ پھر مجھے ایک دوسرا غلام ملا اس نے کانٹے پر کھانا اٹھا رکھا تھا، میں نے اسے کہا: اس کھانے سے مجھے بھی کچھ کھلاؤ! کہنے لگا: میں نے فلاں فلاں آدمیوں کا زایراہ اٹھا رکھا ہے، اگر آپ نے اس میں سے کچھ لے لیا تو آپ مجھے تکلیف پہنچائیں گے اور پریشان کریں گے۔ میں نے اسے بھی چھوڑ دیا اور خود آگے چل پڑا..... بخدا! اچانک میں نے اپنے پیچھے آواز سنی جس طرح پرندہ پھڑ پھڑا کر گرتا ہے، میں اس کی طرف متوجہ ہوا..... کیا دیکھتا ہوں کہ کتاف کے خوبصورت کپڑے میں کوئی چیز لپٹی ہوئی ہے، میں گھوڑے سے اتر کر اس کی طرف گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ کپڑے میں رطب (ترو تازہ) گجوروں کی زینیل لپٹی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ موسم رطب گجوروں کا نہیں تھا۔ میں نے اس زینیل سے سیر ہو کر گجور میں کھائیں۔ بخدا! میں نے اس سے پہلے کبھی اتنی عمدہ رطب گجور میں نہیں کھائیں اور نہ ہی ایسا پانی پیا۔ پھر میں نے باقی ماندہ گجوریں لپیٹ کر رکھ لیں اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنے ساتھ کھائی ہوئی گجوروں کی گھٹلیاں اور باقی ماندہ گجوریں اٹھا لیا۔

جریر بن حازم کہتے ہیں مجھے لوفی بن ابیہم نے بتایا ہے کہ میں نے کمان کا وہ خوبصورت کپڑا ان کی بیوی کے پاس دیکھا ہے اس میں انہوں نے قرآن مجید لپیٹا ہوا تھا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد وہ کپڑا مفقود ہو گیا۔ گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں آیا کہ کپڑا چوری ہو گیا یا کہیں چلا گیا اس کے ساتھ کیا ہوا؟

۲۲۰۲- صلۃ بن اشیم کے آگے شیر کارام ہونا..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، مسلم بن سعید واسطی، حماد بن جعفر بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر بن زید کہتے ہیں: ہم کابل کی طرف جہاد پر گئے اور لشکر میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ بھی تھے۔ چنانچہ ان کا معمول تھا کہ رات کے تاریک ہوتے ہی لوگوں کو ادھر چھوڑ کر کہیں چلے جاتے، میں ان کی ٹوہ میں لگ گیا تاکہ میں ان کی عبادت کو دیکھوں جس کا چہرہ چالوگوں میں عام ہے۔ چنانچہ انہوں نے عشاء کی نماز پڑھی پھر چمکا دینے کے لئے تھوڑی دیر لیٹ گئے اور لوگوں کی فحلت کے ستلاشی ہو گئے جب تقریباً لوگوں کی آگ کھل گئی تو انہوں نے چھٹا ٹنگ لگائی اور چٹلی جگ میں داخل ہو گئے میں پیچکے سے ان کے پیچھے ہولیا۔ پس انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے..... اسی لمحے ایک شیر رونما ہوا اور ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک درخت پر چڑھ گیا، میں سمجھا ابھی ان کو پھاڑ کھانے گا۔ مگر وہ تھے کہ انہیں شس سے مس نہیں ہوئی۔ بلکہ انہوں نے آرام و سکون کے ساتھ نماز پڑھی اور سلام پھیرا پھر فرمایا: اے درندے! کہیں اور اپنے رزق کو تلاش کر۔ شیر وہاں سے چھٹاڑتا ہوا واپس لوٹ گیا میں اسکی زوردار بھگ سے سمجھا کہ جیسے پہاڑ پھٹ گئے ہوں۔ آپ رحمہ اللہ برابر صبح تک نماز پڑھتے رہے صبح ہوئی تو حمد و ثناء کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے شاذ و نادر ہی ایسی دلکش حمد و ثناء سنی ہوگی پھر کہنے لگے: اے میرے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے جہنم کی آگ سے بچا دے، کیا میرے جیسا تجھ سے جنت مانگنے کی جرات کر سکتا ہے؟ پھر آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ صبح ہوئی تو یوں لگا جیسے انہوں نے اطمینان کے ساتھ پہلو کے تل سوکرات کر دی ہو۔ حالانکہ میں رات کو بیدار رہنے کی وجہ سے غمگین تھا، واللہ اعلم۔

۳۲۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن ضعیف، مجدۃ بن مبارک، مالک بن مغول کہتے ہیں کہ بصرہ میں تین پائے کے عبادت گزار تھے صلہ بن اشیم، بکثوم بن اسود اور ایک اور بزرگ۔ صلہ رحمہ اللہ جو نئی رات ہوتی ایک جھاڑی کی طرف چلے جاتے اس جھاڑی میں اللہ کی عبادت کرتے رہتے، ان کی ٹوہ میں ایک آدمی لگ گیا اور ایک اونچے ٹیلے پر جا بیٹھا تاکہ ان کی عبادت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ اچانک ایک درندہ آیا جسے صلہ رحمہ نے دیکھ لیا آپ نے فرمایا اے درندے! کھڑا ہو جا اور یہاں سے چلنا، میں کہیں اور اپنے رزق کی تلاش کرو۔ درندے نے انکار کیا اور چل پڑا۔ پھر آپ عبادت میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ صبح ہو گئی فرمایا: اے میرے اللہ! بے شک صلہ جنت مانگنے کا اہل نہیں ہے لیکن جہنم کی آگ سے پردہ مانگتا ہے۔

۳۱۰۴- دن دن کے رزق پر قناعت..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود روح، حماد بن زید، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں نہیں سمجھتا کہ میں کس دن زیادہ خوش ہوتا ہوں؟ آیا اس دن کہ جس دن میں صبح سویرے ہی سے اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤں یا اپنے کسی کام میں مصروف ہونا چاہوں لیکن اللہ کا ذکر آڑے آ جائے۔

۳۲۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ رست، شیبان، ابو بلال، حسن، ابو صہبہ، صلہ بن اشیم کہتے ہیں، میں نے جب مال کو مال سمجھ کر طلب کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا، مگر دن کا رزق نہیں تھکا تا، میں نے سمجھ لیا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ حسن فرماتے ہیں اللہ کی قسم! جس آدمی کو دن کا رزق عطا ہوتا ہو اور وہ نہ سمجھتا ہو کہ یہ اس کیلئے خیر اور بہتر تو وہ صرف غبی الرائے اور عاجزی ہو سکتا ہے۔

۳۲۰۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، یونس، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو صہبہ صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دنیا حلال جگہوں سے طلب کی ہے اور میں اس سے صرف اتنا ہی حاصل کرتا تھا جس سے وقتی گزارا چل سکے۔ رہی میری بات تو میں طلب دنیا میں اپنے آپ کو تھکا تا نہیں ہوں۔ رہی بات دنیا کی سودہ مجھ سے چوک کر آگے تجاؤ نہیں کر سکتی، جب میں اس سوچ کو پاتا ہوں تو اپنے نفس کو خطاب کر کے کہتا ہوں: اے میرے نفس! تیرے لئے اتنا رزق رکھا گیا ہے جس سے تیری کفایت ہو سکے پس راضی رہو چنانچہ میرا نفس راضی ہو جاتا ہے۔

۳۲۰۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن کل بن صباح، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن کہتے ہیں کہ ہمارا ایک بھائی اوقات پا گیا نماز جنازہ کے بعد قبروں میں رکھ دیا گیا اور کپڑے اوغیرہ مٹی لیا گیا اتنے میں صلہ بن اشیم رحمہ اللہ آگے کپڑے کا ایک کنارہ پکڑو اور پھر آواز بلند کی۔ اے فلاں! اے فلاں!

فان تنج منہ انتج من ذی عظیمة..... والافانی لا اخالک ناجیاً

اگر تو پیش آنے والی ہونا کی سے نجات پا گیا تو بے شک بڑی مصیبت سے نجات پا گیا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا نہیں سمجھتا۔ پھر صلہ بن اشیم خود بھی رو پڑے اور لوگوں کو بھی رلایا۔

۳۲۰۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن زید بن جابر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں صلہ نامی ایک آدمی ہوگا اسکی شفاعت سے اتنے اتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

۳۲۰۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن مسلم، عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن خالد بن خداش، ابوہ خالد بن خداش، حماد بن زید، ابن عون

کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے صلہ بن اشیم سے کہا: میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں باقی (زندگی) میں (نیکی کی) رحمت دے، جس شی سے بے نیاز کرتا ہے اس میں تم کو کنارہ کشی عطا فرماتے، تجھے ایسا یقین عطا فرمائے جس کا حاصل اللہ ہی ہو اور دین کا مال کا تیرے حق میں ہو۔

### مسئد صلہ بن اشیم

شیخ فرماتے ہیں کہ صلہ کی ملاقات کافی صحابہ سے ہوئی اور ان سے علم سیکھا خصوصاً ابن عباسؓ سے خوب اکتساب حدیث کیا۔ ۲۲۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن نصر، محادیہ بن عمرو، زائدہ، منصور، حکم، یحییٰ جزاری، ابو صہبہ صلہ کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں گدھے پر سوار ہو کر آیا اور میرے پیچھے بنو مطلب کا ایک آدمی بھی سوار تھا۔ نبی ﷺ کی قضاء میں زمین پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم گدھے سے اتر کر آئے اور نبی ﷺ کے زیر امامت نماز پڑھنے لگے، گدھے کو میں نے ان کے سامنے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے انکی پرواہ نہیں کی۔ تھوڑی دیر کے بعد بنو مطلب کی دو لڑکیاں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑی ہوئی آگئیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگئیں اور آپ ﷺ اس جگہ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ لڑکیاں الگ الگ ہو گئیں آپ ﷺ نے انکی بھی کچھ پرواہ نہیں کی۔

پتہ چلا نمازی کے سامنے جانور یا عورت وغیرہ آجائے تو اسکی نماز منقطع نہیں ہوتی مترجم۔  
شیخ کہتے ہیں کہ ابو صہبہ اور صلہ ایک ہی شخصیت ہیں یا الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں؟ ہمیں ذیل کی اسناد سے شواہد ملے ہیں کہ ابو صہبہ صلہ ہی ہیں۔ ابو احمد غطریؒ، عبد اللہ بن شبرویہ، اسحاق بن راہویہ، محمد بن جعفر، شعبہ، حکم، یحییٰ جزاری، رجل بصری، ابن عباسؓ سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے بعض کا قول ہے کہ ابو صہبہ صہیب کی کنیت ہے۔

### (۱۸۵) علاء بن زیاد رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک علاء بن زیاد بھی ہیں، پوئید و عبادت کرنے والے، دنیا سے کنارہ کش، آخرت کے لئے ہر وقت تیار اور لوگوں سے الگ تھلگ رہنے والے تھے۔

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ تصوف ہمد وقت تیار رہنے، جہد مسلسل، انقیاد کی ذلت اور اعتماد کی عزت تصوف ہے۔

۲۲۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مبارک بن فضالہ، حمید بن ہلال کہتے ہیں: میں حسن بصری رحمہ اللہ کے ساتھ علاء بن زیاد عدوی کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ وہ غمگین رہ رہ کر لاغر ہو چکے تھے۔ ان کی ایک ہمشیرہ تھیں جو صبح و شام ان کے پاس روٹی و حنظلی رتی تھی۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے علاء! آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ حزن پر حزن ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے لوگوں کو فرمایا: ان کیلئے کھڑے ہو جاؤ، ان پر استقلال حزن کی انتہا ہو گئی ہے۔

۲۲۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، سعید، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء فرماتے ہیں: ایک آدمی تھا جو عمل بھی کرتا اس کا مقصد اس سے محض ریا کاری ہوتا لہذا کپڑے اوپر کر لیتا، جب بھی قرأت کرتا آواز بلند کر لیتا، کسی سے ملتا تو لعن، طعن اور گالیوں کے سوا بات نہیں کرتا تھا..... پھر کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسے یقین و خلوص کی دولت

سے سرفراز کیا۔ اس نے آواز دہی کر لی، نمازِ خالصۃً للہ پڑھنے لگا اس کے بعد جب بھی کسی کے پاس آیا اسے دعا دی اور اچھے کلمات سے اسے پکارا۔

۲۲۱۳- علاء بن زیاد کا ترکِ دنیا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، عبد السلام بن مطہر، جعفر بن سلام، ہشام، ابن حسان، ادنیٰ دہلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کے پاس مال و دولت اور غلاموں کی کافی رقمیں تھیں۔ کچھ غلام آزاد کر دیے، کچھ رشتے داروں کو دے دیئے، کچھ بیچ دیئے اور ایک یا دو غلام اپنے پاس حسب سابق روک لئے۔ جنگی کمائی سے گزر بسر کرتے تھے۔ عبادت کرتے اور ہر دن دو روٹیاں کھاتے تھے، لوگوں کے ساتھ مجالس ترک کر دی تھیں، کسی کے پاس نہیں بیٹھتے تھے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے اور پھر اہل خانہ کے پاس واپس لوٹ آتے۔ جمعہ پڑھتے پھر اہل خانہ کے پاس لوٹ آتے۔ جنازہ کے ساتھ بطور مشابعت کے چلتے پھر اہل خانہ کے پاس گھر واپس لوٹ آتے۔ بھٹے عمر کمزور پڑ گئے تو ان کے بھائیوں اور دوستوں کو خبر ہوئی۔ انس بن مالک، حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے تو اپنے آپ کو بلاکت میں ڈال دیا، اب اس مجاہدہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لوگوں نے ان سے بات کی لیکن وہ برابر خاموش رہے جب کلام سے فارغ ہوئے فرمایا: میں عاجزی و انکساری اللہ کے لئے کرتا ہوں تاکہ مجھ پر رحم فرمائے۔

۲۲۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی بن اخط، حسین بن حسن، یحییٰ بن جمیل، مقلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد کا گزروقت صرف ایک دن میں ایک روٹی ہوتی تھی، دائمی روزہ رکھتے تھے جسکی وجہ سے ان کا جسم سبز پڑ گیا تھا، طویل رکعتوں والی نماز پڑھتے تھے کہ گر جاتے۔ ان کی عبادت کرنے انس بن مالک اور حسن بن بصری رحمہ اللہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو اس مجاہدہ کا حکم نہیں دیا؟ جو اب دیا: میں بندہ مملوک ہوں جس عمل کو بہتر سمجھتا ہوں بجا لاتا ہوں۔

۲۲۱۵- دنیا کی اصل شکل..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وہب بن جریر، ابو جریر، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد نے فرمایا: ایک مرتبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک بوڑھی، بڑی عمر والی، ٹوٹے ہوئے دانتوں والی ایک آنکھ سے محروم بھیگی عورت ہے اور اپنے اوپر خوب زیور سجا کر سنوری ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے تیرا بغض عطا فرمائے کہنے لگی: جی ہاں اگر مجھ سے بغض و عداوت رکھنی ہے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیار، حارث بن یحیمان، ہارون بن ریاب اسدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں قبیح النظر عورت دیکھی اس نے ہر طرح کی زیب و زینت سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہوا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے اللہ کی دشمن تو کون ہے؟ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہنے لگی میں دنیا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ سے بغض و عداوت رکھو اور اللہ تمہیں مجھ سے پناہ دے تو دراہم سے بغض رکھو۔

۲۲۱۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معتز، اخط بن سوید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنی نظر عورت کی چادر پر بھی نڈال چونکہ نظردل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

۲۲۱۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ہشام بن زیاد، ارخ، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ شب جمعہ کو پوری پوری رات بیدار رہتے اور عبادت میں مشغول رہتے چنانچہ ایک رات ان پرستی و کمزوری کا حملہ ہوا۔ بیوی سے کہنے لگے: اے اسماء! میں کچھ سستی و کمزوری پاتا ہوں جب تو ایسا ایسا ہوتا دیکھے

تو مجھے جگا دینا۔ کہنے لگی! جی ٹھیک ہے۔ اسی اثناء میں ان کی آنکھ لگی تھی کہ اچانک خواب میں ایک آدمی آیا اور پیشانی سے پکڑ کر کہا: اے ابن زیاد! کھڑے ہو جائیے اور اللہ کا ذکر کیجئے اللہ بھی آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ چنانچہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور ذکر اللہ میں مشغول ہو گئے اور پیشانی کے وہ بال جن سے آنے والے نے پکڑ کر جگایا تھا مرے دم تک باقی رکھے۔

۲۲۱۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن عبداللہ، احمد بن عبدالعزیز جوہری، ذکر یابن مکی، اصمعی، سعید بن ابی عروبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد عدوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو اتار لے یہ سمجھ کر کہ اسے موت آچکی ہے اور اپنے رب سے اقبال (توبہ) کی درخواست کرے اور اللہ سے اقبال کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے۔

۲۲۲۰- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن سلیمان، علی بن صدقہ، جملانی، مقلد بن حسین، ہشام بن حسان نے کہا کہ میں ایک مرتبہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ کے پیچھے چل رہا تھا اور مٹی کا رے سے بچنے کی اپنی سی خوشش کر رہا تھا، انہیں کسی آدمی کا دو حکا لگا جس سے ان کا پاؤں کچھڑ میں گھس گیا، جب گھر پہنچے مجھے کہا اے ہشام کیا دیکھ لیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا: اسی طرح مسلمان آدمی گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور جب گناہوں میں پڑ جاتا ہے تو پھر اچھی طرح سے ان میں گھستا چلا جاتا ہے۔

۲۲۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن مصعب، مقلد بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد سے ایک آدمی کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ جنت میں ہیں، آپ اس سے فرمانے لگے: حیران اس ہو گیا شیطان کو میرے اور میرے علاوہ کوئی اور مذاق کے لئے نہ ملا۔

۲۲۲۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد نے فرمایا: ہم ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جہنم میں لارکھا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ہمیں نکال لے اس طرح ہم نکالے جا سکتے ہیں۔

۲۲۲۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالصمد، جریر بن عبید عدوی، ابو عبید عدوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبید فرماتے ہیں علاء بن زیاد سے میں نے کہا کہ جب میں تجھانما زپڑھتا ہوں تو مجھے اپنی نماز کی کچھ نہیں آتی فرمایا: تجھے خوشخبری ہے کہ یہی علم خیر ہے۔ کیا تم نے چوروں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کھنڈر کے پاس سے گزرتے ہیں اس کی طرف مطلقاً توجہ نہیں کرتے اور جب آباد گھر کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں کوئی ساز و سامان دیکھ لیں فوراً اس کی تلاشی لینا شروع کر دیتے ہیں حتیٰ کہ کچھ نہ کچھ اس گھر سے لے اڑتے ہیں۔

۲۲۲۴- علاء بن زیاد کو جنت کی خوشخبری کا واقعہ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن جلد، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی زیاد عدوی، سیار، جعفر کہتے ہیں میں نے مالک بن دینار کو ہشام بن زیاد عدوی سے اس قصہ کے بارے میں سوال کرتے سنا؟ چنانچہ ہشام بن زیاد نے ہمیں ساری بات سنائی کہا: اہل شام کے ایک آدمی نے ساز و سامان تیار کیا تاکہ حج کرنے جائے کہ خواب میں اس کے پاس کوئی آدمی آیا اور کہنے لگا: عراق جاؤ پھر بصرہ جاؤ پھر قبیلہ بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس جاؤ۔ ان کے سامنے والے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہتی ہے، انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔ چنانچہ وہ آدمی سمجھا محض برائے نام ڈھکوسلا خواب ہے۔ حتیٰ کہ جب دوسری رات آئی پھر ایک آنے والا آیا اور کہا: کیا تو عراق نہیں گیا اور گنڈش رات والی ساری بات دہرائی، حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آنے والا دھمکی دیتے ہوئے آیا کہ تو عراق کیوں نہیں گیا پھر بصرہ اور پھر بنو عدی کے علاء بن زیاد کے پاس کیوں نہیں گیا؟ علاء بن زیاد میا نے قتل والے ہیں سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے ہیں اور مسکراتے رہتے ہیں انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔

چنانچہ اس نے صبح ہوئے ہی زاور اور دیگر ضروری سامان تیار کیا اور عراق کی طرف کوچ کر گیا۔ جب اپنے محلے کے گھروں سے نکلا اچانک دیکھتا ہے کہ وہ آدمی جو خواب میں آتا رہا تھا اس کے سامنے چلتا جا رہا ہے۔ جب وہ آدمی اپنے گھوڑے سے نیچے اترتا آگے چلنے والا غائب ہو جاتا اسی شش و پنج کے عالم میں کوفہ پہنچ گیا اور وہاں جا کر اسے غائب پایا۔ چنانچہ جب کوفہ سے مطلوبہ سامان لے کر چل پڑا، پھر اسے اپنے سامنے چلتا دیکھا حتیٰ کہ بصرہ آ گیا اور قبیلہ بنو عدی میں علاء بن زیاد کے گھر میں داخل ہوا دروازے پر تھوڑی دیر توقف کے بعد سلام کیا۔ ہشام کہتے ہیں میں اندر سے باہر آیا، مجھے دیکھ کر پوچھے لگا کیا آپ علاء بن زیاد ہیں، میں نے نفی میں جواب دیا اور کہا اے اللہ کے بندے! اللہ تم پر رحم کرے اترو اور اپنا سامان بھی اتار کر ادھر رکھو کہنے لگا نہیں، علاء بن زیاد کہاں ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ وہ مسجد میں ہیں، (علاء بن زیاد مسجد میں بیٹھے تھے دعائیں مانگتے اور حدیثیں سناتے رہتے تھے)۔

ہشام کہتے ہیں میں علاء کے پاس مسجد میں گیا انہوں نے حدیث میں کسی قدر تخفیف کی پھر دو رکعت نماز پڑھی اور اس آدمی کے پاس آئے، جب مسکرائے تو ان کے سامنے کے دو دانت (ٹوٹے ہوئے) ظاہر ہو گئے۔ وہ آدمی کہنے لگا بخدا! یہی آدمی میرا صاحب اور میرا مطلوب ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ علاء نے مجھے کہا: تو نے اس آدمی کا سامان کیوں نہیں اتارا؟ جواب دیا: میں نے اس کو کہا تھا مگر نہ مانا۔ علاء نے کہا: نیچے اترو اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اس آدمی نے کہا: میں آپ سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ علاء رحمہ اللہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور بیوی سے کہا: اے اسام! تو دوسرے کمرے میں چلی جا، وہ دوسرے کمرے میں چلی گئی اور وہ آدمی علاء کے پاس کمرے میں داخل ہو گیا اور اپنے خواب کی خوشخبری انہیں کہہ سنائی، پھر باہر نکلا اور دو بارہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور واپس چلتا بنا۔ ہشام کہتے ہیں علاء نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور مسلسل تین دن (یا سات دن تک) روتے رہے ان دنوں میں کھانا چکھا اور نہ ہی پانی پیا اور نہ ہی دروازہ کھولا۔

ہشام کہتے ہیں میں ان کے رونے کے دوران سنتا وہ کہتے: کیا میں.....؟ کیا میں.....؟ ہم ان کے بارے میں ڈرتے رہے کہ کہیں وہ وفات نہ پا جائیں۔ حسن بصری اسی دوران تشریف لائے، میں نے ان سے سارا واقعہ ذکر کیا نیز میں نے کہا: میں انہیں مردہ تصور کرتا ہوں چونکہ نہ کھانا کھاتے ہیں اور نہ ہی پانی پیتے ہیں، بس انہیں صرف رونے سے آسرا ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دروازہ کھولے اے میرے بھائی! جب انہوں نے حسن بصری رحمہ اللہ کی بات سنی..... اٹھے اور دروازہ کھولا۔ حسن بصری نے انہیں تکلیف زدہ پایا اور ان سے بات کی اور کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے ان شاء اللہ آپ اہل جنت میں سے ہیں تو کیا پھر آپ اپنے آپ کو قتل کر دیں گے؟ ہشام کہتے ہیں: علاء رحمہ اللہ نے بذات خود ہمیں اس آدمی کے خواب کا پورا واقعہ سنایا پھر ہمیں تاکیدا کہا: جب تک میں زندہ ہوں تب تک کسی سے نہ کہنا۔

۲۲۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم محمد بن عمرو سلیمان بن احمد، ابو شیبہ حزان، یحییٰ بن عبد اللہ، اوزاعی، اسید بن عبد الرحمن فلسطینی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں موجود ہو کہ تم میں سے کتر درجے میں وہ ہے جس کے دین کا دواں حصہ بھی ضائع ہوا ہو، معتزب تمہارے اوپر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں کتر درجے کا وہ آدمی ہوگا جسکے دین کا دواں حصہ باقی ہوگا۔

۲۲۲۶- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شعیب، عثمان، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علاء بن زیاد رحمہ اللہ نے فرمایا: جو چیز تیرے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی مسلمان پر اس کے کافر ہونے کی گواہی دے، تو اگر اسے قتل کر دے تو دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

### مسائید علماء بن زیاد رحمہ اللہ

مصنف رحمہ اللہ کے شیخ کہتے ہیں: علماء بن زیاد رحمہ اللہ نے صحابہ کرام کی کثیر جماعت سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے مستند روایات نقل کی ہیں اور معاذ بن جبل، ابو ذر غفاری، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اجمعین سے مرسل روایات سے نقل کی ہیں۔

۲۲۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن غلام، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، سعید بن ابی مرویہ، قتادہ، علماء بن زیاد کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا تھا اور الگ تھلگ کنارے میں چلتی بکری کو پکڑ لیتا ہے پس تم الگ الگ گھاٹیوں سے بچو اور عامہ جماعت کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ یہ حدیث یزید بن زریع اور عتبہ بن عبد الواحد نے سعید سے مثل بالا کے ذکر کی ہے۔ حدیث میں الگ الگ مختلف گھاٹیوں سے مراد دعوات ہیں۔

۲۲۲۸- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، محمد بن حیان بن بکر، محمد بن ابی بکر مقدمی، ابو داؤد، عمران قنطان، قتادہ، علماء بن زیاد کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ دعا اس آدمی کی ہے جو یوں کہے: میں دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے غنوو عافیت مانگتا ہوں۔

معاذ بن جبل سے روایت کرنے میں قتادہ کے اصحاب میں سے عمران قنطان کی کسی نے بھی اتباع نہیں کی۔ قتادہ، علماء بن زیاد سے ہام وغیرہ نے بھی روایت کی ہے اور کعب نے یہ حدیث ابو ہریرہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۲۲۹- جنت میں مسلمانوں کی کثرت..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بلی بن عبد العزیز، خلف بن موسیٰ بن خلف عی، ابو موسیٰ بن خلف، قتادہ، حسن بصری، علماء بن زیاد، عمران بن حصین کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات ہمیں حدیث سنانی جس نے ہمیں بے چین کر دیا۔ صبح کو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام بعد اپنی تہ تیغ امتوں کے پیش کئے گئے۔ ایک نبی علیہ السلام ایسے بھی تھے کہ ان کے ساتھ صرف تین امتی تھے، ایک نبی علیہ السلام کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جنہیں قوم لو ط علیہ السلام کے متعلق خبر دی ہے کہ انہوں نے (اپنی قوم سے بے کسی کے عالم میں) فرمایا: کیا تم میں سے کوئی تھکند آدمی نہیں ہے (یعنی ان کی قوم میں سے صرف ان کا گھرانہ ہی مسلمان ہوا تھا بلکہ ان کی بیوی بھی شامل نہیں تھی۔ اصغر) حتیٰ کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام اور ان کے قبیلین بنی اسرائیل کا گزر ہوا میں نے پوچھا: اے میرے رب! میری امت کہاں ہے؟ ارشاد ہوا: اپنی دائیں جانب دیکھو، اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دائیں جانب کی جگہ (مکہ کے قریب نیلوں والی جگہ) لوگوں کے چہروں سے اتنی پڑی ہے۔ ارشاد ہوا: کیا اے محمد! راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب میں راضی ہوں۔ پھر فرمایا: اپنی بائیں جانب دیکھو میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا کہ اترنے والوں کے چہروں سے کچھ کھج بھرا ہوا ہے۔ ارشاد ہوا: کیا اے محمد! راضی ہو؟ میں نے جواب دیا: اے میرے رب! میں راضی ہوں۔ ارشاد ہوا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، اتنی دیر میں عکاشہ بن محسن اسدی آنکھ اٹکے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے مجھے ان لوگوں کا

۱۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۳۳، ۲۳۴، و مشکاة المصابیح ۱۸۳، و مجمع الزوائد ۲۳/ ۲، ۲۳/ ۵، ۲۱۹/ ۱ و التحاف السادة المعتقین ۶/ ۳۳۷، و الترغیب والترہیب ۱/ ۲۱۹۔

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۵، و الزهد للامام احمد ۲۵۵، و کنز العمال ۳۲۷۱۔

شریک بتائے، فرمایا: اے اللہ! کاش کو ان کا شریک بنا دے۔

اتنے میں ایک اور صحابی کھڑے ہو گئے کہنے لگے میرے لئے بھی دعا کیجئے تاکہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان میں سے بنائے۔ ارشاد فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ پھر صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اگر تم استطاعت رکھو ستر ہزار والوں میں سے ہونے کی کوشش کرو اور اگر عاجز آ جاؤ یا عمل میں کوتاہی برتو تو پھر اصحاب ظراب (نیلیے والوں) میں سے ہونے کی کوشش کرو اگر ان کے شریک ہونے سے بھی عاجز ہو جاؤ اور کوتاہی کر نہ پھو تو پھر کم از کم افق والوں کے شریک ضرور بنو، یقیناً میں نے بہت سارے لوگوں کو جمع ہوتے دیکھا ہے، پھر ارشاد فرمایا: اگر تم میری اتباع کرو گے تو تم اہل جنت کا ایک چوتھائی ہو گے۔ صحابہ نے زور سے نعرہ بکسیر بلند کیا۔ پھر فرمایا: میں امید کرتا ہوں تم اہل جنت کا ایک بڑا حصہ ہو گے۔ صحابہ کرام نے پھر نعرہ بکسیر بلند کیا، آپ ﷺ نے پھر سورہ واقعہ کی آیت "ثَلَاثَةَ مِائَاتِ الْاُولٰئِیْنَ وَقَلِیْلٍ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ" ایک بڑی جماعت اولین میں سے ہوگی اور ایک قلیل جماعت آخرین میں سے، تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد صحابہ کرام پابہم مذاکرہ کرنے لگے کہ یہ ستر ہزار (چلتی) کون لوگ ہوں گے؟ بعض صحابہ کرام کہنے لگے: وہ لوگ ہیں جو چوری نہیں کرتے، بدقالی نہیں نکالتے، اپنے جسموں کو آگ سے داغنے نہیں اور اپنے رب پر بھروسہ پور توکل رکھتے ہیں۔

یہ حدیث ابن عدی نے سعید بن ابی عمرو بن قتادہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ ایسے چلتی نے بھی قتادہ سے علاء بن زیاد کے واسطے سے بدون ذکر حسن کے روایت کی ہے۔ - معمر اور ہشام نے بھی قتادہ سے روایت کی ہے۔

۲۳۳۰- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی و حبیب بن حسن، ابو مسلم کشی، عمرو بن مروق، عمران قطان، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی۔

۲۳۳۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زبیع، سعید، قتادہ، علاء بن زیاد عدوی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی اور جنت کی مٹی زعفران کی اور گارھا ٹھک کا ہوگا۔ یہ حدیث عمر نے قتادہ، علاء، ابی ہریرہ سے متفقاً روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے اس کے درجات (گھر) یا قوت اور لولو کے ہوتے اس کی تنہوں کے کنارے لولو کے اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔

۲۳۳۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، ابو یزید حسین بن بشیر، ہشام بن خالد، ابو خلید تہبہ بن حماد، دمشق میں ان سے بڑھ کر کتاب اللہ کا بڑا حافظ اور کوئی نہیں تھا) سعید بن بشیر، قتادہ، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے ابو ذر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس اور اپنی خواہش نفس سے جہاد کرے یہ افضل ترین جہاد ہے۔

اسی طرح قتادہ نے اس کو روایت کیا ہے۔ سعید بن بشیر ان سے روایت کرنے میں متفق ہیں۔ جبکہ سود بن حمیر قتادہ سے مختلف طریق سے یوں روایت کرتے ہیں عن العلاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔

۲۳۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن طاہر بن یحییٰ بن قیس، قلثی، ابو طاہر بن یحییٰ بن قیس، حجاج بن حجاج، سوید بن جبیر، علاء بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ کونسا جہاد افضل ترین ہے؟ فرمایا جو جہاد صرف اللہ کی ذات کی رضا جوئی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے وہ افضل ترین جہاد ہے۔ اس آدمی نے پلٹ کر پھر پوچھا یا عبد اللہ بن عمرو! کیا یہ

۱۔ المستدرک ۳/ ۵۷۷۔ و مسند الامام احمد ۱/ ۳۰۷۔ والمصنف لعبد الرزاق ۱۹/ ۱۹۵۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۰

۶۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۰۷۔ والحدیث السادة المتفقین ۱۰/ ۵۶۷۔

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۹۶۔ والحدیث السادة المتفقین ۱۰/ ۵۳۰۔ وکنز العمال۔



آپ کا اپنا قول ہے یا پھر رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے؟ فرمایا: بلکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

### (۱۸۶) ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں جو سوزِ قلب کے مالک، لہریت سے سرشار، نفس کو مجاہدات سے مشقت میں رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف وجد اور محبت میں ہیجان کا نام ہے۔

۲۲۳۳- ابوالعین اصغری، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، عبید اللہ بن معاذ، ابوہ معاذ، بسطام بن مسلم، ابوتیاح کہتے ہیں کہ میں نے ابو السوار عدوی کو فرماتے سنا انہوں نے سورۃ اسراء کی آیت ”وکل انسان الزمانہ طائرہ فی عنقہ“ اور ہم نے ہر انسان کے گلے میں اسکا پروانہ لازم کر دیا ہے، تلاوت کی اور پھر فرمایا: اے ابن آدم! جب تک تو زندہ ہے تیرا صحیفہ اعمال کھلا پڑا ہے اس کے متعلق تجھے اختیار ہے جو چاہے عمل کرے جب تو مر جائے گا بند کر دیا جائے گا ”اقرا کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حساب“ اے بندے! اپنا نامہ اعمال پڑھ لے، آج کے دن یہ تیرا حساب لینے والا کافی ہے۔ (اسرار) ۱۳۶

۲۲۳۵- کوڑوں کی سزا میں امام احمد بن حنبل کے سرخیل و رہنما..... ابوالعین اصغری، احمد بن جعفر بن حمران، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوجعفر محمد بن فرج، ہلی بن عاصم، بسطام بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس امت کے ایک سرکش نے ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلا کر دینی امور کے متعلق کچھ پوچھا: ابوالسوار نے اپنے علم کے مطابق اسے مناسب جواب دیا اور کہا اگر ایسا کرو تو جہنم اور تم دین اسلام سے بری الذمہ ہو۔ سن کرو ہفتہ میں آ گیا اور ابوالسوار رحمہ اللہ کو چالیس کوڑے لگوائے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: بخدا اس کے کوڑے ختم نہیں ہو گئے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر کوڑوں کی بارش برساتی گئی اور انہیں بے جا قید و بند میں رکھا گیا مجھے دلی طور پر سخت قلق و بے چینی ہوئی۔ چنانچہ ایک رات خواب میں مجھ سے کہا گیا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل اللہ تعالیٰ کے حضور ابوالسوار عدوی کے مرتبے پر ناز ہوں؟ میں ابوالعین اصغری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا انہوں نے (انا لله وانا الیہ راجعون) پڑھا۔

۲۲۳۶- ابوالعین اصغری، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن مصعب، بخلد بن حصین کہتے ہیں کہ ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ کو ایک آدمی نے سخت اذیت پہنچائی حتیٰ کہ ابوالسوار اپنے گھر کے قریب پہنچ گئے فرمایا تجھے اتنا کافی ہے؟ یا اگر کوئی کسریاتی رہتی ہو وہ بھی پوری کر لو تا کہ پھر میں گھر میں داخل ہو جاؤں۔

۲۲۳۷- ابوالعین اصغری، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، محمد بن شیخ، سالم بن نوح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یونس نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن عوف کا حال پوچھا؟ عوف نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ ابوالسوار عدوی رحمہ اللہ سے ان کا حال پوچھا گیا کہ کیا آپ کا حال درست ہے؟ جواب دیا ممکن ہے دواں حصہ درست ہو۔

۲۲۳۸- ابوالسوار کی معاذہ عابدہ کو مسجد آنے سے ممانعت..... ابوالعین اصغری، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن ہلی، ابوداؤد، ابوخلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوالسوار عدوی نے معاذہ عدویہ سے مسجد بخوندی میں کہا: تم میں سے کوئی عورت

مجد میں آتی ہے اپنا سر نیچے رکھتی ہے اور سر میں اوپر بلند کر لیتی ہے۔ کہنے لگی آپ کیوں دیکھتے ہیں؟ اپنی آنکھوں کو نیچے مٹی پر جمائے رکھا کرو اور پندہ دیکھا کرو۔ فرمایا: میں حتی الوسع کوشش کے باوجود دیکھ ہی لیتا ہوں۔ پھر اس نے مقرر بیان کیا اور کہنے لگی۔ اے ابوسوار! میں جب گھر میں ہوتی ہوں بچے مجھے شش و پنج میں مشغول رکھتے ہیں اور جب مسجد میں ہوتی ہوں اپنے اندر نشاط پاتی ہوں فرمایا: اسی نشاط کا مجھے تمہارے اوپر خوف ہے۔

### مسائید ابوسوار عدوی

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابوسوار عدوی نے عمران بن حصین اور بہت سے دیگر صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔

- ۲۲۳۹۔ ابویقین اصغہانی، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ابونعیم عدوی، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاہ مرا پانچ چیز ہے۔
- ۲۲۴۰۔ ابویقین اصغہانی، محمد بن اسحاق بن ایوب، ابیرایم بن سہلان، بکر بن یزید، خالد بن رباح قیس، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاہ مرا سر خیر ہی خیر ہے۔
- ۲۲۴۱۔ ابویقین اصغہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، ابوسوار عدوی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاہ انخام کار بھلائی لاتی ہے۔
- ۲۲۴۲۔ ابویقین اصغہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن علی عمری، محمد بن یزید، محمد بن سوار، شعبہ، قتادہ، ابوسوار کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وہ قسمیں نوجوان لڑکی سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو آپ ﷺ کی ناپسندی کی کا اظہار چہرہ القدس سے نمایاں ہو جاتا تھا۔

### (۱۸۷) حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ

تابعین کرام رحمہ اللہ میں سے ایک حمید بن ہلال عدوی رحمہ اللہ بھی ہیں..... فقیر بے مثال، لوگوں سے کنارہ کش، علم کے طالب و مطلوب، علمی میدان میں نمایاں کردار کے مالک اور میدان تحقیق میں گہرائی رکھتے تھے۔

۲۲۴۳۔ ابویقین اصغہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن سعید، حسن بن موسیٰ، ابو ہلال، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ظلم و فتنہاء میں حمید بن ہلال رحمہ اللہ کا ایک بلند مقام ہے، وہ مذاکرہ کرتے اور نہ ہی کسی سے سوال کرتے تھے لیکن ایک جگہ کنارہ کش ہو کر بیٹھے رہتے تھے۔

۲۲۴۴۔ ابویقین اصغہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابوعباس سمران، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال کے سلسلہ سند سے

۲۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، ۶۱، وسنن ابی داؤد ۳۷۹۶، ۳۷۹۷، ۳۷۹۸، ۳۷۹۹، ۳۸۰۰، ۳۸۰۱، ۳۸۰۲، ۳۸۰۳، ۳۸۰۴، ۳۸۰۵، ۳۸۰۶، ۳۸۰۷، ۳۸۰۸، ۳۸۰۹، ۳۸۱۰، ۳۸۱۱، ۳۸۱۲، ۳۸۱۳، ۳۸۱۴، ۳۸۱۵، ۳۸۱۶، ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ۳۸۱۹، ۳۸۲۰، ۳۸۲۱، ۳۸۲۲، ۳۸۲۳، ۳۸۲۴، ۳۸۲۵، ۳۸۲۶، ۳۸۲۷، ۳۸۲۸، ۳۸۲۹، ۳۸۳۰، ۳۸۳۱، ۳۸۳۲، ۳۸۳۳، ۳۸۳۴، ۳۸۳۵، ۳۸۳۶، ۳۸۳۷، ۳۸۳۸، ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، ۳۸۴۱، ۳۸۴۲، ۳۸۴۳، ۳۸۴۴، ۳۸۴۵، ۳۸۴۶، ۳۸۴۷، ۳۸۴۸، ۳۸۴۹، ۳۸۵۰، ۳۸۵۱، ۳۸۵۲، ۳۸۵۳، ۳۸۵۴، ۳۸۵۵، ۳۸۵۶، ۳۸۵۷، ۳۸۵۸، ۳۸۵۹، ۳۸۶۰، ۳۸۶۱، ۳۸۶۲، ۳۸۶۳، ۳۸۶۴، ۳۸۶۵، ۳۸۶۶، ۳۸۶۷، ۳۸۶۸، ۳۸۶۹، ۳۸۷۰، ۳۸۷۱، ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲، ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸، ۳۸۸۹، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۸۹۴، ۳۸۹۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۷، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، ۳۹۰۱، ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴، ۳۹۰۵، ۳۹۰۶، ۳۹۰۷، ۳۹۰۸، ۳۹۰۹، ۳۹۱۰، ۳۹۱۱، ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۳۹۱۵، ۳۹۱۶، ۳۹۱۷، ۳۹۱۸، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۲۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۴، ۳۹۲۵، ۳۹۲۶، ۳۹۲۷، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۳۰، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۳، ۳۹۳۴، ۳۹۳۵، ۳۹۳۶، ۳۹۳۷، ۳۹۳۸، ۳۹۳۹، ۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵، ۳۹۴۶، ۳۹۴۷، ۳۹۴۸، ۳۹۴۹، ۳۹۵۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۲، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷، ۳۹۵۸، ۳۹۵۹، ۳۹۶۰، ۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۶۳، ۳۹۶۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۶، ۳۹۶۷، ۳۹۶۸، ۳۹۶۹، ۳۹۷۰، ۳۹۷۱، ۳۹۷۲، ۳۹۷۳، ۳۹۷۴، ۳۹۷۵، ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، ۳۹۷۸، ۳۹۷۹، ۳۹۸۰، ۳۹۸۱، ۳۹۸۲، ۳۹۸۳، ۳۹۸۴، ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۸۷، ۳۹۸۸، ۳۹۸۹، ۳۹۹۰، ۳۹۹۱، ۳۹۹۲، ۳۹۹۳، ۳۹۹۴، ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲۰، ۴۱۲۱، ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۵، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، ۴۱۲۸، ۴۱۲۹، ۴۱۳۰، ۴۱۳۱، ۴۱۳۲، ۴۱۳۳، ۴۱۳۴، ۴۱۳۵، ۴۱۳۶، ۴۱۳۷، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰، ۴۱۴۱، ۴۱۴۲، ۴۱۴۳، ۴۱۴۴، ۴۱۴۵، ۴۱۴۶، ۴۱۴۷، ۴۱۴۸، ۴۱۴۹، ۴۱۵۰، ۴۱۵۱، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵، ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸، ۴۱۵۹، ۴۱۶۰، ۴۱۶۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵، ۴۱۶۶، ۴۱۶۷، ۴۱۶۸، ۴۱۶۹، ۴۱۷۰، ۴۱۷۱، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، ۴۱۷۴، ۴۱۷۵، ۴۱۷۶، ۴۱۷۷، ۴۱۷۸، ۴۱۷۹، ۴۱۸۰، ۴۱۸۱، ۴۱۸۲، ۴۱۸۳، ۴۱۸۴، ۴۱۸۵، ۴۱۸۶، ۴۱۸۷، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹، ۴۱۹۰، ۴۱۹۱، ۴۱۹۲، ۴۱۹۳، ۴۱۹۴، ۴۱۹۵، ۴۱۹۶، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۰۲، ۴۲۰۳، ۴۲۰۴، ۴۲۰۵، ۴۲۰۶، ۴۲۰۷، ۴۲۰۸، ۴۲۰۹، ۴۲۱۰، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۴۲۱۴، ۴۲۱۵، ۴۲۱۶، ۴۲۱۷، ۴۲۱۸، ۴۲۱۹، ۴۲۲۰، ۴۲۲۱، ۴۲۲۲، ۴۲۲۳، ۴۲۲۴، ۴۲۲۵، ۴۲۲۶، ۴۲۲۷، ۴۲۲۸، ۴۲۲۹، ۴۲۳۰، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، ۴۲۳۳، ۴۲۳۴، ۴۲۳۵، ۴۲۳۶، ۴۲۳۷، ۴۲۳۸، ۴۲۳۹، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۴۲۴۲، ۴۲۴۳، ۴۲۴۴، ۴۲۴۵، ۴۲۴۶، ۴۲۴۷، ۴۲۴۸، ۴۲۴۹، ۴۲۵۰، ۴۲۵۱، ۴۲۵۲، ۴۲۵۳، ۴۲۵۴، ۴۲۵۵، ۴۲۵۶، ۴۲۵۷، ۴۲۵۸، ۴۲۵۹، ۴۲۶۰، ۴۲۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۳، ۴۲۶۴، ۴۲۶۵، ۴۲۶۶، ۴۲۶۷، ۴۲۶۸، ۴۲۶۹، ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، ۴۲۷۲، ۴۲۷۳، ۴۲۷۴، ۴۲۷۵، ۴۲۷۶، ۴۲۷۷، ۴۲۷۸، ۴۲۷۹، ۴۲۸۰، ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۸۳، ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۴۲۸۶، ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، ۴۲۸۹، ۴۲۹۰، ۴۲۹۱، ۴۲۹۲، ۴۲۹۳، ۴۲۹۴، ۴۲۹۵، ۴۲۹۶، ۴۲۹۷، ۴۲۹۸، ۴۲۹۹، ۴۳۰۰، ۴۳۰۱، ۴۳۰۲، ۴۳۰۳، ۴۳۰۴، ۴۳۰۵، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷، ۴۳۰۸، ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲، ۴۳۱۳، ۴۳۱۴، ۴۳۱۵، ۴۳۱۶، ۴۳۱۷، ۴۳۱۸، ۴۳۱۹، ۴۳۲۰، ۴۳۲۱، ۴۳۲۲، ۴۳۲۳، ۴۳۲۴، ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۲۸، ۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۵، ۴۳۳۶، ۴۳۳۷، ۴۳۳۸، ۴۳۳۹، ۴۳۴۰، ۴۳۴۱، ۴۳۴۲، ۴۳۴۳، ۴۳۴۴، ۴۳۴۵، ۴۳۴۶، ۴۳۴۷، ۴۳۴۸، ۴۳۴۹، ۴۳۵۰، ۴۳۵۱، ۴۳۵۲، ۴۳۵۳، ۴۳۵۴، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۴۳۵۸، ۴۳۵۹، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۴۳۶۳، ۴۳۶۴، ۴۳۶۵، ۴۳۶۶، ۴۳۶۷، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۴۳۷۰، ۴۳۷۱، ۴۳۷۲، ۴۳۷۳، ۴۳۷۴، ۴۳۷۵، ۴۳۷۶، ۴۳۷۷، ۴۳۷۸، ۴۳۷۹، ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، ۴۳۸۲، ۴۳۸۳، ۴۳۸۴، ۴۳۸۵، ۴۳۸۶، ۴۳۸۷، ۴۳۸۸، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۱، ۴۳۹۲، ۴۳۹۳، ۴۳۹۴، ۴۳۹۵، ۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸، ۴۳۹۹، ۴۴۰۰، ۴۴۰۱، ۴۴۰۲، ۴۴۰۳، ۴۴۰۴، ۴۴۰۵، ۴۴۰۶، ۴۴۰۷، ۴۴۰۸، ۴۴۰۹، ۴۴۱۰، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، ۴۴۱۳، ۴۴۱۴، ۴۴۱۵، ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۲۰، ۴۴۲۱، ۴۴۲۲، ۴۴۲۳، ۴۴۲۴، ۴۴۲۵، ۴۴۲۶، ۴۴۲۷، ۴۴۲۸، ۴۴۲۹، ۴۴۳۰، ۴۴۳۱، ۴۴۳۲، ۴۴۳۳، ۴۴۳۴، ۴۴۳۵، ۴۴۳۶، ۴۴۳۷، ۴۴۳۸، ۴۴۳۹، ۴۴۴۰، ۴۴۴۱، ۴۴۴۲، ۴۴۴۳، ۴۴۴۴، ۴۴۴۵، ۴۴۴۶، ۴۴۴۷، ۴۴۴۸، ۴۴۴۹، ۴۴۵۰، ۴۴۵۱، ۴۴۵۲، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۵، ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، ۴۴۵۸، ۴۴۵۹، ۴۴۶۰، ۴۴۶۱، ۴۴۶۲، ۴۴۶۳، ۴۴۶۴، ۴۴۶۵، ۴۴۶۶، ۴۴۶۷، ۴۴۶۸، ۴۴۶۹، ۴۴۷۰، ۴۴۷۱، ۴۴۷۲، ۴۴۷۳، ۴۴۷۴، ۴۴۷۵، ۴۴۷۶، ۴۴۷۷، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، ۴۴۸۰، ۴۴۸۱، ۴۴۸۲، ۴۴۸۳، ۴۴۸۴، ۴۴۸۵، ۴۴۸۶، ۴۴۸۷، ۴۴۸۸، ۴۴۸۹، ۴۴۹۰، ۴۴۹۱، ۴۴۹۲، ۴۴۹۳، ۴۴۹۴، ۴۴۹۵، ۴۴۹۶، ۴۴۹۷، ۴۴۹۸، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱، ۴۵۰۲، ۴۵۰۳، ۴۵۰۴، ۴۵۰۵، ۴۵۰۶، ۴۵۰۷، ۴۵۰۸، ۴۵۰۹، ۴۵۱۰، ۴۵۱۱، ۴۵۱۲، ۴۵۱۳، ۴۵۱۴، ۴۵۱۵، ۴۵۱۶، ۴۵۱۷، ۴۵۱۸، ۴۵۱۹، ۴۵۲۰، ۴۵۲۱، ۴۵۲۲، ۴۵۲۳، ۴۵۲۴، ۴۵۲۵، ۴۵۲۶، ۴۵۲۷، ۴۵۲۸، ۴۵۲۹، ۴۵۳۰، ۴۵۳۱، ۴۵۳۲، ۴۵۳۳، ۴۵۳۴، ۴۵۳۵، ۴۵۳۶، ۴۵۳۷، ۴۵۳۸، ۴۵۳۹، ۴۵۴۰، ۴۵۴۱، ۴۵۴۲، ۴۵۴۳، ۴۵۴۴، ۴۵۴۵، ۴۵۴۶، ۴۵۴۷، ۴۵۴۸، ۴۵۴۹، ۴۵۵۰، ۴۵۵۱، ۴۵۵۲، ۴۵۵۳، ۴۵۵۴، ۴۵۵۵، ۴۵۵۶، ۴۵۵۷، ۴۵۵۸، ۴۵۵۹، ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳، ۴۵۶۴، ۴۵۶۵، ۴۵۶۶، ۴۵۶۷، ۴۵۶۸، ۴۵۶۹، ۴۵۷۰، ۴۵۷۱، ۴۵۷۲، ۴۵۷۳، ۴۵۷۴، ۴۵۷۵، ۴۵۷۶، ۴۵۷۷، ۴۵۷۸، ۴۵۷۹، ۴۵۸۰، ۴۵۸۱، ۴۵۸۲، ۴۵۸۳، ۴۵۸۴، ۴۵۸۵، ۴۵۸۶، ۴۵۸۷، ۴۵۸۸، ۴۵۸۹، ۴۵۹۰، ۴۵۹۱، ۴۵۹۲، ۴۵۹۳، ۴۵۹۴، ۴۵۹۵، ۴۵۹۶، ۴۵۹۷، ۴۵۹۸، ۴۵۹۹، ۴۶۰۰، ۴۶۰۱، ۴۶۰۲، ۴۶۰۳، ۴۶۰۴، ۴۶۰۵، ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۴۶۰۹، ۴۶۱۰، ۴۶۱۱، ۴۶۱۲، ۴۶۱۳، ۴۶۱۴، ۴۶۱۵، ۴۶۱۶، ۴۶۱۷، ۴۶۱۸، ۴۶۱۹، ۴۶۲۰، ۴۶۲۱، ۴۶۲۲، ۴۶۲۳، ۴۶۲۴، ۴۶۲۵، ۴۶۲۶، ۴۶۲۷، ۴۶۲۸، ۴۶۲۹، ۴۶۳۰، ۴۶۳۱، ۴۶۳۲، ۴۶۳۳، ۴۶۳۴، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۴۶۳۷، ۴۶۳۸، ۴۶۳۹، ۴۶۴۰، ۴۶۴۱، ۴۶۴۲، ۴۶۴۳، ۴۶۴۴، ۴۶۴۵، ۴۶۴۶، ۴۶۴۷، ۴۶۴۸، ۴۶۴۹، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱، ۴۶۵۲، ۴۶۵۳، ۴۶۵۴، ۴۶۵۵، ۴۶۵۶، ۴۶۵۷، ۴۶۵۸، ۴۶۵۹، ۴۶۶۰، ۴۶۶۱، ۴۶۶۲، ۴۶۶۳، ۴۶۶۴، ۴۶۶۵، ۴۶۶۶، ۴۶۶۷، ۴۶۶۸، ۴۶۶۹، ۴۶۷۰، ۴۶۷۱، ۴۶۷۲، ۴۶۷۳، ۴۶۷۴، ۴۶۷۵، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۴۶۷۹، ۴۶۸۰، ۴۶۸۱، ۴۶۸۲، ۴۶۸۳، ۴۶۸۴، ۴۶۸۵، ۴۶۸۶، ۴۶۸۷، ۴۶۸۸، ۴۶۸۹، ۴۶۹۰، ۴۶۹۱، ۴۶۹۲، ۴۶۹۳، ۴۶۹۴، ۴۶۹۵، ۴۶۹۶، ۴۶۹۷، ۴۶۹۸، ۴۶۹۹، ۴۷۰۰، ۴۷۰۱، ۴۷۰۲، ۴۷۰۳، ۴۷۰۴، ۴۷۰۵، ۴۷۰۶، ۴۷۰۷، ۴۷۰۸، ۴۷۰۹، ۴۷۱۰، ۴۷۱۱، ۴۷۱۲، ۴۷۱۳، ۴۷۱۴، ۴۷۱۵، ۴۷۱۶، ۴۷۱۷، ۴۷۱۸، ۴۷۱۹، ۴۷۲۰، ۴۷۲۱، ۴۷۲۲، ۴۷۲۳، ۴۷۲۴، ۴۷۲۵، ۴۷۲۶، ۴۷۲۷، ۴۷۲۸، ۴۷۲۹، ۴۷۳۰، ۴۷۳۱، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۴۷۳۶، ۴۷۳۷، ۴۷۳۸، ۴۷۳۹، ۴۷۴۰، ۴۷۴۱، ۴۷۴۲، ۴۷۴۳، ۴۷۴۴، ۴۷۴۵، ۴۷۴۶، ۴۷۴۷، ۴۷۴۸، ۴۷۴۹، ۴۷۵۰، ۴۷۵۱، ۴۷۵۲، ۴۷۵۳، ۴۷۵۴، ۴۷۵۵، ۴۷۵۶، ۴۷۵۷، ۴۷۵۸، ۴۷۵۹، ۴۷۶۰، ۴۷۶۱، ۴۷۶۲، ۴۷۶۳، ۴۷۶۴، ۴۷۶۵، ۴۷۶۶، ۴۷۶۷، ۴۷۶۸، ۴۷۶۹، ۴۷۷۰، ۴۷۷۱، ۴۷۷۲، ۴۷۷۳، ۴۷۷۴، ۴۷۷۵، ۴۷۷۶، ۴۷۷۷، ۴۷۷۸، ۴۷۷۹، ۴۷۸۰، ۴۷۸۱، ۴۷۸۲، ۴۷۸۳، ۴۷۸۴، ۴۷۸۵، ۴۷۸۶، ۴۷۸۷، ۴۷۸۸، ۴۷۸۹، ۴۷۹۰، ۴۷۹۱، ۴۷۹۲، ۴۷۹۳، ۴۷۹۴، ۴۷۹۵، ۴۷۹۶، ۴۷۹۷، ۴۷۹۸، ۴۷۹۹، ۴۸۰۰، ۴۸۰۱، ۴۸۰۲، ۴۸۰۳، ۴۸۰۴، ۴۸۰۵، ۴۸۰۶، ۴۸۰۷، ۴۸۰۸، ۴۸۰۹، ۴۸۱۰، ۴۸۱۱، ۴۸۱۲، ۴۸۱۳، ۴۸۱۴، ۴۸۱۵، ۴۸۱۶، ۴۸۱۷، ۴۸۱۸، ۴۸۱۹، ۴۸۲۰، ۴۸۲۱، ۴۸۲۲، ۴۸۲۳، ۴۸۲۴، ۴۸۲۵، ۴۸۲۶، ۴۸۲۷، ۴۸۲۸، ۴۸۲۹، ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، ۴۸۳۲، ۴۸۳۳، ۴۸۳۴، ۴۸۳۵، ۴۸۳۶، ۴۸۳۷، ۴۸۳۸، ۴۸۳۹، ۴۸۴۰، ۴۸۴۱، ۴۸۴۲، ۴۸۴۳، ۴۸۴۴، ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۷، ۴۸۴۸، ۴۸۴۹، ۴۸۵۰، ۴۸۵۱، ۴۸۵۲، ۴۸۵۳، ۴۸۵۴، ۴۸۵۵، ۴۸۵۶، ۴۸۵۷، ۴۸۵۸، ۴۸۵۹، ۴۸۶۰، ۴۸۶۱، ۴۸۶۲، ۴۸۶۳، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵، ۴۸۶۶، ۴۸۶۷، ۴۸۶۸، ۴۸۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴، ۴۸۷۵، ۴۸۷۶، ۴۸۷۷، ۴۸۷۸، ۴۸۷۹، ۴۸۸۰، ۴۸۸۱، ۴۸۸۲، ۴۸۸۳، ۴۸۸۴، ۴۸۸۵، ۴۸۸۶، ۴۸۸۷، ۴۸۸۸، ۴۸۸۹، ۴۸۹۰، ۴۸۹۱، ۴۸۹۲، ۴۸۹

مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ کہتے تھے: مصریوں میں حمید بن ہلال سے بڑا عالم کوئی نہیں۔ چنانچہ قتادہ حسن اور محمد کو بھی مشتاق نہیں کرتے تھے۔ ۲۲۳۵- بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلیمان بن حرب، ابو ہلال خالد بن ایوب کی سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سرسبز و شاداب درخت سوکھے ہوئے درختوں میں ہو۔

۲۲۳۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بصری، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن اسماعیل، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب کوئی نیک آدمی جنت میں داخل ہوتا ہے اسے اہل جنت کی سی صورت میں ڈھالا جاتا ہے، اسے اہل جنت کا لباس پہنایا جاتا ہے اور اسے اہل جنت کے زیورات سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ جنت میں اپنی ازواج، خدام اور اہلی درجے کی رہائش گاہیں دیکھتا ہے۔ ایسے لمحے اسے بیش قیمت نگین کی مسرت پکڑ لیتی ہے۔ صرف اس کی فرحت و مسرت میں وہ مرنا چاہے تو مر سکتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: کیا آپ نے اپنی فرحت و مسرت دیکھی لی؟ یہ فرحت آمیز لمحات تیرے لئے ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

۲۲۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اس آیت پر پہنچے: "و یسئو وجہ ربک ذوالجلال والاکرام" اور جلال و شرافت والے کی ذات باقی رہے گی، اور پھر وہ اس باقی رہنے والی ذات کریم سے سوال کرے۔

۲۲۳۸- اللہ کی کتاب میں تین عظیم چیزیں..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کعبؑ نے فرمایا: تین چیزیں میں اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بڑی عظمت کی حامل پاتا ہوں جس نے ان پر پابندی کی وہ اللہ کا سچا بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کر دیا وہ اللہ کا دشمن ہے وہ تین چیزیں نماز، روزہ اور غسل جنابت ہیں۔

۲۲۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے حمید بن ہلال کہتے ہیں کچھ لوگوں نے کعبؑ کے ساتھ سفر کیا اور دن رات سفر میں مشغول رہے حتیٰ کہ نیند سے محال ہو گئے اور انہوں نے کعبؑ سے مشقت آمیز سفر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا: تم نے کسی جنبی کے ٹھکانے کو نہیں پایا۔ (یعنی اس وقت کی شدت کو یاد کرو تو یہ شدت بھول جاؤ گے)

۲۲۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابو بکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، یونس، حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ جہنم میں بہت سارے ایسے عورتوں کے جن کی گھٹی نیزے کی شام کی سی ہوگی۔ جہنم لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے تنگ ہوگی۔

### مسانید حمید بن ہلال رحمہ اللہ

حمید بن ہلال نے کئی صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً عبد اللہ بن مفضل، انس بن مالک، ہشام بن عامر اور ابو رقاعہ عدوی رضی اللہ عنہم اجمعین سے۔

۲۲۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، حارث بن ابی اسامہ، ابو نعیر، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مفضل

کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے چربی کے چڑے کا تھملا لٹکا ہوا ملا۔ میں اس کے ساتھ چست گیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ اسی گفتگو میں میں نے التفات کیا کہ اچانک میرے پاس رسول اللہ ﷺ کھڑے (میرے نعل پر) مسکرا رہے ہیں پس مجھے آپ ﷺ سے حیا آ گئی۔

یہ حدیث صحیحی بن سعید قطان نے سلیمان بن مغیرہ سے روایت کی ہے اور سفیان رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اہل بصرہ کے پاس اس حدیث سے بہتر سند احدیث کوئی نہیں شعبہ نے بھی حمید بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۲۲۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد جرہانی، عبد اللہ بن شبرویہ، اخطی بن راہویہ، نصر بن شموئیل، شعبہ، حمید بن ہلال عدوی کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مظفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور مذکورہ بالا کے مثل حدیث ذکر کی۔

۲۲۵۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، فاروق خطابی، ابو مسلم کاشی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کو جعفر زید بن حارثہ اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر دی گئی جبکہ آپ ﷺ نے انہیں یہ خبر شہادت سے پہلے ہی دیدی تھی۔ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈب رہی تھیں۔

۲۲۵۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابو عبد الرحمن مقرئ، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کے سلسلہ سند سے ہشام بن عامر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خلق آدم اور قیامت کے درمیان دجال کا بڑا اقتدار پاہوگا۔ یہ حدیث ایوب سختیانی نے حمید سے مثل مذکورہ بالا کے روایت کی ہے۔

### (۱۸۸) اسود بن کلثوم رحمہ اللہ

تالیعین کرام میں سے ایک اسود بن کلثوم بھی ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ میں ڈھانٹا پانڈھے شہید ہوئے۔ زندگی کے ایام کم دیکھے مگر ان کی عظمت و کرامت بھرپور دیکھنے میں آئی۔

۲۲۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید بن ہلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے درمیان ایک آدمی موجود ہوتے تھے جنہیں اسود بن کلثوم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب رستے میں چلتے ان کی نظر قدموں سے آگے متجاوز نہیں ہوتی تھی، اسود عورتوں کے پاس سے گزرتے اس زمانے میں دیواریں نسبتاً کم بلند ہوتی تھیں، بسا اوقات کوئی عورت اپنے کپڑے یا چادر اتار دیتی تھی، جب عورتیں انہیں دیکھتیں وہ انہیں ڈراتے دھمکتے۔ عورتیں کہتیں ہرگز نہیں، یہ تو اسود بن کلثوم ہیں۔

اسود کا شوق شہادت ..... ایک مرتبہ غزوہ میں نکلے اور کہا: اے اللہ! میرا نفس نرمی، راحت و آرام میں تیری ملاقات کا خواہاں ہوتا ہے اگر یہ واقعہ سچا ہے تو اسے سچ اپنی ملاقات نصیب فرما اور اگر یہ تیری ملاقات کو ناپسند کرے تو زبردستی اسے اپنی ملاقات پر مجبور کر دے اور پھر میرا گوشت پوست و دندوں اور پرندوں کی خوراک بنادے۔ چنانچہ وہ کچھ شہسواروں کے ہمراہ چل پڑے ایک باغ میں داخل ہوئے (جس میں دشمن موجود تھے) دشمنوں نے انہیں کافی ڈرایا دھمکایا۔ لیکن مسلمان باغ کی دیوار میں سوراخ کر کے داخل ہو گئے اسود اپنے گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور زوردار حملہ کیا، پھر واپس آتے ہی وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر کہنے لگے کہ گنہی کہتے ہیں: عرب جب کسی کو زیر کرنے پر آتے ہیں تو اس طرح زیر کرتے ہیں، پھر حملہ کرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ جام شہادت نوش کیا، پھر کچھ دیر کے بعد لشکر کا ایک بڑا حصہ باغ کے پاس سے گزرا، لوگوں نے اسود کے بھائی سے کہا اگر آپ اس دیوار سے اندر داخل ہو کر دیکھیں شاید آپ کے

بھائی کا گوشت اور ہڈیاں کچھ باقی رہی ہیں کہ نہیں۔ چنانچہ اسود کے بھائی اندر گئے واپس آ کر بتایا کہ گوشت ہڈیوں میں سے کچھ باقی نہیں رہا اور میرے بھائی اسود رحمہ اللہ نے بہت ساری دعا میں کی تھیں میں نہیں چاہتا کہ انہیں ذکر کروں۔

### (۱۸۹) شولیس بن حیاش رحمہ اللہ

شیوخ بنی عدی میں سے ایک ابوالرقا و شولیس بن حیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے۔ نبی ﷺ کا عہد مبارک پایا اور عمر سے عطیات پائے۔

۲۲۵۶- ابوالعزم اصغہانی، احمد بن جعفر بن حران، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، ابوہ علی، ابوخلدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوخلدہ کہتے ہیں کہ ابوعلیہ نے مجھ سے پوچھا کہ قبیلہ بنی عدی کے شیوخ میں سے کون باقی رہا ہے؟ میں نے جواب دیا ابوسوار، ابوعلیہ نے فرمایا وہ تو نوجوان ہیں میں نے کہا: ابوسوار کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہیں۔ فرمایا نہیں بہر حال وہ نوجوان ہیں، میں تو تجھ سے شیوخ کا پوچھ رہا ہوں؟ میں نے کہا: اچھا شولیس عدوی! فرمایا: ہاں یہ وہی ہیں جو عمر کے عہد میں دودرہم لیتے تھے۔

۲۲۵۷- رحمت خداوندی..... ابوالعزم اصغہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اہل بن ابراہیم، محمد بن عمرو بن عباس سعید عامر، حمر ابو جعفر، ابو مسعود جریری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شولیس عدوی دودرہم لینے والوں میں سے تھے۔ انہوں نے فرمایا: دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر اٹھتا ہے۔ جب آدمی کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا فرشتہ لکھتا چاہتا ہے تو فوراً دائیں طرف والا فرشتہ اسے روک دیتا ہے کہ جلدی نہ کر شاید نیکی کرنے یہ اتر آئے اور گناہ کا ارادہ ترک کر دے اور جب آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ فوراً لکھ لیتا ہے حتیٰ کہ اس گناہ کو یاد دہا کر اس کی نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ شیطان دیکھ کر کہتا ہے: ہائے میری ہلاکت! کون ہے جو ابن آدم کے دہ گنہ گنہ کو پکارتے۔

۲۲۵۸- ابوالعزم اصغہانی، عمرو بن محمد بن حاتم، (جدہ) محمد بن سعید اللہ بن مرزوق، عقان، سلیمان بن سفیرہ۔ ثابت کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عدی کے ایسے مردوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک نماز کو (پابندی اور جماعت کے ساتھ) پڑھتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر سرینوں کے بل گھسٹ کر بیٹھے۔

### مسانید شولیس رحمہ اللہ

شولیس رحمہ اللہ نے عقبہ بن خزوان سے حدیث روایت کی ہے۔

۲۲۵۹- ابوالعزم اصغہانی، سلیمان بن احمد، اور لیس بن جعفر، یزید بن ہارون، ابوالفحام عدوی، خالد بن عمیر و شولیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عقبہ بن خزوان نے ہمیں خطاب کیا: خبردار اونٹانے اپنے تعلق کی رسی کاٹنے کی اجازت دیدی ہے اور جلدی سے بھاگنا چاہتی ہے نیز دنیا صرف اتنی باقی رہی ہے جتنا برتن کی کچھٹ باقی بچ جاتی ہے۔

تم ایسے گھر کے رہائشی ہو جس سے تم مرنے آخرت کے لئے منتقل ہو جاتا ہے۔ پس بھلائی کو لے کر منتقل ہو جاؤ۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ساتواں نمبر پایا ہے ہمارے پاس کھانے کو طعام نہیں ہوتا تھا اور ہم صرف درختوں کے پتے کھاتے تھے جنہیں چبا چبا کر ہمارے جڑے زشی ہو چکے تھے۔

۱- طبقات ابن سعد ۲/ ۱۲۸۔ ۲- التصاریخ الکبیر ۳/ ۴۵۲۔ ۳- الوجرح ۳/ ۱۷۰۱۔ ۴- تہذیب التہذیب ۱۲/ ۳۷۲۔

۵- التقریب ۱/ ۳۵۶۔ ۶- الاصابۃ ۲/ ۳۹۸۸۔ ۷- والخلاصۃ ۱/ ۳۰۰۷۔ ۸- وفی الاصول: شولیس بن حیاش

### (۱۹۰) عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابو فراس عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ بھی ہیں، ابو فراس عبادت گزار، دنیا سے کنارہ کش اور طلب آخرت کے سچے شائق تھے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا سے بھاگنا اور عاقبت و آخرت کی طلب صادق رکھنا تصوف ہے۔

۲۲۶۰- عبد اللہ بن غالب کی کثرت عبادت..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس ثقفی، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب کے دو گھر تھے ایک میں وہ اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے اور دوسرے میں ان کے اہل و عیال رہتے تھے اور وہ دو طرح کے ورد پڑھتے تھے ایک دن کو اور دوسرا رات کو۔

۲۲۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عون بن ابی شادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب چاشت کے وقت سو رکعات نماز پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسی کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا اور اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۲۲۶۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عمرو ازدی، نوح بن قیس، خالد بن قیس، قتادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن غالب جامع مسجد میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک دن حسن بصری رحمہ اللہ ان کے قریب سے گزرے تو کہنے لگے: تو نے اپنے مریدوں کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے۔ فرمایا: میں ان کی آنکھیں پٹی ہوئی اور ان کی کمریں جھکی ہوئی دیکھ رہا ہوں..... اے حسن! اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسکا زیادہ سے زیادہ ذکر کریں اور آپ حکم دے رہے ہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کم کریں۔ ہرگز نہیں! ایسے ہی شخص کے متعلق فرمان الہی ہے: اسکی اطاعت مت کرو مجھہ کرو اور اللہ کے قریب تر ہو جاؤ (سورہ صافات)۔ پھر عبد اللہ بن غالب نے سجدہ کیا۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بخیر! مجھے آج سمجھ میں نہیں آیا کہ میں سجدہ کروں یا نہ کروں؟۔

۲۲۶۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، محمد بن اسحاق سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، محمد بن حارث، سیار..... جعفر کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن غالب کو دعا کرتے ہوئے پوچھا: اے اللہ! ہم اپنی کم عقلی کا، عمل کی کمی کا، آجال (آخری وقتوں) کے قریب آنے کا اور بزرگوں کے دنیا سے رخصت ہونے کا شکوہ تجھی سے کرتے ہیں۔

۲۲۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو عمرو ازدی، مسلم بن ابراہیم، نوح بن قیس، نصر بن علی کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن غالب صبح کرتے تو یوں کہتے: اللہ نے مجھے خیر بھری رات نصیب فرمائی میں نے اس قدر قرآن پڑھا اور اتنی رکعات نماز پڑھی، اتنا ذکر کیا اور قلائد نیک عمل کیا۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابو فراس! آپ جیسے لوگ اس طرح اپنے عمل کو نہیں گنتے؟ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ "اما بنعمۃ ربک فحدث" اپنے رب کی نعمت کو بیان کیجئے۔ اور تم مجھے کہتے ہو کہ اللہ کی نعمت کو بیان نہ کرو۔

۲۲۶۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الصمد، حسان، سعید بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن غالب نے سجدہ کیا اور ان کے قریب سے ایک آدمی گزرا۔ وہ کہیں بل کے پاس سے چارہ خریدنے جا رہا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آ گیا لیکن عبد اللہ بن غالب برابر سجدے میں سر رکھے ہوئے تھے۔

۲۲۶۶- عبد اللہ بن غالب کی شہادت کیلئے بے تابی..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس ثقفی، عبد اللہ بن ابی زید و محمد بن الحارث سیار، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں: واقعہ زاویہ میں عبد اللہ بن غالب کہنے لگے: میں یہ ایسا معاملہ دیکھ رہا ہوں جس پر مجھے صبر نہیں ہو رہا۔ ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو، ہوا نہوں نے تلوار کا نیام توڑ ڈالا آگے بڑھے زوردار حملہ کیا حتیٰ کہ شہادت سے سرفراز ہو گئے اور ان کی قبر سے منگ کی خوشبو آتی رہی۔

۲۲۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبید اللہ بن عمرو قریری، جعفر بن سلیمان، ابو یحییٰ کہتے ہیں واقعہ زاویہ میں نے عبد اللہ بن غالب کو دیکھا کہ انہوں نے پانی مانگا اور اپنے سر پر انڈیل دیا آپ روزے کی حالت میں تھے اور سخت گرم دن تھا، ان کے ارد گرد ان کے تلامذہ اور مریدین تھے، پھر انہوں نے تلوار کا نیام توڑا اور کہا ہمارے ساتھ جنت کی طرف چلو۔

عبد الملک بن مہلب نے آواز دی کہ اے ابو فراس! تو صاحب ایمان ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے اسکی طرف چند ان توبہ نہ کی آگے بڑھے تلوار سے پے در پے وار کیے اور بالآخر شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ جب انہیں دفن کیا ان کی قبر سے خوشبو پھوٹ پڑی۔ لوگ منگ بچھ کر اس مٹی کو اپنے کپڑوں پر لگاتے تھے۔

### مسند عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ

عبد اللہ بن غالب رحمہ اللہ نے ابو سعید خدریؓ سے روایات نقل کی ہیں۔

۲۲۶۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد العزیز بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ابو یحییٰ محمد بن حسن، محمد بن غالب، مسلم بن ابی اییم، صفد بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبد اللہ بن غالب صدیقی کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں بخل اور بد خلقی مومن میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

### (۱۹۱) زرارة بن اوفی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک زرارة بن اوفی رحمہ اللہ بھی ہیں۔ رقیب القلب، رحمتل، عبادت گزار، لوگوں اور دنیا سے کنارہ کش اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے دل و دماغ کو سرشار رکھنے والے تھے۔

۲۲۶۹- زرارة کی خشیت۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہدیہ بن خالد کے سلسلہ سند سے عون بن ذکوان کہتے ہیں کہ زرارة بن اوفی نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑھی اور سورت مدثر نماز میں قرات کی جب "فأذا انفرطی الساقور" سوجب صور پھوٹا جائے گا، پر پہنچے تو غش کھا کر پیچھے گر پڑے اور روح پرواز کر گئی ان کو گھراٹھا کر لانے والوں میں میں بھی شامل تھا۔

۲۲۷۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، روح بن عبد المؤمن، غیاث بن ثنیٰ، تشری، بہز بن حکیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ زرارة بن اوفی نے ہمارے ساتھ تشری کی مسجد میں نماز پڑھی، جب آیت "فأذا انفرطی الساقور" تلاوت کی تو غش کھا کر گر پڑے اور روح پرواز کر گئی اور انہیں گھراٹھا کر لایا گیا۔

۱- سنن الترمذی ۱۹۶۲، والتحاف السادة المتقين ۱۸۳/۸۔

۲- طبقات ابن سعد ۱۵۰/۷، والتاریخ الكبير ۳/۲، والجرح ۳/۲، وتهدیب الکمال ۱۹۷۷، (۳۰۹/۳۰)۔

والخلاصة ۱/۲، ۲۱۴۱۔

آپ اپنے گھر ہی میں حدیثیں بیان کرتے تھے۔ تھان جب بصرہ آیا، وہ اپنے گھر میں دس حدیث دے رہے تھے۔

### (مسائید زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ)

زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ نے کئی صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک درج ذیل ہیں۔

۲۲۷۱- وسوس اور ناجائز عشق کب تک معاف ہیں؟ ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد مخلد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید بن ہارون، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسے سے معاف کر دیے ہیں۔ جب تک ان پر عملی اقدام نہ کریں یا ان وسوسوں کو موضوع گفتگو نہ بنائیں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔ قتادہ سے شعبہ، ہمام، ہشام، ابان، شیبانہ، ابو حسانہ، حماد بن سلمہ، عمران بن خالد، قاسم بن ولید اور جامع بن زبیر روایت کرتے ہیں۔ اور زرارہ عمران سے بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حسن بغدادی، میتب، سفیان بن عیینہ، مسعر، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشق کا عشق اسے معاف ہے جب تک اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے یا موضوع گفتگو نہ بنائے۔

۲۲۷۳- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، ان کے دادا محمد بن عبید اللہ بن مرزوق، عبید اللہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر کے سسر کو چھوڑ دے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ثابت ہے۔ اس کو قتادہ سے شعبہ، مسعر اور سعید روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۴- امت کا برا طبقہ۔ ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جن میں مجھے مبعوث کیا گیا ہے پھر وہ جوان کے بعد آنے والے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آنے والے ہیں۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو نذریں مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور انہیں امانت کی پاسداری کا ذرا خیال نہ ہوگا، خود (جموئی) گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی دینے کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹا پا خوب پھیل جائے گا۔

۲۲۷۵- ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، شعبہ، ہشام، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہے وہ آ نکھالک وہ اس میں ماہر ہے وہ کھٹنے والے نیک فرشتوں کی معیت میں ہوگا اور جو آدمی قرآن مجید پڑھتا ہوں وہ آ نکھالک اسے قرآن مجید پڑھنے میں مشقت ہوتی ہو اس کے لئے دواجر ہیں۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ قتادہ سے پوری ایک جماعت یہ حدیث روایت کرتی ہے ان میں سے روح بن قاسم، سعید بن ابی عروبہ اور ابو موسیٰ بھی ہیں۔

۱۔ مشکاف المصابیح ۶۳، وشرح السنة ۱۰۸/۱، ۲۱۳/۹، و مسند الحمیدی ۱۱۷۳، والذکر المنصور ۱/۳۷۶۔

۲۔ انظر الحديث في المسند للإمام أحمد ۲/۳۳۸۔

۳۔ صحيح البخاری ۲۰۶/۶، و صحيح مسلم ۱۹۵/۲۔



۲۲۷۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، معاذ بن شیخ، ابراہیم بن ابی سید، صالح بن مری، قتادہ، زرارہ بن اوفی کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کونسا فعل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ جواب میں ارشاد فرمایا: حال مرگھل، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! حال مرگھل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ صاحب قرآن جو اول سے پڑھتا ہوا آخر تک پہنچ جائے پھر آخر سے شروع کی طرف لوٹ آئے۔

زرارہ کی یہ حدیث فریب ہے زرارہ سے صرف قتادہ نے روایت کی ہے۔

۲۲۷۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن جریر، سعید بن عثمان، تنوفی، ابن ابی سری، عمیدۃ بن سلیمان، ابن ابی مروہ، قتادہ، زرارہ بن اوفی، اسعد بن ہشام کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اور مافیہا دونوں سے دور بھاگو۔

یہ حدیث تنوفی نے اسی طرح ابن ابی سری سے روایت کی ہے اگر یہ حدیث محفوظ ہے تو غریب ہے اور درست حدیث وہ ہے جو سلیمان بنی اور ابووانہ نے قتادہ سے اسکی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ "فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔"

### (۱۹۲) عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ

عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ راوی، شاگرد، مکرّم اور خوشی بر حال میں اللہ کا ذکر کرنے والے تھے۔

۲۲۷۸- احمد بن محمد بن حمران، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عقیان، حماد ثابت، عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموشی میں دعا کرنا ستر مرتبہ علامہ دعا کرنے سے افضل ہے۔ جب کوئی بندہ علامہ نیک عمل کرتا ہے اور پھر پوشیدگی میں بھی اسی جیسا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرا چاہتا بندہ ہے۔

۲۲۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عقیان، حماد، حمید ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عقبہ بن غافر کہتے ہیں: عشاء کی نماز باجماعت ایک حج کی طرح ہے اور فجر کی نماز باجماعت ایک عمرے کی طرح ہے۔

۲۲۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، یونس بن سری، محمد بن سعید طائفی، واہل بن داؤد کہتے ہیں میں نے عقبہ بن غافر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں کناروں پر دو فرشتے آواز لگاتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے علاوہ اہل زمین سب سنتے ہیں وہ کہتے ہیں: اے میرے اللہ خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور اپنے پاس دولت جمع کرنے والے کی دولت کو تلف کر دے۔

### مسائید عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ

عقبہ بن عبد الغافر رحمہ اللہ نے ابو سعید خدری سے مسند اُساد حدیث روایت کی ہیں اور انہی سے سماع حدیث بھی کیا۔

۲۲۸۱- خوف خدا کا ایک واقعہ۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو الحسن سہیل بن عبد اللہ تسزلی، حسین بن اہلق تسزلی، حمید اللہ بن معاذ، جعفر بن

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲ / ۱۶۸، سنن الدارمی ۲ / ۳۶۹، وکنز العمال ۳۱۲۹

۲- کنز العمال ۲۱۵۰

۳- تہذیب الکمال ۱۲ / ۱۲۰۸، و تہذیب الفہذیب ۶ / ۲۱۳، و التقریب ۲ / ۱۲۹، و التاريخ الکبیر ۱ / ۹۰، و الحج

والتعدیل ۷ / ۲۸۰، و طبقات ابن سعد ۷ / ۱۹۳

سلیمان تیمی، ابوہ سلیمان تیمی، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے اللہ تعالیٰ نے خوب مال و دولت اور اولاد سے نوازا تھا۔ جب وہ مرنے لگا اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بیٹوں نے جواب دیا تو ہمارا اچھا باپ تھا۔ کہا میں نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کر رکھی۔ اللہ چاہے تو مجھے عذاب دے گا۔ سو جب میں مر جاؤں، مجھے دھلتی آگ میں جلاتا، جب میں راکھ بن جاؤں مجھے جمع کر لینا اور پھر جب تند و تیز ہوا چلے تو میری راکھ اس ہوا میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے اپنے بیٹوں سے ایسا کرنے پر پختہ عہد لیا چنانچہ جب وہ مر تو بیٹوں نے حسب وصیت اس کی میت کے ساتھ ایسا ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی راکھ کو کھم دیا تو وہ جیتا جاگتا انسان بن گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی، جواب دیا: اسے میرے رب! میں نے یہ وصیت اپنے بیٹوں کو کھس تیرے خوف کی وجہ سے کی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے۔

یہ حدیث ثابت مشفق علیہ ہے۔

۲۲۸۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے ابو سعیدؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں ان کا خیال پیدا ہوا۔!

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سلام ہی روایت کرتے ہیں۔

۲۲۸۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلى، دمشق، ہشام بن عمار، معبد بن عثمان، ظہید بن دنج، مطیع، قتادہ، عقبہ بن عبد الغافر کے سلسلہ سند سے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتا ہوںے سنا ہے:

جہنم کی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے زندگی میں کبھی بھی "لا الہ الا اللہ" پڑھا ہو اور اس کے دل میں ایک جو کہ برابر بھی ایمان موجود ہو۔ یونہی آگ سے ہر وہ آدمی نکال لیا جائے گا جس نے "لا الہ الا اللہ" صدق دل سے پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ آگ میں کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا اگر اس میں کوئی خیر و بھلائی پائیں گے تو اسے نکال لیں گے۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔

### (۱۹۳) ابن سیرین رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک ابو بکر محمد بن سیرین رحمہ اللہ بھی ہیں۔ پختہ عقل کے مالک، متقی پرہیزگار، ملاقاتیوں اور بھائیوں کو

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۳۶۶، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/۱۰۹، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۲۶، ومشكاة

المصابیح ۵۲۱۲، وفتح الباری ۸/۵۱۵، وفتح السادة المتقين ۸/۵۲۸، ۱۰/۵۳۵، ومسند الحمیدی ۱۱۳۳،

۲۔ فتح الباری ۱۱/۳۴۰، ۱۳/۳۹۳،

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۱۹۳، والتاریخ الکبریٰ ۱/۲۵۱، والجرح ۷/۱۵۱۸، وتاریخ بغداد ۵/۳۳۱، والجمع ۲/

۳۳۹، وسیر النبلاء ۳/۲۰۶، والکاشف ۳/۳۹۷، وتاریخ الاسلام ۳/۱۹۲، وتہذیب التہذیب ۹/۲۱۳،

والتقریب ۲/۱۶۹،

کو خوب کھانا کھلانے والے، گناہگاروں کی ڈھارس بندھانے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور دن کے وقت چہرے پر مسکراہٹ سنانے والے تھے۔ ایک دن روزہ رکھتے دوسرے دن افطار کرتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف بھلائی میں خرچ کرنا دوسروں کو کھانا کھلانا اور انعام کرنا ہے۔

۲۲۸۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خالد و محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابوبکر! ایک آدمی نے آپ کی نصیحت کی ہے اب اسکی نصیحت کرنا آپ کے لئے حلال ہوگئی ہے۔ فرمانے لگے: میں اس چیز کو حلال نہیں سمجھتا ہوں جسکو اللہ نے حرام کر دیا ہے۔

۲۲۸۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعبید رضمرہ، سہری بن یحییٰ نے ابن سیرین سے کہا میں نے آپکی نصیحت کی ہے سو میرے لئے اب اس کو حلال سمجھیں۔ (یعنی آپ بھی نصیحت کر کے بدلے لے لیں) فرمایا: میں مکروہ سمجھتا ہوں اس چیز کو حلال سمجھنا جسکو اللہ نے حرام کیا ہو۔

۲۲۸۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبید اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمر رسیدہ آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں ذکر کر رہا تھا کہ ایک مرتبہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا بہر حال انہوں نے اس کا بہتر جواب دیا۔ سائل نے کہا اے ابوبکر! آپ نے بہت اچھا فتویٰ دیا ہے اور صحابہ کرام بھی اس سے زیادہ کسی کو اچھا فتویٰ نہیں دے سکتے تھے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمانے لگے: اگر ہم صحابہ کرام کی فقہ کا ارادہ کر لیں، ہماری عقلیں اس کے ادراک سے قاصر ہوں گی۔

۲۲۸۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ تجارت کے لئے سفر کرنے والے سے کہا کرتے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تقدیر میں جتنا حلال تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے اس اسی کو طلب کرو اور اگر تو نے حلال کے علاوہ کچھ اور طلب کیا تو تب بھی تیرے لئے اتنا ہی ہوگا جتنا تیرے مقدر میں لکھ دیا گیا۔

۲۲۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن مسلم، روح، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کسی چیز کے متعلق کچھ فرما رہے تھے میں نے اس میں مراجعت چاہی تو کہنے لگے: میں تجھ سے ایسی بات نہیں کہہ رہا جس میں کوئی حرج ہو۔ میں تو تجھ سے وہ بات کرتا ہوں جس کے متعلق چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے۔

۲۲۸۹- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسحاقی، سلیمان بن حرب، حسن بن ابی بکر، باہلی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر رضی، قاسم بن امیہ، حذو حکم بن شان، یحییٰ بن حنین کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا کہ لوگ جنازے کے ساتھ ثواب سمجھ کر نہیں جاتے بلکہ اس کے اہل و عیال سے حیا کے مارے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں کیا اس کیلئے اس میں اجرد ثواب ہے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ایک اجر نہیں بلکہ اس کے لئے دو اجر ہیں ایک نماز جنازہ کا دوسرا صلہ جری کا۔

۲۲۹۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، جبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے دل میں ایک واعظ پیدا فرمادیتے ہیں جو اسے اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے۔

۲۲۹۱- فتویٰ دینے میں خوف خدا۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ انصاری، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب فقہ کا کوئی مسئلہ حلال و حرام کے متعلق پوچھا جاتا تو ان کے چہرے کا

رنگ متغیر ہو جاتا یوں لگتا گویا خوش طبعی ان کے قریب ہی نہیں پہنچتی۔

۲۲۹۲۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضعیل، احمد بن ضعیل، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مشقت میں پڑ کر اپنے بھائی کا اکرام نہ کر۔

۲۲۹۳۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز ہمزہ، رجاہ بن ابی سلمہ، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ہمزہ نے پیغام بھیج کر محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پاس بلوایا۔ ابن ہمزہ نے پوچھا آپ نے اہل شہر کو کس حال میں چھوڑا ہے فرمایا: میں نے انہیں چھوڑا تو وہ ظلم و ستم کی بجیٹ چڑھے ہوئے تھے۔

ابن عون کہتے ہیں اوہ کبھتے تھے کہ یہ شہادت ہے لیکن اس کا چھپانا مکروہ سمجھا۔

۲۲۹۴۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق مخزومی، مسلم بن ابراہیم، شیبہ بن شیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام ظریف الطبع آدمی کے جھوٹ بولنے سے وسیع تر ہے۔

۲۲۹۵۔ ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ابن عون کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں بات کی میں نے کہا اے ابوبکر اوہ آدمی اہل علم میں سے ہے۔ صبح کو میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس واپس آنا پوچھا کہ آپ نے اس آدمی کو کیا پایا؟ فرمایا: جیسا تم پاتے تھے اس سے کوسوں دور ہے۔ اسکا خیال ہے کہ جتنا وہ جانتا ہے پس علم اتنا ہی ہے اور جو علم کی باتیں اس نے نہیں سیں ان کے متعلق کہتا ہے: میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔

۲۲۹۶۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، ابو حرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ جو آدمی قرآن پڑھے اور پھر شش کھا کر گر پڑے اسکی کیا حقیقت ہے؟ جواب دیا میرا ایسے لوگوں کے ساتھ وصلہ ہے کہ یہ لوگ کسی دیوار پر بیٹھیں اور پھر قرآن مجید شروع تا آخر ان کے رو برو پڑھا جائے اگر وہ گر جائیں تو سمجھ لو کہ انہوں نے سچ بولا۔

۲۲۹۷۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن معدان، بکر بن بکار، ابو حرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ حائضہ عورت کے لئے "طہیبت" کا لفظ استعمال کیا جائے جبکہ حائضہ کا لفظ بولنے کی ترقیب دیتے تھے۔

۲۲۹۸۔ ابونعیم اصفہانی، ابوالحسن محمد بن احمد، ابوظیفہ، محمد بن سلام کہتے ہیں کہ سلم بن قتیبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بردون (ترکی گھوڑے) پر آیا کرتے تھے؟ پھر پیدل آنا شروع کیا، ابن سیرین نے پوچھا: تمہارے بردون کے ساتھ کیا ہوا؟ جواب دیا: میں نے اسے سچ دیا ہے۔ پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس کا زیادہ خرچہ ہونے کی وجہ سے۔ فرمایا کیا تم اس کے رزق کے بعد اسے اپنے پاس دیکھے ہو؟

۲۲۹۹۔ ابونعیم اصفہانی، ابوالحسن محمد بن احمد، محمد بن جشم، ابوسعید اشج، ہمر بن ہارون، قزو بن خالد۔ ابن سیرین ذلیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

انک ان کلفنی مالہ اطلق ساء ک ماسرک منی من خلق

جس چیز کی میں طاقت نہیں رکھتا تو نے اگر اس کا مجھے مکلف بنایا تو میرا وہ اخلاق بڑا ہے جو تجھے خوش کرے۔

۲۳۰۰۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن سلام بھی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن ابی عطا روت سے ملا وہ اس وقت بوڑھے عمر رسیدہ ہو چکے تھے۔ میں نے ان سے کہا آپ نے ابن سیرین کے بارے میں اپنے باپ کی سند سے کیا کچھ یاد کر رکھا ہے؟ کہنے لگے: مجھے میرے والد نے بتایا ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ان سے کہا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو تمہارے ہاتھ میں دیکھتی ہو ایسی عورت سے شادی نہ کرو جسکے ہاتھ میں تو دیکھتا ہو۔

۲۳۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمیرہ، رجاہ بن ابی سلمہ، ابن عوف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن سیرین رحمہ اللہ کی وفات کا وقت ہوا اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اے بیٹے میری طرف سے میرا قرض ادا کر دینا اور میرے وعدے پورے کرنا، بیٹے نے جواب دیا اے ابا جان! کیا میں آپ کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ مجھے اور تجھے ہمارے مثل کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

۲۳۰۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، ابراہیم بن ناکلہ، شیبان، ابو بلال، غالب، بکر بن عبد اللہ حزنی کہا کرتے تھے: جو آدمی اس زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب تقویٰ کو دیکھنا پسند کرتا ہو وہ محمد بن سیرین کو دیکھ لے۔ بخدا ہم نے ان سے بڑا اتنی کسی کو نہیں دیکھا۔

۲۳۰۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، محمد بن حنفی، علی بن اسلم، عوفان، حماد بن زید، عاصم احوول، مہروق عجلی کہتے تھے میں نے کسی آدمی کو تقویٰ میں افتخار و رفعت میں اور کسی کو نہیں پایا سوائے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے۔

۲۳۰۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبہ، ابو عباس سراج، محمد بن عمر باہلی، سفیان بن عیینہ کہتے تھے ورع و تقویٰ میں ابن سیرین جیسا کوئی بصری ہے اور نہ کوئی کوئی۔

۲۳۰۵- ابن سیرین کا تقویٰ۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، احمد بن عبد اللہ بن یونس، ابوشباب، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک بیچ کی جس میں انہیں اسی ہزار درہم کا منافع ہوا لیکن اس کے متعلق ان کے دل میں کچھ سوچ کا خلجان سایا پیدا ہو گیا انہوں نے اس بیچ کو ترک کر دیا۔ ہشام کہتے ہیں کہ بیچ میں سو دکان شائبہ تک نہیں تھا۔

۲۳۰۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابو حنیفہ طالقانی، ضمیرہ، سری بن یحییٰ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے چالیس ہزار درہم کا نفع ایک بیچ میں چھوڑ دیا تھا انہیں اسکے متعلق کچھ شبہ تھا، سلیمان بن یحییٰ کہتے ہیں انہیں ایسی چیز کا شبہ پیدا ہوا تھا جو کمالہ میں کچھ اختلاف نہیں۔

۲۳۰۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین کو جب کسی ولیمہ کی دعوت دی جاتی تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے اور اہل خانہ سے کہتے مجھے ایک آدھ گھونٹ ستویٰ پلا دو گھر والے کہتے: آپ ولیمہ میں جارہے ہیں اور ستونوش فرما رہے ہیں؟ فرماتے: میں مکر وہ سمجھتا ہوں کہ اپنی بھوک لوگوں کے کمانے پر جا کر نکالوں۔

۲۳۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب بن حبیب، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ غسل دیں۔ اتفاق سے محمد بن سیرین ان دنوں قید خانے میں مجبوس تھے جب انہیں وصیت کا کہا گیا تو کہنے لگے میں کیسے غسل دے سکتا ہوں میں تو مجبوس ہوں؟ لوگوں نے کہا تم امیر سے اجازت لے لیتے ہیں۔ چنانچہ لوگوں نے امیر سے اجازت لی، فرمانے لگے مجھے امیر نے مجبوس نہیں کیا مجھے تو صاحب حق نے مجبوس کیا ہے، چنانچہ صاحب حق نے اجازت دی وہ قید خانے سے باہر تشریف لائے اور غسل دیا۔ (انہیں قرصے کے سلسلے میں قید کر لیا گیا تھا۔ تولی)

۲۳۰۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، احمد بن یحییٰ بن نصر، عبید اللہ بن معاذ، ابو معاذ، ابن عوف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین کسی کے ہاں کھانا تناول نہیں فرماتے تھے انہیں جب ولیمہ وغیرہ کی دعوت دی جاتی دعوت قبول فرماتے لیکن کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور اپنے مال سے کھونے دراجم نکال دیا کرتے تھے۔

۲۳۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن یحییٰ، ابو ریح، حماد بن زید، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے

تھے: آجکل تو مسلمان درہم و دینار کا بندہ ہے۔

۲۳۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ازہر..... ابن عوف کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ موجودہ رائج الوقت دیناروں اور درہموں کے ساتھ بیع و شراء کرنا مکروہ سمجھتے تھے چونکہ ان پر اللہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔ کہا کرتے: مسلمان درہم کا بندہ ہے،

۲۳۱۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوخلید بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن اسلم، عفان، حماد بن زید۔ ایوب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوقلابہ کے پاس محمد بن سیرین کا ذکر کیا گیا کہنے لگے: ہم میں سے کون محمد بن سیرین کی کسی طاقت رکھتا ہے محمد بن سیرین تیروں کی وحار پر سوار ہوتے ہیں

۲۳۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر، سفیان بن عیینہ، عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ اپنے ساتھ کسی کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ (جیسا کہ آن کل اس کے خلاف علماء کی عادت ہے کہ وہ لوگوں کے جلو میں چلتے ہیں۔ اصغر)

۲۳۱۴- فتویٰ دینے میں ابن سیرین کی احتیاط..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد جرجانی، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید کسائی، نجم بن بشر، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احوول کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے ہاں تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوبکر! فلاں مسئلہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ جواب دیا: مجھے اس کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ ہم نے ان سے کہا: آپ اپنی رائے سے کچھ جواب دے دیں۔ کہنے لگے: ابھی اپنی رائے سے کچھ کہہ لوں اور بعد میں رجوع کرتا رہوں بخدا! ایسا نہیں کروں گا۔

۲۳۱۵- امیر ابن ہبیرہ کا چار بزرگوں کی دعوت کرنا..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، عبداللہ بن سعد، نجیح، عمار بن جعفر بن مرزوق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے محمد بن سیرین، حسن بصری اور امام شعی رحمہ اللہ کو بلا دیا جب تینوں حضرات اس کے پاس تشریف لائے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہنے لگا: یا ابابکر! جب سے آپ ہمارے دروازے کے قریب ہوئے آپ نے کیا محسوس کیا؟ فرمایا: میں نے بے انتہا ظلم و ستم دیکھا ہے۔ ابن سیرین کے پیچھے نے انکا کاٹھا دبا کر انہیں چپ رہنے کی تلقین کی۔ ابن سیرین اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے سوال مجھ سے کیا گیا ہے تجھ سے تو نہیں۔

بعد میں ابن ہبیرہ نے حسن بصری رحمہ اللہ کو چار ہزار درہم، ابن سیرین کو تین ہزار اور امام شعی رحمہ اللہ کو دو ہزار درہم بھجوائے ان دو حضرات نے تو قبول فرمائے لیکن ابن سیرین رحمہ اللہ نے انکار کر دیا۔

۲۳۱۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، حسن بن علی، العزیز جروی، ضمرہ..... حازم بن رجاہ بن ابی سلمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یونس بن سعید حسن بصری رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ کے اوصاف بیان کرنے لگے کہا: رہی بات ابن سیرین رحمہ اللہ کی انہیں جب بھی ایک سخت دین کے معاملے میں دو امور پیش آئے ان میں سے جو زیادہ قابل اعتماد ہوتا آپ اسے اختیار کرتے تھے۔

۲۳۱۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، جریر بن حازم کہتے ہیں میں نے ابن سیرین رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ مجھ سے کہہ رہے تھے: کیا تم نے اس کالے آدمی کو دیکھا؟ پھر فوراً بولے: استغفر اللہ! میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس آدمی کی طبیعت کر دی۔

۲۳۱۸- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن عامر، زرارہ، احمد بن عبدالمجید، حماد بن زید، ابن عوف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے بہت سارے رہائشی مکان تھے جو لوگوں کو رہائش کے لئے مفت دے رکھے تھے اور کرایہ صرف زمینوں سے لیتے تھے۔ جب ان سے کرایہ نہ لینے کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا کہ جب مہینہ ختم ہو جاتا ہے میں اس سے ڈرتا ہوں کہ

کسی مسلمان کو ذراؤں۔

۲۳۱۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عوف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا ان کے سامنے شہد رکھا ہوا تھا کہنے لگے آؤ کھانا کھاؤ چونکہ کھانا اس لائق نہیں کہ اسکو تقسیم کیا جائے۔

۲۳۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو جلد بن جبہ، محمد بن اسحاق، احمد بن منصور، مسلم بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرہ بن خالد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں سے محمد بن سیرین کے گھر میں کھانا کھایا میں ابھی سیر نہیں ہوا تھا کہ ہاتھ روک لیا اور رو مال اٹھالیا۔ ابن سیرین رحمہ اللہ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے: حسن بن علی نے فرمایا: کھانا تقسیم سے بالاتر ہے۔

۲۳۲۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشتی، یحییٰ بن محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عوف کہتے ہیں: ہم جب بھی محمد بن سیرین کے پاس آئے انہوں نے ہمیں صلہ اور قلولہ و ضرور کھلایا۔

۲۳۲۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، ابو قلندہ کہتے ہیں میں، ابن عوف اور سہم فرانس ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گئے۔ کہنے لگے: میں نہیں جانتا کہ تمہیں تھن میں کیا کھلاؤں گوشت روٹی یا کچھ اور؟ لونڈی کو آواز دی اے کئیڑا شہد لے آؤ چنانچہ لونڈی شہد لائی اور اپنے ہاتھ سے ڈالنے لگے ہم مزے سے کھاتے رہے۔

۲۳۲۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب، المغزی، محمد بن ابی سری، ضمیرہ، ہر جاہ بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عوف کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابن سیرین کے اہل خانہ میں خوشی کا موقع آیا۔ انہیں مبارک باد دینے کیلئے ان کے ہاں فرقد بختی آئے اہل خانہ نے فرقد کو نہیں (صلوہ جو بھی، شہد اور روٹی سے بنتا ہے) پیش کیا لیکن فرقد نے کھانے سے انکار کر دیا، اہل خانہ نے بھی شہد اور تازہ روٹی پیش کی۔ فرقد نے کھانی شروع کر دی۔ انہیں دیکھ کر ابن سیرین کہنے لگے: جس چیز کا تم نے کھانے سے انکار کیا ابھی وہی کھا رہے ہو۔

۲۳۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو جلد بن جبہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، ابراہیم بن حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن شہید کہتے ہیں: میں ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس گیا۔ اس دن سخت گرمی تھی انہوں نے میرے چہرے میں کمزوری کے اثرات دیکھ کر کہا: اے جاہل! حبیب کے لئے جلدی سے کھانا پتی آؤ حتیٰ کہ کئی بار کہا: میں نے کہا مجھے کھانے کی ضرورت نہیں چنانچہ جب لونڈی نے کھانا پیش کیا میں نے پھر کہا مجھے ضرورت نہیں فرمایا: ایک قلم لے لو پھر تمہیں اختیار ہے جب میں نے ایک قلم لیا تو میرے اندر کھانے کا نیش پیدا ہو گیا اور میں نے سیر ہو کر کھانا کھلایا۔

۲۳۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، احمد بن حنبل، ابراہیم بن حبیب۔ ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے اہل خانہ کے پاس جب بھی کوئی آتا اسے ضرور کھانا پیش کرتے تھے حتیٰ کہ جب کھانا ختم ہو جاتا اور کوئی آدمی آتا تو بازار سے کھجوریں خرید کر لاتے اور وہ پیش کرتے۔

۲۳۲۷- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابوروق، عبداللہ بن فضل، اسمعیٰ، ابن عوف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین مقرر ہوا جاتے کھانے کی مقدار میں تخفیف کر دیتے تھے حتیٰ کہ اس حالت میں میں ان کے پاس جاتا تو انکا سالن ایک چھوٹی سی چھٹی ہوتا تھا۔

۲۳۲۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن سلیمان، احمد بن یحییٰ، محمد بن سلام، اسمعیٰ کے سلسلہ سند سے ابو ہلال راہبی کہتے ہیں محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے ہمیں دو پیر کے کھانے میں شرکت کی دعوت دی۔ چنانچہ ان کا سالن ایک چھوٹی چھٹی تھا ہم میں سے صرف ابو غطارہ کھانا کھانے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۳۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن احنق، عمرو بن زرارہ، ابو محمد بن حیان، ابو ابراہیم بن حسن، یعقوب دورق، ابن علیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں میں نے موحدین کے لئے امید بھار رکھے والا ابن سیرین سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ چنانچہ وہ ذیل کی آیات تلاوت کرتے تھے:

انہم كانوا اذ قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون: (الضالعات ۳۵)  
جب ان سے توحید کے اقرار کی تلقین کی جاتی ہے وہ آگے سے انکار کرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں۔

ما سلكم في سقر قالوا لم نك من المصلين (مدثر ۳۲)  
تمہیں کیا چیز جہنم میں لگے گی وہ جواب دیں گے ہم دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

لا يصلاها الا الاشقى الذي كذب وتولى (اٰل ۱۰۱۵)  
جہنم میں وہی آدمی پڑے گا جو سخت بد بخت ہو گا جس نے توحید کو جھٹلایا اور اس سے منہ موڑا۔

۲۳۳۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن علی بن شفی، عبد الصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی اطاعت ہے یا آگ اور ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ تو صرف اللہ کی رحمت ہے یا آگ۔

۲۳۳۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس، ازہر بن سعد، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ (کفار) لوگ موقوف شے کی امید رکھتے تھے حتیٰ کہ مال کے پیٹ میں پڑے حمل (کو بھی بیچ ڈالتے)۔

۲۳۳۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احنق، احمد بن یحییٰ بن نصر، عبید اللہ بن معاذ، معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیت "لئن لم ينته المنافقون والذين في قلوبهم مرض سخاوتی کی ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: منافقین کے لئے اس آیت سے بڑھ کر کوئی آیت امید ورجاء نہیں سو آپ ﷺ تا دم وفات منافقین کو ایمان پر اکساتے رہے۔

۲۳۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو عثمان بن محمد العثماني، نعمان بن احمد، محمد بن عبد الملک، یحییٰ بن عدی، سبیل کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ تاج کو گا لیاں دے رہا تھا، اس سے کہا ہے آدمی! رک جا اس لئے کہ دنیا میں تو نے جو صغیرہ گناہ کیا ہو گا وہ تجھے آخرت میں تاج کے دنیا میں کئے ہوئے کبیرہ گناہ سے بھی بڑا لگے گا اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ حاکم عادل ہے اگر تاج سے اس کے نظم کا بدلہ لے گا تو تاج پر جس نے نظم کیا ہو گا اس کا بدلہ بھی اس کو دلوائے گا لہذا اپنے آپ کو کسی کو گا لیاں دینے میں مشغول مت کرو۔

۲۳۳۴- چالیس سال قبل کہے ایک الفاظ کی سزا..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو ابراہیم بن حسن باہلی، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقررہ ہو جاتے تو سخت معصوم ہو جاتے اور کہا کرتے ہیں جانتا ہوں کہ یہ تم مجھے چالیس سال سے ایک گناہ کی وجہ سے ہورہا ہے.....

۲۳۳۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، عبد اللہ بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک میں اس گناہ کو باخوبی جانتا ہوں جسکی وجہ سے مجھے قرصہ کی پریشانی سے دوچار ہونا پڑتا ہے چنانچہ میں نے ایک آدمی کو چالیس سال قبل یا منس کہا تھا۔

۲۳۳۶- ابو نعیم اصفہانی کہتے ہیں ابن سیرین نے یہ بات ابو سلیمان دارانی کو سنائی اور کہا حضرات تابعین کرام کے گناہ بہت قلیل ہوتے تھے لہذا وہ جانتے تھے کہ یہ کہاں سے سرزد ہوئے جبکہ آج کل لوگ کثرت سے گناہ کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ مصائب کہاں سے ہم



پر ثواب ہے ہیں۔

۲۳۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن ابی نصر النعمان، جده ابو نصر، حماد بن سلمہ..... ثابت کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا ہے ابو محمد! مجھے تمہارے ساتھ مجالست سے صرف شہرت کے خوف نے باز رکھا ہے میں مسلسل آزمائشوں کا شکار رہتا ہوں حتیٰ کہ چوتراہ میں میں اقامت اختیار کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن سیرین ہے لوگوں کے اموال کھاتا ہے۔ جبکہ ان پر لوگوں کا برتر نہ تھا۔

۲۳۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ، عبدالملک بن قریب، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ مقروض ہو گئے انہوں نے کھانے وغیرہ میں تخفیف کر دی حتیٰ کہ ایک مرتبہ میں نے ہی انہیں اپنے ہاں ٹھہرایا اور ان کا سالن فقط ایک پھوٹی سی چھلی ہوتا تھا۔

۲۳۳۹- ابن سیرین کا تقویٰ و عبادت..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، حماد بن زید، انس بن سیرین کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے سات وظیفے (ورد) ہوتے تھے جنہیں وہ دن دن میں پڑھتے تھے اگر کوئی وظیفہ فوت ہو جاتا تو رات کے وقت پڑھتے۔

۲۳۴۰- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسن، ازہر، ابو عون، یوسف، عبداللہ بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین عشاء کے بعد تھوڑا سو جاتے جب عشاء کا وقت گزر جاتا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے۔

۲۳۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز، ضمروہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے جس دن افطار کرنا ہوتا صرف صبح کا کھانا تناول فرماتے شام کا نہیں، پھر سحری کھا لیتے اور یوں صبح روزے کی حالت میں کرتے۔

۲۳۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، نصر بن علی، بشر بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہشام بن حسان کی بیوی ام عباد کہتی ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے گھر مہمان بن کر آتے رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت ہم انہیں روتے ہوئے دیکھتے اور دن کو ہنستے ہوئے۔

۲۳۴۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، ظلیفہ بن خیاط، سیدان، یزید بن زریع..... ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو ایک مرتبہ بازار میں پٹلے دیکھا، جو بھی انہیں دیکھا اسے اللہ یاد آ جاتا تھا۔

۲۳۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی..... موسیٰ بن مضرہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دوپہر کے وقت بازار میں آتے دیکھا چنانچہ وہ کلبیر و تیغ اور ذکر اللہ میں مشغول تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا اے ابوبکر! آپ اس وقت بازار میں تشریف لائے؟ فرمایا: یہ فقالت کی گھڑی تھی اسی میں بازار آنا مناسب سمجھا۔

۲۳۴۵- ابویعلیٰ محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، اسحاق بن اسماعیل، سفیان بن عیینہ، زہبیر اقطع کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب موت یاد کرتے تو ان کے جسم کا ہر عضوے حس ہو جاتا تھا۔

۲۳۴۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن اسحاق، مہدی بن یسوع، جریر کہتے ہیں کہ ہم محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھے جب ہم اٹھنے لگے تو ہم نے کہا اے ابوبکر! ہمارے لئے دعا فرما دیجئے چنانچہ دعا کرنے لگے ”اے اللہ

ہمارے اچھے اعمال قبول فرما اور اہل جنت کے لئے جو صدق و سچائی کے وعدے کئے گئے ہیں ان پر ہمیں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائی۔  
۲۳۳۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابو یعلیٰ، شیبان، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے تھے جب بندہ بیداری میں اللہ سے ذرا تارے تو نیند میں دیکھنے والا خواب اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔

۲۳۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی صام، محمد بن یزید، وہب بن جریر، جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھتا فرماتے بیداری میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرو نیند میں خواب تمہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

۲۳۳۹- راہ سے تکلیف دہ شئی ہٹانے کا اجر..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسن بن ہارون، عبد اللہ بن محمد کی، جعفر بن عبد اللہ بن کردوس، عبد اللہ بن کردوس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے اپنا خواب بیان کیا کہ نیند میں میں نے ایک آدمی پیشا ہوا دیکھا کہ اسکی پنڈلیاں سونے کی ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی، مجھے جنت میں داخل کیا اور مجھے گوشت پوست کی پنڈلیوں کی بجائے سونے کی دو پنڈلیاں عطا فرمائیں جن سے میں جنت میں جہاں چاہتا ہوں چلتا پھرتا ہوں۔ میں نے پوچھا تجھے یہ انعام کس چیز کے بدلے میں ملا؟ کہا: میں رستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیتا تھا۔

۲۳۴۰- ابو نعیم اصفہانی، صبیح بن حسن، علی بن حسن قطان، محمد بن زیاد ذیادی، ہماوین زیاد، ہشام بن حسام کہتے ہیں مجھے ابن سیرین کے خاندان کے کسی فرد نے بتایا ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب بھی والدہ کے ساتھ بات کرتے تو نہایت عاجزی و انکساری سے بات کرتے۔

۲۳۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، اسماعیل، ابن عون کہتے ہیں ایک آدمی محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور وہ اس وقت اپنی والدہ کے پاس موجود تھے۔ وہ آدمی (ان کی پریشانی دیکھ کر) بولا: محمد کا کیا حال ہے؟ کیا انہیں کسی تکلیف اور مرض وغیرہ کی شکایت تو نہیں؟ علامہ نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ جب بھی اپنی والدہ کے پاس تشریف فرما ہوتے ہیں ان پر یہی (عاجزی و انکساری کی) کیفیت چھائی رہتی ہے۔

۲۳۵۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خالد، محمد بن یونس، ازہر بن سعید، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگل میں ایک درخت تھا جسکی لوگ عبادت کرتے تھے ایک آدمی نے کہا: اے الیا اور درخت کاٹ دیا اس فعل پر اسکی مغفرت ہوگی۔

۲۳۵۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن حسن بن عبد الجبار، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام دین میں مدد کرنے کو حسن خلق سمجھتے تھے۔

۲۳۵۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن احمد جانی، ذکر یا ساتھی، عباس الباکسانی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، شجاع بن مخلد، ازہر، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین نے فرمایا: صحابہ کرام شگ و تہمت سے پاک عشق کرتے تھے۔

۲۳۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیب، احمد بن قاسم بن مشاعر، خالد بن خدش، مہدی بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بعض اوقات اشعار بھی پڑھتے تھے، لطیف بیان کرتے اور اس پر ہنستے بھی تھے حتیٰ کہ جب سبت نبوی ﷺ کے متعلق کوئی حدیث شریف آتی تیوری چیز نہ جاتی اور خود بھی مسکرتا۔

۲۳۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبد العزیز، ضمیر، ہسری بن یحییٰ و ابن شوذب کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین بسا اوقات استقدر ہنستے کہ گدی کے بل چٹ لٹ جاتے اور ایڑیاں لرگڑنے لگتے۔

۲۳۵۷- ابن سیرین کی خوش دلی اور بڑا نہ سخی۔ ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، حسین بن احمد بن بسطام، مقوم مکی بن حکیم، قریش بن انس، حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ آزمائشوں سے پریشان نہیں ہوتے تھے بسا اوقات استقدر ہنستے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے۔

۲۳۵۸- ابونعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن ائق، عمرو بن رستہ، ابوسئل یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ زیادہ مزاج کرتے اور زیادہ ہنستے تھے۔

۲۳۵۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابانہ، ابن حیان، ضررہ، ابن شاذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے شاگرد کے ساتھ فنی مزاج کیا کرتے تھے۔ اور کہتے مدرفشمن کو خوش آمدید یعنی تم جنازوں کے پاس حاضری دیتے ہو اور مردوں کو اٹھاتے ہو۔

۲۳۶۰- ابونعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، علی بن محمد بن حاتم، حامد بن محمد، محمد بن عباد، حسن بن ائق، بصری، سعید بن ابی مرثدہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: انار پھلوں کے درمیان ایسی فضیلت کا حامل ہے جس طرح جبرئیل فرشتوں کے درمیان۔

۲۳۶۱- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، خلف بن عبد اللہ ضعی، نصر بن علی، اصمعی۔ جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا: میں نے ایک بڑے ہونٹوں والی اونٹنی خریدی ہے۔ کہنے لگے پھر مزے سے اٹکے ہو سے لو۔

۲۳۶۲- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، حسن بن علی حلوانی، ابوعاصم، قرہ بن خالد کہتے ہیں میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا صحابہ کرام بھی آپس میں مزاج کیا کرتے تھے؟ جواب دیا: وہ بھی تو ہم جیسے لوگ تھے (یعنی شری قاضوں سے منسلک) چنانچہ ابن عمر مزاج کرتے اور ذیل کے اشعار پڑھتے تھے۔

یحب الخمر من کبیس الندامی۔ ویکوہ ان تفارقه الفلوس

شراب کے ہم جلسوں میں سے غفلت آدی شراب پسند کرتا ہے۔ لیکن روپیہ پیسا اپنی جیب سے نکالنا ناپسند کرتا ہے۔

۲۳۶۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر مکی، احمد بن سفیان، عبد القوس بن محمد بن شعیب بن حجاب، صالح بن عبد الکبیر، ابوبکر بن شعیب کہتے ہیں: میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے کہ ایسا تک ایک آدی آیا اور ان سے اس شعر کے متعلق کچھ پوچھنے لگا چنانچہ ابن سیرین رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے:

کان المدامة والنوحیل۔ وروح الخوامی وذوب العسل  
شراب اور کمزور جسم والا مرد۔ گویا کہ خزامی بوٹی کے پھول کی خوشبو اور شہد کا چھلکا

یعدل بہ بردانیہا اذا النجم وسط السماء اعتدل

یہ چیزیں معشوقہ کے دانتوں کی ٹھنڈک کے برابر ہیں اس وقت جبکہ ستارہ آسمان کے وسط میں معتدل ہو۔

یہ اشعار پڑھنے کے بعد ابن سیرین رحمہ اللہ نے نماز کے لئے تکبیر تحریر کیا۔

۲۳۶۴- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر مکی، احمد بن حماد، ابراہیم جوہری، مکی بن خلیف بن عقبہ، ظلیف بن عقبہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا آدی شعر پڑھ سکتا ہے اس طرح کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کے شعر



۲۳۷۲- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبد اللہ، عثمان، حماد بن زید و وہب، ایوب، ابو قلزبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی اور کہا: میں نے خواب دیکھا کہ پیشاب کے رستے مجھے خون نکل رہا ہے فرمایا تم اپنی بیوی سے حاضرہ ہونے کی حالت میں صحبت کرتے ہو، کہنے لگا جی ہاں فرمایا: اللہ سے ڈرو اور آئندہ پھر نہیں کرنا۔

۲۳۷۳- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، مروان بن سالم، مسعدہ، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا گویا کہ اس کے حجرے میں ایک بچہ بیچ رہا ہے، اس آدمی نے اپنا خواب ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کیا، جواب دیا اللہ تعالیٰ سے ڈرو چھڑی کے ساتھ مت مارو۔

۲۳۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، مروان، مسعدہ، سلیمان، حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت نے خواب دیکھا کہ وہ ایک سانپ کا دودھ دودھ رہی ہے اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی، جواب میں فرمایا: دودھ فطرت ہے اور سانپ دشمن ہے اسکا فطرت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہذا اس عورت کے پاس اہل بدعت نشست و برخواست رکھتے ہیں۔

۲۳۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، ابو ہشام رفاعی، ابو بکر بن عیاش، مغیرہ بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے خواب دیکھا کہ دو حوریں اس کے پاس آئیں ایک اس نے پکڑ لی جبکہ دوسری اس کے ہاتھوں سے نکل گئی حجاج نے خواب عبد الملک کو لکھ بھیجا عبد الملک نے جواب لکھا کہ یہ مبارک خواب ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ جب ابن سیرین رحمہ اللہ کو پتہ چلا فرمانے لگے: بلکہ اس کی سرین لڑھے سے چوک گئی۔ یہ دو کنوئیں ہیں ایک کو اس نے پالیا جبکہ دوسرا اس کے ہاتھ سے نکل گیا چنانچہ اس نے ایک کنواں پایا اور دوسرا خطا ہو گیا۔

۲۳۷۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو، ہشام، ابو بکر، مغیرہ کہتے ہیں ابن سیرین رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ جوڑا ستارہ ثریا سے آگے بڑھ گیا ہے اور ثریا اس کے نقش قدم پر چل پڑی ہے۔ فرمایا: حسن بصری رحمہ اللہ وفات پائیں گے اور ان کے بعد میری موت واقع ہوگی اور وہ مجھ سے افضل ہیں۔

۲۳۷۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن ییمان، حارث بن مسطح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب کی تعبیر پوچھی کہا: میں نے دیکھا گویا میں جوہر کے جام سے شہد چاٹ رہا ہوں فرمایا اللہ سے ڈرو قرآن مجید کو جوہر ماننے کی عادت بناؤ تم نے قرآن مجید پر حار اور پھر اسے بھلا دیا ہے۔

ایک آدمی نے پوچھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں زمین میں اُل چلا رہا ہوں لیکن اس سے کچھ اگتا نہیں فرمایا: تو اپنی بیوی سے مزال کرتا ہے۔ (یعنی دوران صحبت انزال بیوی کے رحم سے باہر کرتا ہے)۔

۲۳۷۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن بندار، ابو بکر بن ابی عاصم، محمد بن یزید، یحییٰ بن ییمان، مبارک بن یزید بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے کہا میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں کپڑا دھو رہا ہوں لیکن وہ صاف نہیں ہونے پاتا؟ فرمایا: تو نے اپنے بھائی سے قطع تعلقی کر رکھی ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں فضا میں اڑ رہا ہوں؟ جواب دیا تو بے شمار آرزوئیں اور تمناؤں رکھتا ہے۔

۲۳۷۹- ایک خواب اور اس کی فوری تعبیر۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا میں وہاں ان کے پاس موجود تھا کہنے لگا: میں نے خواب

میں دیکھا کہ میرے سر پر شہری تاج رکھا ہوا ہے۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: اللہ سے ڈرو! تمہارا باپ وطن سے دور کہیں پر دیس میں پڑا ہے اس کی آنکھوں کی بصارت ختم ہو چکی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ تو فوراً اس کے پاس جائے۔

ہشام کہتے ہیں آدمی نے ابھی تک ابن سیرین کو بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اس نے ہاتھ تھیندے کے تجرہ (نیفہ) میں ڈالا اور باپ کا خط نکالا۔ واقعہ اس میں باپ کی بصارت ختم ہونے اور وطن سے دور پر دیس میں بے یار و مددگار پڑے ہونے کا ذکر تھا نیز اسے اپنے پاس آنے کا حکم بھی لکھا تھا۔

۲۳۸۰۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، عبدالوہاب بن عطاء، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: عظیم دین ہے لہذا اثواب ایسی طرح سے غور کر لیا کرو کہ یہ دین تم کس سے حاصل کر رہے ہو۔

۲۳۸۱۔ ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر بن اسحاق موصلی، محمد بن احمد بن شیخ، اسماعیل بن ذکریا، عاصم احوال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرامؓ سے استاد کے بارے میں نہیں پوچھا جاتا تھا چنانچہ جب فتور پاپا ہوا (یعنی فتنا اہل بدعت، خوارج اور معتزلہ وغیرہ) تو محدثین کہنے لگے کہ اپنے رجال کا ہمارے سامنے نام لو تاکہ ہم اہل سنت کی حدیثوں کو ہاتھوں ہاتھ لیں اور اہل بدعت کی حدیثوں کو رد کر دیں۔

### مسند محمد بن سیرین رحمہ اللہ

محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرامؓ سے احادیث روایت کی ہیں خصوصاً ابو ہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، عمران بن حصین، ابو بکرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم چند ایک احادیث ان کی سند سے مروی درج ذیل ہیں۔

۲۳۸۲۔ ابونعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، بشر بن موئی، ہودہ بن خلیفہ، عوف، محمد و فلاس کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی ایک دن روزہ رکھے اور پھر بھول کر پانی پی لے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ مکمل کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پایا ہے۔

۲۳۸۳۔ ابونعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو روزہ دار بھول کر پانی پی لے اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پایا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے تابعین کرام قنادہ، ایوب سختیانی، خالد خداہ اور حبیب بن شہید روایت کرتے ہیں۔

۲۳۸۴۔ ابونعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر بن بکار، ابن عون، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے اس کے موافق ہو جائے اور اللہ سے بھلائی مانگے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائیں گے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس گھڑی کی

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/ ۲۲۹

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱، ومشکاۃ المصابیح ۲۰۰۳، و نصب الرایۃ ۲/ ۲۳۵



ابن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہم نے صرف ابو عامر ثمال کے واسطے سے لکھی ہے۔

۲۳۹۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن اسلم حافظ، محمد بن بکر، محمد بن جامع، مطیٰ بن میمون، حجاج اسود، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدًّا فَحِزًّا هُوَ جَنِيمٌ" جس نے جان بوجھ کر کسی مؤمن کو قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر اسکو اللہ تعالیٰ بدلہ دے۔ (تو یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں پڑا رہتا رہے گا۔)

یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی حدیث سے لکھی ہے (تاکہ عوام کے علم میں آجائے)۔

۲۳۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحق بن محمد بن حزمہ، محمد بن خلف وکیع، محمد بن ابراہیم مرعی، سعید بن اسد بن موسیٰ، ابو عوام قطان، قتادہ، مطر الوراق، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل یمن کا ایمان بہت اچھا ہے یہاں تک کہ قبیلہ ثمم اور جذام کا بھی، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں قبیلہ جذام پر جو خوب بڑھ چڑھ کر اللہ کے راستے میں کفار کا قتل عام کرتے ہیں۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کو تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ قتادہ بھی تابعی مطر بھی تابعی ابن سیرین بھی تابعی ہیں اور ابو عوام متفرد ہیں۔

۲۳۹۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن کی، محمد بن عمرو بن ہشام، احمد بن یوسف، عمر بن عبد اللہ بن رزین، محمد بن فضل تمیمی، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتی ہیں۔ زمین بارش سے عورت مرد سے، آنکھ دیکھنے سے اور عالم علم سے۔

محمد اور تمیمی کی حدیث غریب ہے اور تمیمی وہ سلیمان بن طرخان تمیمی ہے جو محمد بن فضل سے متفرد ہے۔ اور محمد بن فضل محمد بن عطیہ ہے۔

۲۳۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلد، احمد بن علی خزازی، سعید بن سلیمان، سلام طویل، زید ثمالی، منصور بن زاذان، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو بنی آدم کا بنی آدم کے ساتھ عمل دیکھتے ہیں پس یہ فرشتے جب بندے کو اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اس کا آپس میں ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں آدمی آج رات کامیاب رہا اور جب کسی آدمی کو مصیبت میں پڑا دیکھتے ہیں کہتے ہیں آج رات فلاں آدمی خسارے میں رہا اور حاکم ہو گیا۔ ۳

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۴۲۶، ۳/ ۳۸۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱/ ۳۸۶، والمصنف لعبد الوراق ۱۹۸۷، وصحیح ابن حبان ۲۲۹۹ (موارد) وفتح الباری ۱۳/ ۷۸، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۵۱، ۵۵، ۵۶، والکلی للذولابی ۱/ ۱۲۳، وطبقات ابن سعد ۲/ ۴۰۴، والدور المنثور ۶/ ۳۰۸، والتاریخ الکبیر ۵/ ۸۷، وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۵۴۰، ۵۴۲، والطبری ۲/ ۱۴۷، ۳۰/ ۲۱۵، ومیزان الاعتدال ۱۳۰۶

۲۔ السلالی المصنوعہ ۱/ ۱۰۹، ومیزان الاعتدال ۲۰۴، ۵۰۵۳، ولسان المیزان ۲/ ۱۲۳۳، ۱۳۷۳، والمجروحین ۱/ ۲۵۳، والفوائد المجموعۃ ۷۷، وتزہیہ الشریعۃ ۲/ ۲۶۲، والاحادیث الضعیفۃ ۶۶، وکنز العمال ۹۲، ۳۳، ومجمع الزوائد ۱/ ۱۳۵، وتذکرۃ الموضوعات ۲۱، والضعفاء للعقلمی ۲/ ۲۹۷، والموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۲۳۵، والکامل لابن عدی ۵/ ۱۹۶

۳۔ کنز العمال ۱۰۵۵، والتحاف السادۃ المتین ۹/ ۱۲۶، ۱۰/ ۲۱۷



محمد کی یہ حدیث غریب ہے منصور بن زاذان متفرد ہیں اور یہ واسط قریب کے تابعی ہیں۔

۲۳۹۳- جھاڑ پھونک کی اصل..... ابو نعیم اسفہانی، محمد بن اسحاق بن ایوب، ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن یکار، ابو حرہ، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک نمریہ کے ساتھ نکل گیا، لشکر کو سخت جھوک لگی چنانچہ مجاہدین نے ایک ہستی میں پڑاؤ ڈالا ان کے پاس ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی ہمارے مرد اختتام کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مرد دار کو مانپ نے قس لیا ہے کیا آپ میں کوئی دم درو کرنے والا ہے؟ چنانچہ میں ہستی میں چلا گیا اور سورت فاتحہ پڑھ کر اسکو دم کیا حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا، ہستی والوں نے ہمیں ایک بکری دی اور کھانا بھی کھلایا خیر ہم نے کھانا تو کھالیا لیکن بکری کھانے سے ہم ڈر گئے۔ جب نبی ﷺ کے پاس دم واپس آئے انہیں واقعہ کی خبر دی فرمایا تمہیں کہاں سے پتہ چلا کہ سورۃ فاتحہ دم بھی ہے؟ جواب دیا: بخدا! مجھے کچھ پتہ نہیں صرف میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا اور دم کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری لے لو اور مجھے بھی اس سے حصہ دو۔

۲۳۹۵- ابو نعیم اسفہانی، علی بن حمید واسطی، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاس، محمد بن فضل، زید الحمی، محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن فقیر ہو اور سوال کرنے سے پچتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے۔

### ۱۹۳) م- عبد اللہ بن زید الجرمی (المعروف ابو قلابہ رحمہ اللہ) ۳

ابو قلابہ عبد اللہ بن زید رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں بلیب، ماسح، خطیب بے بدل، سخی دل اور خوف خدا کو ساری عمر اپنا اور حسد، بچھونا بنانے رکھنے والے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف صحیح فی الاشفاق (ڈرانے میں خیر خواہی) اور فتح فی الاخلاق (اخلاق میں کشادگی) کا نام ہے۔

۲۳۹۶- ابو نعیم اسفہانی، محمد بن علی عارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ایوب! جب اللہ تعالیٰ نے تجھے علم کے لئے منتخب کیا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرنی چاہیے اور عوام الناس کی پیدا کردہ فضولیات میں تجھے دلچسپی نہیں لیننی چاہیے۔

۲۳۹۷- ابو نعیم اسفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، ماہد بن علی ابانہ، قاسم بن عیسیٰ، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو لوگوں کے علم سے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

۲۳۹۸- ابو نعیم اسفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی بھی ایسا نہیں جو خیر یا شر کا طالب ہو مگر وہ اپنے دل میں ایک آمر پاتا ہے اور ایک زاجر، آمر بھلائی کا حکم دیتا ہے اور زاجر اسے برائی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔

۱- صحیح البخاری ۷/ ۱۷۰، وسنن الدارقطنی ۳/ ۶۳

۲- فی المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/ ۲۸۶، وکنز العمال ۱۶۱۳۹، والجامع الکبیر ۵۲۶۶

۳- تہذیب الکمال ۱۸۳، وتہذیب التہذیب ۵/ ۲۲۳، والتوفیق ۱/ ۳۱۷، والتاریخ الکبیر ۵/ ۹۲، والجرح والتعذیل ۵/ ۵۷ وطبقات ابن سعد ۷/ ۱۸۳

۲۳۹۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن عمر، عبدالوہاب بن عبدالحجید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کرام کی مثال ان ستاروں جیسی ہے جن کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے یا ان نشانات کی ہی ہے جن کی اقتدار کی جاتی ہے۔ سو جب ستارے غائب ہو جاتے ہیں راگیر حیران ہو جاتے ہیں اور جب ستاروں اور نشانات کا اعتبار چھوڑ دیں راستہ بھول جاتے ہیں۔

۲۳۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: علماء کی تین قسمیں ہیں، ایک عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ دوسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق تو زندگی گزارتا ہے لیکن لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اور تیسرا وہ ہے کہ وہ خود اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور نہ ہی لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

۲۳۰۱- ابو نعیم اصفہانی، علی بن ہارون، جعفر بن محمد فریابی، یحییٰ بن سعید، عبدالوہاب بن عبدالحجید، ایوب، کیسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں اور ملکی فرمانروا کی مثال خیسے کی سی ہے کہ خیمہ بغیر ستون کے کھڑا نہیں رہ سکتا اور ستون بغیر کھونٹیوں کے کھڑا نہیں رہ سکتا۔ جب بھی کسی کھونٹی کو اکھاڑ لیا جائے ستون کی کمزوری میں انصاف ہوتا ہے۔

۲۳۰۲- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف بن قاضی، ابورقیع، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے اجرو ثواب میں کون بڑھ سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال پر خرچ کرتا ہے انہیں ہاتھ بچیلانے سے روک دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں نفع پہنچاتا ہے اور انہیں اس کی وجہ سے بے نیاز بنا دیتا ہے۔

۲۳۰۳- رحمن اور شیطان کا مکالمہ۔ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب، ایوب کے سلسلہ سند سے ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کے گلے میں اجرت کا طوق ڈالا اس نے اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگی، ہوتا قیامت اللہ تعالیٰ نے اسے مہلت دیدی۔ ابلیس لعین نے کہا: اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی تب تک میں اس کے دل سے باہر نہیں نکلوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ڈنکے کی چوٹ پر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک ابن آدم میں روح باقی رہے گی اس وقت تک میں اس کے لئے توبہ کے دروازے چھوٹے کھلے رکھوں گا۔

۲۳۰۴- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی اسلم، ابوبکر بن ابی شیبہ، عبدالوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ اپنی نمازوں میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے حصول طہیبات، ترک منکرات، مساکین سے محبت اور مجھ پر تیری عنایت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی نفع میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے مجھے قہقہوں میں مبتلا کنے بغیر موت دیدینا۔

۲۳۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن بن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، سعید اللہ بن معاذ، معاذ، ابن عمون، ابورجا، مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہی اثناء میں قسامت کا تذکرہ چھڑ گیا میں نے اس سے مروی قصہ عرض بیان کیا۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے: لگنے۔ اے اہل شام! تم اس وقت تک خیر و بھلائی پر کار بند رہو گے جب تک یہ عظیم الشان شخصیت تمہارے درمیان موجود رہے گی۔

۲۳۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابوالحسن بن حمزہ، ابوالحسن بن محمد بن اسلم، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، حجاج بن ابی عثمان، ابورجا، مولیٰ ابی قلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عتبہ بن سعید نے ابو قلابہ رحمہ اللہ کے متعلق کہا کہ یہ لشکر اس وقت تک خیر پر باقی رہے گا جب تک یہ شخص ان کے درمیان زندہ ہے۔

۲۳۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اعحق، حاتم بن ایث، عارم، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایوب کہتے ہیں: بخدا! ابو قلابہ عظیم فتیبا، میں سے تھے۔ نیز ایوب رحمہ اللہ نے مسلم بن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اگر ابو قلابہ نجی ہوتے تو لا محالہ وہ عمیوں کے قاضی القضاة ہوتے۔

۲۳۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اعحق، حاتم، عارم، ثابت بن یزید، عاصم احوال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب انسان لوگوں کی نسبت اپنے نفس سے باخوبی واقف ہے تو وہ نجات پانے کے زیادہ قریب ہے اور جب لوگ انسان کے نفس سے نسبت خود اس کے زیادہ واقف ہوں تو وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے۔

۲۳۰۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں ابو قلابہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا اچانک ایک قصہ گو اور اس کے ساتھیوں کی آوازیں بلند ہوئیں ابو قلابہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: بے شک صحابہ کرام سکون و آرام کی موت کو باعث عظمت سمجھتے تھے۔

۲۳۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، حمید طویل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تجھے تیرے بھائی کی طرف سے کوئی ایسی بات پہنچے جو تجھے تکلیف پہنچائے تو تو اپنی طرف سے اس کا کوئی عذر اور توجیہ تلاش کر اپنا فرض اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تب بھی یوں کہہ کہ شاید میرے بھائی سے یہ بات سرزد ہوئی اس کو کوئی عذر ہوگا جو میں نہیں جانتا۔

۲۳۱۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، محمد بن وعید، حماد بن زید، ایوب۔ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے دو چیز عطا کیں لیکن ان دونوں میں سے ایک بھی تیرے لئے نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ تو اپنی ملکیت میں بخل سے کام لیتا ہے حتیٰ کہ جب تیرا گنا گھونٹ کر تیری دار و گبری کی جاتی ہے وہ ملکیت تیرے غیر کے لئے ہو جاتی ہے اور تیرے اس میں ایک حصہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری یہ کہ موت کی وجہ سے تیرے عمل کے منقطع ہو جانے کے بعد میرے بندے تجھ پر نماز پڑھتے ہیں، وہ اس میں تیرا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔

۲۳۱۲- ابو قلابہ کا عہدہ بیچ سے فرار۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عمرو بن زرارہ، اسماعیل بن علیہ، ایوب۔ عبد الرحمن بن اذنیہ کا انتقال ہوا تو اباب اقتدار میں عہدہ قضا کا بوجھ ابو قلابہ کے سر ڈالنے کا تذکرہ چھڑ گیا چنانچہ جب ابو قلابہ رحمہ اللہ کو علم ہوا تو وہ بھاگ کر شام آ گئے۔

۲۳۱۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابن حسان، حماد بن زید، ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عہدہ قضا سے دور بھاگنے والا ابو قلابہ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں پایا حالانکہ اس شہر میں میں نے قضا کا بڑا عالم ابو قلابہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔

۲۳۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اعحق، حاتم، عوفان، وہیب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خیال ان من جریہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے ابو قلابہ رحمہ اللہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ فرمایا: اگر تمہارا تعلق خوارج کے ساتھ نہیں تو داخل ہو جاؤ۔

۲۳۱۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ، عمر بن نبھان، یزید رشک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی عرش کی جانب سے آواز لگائے گا: خوب کان کھول کر سن لو کہ اللہ کے اولیاء کو کوئی خوف ہے اور نہ ہی حزن۔ سو ہر آدمی اس آواز کی طرف متوجہ ہونے کے لئے اپنا سر اوپر اٹھائے گا، منادی کہے گا: اللہ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، پس یہ سن کر منافق آدمی اپنا سر نیچے جھکا لے گا۔

۲۳۱۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب ثقفی، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ

نے فرمایا: اس آدمی سے حدیث نہ بیان کرو جسے تم نہیں جانتے ہو چونکہ جسے تم جانتے نہیں ہو اسے حدیث بجائے نفع کے ان ضرر پہنچانے کی۔

۲۳۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابی بکر، ابو بکر بن ابی شیبہ، عمر، ابن مبارک، معمر، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: خیر الامور واسططاعت یعنی میانہ روی بہترین چیز ہے۔

۲۳۱۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن علی، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، صالح بن رستم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ایوب سختیانی سے فرمایا: اے ایوب! اپنے بازار کو (تجارت وغیرہ کیلئے) لازمی پکڑے رکھ چونکہ غنی عاقبت میں سے ہے۔

۲۳۱۹- ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، ہشام بن علی سمرانی، بکر بن بکر، ویسب، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تجھے دینا کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی جب اس پر تو اللہ کا شکر ادا کر لے۔

۲۳۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوتحی رازی، ہناد بن سوری، ابو اسامہ، حارث بن عمیر، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے تمہارے لئے وسعت رکھی ہے پس یہ دینا تمہارے لئے نقصان دہ نہیں جب تم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

۲۳۲۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن حسن، رجا بن چارود، ذکر بیان مکی، مبارک، صہیب، خالد حذاء کہتے ہیں میں نے ابو قلابہ رحمہ اللہ سے نماز میں رفع یدین کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ تعظیم ہے۔

۲۳۲۲- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن علیہ، ایوب سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو قلابہ نے ردی کھجوریں خریدتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمانے لگے میں تو سمجھتا تھا کہ ہمارے پاس بیٹھنے سے تم نے کوئی نفع اٹھایا ہے مگر لگتا نہیں ہے۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ ہر گھنیا چیز سے اللہ تعالیٰ نے برکت کو کھینچ لیا ہے۔

۲۳۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن شریک اسدی، شہاب بن عباد، حماد بن خالد حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم اصحاب اکیسہ سے بچو (یعنی چاروں والوں سے جو بڑائی کی خاطر چاروڑا لیتے ہیں)

۲۳۲۴- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، حاتم، عثمان، بشر بن فضل، خالد حذاء کہتے ہیں جب ابو قلابہ ہمیں تین حدیثیں سنا دیتے تو کہتے ہیں نے بہت سنا دیں۔

۲۳۲۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، ابو یزید خزاز، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: روح سے بڑھ کر زیادہ کوئی چیز بھی پاکیزہ نہیں چنانچہ جب کسی چیز سے روح نکال لی جاتی ہے وہ چیز بدبودار ہو جاتی ہے۔

۲۳۲۶- ابو نعیم اصفہانی، صہیب بن حسن، محمد بن ابراہیم، زیاد بن مکی، حاتم بن وروان، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قصہ گوئیوں نے علم کو برباد کر دیا ہے۔ ایک آدمی کسی قصہ گو کے پاس سال بھر بیٹھا رہتا ہے۔ قصہ گو کے ساتھ اسے ذرہ برابر بھی تعلق پیدا نہیں ہوتا جبکہ ایک آدمی کسی ذی علم کے پاس لمحہ بھر کے لئے بیٹھا ہے اسٹھ سے پہلے عالم کے ساتھ اسے گہرا تعلق ہو جاتا ہے۔

۲۳۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، ابو بکر بن عیاش، عمرو بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو قلابہ رحمہ اللہ ایک مرتبہ عمر بن عبد العزیز کے پاس تشریف لائے۔ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابو قلابہ! ہمیں کچھ حدیثیں سناؤ۔ ابو قلابہ کہنے لگے: بخدا میں کثرت حدیث اور کثرت سکونت دونوں کو کمزور سمجھتا ہوں۔

۲۳۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، شریح بن نعمان، مصعب بن حیان، مقال بن حیان کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی بھی بدعت کو ایجاد کرتا ہے وہ تلواری کو (اپنے لئے) حلال سمجھتا ہے۔

۲۳۲۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ باتیں کرو چونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم ان کے رنگ میں نہ رنگے جاؤ اور وہ تمہیں التباس و اشتباہ میں ڈال دیں گے۔

۲۳۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ بن عباس، اسماعیل بن سعید، ابن علیہ، ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل بدعت کی مثال منافقوں کی سی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کا ذکر کیا ہے کہ وہ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں ان کے اس رویے کا سارا دار و مدار گمراہی پر ہے چونکہ اہل بدعات بدعات میں مختلف ہوتے ہیں اور تلواری پر مجتمع ہو جاتے ہیں۔

### مسانید ابی قلابہ رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں کہ ابوقلابہ رحمہ اللہ نے بہت سارے صحابہ کرام سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند ایک ذیل میں ہیں۔  
 ۲۳۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صالح، یحییٰ بن عبید، محمد بن اسحاق، ایوب ختیبانی، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے لئے سات دن اور عہدہ کے لئے تین دن ہیں۔ ایوب سے ثوری، حماد بن زید، سفیان بن عیینہ، ابن علیہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ اور ابوقلابہ سے خالد خدا اور قتادہ مثل مذکور کے نقل کرتے ہیں۔

۲۳۳۲- تین چیزیں ایمان کی حلاوت پیدا کرتی ہیں۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الوہاب، ایوب، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان کی وجہ سے دل میں ایمان کی مٹاس پاتا ہے۔ یہ کہ آدمی شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے محبت کرے، یہ کہ اللہ اور اللہ کا رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نکالا ہو اب اسے کفر کی طرف دوبارہ لوٹنا ایسا ہی ناپسند ہو جیسا اسے ناپسند ہے کہ آگ جلا کر اسیں اسے ڈالا جائے۔

یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو، عباد بن منصور، وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۳۳۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن المنظر، ابو رافع اسامہ بن ملی بن سعید، عبد الرحمن بن خالد بن یحییٰ، علی بن حسن، سفیان ثوری، ایوب بن ابی تمیم، ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیدین کو تہلیل، تقدیس، تحمید اور تحمیر کے ساتھ مزین کرو۔ ۲

ثوری، ایوب اور قلابہ کی حدیث غریب ہے۔ یہ سب اس کو علی بن حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ شامی ہیں لیکن مصر کے متفق ہیں اور ثوری سے کئی روایات میں متفق ہیں۔

تہلیل لا الہ الا اللہ کہنا، تقدیس سبحان اللہ کہنا، تحمید الحمد للہ اور بحمیر اللہ اکبر کہنا۔ سنوٹی

۱- صحیح مسلم، کتاب الامان ۶، و صحیح البخاری ۱/۱۰۱، ۱۲، ۹، ۲۵

۲- کشف الحفاء، ۱/۵۳۶، و کنز العمال، ۹۵، ۲۳۰

۲۳۳۲۔ ہم سب کیلئے سردار کی دعوت۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن احمد ابو جعفر بغدادی، محمد بن عبد اللہ حضرمی، عبد الرحمن بن سلام، ادریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابو قلابہ، عطیہ کے سلسلہ سند سے زیدہ جرش کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو فرشتوں کی طرف سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی آنکھیں سو جائیں، کان سنیں، اور دل بات سمجھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھیں سو گئیں کانوں نے سنا اور دل نے بات سمجھی:

پس کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اس میں وسیع دسترخوان لگایا اور ایک داعی (دعوت دینے والا) کو بھیجا (جو لوگوں کو عمومی دعوت دے رہا ہے) سو جس نے داعی کی دعوت کو قبول کیا، گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کچھ کھالیا۔ سردار اس سے راضی ہو گیا، جس آدمی نے داعی کی دعوت کو قبول نہ کیا، گھر میں داخل نہ ہوا اور دسترخوان سے کچھ نہ کھایا سردار اس سے ناراض ہوگا، پس اللہ تعالیٰ سردار سے محمد داعی ہیں، مگر دین اسلام ہے اور چنانچہ ہوا دسترخوان جنت ہے۔

ایوب کی یہ حدیث غریب ہے صرف ریحان بن سعید عن عباد بن منصور سے ہم نے روایت کی ہے۔

۲۳۳۵۔ قرب قیامت اور حضور ﷺ کی دعا۔ ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکریم خطابی، ابو مسلم شیبی، سلیمان بن حرب، عباد بن زید، ایوب، ابی قلابہ، ابوالسما کے سلسلہ سند سے ثوبان ثنی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ لیا سو میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور میری امت کی ملکیت اس زمین میں اتنی ہوگی جتنی سمیٹ کر مجھے دکھلائی گی مجھے دو خزانے سرخ و سفید (سونا چاندی) دیے گئے میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ اللہ! انہیں عمومی قسط میں جتا کر کے ہلاک نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ کرے، جو ان کے اذن سے بچے کو مباح سمجھ کر ان کا خاتمہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کروتا ہوں پھر وہ ملتا نہیں۔ اگر ان کے خلاف زمین کے کناروں سے لوگ جمع ہو جائیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قید کریں، ایک دوسرے کو مملوک بنائیں اور ایک دوسرے کو لادین کریں۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ فرمان رواؤں کا خوف ہے جب تمہارا ان میں واقع ہوگی پھر اٹھنے کا نام نہیں لگی۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کا ایک قبیلہ مشرکین کے ساتھ میل جائے اور میری امت کے قبائل بتوں کو پوجنا شروع کر دیں اور میری امت میں تمہیں کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی جو ان کی بددینیں کرے گا انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے۔

ایوب کی یہ حدیث ابو قلابہ سے ثابت شدہ ہے۔ یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ صرف ثوبان نے نبی ﷺ سے روایت کی اور ان سے ابوالسما جسی نے اور پھر انہی الفاظ کے ساتھ ان سے ابو قلابہ نے روایت کی ہے۔

(۱۹۴) مسلم بن یسار رحمہ اللہ (م ۱۰۱ھ یا ۱۰۲ھ)

تالیفین کرام میں سے ایک شاہد، صاحب بصیرت، مجاہد، عبادت گزار ابو عبد اللہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، ۱۹، سنن ابی داؤد ۳۲۵۲، سنن الترمذی ۲۱۷۶، مسند الامام احمد ۳/۱۲۳، ۵/۲۸۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۸۱/۱۹، مشکاة المصابیح ۵۷۵، والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۵۸/۱۱  
 ۲۔ طبقات ابن سعد ۵/۳۰۳، والتاریخ الکبیر ۷/۱۱۶۷، والجرح ۸/۸۷۲، وسیر النبلاء ۲/۵۱۳، والکاشف ۳/۵۵۲۸، والمیزان ۳/۸۵۰۹، وتہذیب التہذیب ۱۰/۱۳۱، والنقیب ۲/۲۳۸، والخلاصہ ۳/۲۹۹۲

کہا گیا ہے کہ تصوف حضور حق میں استغراق اور اس راہ کے خطرات سے نمٹنے کا نام ہے۔

۲۳۳۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، جعفر بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار سے نماز میں ان کی قلب التقات کا تذکرہ کیا گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا پتہ میرا دل کہاں جاتا ہے؟

۲۳۳۷- ابو مسلم کا استغراق فی الصلاة..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، حوثرہ بن اشرف، حماد بن سلمہ، حبیب بن شہید کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے اتفاقاً ایک دن ان کے پڑوس میں آگ لگ گئی انہیں شور شرابے کا ذرا پتہ نہ چلا یہاں تک کہ آگ بجھا دی گئی۔

۲۳۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معتز، کہس، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان کے والد مسلم بن یسار ایک دن نماز میں مشغول تھے کہ ایک شامی گھر میں داخل ہوا اور گھروالے گھبرا کر اس کے ارد گرد جمع ہو گئے جب گھروالے شامی کے آس پاس سے ہٹ گئے ام عبد اللہ ابو عبد اللہ کو کہنے لگیں: یہ شامی گھر میں داخل ہوا ہم لوگ گھبرا کر اس کے آس پاس جمع ہو گئے آپ کے کان پر جون تک نہ رہ سکی فرمانے لگے: مجھے تو کچھ پتہ ہی نہیں چلا۔

معتز کہتے ہیں میں خبر پختی ہے کہ مسلم بن یسار اہل خانہ سے کہہ دیتے تھے: جب تمہیں کچھ ضرورت ہو تو آپس میں گفتگو کرتے رہو میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۳۳۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، معتز، کہس، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو جب بھی نماز پڑھتے دیکھا تو انہیں مریض تصور کیا۔

۲۳۴۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن معروف، ضمروہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز میں مشغول ہونا چاہتے اہل خانہ سے کہتے: تم آپس میں باتیں کرتے رہو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۲۳۴۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، عون بن موسیٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ مسجد کی دیوار گرنی اور مسلم بن یسار رحمہ اللہ مسجد میں کھڑے برابر نماز پڑھتے رہے انہیں پتہ تک نہ چلا۔

۲۳۴۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، احمد بن یحییٰ بن نصر غسال، حسین بن حسن، امین مبارک، مبارک بن فضالہ، میمون بن حیان کہتے ہیں میں نے مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو نماز میں کبھی التقات کرتے نہیں دیکھا نہ کم نہ زیادہ۔ بخدا! ایک مرتبہ مسجد کی دیوار منہدم ہوئی جس سے بازار والوں میں جھلجھلی مچ گئی مگر مسلم بن یسار تھے کہ بے حال مسجد میں کھڑے نماز پڑھتے رہے انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔

۲۳۴۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابی ایوب دورق، عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو گھروالے سب خاموش ہو جاتے اور جب وہ نماز میں مشغول ہو جاتے گھروالے باتوں میں مشغول ہو جاتے اور خوب ہنستے۔

۲۳۴۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ، عوفان، سلیمان بن مغیرہ، غیلان بن جریر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ جب نماز پڑھ رہے ہوتے یوں سمجھے جاتے گویا کہ وہ پڑا ہوا ایک بے حس و حرکت کپڑا ہے۔

۲۳۴۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو موسیٰ العزوی، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ کی نماز سے باہر بھی وہی کیفیت ہوتی جو نماز میں ہوتی تھی۔

۲۳۴۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن احمد بن جعفر علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبد اللہ بن مبارک، سفیان، ابن ماجہ، مذکورہ سلسلہ سند





سے بچنے سے، مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: باطل سے خاموشی اختیار کرنا باطل کے متعلق گفتگو کرنے سے بہتر ہے۔

۲۳۵۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابویوسف، ابن ابی عدی، ابن عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں تمہیں حدیث قدسی سنار باہوں تو رک جایا کرو اور اس کے ماقبل اور مابعد کو اچھی طرح سے جان لیا کرو۔

۲۳۵۶- اللہ کیلئے محبت بے بدل ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد حاتم، محمد بن عوید اللہ، عوفان، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اپنے ہر عمل کے بارے میں خوف رہتا ہے کہ انہیں کہیں ایسی چیز نہ داخلت کر دے جو اسے پاگڑ ڈالے، علاوہ حب فی اللہ کے سوا میں صرف اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۳۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، محمد بن ابوبکر بن مالک، عمرو بن مرزوق، عمران بن قنادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا میں اپنا کوئی ایسا عمل نہیں پاتا جس پر میں اعتماد کر سکوں صرف اس کے کہ ایک قوم سے محض اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۲۳۵۸- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شیبان، مبارک بن فضالہ، عبد اللہ بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق کے لئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو اگر میں کسی چیز کو لعنت کرتا اسے میں اپنے گھر میں باقی نہ چھوڑتا۔

۲۳۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابویوسف، عزوی، داؤد، مبارک، عبد اللہ بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار اپنے ذکر (شرم گاہ) کو چھونا قطعاً مکروہ سمجھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: میں امید کرتا ہوں کہ اپنا نامہ اعمال انہیں ہاتھ میں پکڑوں گا۔

۲۳۶۰- مسلم بن یسار کا مضبوط کردار۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابوبکر بن ہدانی، ابوبکر بن عیاش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے حج کیا بخدا ا وہ اپنے خیمہ میں بیٹھے کھانا پکا رہے تھے کہ اچانک ایک عورت آئی اور کچھ چیز مانگنے لگی چنانچہ انہوں نے اسے کچھ کھانا دیا۔ کہنے لگی میں آپ سے کھانا تو نہیں طلب کر رہی ہوں میں تو آپ سے وہ کچھ طلب کرتی ہو جو عورت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہے۔ مسلم بن یسار کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے ایک طرف پھینکا اور باہر نکل کر بھاگ گئے۔ نکلنے وقت کہا یا اللہ! میں اس لئے تو یہاں نہیں آیا ہوں۔

۲۳۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہاشم بن قاسم، مبارک بن فضالہ، عبد اللہ بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کپڑا نہ پہنتے کرو اور تمہیں خیال گزرے کہ تم ان کپڑوں میں دوسرے کپڑوں کی نسبت اچھے لگتے ہو تو سمجھ لو یہ کپڑا تمہارے لئے بہت بُرا ہے۔

۲۳۶۲- مسلم بن یسار کی ایک گناہ سے توبہ کرنے میں الحاح و زاری۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یحییٰ رازی، بنادین سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کے سلسلہ سند سے منقول کہتے ہیں: اسے اہل بصرہ! میں نے تمہارا ایک سر وارد دیکھا کہ وہ کعبہ میں داخل ہوا اور سامنے والے دوستوں کے درمیان اس نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وہ جسد سے میں اس قدر رو دیا کہ اس کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی چنانچہ میں نے اسے ستاؤہ کبیر ہاتھا: اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور جو بر عمل اس سے پہلے کر چکا ہوں وہ بھی مجھے معاف

فرما، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مسلم بن یسار تھے۔ مکحول کہتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جنگ دیر ہماجم میں شریک ہوئے تھے (یعنی اس جنگ میں شرکت کو قتلہ میں شرکت سمجھتے تھے اس لئے استغفار کرتے تھے)۔

۲۳۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان، عون بن موسیٰ البلیثی، ابوروح، عبد اللہ بن مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا ایک غلام تھا وہ نماز نہیں پڑھتا تھا والد صاحب اس پر اسے مارتے نہیں تھے میں انہیں کہتا کہ آپ اسے نماز پڑھنے کی تاکید کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیتے: میں نہیں جانتا کہ کیا کروں یہ مجھ پر غالب ہو گیا ہے۔

۲۳۶۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، حسین بن الکلیت، معقل بن مہدی، حماد بن زید، محمد بن واسع سے مروی ہے کہ حضرت مسلم بن یسار فرماتے تھے: تم بڑائی سے بچو! کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جو عالم کو بھی پھسلا دیتی ہے اور اسی کے ساتھ شیطان آدمی کو پھسلاتا ہے۔

۲۳۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ابولیس، محمد بن حواری، عمر بن ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے تھے: لذت اٹھانے والوں کو خلوت میں اللہ عزوجل کی مناجات جیسی کوئی لذت یزید چیز میر نہیں۔

۲۳۶۶- ابو نعیم اصفہانی، عمر بن محمد بن حاتم، محمد بن عبید اللہ، عوفان، حماد بن سلمہ، عیاد بن مسعود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کسی صحابی کو مرض سے خلاصی ملتی ان سے کہا جاتا آپ کو گناہوں سے خلاصی مبارک ہو۔

۲۳۶۷- مسلم بن یسار کا موت کے بعد حال..... ابو نعیم اصفہانی، فقید بن ابراہیم، محمد بن ذکریا الغلابی، ولادۃ بنت ابراہیم، عن امہا۔

مالک بن دینار کہتے ہیں مسلم بن یسار رحمہ اللہ کو ان کی وفات کے ایک سال بعد میں نے خواب میں دیکھا اور میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان سے سلام کا جواب نہ دینے کی وجہ پوچھی؟ جواب میں فرمایا: میں تو میت ہوں سوال کا جواب کیسے دوں۔ میں نے پوچھا موت کے دن آپ کو کیسے حالات کا سامنا کرنا پڑا؟ فرمایا: تمہیں ایک کریم ذات سے کیا توقعات وابستہ ہو سکتی ہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری نیکیاں قبول فرمائیں، برائیاں درگزر کریں اور ان کے بدلہ نیکیاں لکھ دیں۔

ولادۃ بنت ابراہیم کی والدہ کہتی تھیں: مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر یہ حدیث بیان کرتے اور بہت روتے تھے حتیٰ کہ سسکیاں لیتے لیتے بیہوش ہو جاتے کچھ ہی دنوں بعد وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہو گئے۔ پھر اسی مرض میں انکا انتقال ہو گیا۔ ہم یہی سمجھے کہ ان کا دل پھٹ گیا ہے۔

۲۳۶۸- خدا کی بے پایاں رحمت..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن حبیب بن الشہید،

عبد الحمید بن عبد اللہ بن مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ احق بن سوید کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکہ کے سفر میں مسلم بن یسار کے ساتھ رہا میں نے ان کی زبان سے ایک بات بھی نہیں سنی جو انہوں نے کی ہو، حتیٰ کہ ہم ذات عرق تک پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے ہمیں ایک حدیث سنائی۔ فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک گناہگار بندہ لا کر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے کہ اس کے نامہ اعمال میں دیکھو! کیا اس کے پاس نیکیاں ہیں؟ چنانچہ نامہ اعمال بخورد دیکھا جائے گا لیکن اس میں سے کوئی نیکی دستیاب نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ اسی برائیاں دیکھو! چنانچہ اسی برائیوں کا ایک بلومار پایا جائے گا۔ حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے چنانچہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ اسی اثناء میں وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے میرے پاس واپس لے آؤ۔ پوچھیں گے تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ بندہ کہے گا: یا اللہ مجھے تو حیرتی رحمت سے یہ توقع نہیں تھی! اللہ

تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے سچ کہا، چنانچہ اسے جنت میں داخل کرو یا جائے گا۔

۲۳۶۹- ایوب علیہ السلام کی مثل ایک عورت سے مسلم بن یسار کی ملاقات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن محمد بن عثمان، ابن کرم منصور بن ابی مزاحم، عثمان بن عبد الحمید بن الاحق بصری، عبد الحمید بن الاحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ میں تجارت کرنے بحرین اور یمامہ گیا وہاں لوگوں کو میں نے ایک گھر کی طرف آتے جاتے دیکھا۔ چنانچہ میں بھی اس طرف چل پڑا ایک وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس نے سونے دیبے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ وہ تمسکین پریشان حال اور ہاتھیں کم کرتی تھی۔ اس کے غلام نوکر چا کر بیٹے اور دیگر لوگ خریدنے بیچنے میں مشغول تھے۔ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور اس عورت کے پاس آ گیا۔ کہنے لگی: ہمیں تجھ سے ایک کام ہے کہ جب تم ادھر کا دو بار بار اراؤ کرو تو ہمارے ہاں قیام کرنا۔ میں واپس لوٹ آیا اور ایک عرصہ تک کہیں نہیں گیا۔

پھر اس کے شہر کی طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب میں وہاں پہنچا تو اس عورت کے گھر کی طرف ارادہ کیا تا کہ جو کچھ شان و شوکت گزشتہ دیکھ چکا ہوں پھر اسے دیکھ لوں۔ چنانچہ میں نے اسکی وہ شان و شوکت نہ دیکھی۔ دروازے پر دستک دی اندر سے عورت کے ہنسنے کی آواز آئی اور کچھ بات کر کے دروازہ کھولا۔ میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ وہ عورت گھر میں بیٹھی ہے اور اس نے باریک کپڑے پہن رکھے ہیں۔ میں پھر اس کے ہنسنے لگا مگر اس کے پاس گھر میں کچھ نہ تھا۔ میں نے اس پر تعجب کیا نیز میں نے کہا: میں نے تجھے دو مالوں میں دیکھا ہے دونوں حالوں میں مجھے سخت تعجب ہوا۔ ایک تیرا حال وہ تھا جو مجھے پہلی مرتبہ آنے پر دیکھنے میں آیا اور دوسرا حال آج دیکھ رہا ہوں کہنے لگی پہلی حالت جو تو نے دیکھی وہ ہماری شان و شوکت تھی۔ سو مجھے اولاد، نوکر چا کر، غلام اور تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوا۔ حالانکہ میں پسند کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا امتحان لے..... چونکہ وہ امتحان نہ لے تو مجھ کو مجھ سے روٹھا ہوا ہے۔ میں امتحان کے لئے سخت تمسکین رہتی تھی کہ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بہتری ہوتی تو مجھے اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالتے۔ سو اس لئے یہ حالت اب تو دیکھ رہا ہے کہ مجھے اولاد، نوکر چا کر، غلام اور تجارت میں مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب مجھے یقین ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ بھلائی کرنے کا ارادہ فرمایا ہے سو تب مجھے آزمائش میں مبتلا کیا اور مجھے یاد کیا۔ اب میں خوش و خرم ہوں۔

مسلم بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں واپس لوٹ آیا اور عبد اللہ بن عمرؓ سے میری ملاقات ہوئی میں نے یہ سارا واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے اسکی اور ایوب علیہ السلام کی آزمائش میں تمھواری فرق ہے۔

### مسانید مسلم بن یسار رحمہ اللہ

مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے کافی صحابہؓ سے ملاقات کی ہے اور ان سے مصلوٰہ و مرسلوٰہ احادیث روایت کی ہیں۔ مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے ابو قلابہ، محمد بن یزید، قتادہ وغیر ہم حضرات تابعین روایت کرتے ہیں۔

۲۳۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابویکریم مالک، عمارت بن ابی اسامہ، عبد الوہاب بن عطاء، سعید بن ابی عمرو، قتادہ، مسلم بن یسار، عمران بن ایان، عثمان بن عثمان، عمر بن خطاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بندہ صدق دل سے پڑھے تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور وہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے۔

۱۔ المستدرک ۱/ ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷

۲۳۷۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن منہال، یزید بن زریج، سعید، قتادہ، مسلم بن یسار، حران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے پانی مشکوایا دونوں ہاتھ دھوئے، کھلی کی، تاک میں پانی ڈالا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، بازو دھوئے اور سر اور پاؤں کا مسح کیا پھر ہنسنے لگے، فرمایا: مجھ سے پوچھتے نہیں ہو کہ میں ہنستا کیوں ہوں؟ حاضرین نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ کیوں ہنستے؟ فرمایا: میں اس لئے ہنسا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ پانی مشکوایا جس طرح میں نے وضو کیا اسی طرح آپ ﷺ نے بھی وضو کیا اور پھر ہنستے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کیوں ہنستے ہیں؟- ارشاد فرمایا: مجھے اس بات نے ہنسایا ہے کہ بندہ جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے اس کے سارے وہ گناہ جو اس کے چہرے سے صادر ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ جب بازو دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے اور پاؤں دھوتا ہے تب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے۔ عمران سے راویوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ سعید بن بشر نے بھی قتادہ، ابو قلابہ، مسلم، حران کے طریق سے روایت کی ہے۔

۲۳۷۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، محمد بن ہارون بن زکاء، عباس بن ولید، خالد، مروان بن محمد، سعید بن بشر، قتادہ، ابو قلابہ، مسلم بن یسار، حران، عثمانؓ کے سلسلہ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۲۳۷۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن معمر، یوسف بن یعقوب قاضی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، ابو قلابہ کہتے ہیں میں شام میں ایک جماعت میں تھا جس میں مسلم بن یسار رحمہ اللہ بھی تھے۔ اتنے میں ابواضعت صنعانی آگئے اور لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ابواضعت! ابواضعت! میں نے کہا اپنے بھائی کو عبادہ بن صامت کی حدیث سناؤ۔ کہنے لگے: ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے جس میں ہمیں کثیر مال غنیمت حاصل ہوا، مال غنیمت میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ معاویہؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ چاندی کے برتن لوگوں کو ان کے عطیات کے حساب میں بیچ دئیے جائیں۔ حضرت عبادہ بن صامت کو اس کی خبر ہو گئی وہ اٹھے اور کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ وہ منع فرما رہے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں، چاندی کو چاندی کے بدلے میں، گندم کو گندم کے بدلے میں، جو جو کے بدلے میں، کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں بیچا جائے مگر مثل مثل کے بدلے میں برابر برابر ہو، جس نے زیادتی کی یا زیادتی کا مطالبہ کیا اس نے سو لیا۔ چنانچہ لوگوں نے جو کچھ لیا تھا فوراً واپس لوٹا دیا، ایک آدمی حضرت معاویہؓ کے پاس گیا اور انہیں ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہؓ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے حدیثیں سناتے ہیں حالانکہ ہم آپ ﷺ کی صحبت میں رہے اور انہیں دیکھا ہم نے آپ ﷺ سے یہ حدیث نہیں سنی۔ پس فوراً عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے اور دو بارہ حدیث سنائی اور فرمایا: بخدا! ہم وہی حدیثیں بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہیں اگرچہ معاویہؓ کا کچھ اور گمان کیوں نہ ہو۔ بخدا! مجھے پروا نہیں ہے کہ میں اپنی زندگی میں ایک کالی رات بھی معاویہؓ کی صحبت میں نہیں رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں تواریخی کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۲۳۷۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسامعیل بن عبد اللہ، قرہ بن حبیب، قنوی، یثیم بن قیس، فاضل، عبد اللہ بن مسلم بن یسار، مسلم بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے ان کے دادا ایسا ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لئے

تین دن اور تین راتیں ہیں اور تمیم کے لئے ایک دن ایک رات۔  
مسلم کی یہ حدیث غریب ہے، مرفوعاً روایت کرنے میں یشیم بن قیس متفق ہیں۔

### (۱۹۴) معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ایک دن کو سکرانے والے اور راتوں کو رونے والے ابویاس معاویہ بن قرہ ہیں۔

۲۳۷۵- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، محمد بن یونس عصفری، محمد بن معمر، روح، حجاج بن اسود کہتے ہیں کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رہنمائی کون کرے گا راتوں کو رونے اور دن کو سکرانے والے پر۔

۲۳۷۶- تابعین کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے بدل چکا ہے۔ ابونعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن محمد بن حسن، یحییٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، تمام بن قحح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد عربی ﷺ کے صحابہ کرام کو پایا ہے۔ بالفرض اگر وہ تمہارے پاس دنیا میں واپس آ جائیں تو تمہاری آذان کے سوا آج تمہاری کسی چیز کو بھی پہچان نہ سکیں گے جن پر تم عمل پیرا ہو۔

۲۳۷۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سعید، یحییٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، شداد بن سعید ابوظہرہ راہبی کے سلسلہ سند سے مذکور ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے ایسے ہیں صحابہ کرام کو پایا ہے جنہوں نے نبی ﷺ کی معیت میں دوسروں کو نیزہ مارا یا خود نیزے کا زخم کھایا۔ یا لکھوار دوسروں کو ماری یا خود لکھوار کا گھاؤ کھایا۔

۲۳۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شیبان بن ابی شیبہ، ابولہلال، معاویہ بن قرہ نے فرمایا: میرے والد صاحب اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے: اے بیٹو! جب تم نماز عشاء پڑھاؤ سو جاتا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ رات کی بھلائی نصیب فرمائے۔

۲۳۷۹- ابونعیم اصفہانی، عمر بن احمد بن شاہین، عبد اللہ بن محمد بنوفی، عبید اللہ بن عمر، عون بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ کونسا عمل افضل ہے شکر کا، مجلس نے اتفاق کر لیا کہ قیام افضل عمل ہے۔ میں نے کہا: ترک محارم افضل عمل ہے، فرمایا: اس پر حسن بصری رحمہ اللہ کو تنبیہ ہو اور فرمایا: ہاں پھر درجہ بدرجہ فلاں چیز اور پھر فلاں چیز۔

۲۳۸۰- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوبکر یب، بخاری، عبد اللہ بن میمون بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو ایک دن میں سینے بھر کا رزق عطا فرمادیتے ہیں بندہ اگر رزق کو درست استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ہاتھوں میں دہکتی پیدا کر دیتے ہیں وہ اور اس کا عیال پورا مہینہ خیریت سے گزارتا ہے۔

۲۳۸۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر یب، حسن بن جعفر قنات، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، حجاج بن اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو نے صحابہ کرام کو رزق عطا فرمایا اور تو ان سے راضی رہا ہمیں بھی اسی طرح رزق عطا فرماتا کہ ہم تیری طاعت میں عمل کر سکیں اور ہم سے راضی رہے۔

۲۳۸۲- ابونعیم اصفہانی، حسن بن علی الوراق، یزید ابن عبد الرحمن کا تب، محمد بن ثنی، محترم بن سلیمان، سلیمان، مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک

مرتبہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ مجھے ملے میں موسیٰ بن یونس کے لئے چارے کا بندوبست کر کے واپس آ رہا تھا، انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے اہل خانہ کے لئے فلاں فلاں چیز خریدنے گیا تھا۔ فرمایا: کیا یہ سب حلال طریقے سے حاصل کر کے لائے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں، فرمایا: مجھے وہی دن زیادہ پسند ہے جسکی رات میں اللہ کی عبادت ہو اور دن کو روزہ رکھا ہو۔

۲۳۸۳- معاویہ بن قرہ کا خواب اور اس کی تصدیق میں آپ کی وفات..... ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد ان، ائق بن ابراہیم شیبہ، قریش بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ بن قرہ سفر سے واپس تشریف لائے اور اپنے بیٹے ایسا بن معاویہ بن قرہ کے پاس گئے فرمایا: میرے لئے آج کے دن مناسب نہیں کہ میں زندہ رہوں چونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ابو مریم سے والد صاحب ہم دونوں مقررہ نشان تک پہنچنے کے لئے دوڑ لگائے جا رہے ہیں تاہم مقررہ نشان تک ہم دونوں اکٹھے پہنچے ہو آج میں اپنے والد کی عمر کو پہنچا چکا ہوں، چنانچہ معاویہ بن قرہ کو اسی دن گھر سے میت کی حالت میں نکالا گیا۔

۲۳۸۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، ائق بن دیمیر، جوہری، یونس بن محمد شیبہ بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: قوم کے سرداروں کے ساتھ بیٹھا کرو چونکہ دوسروں کی شہادت ان کی عقول پہنچتا اور کامل ہوتی ہیں۔

۲۳۸۵- چند روایات اور حکمت کی باتیں..... ابو نعیم اصفہانی، ابو علی حسین بن محمد زجاجی قتیہ طبری، عبدالرحمن بن محمد بن اورلیس، محمد بن وہب، منہال بن حکیم، شیبہ بن شیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ رحمہ اللہ سے کہا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں، جواب دیا: تو مجھ سے محبت کیوں نہیں کریگا میں تمہارا پروردگار ہوں اور نہ ہی تمہارے ساتھ کوئی قرابت ہے۔ (یعنی قرابت یا پڑوس کی وجہ سے ہو جاتی ہے سو یہ دونوں چیزیں تمہارے لئے مجھ میں نہیں)۔

۲۳۸۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی محمد بن حسن بن ظہیر، محمد بن ابی سری، مروان بن محمد بن ولید، خالد بن ولید..... معاویہ بن قرہ نے فرمایا: لوگ درس و تدریس کی مجالس کا انعقاد کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں جہاد کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں قیامت کے دن لوگوں کو ان کی عقلوں کے بقدر عطا ہوگا۔

۲۳۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عباس بن احمد بن محمد المرزوقی، ابو بکر بن ابی شیبہ، بشیم، عوام بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: دین میں جھگڑے کھڑے کرنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲۳۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ائق، محمد بن سحلی، محمد بن مندر، محمد بن معمر، ہارون بن اسماعیل خزاز، علی بن مبارک کے سلسلہ سند سے معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حکمت میں لکھا ہے: اپنی عظمت کی کہوتے ہوئے بیوقوفوں کے ساتھ نہ بیٹھو اور اپنی بے توفی کے ہوتے ہوئے علماء کے ساتھ مت بیٹھو۔

۲۳۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یوسف بن عرق، سوادہ بن حیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو علم کو لکھتے نہیں ان کے علم کو علم نہیں شمار کیا جاتا۔

۲۳۹۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ثنی، عبدان بن بشر، ابو قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن قرہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اس آدمی کو جو علم کو لکھتے نہیں، عالم نہیں شمار کرتے تھے۔

۲۳۹۱- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبید اللہ بن معاذ، معاذ، بسطام بن مسلم کے سلسلہ سند سے معاویہ بن قرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں: قرہ نے فرمایا کہ اے بیٹا! جب تم کسی خیر و بھلائی کی مجلس میں بیٹھے ہو اور تمہیں اس مجلس سے اٹھنے کی

ضرورت پیش آجائے تو آٹھ وقت السلام علیکم کہو گا کہ تو بھی اس مجلس کو ملنے والے ثواب میں شریک رہے۔

### مسانید معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ

معاویہ بن قرہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں، ان کی صحاح روایتیں عموماً انس بن مالک سے مروی ہیں اور یہ روایات متفق علیہ بھی ہیں جو ضعیف میں ہیں۔

۲۳۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، ابوہریرہ، شعبہ، ابویاس معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! صرف آخرت کی زندگی اصل ہے، انصار اور مہاجرین کو اچھا اور نیک بناوے۔  
 ۲۳۹۳- ابو نعیم اصفہانی، قاروق ظنابی، ابومسلم کشی، ابوعمر خوشی، سلام طویل، زید اممی، معاویہ بن قرہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے: جنین اقدس کو امیں ہاتھ سے پونچھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے: ۳

بسم اللہ الذی لالہ الاھو الرحمن الرحیم اللھم اذهب عنی الھم والحزن

اس اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ رحمن و رحیم ہے اے اللہ! مجھ سے میرے غم و وزن کو دور کر دے۔

معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے، معاویہ سے روایت کرنے میں زید اممی معتقد ہیں۔

۲۳۹۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوالفتح ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، علی بن فضل، یونس بن عبید، معاویہ بن قرہ اپنی اس سند سے اپنے والد کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا: یا رسول اللہ! جب میں کسی بکری کو لٹکر ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر بھی رحم فرمائیں گے۔ ۳  
 معاویہ سے عبدالعزیز بن مختار، بجاج بن اسود اور زیاد بن خرق بھی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۲۳۹۵- ابو نعیم اصفہانی، علی بن احمد واسطی، اسلم بن اسلم، احمد بن محمد بن ابی حنیفہ، محمد بن ابی حنیفہ، بجاج بن اسود، عبد اللہ بن مختار، معاویہ بن قرہ، قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میں کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹاتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری پر اگر تو نے رحم کیا اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر رحم فرمائیں گے۔ ۳

۲۳۹۶- ابو نعیم اصفہانی، بشر بن علی بن علی امی اطی، عبد اللہ بن نصر انطاکی، الحسن بن سیدی الطباع، مالک بن انس، زیاد بن خرق، معاویہ بن قرہ، قرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے قرہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں بکری ذبح کرتا ہوں مجھے اس پر رحم آجاتا ہے ارشاد فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرو گے اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم کرے گا۔ ۵

مالک کی یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، بسطام بن مسلم، معاویہ بن قرہ، قرہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ عمرہ کیا ہمارے پاس کھانے کو صرف دو سیاه چیزیں تھیں، پھر کہا: کیا تم جانتے ہو وہ دو سیاه چیزیں

۱۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۱۷، ۳/ ۵۰۶، ۵۰۳، ۵۱۳، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۹، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸

۲۔ فتح الباری ۷/ ۱۱۸، ۳۹۲، ۱۱/ ۲۴۹

۳۔ کنز العمال ۱۵۹۱۵

۴۔ ۵/ ۳۱۳، مسند الامام احمد ۳/ ۳۲۶، ۵/ ۳۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۲۳، ۲۴، والترغیب والترہیب ۳/ ۲۰۴، وکنز العمال ۱۵۶۱۳، ۱۵۶۲۳

کیا ہیں؟ میں نے جواب دیا ہم نہیں جانتے، کہا مجھ اور پانی۔

آنحضرت نے یہ حدیث روح سے روایت کی ہے۔

۲۳۹۸۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد الحافظ، عمر بن عبداللہ زبیدی، اسحاق بن اسحاق، جعفر بن سلیمان، بطام بن مسلم، معاویہ بن قرظہ مشلی مذکورہ بالا کے اپنے والد قرظہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۹۹۔ بتوں کے پیجاڑیوں کے ساتھ شیطان کا کھیل۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد ان، حسن بن سفیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن جعفر، ازہر بن سنان، شیب بن محمد و اسع، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے قرظہ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا میں اسلام لانے کی نیت سے آیا۔ میں نے کہا شاید میں بھی اسلام میں دو یا تین آدمیوں کو داخل کر لوں۔ چنانچہ میں مدینہ میں "مجمع النساء" کی جگہ آ گیا اچانک میں نے ہستی کے چرہ اے کو دیکھا وہ کہہ رہا تھا: اے ہستی والد! میں تمہاری کمریاں نہیں چراؤں گا چونکہ ہر رات بھیڑیا آتا ہے اور ایک کبریٰ لے اڑتا ہے حالانکہ تمہارا بت سانسے کھڑا دیکھ رہا ہوتا ہے، وہ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ ہی نفع اور اس میں تمہارا بت ہے اور نہ ہی وہ انکار کرتا ہے۔ قرظہ کہتے ہیں ہستی والے گڈریے کی باتیں سن کر وہ ایسے چلے گئے۔ جب صبح ہوئی گڈریے کا بھگا کا بھگا آیا اور کہہ رہا تھا: خوشخبری! خوشخبری! بیخیز یا تمہارے بت کے سامنے جکڑا پڑا ہے بغیر پھندے کے۔ ہستی والے بھی وہاں پہنچ گئے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا چنانچہ انہوں نے بھیڑیا قتل کیا اور اپنے بت کو سجدہ کیا اور کہنے لگے: اے ہا سے عذاب تو اسی طرح کرتا رہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور انہیں سارا واقعہ سنایا۔ ارشاد فرمایا: شیطان نے ہستی والوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف شیب بن محمد سے لکھی ہے ازہر متفق ہیں۔

۲۵۰۰۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر رضی، حفص بن عمر خوشی، سلام، زید الحمی، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے معقل بن یسار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جاؤ میں نے نیازی سے تیرے دل کو بھردوں گا اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری نہ اختیار کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو مشغولیت سے بھر دوں گا۔

۲۵۰۱۔ ابونعیم اصفہانی، علی بن احمد بن عثمان بصری، محمد بن خالد راہبی، محمد بن احمد بن حکم، حکم بن مروان، سلام بن سلیم، زید الحمی، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے معقل بن یسار کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دن بھی ابن آدم پر آتا ہے اس میں اسے آواز گائی جاتی ہے: اے ابن آدم! میں جدید مخلوق ہوں، تو جو بھی عمل کرے گا میں تجھ پر عمل گواہ ہوں گا۔ لہذا مجھ میں تو عمل اچھا کر لے تاکہ کل میں تیرے حق میں گواہی دوں، اس لئے کہ جب میں گزر جاؤں گا پھر تو مجھے سچی نہیں دیکھ سکے گا۔ پھر رات بھی اسی طرح کا دم لگا دیتی ہے۔ معاویہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے روایت کرنے میں زید متفق ہیں۔ مرفوع کا صرف یہی ایک طریق ہے۔

۲۵۰۲۔ ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مسعود جوہری، عاصمہ بن سلیمان، سلام طویل، زید الحمی، معاویہ بن قرظہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے حق میں نظر نہیں کرتا ہوں تا وقتیکہ میرا بندہ میرے حق میں نظر نہ کرے۔ مع

۱۔ العلل المصاحیہ لابن الجوزی ۲/ ۳۱۷۔ والکامل لابن عدی ۳/ ۱۲۷۔ وعلل الحدیث لابن ابی حاتم ۱۸۷۶۔

۲۔ تفسیر القرطبی ۱۲/ ۳۵۳۔ وکنز العمال ۳۳۱۶۱۔

۳۔ فی کنز العمال ۳۳۱۷۲۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۲۱۲۔



معاذیہ بن قمرہ کی یہ حدیث غریب ہے اور زید روایت میں ان سے مستقر وہیں۔ ابن عباس کی حدیث نبی ﷺ سے مرفوع صرف اسی طریقہ استاد پر ہے۔

### (۱۹۵) ابورجاء عطارودیؓ

تابعین کرام میں سے ایک ابورجاء عطارودی رحمہ اللہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں کافی لمبی عمر سے نوازا تھا قرآن وحدیث کے بے مثال عالم، نیکو کار اور عبادت گزار تھے، جب نبی ﷺ کی دعوت پہنچی اسے صدق دل سے قبول کیا اور اقبال ووصول کے ساتھ اس پر ثابت قدم رہے۔

(ابورجاء عطارودی ان مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا لیکن آپ ﷺ کو نہ پاسکے۔ اصغر) کہا گیا ہے کہ تصوف وصول حق تک پہنچنے کے لئے قبول پیغام رسول کا نام ہے۔  
۲۵۰۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، عمارہ المعولنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء عطارودی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

بعث النبی ﷺ وانا حماسی بدعو الی الجنة.

نبی ﷺ بعث ہوئے اور میں پانچواں آدمی ہوں جو جنت کی طرف بلائے گا۔

۲۵۰۴- آپ ﷺ کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے جنوں میں سے کیا کوئی باقی ہے؟ ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن سعید، کثیر بن عبداللہ ابی ابوشام کہتے ہیں ہم حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس تھے اور ابن سیرین رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے۔ دو آدمی داخل ہوئے کہنے لگے: ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے ایک شے کے متعلق کچھ دریافت کریں! حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: پوچھ لو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ کہنے لگے: کیا آپ کو ان جنات کے بارے میں علم ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ حسن بصری رحمہ اللہ مسکرائے لگے اور فرمایا: مجھے گمان نہیں تھا کہ کوئی مجھ سے یہ سوال کرے گا، لیکن تم ابورجاء عطارودی کے پاس جاؤ۔

۲۵۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حاتم بن حبلہ، ابو عباس مران، یحییٰ، کثیر بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ہم ابورجاء عطارودی کے پاس آئے ہم نے انہیں کہا: کیا آپ کو ان جنات کا علم ہے جنہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، کیا ان میں سے کوئی باقی ہے؟ فرمایا: میں تمہیں اس بارے میں عجیب خبر دیتا ہوں:

ایک مرتبہ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ ہم نے اپنے خیمے گاڑے اچانک ایک سانپ حالت اضطراب میں دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ مر گیا اور میں نے اسے دفن کیا! اچانک میں نے بہت ساری آوازیں سنیں: السلام علیکم! السلام علیکم! جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا تھا میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا: ہم جنات ہیں۔ اللہ تمہیں ہماری طرف سے جزائے خیر دے تم نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ جواب ملا: وہ سانپ جسکو تم نے دفن کیا ہے یہ آخری جن باقی رہ گیا تھا جس نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پھر ابورجاء رحمہ اللہ کہنے لگے: آج میری عمر ۳۵ سال ہے۔

۲۵۰۶۔ قبل الاسلام مشرکین کی حالت کا اندازہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن عبد الوہاب، ابو عباس سمران، فضل بن غسان، وہب بن جریر کے سلسلہ سند سے جریر کہتے ہیں میں نے ابو جابر رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر پہنچی ہم اس وقت اپنے چشمے ”سند“ نامی پر جمع تھے۔ ہم اپنے اہل و عیال کو لے کر ایک قبیلہ کی طرف بھاگ گئے اس دوران میں لوگوں کے پیچھے پیچھے رہا۔ اچانک مجھے ہرن کے تازہ پائے ملے میں انہیں اٹھا کر بیوی کے پاس لایا اس سے پوچھا کیا تیرے پاس جو ہیں؟ کہنے لگی برتن میں کچھ باقی بیچے ہوئے تھے، معلوم نہیں ابھی ہیں یا نہیں، دیکھتے تو تمہاری بھر جو بیچے ہوئے تھے۔ میں نے جو دو پتھروں پر بیٹھ لئے، پتھر وہ جو اور پائے ایک دہائی میں ڈال دیئے پھر میں ایک اونٹ کی طرف اٹھا اور اسکی رگ چاک کر کے اس سے خون نکالا پھر اسے بھی دہائی میں ڈال کر اس کے نیچے آگ جلانا شروع کی اور ایک لکڑ سے میں نے اسے بلایا اور پھر ہم نے کھالیا۔ ایک آدمی پوچھنے لگا اسے ابو جابر! آپ نے خون کا ذائقہ کیا پایا تھا؟ جواب دیا نہیں۔

۲۵۰۷۔ ابو نعیم، ابو احمد محمد بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، مجز بن عون، یوسف بن علیہ، علیہ کہتے ہیں میرے والد صاحب ایک مرتبہ ابو جابر کے پاس گئے۔ ابو جابر نے ہمیں حدیث سنائی کہ:

نبی ﷺ کی بعثت کے زمانے میں ہم اپنے ایک چشمے پر تھے، ہمارا ایک گولائی میں تراشا ہوا بت تھا جسے ہم نے کجاوہ میں لاد لیا تھا۔ ہم اس چشمے سے ایک دوسری جگہ کی طرف متقل ہونے لگے۔ راستی زمین سے گزرتے وقت پتھر کا بنا ہوا وہ بت کھٹک کر ریت میں گر پڑا اور پھر ریت میں دفن کر غائب ہو گیا۔ منزل مقصود پر پہنچ کر ہم نے بت کو گم پایا۔ سو ہم اسکی تلاش میں واپس نکل پڑے۔ چنانچہ ہم نے بت ریت میں دفن ہوا نکال لیا، یہی وہ پہلی بات تھی جو میرے اسلام قبول کرنے کا سبب بنی۔ میں نے کہا یہ کیسا مجبود ہے جو ریت سے اپنا دفاع نہیں کر سکتا حتیٰ کہ ریت میں گم سم ہو گیا بخدا! یہ تو بہت برا مجبود ہے، جبکہ ایک بکری اپنی حیاء (شرم گاہ) کا دفاع اپنی ذم سے کر لیتی ہے۔ بس یہی بات میرے اسلام لانے کا سبب بنی اور میں مدینہ کی طرف واپس لوٹ آیا لیکن جب تک رسول اللہ ﷺ اوقات پا چکے تھے۔

۲۵۰۸۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سمران، احمد بن حسن خراش، مسلم بن ابراہیم، ہمارہ وحوالی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو جابر رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ریت جمع کرتے اور پھر اس پر دودھ دوہتے اور اسکی عبادت کرنا شروع کر دیتے بسا اوقات کوئی سفید پتھر تلاش کر کے اس کی عبادت کرنے لگتے اور کچھ عرصہ کے بعد پھر اس کو پھینک دیتے۔ نیز ہم جاہلیت میں حرم شریف کی اتنی تعظیم کرتے تھے جتنی تم اب بھی نہیں کرتے۔

۲۵۰۹۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبید اللہ بن احمد بن حنبلہ، محمد بن عبد الملک، ابو علی حنفی، مسلم بن رزین کہتے ہیں کہ میں نے ابو جابر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ جاہلیت میں ہم مٹی جمع کرتے اور اس کے درمیان میں ایک گڑھا بناتے پھر انہیں دودھ دوہتے اور اس کے ارد گرد جمع ہو کر اسکی عبادت کرتے اور یوں کہتے: ۱۔ مجبود! ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں سوائے خدا کے جبکہ تو اس مالک ہے وہ تیرا مالک نہیں۔

۲۵۱۰۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعدان، کبیر بن بکار، ترہ بن خالد کہتے ہیں میں نے ابو جابر رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو تیرا مارتا حتیٰ کہ مجھے سخت افسوس ہوا کہ اے کاش وہ تیرا تک پہنچنے سے پہلے ہی لوٹ گیا ہوتا۔

۲۵۱۱۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبلہ، احمد بن حنبلہ، ازہر، ابن عون کہتے ہیں میں نے ابو جابر کو کہتے سنا: میں اپنے بعد کسی چیز کی تمنا نہیں کرتا صرف ایک چیز کی کہ میں پانچ مرتبہ اپنے رب عزوجل کے لئے اپنے چہرے کو خاک آلود کر لوں۔

۲۵۱۲- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن عبد اللہ رستہ، محمد بن حمید بن حساب، حماد بن زید، ابویوب کہتے ہیں میں نے ابورجاء رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: بخدا مؤمن فی نفسہ اونٹ کے بیٹھنے سے بھی زیادہ عاجزی و انکساری کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۵۱۳- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد الصمد، ابوشیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ ہمارے ساتھ قیام پر رمضان میں ہر دس دنوں میں ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

۲۵۱۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل، حمید بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعدی ابو عثمان، یحییٰ بن عمار کہتے ہیں: میں نے ابورجاء عطار دی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابورجاء! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ اپنے اوپر نفاق کا خوف رکھتے ہوں؟ جواب دیا میں نے صحابہ کرامؓ میں سے بہت اچھے حضرات کو پایا ہے۔ ابو عثمان کہتے ہیں کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے عمرؓ بن خطاب کو پایا ہے اور کہا کرتے تھے کہ عمرؓ بہت اچھے شدت پسند تھے، بہت اچھے شدت پسند تھے۔

۲۵۱۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، متقن، شعیب بن درہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن عباسؓ کے آنسو بہنے کی جگہ بوسیدہ تھے کی طرح ہو گئی تھی۔

۲۵۱۶- ابونعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن عباس، ابراہیم بن اہلق، حربی، ہارون بن معروف، ضمیرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے منقول ہے کہ میرے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ اپنے بیٹوں کے ساتھ ابورجاء عطار دی رحمہ اللہ کے پاس گیا اس سے پہلے میں نے اپنے بیٹوں کو اچھا لباس پہنایا اور انکی حالت کو بہتر بنایا۔ میں نے ابورجاء رحمہ اللہ سے کہا: اللہ سے میرے بیٹوں کے بارے میں برکت کی دعا کیجئے! چنانچہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! تو نے ان کی روئیدگی کو بہتر بنایا ان کی کٹائی کو بھی بہتر بنا۔

۲۵۱۷- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ابویوب، محمد بن اسماعیل، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابورجاء رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے آگاہ کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ عوام الناس کو وہی تباہی قحطے سنا تے رہتے ہیں جس سے وہ انہیں کتاب اللہ کے بارے میں تحکات میں ڈال دیتے ہیں ایسا مت کرو بلکہ کتاب اللہ کی اتباع کرو اور پھر لوگوں کو آزاد چھوڑ دو چونکہ ان کو بھی ضروریات اور اہل خانہ سے نمٹنا ہوتا ہے۔

۲۵۱۸- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، ابن ابی عدی۔ عوف کہتے ہیں میں نے ابورجاء سے کہا: میں چیکے سے ایک چور کو جھاٹتا رہا اور وہ میرے گھر میں نقب زنی کر رہا تھا میرے پاس ایک نساہت پتھر بھی تھا۔ ابورجاء نے فرمایا: یہ نساہت اس پر گرا دیتے تال۔ کہا: میں سمجھا کہ یہ مسلمان ہے۔ فرمایا: اسلام کہاں؟ اسلام تو وہ دیوار کے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

### مسائید ابورجاء عطار دی رحمہ اللہ

ابورجاء رحمہ اللہ کی اکثر مسائید عمرؓ بن خطاب اور عبد اللہ بن عباس سے مروی ہیں تاہم ابن عباسؓ سے منقول چند روایات درج

ذیل ہیں:

۲۵۱۹- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اہلق، قتیبہ، جعفر بن سلیمان، جعدی ابو عثمان، ابورجاء عطار دی کے سلسلہ سند سے ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا رب نہایت رحیم ذات ہے سو جس آدمی نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس نے نیکی کی نہ ہو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ نیکی کرے تو اسے دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا ارتکاب نہیں کیا تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اگر اس برائی کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے کھاتے میں صرف ایک برائی لکھی جاتی ہے یا منادی جاتی ہے۔ اللہ کے ہاں تو وہی ہلاک ہوتا ہے جو واقعہ ہلاک ہو۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسے مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے امام احمد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن سعید سے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔  
 ۲۵۲۰- ابویقین اصمغہانی، ابوبکر بن مالک، بشر بن موسیٰ، ہودہ بن خلیفہ، عوف، ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ  
 نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی پس میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء لوگ ہیں۔  
 عوف نے ابورجاء سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔ قتادہ سے اس کا تابع بھی ثابت ہے جبکہ ایک جماعت یہ حدیث  
 عمران بن حصین اور ابن عباس سے روایت کرتی ہے۔

۲۵۲۱- ابویقین اصمغہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شیب، جریر بن حازم، مسلم بن زبیر، حماد بن سنان، سحر بن جویریہ،  
 ابورجاء کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین اور ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی اچانک  
 میں کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء ہیں اور مجھے جہنم دکھائی گئی جبکہ اہل جہنم کی اکثریت عورتیں ہیں۔  
 ۲۵۲۲- ابویقین اصمغہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن یقوت، بن سورۃ البقرہ اوی، محمد بن ابراہیم بن بکر، یحییٰ بن یسری، ابولید خلیسی، سالم بن  
 زبیر، ابورجاء کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا  
 رکھی ہے بتا دو کیا ہے؟ ابن صیاد بولا: "دوخ (دھواں)" آپ ﷺ نے فرمایا: دفع ہو جائے۔  
 ابورجاء کی یہ حدیث صحیح عزیز ہے، سالم متفقہ ہیں۔ بخاری نے بھی اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۲۳- ابویقین اصمغہانی، احمد بن سندی بن بحر، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید اللہ بن حافظ، بشر بن ولید، زکریا بن حکیم، حطی، ابورجاء عطار دی  
 کے سلسلہ سند سے ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قوز نہ کہنا کرو چونکہ قوز شیطان ہے لیکن اللہ کی قوس کہا  
 کرو وہوہ اہل زمین کے لئے امن کا پیغام ہے۔  
 ابورجاء کی یہ حدیث غریب ہے اور زکریا بن حکیم نے اسے صرف مرفوعاً روایت کیا ہے۔

### (۱۹۶) ابوعمران عبدالملک بن حبیب جوئی رحمہ اللہ

تاہمین کرام میں سے ایک داعی، بیدار مقرر، اونگھتے ہوؤں کو بیدار کرنے والے، شیطان سے دور بھاگنے والے، ابوعمران  
 جوئی بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ تصوف مشبہ اور بیدار رہنے اور اشتباہ و دوہم سے دوری اختیار کرنے کا نام ہے۔

۲۵۲۴- ابویقین اصمغہانی، محمد بن علی بن حمیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعمران  
 جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: جنہیں اللہ تعالیٰ کے ہارے میں طول بھارت اور حسن طلب دھوکے میں نہ ڈالے اگرچہ تمہیں سختیوں کا کیوں نہ

- ۱۔ مسند الامام احمد ۱/ ۲۷۹۔ ۲۔ سنن الدارمی ۲/ ۳۲۱۔ ۳۔ والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/ ۱۶۱۔ ۴۔ تاریخ بغداد ۹/ ۳۱۵۔
- ۵۔ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۳ و کنز العمال ۱۵/ ۱۰۳۱۵۔
- ۶۔ صحیح البخاری ۳/ ۱۳۴۔ ۷۔ ۱۱۹/ ۸۱۔ ۸۔ صحیح مسلم، و کتاب الذکر والدعاء ۹۳۔
- ۹۔ مسند الامام احمد ۳/ ۳۳۷۔ ۱۰۔ التخریج السابق۔
- ۱۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۵۳۹۔ ۱۲۔ سنن الترمذی ۲۲۳۹ و مسند الامام احمد ۱/ ۳۸۰ و فتح الباری ۱۰/ ۵۶۱۔
- ۱۳۔ الدر المنثور ۶/ ۲۵۔ ۱۴۔ تفسیر ابن کثیر ۷/ ۲۴۱۔
- ۱۵۔ اللالی المصنوعة ۱/ ۳۵۔ ۱۶۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/ ۱۳۳۔ ۱۷۔ القوائد المجموعة ۲۲/ ۳۲۲۔ ۱۸۔ تنزیہ الشریعة ۱/ ۱۹۱۔
- ۱۹۔ و کشف الخفاء ۲/ ۳۹۹۔ ۲۰۔ والادکار ۷/ ۳۲۷۔ ۲۱۔ الاحادیث الضعيفة ۸۷۲۔ ۲۲۔ الدر المنثور للسيوطی ۱۷۵۔

سامنا کرنا پڑے۔

۲۵۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمران تواریخی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ اکفر فرمایا کرتے تھے: امتوں کی غفلت کو نسیمت سمجھو، اس جگہ چلے جاؤ جسے میں جانتا ہوں اور جن امور کو تم نہیں جانتے انہیں عالم الغیب کے سپرد کردو، اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا سامنا کرنا پڑے اور بڑے بڑے امور سے تہرہ آڑا ہونا پڑے۔

۲۵۲۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن حنبل، مسعود بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اولیاء اللہ تکب تکب مٹی تکرے اور بے شک وہ اپنی اہلیہ عمروں کو جیسے کہتے ہوئے ہیں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت و ثواب نصیب فرمائے۔

۲۵۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابن النجیب، و یسار، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے اللہ عزوجل کے فرمان "اسلام علیکم بما صیرتم فعمع عقبن الدار" تمہارے اوپر سلام ہے پوچھ تمہارے صبر کرنے کے پس (جنت) بہت اچھا ٹھکانا ہے، کی تکبیر کے متعلق فرمایا: کہ تمہارے اوپر سلام ہو پوچھ اس کے جو تم نے اپنے دین پر صبر کیا اور دنیا کے بعد بہت اچھا ٹھکانا جنت تمہیں دیا۔

۲۵۲۸- اپنا ایمان اللہ کے پاس امانت رکھو انا۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد احمد بن محمد بن جبلیہ، ابو عباس مرانج، ہارون بن عبد اللہ، یسار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے دلوں میں اپنے ذکر کی بدولت محبت پیدا کرے نیز ہمارے اور تمہارے دلوں کو اس کے مناسب بنا دے تاکہ اس کی طرف مائل ہوتے رہیں۔ ہمارے اور تمہارے اوپر مغفرت جاری کر دے جس طرح ہمارے اور تمہارے اوپر گناہ جاری کئے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز بھی بطور ودیعت رکھی گئی اللہ تعالیٰ نے اکی ضرور حفاظت فرمائی اور میں اپنا دین تمہارا دین، اپنے اور تمہارے اعمال کا خاتمہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ودیعت دیتا ہوں، جس طرح ام موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دے دیا تھا اور یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو اللہ کی ودیعت میں دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ودیعتیں آسمانوں اور زمینوں میں ضائع نہیں ہوتی ہیں بس تمہارے اوپر سلامتی ہو۔

۲۵۲۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سند، محمد بن عباس مؤدب، عبید اللہ بن عمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے آیت "ان لیسنا انکلاؤ جحیم" ہمارے ہاں میرا تکبیر اور بیخوشی ہوتی جہنم ہے، کے بارے میں فرمایا کہ جہنم میں ایسی زنجیروں میں لوگ جکڑے ہوں گے جو بخدا اکبھی نہیں کھولی جائیں گی۔

۲۵۳۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یسار، جعفر، ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگرچہ ہم نے اپروای کا سامنا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کو اپنی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں۔ وہ دنیا سے آہستہ آہستہ چلے، گویا وہ نیزوں کی دھار پر چلے ہوں اور ان کے پیوں کی نازک آنتیں بھوک کی وجہ سے ان کے مونہوں میں آجاتی تھیں۔ وہ اپنی اس جانفشانی سے صرف آخرت کے مستاشی تھے۔

۲۵۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عقیان، ہمام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر آنے والی رات آواز گاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکتا بھلائی والے اعمال کرتے رہو میں پھر قیامت تک واپس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

۲۵۳۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جنت اور دوزخ کے درمیان راستے نہیں ہیں، نہ ہوا رنگ اور نہ پڑاؤ کی جگہیں ہیں، جو جنت سے چونک گیا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔

۲۵۳۳- قیامت کے دن انسانوں کو دیکھ کر جانوروں کی خوشی..... ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیارہ جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث سنائی گئی ہے کہ چوپائے جب بنی آدم کو دیکھیں گے وہ آن حال اللہ بنی آدم اللہ تعالیٰ کے سامنے دو قسموں میں بٹے ہوئے ہوں گے ایک قسم اہل جنت کی ہوگی اور دوسری قسم اہل نار کی تو اس وقت چوپائے نہاں لگائیں گے کہ اے بنی آدم! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آج کے دن ہمیں تمہاری شمشیر نہیں بنایا۔ ہم جنت کی توقع رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی سزا کا ڈر رکھتے ہیں۔

۲۵۳۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن سعید، عبد الرحمن بن محمد بن منصور، محمد بن منصور، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے آیت ”یوسف بنو یعقوب لئن لم یفزعنا منکم خائفۃ“ اس دن تم رہو ہر والاے جاؤ گے اور تم سے کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی، کے بارے میں فرمایا: جس طرح کہ پانی شیشے میں ہو، مگر اللہ تعالیٰ جس کا پردہ کر دے وہ بات چھپی رہے گی۔

۲۵۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبد اللہ بن محمد، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ”ولتسول علینا بعض الاقارب لایخذنا منہ بالیسین ثم لقطعنا منہ الوتین“ (النور ۲۴) اور اگر باعدہ میں ہمارے اوپر کچھ باتیں تو البتہ چلا لیں ہم اسکا دایاں ہاتھ و پیر ہم اسکی رگ جان کاٹ ڈالیں ”پڑھی اور کہنے لگے الوتین معنی دل کی رگ۔ اور آیت ”وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا“ (الاسراء ۸۱) اور جہنم کو ہم نے کافروں کے لئے ٹھکانا بنایا ہے، کے بارے میں فرمایا کنن یعنی قید خانہ بنایا ہے اور ایک تیسری آیت ”اولسی الامیدی والابصار“ (ص ۹۵) وہ انبیاء کرام علیہ السلام ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے“ کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ایدی سے مراد ہاتھوں میں قوت اور البصار سے مراد ہدایت میں بصارت کا حال ہوتا ہے۔

۲۵۳۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیب، محمد بن محمد، سید بن سعید، معتز بن سلیمان، سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ: ”ولتصنع علی عینی“ (الزلزالہ ۳۹) تا کہ میرے سامنے آپ کی پرورش کی جائے، کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں آپ کی پرورش ہو۔

۲۵۳۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن زیاد، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اس قرآن مجید میں ایسے مضامین بیان کیے ہیں اگر وہ مضامین پہاڑوں کے لئے بیان کئے گئے ہوتے تو وہ چکنا چور ہو جاتے۔

۲۵۳۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، بشر بن بلال، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن کو علیہ السلام سے کہا گیا کہ:

• لا اعبدا الارض لاحد بعدک ابداً  
میں زمین پر آپ کے بعد کسی کی عبادت نہیں کروں گا۔

۲۵۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، و بوب بن جریر، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی نے فرمایا: نہیں رلایا کسی شی نے آنکھوں کو اس قدر جتنا کہ علم نے رلایا۔

۲۵۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، سلمہ بنتیو ذکی، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: آنکھوں کو پیلے کی لکھی تقدیر ہی رلائی ہے۔

۲۵۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن احمد، ابو عباس ثقفی، عبداللہ بن ابیہ (احمد بن حنبل)، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ اپنی دعائیں یوں فرماتے تھے: اے اللہ اپنے علم کے بقدر ہماری مغفرت فرما! اس لئے کہ تو ہمارے بارے میں وہ کچھ جانتا ہے جو ہمارے بارے میں کوئی نہیں جانتا، تیرا علم کافی ہے مقبولت کو مکمل کرنے کے اعتبار سے مگر جو تو معاف کر دے اور رحمت فرمائے۔

۲۵۴۲- قیامت میں خدا کی آواز..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس ثقفی، عبداللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبداللہ، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران فرماتے تھے: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم صادر فرمائیں گے کہ ہر ظالم و جاہل، ہر شیطان اور ہر وہ جسکے شرے لوگ دنیا میں ڈرتے تھے کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے پھر انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ان پر جہنم کے دروازے بند کر دیئے جائیں گے۔ بخدا! ان کے قدم کبھی قرآن نہیں پڑھا سکتے۔ بخدا! آسمان کا چوڑا نہیں کبھی نظر نہیں آئے گا۔ بخدا! ان کی آنکھیں سکون کے لئے لٹھ بھر کے لئے بند نہ ہوں گی۔ بخدا! جہنم میں ٹھنڈے پانی کا گھونٹ انہیں چکھنے تک نہ ملے گا، پھر اہل جنت سے کہا جائے گا آج دروازے کھول دو اور شیطان کا ڈر دل سے نکال دو اور اب کوئی ظالم یا جاہل تمہیں نہیں دبائے گا۔ آج کے دن مزے سے کھاؤ اور پیو اس کے بدلے میں جو تم نے گزشتہ دنوں میں کیا۔ ابو عمران کہنے لگے: اے میرے بھائیو! یہی تمہارے دن ہیں۔

۲۵۴۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن عمرو و عسقلانی، ابویومرہ و ضمیرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے کاش مجھے علم ہوتا کہ ہمارے رب عزوجل نے اہل خواہشات کی کونسی چیز دیکھ کر ان کے لئے جہنم واجب کر دی ہے؟

۲۵۴۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، محمد بن ابی بکر مقدی، بشر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی نے کسی اللہ والے کا قول نقل کیا ہے کہ جو آدمی موت کو اپنے دل کے قریب کرتا ہے وہ اپنے اعمال کی کثرت کا طالب ہوتا ہے۔

۲۵۴۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کو بھیجا گیا تو پریشان ہو گئے اور ارشاد فرمایا: میں موت کی وجہ سے پریشان نہیں ہوں لیکن میں اس لئے پریشان ہوں کہ موت کے وقت میری زبان ذکر اللہ سے روک دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام کی تمہیں بیٹھیاں تھیں فرمایا: اے میری بیٹیو! میرے بعد نبی اسرائیل تمہارے اوپر دنیا کو پیش کریں گے تم دنیا کو قبول نہ کرنا، یہ روٹی مثل دل کے استعمال کرنا اور اسی سے گزارہ کرنا تم جنت میں پہنچ جاؤ گی۔

۲۵۴۶- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد، احمد بن محمد حسین، سلیمان بن داؤد و قزاز، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے معبود آج میں کیسے صبح کروں؟ تیرا دشمن شیطان مجھے پیش آتا ہے اور کہتا ہے: اے داؤد! جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اس وقت آپکی رائے کہاں ہوتی ہے۔

۲۵۴۷- سلیمان کا دنیا کی بادشاہت اور ایک تسبیح کا موازنہ فرماتا..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: سلیمان بن داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ اپنی فون

کے ہمراہ چلے جا رہے تھے اور پرندے ان پر سایہ کئے ہوئے تھے، جن وانس ان کے دائیں بائیں چل رہے تھے کہ اسی اثناء میں بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے گزرے۔ وہ کہنے لگا: اے ابن داؤد! بھلا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان بادشاہت عطا فرمائی ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے اکیلی بات سنی اور ارشاد فرمایا: نامہ اعمال میں ایک تسبیح کا ہونا افضل ہے ابن داؤد کی بادشاہت سے۔ چونکہ ابن داؤد کی بادشاہت ختم ہو جانے والی ہے جبکہ تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

سلیمان علیہ السلام کوڑھیوں اور تیشوں کو صاف شفاف میدانے کی روٹی نکھاتے تھے جبکہ خود جو کی روٹی تناول فرماتے تھے جس دن ان کی وفات ہوئی دینار چھوڑا اور نہی کوئی درہم۔

۲۵۲۸- نہیت کا علم فرشتوں کو بھی نہیں..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی نے فرمایا: ملائکہ اعمال کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور آسمان دنیا میں انہیں بیان کرتے ہیں، ایک فرشتہ ندا لگاتا ہے کہ یہ صحیفہ پھینک دے، یہ صحیفہ پھینک دے۔ ملائکہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندے نے نیک بات کی ہے اور اس پر ہم نے اس کی حفاظت بھی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے میری ذات کا ارادہ نہیں کیا۔ فرشتہ دوسرے آواز لگائے گا کہ فلاں کے لئے ایسا ایسا لکھ دے، پھر کہے گا: اے میرے رب! اس نے یہ عمل تو نہیں کیا پھر کیوں نامہ اعمال میں لکھا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے اس نے اس عمل کی نیت کی ہے۔

۲۵۲۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، محمد بن سحی بن مندہ، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر طرح کا تعلق ختم ہو جائے گا صرف اللہ تعالیٰ کا تعلق باقی رہے گا۔

۲۵۵۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان و محمد بن احمد، محمد بن اسلم، حمید بن مسعد، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جوئی نے فرمایا: ابو موسیٰ اشعری کے پاس ہدیہ بھیجا گیا انہیں کھنڈے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ڈبے کھلوائے ان میں سے ایک ڈبہ لیا اور اس میں سے پکھا۔ فرمانے لگا: اسے واپس کرو اسے واپس کرو ہم اسے نہیں چکھیں گے۔ قریش اسی پر تو ایک دوسرے کو ذبح کرتے رہے ہیں۔

۲۵۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو یوسف بن محمد بن عبد اللہ بن محمد مفتولی مقبری، حادب بن ابی بکر، محمد بن شعیب، مرحوم عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے فرمایا: زمین آگ بن جائے گی اس کے لئے تم نے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وان منکم الا وادھا کمان علسی ربک حتما مقضیا، ثم ننحی الذین اتفقوا ونذر الظالمین فیہا حسیبا" (مریم ۷۷) اور تم میں سے ہر ایک نے اس جہنم کے اوپر سے ہو کر گزرتا ہے، یہ فیصلہ تیرے رب پر لازم ہے، پھر پرہیزگاروں کو ہم نجات دیں گے اور ظالموں کو جہنم میں گرتا رہنے دیں گے۔

۲۵۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، قطبن بن نسیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی انسان کی طرف نہیں دیکھتا، مگر اس پر رحم ضرور کرتا ہے۔ اور اگر اہل ناری کی طرف نظر کرے لامحالہ ان پر ضرور رحم فرمائے لیکن اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ وہ اہل ناری کی طرف نہیں دیکھے گا۔

۲۵۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے چار نفوس قدسیہ کو پایا ہے اور میں نے جتنے حضرات کو پایا ہے وہ ان میں سے افضل ترین ہیں۔ چنانچہ وہ مکروہ سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے: اے اللہ! ہمیں آگ سے آزاد کرو۔ وہ فرماتے تھے: آگ سے وہ آزاد کیا جاتا ہے جو آگ میں داخل ہوا ہوتا ہم صحابہ کرام یوں فرمایا کرتے تھے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔



۲۵۵۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "ان شجرۃ الزقوم" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم زقوم کے درخت سے جب بھی کچھ کھائے گا تو آگ سے زقوم کا درخت اسے پھیلے گا۔

۲۵۵۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبش، عبد اللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عمران رحمہ اللہ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ اپنی قوم بنی اسرائیل کو وعظ کیا جس سے کہ ایک آدمی نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ صاحب قمیص سے کہہ دیجئے: وہ اپنی قمیص نہ پھاڑے تاکہ مجھے اپنا دل سامنے دکھاتا پھرے۔

### مسائید ابو عمران جوئی رحمہ اللہ

ابو عمران جوئی نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے ملاقات کی اور خصوصاً انس بن مالک، جندب بن عبد اللہ، عائذ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے احادیث روایت کی ہیں۔ تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۲۵۵۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، حامد بن شعیب، سعید اللہ بن عمر، خالد بن حارث، ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن فضال، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، ابو عمران جوئی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے کم تر عذاب والے سے پوچھیں گے کیا اگر تیر نے پاس زمین بھر کے خزانے ہوں تو کیا تو وہ سب اس عذاب کے بدلے نہ کر خلاصی پائے گا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار فرماتے گا: میں نے تو تجھ سے اس سے بھی کم تر شی کا سوال کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا جس کا تو نے آدمی کو صلب میں بھی اقرار کیا تھا لیکن تو نہ مانا اور شرک کرنے پر ڈنار پائیا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری نے قیس بن حفص داری عن خالد بن الحارث سے اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عقیان، حسن بن محمد بن کیسان و محمد بن محمد وطی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبد الرحمن بن سلام جمحی، حماد بن سلمہ، ثابت و ابو عمران جوئی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم سے (ثابت کی روایت کے مطابق دو آدمی اور ابو عمران کی روایت کے مطابق) چار آدمی نکالے جائیں گے انہیں رب عزوجل کے رو برو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم واصل کرنے کا حکم صادر فرمائیں گے۔ چنانچہ فرشتے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے اچانک ان میں سے ایک آدمی پیچھے مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: پس اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دیں گے۔  
یہ حدیث صحیح ہے اور امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اسکی تخریج کی ہے۔

۲۵۵۸- حضور ﷺ کی آسمانوں پر سیر۔ حبیب بن حسن، خلف بن عمرو، العکرمی و بہل بن عبد اللہ العسری، سعید بن منصور، ابو قتادہ، حارث بن ابی سعید کی سند سے مروی ہے کہ ابو عمران جوئی انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں پیشا ہوا تھا کہ اچانک جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور میرے کانہوں کے درمیان ہاتھ مارا۔ میں ایک درخت کی طرف اٹھا

آئیں پرندے کے گھونسلوں کی طرح دو جگہوں بنی ہوئی تھیں چنانچہ ایک جگہ میں میں بیٹھ گیا اور دوسری میں جبریلؑ میں بلند ہوتا گیا حتیٰ کہ (مشرق و مغرب کی) دونوں جانبین بھر گئیں میں اپنی کروٹ بدلتا رہا اور اگر میں چاہتا تو آسمان کو چھو سکتا تھا، میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف توجیہ کی وہ اپنی جگہ پر چمپے ہوئے ہیں میں نے ان کا علمی فضل پہچانا۔ پس میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے ایک عظیم الشان نور دیکھا، میرے ورے پر دے ڈال دیے گئے جنہیں موتیوں اور یاقوت کے ساتھ مزین کیا گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چاہا وہی کیا۔

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو صرف ابو عمران سے نقل کیا ہے۔

۲۵۵۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن محمد بن محمد بن زکریا غلابی، حکم بن اسلم، معتمر بن سلیمان تمیمی، سلیمان، ابو عمران جونی کے سلسلہ سند سے جناب ابن عبد اللہ کلبلی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قسم اٹھا کر کہا: اللہ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے میرے متعلق قسم کھائی ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا، میں نے فلاں آدمی کی مغفرت کر دی ہے اور قسم اٹھانے والے کی بات لغو کر دی ہے۔

یہ حدیث ثابت ہے یہ حدیث تابعی تابعی سے روایت کرتا ہے چونکہ سلیمان اور ابو عمران دونوں تابعی ہیں یہی حدیث حماد بن سلمہ نے ابو عمران سے موقوف روایت کی ہے گویا مرفوعاً روایت کرنے میں سلیمان متحرک ہیں۔

۲۵۶۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد علی بن عبد العزیز، ابو نعیم، حارث بن عبید ابوقداسہ، ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحاق بن ابراہیم، عبد العزیز بن عبد الصمد الحمیری، ابو عمران جونی، ابو بکر بن عبد اللہ بن قیس کی سند سے۔۔۔۔۔ ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چشتیں چاندی کی بنی ہوئی ہیں ان دونوں کے برتن چاندی کے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے وہ بھی چاندی کا بنا ہوا ہے اور دو چشتیں سونے کی ہیں اسکے برتن اور جو کچھ اس میں ہے سونے کا بنا ہوا ہے۔ جنت عدن میں چشتیوں اور اللہ جبارک و تعالیٰ کے درمیان دیکھنے کے لئے کبریائی کی چادر حائل ہوگی۔ حدیث کے الفاظ الحمیری کے ہیں اور حارث کی روایت میں ہے کہ جنات فردوس چار ہیں دوسونے کی چشتیں ہیں ان کی زریب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے سب سونے کا ہے اور دو چشتیں چاندی کی ہیں ان کی زریب و زینت، برتن اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب چاندی کا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے اسے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۱- نبی ﷺ کے فرمان پر یقین۔۔۔۔۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن خلف، حارث بن ابی اسامہ، ابو خسان مالک بن اسماعیل نهدی جعفر بن محمد بن عمرو انسی، ابو یحییٰ بن یحییٰ، حنظل بن عبد الحمید حماتی، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے۔۔۔۔۔ ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ دشمنوں کے سامنے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے سے ہیں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی پر آئندہ حالت میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابو موسیٰ! کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں اپنی چنانچہ وہ آدمی واپس اپنے ساتھیوں میں واپس چلا گیا اور کہنے لگا میں تمہیں السلام علیکم کہتا ہوں، اس نے اپنی تلوار کا نیام توڑا اور پھر پہل پڑا چنانچہ میدان کا رزار میں تلوار کے جوہر دکھلانے حتیٰ کہ دشمن نے انہیں شہید کر دیا۔

۱۔ فتح الباری ۸۶۰۹، وجمع الزوائد ۷/ ۷۵، والحباک للسیوطی ۱۵۹، وکشف الاستار ۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۶/ ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۶۲، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۹۶، وفتح الباری ۸/ ۶۲۳.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۳۶، وسنن الترمذی ۱۲۵۹، ومسند الامام احمد ۳/ ۳۹۶، ۳۱۰، والترغیب والترہیب ۲/ ۲۹۰، ومشکاۃ المصابیح ۳۸۵۲، وشرح فی السنۃ ۱۰/ ۳۵۳.

یہ حدیث ثابت ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے اسے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۲- قاتل و مقتول دونوں جنت میں اور آپس میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن مکرم، احمد بن ابراہیم دورقی، حنابل بن زید، عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن عبید اللہ، ابو عمران جوئی، ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ اشعری کی روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک فرزند پر تشریف لے گئے۔ میدان کارزار میں ایک مشرک نے ایک مسلمان کو مقابلہ کے لئے پکارا، چنانچہ مشرک نے مسلمان کو شہید کر دیا پھر ایک دوسرا مسلمان مقابلے کے لئے نکلا، اسے بھی مشرک نے شہید کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے رو بہ آ کر کھڑا ہوا اور کہا تم کس وجہ سے قتال کر رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے دین کی خاطر لوگوں سے قتال کر رہے ہیں حتیٰ کہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تم اللہ کے حق کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ مشرک کہنے لگا: بندہ الیہ بہت اچھی بات ہے میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں پھر وہ مسلمانوں کی طرف پلٹ آیا اور مشرکین کے خلاف مملأ اور ہوا حتیٰ کہ اللہ کے حضور شہادت سے سرفراز ہوا چنانچہ مسلمانوں نے اسے اٹھا کر پہلے والے دو شہیدوں کے پاس اسے رکھ دیا جنہیں اس نے شہید کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرات باہمی محبت کے اعتبار سے اہل جنت میں سے افضل ترین ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے اس کے رواۃ بڑے بڑے اعلام اور ثقہ ہیں ابو عمران کی یہ حدیث ہم نے عبد اللہ بن مبارک کے طریق سے روایت کی ہے۔

### (۱۹۷) ثابت بنانی رحمہ اللہ

تابعین کرام میں سے ثابت بن مسلم بنانی رحمہ اللہ بھی ہیں جسکی عبادت، ریاضت، سوز و گداز، علم و عمل اور صوم و صلوات کی چہار دانگ عالم شہرت تھی۔

۲۵۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر احمد بن محمد ان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمرو قریری، حماد بن زید، زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس بن مالک ایک دن فرمانے لگے: خیر و بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں اور ثابت بنانی بھلائی کی ایک کنجی ہیں۔

۲۵۶۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، ابراہیم بن نائل، شیبان بن فروخ، ابو بلال، غالب قطان، بکر، عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد و احمد بن حسین بن نصر خدا، دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، ابو بلال، غالب۔ مذکورہ اسنادوں سے مروی ہے کہ بکر بن عبد اللہ فرمایا کرتے تھے: جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ثابت بنانی رحمہ اللہ کو دیکھ لے ہم نے ان سے بڑا عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا۔ موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ شدید گرمی والے دن ان پر قدرتی سائبان بنا رہتا تھا اور روزے کی حالت میں آپ شہنشاہ محسوس کرتے تھے۔

۲۵۶۵- احمد بن محمد بن ستان، ابو عباس ثقفی، عباس بن ابی طالب، سعید بن سلیمان، سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے ثابت بن بنانی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: کوئی آدمی عبادت گزار نہیں کہلا یا جاسکتا اگر چہ اس میں ہر طرح کی بھلائی کیوں نہ موجود ہو جب تک اس میں دو

خوبیاں صوم و صلوٰۃ نہ پائی جاتی ہوں چونکہ نماز روزے کا اس کے گوشت پوست کے ساتھ تعلق ہے۔

۲۵۶۶۔ نماز سے محبت کا عالم..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضل علی، ضمیرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے اللہ! اگر تو کسی کو یہ فضیلت نصیب فرمائے کہ وہ اپنی قبر میں بھی نماز پڑھے تو یہ فضیلت مجھے ضرور عطا فرما۔

۲۵۶۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جہلہ، محمد بن اسحاق سراج، عمران بن شیبہ، یوسف بن عطیہ کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو حمید رحمہ اللہ سے فرماتے ہوئے سنا ہے، ثابت حمید سے دریافت فرما رہے تھے۔ کیا کسی نے اپنی قبر میں نماز پڑھی ہے؟ حمید نے جواب دیا: نہیں۔ ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے اللہ! اگر تو کسی بندے کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائے تو ثابت کو بھی اجازت عطا فرمانا کہ وہ بھی اپنی قبر میں نماز پڑھے۔ حمید طویل رحمہ اللہ کہتے ہیں: ثابت رحمہ اللہ کھڑے کھڑے نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ تھک کر گر جاتے، پھر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے، حتیٰ کہ بسا اوقات حیوہ ہاندا کہہ کر قرات کرتے اور جب سجدہ کرنا چاہتے بیٹھے بیٹھے حیوہ کھول کر سجدہ کر لیتے۔

(حیوہ ہاندا، انکڑوں بیٹھ کر اپنی کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا باندھ لیتا تاکہ اس کپڑے کے سہارے بیٹھا رہے اس طرح طویل وقت تک بیٹھا ممکن ہو جاتا ہے۔ اصغر۔)

۲۵۶۸۔ ثابت بنانی کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا..... ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی کراہسی، محمد بن سلمان قزاز، شیبان بن جسر، جسر کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں! میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو ان کی قبر میں داخل کیا اور میرے ساتھ حمید طویل رحمہ اللہ بھی تھے، جب ہم نے ان کی انٹیں درست کر کے رکھ دیں تو اتفاقاً ایک اینٹ قبر سے گر گئی۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں! میں نے اپنے ساتھ موجود حمید طویل رحمہ اللہ سے کہا: کیا تم ادھر نہیں دیکھتے ہو؟ وہ کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ، جب ہم انہیں دفن کر کے فارغ ہوئے تو ہم نے ان کی بیٹی سے آ کر کہا: تیرے والد صاحب یعنی ثابت رحمہ اللہ کا کیا عمل تھا۔ کہنے لگی آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اسے سارا واقعہ سنایا تو کہنے لگی: پچاس سال سے رات کو اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے اور جب بحری کا وقت ہوتا تو دعائیں پڑھتے اور فرماتے: اے میرے اللہ! اگر تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی فضیلت عطا فرمائے تو مجھے ضرور عطا فرمانا، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۲۵۶۹۔ کوزحیٰ کی دعا کی قبولیت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن عیسیٰ، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی اندھا، پاچھ کوزحیٰ غرض بہت ساری آزمائشوں میں مبتلا تھا، چنانچہ ایک دن حبیب، ثابت محمد بن واضح اور مالک کہنے لگے: چلو آج سب آزمائشوں میں مبتلا ہوا آدمی کے پاس چلتے ہیں۔ صالح مری بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے وہ اس وقت کم سن تھے۔ یہ حضرات نہر عبور کر کے اس آدمی کے پاس جا پہنچے، سلام کیا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ ثابت رحمہ اللہ نے اس سے کچھ باتیں کیں! اس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ثابت بنانی ہوں۔ کہنے لگا آپ وہی ہیں جس کے بارے میں آج کل لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار ہیں۔ مجھے آپ سے ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے آپ سے ملائے۔

۲۵۷۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر حنی، حسن بن جعفر قطاط، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ

فرماتے تھے: زمین میں اللہ تعالیٰ کی حُف ہے اگر اللہ تعالیٰ نماز سے افضل کسی چیز کو جانتے تو قرآن مجید میں یوں نہ فرماتے: "فسادتہ المصلحۃ و هو قائم یصلی فی المحراب" آواز دی ان کو فرشتوں نے درآن حالیکہ وہ مسجد میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے" (آل عمران ۳۹)

۲۵۷۱- وہ لوگ جن کا دنیا میں جینے کا مقصد صرف عبادت ہے۔ ابویقین اصغہانی، ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر خدا، دورقی، سعید بن سلیمان، مبارک بن فضالہ کہتے ہیں: میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے مرض و وفات میں گیا اور وہ اس وقت اپنے گھر کی بالائی منزل میں تھے اور مسلسل اپنے شاگردوں کو یاد کر رہے تھے چنانچہ جب ہم ان کے پاس گئے فرمانے لگے: اے بھائیو! انیسویں میں آج رات اس طرح نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا جیسا کہ پہلے رکھتا تھا، گزشتہ دنوں کی طرح روزہ رکھنے کی قدرت بھی نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس بات کی طاقت رکھتا ہوں کہ نیچے اپنے شاگردوں کے پاس اتروں تاکہ ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کا ذکر کروں جس طرح پہلے ان کے ساتھ مل کر کیا کرتا تھا۔ پھر فرمایا: اے میرے اللہ! اگر تو نے مجھے نماز روزہ اور اپنے ذکر سے روکنا ہے تو مجھے دنیا میں گھڑی بھر کے لئے بھی باقی نہ رکھ۔ چنانچہ اسی وقت اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

۲۵۷۲- ابویقین اصغہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا ایک عبادت گزار بندہ تھا وہ کہا کرتا تھا: جب میں سوچتا ہوں پھر جاگتا ہوں اور دوبارہ سونے کی طرف لوٹوں تو اے اللہ! میری آنکھ کو نہ سلانا۔

جعفر کہتے ہیں کہ ثابت رحمہ اللہ نے یہ اپنا ہی واقعہ بتایا تھا۔

۲۵۷۳- ابویقین اصغہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم، سلیمان بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا! عبادت ہیہم حملوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۵۷۴- ابویقین اصغہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابن مالک مقبری، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس سال میں نے نفس پر مشقت کر کے نماز پڑھی اور بیس سال خوشی کے ساتھ پڑھی۔

۲۵۷۵- ابویقین اصغہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، روح، شعبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ ایک دن اور ایک رات میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے اور دائمی روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۷۶- ابویقین اصغہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن یحییٰ، منہال بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ فقہ کونی ہے اور عبادت بھری۔

۲۵۷۷- ابویقین اصغہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے جامع مسجد میں کوئی ستون ایسا نہیں چھوڑا جس کے پاس بیٹھ کر قرآن ختم نہ کیا ہو اور روایات ہوں۔

۲۵۷۸- ثابت کا مسجد کی تعظیم کرنا۔ ابویقین اصغہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اہلق، سراج، ابویہام، ضمیرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے بسا اوقات میں ثابت بنانی رحمہ اللہ کے ساتھ چہل قدمی کرتا آپ جس مسجد کے پاس سے بھی گزرتے تھے اس میں ضرور نماز پڑھتے تھے۔

۲۵۷۹- ابویقین اصغہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اہلق، ابویہام، ضمیرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بسا اوقات ہم ثابت

رحمہ اللہ کے ساتھ کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ پہلے مریض کے گھر کی مسجد میں جا کے نماز پڑھتے اور پھر مریض کے پاس تشریف لاتے۔

۲۵۸۰- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عقیان، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حیدر رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم انس بن مالک کے پاس آتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت رحمہ اللہ بھی ہوتے تھے: چنانچہ ثابت رحمہ اللہ جب بھی کسی مسجد کے پاس سے گزرتے اس میں ضرور نماز پڑھتے۔ ہم انس کے پاس آتے تو وہ پوچھتے: ثابت کہاں ہے؟ میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

۲۵۸۱- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن ولید، محمد بن یزید مستملی، سعید بن عامر، جری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ثابت رحمہ اللہ کے ساتھ قاضی کے پاس کسی ضروری کام کے لئے گیا۔ ثابت رحمہ اللہ راستے میں جب مسجد کے پاس سے گزرتے اتر کر اس میں ضرور نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی تک پہنچ گئے۔ قاضی سے آپ رحمہ اللہ نے اس آدمی کے ضروری کام کے متعلق بات کی۔ چنانچہ قاضی نے اس آدمی کی حاجت کو پورا کیا۔ اس کے بعد ثابت رحمہ اللہ اس آدمی کو مخاطب کر کے فرمانے لگے: شاید تمہیں آتے ہوئے مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہو! کہنے لگاتی ہاں: ثابت رحمہ اللہ فرمانے لگے: میں نے راستے میں آتے ہوئے جو نماز بھی پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تیری حاجت کو ضرور طلب کیا۔

۲۵۸۲- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے دعا میں یوں فرمایا: اے باعث! اے وارث! مجھے اکیلا نہ چھوڑنا اور تو بہترین وارث ہے۔ بسا اوقات ثابت رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہم ان سے پہلے ہی قبلہ رو بیٹھ چکے ہوتے۔ فرماتے: اے لوجوانوں کی جماعت! تم میرے اور میرے رب کو سجدہ کرنے کے درمیان حائل ہو چکے ہو۔ آپ نماز کے بہت شوقین تھے۔

۲۵۸۳- ثابت کی قبر سے قرآن کی آواز آنا..... ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن مالک عبیری، محمد بن عبد اللہ بن انصاری، ابراہیم بن صبیح مہلسی کہتے ہیں مجھے ان لوگوں نے فرمایا جو ثابت بنانی رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے سحری کے وقت گزرتے تھے کہ جب بھی ہم ثابت رحمہ اللہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں قرآن پڑھے جانے کی آواز سنتے ہیں۔

۲۵۸۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد صاحب ثابت بنانی رحمہ اللہ کو موت کے وقت کلمہ توحید کی تلقین کرنی شروع کی تو فرمایا: مجھے چھوڑ دے میں اپنے چھپے ساتویں وظیفے میں مشغول ہوں۔

۲۵۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابو خالد بن جبلة، احمد بن اسحاق، محمد بن حارث، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم جنازہ کے ساتھ چلتے تھے اور ہر آدمی کو سر ڈھانپنے ہوئے مسکین اور روتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲۵۸۶- ابونعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، خالد بن ہدائش، حماد بن زید کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو روتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ رونے سے ان کی پسلیاں دوہری ہو جاتی تھیں۔

۲۵۸۷- ثابت کی آنکھیں کثرت گریہ کی وجہ سے خراب ہونا..... ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عمر بن ابان، ابو خالد احمر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ اتنا زیادہ روتے تھے، قریب تھا کہ ان کی آنکھیں پھلی جاتیں۔ چنانچہ مریدین کسی معالج کو لائے۔ معالج نے کہا: میں علاج کروں گا بشرطیکہ آپ میری بات مانیں پوچھا کونسی

بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمایا: آنکھوں کی بھلائی صرف رونے ہی میں ہے چنانچہ علاج کرانے سے انکار کر دیا۔

۲۵۸۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلام، احمد بن علی ابان، سعید اللہ بن محمد بن عائشہ، محمد بن عائشہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ کثرت سے رونا بند کر دیں آپ کی آنکھوں کی تکلیف جاتی رہے گی، فرمایا: مجھے آنکھوں کی چنداں ضرورت نہیں۔

۲۵۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر خدا، احمد بن ابراہیم، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ طبیب نے ان سے کہا: اگر آپ مجھے ایک بات کی ضمانت دیں آپ کی آنکھیں درست ہو سکتی ہیں پوچھا وہ کونسی بات؟ کہا آپ روئیں گے نہیں، فرمانے لگے: اس آنکھ میں کچھ بھلائی نہیں جو روتی نہیں۔

۲۵۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کہتے ہیں: مجھے خبر پہنچی ہے کہ انس بن مالک نے ثابت سے فرمایا: حیرت کی آنکھیں نبی ﷺ کی آنکھوں کے کتنی مشابہ ہیں۔ یہ سن کر ثابت رضی اللہ عنہ نے روتے کہ ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

۲۵۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن عمر، ابو خالد الحمری، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "مستطعم علی الافندیۃ" جنہم کی آگ دلوں تک پہنچ جائے گی، کی تلاوت کی اور فرمایا: جنہم کی آگ جنہم کو کھاتی جائے گی حتیٰ کہ اس کے دل تک پہنچ جائے گی اور پھر بھی وہ زندہ رہے گا اور عذاب انتہا تک پہنچ جائے گا۔ چنانچہ ثابت رضی اللہ عنہ رونے لگے اور اپنے ارد گرد بیٹھے ہوؤں کو بھی زلا دیا۔

۲۵۹۲- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تم میں سے جو کوئی دن میں گھڑی بھر کے لئے اللہ کا ذکر کرے گا سمجھو اس کا وہ دن منافع والا ہوگا۔

۲۵۹۳- ایک تنگی کا دس گنا ثواب۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، بشر بن مبشر، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے تھے اور کہتے تھے: کیا تم دیکھتے ہو کہ آج کے دن کا ہم دو ماں حصہ بیٹھے؟ جب کہتے کہ جی ہاں اتنا بیٹھ چکے ہیں تب فرماتے الحمد للہ ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آج کا پورا دن ہمیں (ثواب) عطا فرمائے گا۔

۲۵۹۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، سعید اللہ بن یعقوب، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی کرتے ہیں کہ اے جبرئیل! فلاں بن فلاں آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دے۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام اس آدمی کی عبادت کی حلاوت زائل کر دیتے ہیں اور وہ آدمی پریشان، غمزدہ اور غمگین ہو کر رہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جبرئیل کو وحی کرتے ہیں کہ اے جبرئیل! میں نے اس آدمی کو آزاد کیا اور اسے بدرجہا بہتر پایا لہذا اسکی حلاوت اسے واپس لوٹا دے میں نے بندے کو آزاد کیا اور عترت میں اسے زیادہ حلاوت عطا کروں گا۔

۲۵۹۵- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد دورق، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ مومن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روہرو سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اے بندے! کیا مشکلات میں تو نے مجھے پکارا؟ وہ اثبات میں جواب دینا۔ پھر سوال ہوگا اے بندے! کیا تو نے میرا ذکر کیا؟ جواب دینا جی ہاں۔ ارشاد ہوگا مجھے عزت و جلال کی قسم! جہاں بھی تو نے میرا ذکر کیا میں نے بھی وہاں تجھے یاد کیا تو نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری پکار کا تجھے جواب دیا۔ ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندۂ مسلمان کی دعا روئیں کی

جاتی یا تو دنیا ہی میں آنا قافا قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس کی دعا کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

۲۵۹۶۔ دعا کی قبولیت کی نشانی..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بکر بن محمد، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عبات گزارنے اپنے بھائیوں سے کہا: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کب یاد فرماتے ہیں، چنانچہ اس کے ساتھی اسکی بات سن کر پریشان ہو گئے اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ جواب دیا جی ہاں میں جانتا ہوں وہ پوچھنے لگے: بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کس وقت تمہیں یاد کرتے ہیں؟ کہا: جس وقت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں وہ بھی مجھے یاد کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کب میری دعا قبول فرماتے ہیں چنانچہ اس کے بھائی اسکی بات سن کر پھر تعجب میں ڈوب گئے اور کہنے لگے: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کب تیری دعا قبول فرماتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں میں جانتا ہوں۔ پوچھا: بتاؤ وہ کیسے؟ کہنے لگا: جب میرا دل خوف محسوس کرے، میرے روکنے کھڑے ہو جائیں، میری آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور میرے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے جائیں اس وقت میں جان لیتا ہوں کہ میری دعا قبول کر لی گئی ہے چنانچہ اس کا جواب سن کر اس کے بھائی خاموش ہو گئے۔

۲۵۹۷۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ذکر اللہ کی مجالس قائم کرتے ہیں درآئیکہ وہ گناہوں کے پہاڑوں تلے ڈبے ہوتے ہیں چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فارغ ہو کر اٹھتے ہیں گناہوں سے آراؤ ہو چکے ہوتے ہیں اور کوئی گناہ ان کے ذمہ نہیں باقی رہتا ہے۔

۲۵۹۸۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عامل تھا اس نے ایک جگہ اپنا بہت سا مال جمع کیا، جب اسکی موت کا وقت قریب آیا سا مال اس کے سامنے بکھیر دیا گیا وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا: ہائے افسوس، کاش! یہ مال میٹکیاں ہوتا۔

۲۵۹۹۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے بڑھ کر کون صاحب عظمت ہو سکتا ہے جس کے پاس تنہا فرشتہ آتا ہے۔ تنہا اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے اور تنہا اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جاتا ہے اس سب کچھ کے باوجود اس کے گناہوں کی کثرت ہوتی ہے لیکن اس پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بھی کثیر ہوتی ہیں۔

۲۶۰۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ مومن کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اسکے نیک اعمال اسے ڈھانپ لیتے ہیں۔

۲۶۰۱۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرعہ، عبد السلام بن مطہر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ سورت حم سجده تلاوت کی..... یہاں تک کہ اس آیت کریمہ پر پہنچے: "ان السیدین قالوا ربنا اللہ اسم استقاموا تستزل علیہم الملائکۃ الاتحاضوا ولا تحزنوا" بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر انہوں نے اس پر استقامت دکھائی ان پر (رحمت) کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں: تم خوف و حزن نہ رکھو۔ (نصرت ۳۰)، پھر کہہ کر کہنے لگے: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب بندہ مومن کو قبر سے دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ فرشتے جو دنیا میں اس کے ساتھ ہوتے تھے اس سے ملاقات کریں گے اور کہیں گے: خوف و حزن نہ رکھو تمہیں تو جنت کی خوشخبری ہے جبہ کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا پس اللہ تعالیٰ بندہ مومن کو خوف سے مامون



وسالم رکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کی آنکھیں کھنڈی کریں گے۔ واہ! ایک طرف کس قدر مصیبت قیامت کے دن لوگوں کو ڈھانپنے کی مگر مؤمن کو رحمت اور آنکھوں کی کھنڈک نصیب ہوگی چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی اور اس نے دنیا میں نیک عمل کیا۔

۲۶۶۰۳- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مؤدب، عوفان، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلایا جاتا ہے۔

۲۶۶۰۴- ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابیرایم حرابی، عبید اللہ بن عاصم، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گھڑی بھر کے لئے بھی موت کو یاد کرے۔ جو بندہ بھی کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرتا ہے اسے اس کے نامہ اعمال میں یہ یاد کرنا دکھلایا جاتا ہے۔

۲۶۶۰۵- ہر جائدار نفس کے پاس ہر روز موت کا فرشتہ آتا۔ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن حسین بن علی بن عمرو، عبید الصغار، زید بن حباب، عبداللہ بن بکر بن محمد ان قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: رات اور دن میں چوبیس گھنٹے ہیں اور کوئی گھنٹہ نہیں گزرتا جس میں موت کا فرشتہ کسی جائدار کی پرکھڑا نہ ہوتا ہو اگر اس جائدار کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا قبض کر لیتا ہے ورنہ واپس چلا جاتا ہے۔

۲۶۶۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، ہارون بن عبداللہ بن سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ طبع (سچی ہوئی) ہے چونکہ مؤمن نیت کرتا ہے کہ وہ قیام اللیل کرے دن کو روزہ رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے لیکن اس کا نفس اسکی اتباع نہیں کرتا پس معلوم ہوا مؤمن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ سچی والی اور طبع ہے۔

۲۶۶۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جس میں قدرے فخر و تکبر پایا جاتا تھا اسکی ماں اسے تنبیہ کرتی اور کہتی: اے بیٹے! تجھے ایک عظیم دن سے پالا پڑنے والا ہے لہذا اس دن کو یاد کر! جب بھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی اس کی ماں اس پر غمزہ ہو کر جھک جاتی اور کہتی: میں تجھے اس مصیبت سے ڈراتی رہتی تھی اور تجھے ایک آنے والے دن کے یاد رکھنے کی تلقین کرتی رہتی تھی۔ وہ اپنی ماں سے کہتا: اے امی! میرا رب بہت مہربانوں والا ہے میں توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجھے عذاب نہیں دے گا اگر وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا تب بھی وہ میرا ولی ہے۔ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: دیکھو! باوجود اس حالت کے اس نوجوان کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن ہے۔

۲۶۶۰۸- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابیرایم بن اطلق طالقانی، ضمیر، ہمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ایک آدمی رات کو اپنے کاندھے پر ثابت رحمہ اللہ کو اٹھا کر منکوحہ کے پاس لے آیا۔ لوگ کہنے لگے: اگر معاملہ ثابت کے گوشت پوست کا ہوتا تو خود چلے جاتے لیکن یہ معاملہ ان کی ہڈیوں کا ہے۔

۲۶۶۰۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمیر، ہمری بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر لی چنانچہ انہیں ایک آدمی اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور نبی منکوحہ کو ہدیہ کر دیا۔

۲۶۶۰۹- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، عبداللہ، حبیلہ مولانا الس (انس کی آزاد کردہ باندی حبیلہ) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت انس بن مالک کے پاس تشریف لاتے اور انس کہتے اسے حبیلہ! مجھے خوشبو لاکر دے تاکہ میں اپنے ہاتھوں کو لگاؤں چونکہ ثابت اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک میرے ہاتھ نہ چوم لے اور کہتا ہے کہ ان ہاتھوں نے رسول اللہ ﷺ

کے ہاتھ مبارک کو چھوا ہے۔

۲۶۱۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام بہت طویل نماز پڑھتے پھر رکوع کرتے اور پھر سر اوپر اٹھا لیتے اور فرماتے: اے آسمانوں کے بنانے والے! میں نے تیری طرف اپنا سرا اٹھایا ہے، بندے اپنے محمودوں ہی کی طرف نظر کرتے ہیں اے آسمانوں کو سکون بخشنے والے! ۲۶۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے دن رات کے گھنٹوں کو اپنی آل و اولاد پر تقسیم کر رکھا تھا دن رات میں جو گھنٹہ بھی گزرتا مگر ان کی اولاد کا کوئی فرد ضرور نماز کے لئے کھڑا ہوتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو ذیل کی آیت کریمہ میں ذکر کیا ہے: "اعملوا آل داؤد وقلیل من عبادی الشکور" (۳۶)۔ اے آل داؤد! عمل کرتے رہو اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ شکر گزار ہیں۔

۲۶۱۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے تھے: داؤد علیہ السلام بالوں کی بنی سات مینڈھی لیتے اور انہیں راکھ میں ملا کر رکھ لیتے پھر خدا کے ساتھ مناجات میں رونے لگتے حتیٰ کہ آنسوؤں کی لڑی بیٹے لگتی۔ پھر جب بھی پانی پینا چاہتے تو پانی کے ساتھ ساتھ گلاس میں چمکے آنسو بھی پینے پڑتے۔

۲۶۱۳- فاجر کی دعا مؤمن کی نسبت جلد قبول ہوتی ہے..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن مسکین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن نے جب بھی کسی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت براری کا کام جبریل کے سپرد کیا اور ساتھ میں جبریل کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جلدی نہیں کرتا تا کہ میں اپنے بندے کی پکار دو بارہ سن لوں اور جب کوئی فاجر آدمی اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت جبریل علیہ السلام کے سپرد فرماتے ہیں اور ساتھ حکم دیتے ہیں کہ اس فاجر آدمی کی حاجت جلدی پوری کر دو۔ حتیٰ کہ میں فاجر آدمی کی پکار دو بارہ نہ سننے پاؤں۔

۲۶۱۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے سے پہلے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ مسکین لوگ دو عظیم الشان چیزوں سے فائل کر دیے گئے۔

۲۶۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن ابی بکر، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابواسامہ، محمد بن سلیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ذکر کرتے ان کے اعضاء پر لکھی طاری ہو جاتی اور جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ذکر کرتے ان کے اعضاء اپنی جگہ پر واپس لوٹ آتے۔

۲۶۱۶- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن حنبل، جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عامر عدوی، حماد بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مصعب بن زبیر کے حیموں کی طرف ایک ایسی جگہ میٹھا تھا جہاں سے چوپائے نہیں گزرتے تھے میں نے سورہ حم شروع کی: حم تنزيل الكتاب من الله العزيز العليم غافر اللذنب قابل التوب شديد العقاب (م) حم۔ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو غالب اور علم والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا توبہ کا قبول کرنے والا اور سخت عذاب میں گرفتار کرنے والا ہے۔ پس جب میں نے "غافر اللذنب" پڑھا، اچانک ایک آدمی نے کہا کہ اے امیر! میرے گناہوں کے معاف کرنے والے امیر سے گناہ معاف کر دے۔ میں نے کہا اے گناہوں کے معاف کرنے والے امیر! میرے گناہ معاف فرما۔ جب میں نے "قابل التوب" پڑھا

کہنے لگا کہو! اسے توبہ کے قبول کرنے والے امیری توبہ قبول فرما، اور جب میں نے آیت "شدید العقاب" پڑھی کہا: یوں کہو! اسے شہیدہ عقاب والے امیری سزا معاف فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کے بعد میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا۔

۲۶۱۷- شکم سیری کے ذریعہ شیطان انبیاء پر بھی حملہ آور ہو جاتا ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار جعفری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثابت بنانی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ:

ایک مرتبہ شیطان سبھی بن ذکر علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ سبھی علیہ السلام نے اس کے پاس لوگوں کو پھنسانے کے لئے بہت ساری چال بازیوں دیکھیں، پوچھا اے ابلیس! یہ تمہارے پاس کیسی چال بازیوں ہیں، جنہیں تمہارے پاس دیکھ رہا ہوں جواب دیا: یہ شہوات ہیں جن کے ذریعے میں ابن آدم کو اپنے چکر میں گرفتار کر لیتا ہوں۔ سبھی علیہ السلام نے پوچھا! کیا میرے لئے بھی ان میں کوئی چکر ہے؟ جواب دیا: بسا اوقات آپ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں جس سے ہم آپ کو نماز اور ذکر سے یوں تھمیل بنا دیتے ہیں پوچھا! کیا اس کے علاوہ کوئی اور ٹوکا بھی ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ سبھی علیہ السلام نے فرمایا: بخدا اس سبھی بھی شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان کہنے لگا: بخدا میں سبھی بھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔

### مسانید ثابت بنانی رحمہ اللہ

ثابت رحمہ اللہ نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کثیر سے احادیث روایت کی ہیں تاہم خصوصاً ابن عمر، ابن زبیر، شداد اور انس رضی اللہ عنہم سے زیادہ اکتساب حدیث کیا اور ان میں بھی زیادہ تر روایات حضرت انس سے مروی ہیں تاہم ابن کرام کی بھی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سے عطاء بن ابی رباح، قتادہ، ایوب، یونس بن عبید، سلیمان بنی حمید، داؤد بن ابی ہند، علی بن زید بن جعدان اور امش قائل ذکر ہیں۔ تاہم ثابت رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۶۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن ابی بکر، حمید، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مسلمان کی تمارداری کرنے تشریف لے گئے۔ وہ آدمی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے مریش سے پوچھا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگی ہے؟ کہنے لگا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اے میرے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا میں دینی وہ مجھے دنیا میں دیدے۔ ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تو ان کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں نہیں کہا: "اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار" اے اللہ! مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائیاں نصیب فرما اور مجھے آگ کے عذاب سے بچالے!

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عاصم بن نصر اور خالد بن حارث دونوں سے روایت کی ہے نیز قتادہ بھی انس سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں دعا ہے قصہ کا ذکر نہیں۔

۲۶۱۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد الرحمن، یزید بن ہارون، حمید، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے کھٹکتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر پوچھا: کیا ہے؟ اس کے بیٹوں نے جواب دیا: ہمارے باپ نے منت مانی ہے کہ بیت اللہ تک پیادہ پا چل کر جائے گا ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا اور وہ سوار ہو گیا۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الذکوٰۃ باب ۷۔ و مسند الامام احمد ۳/۱۰۷۔ و مشکاة المصابیح ۲۵۰۲۔ و الاذنب المفرد للبخاری ۷۴، ۷۴۸، ۷۴۹

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور امام احمد بن حنبل نے بھی اسے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے نیز بخاری رحمہ اللہ نے بھی بن قحان اور مروان ترازوی من حید کی سند سے ذکر کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے شمیم عن حید کی سند سے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

۲۶۲۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن و فاروق خطابی، ابو مسلم شیبہ بن عمر، شعبہ، یونس بن سعید، ثابت بن عیینہ، سہیل بن عبد اللہ انس بن مالک نے فرمایا: میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا اور وہ میری خدمت کیا کرتے تھے حالانکہ جریر بن عبد اللہ انس سے عمر میں بڑے تھے۔ جریر فرمایا کرتے تھے! میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو کچھ کرتے دیکھا ہے اسکی مثال میں ملتی اس لئے میں نے جس انصاری کو دیکھا اس کا ضرور اکرام کیا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے محمد بن عمر، شعبہ سے روایت کرنے میں متفق ہیں۔ مسلم رحمہ اللہ نے یہ حدیث بندار و ابو موسیٰ و شہر بن علی عن محمد بن عمرہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۱- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلد، حارث بن ابی اسامہ، عوفان، عبد العزیز بن مختار، ثابت کے سلسلہ سند سے انس بن حنی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا بھینا اس نے مجھے ہی خواب میں دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل و صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا چھالیساواں حصہ ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے آئمہ حدیث سے اسے ذکر کیا ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے معلی بن شداد، عبد العزیز بن مختار کی سند سے ذکر کی ہے ابو مسلم رحمہ اللہ نے شعبہ، ثابت، انس بن حنی کی سند سے ذکر کی ہے۔

۲۶۲۲- مغرب سے قبل دو رکعت ..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، عباس بن فضل اشعری، ابو یعلیٰ محمد بن صلح، ابو یوسف، ابن جریج، عطاء، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مؤذن جب مغرب کی آذان دے کر فارغ ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام جلدی جلدی مسجد کے ستونوں کی طرف بھاگتے اور (جماعت کھڑی ہونے سے پہلے پہلے) دو رکعت نماز پڑھ لیتے۔

ثابت سے عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور ابو یوسف روایت میں متفق ہیں۔ وہ ابو یوسف اموی ہیں ان کا نام عبد اللہ بن سعید ہے وہ ثقاف اور مامون ہیں۔

۲۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، طلحہ بن عمرو، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لاتے جبکہ مؤذن مغرب کی آذان دے چکا ہوتا ہم (جماعت کھڑے ہونے سے پہلے) دو رکعت نماز میں مشغول ہوتے چنانچہ آپ ﷺ ہمیں ان دو رکعتوں کا حکم دیتے اور نہ ہی ان سے منع فرماتے تھے۔ یہ حدیث محترم بن سلیمان نے ابو داؤد سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۶۲۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن یعقوب، زید بن حباب، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس نے مجھے کہا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کر لو مجھ سے بڑھ کر زیادہ قابل اعتماد کسی کو نہیں پاؤ گے چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کیا ہے انہوں نے جریر بن عبد اللہ علیہ السلام سے اور جریر بن عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ہم نے صرف زید بن حباب کے واسطے سے ذکر کی ہے، اور ان پر پھر اختلاف ہوا ہے۔ تاہم ابوبکر نے اس کو زید بن حباب عن مامون بن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن ضعیل، احمد بن ضعیل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ان پڑھ) امیوں کو اس قدر معاف فرمائے گا اتنا ظالم کو معاف نہیں فرمائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے سیار، جعفر سے روایت کرنے میں متفقہ ہیں، ہم نے صرف احمد بن ضعیل کے واسطے سے یہ حدیث لکھی ہے۔  
۲۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن محمد بن احمد، سلیمان بن حسن، عطار، ابو فضل واسطی، یوسف بن عطیہ، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں جاہل عبادت گزار ہونگے اور فاسق قرآن ہوں گے۔

ثابت رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف یوسف بن عطیہ کی سند سے ذکر کی ہے اور یوسف بن عطیہ بصری قاضی ہیں اور ان کی حدیثیں منکر ہیں۔

۲۶۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن محمد ان، حسن بن سفیان، سعید بن اشعث، حارث بن عبید، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ صحابہ کرام نے کہا: یا رسول اللہ! جب ہم آپ کی صحبت میں ہوتے ہیں ہماری عجیب کیفیت ہوتی ہے جب ہم آپ کی صحبت سے اٹھ جاتے ہیں ہماری وہ حالت باقی نہیں رہتی ہم ڈرتے ہیں کہیں نفاق تو ہمارے اندر سرایت نہیں کر گیا! فرمایا تمہارا رب کے ساتھ معاملہ کیسا ہوتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: اللہ ظاہر و باطن میں ہمارا رب ہے۔ فرمایا: نبی کے بارے میں تمہارا کیا حال ہوتا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: آپ سر اوعلانیہ ہمارے نبی ہیں۔ ارشاد فرمایا یہ نفاق نہیں ہے۔

ثابت رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حارث بن عبید ابو قتادہ متفقہ ہیں۔ یہ حدیث حسن بن محمد بن صالح زعفرانی نے سعید بن منصور عن ثابت کی سند سے روایت کی ہے۔

۲۶۲۸- ایک عورت کی نبی ﷺ سے محبت کا عالم..... ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن محمد، شعیب تاجر، عبد الرحمن بن سلم، ابو زبیر عبد الرحمن بن مغراء، مفضل بن فضالہ، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی حدیث ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر مسلمانوں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، لوگ کہتے لگے محمد قتل کئے جا چکے ہیں..... حتیٰ کہ مدینہ تک یہ افواہ پھیل گئی۔ اسی اثناء میں ایک انصاری عورت پریشانی کے عالم میں باہر نکلی اور اس نے اپنے باپ، بیٹے، بھائی اور شوہر کو شہید پایا۔ مجھے معلوم نہیں اس نے اول وہلہ میں کس کو دیکھا جب آخری آدمی کے پاس سے گزری کہنے لگی یہ کون ہیں؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: یہ تیرا باپ، بھائی، شوہر اور تیرے بیٹے ہیں سب شہید ہو چکے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگی رسول اللہ ﷺ کا کیا بنا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: وہ تیرے سانسے سلامت ہیں، چنانچہ وہ عورت فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، جب آپ کسی پریشانی سے سلامت ہیں تب مجھے کچھ پروا نہیں۔

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور مفضل بن فضالہ، مبارک بن فضالہ کے بھائی ہیں اور وہ بصری ہیں۔ ابو زبیر عبد الرحمن بن مغراء متفقہ ہیں۔

۲۶۲۹- اہل عرب سے محبت کا حکم..... ابو نعیم اصفہانی، فاروق خطابی، حبیب بن احمد، ابو مسلم شیبی، معقل بن مالک، یحییٰ بن جہاز،

ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے ساتھ محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے سو جس نے عربوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عربوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔  
ثابت کی یہ حدیث غریب ہے اور بیہم بن ہماز متفق ہیں۔

۲۶۳۰- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، فضیل بن محمد، موسیٰ بن داؤد، بیہم بن ہماز، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے عمل کو لایا جائے گا اور ترزو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا چنانچہ اگر کامل پلڑے میں اس وقت تک ہماری نہیں ہوگا جب تک کہ صحیفہ اللہ کے ہاتھ سے مہر زدہ کر کے نہیں لایا جائے گا پس صحیفہ مہر زدہ کر کے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور بھاری ہو جائے گا اور اس صحیفے میں کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" ہوگا۔  
ثابت کی یہ حدیث غریب ہے بیہم بن حران متفق ہیں اور وہ ایک مصری قصہ گو ہیں۔

### (۱۹۸) قتادہ بن عامر رحمہ اللہ

ابو الخطاب قتادہ بن عامرؓ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ حافظ، عالم، عامل، واعظ، خطیب، حافظ حدیث اور خوف خدا سے سرشار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف شرعی اقدار کی رعایت اور نصیحت قبول کرنے کا نام ہے۔

۲۶۳۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان، ابو ہلال، غالب قطان، بکر بن عبد اللہ حرنی کہا کرتے تھے، جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ قرآن اور حافظ حدیث کو دیکھنا چاہے اسے چاہیے کہ قتادہ رحمہ اللہ کو دیکھ لے۔ ان سے بڑا حافظ ہم نے کوئی نہیں پایا۔

۲۶۳۲- قتادہ کا قوی حافظہ..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن بنان، محمد بن اسحاق ثقفی، رجا بن جبار، یحییٰ بن حماد، ابو عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں چار دن مسلسل سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس رہا اور وہ مجھے حدیثیں سناتے رہے ایک دن کہنے لگے: تم حدیثیں لکھتے نہیں ہو؟ کیا تمہارے پلے کچھ حدیثیں ہیں جو میں نے تمہیں سنائی ہیں؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہیں میں آپ کی بیان کردہ حدیثیں جن کی توں سنادوں! پس میں نے وہ ساری سنی ہوئی احادیث انہیں ہو بہو اسی طرح سنا دیں اور سعید رحمہ اللہ میری طرف دیکھتے اور کہتے: تم اس کے اہل ہو کہ تمہیں حدیثیں سنائی جائیں، سوال کرتے جاؤ۔ پس میں ان سے سوال کرنے لگا۔  
(سعید بن مسیبؓ وہ بارعب شخصیت تھیں جن کے حلقہ درس میں کسی کو بغیر اجازت سوال کرنے کی جرأت نہیں تھی لہذا حضرت سعید بن مسیب کا حضرت قتادہ کو کھلے عام بیٹھ کیلئے سوال کرنے کی اجازت عطا فرمانا قتادہ کیلئے باعث فخر تھی ہے۔ (صفر)

۲۶۳۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابن انیس، سعدان بن نصر، حسین بن مہدی، عبد الرزاق، عتمر کے سلسلہ سند سے مروی

۱- انظر الحديث. المستدرک ۴/ ۸۷ و كشف الخفاء ۱۳۶/ ۴. والاسوار المرفوعة ۱۸۲. و کنز العمال ۳۴۹۲۳.

۲- الکامل لابن عدی ۲۵۶۱/ ۷.

۳- تہذیب التہذیب ۲۵۱/ ۸. والتقریب ۱۲۳/ ۲. والتاریخ الكبير ۱۸۵/ ۷. والجرح والتعديل ۱۳۳/ ۷. وطبقات ابن

ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی دل نے اسے ضرور محفوظ کیا ہے۔

۲۶۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، ہدیہ، ہمام..... قنادہ کہتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ مجھ سے کہنے لگے: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو اس مسئلہ میں زیادہ سوال کرنے والا ہو جس میں تمہاری رائے اس سے مختلف ہو۔ قنادہ نے عرض کیا سوال وہ ہی کرے گا جو اس کو سمجھے گا۔

۲۶۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو خالد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن عبد الملک، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس آنکھ دن اقامت کی۔ سعید بن مسیب رحمہ اللہ آٹھویں دن ان سے بطور محبت کہنے لگے: اے نابینا آدمی! کیا تم کو حج کر رہے ہو تم نے مجھے سرکش بنا دیا ہے۔

۲۶۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو خالد بن جبلة، ابو عباس سراج، محمد بن مسعود طرسوسی، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس حدیث میں تکرار حدیث مجلس کی کورائیت کو ختم کر دیتا ہے۔ میں نے کبھی کسی کو نہیں کہا کہ مجھے حدیث دو بارہ دہراؤ۔

۲۶۲۷- قنادہ کی فضیلت..... ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، علی بن بشر، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں ایک کبوتری دیکھی ہے جو موتی اٹھاتی ہے اور پھر پھینک دیتی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ نے تعبیر دی اور فرمایا: وہ قنادہ ہیں۔ میں نے ان سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔

۲۶۲۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن یعقوب، محمد بن ہارون، موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہلال، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ علم کے شہسوار تھے۔

۲۶۲۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، عبد الرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا: قرآن مجید لکھتے اور مجھ سے سنتے! اپنا چھ قنادہ نے سورت بقرہ پڑھی اور ایسا صاف صاف پڑھی کہ نہ واؤ چھوڑا اور نہ الف چھوڑا، اور نہ ہی کوئی اور حرف چھوڑا۔ سعید کہنے لگے: اے ابو نعیم! آپ نے تو خوب پختہ یادگی ہے! قنادہ نے عرض کیا: ہاں میں نے پختہ یادگی ہے۔ لیکن مجھے سورت بقرہ کی نسبت صحیفہ کجاہ زیادہ اچھی طرح حفظ ہے حالانکہ کجاہ کے پاس میں نے صرف اس کو ایک دفعہ پڑھا ہے۔

۲۶۳۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، عرف بن یثیم، ابو محفوظ، ابن علیہ، روح بن قاسم، مطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ جب کوئی حدیث سنتے اسے فوراً اچک لیتے اور جب حدیث سنتے گریہ و زاری کرنے لگتے اور حرکت میں آجاتے حتیٰ کہ حدیث از بر حفظ کر لیتے۔

۲۶۳۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، ہدیہ، حزام، عاصم انحول کہتے ہیں میں قنادہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران آپ عمرو بن عبید کا تذکرہ کرنے لگے اور ان پر شدو مد سے تنقید فرمانے لگے۔ میں نے کہا اے ابو خطاب! میں علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ فرمانے لگے: اے حیلہ گرانساں! کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب کوئی آدمی بدعت ایجاد کرتا ہے تو مناسب ہے کہ اس کی ایجاد کردہ بدعت کا تذکرہ کیا جائے حتیٰ کہ وہ اس بدعت کو ڈر کر چھوڑ دے۔

۲۶۳۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروزی، خالد بن خداش، عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے! میں نے تیس سال سے زائے کے ساتھ فتویٰ نہیں دیا۔

۲۶۳۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، حاتم بن اریث، موسیٰ بن اسماعیل، ابو بلال، بطر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ علم کے بندے تھے وہ مرتے دم تک ایک معلم کی حیثیت سے رہے۔

۲۶۳۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن اہل بن عسکر، عبدالرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مستحب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارک کو طہارت کے ساتھ پڑھا جائے۔

۲۶۳۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "النساء یخشون اللہ من عبادہ العلماء" اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں علماء ہی ڈرتے ہیں کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: علم کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ دل میں اللہ کا خوف و خشیت ہو۔

۲۶۳۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، اسحاق، حسین، شیبان، قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "والیہ یصعد الکلم الطیب والعلل الصالح یرفعه" اور اسی کی طرف اچھے کلمات پڑھتے ہیں اور نیک عمل کو اللہ تعالیٰ اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ (ط ۱۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کوئی قول عمل کے بغیر قابل قبول نہیں ہو جس نے اچھا عمل کیا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

۲۶۳۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن ضبل، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر، عجاج اسود قسملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو چاہتا ہے کہ نیکی تب کرے گا جب تو اپنے اندر دنیا طہ پائے گا تو تیرا نفس سستی اور آکٹا ہٹ کی طرف زیادہ مائل رہے گا لیکن بندہ مؤمن ہوشیار، سخت جان اور قوی ہوتا ہے اور مؤمنین اللہ تعالیٰ کے سامنے دن رات گڑگڑانے والے ہوتے ہیں اور مؤمنین ہمہ وقت سر اوٹا دیتے (پوشیدہ اور غلاماں بھاری بنا دیتے) کہتے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کی پکار سن لیتے ہیں۔

### قتادہ کے خطابات

۲۶۳۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق حربی، حسین بن محمد مروزی، شیبان بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم! لوگوں کے مال و اولاد پر اشرارت کر! لیکن ان کے ایمان اور نیک عمل کا اعتبار کر۔

جب تم کسی نیک بندے کو اللہ کے حضور عمل کرتا دیکھو تو اس کی اتباع کرو اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جہاں تک ہو سکے، جبکہ ساری قوت و طاقت اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ نیز فرمایا: صغیرہ گناہ تو تھوڑے تھوڑے جمع ہو کر اپنے کرنے والے کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ بخدا! ہم جانتے ہیں کہ چھوٹے گناہوں سے ڈرنے والا ہی بڑے گناہوں سے بچنے والا ہوتا ہے۔

قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "فمن الناس من یقول ربنا آتانا فی الدنیا وما لہ فی الآخرة من خلایف" ترجمہ لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں عطا فرما ان کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بندہ دنیا کی نیت کرتا ہے۔ اسی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اسی کے لئے اس کی نیک و دو ہے۔ اس کا مقصد اور مطلب دنیا ہے۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دنیا و آخرت میں اچھائیاں نصیب فرما، اس بندے نے آخرت کی نیت کی اس کے لئے اس نے خرچ کیا اور اس کی طلب و مقصد آخرت رہی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ حقیر بچھلنے والے پچھلیں گے سو اس کا اعلان اللہ نے پہلے کر دیا اور ذہنی بھی دے دی تاکہ مخلوق پر اللہ کی حجت قائم ہو جائے۔

۲۶۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن سبکی، عمرو بن علی، یزید بن زریج، ہشام دستوانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ گناہ سے روکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بندہ اس گناہ میں پڑے گا لیکن یہ اللہ کی حجت ہے۔



۲۶۵۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس معاہدہ کو توڑنے سے اجتناب کرو سو اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کا اعلان پہلے ہی کر دیا اور اس کی دھمکی دے دی اور قرآن مجید کی آیات میں جگہ جگہ بطور نصیحت اور حجت کے اس معاہدہ کو ذکر کر دیا۔ عقل، فہم اور علم والوں کے ہاں وہ امور عظمت والے ہیں جن کو اللہ نے عظمت دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی گناہ کی شدت کو تقض عہد سے زیادہ شدید نہیں بنایا۔ بے شک مؤمن زندہ دل اور صاحب بصیرت ہوتا ہے کتاب اللہ کو ن کر اس سے نفع اٹھاتا ہے اسے یاد کرتا ہے حفظ کرتا ہے اور اللہ کے بیان کردہ مہجومات کو سمجھتا ہے..... جبکہ کافر کو ننگا، بہرہ، پتھر دل ہوتا ہے، بھلائی کی کوئی بات نہیں سنتا نہ یاد کرتا ہے نہ حفظ اور نہ ہی اس کا علم رکھتا ہے۔ الغرض وہ ضلالت و گمراہی میں سر تاپاؤں گھسا ہوتا ہے۔ ضلالت و گمراہی سے نکلنے کا کوئی رستہ نہیں پاتا۔ شیطان کا بیج و کار ہوتا ہے اور اس کے پیکروں میں مکمل گرفتار ہوتا ہے۔ پھر قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ پڑھی: "و امرنا لنسلم لرب العالمین" (انعام ۱۶) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سر تسلیم خم کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی تعلیم محمد عربی ﷺ اور ان کے صحابہ کرام کو دی ہے تاکہ اس ضلالت کے ساتھ خصوصیت و حجت قائم کر سکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں تعلیم دی اور بہت اچھی تعلیم دی تمہیں ادب سکھلایا اور کیا خوب اچھا ادب سکھلایا۔ پس آدمی اللہ کے سکھائے ہوئے کو اپناتا ہے اور اس میں پڑنے کا تکلف نہیں کرتا جس کا اسے علم نہیں ہوتا جس سے وہ اللہ کے دین سے نکل جائے۔ تم اپنے آپ کو تکلف، غلو اور تکبر سے بچاؤ۔ اللہ کے لئے تو واضح کرو اللہ تمہیں رنجشیں عطا فرمائے گا۔ بخدا! ہم نے بہت سارے لوگوں کو فتنوں کی طرف پیش رفت کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ فتنوں میں وہ گھستے چلے گئے جبکہ کچھ دوسرے لوگ فتنوں سے سراسر دست کش رہے۔ ان کا کج نظر خوف اور خشیت رب تھی۔ چنانچہ جب فتنوں کا سدباب ہوا تو فتنوں سے دور رہنے والے طبعی طور پر خوش تھے۔ ان کے دل ٹھنڈے تھے، ان کی کمریں بوجھ سے بالکل آزاد تھیں۔ جبکہ فتنوں میں حصہ لینے والے ان کے بالکل برعکس تھے، ان کے اعمال ان کے دلوں پر گھٹن بن کر رہ گئے، اللہ کی قسم! اگر لوگ فتنوں کو آتے ہوئے اچھی طرح دیکھ لیں جس طرح انہیں ختم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو انہیں لوگوں کی بے عقلی سمجھ میں آتی۔ بخدا! جب بھی کوئی فتنہ پروان چڑھا شک و شبہ کی وجہ سے اٹھا۔ جبکہ میں صاحب دنیا کو اس سے کبھی خوش خوش، کبھی غمزہ، کبھی راضی اور کبھی ناراض..... ہر حالت میں دیکھتا ہوں۔ بخدا! اگر دنیا کے گرداب میں اس کا گھٹنا و تاباں پڑتا تو انسان اس کا تلفظ کرتا اور اس کے لئے اس کا فیصلہ ہو جاتا۔

۲۶۵۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن حسن، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارے اوپر معاہدہ کو پورا کرنا واجب ہے۔ ان معاہدوں کو مت توڑو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے توڑنے سے منع فرمایا ہے، اور ان معاہدوں کو اللہ تعالیٰ نے جیٹھی ذکر کر دیا ہے تقریباً میں سے زیادہ آیات میں ان معاہدوں کو بطور نصیحت، مقدمہ اور حجت کے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ولسکنکم الارض من بعدہم" ہم تمہیں ضرور ان کے بعد زمین میں سکونت بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین سے دنیا میں مدد اور آخرت میں جنت کا وعدہ کر دیا ہے، سو اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ کس کو زمین پر بسائے گا۔ پس فرمان باری تعالیٰ ہے: "ولمن خاف مقاصی وخاف وعید" (یہ وعدہ) اس آدمی کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے بھی ڈرے۔ ایک دوسرا فرمان ہے "ولمن خاف مقام ربہ جنتان" (الزمر ۲۶)۔ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جہتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ثابت ہے اور اہل ایمان اس مقام سے ڈرتے ہیں اور پھر اس کی تیاری میں دن رات جانفشانی سے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے رہتے ہیں۔ اس کا فرمان ہے "فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ و سلہ" اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ مقلانی کرنے والا نہ گمان کرو۔ اللہ کے رسولوں نے خوف دل میں بٹھائے رکھا اور دن رات جانفشانی سے کام لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "من قبل ان ینتی یوم لا ینبع فیہ ولا خلال" اس دن کے آنے سے پہلے،

جس میں نہ بیخ ہوگی نہ دوستی (ابراہیم ۳۱) دنیا میں گہری دوستی ہوتی ہے اور لوگ آپس میں دنیا دوستی کرتے ہیں۔ آدمی کو چاہیے وہ دیکھے کہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور کس کو اپنا ساتھی بناتا ہے۔ پس اگر اس کی دوستی اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہو تو اسکو چاہیے کہ اس دوستی پر عداوت کرے اور اگر اسکی دوستی غیر اللہ کے لئے ہو تو پھر اسے جان لینا چاہیے کہ ہر دوستی قیامت کے دن عداوت میں بدل جائے گی صرف پرہیزگاروں کی دوستی باقی رہے گی۔

۲۶۵۲۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالصمد، ابراہیم ابوالاسامعیل قنات کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادر رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی نے نیند کو روک دیا ہے چنانچہ اسلام سے پہلے صحابہ کرام ہوتے تھے جب اسلام کا سورج طلوع ہوا انہوں نے اپنی نیند، اموال اور جسموں کو دن رات قربت خداوندی کا ذریعہ بنا لیا۔

۲۶۵۳۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالوہاب، سعید، قنادر رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام کے زمانہ میں کہا جاتا تھا کہ منافق رات کو بہت کم جاگتا ہے۔

۲۶۵۴۔ ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن موسیٰ، عبدالوہاب، سلام بن مسکین ابوروح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ لوگ آگ کو نہیں روندتے صرف نشانہات کو روندتے ہیں۔ اور لوگ ردی باتیں کرتے ہیں۔ نیک آدمی نیک کے تقش قدم پر چلتا ہے اسکا عمل نیک کے عمل کی طرح ہوتا ہے۔ بر آدمی برے کے تقش قدم پر چلتا ہے اور اس کا عمل برے آدمی کے عمل کی طرح ہوتا ہے اور دونوں کا اجر اور سزا برابر ہوتی ہے۔ برے کی سزا برے جیسی۔ نیک کا اجر نیک جیسا۔ اور نیک پر ہیزگار آدمی اپنے فعل کے قریب ہوتا ہے اسی کو کرتا ہے۔ اور فاسق فاجر بد بخت آدمی اپنے فعل کے پاس ہوتا ہے اور اسی پر اس کا کام ہے۔ ہر ایک کا معاملہ اس کے گزشتہ عمل کے مطابق ہوگا اور وہ اپنے کئے ہوئے اعمال کا مجاہد کرے گا۔ اگر عمل اچھا ہے تو اس کے ساتھ بھی اچھائی والا معاملہ ہوگا اور اگر اسکا عمل برا ہے تو اس کے ساتھ بھی برائی والا معاملہ ہوگا۔

۲۶۵۵۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل، سلام بن ابی مطیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادر رحمہ اللہ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرتے جب رمضان آتا ہر تین دنوں میں ختم کرتے اور جب ذوالحجہ کے ابتدائی دن آتے ہر دن ایک قرآن ختم کرتے۔

۲۶۵۶۔ ابو نعیم اصفہانی، ابویعلیٰ محمد بن احمد، اسحاق بن حربی، حسین مروزی، شبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قنادر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”وتطمئن قلوبہم بحدکو اللہ“ (الرعد ۲۸) اور مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مؤمنین کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف مائل اور مانوس ہوتے ہیں۔ آیت کریمہ ”فلسوا لاندھکان من المسیحین“ (الصافات/۱۳۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یونس علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے لہذا اپنی معیبت سے نجات پا گئے۔ حکمت میں کہا جاتا تھا کہ جب عامل کو کھوکھو کر لیتی ہے عمل صالح اس کو بلند کر دیتا ہے اور جب پچھاڑ دیا جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی سہارا پالیتا ہے۔ اور قنادر نے آیت کریمہ ”والسیدین ہم عن اللغو معوضون“ (الزمر ۳) اور اللہ کے بندے لغو باتوں سے اعراض کر جاتے ہیں، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بخدا! اللہ تعالیٰ کا امر انہیں باطل سے بھیر دیتا ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کی تخلیق شروع کی تو فرشتے کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کی تخلیق نہیں کرے گا جو ہم سے زیادہ علم والی ہو اور ہم سے افضل و اشرف ہو، سو فرشتے آدم علیہ السلام کی تخلیق کی آزمائش میں مبتلا کر دیے گئے۔ سو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس آزمائش میں چاہے مبتلا کرتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے کہ کون اسکا فرمانبردار ہے اور کون نافرمان، جو دنیا اور آخرت میں غور و فکر کرتا ہے وہ ان دونوں میں سے ایک کی برتری دوسری پر جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا دار یا اور دار فنا ہے، آخرت دار بقاء اور دار جزاء ہے۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان لوگوں میں

سے ہو جاؤ جو دنیا کی حاجت کو آخرت کی حاجت کے لئے نظر انداز کرتے ہیں۔ اور قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔  
۲۶۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن عمران، محمد بن ابی مرعدی، سفیان، حسن، یحییٰ، ابن قاسم بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے الذہری و جل کے فرمان ”والسقیات الصالحات“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر وہ نیک عمل جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود ہو وہ باقیات صالحات میں داخل ہے۔

۲۶۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد، ابن ابی عمر، سفیان، ابن ابی عروبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: موت کی تمنا کسی نے بھی نہیں کی، نبی نے اور نہ ہی غیر نبی نے۔ صرف یوسف علیہ السلام ایسے تھے کہ جب اللہ کی نعمتیں ان پر کامل ہو گئیں اور ان کے کام سب پورے ہو گئے تو وہ اللہ کی ملاقات کے مشتاق ہو گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”رب قد اتینسی ۵۰ السملک و علمتسی من تاویل الاحادیث“ (سورہ ۱۰) اسے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت نصیب فرمائی اور خوابوں کی تعبیر سکھائی۔

۲۶۵۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابار، ابو عمار، فضل بن موسیٰ، حسن بن واقد، ہنر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو جائے اس کے ساتھ ایسی جماعت ہو جاتی ہے جو مغلوب نہیں ہوتی اس کے ساتھ ایسا چوکیدار ہوتا ہے جو سوتا نہیں اور ایسا رہتا ہوتا ہے جو راستہ گم نہیں کرتا۔

۲۶۶۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن علی بن سعید، محمد بن یحییٰ ازدی، عبد الوہاب، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے آخرت میں اللہ کی کرامت اس کے لئے خاص ہو جاتی ہے۔

۲۶۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، حسین بن محمد، نوح بن حبیب، عبدالرزاق، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے قتادہ رحمہ اللہ کے بیٹے کو تھپڑ مارا۔ ان کا بیٹا بال بن ابی بردہ کے پاس اپنی فریاد لے گیا۔ لیکن بال نے ان کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ پھر وہ شکایت قمری سے کی۔ قمری نے لکھا: تو نے ابو خطاب (قتادہ) کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ لہذا بال نے دوبارہ اس آدمی کو بھی بلایا اور اہل بصرہ کے بڑے بڑے لوگوں کو بھی بلایا۔ وہ لوگ ہانی (جس نے تھپڑ مارا تھا اس) کے لئے سفارش کرنے لگے۔ لیکن قتادہ رحمہ اللہ نے سفارش قبول نہ کی اور کہنے لگے: میرا بیٹا بھی اس آدمی کو تھپڑ مارے گا جس طرح اس نے اس کو مارا ہے۔ قتادہ رحمہ اللہ اپنے بیٹے سے کہنے لگے: اسے بیٹے! اپنی آستینیں اوپر چڑھاؤ اور اپنا ہاتھ بلند کر کے زور کا تھپڑ مارو چنانچہ اس نے اپنی آستینیں چڑھائیں اور اپنا ہاتھ اٹھا کر ٹپا چھ مارنے ہی کو تھا کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے: ہم اسے تھپڑ کھانے کا بدلہ بخش اللہ کے لئے یہہہ کرتے ہیں چونکہ کہا جاتا ہے معافی کا اختیار بدل لینے پر قدرت رکھنے کے بعد ہوتا ہے۔

۲۶۶۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن احمد بن حسین، محمد بن جعفر بن ملاس، احمد بن ابراہیم بن ملاس، زید بن عینی، سعید بن بشیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت میں ایک کھڑکی ہوگی جو جنہیوں کی طرف کھلتی ہوگی پس اہل جنت اس کھڑکی سے جنہیوں کی طرف جھانکیں گے اور کہیں گے تم بد بختوں کا کیا حال ہے ہم تمہاری تادیبی کاروائیوں کی بدولت جنت میں داخل ہوئے۔ جنہی جواب دیں گے ہم تمہیں دنیا میں حکم کرتے تھے اور خود فرمانبردار ہی نہیں کرتے تھے۔ تمہیں برائیوں سے روکتے تھے اور خود نہیں روکتے تھے۔

۲۶۶۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، اہلق حربی، حسین بن محمد، شیبان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اسے ایمان والو! جو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس پر صبر کرو، اہل باطل کو مغلوب کرتے رہو چونکہ تم ہی حق پر ہو اور اہل باطل گمراہی پر ہیں، اللہ کے راستے میں سرحدوں کی حفاظت کرتے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کا مایاب ہو جاوے۔

۲۶۶۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن روح شعرانی، ابو اسحاق بن یزید، مریم بن عثمان، اسلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ومن یسق اللہ یجعل لہ معروجا ویرزقہ من حیث لا یحسب" جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسا راستہ نکال لیتے ہیں اور اسے اس جگہ سے رزق پہنچاتے ہیں جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دنیا کے شہتات اور موت کے وقت کی سختیوں سے نکلنے کے اسباب پیدا فرمادیتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جس جگہ کے بارے میں اسے امید ہوتی ہے اور ایسی جگہ سے بھی جس کے بارے میں اسے امید نہیں ہوتی۔

۲۶۶۵- ابو نعیم اصفہانی، حشمتہ بن سلیمان، عمر بن احمد بن عثمان، عمر بن عمرو احمی، علی بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "یوم یفسر المصروعن اخیہ وامہ وابیہ وصاحبہ وبنیہ" جس دن آدمی اپنے بھائی، اپنے ماں باپ بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اہل باطل قاتل سے بھاگے گا اور ہمارے نبی ﷺ اپنی ماں سے بھاگیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ سے بھاگیں گے۔ لوط علیہ السلام اپنی بیوی سے اور نوح علیہ السلام اپنے بیٹوں سے بھاگیں گے۔

(حضور ﷺ کے والدین کے متعلق خاموشی رکھنا بہتر ہے وہ ہمارے لئے قاتل احرام میں مبادا ہماری ان کے متعلق بحث و تحقیق سے سرکارِ دو عالم حضور ﷺ کا وایت پہنچے۔ قیامت کے دن خدا جو فیصلہ فرمائے گا اس کا صحیح علم خدا ہی کو ہے۔ نیز مذکورہ آیت کی مشابہت جو جو مفسرین سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ ہر گناہ گار انسان اپنے متعلقین یعنی ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں سے اس لئے بھاگے گا کہ کہیں وہ اپنے کسی حق کا مطالبہ نہ کر دیں یا کسی نیکی کا سوال نہ کرنے لگ جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (اصغر)

۲۶۶۶- ایک باب علم کا حاصل کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو الفرج احمد بن محمد زبیدی، یونس بن عبد الاعلیٰ، محمد بن عبد العزیز، شہاب بن خراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر علم کا ایک باب حفظ کرے اس کا ایسا کرنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔

۲۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ایوب، روح، قرہ بن خالد کہتے ہیں قتادہ رحمہ اللہ کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی حدیث لڑتی تو یوں کہتے: الا الی اللہ تصویر الامور! تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔

۲۶۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، ابو کامل، ابو حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن صرف تین جگہوں میں پایا جاتا ہے: وہ گھر جس میں اپنا سر چھپائے، وہ مسجد جسے وہ آباد کرے اور روزی کیلئے دنیا کا کوئی کام اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

۲۶۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد اللہ بن فضل، محمد بن حسین بن کرم، یعقوب دورق، کوکب، ابو شیبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت القماتان نے اپنے بیٹے سے کہا: شتر سے دو درہ ہو جس طرح کہ شتر تم سے دو درہ ہوتا ہے۔ چونکہ ایک شتر دوسرے شتر کو پیدا کر دیتا ہے۔

### مسانید قتادہ بن دعامة

قتادہ رحمہ اللہ نے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ خصوصاً ان میں سے انس بن مالک ابو یوسف، عبد اللہ بن سرجس اور حنظلہ رضی اللہ عنہم سے آپ نے کتاب حدیث کیا۔ اور قتادہ سے تابعین کی بھی ایک بڑی جماعت

احادیث روایت کرتی ہے۔ ان میں سے سلیمان تمیمی، حمید طویل، ایوب سختیانی، مطر الوراق، محمد بن قتادہ، اور منصور بن زاذان قابل ذکر ہیں، نیز قتادہ رحمہ اللہ سے بڑے بڑے آئمہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

تاہم قتادہ رحمہ اللہ کی سند سے مروی حضرت انسؓ کی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۶۷۰۔ ابونعیم اصفہانی، حسن بن محمد کسان قاضی یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوالحسن محمد بن احمد، حسن بن سفیان، اہلبیہ، ہمام بن منکی، قتادہ رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا تا ہوں جسے میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سناے گا اور میں نے وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھایا جائے گا، جہل کا دور دورہ ہوگا، بلاتر و شراب پی جائے گی۔ مور تمیں بکثرت ہوں گی اور مرد قتلت میں ہوں گے یہاں تک کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا نگہبان ہوگا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے ہشام اور شعبہ کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث قتادہ رحمہ اللہ سے مطر الوراق، محمد بن عمار بن سلمہ، ابوعوانہ، صحیح بن حزن، خالد بن قیس، حکم بن عبد الملک، حبیب بن ابی حبیب، قرہ بن خالد، ابو مرزوق اور سعید بن بشیر روایت کرتے ہیں۔ بعض نے حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ۔

۲۶۷۱۔ ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن یوسف، ایرانیم بن محمد بن عمرو، قاضی یوسف، عمرو بن مرزوق، شعبہ، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو تو جان لے کہ بے شک وہ اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ہرگز اپنے سامنے اور اپنی دائیں طرف نہ تھو کے لیکن اپنی بائیں جانب یا پاؤں تلے تھو کے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی سندوں سے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۶۷۲۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن جعفر بن شیم، جعفر بن محمد بن شاکر، حسین بن محمد مروزی، شیبان، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا: کفر کو قیامت کے دن چہرے کے بل چلا کر میدان حشر میں کیسے لایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ ذات جو اس کو پاؤں کے بل چلانے کی قدرت رکھتی ہے وہی ذات اس کو چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۲۶۷۳۔ ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن عیث، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ایوب، عقبہ، فضل بن بکر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ بے دھڑک نکلنا، اتباع خواہشات، اور آدمی کا عجب میں مبتلا ہونا۔ (یہ تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں) پوشیدہ اور ظاہر، خوف خدا، فقر اور مالداروں میں میانہ روی اور غضب و رضاء میں عدل سے کام لینا۔ (یہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں)۔

قتادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو بکرہ بن ایرانیم نے ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، قتادہ رحمہ اللہ، انسؓ کے

۱۔ صحیح مسلم ۵۶/۲۰۔ و صحیح البخاری ۹/۳۳۰۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۳۔ و صحیح البخاری ۲/۸۲۲۔

۳۔ الکسی اللؤلؤی ۱/۱۵۱۔ و کشف الخفا ۱/۳۸۶۔ و احاف السادة المتقين ۸/۱۹۲۔ ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، و تخریج الاحیاء

۱/۱۶۱۔ و مجمع الزوائد ۱/۹۰۔ و مشکاة المصابیح ۵۱۲۲ و امانی الشجرى ۲/۲۱۸۔ و تفسیر القرطبی ۱۶/۱۶۷۔

سلسلہ سند سے روایت کیا ہے۔

۲۶۷۳۔ دینا لا الہ الا اللہ کہنے والوں کے دم سے قائم ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، قاضی ابوالحمزہ محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن اسماعیل بن علی بن ابی بکر اسفندی، عبید اللہ بن عبید اللہ انصاری، بکر بن علیان، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وہی کی کہ اے موسیٰ! اگر کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی گواہی دینے والا کوئی نہ ہوتا تو میں جہنم کو اہل دنیا پر مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ! اگر میری بندگی کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں نافرمانی کرنے والے کو اہل جہنم کے برابر بھی مہلت نہ دیتا۔

اے موسیٰ! حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان لایا وہ مخلوق میں افضل تر ہے۔ اے موسیٰ! نافرمانی کی ایک بات (گناہ کے حساب سے) دنیا میں پائی جانے والی ریت کے سب ذرات کے برابر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اے میرے رب! نافرمان کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: نافرمان وہ آدمی ہے جسے اس کے والدین پکاریں اور وہ ان کی پکار پر لبیک نہ کہے۔  
قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور انصاری اس کو روایت کرنے میں متفقہ ہیں۔

۲۶۷۵۔ ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبید اللہ، ابو نعیم عبدالرحمن بن ہانی نخعی، محمد بن عبید اللہ عزمی، قتادہ کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر و ثواب بندے کو مرنے کے بعد اس کی قبر میں بھی پہنچتا ہے۔ جس آدمی نے دوسروں کو علم سکھایا، یا کوئی نہر جاری کی، یا کنواں کھودا، یا درخت لگایا، یا مسجد بنوائی، یا اپنے پیچھے قرآن و راحۃ میں چھوڑا، یا ایسی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے۔  
قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ ابو نعیم عزمی قتادہ سے روایت کرنے میں متفقہ ہیں۔

۲۶۷۶۔ ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن محمد، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن یسینی، داؤد بن الزہر قان، مطر قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال جاری نہر کی طرح ہے جس کا پانی میٹھا ہو اور وہ نہر تم میں سے کسی کے دروازے پر سے گزر رہی ہو اور وہ آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گا! یعنی گناہوں کی میل۔

انسؓ، قتادہ، محمد اللہ اور مطر کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور داؤد مطر سے روایت کرنے میں متفقہ ہیں۔

۲۶۷۷۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسن بن جریر، ابوالجہاجر، سعید بن بشیر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سوتے تو اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا فرماتے:

اللھم قتی عذابک یوم تبعث عبادک

اے میرے رب! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے گا اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا۔

۱۔ کشف الخفا / ۳۸۸۔

۲۔ صحاح السادة المتفقین، ۱/ ۱۱۳، ۵۹/۵، والترغیب والترہیب، ۱/ ۹۷، وتفسیر القرطبی، ۹۹/۱۹، وکنز العمال، ۳۳۶۶۲، ۳۳۶۶۳۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، ۲۸۳، ومسند الامام احمد، ۲/ ۳۲۶، ۳/ ۳۰۵۔

۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم ۶۲، وسنن الترمذی، ۳۳۸۹، ۳۳۹۹، ومسند الامام احمد، ۲۸۷۶، ۳۰۳، ۲۹۸، ۲۹۰۔

سعید بن اشیر قنادہ سے روایت کرنے میں متفق ہیں۔

۲۶۷۸- چار عظیم عورتیں۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، معمر، قنادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ زوجہ قریظ (ملعون، اقدامہ کے لئے) کافی ہیں۔

قنادہ کی اس حدیث کو ان سے روایت کرنے میں معمر متفق ہیں۔ یہ حدیث آئمہ حدیث نے عبد الرزاق، احمد، اسحاق، ابو مسعود سے بھی روایت کی ہے۔

۲۶۷۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، ابراہیم بن یسوم، بلوی، سلیمان بن حرب، ابو ہلال، قنادہ کے سلسلہ سند سے انس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ایک لاکھ آدمی جنت میں داخل ہوں گے ابو بکرؓ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے؟ ارشاد فرمایا: اور اسے ہی اور (سلیمان بن حرب نے اپنے کلمے ہاتھ سے اشارہ کیا) ابو بکرؓ نے دوبارہ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے مزید اضافہ کیجئے۔ حضرت عمرؓ نے لے: اللہ تعالیٰ قدرت رکھتے ہیں کہ سارے لوگوں کو ایک ہی لپ میں ڈال کر جنت میں داخل فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔

قنادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ابو ہلال اس حدیث کو روایت کرنے میں متفق ہیں ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم راہبی ہے دو بصری ہیں اور ثقہ ہیں۔

### (۱۹۹) محمد بن واسع رحمہ اللہ

ابو عبد اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ عامل، خشوع و خضوع کے متوالے اور عبادت گزار تھے۔ کہا گیا ہے کہ تصوف خشوع و خضوع اور قنوت و تامل ہے۔

۲۶۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمر عثمان بن محمد حثانی، اسامعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ قرآن و معجزات دو منہ رکھتے ہیں: جب بادشاہوں سے ملتے ہیں بارگاہِ نوک کے ان کے اخلاق اختیار کر لیتے ہیں اور جب اہل آخرت سے ملتے ہیں تو ان جیسے بن جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے قاری بنو اور محمد بن واسع بھی اللہ کے قاری ہیں۔

۲۶۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جلیہ، محمد بن اسحاق، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: قرآن تین قسم پر ہیں ایک قاری رحمن کے لئے ہے، ایک قاری دنیا کے لئے ہے اور ایک قاری بادشاہوں کے لئے ہے اسے لوگو! محمد بن واسع میرے نزدیک قرآن الرحمن میں سے ہیں۔

۲۶۸۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، عبد اللہ بن ناجیہ، نصر بن علی، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: امراء کے قرآن بھی ہوتے ہیں اور انبیاء کے قاری بھی ہوتے ہیں اور محمد بن واسع رحمن کے قرآن میں سے ہیں۔

۲۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، اور کافی، ابو شہاب الخناطی، عبد ربیع بن نافع، ابی اسلم، محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومنین کے دلوں کو اس کی طرف

۳۔ مستند الامام احمد ۳/ ۱۳۵۔ والمستدرک ۱۵۷/۳

۳۔ مستند الامام احمد ۳/ ۱۹۳۔ وکتب العمال ۱۵۶۹۹/۳۷۹۱۱

۵۔ تہذیب التہذیب ۳۳۹/۹، التقریب ۲/ ۱۵۲، التاريخ الكبير ۱/ ۲۵۶، الحرج ۸/ ۱۱۳۔ وطبقات ابن سعد ۷/ ۳۴۱

متوجہ کرتا ہے۔

۲۶۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ابویحییٰ صاعقہ، عبد اللہ بن محمد، سلام بن ابی مطیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع جب مغرب کی نماز پڑھتے اپنے معمولی پر ہی چپک کر بیٹھ جاتے، ایک مرتبہ حیاط ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع اپنی دعا میں یوں فرما رہے تھے۔ اے اللہ! میں ہر برے مقام، ہر بے ٹھکانے، ہر بے مدخل، ہر بے خرچ، ہر بے عمل، ہر بے قول اور ہر بے نیت سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میری مغفرت فرما دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں تو بھی میرے اوپر رجوع فرما اور میں تیری طرف اطاعت ڈالتا ہوں پڑھنے سے پہلے پہلے۔

۲۶۸۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی، اصمعی، سلیمان بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کے صحیفے جیسا صحیفہ لکیر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر دوں۔

۲۶۸۶- محمد بن واسع کی جائز نشانی..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، احمد بن کثیر، شام، ابو طیب موسیٰ بن بشر کہتے ہیں میں ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کی صحبت میں مکہ سے بصرہ تک گیا۔ چنانچہ محمد بن واسع پوری پوری رات نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ حدیٰ خواں کو حکم دیتے وہ پیچھے ہو جاتا اور آپ رحمہ اللہ بلند آواز سے قرات کرتے، لیکن حدیٰ خواں ان کی آواز کو نہیں سمجھ پاتا تھا۔ بعض دفعہ رات کے آخری حصہ میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے اور محمد بن واسع نماز میں مشغول ہو جاتے جب صبح کا وقت ہوتا ایک ایک کر کے ساتھیوں کو جگاتے اور کہتے نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ جاؤ! اگر پانی دستیاب ہے تو وضو کرو اور نہ تیمم کر کے نماز پڑھ لو اور جو تھوڑا بہت پانی ہے اسے پینے کے لئے رہتے دو۔

۲۶۸۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبد الرحمن بن فضال، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، اسحاق بن ابراہیم، حماد بن زید، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے موت قریب تر ہے، امیدیں کوسوں دور ہیں اور اعمال بد کا بوجھ کاغذ سے پر لدا ہوا ہے۔

۲۶۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد دورق، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی، نصر، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں میں حوشب کے پاس حاضر ہوا اور وہ مالک بن دینار کے پاس تشریف لائے اور کہا: اے ابویحییٰ! میں نے خواب میں ایک منادی کو دیکھا ہے جو آواز لگاتا ہے کہ اے لوگو! کوچ کرو! کوچ کرو! میں نے صرف محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کوچ کرتے دیکھا ہے۔ چنانچہ مالک بن دینار نے ایک زوردار چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے۔ مضر کہتے ہیں کہ حسن البصری رحمہ اللہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کو زین القرآن کا نام دیتے تھے۔

۲۶۸۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبد اللہ بن عبد الرحمن عدوی، ابن زید اسطغلی، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم عبدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن مجید بستان العارفین میں تم نے جہاں کہیں اترنا ہو تو اس بستان میں سیر و تفریح کے لئے اترو۔

۲۶۹۰- اللہ کیلئے کیا جانے والا عمل..... ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، یحییٰ بن حریش، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایسے پاکباز مردوں کو پایا ہے کہ ان کا سر اور ان کی ایلہ کا سر ایک ٹیکے پر ہوتا تھا اور ان کے آنسوؤں سے ٹکیہ بھیگ جاتا تھا جبکہ ان کے پاس لٹھی ہوئی ان کی بیوی کو شہو نہیں ہوتا تھا۔ میں نے ایسے مردوں کو بھی پایا ہے کہ دوران نماز صفوں میں کھڑے کھڑے آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھیاں اور رخسار تر ہو جاتے تھے۔



جبکہ منقول میں ساتھ کھڑے ہونے والے نمازی کو اسکا شعور تک نہ ہوتا تھا۔

۲۶۹۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن عباس، محمد بن نعیم، عبدالعزیز بن ابان، عمران بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اللہ والا میں سال سے زور رہا تھا حالانکہ اسکی بیوی کو اس کے ایک آنسو بہانے کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔

۲۶۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن قوامیری، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس گئے تاکہ ان کی بیمار داری کرا سکیں، وہ مرض وفات میں مبتلا تھے۔ اسنے میں سخی رکھا، (بکا، معنی زیادہ رونے والا) نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حاضرین کہنے لگے: اے ابو عبداللہ! اور واڑے پر آپ کے بھائی ابوسلمہ (سگی) کھڑے ہیں اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ پوچھا: کون ابوسلمہ! حاضرین نے جواب دیا: سخی! دوبارہ پوچھا: کون سخی؟ حاضرین نے جواب دیا: سخی رکھا۔ حماد کہتے ہیں: محمد بن واسع کو پہلے سے معلوم تھا کہ وہ سخی رکھا ہیں چنانچہ فرمانے لگے: تمہارے وہ دن بہت برے ہوں گے جب تمہیں رونے کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

۲۶۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمیرہ، سیار، ابن شاذب کہتے ہیں: محمد بن واسع ایک مرتبہ ایک مجلس میں حاضر ہوئے جس میں حاضرین مجلس اجتماعی طور پر زور رہے تھے: جب حاضرین مجلس رونے سے فارغ ہوئے تو کھانا حاضر کیا گیا، لیکن محمد بن واسع مجلس سے اٹھ کر دور کونے جا بیٹھے۔ حاضرین نے انہیں کھانے کی دعوت دی، لیکن انہوں نے جواب دیا: کھانا وہی کھائے جس نے مجلس میں رونے کا فریضہ انجام دیا ہو۔ گویا کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ رونے کے بعد کھانا کھانے کو باعث عیب سمجھ رہے تھے۔

۲۶۹۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ستان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبداللہ، سیار کے سلسلہ سند سے مروی ہے جعفر کہتے ہیں کہ جب میں اپنے دل کو پتھر دل سمجھتا تھا فوراً میں محمد بن واسع کے چہرے کی طرف دیکھتا تھا۔ جب میں ان کا چہرہ دیکھتا ہوں گلتا گویا ان کا چہرہ اس عورت کے چہرے کی طرح ہے جس کا بیٹا مرنے چکا ہو۔

۲۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن ستان، محمد بن اسحاق، سعدان بن یزید عسکری، یثیم بن تمیل، بخلد بن حسین، ہشام بن حسان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ سے جب کہا جاتا: اے ابو عبداللہ! آپ نے صبح کس حال میں کی؟ جواب دیتے: اس آدمی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہر روز آخرت کی طرف ایک ایک مرحلے آگے بڑھا جا رہا ہو۔

۲۶۹۶- امت کے ابدال۔ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن شعیب، سلیمان بن داؤد و شاذ کوفی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے وہب بن منہر کے ایک ہم مجلس کو کہتے سنا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا میں نے ان سے کہا: یا رسول اللہ! آپ کی امت کے ابدال کہاں پائے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پھر کہا: یا رسول اللہ! کیا ان میں سے کوئی عراق میں بھی پایا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! وہاں محمد بن واسع ہے۔

۲۶۹۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، حماد، احمد دورنی، ابو داؤد و عمارہ، مہران معولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے عمارہ! مجھے تمہارا گھر بہت اچھا لگتا ہے۔ میں نے پوچھا: میرے گھر میں کوئی چیز آپ کو اچھی لگتی ہے حالانکہ وہ تو قبرستان کے پاس ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا پریشانی ہے؟ مردوں سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی ہوگی جبکہ وہ تمہیں آخرت کی یاد ہر وقت دلاتے ہو گئے۔

۲۶۹۸- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سعید بن عامر، ابو عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب محمد بن واسع رحمہ اللہ بوجہ ہو گئے لوگ ان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے۔ کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور کچھ بیٹھ گئے۔ آپ فرماتے گئے: مجھے بتاؤ یہ لوگ مجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں جب کل مجھے پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا؟ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت کی: "مَعْرِفَ الْمَجْرُمُونَ بِسِمَاہِمِ فِیْ حُذُبِ النَّوْاصِیِ وَالْاِقْدَامِ" مجرم لوگ اپنی ظاہری علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے اور وہ پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ کر (جہنم برو کر دیئے) جائیں گے۔ (الرحمن ۳۱)

۲۶۹۹- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کہاں دھکیلا جا رہا ہے بخدا! مجھے یا جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا ہے یا اللہ چاہے تو مجھے معاف فرمادے۔

۲۷۰۰- اللہ کیلئے محبت کرنے والے سے اللہ بھی محبت کرتا ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن عبداللہ متولی، حاجب بن ابی بکر، احمد بن ابراہیم، علی بن اہلق، ابن مبارک، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع سے کسی نے کہا: میں شخص اللہ کی خاطر آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: جس ذات کے لئے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ ذات بھی تجھ سے محبت کرتی ہے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھ سے محبت کی جائے حالانکہ تو مجھ سے بغض و عداوت رکھتا ہو۔

۲۷۰۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسین، ابراہیم بن سعید جوہری، عبداللہ بن عیسیٰ، محمد بن عبداللہ رواد ابو نعیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنی سرینوں پر ہاتھ مارتے۔ ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ میں میری شکل و صورت مسخ کر کے مجھے بندر نہ بنا دیا جائے۔

۲۷۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبیلہ، محمد بن اہلق، ہارون بن عبداللہ سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار اور محمد بن واسع رحمہما اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: مجھے اس آدمی پر رشک آتا ہے جس کے پاس دین ہی دین ہو اور دنیا نام کی اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور وہ اس حالت میں بھی اپنے رب سے راضی ہو۔ اتنے میں لوگ واپس لوٹنے لگے اور لوگوں کا خیال تھا (کہ مالک کی مراد محمد بن واسع ہیں اور یہ کہ تقویٰ میں ان سے) محمد بن واسع قوی ہیں۔

۲۷۰۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سفیان بن کعب، ابن علیہ، یونس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر گناہوں کی بدبو ہوتی تو تم میرے گناہوں کی بدبو کی وجہ سے میرے قریب نہ ہوتے۔

۲۷۰۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، عبداللہ بن حنبل، فضیل بن عیاض، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: یا تو اللہ کی اطاعت ہے یا جہنم کی آگ۔ محمد بن واسع نے فرمایا: یا تو اللہ تعالیٰ کی معافی ہے یا جہنم کی آگ۔

۲۶۹۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو عمرو زاوی، نصر بن علی، زیاد بن ربیع، ربیع کہتے ہیں میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ راستے سے گزرتے وقت اپنے ایک گدھے کو بیچ کے لئے پیش کر رہے تھے۔ ایک آدمی کہنے لگا کیا اس گدھے کو میرے لئے پسند کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر میں اس سے راضی ہوتا بھی نہ بیچتا۔

۲۷۰۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سعید بن عامر، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن واسع سے کہا گیا: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ کچھ بات کرتے؟ فرمایا: الحمد للہ! یہ علائح تنگی ہے پھر آیت کریمہ "ان تکونوا صالحین فانہ کان للاحقین غفوراً" اگر تم نیک بن جاؤ سو اللہ تعالیٰ تو یہ کرنے والوں کو معاف فرماتا ہے۔ تلاوت کی

اور پھر خاموش ہو گئے۔

۲۷۰۷- اللہ کے بندے دنیا کی نظروں میں بیوقوف ہی ہوتے ہیں۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن محمد، محمد بن احمد، مخلد بن حسین، ہشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن منذر نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو پایا اس زمانے میں مالک بن منذر کو پولیس کا نظام سپرد تھا۔ مالک نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو عہدہ تفتیش کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، اسرار کیا مگر نہ مانے، مالک نے کہا: عہدہ تفتیش قبول کر لو ورنہ میں آپ کو تین سو کوڑے ماروں گا! محمد نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو مسلط ہو گا اور سن لو دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہشام کہتے ہیں ایک امیر نے انہیں حکومتی عہدہ سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امیر نے کہا تو بڑا بیوقوف ہے، محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے یہ بات بچپن سے مسلسل کہی جاتی رہی ہے۔

۲۷۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود عبد اللہ بن محمد بن احمد، ابو عباس ہروی، ابو حاتم سجستانی، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ایک بیٹے نے کسی آدمی کو اذیت پہنچادی۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: تیری یہ مجال اکر تو لوگوں کو اذیت پہنچا رہا ہے حالانکہ میں تیرا باپ ہوں اور تیری ماں کو ایک سو درہم میں خرید کر لایا تھا۔

۲۷۰۹- محمد بن واسع کی عاجزی اور تربیت..... ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، عباس بن ابی طالب، عبد اللہ بن یسعی طفاوی، محمد بن عبد اللہ ردا ابو کنگی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو دیکھا کہ وہ ہاتھ آگے پیچھے کرتے ہوئے چلا جا رہا تھا۔ اسے فرمانے لگے: تو جینا کس کا ہے؟ تیری ماں کو میں صرف دو سو درہم میں خرید کر لایا ہوں اور تیرے باپ کا یہ حال ہے کہ اس جیسا اللہ کسی مسلمان کو نہ کرے۔

۲۷۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، زید بن حباب، محمد بن حوشب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: طلب حلال جسموں کی زکوٰۃ ہے، سو اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو خود بھی حلال کھائے اور دوسروں کو بھی حلال کھلائے۔

۲۷۱۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسعود، عبد اللہ بن محمد بن احمد بن سلیمان، ابو حاتم سجستانی، اصمعی، الاح، الحنفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فاجر آدمی کے فجوڑ کو اس کے چہرے میں پہچان لیتا ہوں۔

۲۷۱۲- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، عثمان بن عمر، ابن مرزوق، عمارہ بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے نفس پر فحشے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے فحشے سے محفوظ فرماتے ہیں۔

۲۷۱۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، مرزوق بن کبیر، عزیزی، خزیمہ ابو محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کو کہا: مجھے کچھ نصیحت کیجیے! فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات کی نصیحت کروں گا جس پر تو عمل بھی کر دینا و آخرت میں فرشتہ بن جائے گا۔ اس آدمی نے پوچھا یہ بات میرے لئے کیسے ممکن ہو سکتی ہے؟ فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو۔

۲۷۱۴- پیار اشیاء دل کو مردہ کر دیتی ہیں۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم، داؤد بن محمد، سلیمان بن حکم بن عوانہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں، گناہ پر گناہ کرنا، جو رتوں کے ساتھ کثرت میل جول اور کثرت گفتگو، بے وقوف کے ساتھ بھگڑنا، کتو اسے گالیاں دے وہ تجھے گالیاں دے اور

مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔ کسی نے پوچھا مرداروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر مالدار، پیش پرست اور ظالم سلطان کے ساتھ مجالست کرنا۔

۲۷۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر اموی، محمد بن بشر کے سلسلہ سند سے مروی ہے سعید بن عامر کہتے ہیں: کہ ایک قصہ گو محمد بن واسع رحمہ اللہ کی مجلس کے قریب بیٹھا تھا۔ ایک دن اپنے جلسہ کو ڈانٹتے ہوئے بولا: کیا بات ہے کہ میں دلوں میں خشوع آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے اور جسموں پر روٹکتے کھڑے ہوتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمانے لگے: اے عبد اللہ! کیا بات ہے میں لوگوں کو تیری طرف سے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، یاد رکھا! جب اللہ کا ذکر دلوں سے نکل جاتا ہے دلوں پر آفت واقع ہو جاتی ہے۔

۲۷۱۶- بھوک کے فوائد۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، من ابیہ، عبد اللہ بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن عمرو، خلید بن ولج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: جو کھانا کسی کی مقدار کم کر دیتا ہے بات خود بھی سمجھتا ہے، دوسروں کو سمجھاتا ہے، نفس کا تذکرہ کرتا ہے آواز اری سے سرشار ہوتا ہے۔ کثرت سے کھانا کھانا انسان کو مقاصد سے الچا کر دیتا ہے۔

۲۷۱۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، من ابیہ، عبد اللہ بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محمر، عبد الواحد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو (محمد بن واسع کی موجودگی میں) حوشب سے فرماتے ہوئے سنا: رات کو بھوک کی حالت میں گزرا اور کچھ بھوک بھی باقی ہو کھانا چھوڑ دو۔ حوشب نے فرمایا: یا مال دنیا کے اطبا کا وصف ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ کہنے لگے: جی ہاں، اطبا کا وصف آخرت کا راستہ ہے مالک بن دینار نے فرمایا: واہ واہ! یہ تو دین و دنیا دونوں کے لئے بہترین وصف ہے۔

۲۷۱۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، ابو عمر ضریر، محمد بن بہرام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ دائمی روزہ رکھتے تھے اور اپنے روزے کو ہمیشہ پوشیدہ رکھتے تھے۔

۲۷۱۹- خدا کی شکر گزاری کا انداز۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن مصعب، یحییٰ بن سلیم، عبد العزیز بن ابی رواد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکالا، وہ دیکھے جیسے یہ تمہیں دیکھ کر فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اس پھوڑے میں میرے اوپر کیا انعام ہوا؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ پہلے قدر سے خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ پھوڑا میری آنکھ کی سیاہی پر نہیں نکالا، میری زبان پر اور نہ میرے آئینہ تناسل پر نکالا، بلکہ اللہ نے یہ پھوڑا ہاتھ پر نکال کر اس کو میرے لئے بٹا کر دیا۔

۲۷۲۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: آنسو امیر سے ساسھی ختم ہو چکے۔ حارث کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے (جو چلے گئے چلے گئے لیکن) کیا نوجوان دن کو روزہ نہیں رکھتے؟ رات کو نمازیں نہیں پڑھتے؟ اور اللہ کے راستے میں جہاد نہیں کرتے؟ تنہا کرتے ہوئے یولے جی ہاں! لیکن میرے بھائی! انہیں جب نے بگاڑ دیا ہے۔

۲۷۲۱- سلطان کا قرب نقصان دہ ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، جعفر بن محمد رضعی، یحییٰ بن خلید بن ولج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! لکڑیاں چپانا اور خاک چھانکنا سلطان کے قریب ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔

۲۷۲۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ہارون بن معروف، ضمرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ محمد بن واسع بن یزید بن مہلب کے ساتھ خراسان کے محاذ پر جہاد کر رہے تھے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے یزید سے حج کرنے کی اجازت طلب کی۔ یزید نے انہیں اجازت دے دی یزید نے کہا: ہم آپ کے لئے کچھ زاد راہ کا حکم دینا چاہتے ہیں؟ فرمایا: لشکر کے لئے انعام و اکرام کا حکم کرو۔ جب یزید نے سخت امر ار کیا تو فرمانے لگے: ہمیں معاف کیجئے ہمیں اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

۲۷۲۳- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسان بن مفضل، سعید بن عامر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ: ایک مرتبہ محمد بن واسع بلال بن ابی بردہ کے پاس تشریف لائے۔ بلال نے انہیں کھانے کے لئے بلایا۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے انکار کیا اور کچھ عذر بیان کیا۔ بلال کو اس پر غصہ آ گیا اور کہنے لگا میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ ہمارے کھانے کو ناپسند کر رہے ہیں! محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: امیر! ایسا نہ کہو! آپ لوگوں کی پسند فرمودہ چیزیں ہمیں اپنے میٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

۲۷۲۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو احمد مروزی، علی بن بکار، خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ: محمد بن واسع رحمہ اللہ قتیہ بن مسلم کے ہمراہ ایک لشکر میں شریک تھے۔ قتیہ اس وقت خراسان کے علاقوں میں معروف جہاد تھے۔ چنانچہ ترک ان کی طرف جنگ کرنے لگا کرتے تھے۔ قتیہ نے اپنا ایک اہلی بیجا کہ مسجد میں جا کر دیکھ آئے وہاں کون ہے؟ قتیہ سے کہا گیا کہ مسجد میں صرف محمد بن واسع ہیں اور انہوں نے اپنی انگلی اوپر کھڑی کی ہوئی ہے۔ قتیہ بن مسلم کہنے لگے: ان کی یہ انگلی مجھے تیس ہزار اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن، حماد بن زید کہتے ہیں ہم محمد بن واسع رحمہ اللہ کے پاس بیٹھتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم ایسے رزق سے پناہ مانگتے ہیں جو تجھ سے دور کر دے، ہمیں ہر طرح کی گندگی سے پاک کر دے اور ہمارے اوپر ظالموں کو مسلط نہ کر دینا، پھر تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے اور پھر از سر نو یہ دعائیں کلمات دہرانا شروع کر دیتے۔

۲۷۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو الحسن احمد بن محمد بن ابان، ابو بکر بن سعید، عمر بن حارث، عن شیح عقیلی، حیان بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اگر میرے گناہوں نے میرے چہرے کو بگاڑ دیا ہے تو پھر مجھے اس کے سہرا کر دے جو تجھے مخلوق میں زیادہ محبوب ہے۔

۲۷۲۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، محمد بن بہرام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ: محمد بن واسع رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: میں دیکھتا ہوں کہ دعا کے لئے معمولی اتنی بھی کافی ہے۔

۲۷۲۸- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، محمد بن بہرام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے تھے: یہ مال صرف چار صورتوں میں حلال اور پاکیزہ ہوتا ہے حلال کی تجارت ہو، کتاب اللہ کے مطابق طریقہ شریعہ پر میراث کی صورت میں ملا ہو، کسی مسلمان بھائی کی جانب سے بطور عطیہ کے ملا ہو یا جماعت مسلمین کے ساتھ مل کر جہاد کے نتیجے میں امام عادل نے حصہ دیا ہو۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کا بیٹا کہنے لگا ہر گھڑی ایک جیسی تو نہیں ہوتی وقت بدلتا رہتا ہے۔ چنانچہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے روٹی اور نمک منگوا کر کھانا شروع کر دیا پھر فرمایا: تم مجھ سے دیکھ رہے ہو کہ میں نے اس معمولی کھانے پر تقاضا کر لی ہے اور اس پر راضی بھی ہوں۔

۲۷۲۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، حسیان بن وکیع، وکیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن

واسع رحمہ اللہ کو عہدہ قضاء پیش کیا گیا انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، اس پر ان کی بیوی ان سے ناراض ہو گئی اور کہنے لگی: آپ کا اہل و عیال ہے اور آپ کو اس عہدے کی ضرورت بھی ہے تاکہ اولاد کے اخراجات کا بندوبست ہو جائے، فرمانے لگے: کتنے عرصے سے تو مجھے دیکھ رہی ہے کہ میں سرکے اور ساگ پر صبر رکھے ہوں، میں اس کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ اظہار طمع نہ کر۔

۲۷۳۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف، ضمیرہ، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے امیر نے قرآن و حضرات میں انعامات و اکرامات تقسیم کئے۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو بھی انعام بھیجا انہوں نے قبول کر لیا لیکن محمد بن واسع رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمانے لگے: اے مالک! آپ نے سلطان کے انعامات قبول کر لیے؟ مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ میرے ہم جلیسوں سے پوچھ لیجئے۔ چنانچہ مالک رحمہ اللہ کے ہم جلیس کہنے لگے: اے ابو بکر! مالک بن دینار نے ان انعامات کے بدلے میں تمام خرید کر آ زاد کر دیا ہے۔ محمد بن واسع رحمہ اللہ مالک کو کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں تاکہ انعام ملنے سے پہلے تمہارا دل جس حالت پر تھا کیا اس کے بعد ایک گھڑی کیلئے بھی اس کیفیت پر آیا ہے؟ مالک فرمانے لگے: قطعاً نہیں۔ پھر مالک بن دینار اپنے ساتھیوں سے فرمانے لگے: مالک تو گدھا ہے اگر کسی کو اللہ کی عبادت کرنی ہو تو محمد سے لیکھے۔

۲۷۳۱- تقدیر کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ ابو نعیم اصفہانی محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن صالح البخاری، سلیمان بن شیخ، مقبہ بن سہیل بصری ازدی کہتے ہیں کہ یال بن ابی بردو نے محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا: قضاء و قدر (مسئلہ تقدیر) کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے جواب دیا اے امیر! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن قضاء و قدر کے بارے میں اپنے بندوں سے سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ صرف ان کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

۲۷۳۲- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن عثمان، محمد بن عبد المعز، جوہری، زکریا بن یحییٰ، اسمعیٰ، حماد بن زید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ کسی آدمی کی حاجت کی خاطر ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا: میں تمہارے پاس ایک ضروری کام کے لئے آیا ہوں اور تم سے پہلے اس کام کو اللہ سے بیان کر چکا ہوں اگر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں تو تم محمود یعنی قابل تخریف ہو گے اور اگر اللہ تعالیٰ اسکو پورا کرنے کی اجازت نہ عطا فرمائیں اور تو اسکو پورا نہ کر سکے تو تو مخدور ہو گا۔

۲۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن علی البراق، یثیم بن خلف الدورقی، ابراہیم بن سعید، یونس بن محمد، ابوسعید مذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن واسع رحمہ اللہ نے فرمایا: آگ تادینے والے کا کوئی دوست نہیں ہوتا اور نہ ہی حاسد کے لئے غشی ہوتا ہے، تم اپنے آپ کو بچاؤ اپنی رائے پر عجب کرنے والے کی طرف اشارہ کرنے سے، اس لئے کہ وہ تمہاری رائے کو قطعاً قبول نہیں کرے گا۔

### مسانید محمد بن واسع رحمہ اللہ

شیخ فرماتے ہیں محمد بن واسع رحمہ اللہ صاحب یادداشت عالم تھے اگرچہ ان کا نقل و روایت کا سلسلہ اتنا زیادہ نہیں تھا لیکن جو علم تھا اس پر ضرور عمل کیا، جس عمل کی نیت کی اسکو عملی جامہ ضرور پہنایا۔ کلیل الکلام اور کلیل الروایت تھے۔ ہمیشہ روزہ دار رہے اور صاحب جستجو تھے۔ ہم انس بن مالک، مطرف، حسن، ابن سیرین، سالم، عبد اللہ بن صامت اور ابو بردو سے احادیث روایت کی ہیں۔

محمد بن واسع رحمہ اللہ کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۲۷۳۴- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن جعفر بن احمد، محمد بن اسلم عطاری، قاسم بن محمد، یحییٰ بن سلیمان جعفی، یحییٰ بن سلیم طاهمی، عمران بن مسلم،

محمد بن واسع رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علم کو (دوسروں سے) چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈال کر (میدانِ محشر میں) لایا جائے گا۔  
انس سے مروی محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے، جبکہ یہ حدیث نبی ﷺ سے متحدہ و مسانید کے ساتھ ثابت ہے۔  
۲۷۳۵- ابو نعیم اصبہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، مسلم بن ابراہیم، اسماعیل بن مسلم، محمد بن واسع، مطرف بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عمران بن حصین کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ دوسری حج تمتع کیا۔ پس کسی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

۲۷۳۶- ایک لاکھ ٹیکیلوں کا عمل۔ ابو نعیم اصبہانی، ابوبکر بن غلاوہ، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرظی، محمد بن واسع، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی:

”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد،

یحییٰ ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیور“

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے جبکہ اسے موت نہیں آتی ہر طرح کی بھلائی اس کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔  
تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ ٹیکیاں لکھ دیتے ہیں، ایک لاکھ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، ایک لاکھ درجات بڑھا دیئے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے عالی شان محل تعمیر کروایا جاتا ہے۔  
محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں خراسان میں قتیبہ بن مسلم کے پاس آیا اور انہیں یہ حدیث سنائی، انہوں نے یہ حدیث دھرائی اور پھر واپس لوٹ گئے۔

یہ حدیث سعید بن سلمان نے ازہر سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن ازہر متفق ہیں۔

۲۷۳۷- ابو نعیم اصبہانی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قلدہ، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، ازہر بن سنان قرظی، محمد بن واسع کہتے ہیں میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! آپ کے والد نے آپ کے دادا سے مروی رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم کی ایک وادی ہے اور اسی وادی میں ایک کتوں ہے جسے سب کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ان کتوں پر ظالم جاہل کو ٹھہرائے لہذا تم اللہ تعالیٰ سے ڈور کہیں تم بھی ان میں سے نہ ہو جاؤ۔  
محمد بن واسع سے اس حدیث کو روایت کرنے میں ازہر متفق ہیں یہ حدیث احمد بن حنبل اور ابو نعیم نے بھی روایت کی ہے۔

۲۷۳۸- ابو نعیم اصبہانی، محمد بن فتح ضحلی، عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث، جعفر بن محمد بن مرزبان، خلف بن یحییٰ، ہمدان، محمد بن واسع،

۱۔ ابن حبان ۶۶۰۹۵، العلل ۹۶۰۹۲/۱، الکامل ۱۳۱۰/۳، تاریخ بغداد ۹۲/۵، ۹۳/۹، ۹۴/۹، کشف الخفاء ۳۵۲/۲، التحاف

۱۰۹/۱، المعجم الكبير ۵/۱، المستدرک ۱۰۴/۱، مجمع ۱۶۳/۱

۲۔ الضمندی ۳۳۲۸/۹، المستدرک ۵۳۸/۱، الدارمی ۲۹۳/۲، مشکاة ۲۳۳۱، التحاف ۵۱۱/۵، الترغیب ۵۱۳/۲،

کشف الخفاء ۳۳۲/۲

۳۔ سنن الدارمی ۳۳۱/۲، مجمع الزوائد ۲۶۶/۱۰، المطالب العالیہ ۳۲۱/۶، والمصنف لابن ابی شیبہ

۱۶۵/۱۳، والتحاف السادة المتقين ۶۰/۱۰

محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ حرام کر دی گئی ہے ہر اس آدمی پر جو فرماں بردار بنزم دل بنزم اخلاق اور قربت والا ہو۔

یہ حدیث محسی بن موسیٰ غنچمار نے عبد اللہ بن کیسان عن محمد بن واسع کی سند سے مشکل بالا کے روایت کی ہے۔

۲۷۳۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن حسن، صالح بن عدی نمیری بصری، عبد الرحمن بن عبد المؤمن ازدی، محمد بن واسع، حسن بصری کے سلسلہ سند سے جاہر بن عبد اللہ کی روایت ہے کہ:

ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے متعلق خبر نہ دوں؟ ہم نے جواب دیا: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جائیں، یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجیے! فرمایا: جنت کے بالا خانے جو ہر کے رنگوں میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ ان بالا خانوں میں ہر طرح کا سامان قمیشت، اجر و ثواب اور عزت و کرامت ہے، جن کے متعلق کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی آنکھ نے دیکھا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں یہ کون لوگ ہونگے؟ فرمایا: وہ لوگ جنہوں نے سلام کو رواج دیا دنوں کو روزہ رکھا لوگوں کو کھانا کھلایا اس وقت نماز پڑھی جبکہ لوگ سو رہے ہوں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان جائیں، ان سب کاموں کی طاقت کون رکھتا ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جو اسکی طاقت رکھتا ہے اس کے بارے میں تمہیں عنقریب خبر دوں گا جو جو آدمی اپنے مسلمان بھائی سے ملا اور اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا تو تحقیق اس نے سلام پھیلادیا، جس نے اپنے اہل و عیال کو پیت بھر کر کھانا کھلایا گویا اس نے دوسروں کو کھانا کھلادیا، جس نے رمضان المبارک کے پورے مہینے کے روزے رکھے گویا اس نے بالذوام روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت پڑھیں سو اس نے نماز پڑھی حالانکہ لوگ یعنی یہودی، نصرانی، مجوسی ہوئے ہوتے تھے۔

۲۷۴۰- ابو نعیم اصفہانی، یوسف بن یعقوب نجیری، حسن بن شعیب، عوفان، سلام ابو منذر، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن صامت کی حدیث ابو ذر غفاریؓ سے مروی ہے۔ ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ:

میرے خلیل نبی ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں اور یہ کہ میں دنیا داری کے سلسلے میں اپنے سے کتر کو دیکھوں نہ کہ برتر کو، نیز مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور ان سے قربت اختیار کرنے کی وصیت کی، مجھے وصیت کی کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو، مجھے رشتہ داری جوڑنے کی وصیت کی اگرچہ رشتہ داری مجھ سے پیچیدہ کیوں نہ پھیر جائے، مجھے وصیت کی کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگوں اور مجھے وصیت کی کہ میں "لاحول ولاقوة الا باللہ العلیٰ العظیم" کثرت سے کہوں چونکہ یہ کلمات جنت کے پوشیدہ خزانوں میں سے ہیں۔

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صرف سلام ابو منذر نے متصلہ روایت کی ہے۔

۲۷۴۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مدینی، سلیمان، صدق بن موسیٰ، محمد بن واسع، بصر بن نہار کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو! کہا گیا: ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ فرمایا: لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

محمد بن واسع کی یہ حدیث غریب ہے اور صدق بن موسیٰ اختر دین، صدق المعروف بدیشقی بصری، سلیمان بن داؤد و ابو داؤد و علیٰ بنی ہیں۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۱/۳۷۳، وجمع الزوائد ۵/۳۷۳، والترغیب والترہیب ۳/۳۱۸، وغلل الحدیث للرازی ۱۸۵۱.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۹، و الکامل لابن عدی ۳/۱۳۹۳، والترغیب والترہیب ۲/۳۱۵، و الاحادیث الضعیفة

۸۹۶، وجمع الزوائد ۲/۲۵۴، ۱۰/۸۱.



### (۲۰۰) مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ عبادت گزار، فاضل، خاشع، خاضع اور خوف خدا کو دل میں جگہ دینے والے عارف باللہ تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف لوگوں کیلئے تامل و افتخار (خودداری) اور خدا کیلئے تامل و افتخار کا نام ہے۔

۲۷۳۲- اہل دنیا جس شیئی سے محروم رہے۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مصلحہ، ابراہیم بن حنیہ، ہارون بن حسن بن عبد اللہ، سلیمان بن خوام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل دنیا دنیا سے تو چل بے نگر دنیا میں رہتے ہوئے پاکیزہ ترین چیز نہ کچھ سکے، لوگوں نے پوچھا وہ کونسی چیز ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کی معرفت۔

۲۷۳۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: عیش پرست اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسی عیش کی چیز نہیں دیکھ سکتے۔

۲۷۳۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تورات میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے صدیقین! دنیا میں ذکر اللہ سے سرشار ہوتے رہو، سو ذکر اللہ دنیا میں تمہارے لئے نعت ہے اور آخرت میں عظیم الشان اجر و ثواب۔

۲۷۳۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر عقی، حسین بن جعفر قات، عبد اللہ بن ابی زیاد، احمد بن محمد بن فضل، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زیاد، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیقین کے سامنے جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے ان کے دل آخرت کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں۔ لہذا قرآن سنو جو عرش والے سچے کافر مان ہے۔

۲۷۳۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابو زرہ، معانی بن سلیمان، جبرول بن حنظل، سری بن یحییٰ، کی سند سے مروی ہے مالک بن دینار فرماتے ہیں: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے صدیقو! تجیدہ آواز کے ساتھ اللہ کی تسبیح کیا کرو۔

۲۷۳۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد الوہاب بن عیسیٰ بن ابی حیدر، اہلق بن اسرائیل، مرحوم بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہارے آگے عین بجان کی مکرّم قیص میں نہیں آئے۔ یعنی ہم نے تمہیں وہ خط و نصیحت کی ہے مگر تمہارے اوپر کوئی اثر نہیں ہوا۔

۲۷۳۸- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن ضیل، احمد بن ضیل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے حاضرین قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا کاشت کیا ہے؟ بے شک قرآن مجید مؤمن کی بہار ہے جیسے بادل زمین کیلئے بہار ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش نازل فرماتے ہیں، پھر بارش خش و خاشاک کے ڈھیر کو بھی کچھتی ہے

ہے چنانچہ اس جگہ میں پڑا ہوا دانا لگ جاتا ہے اسے بڑھنے اور سرسبز ہونے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔ اے خالص قرآن! قرآن مجید نے تمہارے دلوں میں کیا بویا ہے؟ کہاں ہیں ایک سورت والے، کہاں ہیں دو سورتوں والے تم نے ان پر کتنا عمل کیا؟۔

۲۷۳۹۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن عبد اللہ بن محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قسسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کوئی آدمی بھی صدیقین کے مرتبے کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اپنی بیوی کو اس حال میں نہ چھوڑے گو یا کہ وہ ناجح ہے اور اس آدمی کا ٹھکانا ستوں کے گھونٹے پھرنے کی جگہ نہ ہو۔

۲۷۵۰۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے صدیقین کی جماعت! آ جاؤ میں تمہیں اللہ کی تعلیم دوں، جو بندہ بھی زندہ رہتا چاہتا ہے اور اعمال صالحہ دیکھنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ برائی کو دیکھے اور نہ ہی زبان سے غلط بات نکالے، اللہ تعالیٰ کی آنکھ صدیقین پر بھی ہوئی ہے اور انہیں ہر وقت سنتا ہے۔

۲۷۵۱۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ہارون بن عبد اللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے تو رات میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اے ابن آدم! تو میرے سامنے نماز میں روتے ہوئے کھڑا ہونے سے عاجز نہ ہو، اس لئے کہ میں وہ اللہ ہوں جو تیرے دل کے قریب تر ہوں اور غیب سے تو میرے نور کا مشاہدہ کرے گا۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یعنی رقت قلب اور وہ انشراح صدر جسکے دروازے اللہ تعالیٰ کھول دیتے ہیں۔

۲۷۵۲۔ صدق کی نشوونما کمزور پودے کی مانند ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق و سچائی کی ابتداء دل میں کمزور ہوتی ہے جس طرح گھجور کے کمزور سے پودے کی ابتداء ہوتی ہے جب اسے کوئی بچہ اکھاڑتا ہے اس کی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر اسے کوئی بکری کھا جائے تب بھی اس کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اگر گھجور کا کمزور سا پودا باقی رہ جائے پانی سے سیراب ہوتا رہے بالآخر نشوونما پھر پھیل دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صدق و سچائی کی مثال ہے وہ بھی دلوں میں کمزور ہوتی ہے۔ اگر بندہ اس کی جستجو میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے، اس میں برکت ڈالتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس بندے کا کلام خطا کاروں کے لئے دوائی کا کام کرتا ہے، پھر کہنے لگے کیا تم نے ان اصحاب کو دیکھا ہے؟ پھر بات کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا: ہاں ہم نے انہیں دیکھا ہے جیسے حسن بصری، سعید بن جبیر اور ان جیسے دیگر حضرات اولیاء کرام، حتیٰ کہ ان میں سے ایک آدمی کو کلام سے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں لوگوں کے دلوں کو زندہ کیا۔

۲۷۵۳۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ہر گناہ کی بنیاد تلاش کی چنانچہ مجھے صرف حسب مال ہی تمام گناہوں کی بنیاد ملی۔ سو جس نے حسب مال کو اتار بیچ دیا تحقیق اس نے راحت پائی۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدق اور کذب دونوں دل میں منڈلاتے اور لڑتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان دونوں میں سے ایک نکل جاتا ہے اور ایک دل میں باقی رہ جاتا ہے۔

۲۷۵۴۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن ابراہیم، محمد بن سعید اللہ عبدی، جعفر بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: عالم جب دنیا سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل سے میرے ذکر کی حلاوت نکالنا میرے لئے بہت معمولی کام ہے۔

۲۷۵۵۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ناکہ، عثمان بن طاہر، راشد بن نمیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ سے فرمایا: جب دل میں غم و خوف نہ ہو وہ ویران کھنڈر گھر کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس طرح جس گھر میں کوئی رہائشی نہ ہو وہ ویران بن کر رہا ہو جاتا ہے۔

۲۷۵۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! کتنے کی طرف جب سوچا جائے پھینکا جائے وہ ان کی کچھ قدر نہیں جانتا اور جب اس کی طرف ہڈی چٹکنی جاتی ہے فوراً چھپت پڑتا ہے اسی طرح تمہارے بے وقوف حق کی کچھ معرفت نہیں رکھتے۔

۲۷۵۸- مالک کی مالک الملک سے مناجات ..... ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ دعا کرتے وقت فرمایا کرتے: اے اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کر دے حتیٰ کہ تجھے اچھی طرح پہچان لیں، حتیٰ کہ تیرے عہد کی اچھی طرح سے رعایت کریں اور تیری وصیت کو اچھی طرح سے یاد رکھیں، اے اللہ! ہمیں نیک لوگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، ہمیں تقویٰ و طہارت کا لباس پہنا دے، اے اللہ! ہم مرنے سے پہلے توبہ کرنا چاہتے ہیں اور اے اللہ ہماری دعا ہے کہ تجھ سے ہماری ملاقات ہو مسامحتی کے ساتھ اور پکڑے سے پہلے پہلے۔ اے اللہ! ہمیں مہلت عطا فرماتا کہ ہم دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں سمیٹ لیں۔ مالک رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ دنیا کی خیر و بھلائی کو دینار و درہم سمجھتے ہیں جبکہ میں دنیا کی خیر و بھلائی سے عمل صانع مراد لیتا ہوں، اے اللہ! قیامت کے دن تجھ سے ہماری ملاقات ہو اس طرح کہ تو ہم سے راضی ہو۔ اے آسمان اور زمین کے موجود! پھر مالک رحمہ اللہ بلکی آواز سے بہت روئے اور ہم بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

۲۷۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمرو قریری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے لئے وصیت کر جاؤں گا کہ جب میں مر جاؤں میرے گلے میں رس ڈال کر مجھے رب کی طرف لے جایا جائے جس طرح آقا کے سامنے بھاگے ہوئے غلام کو لایا جاتا ہے۔

۲۷۶۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ہدیہ بن خالد، حرم قطیبی کہتے ہیں: ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض و وفات کے دوران گئے اور وہ اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں تھے، انہوں نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور پھر فرماتے لگے: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیت کی خاطر زندگی کا خواہاں نہیں ہوں۔

۲۷۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، سعید بن یعقوب، طاقتانی، علماء بن عبد الجبار، حرم مغیرہ بن حبیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پیت میں کچھ شکایت ہو گئی۔ ان سے کہا گیا: آپ کے لئے دوائی بنائی جائے جو آپ کے پیت کو شفا بخشنے۔ فرمانے لگے: مجھے تم لوگ اپنی طلب سے الگ رہنے دو۔ اے اللہ! تو بخوبی جانتا ہے کہ میں دنیا میں کسی عورت یا پیت کی خاطر باقی نہیں زندہ رہتا چاہتا۔ مجھے دنیا میں باقی نہ رکھو۔

۲۷۶۲- خوف خدا سے مہبوت شخص کی آخری دعا ..... ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سیارہ جعفر، ابوصالح مغیرہ بن حبیب (مالک بن دینار کے داماد) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار وفات پارہے تھے میں ان کے پاس ان کے گھر پر تھا اور مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا کیا عمل ہے؟ میں نے ان کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر میں رات کو ایک لمبی چادر اوڑھ کر انہیں دیکھنے کے لئے چھپ کر بیٹھ گیا مالک رحمہ اللہ تھریف الئے کھانا ان کے آگے کر دیا گیا کھانا کھانے کے بعد وہ اپنی آخری نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور پھر اپنی ڈاڑھی پکڑ کر کہنا شروع کیا: اے اللہ! جب تو اولین و آخرین کو جمع کرے تو یوزر سے مالک بن دینار پر آگ

حرام کر دینا حتی کہ انہیں یہی کہتے کہتے صبح ہو گئی۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: خدا اگر مالک بن دینار باہر نکل آئے اور مجھے دیکھ لیا پھر میرا ان کے نزدیک کوئی مقام و مرتبہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ آیا اور انہیں اسی حالت پر چھوڑ آیا۔

۶۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی کسی عبادت گاہ کی طرف نکلے، ان سے کہا گیا: تم مجھے اپنی زبانوں سے پکارتے ہو جبکہ تمہارے دل مجھ سے کوسوں دور ہیں جو تم جانتے ہو وہ بالکل باطل ہے۔

۶۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصلحہ، ابراہیم بن سعید، ابراہیم بن یسار، رضیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کے ذریعے شاکر ہوں۔

۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر عیسیٰ، حسین بن جعفر ققات، عبید اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مولے عالم سے بغض رکھتے ہیں۔

۶۶- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن محمد، محمد بن اہل بن صباح، احمد بن فرات، سیار، ابو سلمہ، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کیا تم جانتے ہو بیٹی کیسے پیدا ہوتی ہے؟ جیسے کہ آدمی نے کوئی لکڑی گاڑ دی ہو اگر کوئی بچہ اس کے پاس سے گزرے اسے اکھاڑ پھینکتا ہے اور اسکی جڑ ہی ختم ہو جاتی ہے یا اگر اس کے پاس کوئی بکری گزری اسے کھا کر اس کی جڑ کو ختم کر دیتی ہے۔ کیا بعید ہے کہ اسے پانی سے سیراب کیا جائے، اس کی نشوونما ہو اور یوں وہ ایک درخت بن جائے، اس کے سائے تلے بیٹھا جائے اور اس کا پھل کھلایا جائے اسی طرح عالم کا کام خطا کاروں کے لئے دوئی ہے۔

۶۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبید اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کتنے آدمی ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بھائی سے ملاقات کریں لیکن انہیں مشغولیت ملنے سے روک دیتی ہے یا کوئی کام اس کے آڑے آ جاتا ہے، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ایسے گھر میں بیچ کر دیں جس میں فرقت باقی نہ رہے پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے لگے: میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ میں ملوثی کے سائے تلے جمع فرمائے۔

۶۸- ابو نعیم اصفہانی، عبید اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، وہب بن محمد بن ابی جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: نبی علیہ السلام کے ایک صحابی نے فرمایا: دیکھو! یہ میرا نفس ہے، اگر میں اسکا اکرام کروں، اسکو شیش و عشرت میں رکھوں اور اسے آرام فراہم کروں تو کل آنے والے دن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے میری خدمت کریگا اور اگر میں نفس کو تھکاؤں، ذراؤں اور مشقت میں مبتلا رکھوں تو کل آنے والے دن کو اللہ کے سامنے میری مدح کرے گا۔

ایک دن مالک رحمہ اللہ فرماتے لگے: جب صحابین کا ذکر ہونے لگتا ہے میں اپنے آپ کو تنگ کہتا ہوں ایک موقع پر مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دل جو اللہ کی محبت سے سرشار ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے لئے مصائب و تکالیف سے بھی محبت کرتا ہے۔

۶۹- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عبید اللہ بن عبد السلام، ابو نعیم عیسیٰ بن محمد، ضمیر، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے جب دنیا پر اتفاق کر لیا ہے تو افسوس! ہم ایک دوسرے کو حکم کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو روکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس پر نہیں چھوڑے گا۔ مجھے کچھ میں نہیں آتا کہ ہمارے اوپر کون سا عذاب نازل ہوگا۔

۷۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن مزہ، احمد بن عیسیٰ، عیسیٰ بن عیینہ، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ جہاد کرتے ہیں حالانکہ مجھے اپنے نفس کے ساتھ مستقل جہاد کرنا ہے۔

۷۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عیسیٰ بن مطرف، ابو نظیر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار

رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ قرآن کے ساتھ ملتے ہیں ان کے ساتھ بھی حصہ لیتے ہیں، اور جب دنیا دار عالم جاہر لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں تو ان سے بھی حصہ لیتے ہیں۔ بس رحمٰن کے قرآن، بھلا اللہ تمہیں برکت دے۔

۲۷۷۲- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس نقلی فقہی علی، احمد بن دلال، ابو حاتم، ہد بہ حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ایک دشوار زمانے میں ہو اس زمانے کو صرف صاحب بصارت ہی دیکھ سکتا ہے، تم ایسے زمانے میں ہو جس میں باقی نافر و مباحات اور دنیاوی دوڑ جاری ہے، اہل زمانہ کی زبانیں ان کے منہوں میں پھول چکی ہیں۔ انہوں نے دنیا کو آخرت کے عمل سے طلب کیا ہے، ان سے اپنے آپ کو بچاتے رہو کہیں تمہیں بھی اپنے جالوں میں پھنسا لیں۔

۲۷۷۳- حب دنیا کے ساتھ کوئی نصیحت کا رگڑ نہیں۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن سنان، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بدن بیمار پڑ جاتا ہے تو کھانا، پینا، نیند اور راحت و آرام اس کے لئے نجات دہندہ ثابت نہیں ہوتے اسی طرح دل کے ساتھ جب حب دنیا متعلق ہو جاتی ہے تو دل کے لئے وعظ و نصیحت نجات دہندہ نہیں ہوتا۔

۲۷۷۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابو عباس سراج، ہارون بن عبد اللہ سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سمجھوں کہ میرے دل کی اصلاح کوڑے کے ڈھیر پر بیٹھنے سے ہوتی ہے میں وہاں بھی بیٹھ جاتا ہوں۔

۲۷۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، ابو عباس، ہارون سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کی کچھ عفتو تیں ہیں۔ تم اپنے دل اور بدن میں اپنے نفسوں کی پاسداری کرو، عبادت میں سستی اور رزقِ ظہلی میں ناجائز امور سے بچ کر۔

۲۷۷۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد بن جبلی، محمد بن اخطی، علی بن مسلم، سیار جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم چادو گرتی سے بچو اس لئے کہ وہ علماء کے دلوں پر اپنا چادو چلا دیتی ہے۔ مالک چادو گرتی سے دنیا مراد لیتے تھے۔

۲۷۷۷- خدا کو شکستہ دلوں کے پاس تلاش کرو۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلی، محمد بن اخطی، ہارون سیار جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام فرماتے گئے: اے میرے رب! میں تجھے کہا تلاش کروں؟ ارشاد ہوا: مجھے ٹولے ہوئے دلوں کے پاس تلاش کیا جاسکتا ہے۔

۲۷۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، حارث بن یحیٰ جبری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مکہ مکرمہ سے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انہیں ہدیہ میں ایک چھما گل پیش کی، جبکہ چھما گل ان کے پاس پہلے بھی موجود تھی۔ میں ایک دن آکر ان کی مجلس میں بیٹھا۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے گئے: اے حارث! آذ اور یہ چھما گل لے لو اس نے میرے دل کو مشغول کر دیا ہے۔ اے حارث! جب میں مسجد میں داخل ہوا مجھے شیطان نے گھیر لیا، اور کہنے لگا: اے مالک! چھما گل چوری ہو گئی، یوں میرا دل مشغول ہو گیا۔

۲۷۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبید اللہ بن محمد بن ذکریا، علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جو دنیاوی زندگی کی رونقوں سے دور رہا وہ اپنی خواہشات پر قابو پا گیا۔ جو باطل کی مدح و تعریف کر کے خوش ہوا اس نے شیطان کو اپنے دل پر قبضہ پانے کی قدرت دے دی۔ اے قاری! تو قاری ہے اور قاری کے لئے مناسب ہے کہ اس پر صوف کا جبہ ہو اور اس کے ہاتھوں میں گلبیان عصا ہو جو اللہ کی طرف لے جاتا ہو اور بندوں کو ہاتھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں جمع کرتا ہو۔

۲۷۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد بن کلیب، یوسف بن عطلیہ کے سلسلہ سند سے مروی

ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک پہاڑ پر راجب کو دیکھا، میں نے اسے آواز دی، اسے راجب اُٹھے کچھ نصیحت کر جو مجھے دنیا سے کنارہ کشی کے لئے سامان فراہم کرے، کہنے لگا کیا تم صاحب قرآن نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! میں صاحب قرآن ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھے کچھ فائدہ پہنچانے کی خاطر کچھ نصیحت کرو جسے اپنا کر میں دنیا میں زاہد بنوں؟ تو وہ کہنے لگا: اگر تم سے ہو سکے تو اپنے اور شہوات کے درمیان فواد کی ایک دیوار حائل کر لو۔

۲۷۸۱- شیطان جس کے سائے سے بھی بھاگے..... احمد بن جعفر بن محمد، حمید بن الحسن، حمید اللہ بن سلیمان و ابراہیم بن محمد بن الحارث، سلیمان بن داؤد و جعفر بن سلیمان کی سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار فرماتے ہیں جو آدمی دنیوی زندگی کی خواہش پر غلبہ پالے تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے۔

۲۷۸۲- ابویقینم الصنہبانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، بشیم بن معاویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے ایک شیخ نے بتایا کہ لیسرہ میں ایک مالدار آدمی رہتا تھا اسکی ایک خوبصورت حسین و جمیل بیٹی تھی۔ ایک دن اس کے باپ نے اس سے کہا کہ: یو ہاشم کے عربوں اور نجیبوں نے تجھے نکاح کا پیغام دیا مگر تو نے انکار کر دیا، میں سمجھتا ہوں کہ تیری نظریں مالک بن دینار اور ان کے مریدوں پر بھی ہوئی ہیں؟ کہنے لگی بھئی! ابی میری غایت و مطلوب ہے۔ باپ نے بیٹے سے کہا: مالک بن دینار کے پاس جاؤ اور انہیں میری بیٹی کے مرتبے، مقام اور اسکی خواہش و تمنا سے آگاہ کرو۔ چنانچہ بیٹا مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے اور بعد سلام بتاتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں اس شہر کا مالدار آدمی ہوں اور میری جاگیر سب سے زیادہ ہے میری ایک حسین و جمیل بیٹی ہے جو آپ سے محبت رکھتی ہے لہذا اسے نکاح کے لئے قبول فرما لو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے جواب دیا اے فلاں آدمی تیرے اوپر بڑا تعجب ہے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں۔

۲۷۸۳- ابویقینم الصنہبانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عاصم عمران بن محمد انصاری، ابوقتیہ، حسن بن ابی جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا اگر میں طاقت رکھتا اپنے لیس کو طلاق دے دیتا۔

۲۷۸۴- ابویقینم الصنہبانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، بہد، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں، ایک مرتبہ رات کے وقت ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس گئے وہ ایک تاریک گھر میں بیٹھے۔ انتوں کے ساتھ روئی کاٹ کر کھارہے تھے۔ ہم نے کہا: اے ابویقین! کوئی چراغ نہیں ہے؟ کیا کوئی اتنی چیز بھی نہیں جس پر آپ روئی رکھ لیں؟ فرمانے لگے: مجھے چھوڑو، بھئی! جو کچھ پہلے ہو اس پر بھی تادم ہوں۔

۲۷۸۵- ابویقینم الصنہبانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، ابو عمر بن ابی عن جدد کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابو عمر کے دادا نے کہا کہ میں مالک رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے اپنے بازو کا چہرہ پکڑا اور فرمایا: اس سال میں نے رطب کھجور کھائی اور تب ہی انکوڑ کھائے اور تب ہی خربوز کھمایا۔ اس طرح انہوں نے بہت ساری چیزوں کا نام لیا: تو مالک بن دینار کا باپ نہیں ہے۔

۲۷۸۶- حضور ﷺ کے نام لیا اپنے نفوس کے دشمن۔ ابویقینم الصنہبانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن فضیل، علی بن مسلم، سیار عثمان

بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک مرید سے کہا: میں بیٹھے دودھ کے ساتھ نرم روئی کی خواہش رکھتا ہوں چنانچہ وہ مرید گیا اور روئی لے آیا: مالک بن دینار رحمہ اللہ نے روئی کو اللٹنا پلٹنا شروع کیا اور حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: مجھے چالیس سال سے تیری خواہش تھی اور میں تیرے اوپر غالب رہا، اب تو چاہتی ہے کہ میرے اوپر غالب آجائے، ایسا نہیں ہوگا چنانچہ روئی کھانے سے انکار کر دیا۔

۲۷۸۷- ابویقینم الصنہبانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورقی، محمد بن حمید، حجاج بن نصر، منذر ابو یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے

مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بکری کے پائے دیکھے، وہ انھیں بار بار سو گھنٹے آخر وہ راستے پر بیٹھے ہوئے مسکین شیخ کے پاس سے گزرے اور پائے انھیں صدقہ کر دیے اور اپنے ہاتھ دیوار کے ساتھ پونچھ لئے اور اپنی چادر سر پر ڈالی اور چل پڑے۔ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک دوست سے ملا اور اسے سارا واقعہ سنا یادہ کہنے لگا مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک زمانے سے بکریوں کے پائے کی خواہش تھی چنانچہ پائے خرید لائے لیکن ان کے کھانے سے راضی نہ ہوئے پس صدقہ کر دیے۔

۲۷۸۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بحر محمد بن حسین بن کوثر فرماتے ہیں ہمیں بشر بن موسیٰ، عبد الصمد بن حسان، سمری بن سنجی کے سلسلہ سند سے روایت پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میرے اوپر سال بھر گزار جاتا ہے مگر دور ان سال میں گوشت نہیں کھاتا صرف عید الاضحیٰ کے دن کھاتا ہوں چونکہ میں قربانی کرتا ہوں اس لئے اس میں سے کچھ کھالیتا ہوں۔

۲۷۸۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو نعیم بن عبد اللہ بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، نصر بن زرارہ، عن اللہ سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اپنے گھر والوں کے لئے ایک درہم کے بدلے میں ہر ان خرید، اس میں تین سال سے اس کے متعلق اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں اور کوئی بھی نیشہ کی تلک نہیں پاتا ہوں۔

۲۷۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس، ابو یوسف، خالد بن خدّاش، مطیٰ الوراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنا آثار رکھ کے ساتھ ملا دیا اور نماز کی ادائیگی میں ضعیف ہو گیا لیکن اگر میں نماز پر قوت رکھتا اس کے علاوہ کچھ نہ کھاتا۔

۲۷۹۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن ابی زید، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں نے صبح کی تو میں دینار کا مالک تھا اور نہ ہی درہم کا اور نہ ہی کسی دانق کا..... اگر اللہ کے پاس میری جھلائی نہ ہوتی تو دنیا میرے لئے ہوتی اور نہ آخرت۔ (اب امید ہے کہ آخرت تو انشاء اللہ ہوگی۔)

۲۷۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سوید بن سعید، محمد بن عمر ابو کریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے لئے صرف دو درہم کافی ہوتے تھے ایک درہم ورق کے لئے اور ایک درہم گھجور کے پتوں کے لئے۔

۲۷۹۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، روح بن عمرو قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جاہل بن یزید میرے پاس آئے میں اس وقت لگھڑا تھا کہنے لگے: اے مالک! کیا آپ کا یہی کام ہے کہ آپ کتاب اللہ کو اوراق پر منتقل کرتے رہتے ہیں بخدا! یہ کسب حلال ہے۔

۲۷۹۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو یوسف، سعید، احمد بن عبد الرحمن، مسکین بن بکیر، شعبہ، ابی یلیج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا سالن دو چوبیسوں کا تمک ہوتا تھا جو ان کے لئے سال بھر کے لئے کافی ہوتا تھا۔

۲۷۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن کلیب، یوسف بن عطیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے میرے گھر میں داخل ہو کر کوئی چیز اٹھائی وہ اس کے لئے حلال ہے میں تالے اور چابی کا محتاج نہیں ہوں۔ مالک نے مسجد سے نکل کر یاں اٹھائیں اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ یہ دنیا میں میرے لئے کافی ہو جس جب تک میں زندہ رہوں ان کو چوسنے سے زیادہ کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چاہتا ہوں۔ مالک رحمہ اللہ کہا کرتے اگر میرے لئے درست ہوتا میں کوئی چادر لیتا اور اسے دو حصوں میں کاٹ لیتا ایک حصے کی تہ بند بانٹھ لیتا اور ایک حصے کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتا۔

۲۷۹۶- مالک بن دینار کی پر مشقت زندگی..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن اسحاق سراج، بارون بن سعید اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کثرت واقع ہو اس میں حسن بصری رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے ابوسعید! آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ میں پھر ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابوسعید تمین دن سے میں آپ کے پاس مسلسل آتا رہا ہوں آپ نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا، حالانکہ آپ میرے معلم ہیں۔ بخدا! میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں زمین کو اپنے قدموں سے روندوں گا اور نہروں کے دہانوں سے پانی پھینکوں گا اور جنگل و بیابان کی سبزی کھاؤں گا..... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان کوئی فیصلہ کرے۔

حسن بصری رحمہ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر فرمایا: اے مالک! جو طاقت تم رکھتے ہو وہ کون رکھ سکتا ہے بخدا! ہم اسکی طاقت نہیں رکھتے۔

۲۷۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن سنان، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس تھا، اتنے میں ہشام بن حسان آئے اور پوچھا: کہاں ہیں ابونعیم؟ ہم نے کہا وہ سبزی فروش کے پاس ہیں کہنے لگے: ہمارے ساتھ چلو ان کے پاس چلتے ہیں۔ ہم پہنچے تو انہوں نے ہشام کی طرف ایک نظر ڈالی اور فرمایا: اے ہشام! میں اس سبزی فروش کو ہر صیغے میں ایک درہم اور دو دانق دے دیتا ہوں اور ہر مہینہ اس سے ساٹھ روٹیاں لے لیتا ہوں یا اس طور کہ جرات دو روٹیاں لے لیتا ہوں۔ اور جب وہ گرم گرم مجھے ملتی ہیں تو یہی ان کا سالن بھی ہوتا ہے۔ اے ہشام! میں نے، اذہلیہ السلام کی زیور میں پڑھا ہے کہ اسے میرے معبود! میں نے اپنا ارادہ دیکھا ہے اور تو پالاتا رہے۔ اے ہشام! خوب اچھی طرح دیکھو اور تمہارا مقصود ارادہ کیا ہے۔

۲۷۹۸- مالک بن دینار کا ذریعہ معاش۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ صوفی کی تہ بند باندھتے تھے اور خفیف قسم کا جبہ پہنتے تھے۔ جب مروی کا موسم ہوتا ان کے پاس ایک پوتین اور ایک جبہ ہوتا تھی سے مروی سے بچاؤ کا کام لیتے۔ آپ قرآن مجید کے نسخے لکھا کرتے تھے اس پر اجرت نہیں لیتے تھے ان کا اکثر کام یہی ہوتا تھا۔ قرآن مجید کا نسخہ لکھ کر سبزی فروش کے پاس چھوڑ دیتے اور اس کے پاس کھانا کھاتے۔ ایک نسخہ چار مہینے میں لکھتے تھے۔

۲۷۹۹- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن سعید، عبد الملک بن قریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مالک بن دینار کے گھر میں آگ لگ گئی مالک رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ اور ایک چادر گھر سے نکالی جب ان سے کہا گیا کہ آپ کا گھر جل رہا ہے بچاؤ کی کچھ تدبیر آپ کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا: یہ کوئی کعبہ تو نہیں، ہمیں اس کے جلنے کی کوئی پروا نہیں۔ عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں بصرہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنی چادر کا آٹھل پکڑا اور کھینچے ہوئے گھر سے باہر نکل گئے اور کہنے لگے: بوجھوں والے ہلاک ہو گئے۔

۲۸۰۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے لوگو! اگر تمہارے جھلا لوگوں سے بالائے پردا تو میں ناٹ پینتا۔ اے لوگو! جھلی میں اس کے سر سے بڑھ کر کوئی چیز بری نہیں۔ بخدا! جھلی کا شریر سر مجھے حرام کھانے سے اچھا لگتا ہے۔ اے لوگو! تمہارا پیٹ کتے کی مانند ہے، اس کتے کے سامنے روٹی کا ٹکڑا ڈال دیا کرو یا جھلی کا سر ڈال دیا کرو سکون میں آجاتے گا اپنے پیٹوں کو شیطان کا تھیان بناؤ کہ وہ اس میں جو چاہے بھرتا رہے۔

۲۸۰۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ



اللہ فرماتے تھے، اگر میں بیدار رہنے کی طاقت رکھتا تو کبھی نہ سوتا چونکہ مجھے خوف ہے کہ سوتے سوتے کہیں اللہ کا عذاب نہ نازل ہو جائے، اگر کچھ میرے مددگار ہوتے میں انہیں ساری دنیا میں بھیجتا جو آواز لگاتے کہ اے لوگو! اللہ کی جلالتی ہوئی آگ سے بچو۔

۲۸۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو مسلم عبدالرحمن بن محمد و اعطاء محمد یوسف بن ابی سلمہ بن شیبہ و عبد اللہ بن ابی بکر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں کھانا کھا لیتا ہوں اور میرا بی خوش ہو جاتا ہے تب میری مثل شکل مٹھلے میں کوئی غلام نہیں ہوتا۔ مگر وہ غلام جو مجھ سے پہلے کھا کر رہا ہو جائے۔

۲۸۰۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن ابی ابراہیم، حمید اللہ بن احمد بن عقیبہ و حماد بن حسن، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ یسعی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خشیت اور جنت فردوس کی محبت نے دنیا کی رونق کو دور کر دیا ہے اور مشقت پر صبر کرنا ہمیں عطا کر دیا۔

۲۸۰۴- ابو نعیم اصفہانی، صاحب بن ابی بکر، حماد بن حسن، سیارہ جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک نے فرمایا: ایک مرتبہ یسعی علیہ السلام نے فرمایا: میں برحق کہتا ہوں کہ کھانا، کوڑا کرکٹ پر سو جانا اور قلت کلام جنت فردوس کی طلب میں حمد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

۲۸۰۵- مالک بن دینار کا کل اثاثہ بیعت ..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سالم بن ابراہیم، سلام بن مسکین کہتے ہیں کہ میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کے مرض و وفات میں گیا۔ اچانک ان کے گھر میں دیکھتا ہوں! ایک معمولی سی چار پائی چھادے کے درخت کے نیچے رکھی ہوئی تھی اور اس پر معمولی سی چار ڈرائی ہوئی تھی اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے اپنے سر کے نیچے چار درکا ایک کونا دے رکھا تھا اور مکان کے ایک کونے میں ایک چھاگل اور ایک گلاس رکھا ہوا تھا۔ مالک رحمہ اللہ نے سر اٹھایا اور سر کے نیچے سے دو خشک روٹیاں نکالیں پھر اٹھ کر بیٹھے اور ان روٹیوں کو تو ذکر پانی میں بھگونے لگے: جب روٹیوں کو اچھی طرح پانی میں بھگو ڈالا: فرمایا: مجھے یہ چھاگل تھا وہاں ایک خشک چھاگل لٹکی ہوئی تھی، میں نے اسے اتار کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے اس میں سے ایک پوٹلی نکالی جس میں نمک پاندھا ہوا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: قریب ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اے ابو نعیم! مجھے کھانے کی حاجت نہیں، مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے: دور ہو جاؤ، تم تو ان لوگوں میں سے ہو جو بیٹھے پانی میں رزق پاتے ہیں تم اب کہاں میرے ساتھ شوریدہ پانی میں کھانا کھاؤ گے۔

۲۸۰۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو داؤد و علیہما السلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ایک پڑوسی نے کہا: میں ایک مرتبہ مالک رحمہ اللہ کے ساتھ شریک سفر ہو گیا۔ فرمانے لگے: میں ایک دعا کرتا ہوں تم اس پر آمین کہو۔ پھر یوں دعا کرنے لگے: اے اللہ! تو مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گھر میں تھوڑی اور نہ ہی زیادہ دنیا و دہل اہل کر۔

۲۸۰۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی بن مسلم عقیلی، محمد بن یحییٰ بن منذر و قزاز، سعید بن عامر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا رزق کسی کنگری میں رکھ دیں تاکہ میں اسے چوس کر اپنا گزارا کر لیا کروں اور مرے تک مجھے کسی اور چیز کو تلاش نہ کرنا پڑے۔

۲۸۰۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد دورق، عبد اللہ بن سعید اللہ، مجالد بن سعید اللہ، موسیٰ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچتی ہے کہ یسعی علیہ السلام نے اپنے خوار یوں سے فرمایا: تم اپنے نفسوں کو بھوکا، پیاسا،

نہا اور مشقت میں مبتلا رکھا کرو تا کہ تمہارے دلوں کو اللہ کی معرفت حاصل ہو جائے۔

نیز مجالد کہتے ہیں مالک بن دینار کے بیٹے عمر فرماتے تھے کہ والد فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کی دنیا کم کر دیتے ہیں اس کا سامان زندگی تنگ کر دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے نہ ہٹنا۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت کیلئے فارغ ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتے ہیں تو اس پر دنیا کو مسلط فرما دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں میرے سامنے سے دور ہو جاؤ مجھے اپنے سامنے نہ دیکھوں۔ پس اس کا دل زمین میں تجارت میں اور اس طرح کی مشغولیات میں پھنسا رہتا ہے۔

۲۸۰۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف، ابو ظفر، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: نیک لوگوں کے دل نیک اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں اور فاجروں کے دل برے اعمال سے ابھر رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے ارادوں کو دیکھتا ہے لہذا تم اپنے ارادوں پر اچھی طرح سے نظر ڈال لیا کرو۔

۲۸۱۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر، موسیٰ بن یارون، ہدیہ بن خالد، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے فخر کرنے والے قاری کا اعلان گناہ کرنے والے فاجر سے زیادہ ڈر ہے۔ یہ دونوں باتیں ان دونوں کے لئے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہیں۔

۲۸۱۱- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن عبد اللہ بن سعید، علی بن حسین بن اسماعیل، محمد بن عبد اللہ بن بسطام، عبد الرحمن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: کامل عقل مند وہ آدمی ہے جو فاجر جاہل آدمی کے ساتھ امن و صلح سے پیش آئے۔

۲۸۱۲- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، حسین، جعفر بن حمر، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: ہم موت کے مرہون ہیں ہمیں موت کی قید میں رکھا گیا ہے۔ اور ہم سب لوگوں کو اکٹھا میدان محشر میں کیا جائے گا۔

۲۸۱۳- حرام اور حلال کے صدقہ میں فرق۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابو کامل فضیل بن حسین الجحدری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں حلال کی ایک کھجور صدقہ کروں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حرام کا ایک لاکھ صدقہ کروں۔

۲۸۱۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبید اللہ بن عمر قزازی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے کچھ مددگار یا تو میں رات کو بصرہ کے مینارے پر چڑھ کر آواز لگا تا کہ اے لوگو! آگ سے بچو، اے لوگو! آگ سے بچو۔

۲۸۱۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، محمد بن عمارت، یحییٰ بن ابی بکر، حماد بن ولید قرظی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ مجھے پاگل اور جنون نہ کہتے تو میں ٹاٹ پہنتا اور اپنے سر میں مٹی ڈال کر لوگوں کو آواز لگا تا کہ جو مجھے دیکھتا ہے وہ اپنے رب کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۸۱۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نیک عمل کے پیچھے ایک گھائی ہے۔ اگر آدمی صبر سے کام لے تو اسے عبور کر کے کشادگی تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر جزع و فزع کرے تو واپس لوٹ آتا ہے۔

۲۸۱۷- خدا کے دوستوں کو خدا کا حکم۔ ابوعبید اصمغہانی، ابوہ عبد اللہ، ابراہیم محمد بن حسن، ہارون بن عبد اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل نہ ہوں، میرے دشمنوں کے کھانے نہ کھائیں، میرے دشمنوں کے لباس نہ پہنیں اور نہ ہی میرے دشمنوں کی سوار یوں پر سوار ہوں۔ ورنہ تم بھی ان کی طرح میرے دشمن بن جاؤ گے۔

۲۸۱۸- ابوعبید اصمغہانی، احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر بن نعمان، زید بن عون، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عالم جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ چکنے اور ٹھوس پتھر کی مانند ہے جس پر بارش برتی ہے اور پھسل کر بہ جاتی ہے اور وہ پتھر بارش کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتا۔

۲۸۱۹- ابوعبید اصمغہانی، ابو بکر بن حیان، ابو بکر بن ابی ماسم، ہدیہ، جزم قطعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ علم نہیں جس سے تم خیر و بھلائی کا فائدہ حاصل نہ کر سکو اس سے بچتے رہو۔

۲۸۲۰- ابوعبید اصمغہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، عثمان ابی ابراہیم جمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: تورات میں لکھا ہے: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آدمی کی ہڈیوں کو جمع کر دے گا جو اس کے سامنے ہاتھ کریں گی۔

۲۸۲۱- اہل دنیا کی مدح و ذم دونوں برابر ہیں۔ ابوعبید اصمغہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوریح بن سلیمان، مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے میں نے لوگوں کو پہچانا ہے اس وقت سے میں ان کی مدح پر خوش نہیں ہوا ہوں اور نہ ہی ان کی مذمت کو ناپسند سمجھتا ہوں، کسی نے پوچھا وہ کیوں؟ جواب دیا اس لئے کہ ان کی مدح کرنے والا بھی افراط سے کام لیتا ہے اور مذمت کرنے والا بھی۔

۲۸۲۲- ابوعبید اصمغہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمرو قوری، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی بندہ عمل کی نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم اس میں عاجزی لاتا ہے۔ اور جو بندہ عمل سے بہت کر کسی اور نیت سے علم حاصل کرتا ہے تو اس میں فخر بڑھتا جاتا ہے۔

۲۸۲۳- ابوعبید اصمغہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، فیاض جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کے ایک عالم کے ہاں کثرت سے مرد اور عورتیں جمع ہو جاتیں وہ انہیں وعظ و نصیحت کرتا اور گزرے دنوں کی یاد دلاتا۔ اس نے ایک دن اپنے کسی بیٹے کو عورتوں کی طرف اشارہ کرتے دیکھ لیا۔ باپ نے بیٹے کو کہا: اے بیٹے رک جاؤ! لیکن صرف اس کی اس حرکت کی پاداش میں اچانک وہ چار پائی سے نیچے گر اور اڑا کا داغ چھٹ گیا اور اس کی بیوی کا حمل بھی گر گیا اور لشکر میں اس کے بیٹے بھی قتل کر دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے نبی کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں عالم کو چاکر خیر دو کہ میں تمہاری اولاد میں سے کسی صدیق کو پیدا نہیں کرتا جب تک تیرا حصہ میرے لئے رہتا۔ مگر یہ کہتے کہہ لیا کہ اے بیٹے رک جا۔

۲۸۲۴- بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ۔ ابوعبید اصمغہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک رحمہ اللہ فرماتے تھے: بنی اسرائیل کا ایک عابد ایک دوسرے عابد کے ہاں رہائش پذیر ہو گیا اس گھر میں اس کی بیٹی بھی رہا کرتی تھی عابد نے اپنی بیٹی سے کہا: میرا بھائی ہے اس کا اکرام کرو اور اس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کرو۔ چنانچہ مہمان عابد

شیطان کے پھندے میں پھنس گیا اور میزبان عابد کی بیٹی سے بدکاری کر بیٹھا جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد اسے لڑکا پیدا ہو گیا۔ ڈر کے مارے اس لڑکے کو چھینک بھی نہ سکی۔ مہمان عابد اس عورت کے باپ عابد سے کہنے لگا اس کا لڑکا مجھے بید کر دو میں اسے نیک بناؤں گا۔ کہا ٹھیک ہے وہ تجھے مل گیا چنانچہ اس عابد نے اس لڑکے کو اپنے کاغذ سے پراٹھایا اور بنی اسرائیل کے بازاروں کی مجلسوں میں پھکر لگانے لگا اور کہتا اسے میرے بھائی! میں تمہیں اس گناہ سے ڈراتا ہوں جس کا تہیجہ میں اپنے کاغذ سے پراٹھائے ہوئے پھرتا ہوں۔

۲۸۲۵- کسی کے ہاں جاؤ تو حسن ظن سے کام لو۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبد اللہ، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کسی عالم یا واعظ کے پاس آؤ اور اسے گھر میں نہ پاؤ۔ دریں اثناء اس کا گھر اسکے احوال کو تمہارے اوپر کھول کر بیان کر دے تو تم نماز کے لئے ایک چٹائی بتر آن مجید کاٹو اور وضو کے لئے اوناواہاں دیکھو لوتو کچھو گویا تم نے آخرت کی نشانیوں دیکھ لیں۔ مالک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اسے لوگو! تمہارے چھوٹوں بڑوں میں فاجر و فاسق لوگوں کی کثرت ہوتی جا رہی ہے سو اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس آدمی پر جو اچھی بات، عمل صالح اور اس پر پیشگی کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ ایک مرتبہ فرمایا آدمی کو خائف ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانت والوں کا امین ہو۔

۲۸۲۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلیہ، محمد بن اسحاق، ہارون بن عبد اللہ، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جعفر کہتے ہیں ہم مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ بکریوں کے باڑے سے نکلا کرتے اور مردوں کو کفن و دفن دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ چھوٹے قد والے ایک گدھے کے اوپر سوار ہوئے اس کی لگام بھجور کی چھال کی تھی اور اسی طرح کی ایک چادر مالک پر زیب تن تھی۔ جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو مالک رحمہ اللہ ہمیں وعظ کرتے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں لہجہ میں یہ اشعار پڑھئے۔

ألا حی القبور و من بہنہ — وجوہ فی التراب احیہنہ

اے قبرستان والو!..... اور مٹی میں ملے ہوئے چہرے والو!..... میں ان سے محبت کرتا ہوں

فلو ان القبور اجین حیا..... اذا لاجینی اذ زرتہنہ

اگر قبریں کسی زندہ آدمی کو جواب دیتیں، جب میں ان کی زیارت کو آیا ہوں تو وہ مجھے ضرور جواب دیتیں

ولکن القبور صمتن عسی — فابت بحسرة من عندہنہ

لیکن قبریں مجھے جواب دینے سے خاموش ہیں اور وہ اپنے یہاں حسرت کے ساتھ جواب دینے سے انکار کر رہی ہیں۔

جب ہم نے ان کی آواز سنی ہم ان کے پاس آگئے اور وہ فرما رہے تھے بھائی! تو صرف نوجوانوں میں ہے۔ پھر آپ نے

مردوں کو جمع کر لیا اور ان پر نماز پڑھی۔

۲۸۲۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عمرو بن عثمان بن محمد عثمان، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیارہ جعفر کہتے ہیں ہم نے مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا: کیا ہم آپ کے لئے کسی قاری کو نہ بلا سکیں جو آپ کو قرآن پڑھ کر سنائے؟ جواب دیا: جس عورت کا بیٹا مرا ہو، وہ نوحہ کنائ کی محتاج نہیں ہوتی۔ ہم نے کہا کیا آپ ہمارے لئے خدا سے بارش نہیں طلب کرتے؟ جواب دیا: تم بارش کی انتظار میں ہو اور میں اوپر سے پتھر برسنے کی انتظار میں ہوں۔

۲۸۲۸- ٹیکس وصول کرنے والوں کے ساتھ مالک بن دینار کی بات چیت۔ ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین،

احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک تاجر ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے

رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ ایسا تک ایک پہاڑ پر آواز سنی، کہنے والوں کو کہہ رہا تھا: شیخ  
لیک علی الاسلام من کان باکیاً۔ فقد اوشکوا ہلکی وما قدم العہد  
جوا دی رور باہو اس کو اسلام پر لیک ہے۔ لوگ بلا کت اور گزشتہ عہد کے قریب ہو گئے ہیں

وادبرت الدنيا وادبر خیرھا۔۔۔۔۔ وقد ملھا من کان یوقن بالوعد  
دنیا اور انکی بھلائی ختم ہو چکی اور جس نے وعدہ کی پاسداری کی اس نے دنیا کو اکتاہٹ میں ڈال دیا۔  
مالک فرماتے ہیں میں نے ادھر ادھر نظر گھمائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔

۲۸۴۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، ابو یون حکم بن ستان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار  
رحمہ اللہ نے فرمایا: تو رات میں لکھا ہوا ہے: خوبصورت بدکار عورت کی مثال اس خنزیرنی کی طرح ہے جسکے سر پر تاج رکھا ہوا اور اس کے  
گلے میں سہری ہار پہنچا ہوا۔ جس کو دیکھ کر کہنے والا کہتا ہے: یہ زیورات کتنے خوبصورت ہیں اور یہ جانور کتنا برا اور بدصورت ہے۔

۲۸۴۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی زیاد، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ  
اللہ فرماتے تھے: مومن کی مثال اس بکری جیسی ہے جس نے سوئی کھالی ہو اور وہ مزید چارہ کھاتی جا رہی ہو وہ اسے نفع نہیں بخشنے گا چونکہ  
اسے سخت غم و حزن کا سامنا ہے۔

۲۸۴۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمرو بن مسلم، جعفر بن محمد، یحییٰ بن مہین، سوار بن عمار، سری بن جحلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک  
بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن کی مثال خوبصورت موتی جیسی ہے جہاں بھی وہ موتی پڑا ہو انکی خوبصورتی اسکے ساتھ رہتی ہے۔

۲۸۴۶- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار  
رحمہ اللہ ثابت بنانی رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میں لوگوں میں زخم کمر کے پیپ اور خون ان کے اندر سے نکالتا ہوں اور آپ انہیں تیل لگا کر  
ماش کرتے ہیں یعنی میں ان پر سختی کرتا ہوں اور آپ انہیں رخصتیں دیتے ہیں۔

۲۸۴۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، ابو عباس عیدی، ابو بکر بن عبید، ابو جعفر کندی، سعید بن عاصم، مالک بن حمید جعفی کے سلسلہ سند سے  
مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: عمل کو جو دو میں لانے سے اس کی عدم قبولیت کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔

۲۸۴۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، ابو یعلیٰ مدائنی، امیر ایم بن حسن، شیخ ابو جعفر قرظی کے سلسلہ سند سے  
مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! میری  
بھلائیاں تیرے اوپر نازل ہو رہی ہیں اور تیری طرف سے برائیاں اوپر میری طرف چڑھی آ رہی ہیں میں تیرے اوپر نعمتیں برسا کر تجھ  
سے محبت کرنا چاہتا ہوں اور تو معاصی کا ارتکاب کر کے مجھ سے بغض وعداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ پاکباز، شریف فرشتہ مسلسل میری طرف  
تیرا توجہ عمل لئے چڑھ رہا ہے۔

۲۸۴۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو اسحاق بن حمزہ، محمد بن علی بن حبش، احمد بن یحییٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، موسیٰ بن خلف کے سلسلہ سند سے مروی  
ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت و دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ: میں اللہ ہوں یا بادشاہوں کا بادشاہ ہوں  
میرے بندوں کے دل میرے قبضہ قدرت میں ہیں۔ سو جس نے میری اطاعت کی اس پر میں اپنی رحمت نازل کرتا ہوں اور جو میری  
نافرمانی کرتا ہے میں اس سے اس کا انتقام لیتا ہوں۔ بادشاہوں کے امور میں مشغول نہ ہو جاؤ اور ان کی مہربانوں سے توجہ کرو۔

۲۸۵۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد الرحمن بن محمد بن ابی مسلم واعظ، احمد بن روح، محمد بن مہاجر، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک  
بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ایک غنئی پر ٹیٹھی ہوئی بلبل کے پاس سے گزرے

بلبل چچہ پارہی تھی اور اپنی دم بدار ہی تھی۔ سلیمان علیہ السلام نے حاضرین سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ بلبل کیا کہہ رہی ہے؟ کہتے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا: بلبل کہہ رہی ہے کہ میں نے آج دنیا میں آدھا پھل پایا ہے۔

۲۸۵۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد حسین بن عبد اللہ بن سعید، ابو جعفر بن زبیر، عماد بن ولید، منبہال بن حماد سراج، حسن بن ابی جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: قاریوں کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے صرف ان کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی قابل قبول نہیں۔ چونکہ وہ ایک دوسرے پر ہاڑے میں رکھے ہوئے زبکروں سے بھی زیادہ حسد کرتے ہیں۔

۲۸۵۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبد اللہ جرسانی، احمد بن عیسیٰ عیسیٰ، مولیٰ بن ابیہب، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے آیت کریمہ تلاوت کی:

لوانزلنا هذا القرآن علی جبل لوارثہ حاشعاً متصدعاً من حشیۃ اللہ (۳۱)

اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے آپ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت سے ریزہ ریزہ ہو یا ہوا دیکھتے۔

پھر فرمایا: میں تمہارے لئے قسم اٹھاتا ہوں کہ جب کوئی بندہ اس قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ اکاد ل خوف خدا سے پھٹ جاتا ہے،

۲۸۵۳- مالک کا عالم سے سوال۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد بن عبد الحمید، زبیر بن محمد، ہدیبہ، حزم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے عالم اتوا ایسا عالم ہے کہ تو اپنے علم کی بدولت کھاتا ہے اور اپنے ظلم پر فخر کرتا ہے اگر تو نے یہ علم اللہ کی رضا جوئی کے لئے طلب کیا ہے پھر تو اس کا رنگ اپنے عمل میں کیوں نہیں دیکھتا۔

۲۸۵۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن سفیان، مصعبی، یحییٰ بن آدم، محمد بن سماک، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عمل کرنے کے واسطے علم طلب کیا اللہ تعالیٰ اسے علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور جس نے عمل کے علاوہ کسی اور نیت سے علم طلب کیا اس کے علم پر فخر کرنے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۲۸۵۵- سچے خطیب کی پہچان۔ ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن عباس زجاجی، فقیر اہلبی، اہلق بن ابراہیم حدادی، احمد بن محمد وال، ابو حاتم، عیسیٰ بن مرحوم، مرحوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو خطیب بھی تقریر کرتا ہے اسکی تقریر اسکے عمل پر پیش کی جاتی ہے اگر اسکا عمل اسکی تقریر کے موافق ہو وہ صادق اور سچا خطیب ہے اگر تقریر عمل کے موافق نہ ہو تو آگ کی بنی ہوئی تپتی کے ساتھ اس کے ہونٹ کاٹے جاتے ہیں۔ اور جب بھی کاٹے جاتے ہیں وہ از سر نو دوبارہ آگ جاتے ہیں۔

۲۸۵۶- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، جویریہ بن اسماء، ابو جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم کرتا ہوں جن تک میرے عمل کو رسائی نہیں ہوتی لیکن جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں اور عملی اعتبار سے میں اسکی مخالفت کروں سمجھ لو میں اس دن جھوٹا کذاب ہوں۔

۲۸۵۷- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر، حزم، غالب قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں، دنیا میں بقید حیات ہیں، انہوں نے دو جلی چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور ساتھ میں کچھ اشارہ کر رہے ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ اس سے مالک رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ دو قسم کے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ایک وہ بدعتی جو اپنی بدعت میں غلو کرتا ہو دوسرا وہ دنیا دار جو اپنی دنیا پر اترتا ہو۔

۲۸۵۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن محمد، حسین بن جعفر بن سلیمان، ضعیفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بصرہ آیا اس وقت مالک بن دینار زندہ تھے، مجھے ان سے ملاقات کی قدرت نہ ملی البتہ مجھے ان کا فرمان سنا دیا گیا کہ

مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیامت کا دن مستقین کی خوشی و شادی کا دن ہے۔

۲۸۵۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک و عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں بلال بن ابی بردہ کے پاس تھا اور بلال اس وقت اپنے چوتھے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا آج میں نے اسے تنجا پایا ہے کونسا قصہ اسے سناؤں؟ میں نے خیال کیا کہ لوگوں میں جو اس کے ہم مثل ہیں ان کا کوئی قصہ نہیں سنانا چاہیے، چونکہ یہ ان سے ملا ہوا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ چوتڑہ کس نے بنایا ہے؟ اس کو عبد اللہ بن زیاد نے بنایا ہے اور اس نے ایک مسجد بھی بنائی تھی۔ چنانچہ عبد اللہ کو امارت ملی پھر اس کا معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اسے یہاں سے بھاگنا پڑا اور پھر اسے تلاش کر کے قتل کیا گیا پھر بصرہ کا والی بشر بن مروان کو بنایا گیا۔ لوگ کہنے لگے: بشر امیر المؤمنین کا بھائی ہے۔ بالآخر بصرہ میں وہ بھی مر گیا۔ لوگوں نے اسے اپنے کاغذوں پر اٹھایا اور اس کے جنازہ میں چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق شریک ہوئے اسی دوران ایک جمعی مر گیا۔ حشیوں نے اسے پانس کی چار پائی پر اٹھایا۔ بالآخر امیر المؤمنین کا بھائی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا اور حشی بھی چل بسا لوگوں نے اسے بھی دفن کیا۔ چنانچہ میں نے ایک ایک امیر کا قصہ اسکو سنایا حتیٰ کہ اس کی باری آگئی۔ میں نے خیال کیا کہ تو نے کوفہ میں ایک حوٹلی قہیر کی ہے اور تو نے ابھی تک اسے دیکھا نہیں تھا کہ اسی اثناء میں تو گرفتار ہو گیا اور تجھے قید خانے میں سخت سزا دی گئی حتیٰ کہ تجھے اسی میں قتل کر دیا گیا۔

۲۸۶۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے تم میں سے کوئی ایک جاتا ہے اور وہ دیباچہ الحرم کے ساتھ شادی کرتا ہے۔ (مالک رحمہ اللہ کے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ دیباچہ الحرم اور روم کے بادشاہ کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں) یا تم میں سے کوئی کسی لڑکی کے پاس جاتا ہے جسے اس کے باپ نے موٹا کیا ہوتا ہے اور لوگوں نے اس کی تعریف کی ہوتی ہے گویا کہ وہ کھن کا ایک بیڑا ہے۔ وہ آدمی اس کے ساتھ شادی کر لیتا ہے اور اسے اپنے دل میں بسا لیتا ہے پھر اس سے پوچھتا ہے تجھے کس چیز کی ضرورت ہے؟ وہ کہتی ہے مجھے فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے لگے بندہ! اس کے برخلاف قاری کو چاہیے کہ وہ سقیم اور کمزور لڑکی کے ساتھ شادی کر لے اور اس بیچاری کو کپڑے پہنائے جس کا اسے اجر و ثواب ملے اور اسے تیل لگائے تاکہ اسے اس کا ثواب ملے۔

۲۸۶۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن یونس کدیمی، سعید بن عامر، عون بن مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک آدمی کی عمر پانچ سو سال ہو گئی اس سے کہا گیا کہ تو موت کو پسند کرتا ہے؟ کہنے لگا ہائے افسوس کون ہے جو اس روح سے فرقت کو پسند کرے۔

۲۸۶۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، موید بن سعید، حکم بن سنان ابو عون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کی دعاء یہ ہوتی تھی: اے اللہ! تو ہی بندوں کو نیک بناتا ہے ہمیں نیک بنا دے حتیٰ کہ ہم نیک بن جائیں۔

۲۸۶۳- زبور کی نصیحت۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسن، محمد بن ابی سری، عبد العزیز بن عبد الصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: زبور میں لکھا ہوا ہے: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو گناہ گاروں کے راستہ پر نہ چلے۔ یہ بودہ بکواسات کہنے والوں کے پاس نہ بیٹھے اور استہزاء کرنے والوں کے پاس اقامت نہ اختیار کرے۔ اللہ کے بندے کا مقصد تو صرف اور صرف اللہ کی حکمت ہوتا ہے اسی کی طلب میں رہتا ہے اور اسی کے متعلق گفتگو بھی کرتا ہے۔ اسکی مثال اس درخت جیسی ہے جو پانی کے درمیان میں کھڑا ہو اسکا کوئی پتا بھی نیچے نہیں گرتا اسکا ہر عمل تام ہوتا ہے، کچھ بھی اس کے ٹٹل سے ضائع نہیں ہوتا۔

۲۸۶۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، میمون بن اسحاق، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے صفائی کا راستہ اختیار کیا اس کے لئے صفائی کے اسباب مہیا کر دیے جاتے ہیں اور جس نے معاملہ غلط سلطہ کر دیا اس کا انجام بھی غلط سلطہ ہوگا۔

۲۸۶۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن عبدالمعید، ابراہیم بن حنیذ، یحییٰ بن عبدالعزیز بن عبدالصمد الحمیری، عبدالعزیز بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حکمت میں لکھا ہوا پڑھا ہے جس طرح تمہارا تیز ہوا جب چلتی ہے درختوں کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا ہے تاکہ نوع بشر کو ہلا تارے۔

۲۸۶۶- انس کی مالک وغیر ہم سے محبت۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن فضل، محمد بن اسحاق ثقفی، ہارون بن عبداللہ سیارہ،

جعفر، مالک بن دینار رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے مالک فرماتے ہیں ہم انسؓ بن مالک کے پاس آئے، نیز میرے ساتھ ثابت بنانی، یزید رقاشی، زیاد نمیری اور ان جیسے دیگر حضرات بھی تھے۔ انسؓ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا: تم لوگ محمد عربیؐ کے صحابہ کے کہتے مشابہ ہو۔ پھر فرمایا بخدا! تم مجھے اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہو الا یہ کہ میرے بیٹے علم و فضل میں تم جیسے ہو جائیں یقیناً میں عمری کے اوقات میں تمہارے لئے دعا کریں کروں گا۔

۲۸۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابو خالد بن جبلة، ابو عباس، ابو یحییٰ بن بزیر، خالد بن خلد، بن خلد، مطلق الوراق کہتے ہیں ایک دن ام مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ابو سعیدہ آئے اور ان کے پاس چھال کی تھی ہوئی ایک رسی تھی جس کے دونوں طرفوں میں کاج کی مانند دوسرا دان (سوراخ) بنے ہوئے تھے۔ ایک سردان انہوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کے گلے میں ڈالا اور دوسرا اپنے گلے میں۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے میں اور آپ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں پڑے ہوئے ہیں تم کیا کہتے ہو؟ یوں مالک رحمہ اللہ بھی رو پڑے اور حاضرین کو بھی زلا دیا۔

۲۸۶۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو حامد بن جبلة، ابو عباس سراج، عبد اللہ بن زیاد، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہم نے ہر طرح کے گناہ میں نظر کی ہمیں صرف حب مال ہر گناہ کی جڑ تھی جس نے حب مال کو دل سے نکال کر پھینک دیا اس نے راحت پائی۔

۲۸۶۹- دنیا و دوسرے اوندھے منہ گر چکی ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حداد، احمد بن ابراہیم دورق، محمد بن منصور جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب یحییٰ علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا گیا دنیا اوندھے منہ ہو کر گر گئی ان کے بعد گری ہوئی دنیا کو لوگوں نے پھراٹھایا۔ حتیٰ کہ جب محمد ﷺ مبعوث کیا گیا دنیا پھر اوندھے منہ ہو کر گر پڑی آپ ﷺ کے بعد ہم نے پھر دنیا کو اٹھایا جبکہ ہمیں اسکی حقیقت پہ چل چکی ہے۔

۲۸۷۰- ابو نعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفان، ابو یحییٰ، کہتے ہیں ام مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس ان کی وفات کے وقت گئے۔ مالک رحمہ اللہ ہماری طرف دیکھنے لگے اور فرمایا۔ آج کے دن کیلئے ابو یحییٰ تمہارا تھا۔

۲۸۷۱- اللہ کی عیسیٰ کو عجیب نصیحت۔ ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد بن علی، احمد بن محمد بن معاویہ، سلیمان بن داؤد قزازی، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ! اپنے نفس کو نصیحت کیجئے اگر آپ کا نفس نصیحت قبول کر لے تو لوگوں کو نصیحت کیجئے ورنہ مجھ سے حیا کرتے رہیے۔



۲۸۷۲- علماء کا مسخ ہونا۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیارہ جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے: آخری زمانے میں تند و تیز ہوائیں چلیں گی اور چاروں طرف تاریکی پھیل جائے گی لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے لیکن پھر انہیں مسخ شدہ پائیں گے۔

۲۸۷۳- دنیا دار عابد۔ ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، مہنا ابو عبد اللہ شامی، ضمیرہ، سعید بن حنبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک نوجوان کو دیکھا جو ہمہ وقت مسجد میں بیٹھا رہتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ اس کے پاس بیٹھے اور اس سے کہا: کیا میں تیرے بارے میں نیکیں وصول کرنے والوں سے بات کروں تاکہ وہ تیرے لئے کچھ روزیہ مقرر کر دیں اور تو ان کے ساتھ ہو جائے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں آپ ایسا کر دیں۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے سخی بھر خاک اٹھائی اور اس کے سر میں ڈال دی۔ (مطلب یہ تھا کہ تم نے مسجد کو محض دنیا کی خاطر لازم پکڑ رکھا ہے جو کہ اچھا نہیں، من المیزاجم)۔

۲۸۷۴- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ یحییٰ بن مریم علیہ السلام مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے اور لوگ مسجد میں بیچ و شراء کر رہے تھے یحییٰ علیہ السلام نے اپنی چادر پکڑی اور اس سے لوگوں کو مارنے لگے پھر فرمایا: اے بنو حیات اور اوقافی! تم نے اللہ کی مساجد کو بازار بنا لیا ہے۔

۲۸۷۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، سوید بن سعید، حکم بن سنان ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ یحییٰ بن مریم علیہ السلام اپنے حواریین کے ساتھ ایک مردہ کتے کے پاس سے گزرے جس سے بدبو پھیل رہی تھی۔ حواریین کہنے لگے۔ اس کتے سے کتنی سخت بدبو آ رہی ہے۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس مردہ کتے کے دانت کس قدر سفید ہیں یحییٰ علیہ السلام نے حواریوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں نصیحت سے باز رہنے کی تاکید کی۔

۲۸۷۶- ایک پر مزاج اور درویش گریز قصہ۔ ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکبیر خطابی، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد بن واقد، ہمدان بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان تھا جو اپنے آپ کو قاری ظاہر کرتا تھا اور صبر سے پاس آیا کرتا تھا اسے ایک میل پر عشر وصولی کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔ اسی دوران کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اچانک ایسی کشتی ادھر سے گزری جس میں دو گھنٹیں تھیں۔ اس کے ساتھیوں نے کشتی والوں کو آواز دی کہ قریب آ کر ایک بیچ نیکیں میں دیتے جاؤ۔ یہ جو نماز پڑھ رہا تھا۔ قاری صاحب۔ اس نے (نماز کے دوران) آواز کے ساتھ دوسرے سبحان اللہ! سبحان اللہ! کہا۔ یعنی ایک نہیں دو گھنٹیں وصول کرو۔ راوی کہتے ہیں حضرت مالکؒ جب بھی یہ قصہ سنا تو خود رو پڑتے لیکن حاضرین کو خوب ہنساتے۔

۲۸۷۷- ابو نعیم اصفہانی، فاروق بن عبد الکبیر، ہشام بن علی سیرانی، فطر بن حماد، حماد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ ایک قبر کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس پر یہ شعر لکھا ہوا ہے:

يا ايها الركب مسروا ان غابتكم ..... ان تصيحوا ذات يوم لاتبسرونا

اے شاہسواروں کی جماعت سفر کرتے جاؤ بے شک تمہاری غایت اور مقصود یہ ہے کہ ایک دن صبح کرو اور پھر تم ستر نہ کر سکو گے

حتوا المطايا و ارحوا من ازمعتها ..... قبل السمات وقضوا ماتقضوننا

تم سوار یوں کو سر پٹ بھگاتے رہو اور ان کی لگاموں کو ڈھیلا بھی کرتے رہو مرنے سے پہلے پہلے اور جو تم نے اپنی عاجتیں پوری کرنی ہیں پوری کر لو

کنا اناسا کما کنتم فغیرنا ..... دھر فسوف کما کنتم کونونا۔

ہم بھی تمہاری طرح کے لوگ تھے ہمیں زمانے کے ہیر پھیر نے بدل دیا اور عنقریب تم بھی ہم جیسے ہو جاؤ گے۔  
 ۲۸۷۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، علی ساج بن حاتم عسکری، عبد البیار، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن  
 دینار رحمہ اللہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے وہ آدمی گھجور کے پودے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ کاشت کر رہا تھا مالک اس کے  
 پاس سے گزر گئے اور تموڑی دیر کے بعد وہ اہل آئے تو وہ آدمی کھانا کھا رہا تھا۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے پوچھا: یہ باغ کس نے لگایا تھا  
 حاضرین نے جواب دیا فلاں آدمی نے جو مرچکا ہے۔

پھر مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ذیل کے اشعار پڑھے شعر

مؤمل دنیا لتقی لہ فعات المؤمل قبل الامل

دنیا کی امید رکھنے والے کی دنیا باقی رہ جاتی ہے امید کرنے والا امید پوری ہونے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔

یومی فیسیلاً یعنی بہ فعات الفسیل ومات الرجل

گھجوروں کی قلمیں (پودے) پر وہ ان چڑھتی راتی ہیں حتی کہ قلمیں اور پودے زندہ رہتے ہیں اور آدمی مر جاتا ہے۔

۲۸۷۹- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن جعفر الوراق، ابو اسحق حشاش، ابو بلال اشعری، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے مروی  
 ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو بری طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ آدمی اپنے اہل و عیال پر رحم نہیں کر رہا کسی  
 نے پوچھا: اے ابو نعیم، بری طرح تو یہ اپنی نماز پڑھ رہا ہے اپنے عیال پر کیسے رحم نہیں کر رہا؟ جواب دیا: یہ اپنے اہل و عیال کا سر پرست  
 ہے اور اسکے اہل و عیال اس سے نماز وغیرہ کیسے ہیں۔

۲۸۸۰- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن یثار، ابویق، سلمہ بن کلثوم، ابراہیم بن اویم کے سلسلہ سند سے  
 مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم آدمی سے ملنے ہو اور وہ آدمی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالنا حالانکہ اسکا سارے کا  
 سارا اہل باتیں ہوتا ہے (یعنی وہ زبان سے کچھ کام نہیں کرتا اسکا عمل کلام کرتا ہے)۔

۲۸۸۱- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن عبد اللہ بن رستہ، شاذکونی، جعفر بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار  
 رحمہ اللہ جب مصلیٰ پر کھڑے ہوتے کہتے: اے میرے رب! میں نے جنت کے ساکن کو بھی پہچان لیا اور جہنم کے ساکن کو بھی، دونوں  
 ٹھکانوں میں سے کونسا ٹھکانا مالک بن دینار کے لئے ہوگا؟ پھر رونے لگے۔

۲۸۸۲- صدوقہ کا فوری اثر..... ابو نعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سالم، عبد اللہ بن بشر بن صالح، ابو عمیر، ایوب بن سید، سری بن عسکری کے  
 سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک درندے نے ایک عورت کا بچہ اٹھالیا عورت نے فوراً ایک لقمہ صدوقہ  
 کر دیا اور درندے نے بچہ پھینک دیا نبی آواز آئی کہ لقمے کے بدلے میں لقمہ۔

۲۸۸۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن سالم، احمد بن علی ابار بحر بن عون، مختار برادر عمر بن عون، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ  
 جعفر کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے ساتھ ایک کتاب دیکھا جو ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا تھا میں نے کہا: آپ کے  
 ساتھ یہ کیا ہے؟ جواب دیا: بے ہم نہیں سے کتاب بہتر ہے۔

۲۸۸۴- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن عبد اللہ وکیل، ابراہیم بن جہینہ، عمار بن زرنی، حماد بن واقد کہتے ہیں ایک دن میں مالک  
 بن دینار رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ تجا بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس ایک جانب کتاب بیٹھا ہوا تھا بائیں طرف کہتے نے اپنی تھوٹھی مالک رحمہ  
 اللہ کے سامنے رکھی ہوئی تھی، میں اس کتے کو دور بھگانے لگا: مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اچھوڑیہ برے ہم نہیں سے بدرجہا بہتر ہے۔

یہ مجھے اذیت نہیں پہنچاتا ہے۔

۲۸۸۵- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، احمد بن حمید اللہ، ابراہیم بن حمید، سعید بن حماد انصاری، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ لصرہ کے والی کے پاس تشریف لے گئے۔ والی کہنے لگا: میرے لئے دعا کیجئے۔ مالک رحمہ اللہ فرمانے لگے دروازے پر کھڑے مظلوم کھڑے ہیں جو تمہارے لئے بددعا میں کر رہے ہیں۔

۲۸۸۶- انسان کی صحیح پہچان..... ابو نعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، محمد بن یونس کدی، ہریم بن عثمان، سلام بن مسکن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستے میں امیر بلال بن ابی بردہ سے ملے اور لوگ بلال کے ارد گرد جمع تھے۔ بلال مالک رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ مجھے کیا جانیں؟ فرمایا جی ہاں میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم اول وہلہ میں نطفہ کی شکل میں تھے، درمیان میں (یعنی اب) تم گوشت کی شکل اختیار کر گئے اور آخر کار تم (قبر کے) کیزے بن جاؤ گے۔ لوگوں نے مالک بن دینار رحمہ اللہ کو مارتا چاہا۔ بلال فوراً بولا یہ مالک بن دینار رحمہ اللہ ہیں۔ چنانچہ مالک بن دینار رحمہ اللہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے چل پڑے۔

۲۸۸۷- ابو نعیم اصفہانی، علی بن الخطاب الوراق، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم بن عباس کا تب، اصمعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مہلب بن ابی سفیر ہنگبرانہ چال میں مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا۔ مالک رحمہ اللہ نے اسے دیکھ کر فرمایا: یہ انداز اور چال جہاد کے علاوہ مکروہ ہے۔ مہلب نے ان سے کہا کیا آپ مجھے نہیں جانتے؟ فرمایا: میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ بولا: آپ مجھے کسی طرح جانتے ہیں؟ فرمایا: اول وہلہ میں تو نطفہ تھا اور آخر کار تو گندی الاش بن جائے گا اور ان کے درمیان تو نے پاختانہ پیٹ میں اٹھا با ہوا ہے۔ مہلب کہنے لگا: اب آپ نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہے۔

۲۸۸۸- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن فتح مضلی، عبداللہ بن اسحاق، ہارون بن حمید اللہ، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کا قرآن مجید چوری ہو گیا۔ مالک رحمہ اللہ حاضرین کو وعظ و نصیحت کرنے لگے۔ وعظان کر حاضرین رو پڑے۔ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہم سب نے رونا شروع کر دیا بھلا پھر مصحف کس نے چرایا؟

۲۸۸۹- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، اسماعیل بن علی، ہارون بن حمید، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے بازاروں میں مال و دولت کی فراوانی ہوتی ہے اور دیناری کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۸۹۰- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، سند مذکور سے یہ حدیث اصحیحہ اسی طرح مروی ہے۔

۲۸۹۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابو عباس بن حمید، احمد بن زید خزاز، ضمیر، ابن شوذب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے منگے میں بنائی گئی نیز کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ مجھ سے اسکی قیمت کے متعلق نہیں پوچھتے ہو نیز یہ کہ وہ کہاں سے آئی اور اسکی قیمت کہاں سے حاصل ہوئی؟

۲۸۹۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، ابن مہان رازی، عبدالرحمن بن یونس، مطرف بن مازن، معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: آپ لوگوں کو ان کے لباس اور کھانے کے متعلق بتاتی کرتے ہیں؟ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال کماؤ اور جو چاہو بیہو۔

۲۸۹۳- ابو نعیم اصفہانی، علی بن عبد اللہ بن عمر، منصور بن نصر، عمر بن مدرک، ابو اسحاق خالقاتی، کنانہ بن جبیلہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تمہارے اعمال لکھنے والے دو فرشتے ہر دن تم سے صحیفوں کی ٹمن (قیمت) کا مطالبہ کریں جن میں روزانہ وہ تمہارے اعمال لکھتے ہیں تو تم بہت سارے فضول کلام سے رک جاؤ۔ حالانکہ جب صحیفے تمہارے رب کے پاس پہنچتے ہیں

تو پھر تم فضول کلام اور کام سے کیوں نہیں رکھتے؟

۲۸۹۳- نہ امت بھی نجات دیتی ہے۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن سعید، ابو عبد اللہ تمیمی، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے تھے گزشتہ زمانے کی بات ہے کہ ایک نوجوان سے گناہ مرزد ہو گیا وہ نہر پر آیا چاکہ اس میں غسل کرنے۔ دریں اثناء اسے اپنے گناہ یاد آ گیا۔ اسے حیا آ گئی اور غسل کرنے سے رک گیا جب وہاپس جانے لگا نہر نے اسے آواز دی اے گناہ گار آدمی! اگر تو میرے قریب بھی ہو جاتا تجھے اپنے اندر غرق کر دیتی۔

۲۸۹۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ہارون، سیار، جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گزرتے جس کے رہائشی مرچکے ہوتے تو اس گھر کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگاتے: ہلاکت ہے تیرے ان مالکان کیلئے جو تیرے وارث ٹھہرے ہیں۔ تو نے ان کے پیلے لوگوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اس سے یہ وارثین عبرت کیوں نہیں پکڑتے؟

### مسانید مالک بن دینار رحمہ اللہ

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی چند ایک احادیث حضرت انسؓ سے مروی ہیں۔ ان کی زیادہ تر مرویات اجلہ تابعین جیسے حسن بصری ابن سیرین، قاسم بن محمد، سالم بن سعید اللہ وغیر ہم سے ہیں تاہم ان کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی چند ایک احادیث ذیل میں ہیں۔

۲۸۹۶- بے عمل خلیبوں کا حال۔ ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم، محمد منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی، سفیرہ بن حبیب، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات مجھے آسمان پر لے جایا گیا اچانک میں کچھ مردوں کو دیکھتا ہوں کہ قہقہوں کے ساتھ آگنی زبا میں اور ہونٹ کانے چارہ ہیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔

ہشام سے روایت کرنے میں یزید بن زریع متفق ہیں اس حدیث کو ابو عتاب، سہل بن حماد نے ہشام عن سفیرہ عن مالک عن شامہ عن انسؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۸۹۷- ابو نعیم اصفہانی، صفد بن موسیٰ، مالک بن دینار، ہشام کے سلسلہ سند سے انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا آگ کی بنی ہوئی قہقہوں سے انکے ہونٹ کانے چارہ تھے جب بھی وہ ہونٹ کھٹے فوراً ان کے ہونٹ جوں کے توں نئے سرے سے آگ جاتے۔ میں نے پوچھا یہ جبرئیلؑ کیوں لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور کتاب اللہ پڑھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے۔

۲۸۹۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم بغدادی، قاسم بن ہاشم، سعیدہ بنت حکامہ، عن امہا حکامہ بنت عثمان بن دینار، عن لیبہا عثمان بن دینار، عن اخیہ مالک بن دینار۔ کی سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خشیت ہر قسم کی دانائی کی سردار ہے۔ تقویٰ عمل کا سردار ہے۔ سو جس آدمی میں تقویٰ اور روح نہ ہو جو اسے اللہ تعالیٰ کی

نا فرمائی سے روکے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی عمل کی کچھ پروا نہیں تھی۔

یہ حدیث ابو یعلیٰ مقلبی نے بھی روایت کی ہے۔

۲۸۹۹- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن احمد بن احمد بن محمد بن صباح، یحییٰ بن خذام بن منصور، محمد بن عبد اللہ بن زیاد ابوسلمہ انصاری، مالک بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جبریل نے اللہ تعالیٰ کی حدیث سنائی کہ:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت! میرے جلال! میری وحدانیت! میری مخلوق کے میرے محتاج ہونے! میرے عرش پر جلوہ افروز ہونے! اور میرے مرتبہ کے مرتفع ہونے کی قسم! میں اپنے بندے اور آپ کی امت سے حیا محسوس کرتا ہوں کہ وہ دونوں اسلام میں رہتے ہوئے بوڑھے ہو جائیں اور پھر میں انہیں عذاب دوں۔

حضرت انس فرماتے ہیں اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں رورہے ہیں؟ ارشاد فرمایا میں اس آدمی پر رورہا ہوں جس سے اللہ عزوجل کو حیا آتی ہے مگر اسے اللہ عزوجل سے حیا نہیں آتی۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ سے صرف ابومسلم انصاری نے یہ حدیث روایت کی ہے اور یحییٰ بن خذام متفقہ ہیں۔

۲۹۰۰- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، موسیٰ بن اسماعیل، ابو حارث فرہاء، مالک بن دینار، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کی تائید ایسی قوم کے ذریعے سے فرمائیں گے جنکا دین میں کچھ حصہ نہیں ہے۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابوسعید یہ حدیث کس سے بیان کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا انس سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے۔

ابو حارث فرہاء، حارث بن یحیمان ہیں نیز یہ حدیث ابن وہب نے حارث بن مالک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر نے ابو خزیمہ بن مالک بن دینار سے منقول مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۲۹۰۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، محمد بن اسحاق ابو اوزی، محمد بن عثمان بن ابی سؤید، حفص بن عمر حوضی، حارث بن وہب، مالک بن دینار، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت چھپی ہوتی ہے بالوں کو اچھی طرح دھویا کرو اور جلد کو اچھی طرح سے صاف کیا کرو۔

یہ حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں حارث متفقہ ہیں۔

۲۹۰۲- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن یوسف، ابراہیم بن فہد، حرث بن حفص، ابان بن یزید عطار، مالک بن دینار، قاسم بن محمد کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ (حج قرآن) حج و عمرہ کر کے واپس لوٹیں گے کیا

۱- التحائف السادة المظنین ۳۳۸/۸، وکنز العمال ۵۸۴۲، وکشف الخفاء ۳۵۳/۱، ۵۰۷، والدر المنثور ۲۲۵/۴، وتخریج

الاحیاء ۱۵۸/۳، وکنز العمال ۵۸۴۳، ومسند الشہاب ۵۵.

۲- صحیح ابن حبان ۱۶۰۷، ۱۶۰۷، والکنی للذولابی ۹۵/۱، و التحائف السادة المظنین ۳۰۳/۱، وکنز العمال ۲۹۱۳۳.

۲۹۱۳۳.

۳- السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۵/۱، والمصنف لعبد الزواق ۱۰۰۴، ومشکاۃ المصابیح ۳۳۳، وتلخیص الحبیر

۱۳۲/۱، وشرح السنة ۱۸/۲، و التحائف السادة المظنین ۳۸۰/۲، ۳۸۱، ۳۰۸، وکشف الخفاء ۳۵۳/۱.

میں صرف حج افرا کر کے واپس لوٹوں گی؟ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کو مقام صحیح کی طرف بھیجا تاکہ حضرت عائشہؓ عمرہ بھی کر لیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو پالان میں سوار کر دیا۔

یہ حدیث مالک بن دینار رحمہ اللہ کی اہم ترین احادیث میں سے ہے اور یہ ان کی صحیح حدیث ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہ حدیث اپنی صحیح میں ذکر کی ہے۔

۲۹۰۳۔ ابو نعیم اصفہانی، اکتلی بن احمد بن علی، ابراہیم بن خالد، حسن بن حسین، ابن جانی، زہد بن عمار، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ عمرؓ بن خطابؓ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس وقت نبی ﷺ نے دو قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ یہودی دیکھ کر کہنے لگا: یا با القاسم! مجھے کپڑا پہنائے، چنانچہ آپ ﷺ نے دونوں میں سے جو اچھی تھیں سخی وہ اتاری اور یہودی کو پہنا دی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ اس کو دونوں میں سے کھنٹیا قمیص پہنا دیتے؟ ارشاد فرمایا: اے عمر! تم نہیں جانتے ہمارے دین حنفی میں بخل نام کی کوئی چیز نہیں، میں نے اسے اچھی عمدہ قمیص پہنائی تاکہ اسے اسلام کی طرف زیادہ رغبت دلائے۔

مالک بن دینار کی یہ حدیث عزیز ہے اور غریب بھی، ابو حاتم رازی نے یہ حدیث محمد عامر زہد کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے۔ ۲۹۰۴۔ ابو نعیم اصفہانی، ابو جرح محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، مسلم بن ابراہیم، صفد بن موسیٰ، مالک بن دینار، عبداللہ بن غالب کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یعنی بد اخلاقی اور بخل۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور صفد بن حدیث مالک بن دینار سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ نیز اس حدیث کو آئمہ حدیث احمد بن حنبل و دیگر حضرات محدثین کرام نے ابوداؤد و ابن صفد کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۹۰۵۔ ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، مالک بن داؤد، علی بن معبد رقی، وہب بن راشد، مالک بن دینار، خلاص بن عمرو کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، مالک الملک و مالک الملوک ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جب میری اطاعت کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دلوں کو بندوں کی طرف نرمی اور رحمت سے بھر کر پھیر دیتا ہوں۔ اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے بادشاہ انہیں برے عذاب و سزا سے دوچار کر دیتے ہیں۔ لہذا تم اپنے نفسوں کو بادشاہوں کے لئے بددعا کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ تم اپنے نفسوں کو ذکر میں مشغول رکھو اور تم اپنی تسلیوں کو اپنے بادشاہوں سے فارغ رکھو۔

مالک بن دینار رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے۔ علی بن معبد وہب بن راشد سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

### كلمات من المترجم

وقدمت ترجمة الجزء الثاني من حلية الاولياء وطبقات الاصفياء بعون الله  
 وبتوفيقه فاسأل الله ان يتقبل ذلك الخدمة الحقيمة عند جنبه، وهذا من  
 فضل ربي عز وجل . ذلك فضل الله يؤتیه من يشاء والله ذو الفضل  
 العظيم . وما انا باهل لهذا الفضل الا ان الله سبحانه وتعالى وفقني . وقد تم  
 هذا الجزء الثاني يوم السبت بعد العشاء وقدمت سبع ليال من شوال  
 المكرم ١٣٢٥ هـ اذ ادعو الله تعالى ان يبرز قنا صلاحاً والاجتناب عن  
 المعاصي وخصوصاً ادعوا لكرمي الشيخ مولانا محمد اصغر مدظله  
 العالی لانه امرني وكلفني لترجمة هذا الجزء وادعوا الله سبحانه وتعالى ان  
 يسلكنا مسلك هؤلاء الاولياء الاصفياء التابعين الكرم الذين اتيت  
 بترجمتهم واحوالهم في الكتاب فالله مولانا ولارب غير وآخر دعوانا ان  
 الحمد لله رب العالمين آمين ثم آمين .

من محمد يوسف التتولي ساكن كشمير

ختم شد

عربی زبان میں مشہور کاسمیکل کتاب "جلد الاولیا" جس میں صحابہ کرام، اصحاب  
صفا اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، جج تابعین، الزکرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً  
۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی  
ماخذ "جلد الاولیا" ہے۔ یہ بزرگوں کے اسوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے  
مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنی، مالک بن دینار، اہلبے اہد اوتی،  
سری عقیلی، اہد اللہ بن مبارک، ہاریرہ بڑطانی، بشر حافی، ذوالنون مصرقی جیسے بزرگوں  
پانچ اولیاء کے آئینہ کی یاد دہانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے  
مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے نہ اثر و متاثر اور نادر اقوال کا بے  
مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے  
واقعات پر مشتمل ہے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک بڑا رسالہ سے عربی  
زبان میں پارہا چھپنے والی کتاب جس سے اردو زبان اب تک عربی کا دکھارھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار "دارالاشاعت کراچی" سے سلیس اردو  
زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب مہتر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی  
تخریج اور ان کے حوالہ جات نقش کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و  
طبعیت، مسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایجنٹ کی  
دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

E-mail: [info@darulashاعت.com](mailto:info@darulashاعت.com)  
[www.darulashاعت.com](http://www.darulashاعت.com)

دارالاشاعت



DLA-2161